تاریخ بلوچستان

Marfat.com

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

جو اقوام بلوچ بلوچستان میں رہ گئیں۔ انہوں نے تالپوری خان کلات جو از خاندان براہوی احمد زئی سے ہے اختیار کر لی۔ بلکہ بعضوں نے اپنا نام بلوچی چھوڑ کر براہوی اختیار کر لیا۔ چنانچہ نبگل زئی جو فی الحال براہوئی کہلاتے ہیں۔ دراصل یہ لوگ بلوچ فرقہ رند سے ہیں۔

135740

اگرچہ براہوئی بھی ایک قسم کے بلوچ ہیں۔ مگر براہوئی اور بلوچ میں باوجودیکہ قریب تین سو سال کے ہوئے ہیں کہ ایک ہی ملک بلوچستان میں دونوں فرقے شامل رہتے ہیں۔ بلکہ قوم براہوئی کو قوم بلوچ پر ایک گونہ فوقیت ہے۔ تو بھی دونوں قوموں کے رواج اور رسم میں بڑا تفاوت ہے۔ قوم براہوئی کی زبان علیحدہ اور بلوچوں کی علیحدہ ہے۔ اگرچہ بموجب قربت دونوں فرقے کسی قدر ایک دوسرے کی زبان کو جانتے ہیں تاہم بول چال میں بہت تفاوت رکھتی ہے۔

براہوئی دوسری قوم میں ناطہ نسبت دختران خود کرنے سے کچھ عار نہیں کرتے حالانکہ بلوچ اس کو بہت عار سمجھتے ہیں۔ براہوئی صاحب مویشی اور روغن و شیر بیچنے کو کچھ عیب نہیں سمجھتے۔ بلوچوں میں یہ کام معیوب خیال کیا جاتا ہے۔ دونوں قوموں کی پوشاک میں بھی فرق پایا جاتا ہے جو بلوچ تومن مثلاً مری، بگٹی و مزاری وغیرہ اقوام براہوئی سے کسی قدر الگ رہی ہیں۔ ان کی پوشاک وہی پرانی وضع بلوچی کی سی رچنانچہ کرتہ بشکل حلبی جبہ کے دیکھی جاتی ہے۔ براہوئی لوگ صرف ایک دراز چولایا پیراہن پہنتے ہیں۔ کرتہ نہیں رکھتے۔ عورتیں بلوچوں کی بھی بجائے پیراہن کے گھگھہ جامہ نمونہ گون کے ہے پہنتی ہیں۔ جو یہ بھی قدیمی رواج حلب کا تھا۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ بلوچ اور براہوئی قدیم الایام سے جدا جدا فرقے تھے۔ اگرچہ قریب تر رہنے سے کچھ رواج براہوئی کا بلوچوں کا بیاہ شادیوں میں داخل ہو گیا ہے تاہم جو کوئی شخص ان کی تواریخ اور حالت سے واقف ہو۔ فوراً دیکھنے سے پہچان سکتا ہے کہ براہوئی ہے یا بلوچ ہے۔

اب تک بہت براہوئی ایسے ملتے ہیں جو بلوچی زبان نہیں جانتے۔ اور اسی طرح بہت بلوچ ایسے ہیں جو براہوئی زبان نہیں جانتے صرف تھوڑے جو ایک دوسرے

Marfat.com

کے نزدیک رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کی زبان کو جانتے ہیں۔ میرے خیال میں بلوچ بہ نسبت براہوئی کے کسی قدر رحمدل اور راست رَو ہیں۔ اگرچہ فی الحال قریباً تمام بلوچوں کا مذہب سنی ہے۔ مگر کچھ شک نہیں کہ ابتدا میں ان کا مذہب شیعہ تھا۔ چنانچہ ان کی قدیمی نظم سے جو ہم نے اوپر لکھی ہے پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ لوگ خود تسلیم کرتے ہیں۔ وہ لوگ مرید حضرت علیؓ کے ہیں۔ شیعہ اور سُنّی میں بڑا فرق یہ ہے کہ سنّی تو پیغمبر صاحب کے چہار یاروں کو یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی رضی کو یکساں قابل عزت مانتے ہیں۔ لیکن اہل شیعہ حضرت علیؓ کو منجملہ چاروں کے بڑا اور بباعث رشتہ داری ہمراہ پیغمبر صاحب کے زیادہ معزز خیال کرتے ہیں۔ اپنی نظم میں سب سے پہلے نام حضرت علیؓ کا لانا اور اسی کا مرید کہلانا یہ ایک دلیل ان کے پہلے شیعہ ہونے کی ہے اور بھی جہاں تک زبان بلوچی میں نظم یا نثر میں قصّے سنے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بلوچ حضرت علی کے بڑے معتقد تھے۔

آج سے قریباً ایک سو سال پہلے بلوچوں کے شیعہ ہونے کے ثبوت مل سکتے تھے لیکن اب قریباً معدوم ہیں۔ کیونکہ وہ اب پکے سنی بن گئے ہیں۔ بلکہ اب شیعہ کے نام سے نفرت کرتے ہیں۔ بلوچوں میں چند خصائل موروثی چلے آتے ہیں۔ اول بہادری چنانچہ اکثر بلوچی نظموں اور قصوں میں دیکھا گیا ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ خوب دلیری اور ثابت قدمی سے لڑائیاں کیں۔ دوئم مہمان نوازی اب تک جو شخص ان کے گھروں میں جا دے اہل خانہ کتنا ہی غریب کیوں نہ ہو ضرور اس مسافر کی مہمانداری کرے گا۔ سوئم راست روی۔

پچھلی تواریخ۔ نظم اور قصص بلوچی سے صاف پایا جاتا ہے کہ بلوچوں میں جب تک جنگ و جدل جاری رہی۔ ایک دوسرے سے لڑتے رہے۔ لیکن جب صلح اور انجام ہو گیا۔ پھر خلاف ورزی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ جو عہد اور اقرار ہو گیا۔ اس کی پوری پوری پابندی کرتے تھے کم دیکھا گیا ہے کہ بلوچوں نے دغابازی سے کسی کی جان لی ہو یا بدعہدی کی ہو۔ بلکہ عہد و پیمان کے برخلاف عمل کرنا سخت عیب سمجھتے تھے زمانہ حال میں شاید بعضوں کی عادتیں بدل گئی

Marfat.com

ہیں۔ مگر تاہم اب تک بلوچوں میں بہ نسبت افغانوں کے پابندی اقرار اور عہد و پیمان کا بڑا خیال پایا جاتا ہے۔ چہارم صلح کل یعنی بے تعصب۔ جہاں تک دیکھا گیا ہے ان کا عقیدہ ہر ایک مذہب والے کے ساتھ صلح کل کی پالیسی پر چلنے کا رہا ہے۔ چنانچہ بہت حصّہ بلوچوں کا اب تک علاقہ ایران میں سکونت رکھتا ہے اور ماتحت شاہ ایران کے ہے۔ باوجودیکہ شاہ ایران شیعہ ہے۔ بلوچ لوگ کبھی اس کے برخلاف نہیں ہوئے۔ نہ کچھ مذہبی کدورت رکھتے ہیں۔ جب سے وہ لوگ اس ملک بلوچستان پر قابض ہوئے ہندو اکثر ان کے ماتحت و رعیت ہوئے مگر باوجودیکہ ہندو ملک بلوچستان میں نہایت کمزور حالت میں تھے۔ بلوچوں نے کبھی ان کے مذہب میں دست اندازی نہیں کی۔ نہ ان کے ساتھ کچھ تعصب کیا ہے۔ بلکہ اب تک جو ہندو لوگ علاقہ کلات یا کوہستان مری بگٹی و جھلاوان سراوان میں برابر رہتے ہیں۔ اپنی رسومات کھلے طور پر کرتے ہیں۔ بلوچ لوگ ان کی مذہبی رسومات میں ہرگز دست اندازی نہیں کرتے۔ نہ ان کے ساتھ کسی طرح تعصب کرتے ہیں۔ پچاس سال آج سے پہلے کچھ حصّہ بلوچوں کا اضلاع ڈیرہ اسمٰعیل خان اور ڈیرہ غازی خان کی طرف ماتحت سکھ گورنمنٹ کے تھا۔ اچھی طرح صلاحیت سے چلتے رہے۔

تفصیل اقوام بلوچی سکنائے علاقہ کیچ و پنجگور

نمبر شمار	نام قوم	جائے سکونت	نام سردار	نام معتبران	تخمیناً تعداد نفری المجند
۱	رند	مند۔ تنپ۔ دشت۔ نگور	×	ولی محمد ولد	الف ۱۰۰۰
		علاقہ کیچ مکران		میر اشرف	
				دین محمد گرگنڑی	
				مولا داد دین محمد	

Marfat.com

واضح ہو کہ جب اقوام بلوچی کرمان سے مکران میں آئی تھیں۔ تب سے یہ لوگ بھی وہاں آئے۔ اگرچہ میر شہک و میر چاکر و گوہرام وغیرہ رند ولاشاری بجانب قلات چلے آئے۔ مگر یہ حصہ قوم رند کا اس ملک میں رہ گیا۔ ان کا کوئی ایک سردار یا تمندار مقرر نہیں ہر ایک پھلی یعنی فرقے کا علیحدہ علیحدہ معتبر ہے۔ چونکہ بلوچستان کا کچھ حصہ شاہ ایران کے اور کچھ حصہ خان قلات کے ماتحت ہے۔ یہ قوم دونوں ریاستوں کی حد پر رہتی ہے ان لوگوں کی معاش بہ نسبت زراعت کاری کے زیادہ تر مال مویشی پر ہے۔ یہ لوگ چوری اور رہزنی بھی کیا کرتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر گوادر و گرد و نواح عملداری والئی مسقط میں نقصان پہنچایا کرتے ہیں۔ برائے نام خان قلات یا شاہ ایران کی رعیت کہلاتے ہیں پہنچایا کرتے ہیں۔ ورنہ کسی کو مالیہ نہیں دیتے اور اپنے کوہستان میں باغی رہتے ہیں۔ جب ایران کی طرف سے زور پڑتا ہے۔ علاقہ قلات میں بھاگ آتے ہیں۔ اور ایرانی لوگوں کو جواب دیتے ہیں کہ ہم خان قلات کی رعیت ہیں۔ جب خان کی طرف سے زور پڑتا ہے۔ بجانب ایران چلے جاتے ہیں۔ گویا کہ شتر مرغ کی طرح جس طرف فائدہ دیکھتے ہیں۔ اسی طرف ہو جاتے ہیں۔ سرداران گچکی جو علاقہ کیچ میں رہتے ہیں اس قوم کی اکثر خوشامد کیا کرتے ہیں۔ وجہ یہ کہ ان کے اوپر غلبہ پانے کے واسطے ان کے پاس کافی زور نہیں ہے۔ البتہ ان کے وسیلہ سے دوسری کمزور قوموں کو جو ان کے اپنے علاقہ میں رہتی ہیں۔ دبا سکتے ہیں۔

معتبران رند اکثر سرداران گچکی سے کچھ انعام و مواجب لیا کرتے ہیں اور ضرورت کے وقت ان کو مدد دیتے ہیں۔ ان رندوں کی زبان خاص بلوچی ہے۔ باوجودیکہ یہ لوگ علاقہ مکران میں رہتے ہیں۔ ان کی زبان بہ نسبت مکران کے اقوام رند سے جو بمقام شوران علاقہ کچھی میں رہتے ہیں۔ زیادہ ملتی ہے۔ مکران کی زبان بہ نسبت بلوچی دیگر رندوں اور مری بگٹی کے بہت فرق رکھتی ہے۔ یعنی مکرانی لوگوں نے بباعث نزدیک ہونے سرحد فارس یعنی ایران کے اپنی زبان میں فارسی بہت شامل کر دی ہے اور جو بلوچ علاقہ قلات میں ہمسایہ براہوئی کے رہتے ہیں۔ انہوں نے کچھ براہوئی شامل کر لی ہے لیکن جو اقوام مری بگٹی کوہستان میں رہتی ہیں اور بہت مدت تک بطور یاغستان براہوئی وغیرہ اقوام سے علیحدہ رہے ان کی زبان بلوچی زیادہ صاف اور خالص معلوم

Marfat.com

ہوتی ہے۔اب جب سے ان کی آمدورفت دوسری قوموں سے زیادہ ہوتی جاتی ہے ان کی زبان میں بھی آمیزش ہوتی جاتی ہے لیکن ابتداء میں جب ہم نے ان کو یعنی مری بگٹی کو دیکھا۔ان کی زبان بلوچی بہ نسبت دیگر قوموں کے بہت صاف اور خالص پائی تھی۔ اقوام رند سکنائے مند کو بھی جب ہم نے دیکھا ان کی زبان بھی زبان مری بگٹی سے زند سکنائے شوران سے بہ نسبت دیگر فرقہ ہائے بلوچ سکنائے کرمان کی زبان کے زیادہ مطابقت رکھتی ہے۔

نمبر شمار	نام قوم	جائے سکونت	نام سردار	نام معتبران	تعداد نفری اسلحہ بند
۲	بلوچ ہوت	تُنپ	〃	〃	تقریباً ۲ نفری

اگرچہ موجودہ زمانے میں علاقہ کیچ میں قوم ہوت کی کچھ شہرت یا وقعت نہیں رہی لیکن پچھلی تواریخوں اور نظموں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب قوم بلوچی علاقہ کرمان سے علاقہ مکران میں آئے دیگر قوموں نے قلات کی طرف رجوع کیا تو علاقہ کیچ مکران پہ ہوت قابض ہوئے۔چنانچہ آخوند محمد صدیق اپنی کتاب میں بابت ملک مکران اس طرح لکھتا ہے:۔

بقولہ:" اولاً ملک مذکور از ہوت بود و بعد ازان از ملک ہا۔و بعد ازان از بلیدی ہا۔و بعد ازاں از گچکی شد"

قوم ہوت کے ملک کیچ مکران کے مالک ہونے کی بابت ایک بہت پرانے زمانے کا مشہور قصہ سسّی و پنوں کا بلوچستان اور سندھ اور پنجاب میں زبان زد ہر خاص و عام چلا آتا ہے۔ یہ قصہ بڑا دلچسپ ہے اور پنجاب اور سندھ کے شاعروں نے زبان پنجابی اور سندھی میں اور بلوچستان کے شاعروں نے زبان بلوچی میں بطور نظم یعنی پوئٹری[1] کے بنایا تھا۔اور بڑے شوق سے لوگ اس کو گاتے ہیں۔

سندھ اور پنجاب میں یہ قصہ اس طرح پر مشہور ہے کہ پرانے زمانے میں جب کہ ملک سندھ اور پنجاب ہندو راجوں کے قبضہ میں تھا۔شاید یہ وہ زمانہ ہوگا جب کہ قلات بلوچستان وسیوی وسہوان و قلعہ سندھ خاندان راجہ سیرا کی ریاست تھی چنانچہ آئین اکبری وغیرہ

[1] انگریزی لفظ ہے۔

Marfat.com

کتب قدیمانہ میں یہ ملک بنام نہاد سیوستان لکھا ہوا ہے۔ بلکہ اب تک علاقہ سندھ میں قریب لڑکانہ سہوان مشہور ہے) سہوان کے گرد و نواح میں ایک ہندو راجہ کنارہ دریائے سندھ پر رہتا تھا۔ اس کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی۔ بموجب دستور قدیم ہندو شاستر کے اس نے کسی پنڈت جوتشی سے اس لڑکی کے آئندہ زمانے کے نصیب کا حال دریافت کیا۔ پنڈت نے بروئے جوتش شاستر کے لڑکی کے وقت پیدائش کے ستاروں کا حساب لگا کر یہ پیشن گوئی کی کہ جب یہ لڑکی سن بلوغ کو پہنچے گی۔ عاشق مزاج ہوگی اور مسلمان خاوند کو اختیار کریگی اور بہت مصیبتیں اور تکلیفیں اس کے نصیب میں لکھی ہیں۔ چونکہ وہ راجہ ہندو تھا۔ اور جوتش شاستر پر اس کو پورا بھروسہ تھا۔ اس نے ایسی لڑکی کا اپنے گھر میں رکھنا موجب ہتک دھرم اور شان خود سمجھا۔ لڑکی کو مارتا بھی داخل گناہ سمجھتا تھا۔ تب اس نے یہ تدبیر سوچی کہ ایک لکڑی کا صندوق مانند چھوٹی کشتی کے بنایا اور لڑکی کو زندہ اس کے اوپر سلایا اور کچھ زر و نقد و جواہرات و پارچات ساتھ رکھ کر دریا میں بہا دیا۔ سہوان کے جنوب کی طرف گرد و نواح کو ٹربڑی میں ایک شہر بھنبور دریا کے کنارے پر آباد تھا۔ اتفاقاً ایک دھوبی کپڑے دھو رہا تھا۔ یہ صندوق بہتا ہوا اس کے سامنے سے گزرا۔ اس نے صندوق کو پکڑ لیا۔ زندہ لڑکی اور اسباب زر و نقد وغیرہ دیکھ کر خوش ہوا اور اپنی عورت کے سپرد کیا کہ وہ اس لڑکی کو خدا داد اولاد تصور کر کے پرورش کرے۔ چنانچہ عورت نے اس کو مانند دختر خود پرورش کیا۔ چونکہ وہ لڑکی راجہ کے خاندان سے تھی جب سن بلوغ کو پہنچی۔ حسن اور لیاقت میں شہرۂ آفاق ہوئی۔ رفتہ رفتہ اس کے حسن اور لیاقت کا آوازہ اس دیس کے راجہ کے کان میں جا پہنچا۔ جس میں وہ دھوبی رہتا تھا۔ بلکہ وہ لڑکی راجہ کے گھروں میں آتے جاتے لگی۔ اور بباعث حسن اور لیاقت کے اس دیس کا راجہ بھی اس کو بمثل دختر خود پیار کرنے لگا۔ چونکہ جب سے دھوبی کو لڑکی ملی ہیں۔ اس کے ساتھ زر و نقد و جواہرات وغیرہ سامان بھی ملا تھا۔ تب سے دھوبی بھی آسودہ حال ہو کر خوشحال رہنے لگا۔ لڑکی کے ناطہ نسبت کی بابت بہت لوگوں کی طرف سے درخواستیں آئیں لیکن لڑکی کسی سے منسوب ہونا منظور نہیں کرتی تھی۔ کہتے ہیں کہ جس طرح زلیخا کو خواب میں یوسفؑ کا نظارہ ہوا تھا۔ اور اس کے اوپر عاشق ہو کر اس کی تلاش میں لگی تھی۔ اسی طرح اس کو

Marfat.com

پنوں قوم ہوت بلوچ کا نظارہ ہوا اور اس کی جستجو میں رہتی تھی۔ ادھر کیچ میں پنوں کا یہ حال تھا کہ عالی نام ہوت بلوچ کے گھر میں جو اس زمانے میں عالی کیچ کا سردار تھا۔ پیدا ہوا۔ حسن میں بے نظیر تھا۔ جب وہ سن بلوغ کو پہنچا اس کے ناطہ نسبت کی بابت باپ نے ذکر کیا۔ ہوت نے کہا کہ اس گرد و نواح کیچ میں مجھ کو اپنے جوڑہ کی کوئی عورت نگاہ میں نہیں آتی۔ جب تک میں دور دیش میں تلاش کر کے اپنے لائق عورت نہ پاؤں گا۔ شادی نہ کروں گا۔ عالی باپ پنوں نے اپنے وکیل اصفہان قندھار گجرات۔ لاڑ ہر ذلیں میں بھیجے لیکن کہیں ایسی عورت نہ ملی۔ آخر وکیل عالی کے اس شہر میں آ رہے۔ جہاں ستی رہتی تھی۔ اسکو دیکھکر پنوں کو خبر دی۔ پنوں بڑے تجمل کے ساتھ خود آیا اور اس کے باغ میں جو ستی نے بنایا تھا۔ ڈیرہ کیا۔ جب ستی باغ میں سیر کے واسطے آئی۔ اونٹوں کو نقصان باغ خود کا کرتا دیکھ کر کسی قدر رنجیدہ خاطر ہوئی۔ ساربانوں نے پنوں کو خبر دی۔ جب پنوں ستی کے روبرو آیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ دونوں ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے۔ پنوں نے ستی کے باپ سے جو وہی دھوبی اس وقت باپ کہلاتا تھا۔ سسی کا ناطہ نسبت مانگا۔ باپ نے منظور کیا۔ دونوں کی آپس میں شادی ہوئی۔ پنوں نے اپنے ہمراہیوں کو رخصت کیا۔ خود ستی کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے لگا جب ہمراہیان پنوں نے واپس جا کر عالی باپ پنوں اور اس کے برادروں کو حال دیا۔ تب عالی نے پنوں کے بھائی اور شتر سواروں کو پنوں کے لانے کے واسطے سندھ کی طرف بھیجا ہر چند بھائیوں نے کوشش کی۔ پنوں واپس جانا نہیں چاہتا تھا۔ آخر الامر پنوں کے بھائیوں نے جب رات کو ستی خواب میں تھی۔ پنوں کو شراب پلا کر بیہوش کیا۔ اور رات کو بے خبری کی حالت میں پنوں کو شتران مہاری پر بٹھا کر طرف کیچ کے لے گئے۔ جب فجر کو ستی بیدار ہوئی تب پنوں کو اور اس کے ہمراہیوں کو نہ دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوئی۔ اور بڑا افسوس کیا۔ اس موقعہ کے متعلق جو ہندی شاعر نے ستی کی طرف سے سخن کہے ہیں۔ نہایت درد آمیز اور عبرت خیز ہیں۔ ہر چند ماں باپ اور ہمجلیس عورتوں نے ستی کو نصیحت کی کہ وہ رنج کو بھولے اور صبر کرے مگر اس نے ایک نہ مانی اور مصمم ارادہ کر لیا۔ کہ میں بھی پنوں کے پیچھے کیچ کو جاؤں گی۔ ہر چند اس کو سمجھایا گیا کہ کیچ کے راستے میں نہایت مشکلات ہیں۔ پانی نہیں۔ راستہ نہیں۔ کوئی

Marfat.com

واقف نہیں۔ تمام ملک کوہستان اور ریگستان ہے اور بہت تھوڑے لوگ اس ریگستان بیابان میں آباد رہتے ہیں جو رہتے ہیں وہ بھی بمثل جانوران خونخوار کے ہیں اور اس ویرانہ میں کئی درندے اور گزندے پھرتے ہیں اور کوئی ہمراہ جاتے پر دل نہاد نہیں ہوتا اور ہرگز ممکن نہیں کہ تو اکیلی کیچ تک بے توشہ و آب پہنچ سکے گی۔ مگر اس صادق عاشق عورت نے ایک نہ مانی۔ اور اکیلی تن تنہا بے توشہ و بے بدرقہ اپنے خاوند کی تلاش میں کیچ کی طرف روانہ ہوئی۔ یہ عورت کہیں گرد و نواح کوہڑی سے روانہ ہوئی ہوگی۔ حب[1] سے گزر کر علاقہ لس بیلا میں مابین شاہ بلاول اور اوتھل کے ایک ریگستانی میدان سے وہاں تک پہنچی۔ اسی موقعہ پر سستی و پنہوں کی قبر موجود ہے۔ اندازہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قریب ایک سو میل کے پاپیادہ گئی۔ اور راستہ ایسا خراب ہے کہ اب تک مردوں کو بھی ایسے دشوار گزار راستے سے اکیلا جانا مشکل ہے۔ ایسی نازک مزاج عورت اس طرح اکیلی چلی گئی۔ سوائے اس کے کہ جذبہ محبت و اشتیاق شوہر پر خدا اس کو مدد دینے والا تھا اور کوئی اس کا باعث نہیں ہو سکتا۔ کہتے ہیں کہ جب اس دشت بیابان میں گئی پانی سے سخت لاچار ہوئی۔ اتفاقاً ایک رمہ بان رمہ چرا رہا تھا۔ اس سے پانی مانگا۔ اس بے ایمان رمہ بان کا ایسی پری وش حسین عورت کو اکیلا دیکھ کر دل بدل گیا اور بدنیتی کا خیال پیدا ہوا۔ چونکہ وہ عورت نیک بخت اور پارسا تھی اور نہایت صدق دل اور جوش خروش سے اپنے خاوند کی تلاش میں پھرتی تھی۔ اس نے بے ایمان رمہ بان کی طرف سے بدنیتی معلوم کر کے اپنے ننگ و ناموس میں خلل آتا ہوا دیکھا۔ اور کوئی چارہ اپنی رستگاری کا نہ پایا۔ ہر طرف سے ناامید اور مایوس ہو کر اپنے خاوند حقیقی یعنی خداوند پاک کی طرف جو کشائندہ مشکلات اور برآرندہ حاجات اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے رجوع کیا۔ اور صدق دل سے دعا مانگی کہ یا رب العالمین! ایسے موقعہ پر نہ ماں باپ ہے، نہ کوئی بہن بھائی نہ خویش نہ خاوند اور نہ کوئی دیگر مجھ عاجز کا وسیلہ و دستگیر ہو سکتا ہے۔ اور یہ موذی رمہ بان مجھ عاجزہ کی عصمت و ناموس میں خلل ڈالا چاہتا ہے۔ صرف تو ہی ہے جو مجھ بے کس کی عصمت اور شرم رکھ

[1] حب نام ندی کا ہے جو کراچی اور لس بیلہ کی حد پر واقع ہے۔

Marfat.com

سکتا ہے۔ جب تیرے بندگان کو ایسی ایسی مشکلات پیش آئیں۔ ہمیشہ تو نے ہی ان کی دستگیری کی۔ اسی واسطے تجھے مشکل کشا کہتے ہیں۔ جب سچے دل سے عالم نا امیدی میں اپنے اس مالک الملک کی طرف پورا مدجوع کیا تو چونکہ وہ مستجاب الدعوات اور قادر القدیر اور ہر جا حاضر و ناظر ہے۔ اس نے ستی کی دعا قبول کی اور زمین میں شگاف ہو گیا۔ ستی زندہ اس میں داخل ہو گئی اور پھر شگاف مل گیا۔ ستی کی عزت بچ گئی۔ کہتے ہیں کہ پنوں جب نشۂ شراب اور نیند سے بیدار ہوا۔ اور اپنے آپ کو اونٹ کے اوپر باندھا ہوا اپنے بھائیوں کے ساتھ بلا ستی کے کیچ کی طرف جاتا ہوا پایا تو فوراً اپنے بھائیوں سے مخلصی پاکر اکیلا واپس ستی کی طرف روانہ ہوا۔ اتفاقاً اس موقعہ پر جہاں رمہ بان رمہ چراتا تھا۔ اور ستی زمین میں گھس گئی تھی پہنچا۔ رمہ بان سے ستی کا سب حال معلوم کیا۔ تب پنوں بھی اس موقعہ پر بیٹھ گیا اور صدق دل سے خداوند تعالےٰ سے دعا مانگی۔ کہ مجھ کو بھی ستی کے ساتھ جگہ دے۔ چونکہ ستی پارسا عورت تھی اور پنوں پارسا خاوند تھا۔ اور دونو کی آپس میں سچی محبت تھی۔ اور دونوں کا اپنے خداوند پر پورا یقین اور بھروسہ تھا۔ اس کی بھی دعا مقبول ہوئی اور پنوں کو بھی زمین نے قریب ستی کے جگہ دی۔ وہ بھی اسی موقعہ پر زندہ داخل زمین ہوا۔ اب تک دونوں کی قبریں علاقہ لس بیلہ میں بنی ہوئی ہیں۔ اور لوگ زیارت کے واسطے جاتے ہیں اور اپنی مرادوں کے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔

چونکہ عام مشہور ہے کہ جس وقت نیما بین میر چاکر رند و گوہرام لاشاری کے کچھی میں تیس سال کامل لڑائی ہوتی رہی۔ اس وقت تعداد لشکر رند پچاس ہزار اور لاشاری چالیس ہزار سے کہے جاتے تھے۔ فرقہ رند میں ۶۰ اور فرقہ لاشاری میں ۴۹ قومیں شامل تھیں بعد اختتام جنگ کے کچھ قوم لاشاری بجانب میرواہ گجرات کے چلے گئے جو اب تک وہاں آباد ہیں۔ کچھ فرقہ جات دیگر قوموں میں شامل ہو کر رند کے ماتحت ہو گئے۔ اور اسی طرح خود چاکر بمعہ چند فرقوں کے بجانب ہندوستان چلا گیا کہ وہاں بمقام ست گڑہ ضلع منٹگمری مستقل سکونت اختیار کی۔ اور وہاں ہی فوت ہوا۔ یعنے اقوام رندان بلوچ جو ہمراہ میر چاکر گئے تھے واپس آکر مختلف مقامات میں جہاں جس کو گذارہ زمینداری یا مالداری

Marfat.com

کا جو پسند آیا وہاں سکونت اختیار کی۔ چنانچہ اب تک اضلاع ذیل میں مختلف اقوام بلوچی پائی جاتی ہیں۔ بلکہ بہت گاؤں ان کے آباد شدہ موجود ہیں۔ اوّل ضلع ڈیرہ غازی خان اس ضلع میں اقوام ذیل آباد ہیں۔

۱۔ مزاری ـــــ ۲۔ دریشک ـــــ ۳۔ گورچانی ـــــ ۴ لنڈ بٹی لنڈان

۵۔ لغاری ـــــ ۶ لھوسہ ـــــ ۷ لنڈ سورے لنڈان ۔ ۸ قیصرانی۔

۹۔ گوپانگ ـــــ ۱۰ گولہ ـــــ ۱۱ وشتی ـــــ ۱۲ چانڈیہ

۱۳ جتوئی ـــــ ۱۴ کورائی۔

کانی نتکانی۔ منجملہ ان کے نمبر ۱ سے ۸ تک کے بڑے بڑے تمنات ہیں اور تمندار مزاری اور لغاری کو سرکار کی طرف سے خطاب نوابی کا ملا ہوا ہے اور باقی اقوام مختلف طور پر علاقہ میں رہتے ہیں اور اس ضلع میں اب زیادہ زمیندار یہ بلوچ قومیں ہیں۔ بلکہ تواریخ ضلع ڈیرہ غازی خان سے پایا جاتا ہے کہ خود شہر ڈیرہ غازی خان غازی خان بلوچ نے آباد کیا تھا۔ جو مرنانی بلوچ تھا۔ گویا کہ ایسا سمجھنا چاہیئے کہ یہ ضلع جزو بلوچستان کا ہے مفصل حال اقوام بلوچی کا جو اس ضلع میں رہتے ہیں۔ مطالعہ کتاب گل بہار متضمن تواریخ ڈیرہ غازی خان مصنفہ راقم مطبوعہ ۱۸۷۲ء سے واضح ہو سکتا ہے۔

دوئم ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ اس ضلع میں بھی اب تک چند اقوام بلوچی رہتے ہیں۔ مگر اس ضلع میں افغانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ اس واسطے بلوچ مشہور نہیں رہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب ڈیرہ اسمٰعیل خان آباد ہوا تو اسمٰعیل خان نے جو غازی خان کا بھائی تھا آباد کیا۔ مگر موجودہ زمانہ میں یہ ضلع افغانوں کا سمجھنا چاہیئے۔ بلوچوں کی رہائش وہاں کم ہے۔

سوئم ضلع مظفر گڑھ۔ اس ضلع میں چند اقوام بلوچی، جتوئی۔ گوپانگ۔ دشتی، لاشاری موجود ہیں۔ مگر نامور صرف جتوئی ہے کہ کوڑہ خان اس کا تمندار ہے اور اس کو سرکار سے اختیارات مجسٹریٹی وغیرہ ملے ہوئے ہیں۔

چہارم ریاست بہاولپور۔ اس میں بھی بہت اقوام بلوچی رہتی ہیں۔ مشہور فرقہ جات

Marfat.com

ذیل ہم کو معلوم ہیں۔ دشتی۔ چانڈیہ۔ گوپانگ۔ لغاری۔

پنجم ریاست میر علی مراد خان ٹالپور والے خیرپور سندھ۔ اس میں بھی بہت قومیں منجملہ خاندان بلوچوں کے رہتی ہیں۔ کچھ حصہ مری اور لغاری کا بھی وہاں رہتا ہے۔ بلکہ خود میر صاحبان خاندان بلوچوں سے ہیں۔ ایسا کہا جاتا ہے کہ ٹالپور لغاری رند سے تعلق رکھتا ہے۔ اب تک ایک فرقہ از قوم ٹالپور من لغاری ضلع ڈیرہ غازی خان ہیں اور مری بگٹی میں موجود ہے۔ اور ٹالپوروں کا خطاب میر جو مشہور ہے۔ یہ میر کا خطاب بھی بلوچوں کا ہے۔ بعد لڑائی رند اور لاشاری کے علاوہ ملک سندھ کے ملک کچھی بلکہ سیوی و سانگھان و بادرہ وکٹ منڈائی۔ ڈیرہ غازی خان یہ تمام علاقہ میاں صاحبان سرائی یا کلہوڑہ کے قبضے میں تھا۔ اس وقت اقوام بلوچی تقریباً کل زیر تخت کلہوڑہ کے تھی۔ اور میر ٹالپور بادشاہ کلہوڑہ کے ملازم تھے۔ لیکن بعد اس کے کلہوڑہ کو نکال کر یہ لوگ خود مختار بادشاہ بن گئے۔ جیسے افغانستان میں محمد زئی لوگ سدوزئی کو نکال کر خود مالک بن گئے تھے۔

ششم ملک سندھ سکم و بلیش تمام ملک سندھ میں اقوام بلوچی موجود پائے جاتے ہیں۔ مگر زیادہ تر ضلع جیکب آباد خاص بلوچوں سے آباد ہے۔ اس میں اقوام ذیل بلوچی رہتی ہیں۔ بلیدی۔ جمالی۔ کھوسہ۔ جکھرانی ڈومبکی۔ تعلقہ کنبر میں اقوام چانڈیہ و لنگسی بھی رہتی ہیں۔ کوٹری اور کراچی کی طرف بھی بلوچ لوگ رہتے ہیں۔ گویا تمام سندھ سوائے ڈیرہ غازی خان بلوچی ملک سمجھنا چاہیئے۔ اب اس علاقہ بلوچستان میں جو قومیں از فرقہ بلوچوں کے رہتی ہیں۔ ان کی تفصیل ایک علیحدہ نقشہ میں دیتا ہوں۔ اور پھر جو جو بڑی قومیں ہیں۔ ان کی بابت علیحدہ علیحدہ حالات بھی لکھے جاویں گے۔ جب سے خانی کلات کی خاندان براہوئی میں چلی گئی اور میر نصیر خان نے کل قوم براہوئی کو دو دستہ کا چنانچہ سراوان اور جہلاوان میں تقسیم کیا تب سے قوم بلوچی کو بھی جو سراوان کے بیچ رہتے تھے۔ سراوان میں اور جو جہلاوان میں رہتے تھے۔ جہلاوان میں شامل کر دیا۔ بلوچوں کا خاص علیحدہ دستہ نہ رکھا۔ اس واسطے ہم بھی ان کو سراوان اور جہلاوان کی فہرست میں ہی دکھاویں گے۔ مگر یہاں بلوچوں کی مجموعی طاقت یکجا دکھانے کے واسطے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ سب بلوچوں کو خواہ رند ہوں یا لاشاری یکجا دکھایا جاوے۔

ملاحظہ ہو نقشہ تفصیل اقوام بلوچی۔

Marfat.com

نقشہ تفصیل اقوام بلوچی جو علاقہ بلوچستان میں مختلف مقامات میں رہتی ہیں

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار یا معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند جو علاقہ قلات میں رہتے ہیں۔	زمانہ قدیم میں رند سے یا لاشاری سے تعلق رکھتے تھے	زمانہ حکومت احمد زئی خاں کلات میں سراوان سے یا جہلاوان سے تعلق رکھتے تھے	کیفیت
۱	رند	وڈیرہ سردار خان رند	سوران علاقہ کچھی	۱ تا ۵ طمار نفر خاص رند دیگر اولس لا ۸۰۰ محار ۷۰۰	خاص رند سے	سراوان سے	مفصل حال اس قوم کا علیحدہ تحریر کیا گیا ہے سردار تمام رندستان کا وڈیرہ سردار خان آپ کو سمجھتا ہے۔
۲	ڈومبکی	وڈیرہ سہراب خان	ہلڑی ضلع بسی	الف ۱۵۰۰ صمار نفر خاص ڈومبکے۔ دیگر اولس الف ۱۰۰۰ صمار ۵۰۰	خاص رند سے	سراوان	اس کی بابت مفصل حال علیحدہ لکھا گیا ہے۔ یہ ڈومبکی بھی رند کے خاندان سے ہے اور بعد رند کے ڈومبکی آپ کو خاندان رند میں بڑا سمجھتا ہے۔ ایک حصہ اس قوم کا علاقہ سند ضلع جیکب آباد میں سکونت رکھتا ہے۔
۳	مری	نواب مہراللہ خان تمندار مری	کاہان و کوہستان مری	صمہ ۵۰۰۰ نفر	رند سے	×	جب کسی زمانہ میں یہ قوم زیر فرمان خان کلات کے تھی۔ تب سراوان کے سمجھی جاتی تھی۔ مگر بہت زمانہ ہوا کہ یہ قوم خان کلات سے باغی ہو گئی۔ اس واسطے سردار سراوان سے تعلق نہ رہا بلکہ ایک وقت خود سرداران انکے تمن میں پناہ گزین ہوا اسکی بابت علیحدہ حال درج کیا گیا ہے۔

Marfat.com

۴	بگٹی	نواب شہباز خان تمندار بگٹی	ڈیرہ بیبرک و کوہستان بگٹی	۲۵۰۰ نفر	رند سے	×	جب کسی زمانہ میں زیر فرمان خان صاحب والئے قلات کے تھے تب سراوان سے تعلق رکھتے تھے مگر بہت مدت تک خان کلات سے باغی رہے اس واسطے سراوان سردار سے تعلق اُٹھ گیا۔
۵	بلیدی	وڈیرہ غلام علی خان	نصیر آباد متصل جیکب آباد	۱۰۰۰ نفر	رند سے	سراوان	کچھ حصہ اس قوم کا کچھی میں بموضع تلہاڑ نیابت بھاگ میں کچھ حصہ نیابت نصیر آباد میں کچھ حصہ سندھ ضلع جیکب آباد میں رہتا ہے۔ سرداران کا مسمی وڈیرا غلام علی خان ہے جو مستقل سکونت علاقہ نصیر آباد میں رکھتا ہے
۶	جمالی	وڈیرہ لشکر خان	روجھان علاقہ نصیر آباد متصل جیکب آباد	۱۰۰۰ نفر	رند	سراوان	خاص گاؤں وڈیرہ لشکر خان اور دُر محمد خان کا روجہان ہے مگر علاقہ نیابت نصیر آباد میں چند بستیات میں رہتے ہیں اور نالہ جات پر آبادی کرتے ہیں۔ کچھ حصہ اس قوم کا ضلع جیکب آباد سندھ میں رہتا ہے جمالی ایک فرقہ تمن لغاری کا ہے اور تمندار لغاری مقام چوٹی ضلع ڈیرہ غازیخان کو اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں۔

Marfat.com

عمرانی	شیر محمد خان	منجوٹی علاقہ کچھی	۳۰۰۰ سار نفر	رندہ	سراوان		خود ڈیرہ منجوٹی میں متصل بیل پٹ کے رہتا ہے۔ راج متصل اس کے بستیات میں رہتے ہیں۔ گذران زراعتکاری اور مال داری پر ہے۔ غلام حیدر خان برادر سردار لین ریلوے پر جمعدار لیوی کا ہے
۵ جکھرانی	بہادر خان	بیابت نصیر آباد متصل جکیب آباد	۵۰۰ خار نفر	رندہ	سراوان		جکھرانی کسی زمانہ میں مشہور قوم تھی۔ جب اول سرکار انگریزی نے سندھ پر قبضہ کیا۔ اس قوم نے بہت تکلیف دی آخر اس قوم کو دامن کوہستان سے کوچ کرا کے علاقہ سندھ جکیب آباد میں آباد کیا گیا ان کو گذارے کے واسطے ملازمت دی اور زمینات بھگا دیں۔ جب تک سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے بلوچستان میں امن قائم نہیں کیا اس قوم کو علاقہ کچھی میں آنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ اب کچھی نصیر آباد و ہلڑی میں آباد ہیں۔ سرداران کا خاص علاقہ جکیب آباد رہتا ہے اور کچھ حصہ اس قوم کا بدستور جکیب آباد میں ہے بوقت کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب اس قوم کے بہت آدمی رسالہ گائیڈس میں ملازم تھے۔ رسالدار۔ بلگذار خان اسی قوم سے تھا۔

Marfat.com

۹	کھیری	محمد لقا	چھترفلیجی	۵ نفر	رند	سراوان	یہ قوم کھیری شیخ اور سید کہلاتی ہے اکثر اس قوم کے لوگ سرکار انگریزی کے خیر خواہ اور نوکر رہے ہیں۔ چنانچہ ابتدا میں جب سرکار نے سندھ پر قبضہ کیا تو یہ قوم نوکری گائیڈ میں شامل ہوئی ایمانداری سے خدمت کی۔ اب بھی خان اس قوم کے تھانہ دار کچھی کا ہے۔ چھترفلیجی کا علاقہ جاگیر میں خان صاحب سے سردار کو انعام ملا ہوا ہے تاہم ان لوگوں کا گذارہ زمینداری پر اچھی طرح چلتا ہے اور مردمان اسلحہ بند اور بہادر بمثل طوچیوں کے ہیں۔ اس قوم کا کچھ حصہ ریاست بہاولپور میں نواب صاحب کی آرڈل میں بطور باڈی گارڈ نوکر رہتا ہے۔ وقت آمد سرکار برطانیہ بموقعہ اول جنگ افغانستان ۱۸۴۰ء میں اس قوم نے خوب مدد اور خدمت کی تھی۔
۱۰	جتوئی	سردار کوئی نہیں مختلف معتبران ہیں	سنی قریب سوران علاقہ کچھی	۱۵۰۰ الصاد نفر	رند	سرادان	کسی زمانہ میں یہ لوگ وڈیرہ رند سے تعلق رکھتے تھے سرکاری دربار میں ان کی آمد رفت ہمراہ وڈیرہ مذکور کے تھی۔ مگر اب کچھ عرصہ سے بباعث تنازعہ زمین آپس میں تکرار ہوکر اب معتبران قوم وڈیرہ سردار خان سے علیحدہ اپنا زمینداری کا کام کرتے ہیں۔ مگر انتظام پورا نہیں۔ کئی لوگ اب بھی وڈیرہ سردار خان کے تحت میں رہنا پسند کرتے ہیں اس کی بابت مقدمہ زیر تجویز ہے۔ یہ قوم بہت بہادر ہے انہوں نے مری کے ساتھ ہنگام تاخت علاقہ کچھی خوب لڑائی کی تھی۔

Marfat.com

۱۱	کچک	شکر خان	کرتہ درہ بولان	تا ۱۰۰ نفر	رند	سراوان		قدیم سے یہ قوم کرتہ میں جو مابین بولان کے ہے آباد رہی۔ جب مری کا زور نہایت ان لوگوں کو کرتہ سے نکال دیا اور ان کا گاؤں جلا دیا تھا۔ اب جب سے سرکار نے انتظام بولان کا کیا تب سے یہ لوگ اپنے گاؤں میں آباد ہوئے ہیں۔ چوٹائی اور جلبانی سردار کچک کا راج ہے۔
۱۲	چوٹائی	مختلف متقوم	زند علی متصل ڈھاڈہر	تا ۲۰۰ نفر	رند	سراوان		یہ لوگ علاقہ ڈھاڈہر میں زمینداری کرتے ہیں زمانہ جنگ اور صلح یا امن میں ماتحت کچک کے متصور ہوتے تھے۔ اس واسطے ان کی زمین کرتہ میں بھی ہے۔
۱۳	جلبانی	〃	شہر جلبانی متصل ڈھاڈہر	تا ۱۰۰ نفر	رند	〃		بشرح صدر
۱۴	کلوئی	〃	زمکھ و منکچر	تا ۴۰۰ نفر	رند	〃		کلوئی زیادہ زمکھ تھوڑے منکچر میں بھی رہتے ہیں جو زمکھ میں رہتے ہیں وہ صلح اور جنگ میں شامل رند چلے آتے ہیں جو منکچر میں رہتے ہیں وہ ہمراہ لاشکو کے شریک رنج و راحت رہے ہیں۔
۱۵	پٹھر	دودہ وغیرہ	کھجوری درہ بولان	تا صد ۱۵۰ نفر	رند	〃		درہ بولان میں متصل بی بی نانی ایک جگہ کا نام کھجوری ہے وہاں یہ لوگ رہتے ہیں زمین آباد کرتے ہیں اور مالداری کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۶	غلام بولک	وڈیرہ میر خان	روشن علاقہ ڈھاڈر بکھرہ علاقہ سیوی علاقہ سوران	۵۰۰ حمار نفر	رند	″	یہ قوم تین جگہوں میں رہتی ہے شہر ہے شہر بکھرہ علاقہ سیوی میں شہر روشن علاقہ ڈھاڈہر میں اور شوران میں۔ وہ سب زمینداری کرتے ہیں۔
۱۷	لاشاری	ڈویرہ شہ ولی خاں و افضل خان	گاجان کھاری و کھٹان	الـ ۱۰۰۰ نفر	لاشاری	جہلاوان	یہ قوم اب ایسی نیست ہو گئی ہے کہ ان کا کوئی سردار نہیں رہا۔ گاجان میں زیر سردار جہلاوان کے زمینداری کرتے ہیں۔
۱۸	مگسی	وڈیرہ قیصر خان	جھل	سمـ ۶۰۰۰ نفر	لاشاری	جہالاوان	مفصل حال علیحدہ لکھا گیا ہے۔ موجودہ زمانہ میں لاشاری کا بڑا سردار یہ سمجھنا چاہیئے۔ جب لاشاری کو عروج تھا مگسی اسکے ماتحت تھا۔
۱۹	کھوسہ	کلائی یار خان کھوسہ	نیابت نصیر آباد دہنگانہ وغیرہ علاقہ ڈھاڈر مشکات	۱۲۰۰ الـ ۸ نفر ۳۰۰ سانفر	لاشاری ″	″ سراوان	اگرچہ زمانہ قدیم میں لاشاری سے متعلق تھا مگر جو کھوسہ علاقہ نیابت نصیر آباد میں رہتا ہے۔ صرف آباد کار ہے غم لشکر کا نہ جہلاوان نہ سراوان کر دیا ہے۔ بڑا سردار ان کا اور نیز زیادہ اُدلس علاقہ جیکب آباد میں رہتے ہیں۔ یہ کھوسہ ہمیشہ سے سراوان سے شامل رہا اور زمینداری کرتا ہے۔ خان صاحب کو بٹائی دیتا۔ ایک تمن کھوسہ کا سردار بہادر خان کھوسہ ہے علاقہ وڈیرہ غازیخان میں آباد ہے سب ایک ہی قوم ہے کھوسہ مسکونہ جیکب آباد یعنی سرحد سندھ و کچھی سردار بہادر خان کو اپنا تسلیم کرتے ہیں

۲۰۰

Marfat.com

۲۰	عمرانی	خدائی عمرانی	تنبو نیابت گنداوہ	حقار ۵ نفر	لاشاری	جہالاوان		یہ لوگ قدیم سے ہمراہ لگسی کے رہے اور لشکر کشی میں ہمراہ جہاوان لگسی کو امداد دیتے تھے۔
۲۱	رند سکنامند	خان محمد ولد دین محمد میر اشرف میر ولی محمد	مند۔ تمپ دشت نگور	الـــــ ۱۰۰۰ نفر	خاص رند	شامل گچکی		مفصل حال علیحدہ لکھا گیا ہے۔
۲۲	ہوت بلوچ	مختلف مقدم	تمپ	ماہر ۲۵۰ نفر	ہوت	فی الحال شامل گچکی		زمانہ قدیم میں علیحدہ شاخ تھی مفصل حال علیحدہ درج کیا گیا
۲۳	متفرق بلوچ بہ علاقہ کیچ و پنجگور	×	×	صمـــــ ۵۰۰۰ نفر	متفرق	×	×	علاقہ کیچ و پنجگور میں چند مختلف اقوام مختلف مقامات پر رہتے ہیں جو اپنے آپ کو بلوچ کہتے ہیں۔ تمن علیحدہ نہیں اب ماتحت سرداران گچکی کے ہیں۔ اس واسطے علیحدہ علیحدہ درج نہیں ہوئے
۲۴	متفرق بلوچ سکنائے علاقہ کچھی خواسان	×	×	صمـــــ ۳۰۰۰ /// میزان کل ۳۵۰۰ ///	متفرق	×	×	چند متفرق قوم برچی کی علاقہ کچھی وغیرہ میں رہتی ہیں جن کا کوئی تمن علیحدہ نہیں اس واسطے کسی تمن میں شمار نہ کر کے بطور تخمینہ درج کیا گیا۔

Marfat.com

واضح ہو کہ بموجب تفصیل مندرجہ فہرست بالا خاص بلوچستان میں خاص قوم بلوچی قریب ۳۵۰۰۰ نفر شمار ہوتی ہے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان میں تعداد نفری اسلحہ بند اقوام بلوچی بموجب ذیل ہے۔

مزاری	دریشک	گورچانی	لنڈ بی لنڈان	نغاری	کھوسہ
۴۰۰۰ نفر	۳۴۴۰ نفر	۳۶۳۰ نفر	۵۲۰ نفر	۴۲۹۰ نفر	۶۴۲۰ نفر

لنڈ سوری لنڈان	تنکانی	قیصرانی	میزان
۲۱۲۰ نفر	۱۰۸۵ نفر	۱۱۰۹ نفر	۲۵۵۱۴ نفر

یہ خاص بلوچ ہیں جو بنام نہاد تمنات کے مشہور ہیں اور ہر ایک کا سردار بھی علیحدہ علیحدہ مقرر ہے پہلے مشن پر ہمراہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے جو اس وقت کپتان سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان کے تھے تمام سرداران بمعہ سواران اپنی قوم قریب یک ہزار نفر کے قلات تک ہمراہ آئے تھے جن کی تفصیل باب سویم میں درج ہو گی۔ علاوہ اس کے اقوام گورچانک۔ دوشتی و چانڈیہ وغیرہ چند قومیں اس ضلع میں رہتی ہیں۔ اگرچہ وہ لوگ از قوم رند نہیں کیونکہ میر چاکر ان کو قوم رند سے الگ کر چکا ہے۔ مگر تاہم دستہ بلوچ سے ہیں۔ فی الحال کوئی سردار یا تمن ان کا نہیں۔ اس واسطے بلوچ شمار نہیں ہوتے۔ مگر عادات و رواج میں قریباً تمیم بلوچ ہیں۔ اس طرح علاقہ جیکب آباد میں اقوام ذیل بلیدی۔ جمالی۔ کھوسہ۔ جکھرانی ڈومبکی مشہور تمنات رہتے ہیں۔ جن کے سردار بھی مشہور ہیں۔ اور بھی جو اقوام بلوچی چانڈیہ وغیرہ علاقہ سندھ میں رہتی ہیں جو چالیس ہزار مردم اسلحہ بند سے کم نہ ہوں گے گویا کہ اب بھی قریب ایک لاکھ نفر اسلحہ بند بلوچ سرکار برطانیہ کے ماتحت اس سرحد بلوچی پر رہتے ہیں جو بلوچ خاص بلوچستان میں یا سرحد جیکب آباد یا ضلع ڈیرہ غازی خان میں رہتے ہیں انکے پاس اسلحہ بھی موجود ہیں اور خوب مضبوط جوان ہیں اور اچھی مہارت سپاہیت کی رکھتے ہیں۔ لیکن جو باقی علاقہ سندھ چنا بچہ تعلقہ کنبر۔ لاڑکانہ و کوٹڑی و کراچی میں رہتے ہیں۔ ان کے پاس اسلحہ نہیں رہے۔ بعضے بعضے تمنات کلاں کا مال جو اس علاقہ بلوچستان میں سکونت پذیر

Marfat.com

ہیں۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

شجرہ نسب سردار رند

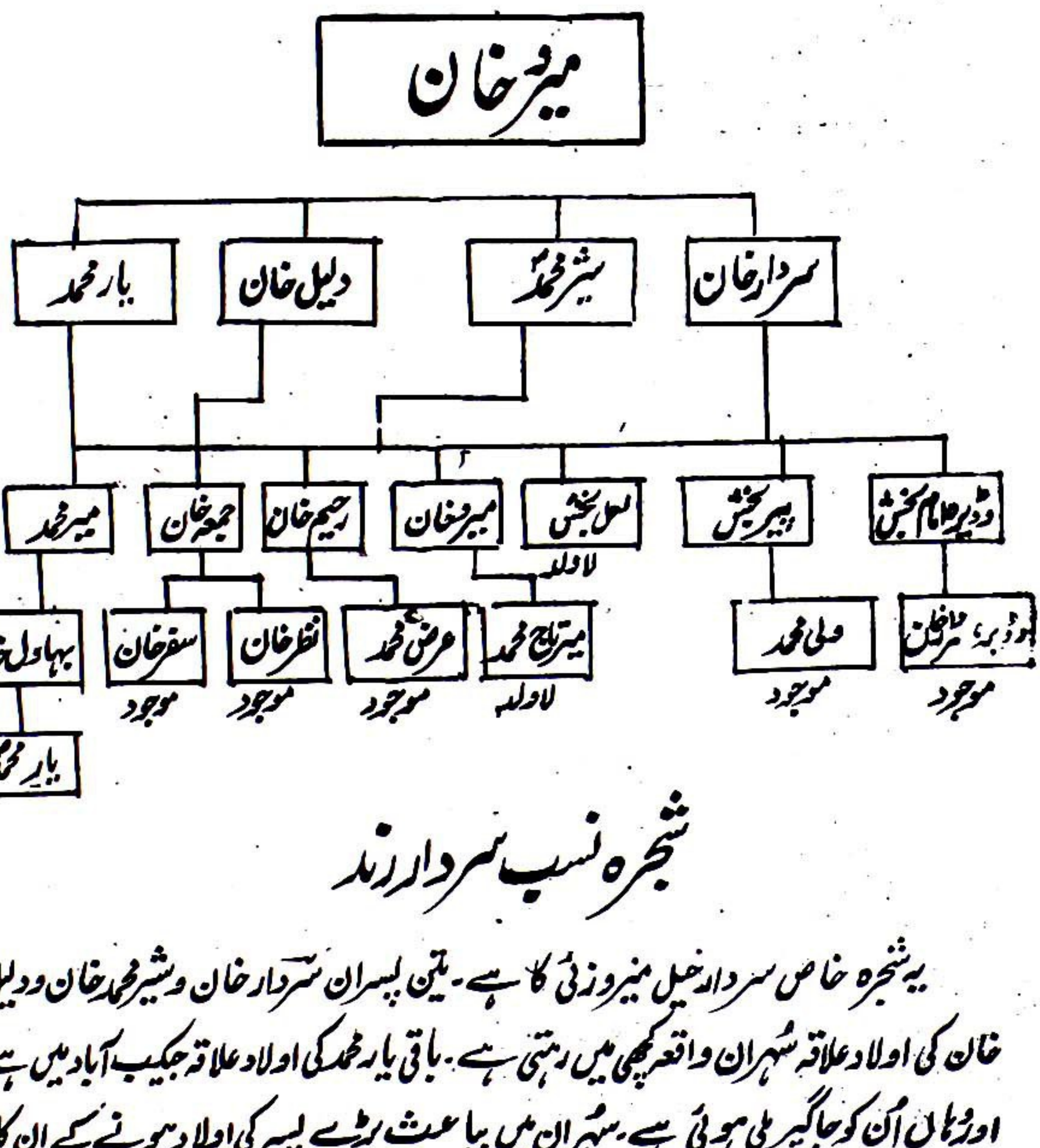

شجرہ نسب سردار رند

یہ شجرہ خاص سردار خیل میروزئی کا ہے۔ تین پسران سردار خان و شیر محمد خان و دلیل خان کی اولاد علاقہ سُہران واقعہ کچھی میں رہتی ہے۔ باقی یار محمد کی اولاد علاقہ جیکب آباد میں ہے اور وہاں اُن کو جاگیر ملی ہوئی ہے۔ سُہران میں بباعث بڑے پسر کی اولاد ہونے کے ان کا سردار وڈیرہ سردار خان ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو میر چاکر سے اس طرح شامل کرتے ہیں کہ میر شہک کے دو پسران تھے۔ اوّل میر چاکر۔ دویم میر محمدؒ ابراہیم۔ میر چاکر بمعہ خاندان خود ہندوستان کو چلا گیا۔ میر محمد ابراہیم پسر ثانی کی اولاد اس علاقہ میں رہ گئی۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ میر دہ خان مورث اعلیٰ ہمارا اسی خاندان سے تھا۔

135740

Marfat.com

حسب بیان کہن سال معتبر رند از روئے دفتر بلوچی (ان کا دفتر شعرہا یا قصبہ ہا جو سینہ بسینہ یاد چلے آتے ہیں۔ ہے) تفصیل اصیل اور نجیب اقوام بلوچی کی بموجب ذیل ہے ۔

دستہ رند ۶۷ فرقہ جات ذیل :-

۱ ۔ رند ۲ چاکرانی ۳ میرانی (جو میر شہداد کی اولاد ہے) ۴ الہ دادی
۵ ۔ میروادی ۶ بجارانی ، بگرانی ۸ نوحانی ۹ محمدانی ۱۰ ڈومبکی ،
۱۱ ابراہیمانی ۱۲ ریحانی ۱۳ نوشیروانی ۱۴ عالیانی ۱۵ سندرانی ،
۱۶ ہیستانی ۱۷ نندوانی ۱۸ حیدرانی ۱۹ گورچانی ۲۰ فیروزئی
۲۱ کھیازئی ۲۲ مریدانی ۲۳ قیصرانی ۲۴ جمالانی ۲۵ لیغاری
۲۶ کلوئی ۲۷ جسکانی ۲۸ فروزانی ۲۹ عمرنوحکانی ۳۰ رخشانی
۳۱ مزاری ۳۲ مرانی ۳۳ سیاہ لاف ۳۴ کلتی ۳۵ مگھنت
۳۶ جنگلانی ۳۷ رستمانی ۳۸ سارنگانی ۳۹ آسرکانی ۴۰ ستیانی
۴۱ عمرزہ ۴۲ زید ۴۳ بابرانی ۴۴ لنڈ ۴۵ جامدانی
۴۶ راہیجہ ۴۷ گشکوری (گشکوناد) ۴۸ ہوتکانی ۴۹ کبیری ۵۰ دری شہک
۵۱ عبدانی ۵۲ یوسفانی ۵۳ محمدانی ۵۴ شہکانی ۵۵ علی خانی
۵۶ گرگیج ۵۷ شاہل زی ۵۸ پڑہ بندی بچ ۵۹ عباسانی ۶۰ مندوانی
۶۱ حسنانی گرگیژ ۶۲ پندرانی گرگیژ ۶۳ جلبانی ۶۴ مسوری ۶۵ بڈگری ۔
۶۶ دشتی ۶۷ سہریانی (قوم ملوچ)

دستہ لاشاری ۳۹ فرقہ جات بدیں تفصیل

۱ ۔ چک ۲ ۔ شہدانی ۳ رشیدانی ۴ ہکانی ۵ جہتانی
۶ جلالانی ۷ میروادانی ۸ مبارکانی ۹ میرنانی ۱۰ دیدادانی ۱۱ محمدانی
۱۲ حیروانی ۱۳ حسنانی ۱۴ موہنانی ۱۵ سوریانی ۱۶ سالارانی
۱۷ پیر محمدانی ۱۸ قلندرانی ۱۹ بجارانی ۲۰ مزارخانی ۲۱ کمالانی
۲۲ جاگرانی ۲۳ سلیمانی ۲۴ تریہ خانی ۲۵ اخوندانی ۲۶ عالیانی

Marfat.com

۲۷ شاہوانی ۲۸ بہرامانی ۲۹ حدیانی۔ نوط ۳۰ بندیانی ۳۱ چاروانی ۳۲ بگرانی ۳۳ جلالانی ۳۴ اسمٰعیلانی ۳۵ سلامانی ۳۶ علقانی ۔ ۳۷ گمسی ۳۸ توکلانی ۳۹۔ منگیانی ؛

فرقہ ونیاری ۵ فرقہ ہے یعنی

۱۔ خلقانی ۲ عہدیانی ۳۔ میرخان زئی ۴ زنگیجہ ۵ رہوانی

طائفہ توپانی۔

قوم کورائی ۴ فرقوں پر ہے یعنی

۱۔ کورائی ۲ جامانی ۳ جانی ۴۔ آلانی

قوم جتوئی کے ۴ فرقے ہیں

۱۔ مظفرانی ۲۔ فتح خانی ۳ شاہدین زئی ۴ خلورانی ؛

قوم ہوت ۵ فرقوں پر منقسم ہے۔

۱۔ ہوت ۲۔ حسنانی ۳ ہوتکانی ۴ نوح کانی ۵ چنرانی

اور کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں یہ قومیں بلوچ مشہور تھیں۔ بعد اس کے بعض شاخیں ان میں سے جدا ہو کر علیحدہ مشہور ہو گئیں۔ اور دیگر کئی قومیں ان قوموں کے ساتھ میل جول کرنے سے بلوچ بن گئیں۔ ہمارے خیال میں موجودہ زمانے میں جو قومیں اپنے آپ کو بلوچ کہلاتی ہیں ان کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کی بہت قومیں ہیں جو زمانہ قدیم میں دراصل بلوچ نہیں تھیں۔ بلوچوں کے ساتھ شامل ہونے سے یا ان کی ہمسائگت میں پناہ لینے سے بلوچ بن گئیں بلوچوں میں کم و بیش رواج آپس میں جنگ و جدل اور غارتگری، مال مویشی وغیرہ کا اب تک جاری رہا۔ دوسری اقوام کو جو بلوچ نہیں تھیں ان کو کسی زبردست قوم کی ہمسائگت میں پناہ لینا ضروری امر تھا۔ اور بلوچ باعث اسلحہ پوشی کے دوسری اقوام جٹ وغیرہ مسلمانوں میں معزز اور معتبر سمجھی جاتی تھی اس طرح بلوچی قوم میں زیادہ ترقی ہوئی اور ہوتی جاتی ہے۔ زمانہ حال میں جو اقوام بلوچی اس علاقہ بلوچستان میں مشہور ہیں۔ علیحدہ نقشہ میں تفصیل ان کی درج کی گئی ہے۔ خاص ڈیرہ غازی خان کے ساتھ علاقہ سبی ان میں جو قومیں رہتی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام پاڑہ یعنی طائفہ کلان	نام پھل یعنی طائفہ خورد	نام سردار یا معتبر	تعداد نفری اسلحہ بند	ریمارک
۱	میروزی	میروزئی	سردار خان رند تمندار	۱۰ نفر	ماسوائے اس قوم کے ایک فرقہ قوم
۲	"	ہوتاں زی	"	۱۶ نفر	شیخ جو نیز بلوچ کہلائے جاتے ہیں۔
۳	گودری	گودری	پہالی خان	۲۰ نفر	جو حضرت حسینؓ کے مجاور ہیں۔
۴	"	چولانی	صالح	۵۰ نفر	اس علاقہ میں رہتے ہیں مقدم
۵	"	دنیاری۔	ترک علی خان	۴۰ نفر	ان کا برخوردار ہے وقت لشکر کشی
۶	"	کنبرانی	مراد علی	۱۵ نفر	کے پانچ چھ سوار اسلحہ بند قوم شیخ سے
۷	"	جاموانی	عطا محمد	۱۰ نفر	بطور مدد و دعا کے ساتھ جاتے ہیں
۸	"	شہیجہ	شہداد خان	۴۰ نفر	اس قوم شیخ میں قریب ما ۱۱۰ نفر
۹	"	باجوئی	منگہہ خان	۳۰ نفر	اسلحہ بند ہوگا مگر لشکر کشی کے وقت
۱۰	ناصرزئی	ناصرزئی	بگرا خان گلاب خان	۱۰۰ نفر	اُن پر جبر دینے سواران یا ہمراہ چلنے

Marfat.com

۱۱	کلوئی	کلوئی	نواب خان لشکر خان	۲۰۰ نفر	کا نہیں کیا جاتا ان کا مورث اعلےٰ
۱۲	آزوئی	منو خان		۵۰ نفر	شاہ امین الدین و شاہ ہمین تھا جو
۱۳	اسفانی	یوسف خان		۳۰ نفر	وقت میر چاکر کے حلب سے
۱۴	رامی زئی	فاضل خان		۲۰ نفر	ہمراہ آیا تھا ان کے مقبرہ ہا
۱۵	رامی زئی ثانی	الہ بخش		۲۰ نفر	اس جگہ موجود ہیں یہ شیخ لوگ
۱۶	غلام بولک	غلام بولک	وقار خان	۶۰ نفر	قوم کہیری سے جو علاقہ چھتر
۱۷	سیافاز	سیافاز	دوستین خان	۶۰ نفر	پھلیجی میں رہتی ہے شامل
۱۸	بزوار	بزوار	دلمراد	۱۵ نفر	ہوتے ہیں،

لحاظ ۷۸۶ نفر

حدود اربعہ علاقہ سہران کی یہ ہیں۔ شمالاً سنی۔ جنوباً گاجان شرقاً واہ سنری۔ غرباً۔ کوہستان۔ طول علاقے کا شمالاً جنوباً ۱۶ میل اور عرض شرقاً غرباً دو میل ہے ان حدود میں بستی ہائے ذیل آباد ہیں، سہران، ماچھی نہڑ۔ باجوئی۔ سیانچ۔ ایری۔ سناواں تنیان۔ برڑہ بھوک۔ علاوہ رندوں کے اقوام ماچھی۔ تنیاں۔ ایری۔ دوہوترہ۔ برڑہ۔ گولہ ہیر مسلمان جٹ اور چند خانہ جات ہندوؤں کے بھی آباد ہیں۔ تخمیناً تعداد مردم شماری اس ضلع کی قریب پانچہزار نفری بیان کی جاتی ہے۔ علاوہ اس کے ایک قوم شیخ کہیری کی بھی رہتی ہے۔ جس

Marfat.com

نے ایک بستی بنام نہاد بٹھاری آباد کی ہوئی ہے اور قریب ایک سو نفر اسلحہ بند اس میں ہوگا۔ یہ کہیری مجاور خانقاہ حضرت حسین رحمہ کے تصوّر کیے جاتے ہیں۔ اس واسطے یہ لوگ بیگار غم لشکر سے معاف تھے۔ لیکن بروقت لشکر کشی بطور دعا کے چند شیخ ہمراہ جاتے تھے اس علاقہ میں اندرون کوہستان متصل علاقہ سہران ایک موقعہ پہ چشمہ پانی کا ہے۔ اس کو ہندو لوگوں نے بنام نہاد ہری سر ایک تیرتھ بنایا ہوا ہے۔ جیسا کہ پنجاب اور ہندوستان کے ہندو لوگ گنگا جی پر جاکر اشنان کرتے ہیں۔ ایسے اس ملک کے ہندو لوگ برروز بساکھی اسی موقعہ پر جاکر اشنان کرتے ہیں اور متبرک سمجھتے ہیں۔ آبادی ملک دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو سیاہ آب یعنی جاری پانی سے جو ایک ندی موسومہ سکھیلجی کوہ موسومہ گرگ سے نکل کر نصف پانی ندی کا سہران میں اور نصف گاجان کو آباد کرتا ہے۔ دوئم بارش باران پہ بذریعہ لٹھ بندی کے۔ زمین علاقہ سہران کی اچھی اور زرخیز ہے اور سردار رند کو اچھی آمدنی ہے اور مرفہ الحال ہے۔ بلوچی میں شہر سونا کو کہتے ہیں اس واسطے علاقہ ہذا کا نام بلوچوں نے سہران رکھا تھا۔ پہلے جب رند اور لاشاری کچھی میں داخل ہوئے۔ سیوی ڈھاڈر میں رند اور سہران وگاجان وگنداوہ وجھل میں لاشاری تھے۔ مگر جب فیما بین دونوں قوموں کے لڑائی ہوئی لاشاری نے شکست کھائی تب سہران رند کے قبضہ میں آگئی۔ رند خان صاحب والئے

کلات کو کچھ محصول ٹانی نہیں دیتے تھے۔ مگر غم لشکر تعدادی ایک ہزار تک بوقت ضرورت دیا کرتے تھے اس غم لشکر دینے میں تمام بلوچ قوم جو علاقہ بلوچستان میں زیر تحت خان صاحب کے رہتی تھی شامل ہوتی تھی۔ علاوہ اس کے جب خان صاحب علاقہ کچھی میں تشریف لاتے ضیافت بھی دیا کرتے تھے۔ بلکہ جب کبھی خان صاحب کا پورا پورا زور ہوتا خان صاحب کسی نہ کسی بہانہ سے کچھ جرمانہ یا خانانہ بھی وڈیرہ رند سے لیا کرتے تھے خان صاحب خداداد خان نے وڈیرہ امام بخش سے کسی غلام کے قتل کرنے کے جرم میں بہت کچھ لیا تھا۔ موجودہ زمانہ میں خان صاحب ان سے کچھ نہیں لیتے بلکہ مبلغ تارماہواری از طرف خانصاحب کے اس کو ملتے ہیں۔ وڈیرہ رند کا سردار سراوان سے رشتہ بھی ہے کہ والدہ اس سردار خان رند کی ہمشیرہ سردار ملا محمد خان رئیسانی کی تھی۔ اور ہمیشہ وڈیرہ سردار خان کی عبدالرحمان

Marfat.com

خان پسر خورد سردار ملا محمد خان موصوف سے بیاہی ہوئی ہے لیکن بباعث راجداری جتوئی کے فی الحال سردار رند اور رئیسانی کی آپس میں نزاع بھی ہے۔ دراصل فرقہ جتوئی قدیم سے رند کے ساتھ متعلق رہا ہے بلکہ سردار رند کا راج سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ ملک املاک جتوئی کے بھی اقوام رند سے شامل ہیں اور صلح و جنگ میں رند کے ساتھ شامل رہا۔ علم لشکر بھی فرقہ رند کے ساتھ ادا کرتا رہا کہ ان کو ضمیمہ رند کا تصور کرنا چاہیئے۔ باوجودیکہ چند معتبر جتوئی کے وڈیرہ رند سے جدا ہیں مگر زیادہ حصہ رند کے ساتھ شامل ہے۔

حال تمن ڈومبکی

بعد رند کے بلوچوں میں ڈومبکی دوسرا خاندان سمجھا جاتا ہے کہ زمانہ میر چاکر سے اس خاندان میں دفتر بلوچوں کا چلا آتا ہے۔ وڈیرہ سہراب خاں تمندار ڈومبکی سے جو کتاب دستیاب ہوئی اس کو مفصل ذیل میں درج کیا جاوے گا۔ فی الحال مسکن سردار ڈومبکی موضع لہڑی مشہور ہے جو زمانہ قدیم میں اس موقعہ پہ اقوام لہڑی بروہی جو دراصل فرقہ رند سے تھی۔ آباد رہتی تھی۔ اس واسطے اس موقعہ کا نام لہڑی مشہور ہے۔ یہ علاقہ متصل تمنات مری و بگٹی کے واقع ہے یہ علاقہ شروع میں باروزئی کے بی سے متعلق تھا مگر بعد میں عرصہ مزید سے ماتحت خان صاحب والیئے قلات کے چلا آیا۔ چنانچہ وہاں نائب از طرف خان صاحب کے مقرر رہتا ہے۔ البتہ جس قدر زمینات قدیم سے سردار یا راج ڈومبکی کو معاف رہی اس میں نائب دست اندازی نہیں کرتا۔ آبادی زیادہ تر بارانی ہے اس تمن کی ہمیشہ مری بگٹی سے سبالداری رہی ہے اور اپنے قوت بازو پہ ان کے بیچ گزارہ کرتا رہا ہے اور وزیرانی ڈومبکی و جکھرانی اس کی شاخ ہیں اور جب شروع میں سرکار عالیہ برطانیہ نے علاقہ سندھ پر قبضہ کیا بجار خان وڈیرہ وزیرانی ڈومبکی سرحد پہ مشہور ڈاکو و راہزن ہو گزرا ہے۔ جس کے اوپہ چند دفعہ لشکر کشی ہوئی اور بصد مشکل قابو میں آیا اور اس

Marfat.com

طرح جکھرانی نے بھی سرحد پہ بہت تکلیف دی تھی۔ اگرچہ فیمابین ان تینوں اقوام مری
جکھٹی اور ڈومبکی کی آپس میں خانہ جنگی رہی۔ مگر خلاف سرکار برطانیہ جب کارروائی کرنی ہوتی
تھی ہر سہ متفق رہیں۔ اب جب سے سرکار عالیہ نے ملک سیوی پہ قبضہ کیا جو علاقہ لہڑی
کا حدود ات سیوی سے ملحق ہوتا ہے اس واسطے سردار سہراب خان تمندار ڈومبکی کو
واسطے حفاظت سرحد کچھی و سیوی کے نوکری ایک جمعدار اور ۱۵ سواروں کے دی
گئی۔ چنانچہ میر سہراب خان پسر سہراب خان جمعدار ہوا۔ تب سے سردار موصوف ماتحت
صاحب پولٹیکل ایجنٹ تھل چوٹالی اچھی طرح خدمت کرتا رہا۔ چنانچہ اکثر دورہ جات سرحدی
پہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے ہمرکاب چلتا رہا اور سال
۱۸۸۰ء میں جب کہ چند فرقہ جات مری کے باغی ہو گئے تھے اس سردار نے امن قائم رکھنے
کے واسطے خوب مدد دی۔ اور اس سردار کے ملاقات سے پرانے زمانہ کے حالات و رواج
بلوچی کے بہت معلوم ہوتے ہیں اور وہ اب تک بمثل اپنے قدیم رواج بزرگوں کے مذہب
شیعہ کو بحال رکھتا ہے اور صاف کہتا ہے کہ بلوچ قدیم سے حضرت علی کے مرید اور شیعہ
مذہب رکھتے تھے۔ ان کی آمدنی اور گزران متوسط درجہ کی اچھی ہے۔

فہرست مردان سوار کاران و اسلحہ پوشندگان لائق جنگ

تمن ڈومبکی

میروزئی	۷۰	لغداری	۳۰	سینگانی	۱۰
وزیرانی	۱۰	شیکور	۲۰	جکھرانی	۱۰
محمدانی	۲۰	گلوئی	۱۵۰	سوائے تمن ڈومبکی دیگر	
برحمانی	۱۵۰	گلوہڑ	۲۰	اشخاص ہمسایہ کہ بہمراہ تمن	
عسکوری	۲۵۰	دیناری	۱۵۰	ڈومبکی میباشند تعداد	
گورگیج	۱۵۰	گزیانی	۱۰	الف ۱۰۰ خواہند شد	
کالانی	۳۰۰	جمانی	۵۰	دور ہمسائیگان تمن ہاڑہ	

Marfat.com

دتمن تنیہہ میگوینید کہ از عربستان ہمراہ و رفیق رنج راحت شدہ اند واشد و زیادہ از حد خیر خواہ

شجرۂ نسل سردار ڈومبگی

سردار سہراب خان بن بلوچ خان بن سہراب خان بن جلال بن میر شہداد بن جلال خان بن میرو خان بن سبوت بن بلوچ خان بن میرو خان بن بلوچ خان بن محمد خان بن میرو خان بن محمد خان بن میر حسن بن اسحاق بدانکہ اسحاق را دو پسران بودند میر شہک۔ میر حسن از میر شہک پسر میر چاکر پیدا شد، و میر حسن را پنج پسران بود سہ لاولد باقی میر محمدؐ خان و میر براہم خان از میر محمد خان بعد چند پشت محمدانی جدا گشتند بعد چند پشت وزیرانی جدا شدند از میر زیان و از میر براہم برہمانی پیدا شدند و بالا از اسحاق الے حضرت آدم علیہ السلام کہ جد امجد تمام بنی آدم بود شجرۂ موجودہ بود مگر چونکہ بسیار از مردمان بہانہ ہا میخواہند و جاسوس میباشند کہ خود امتصل میسازند از خوف اوشان مرقوم نرفت۔ فقط۔

Marfat.com

شجرہ نسب تمندار مری

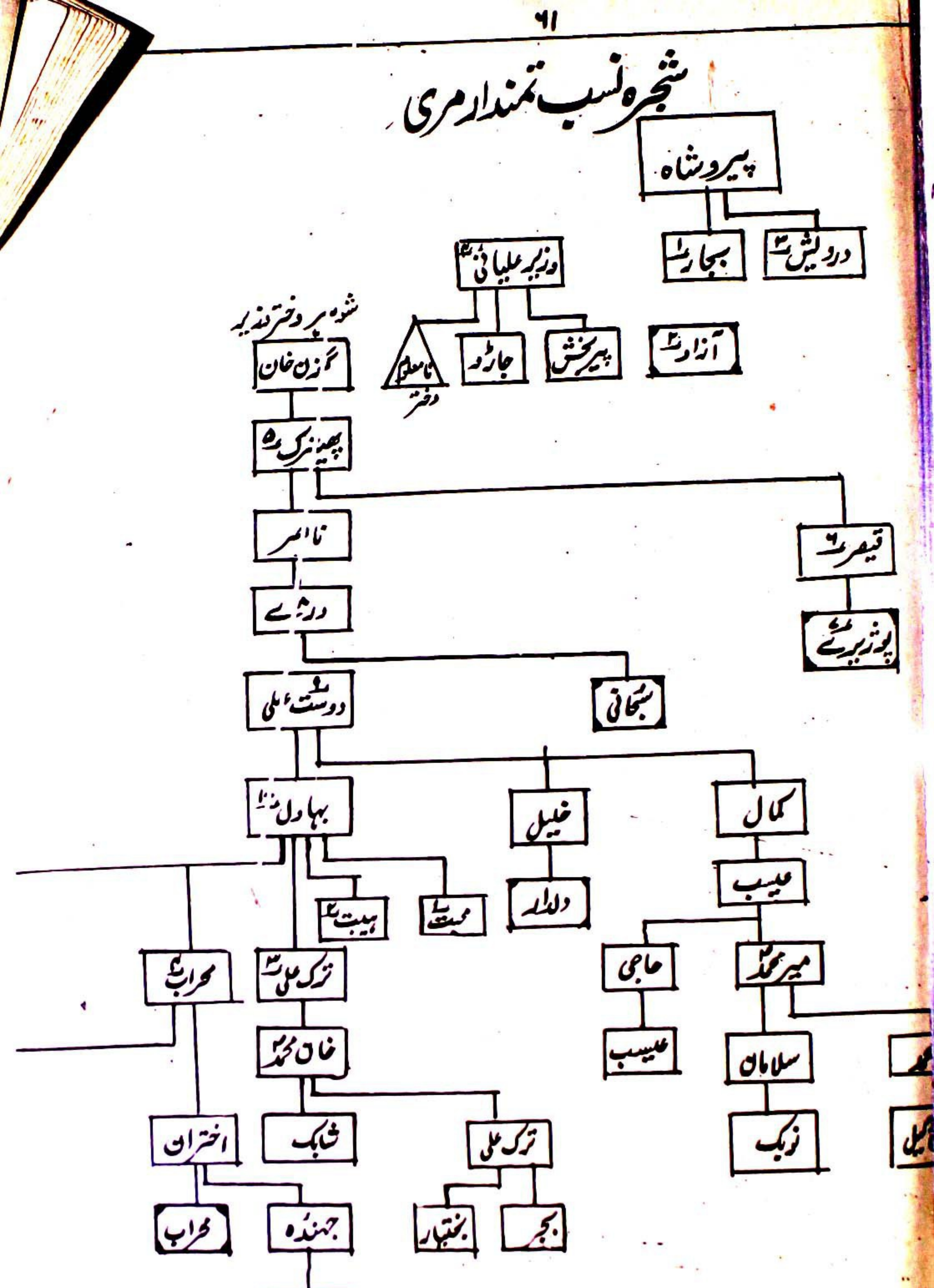

Marfat.com

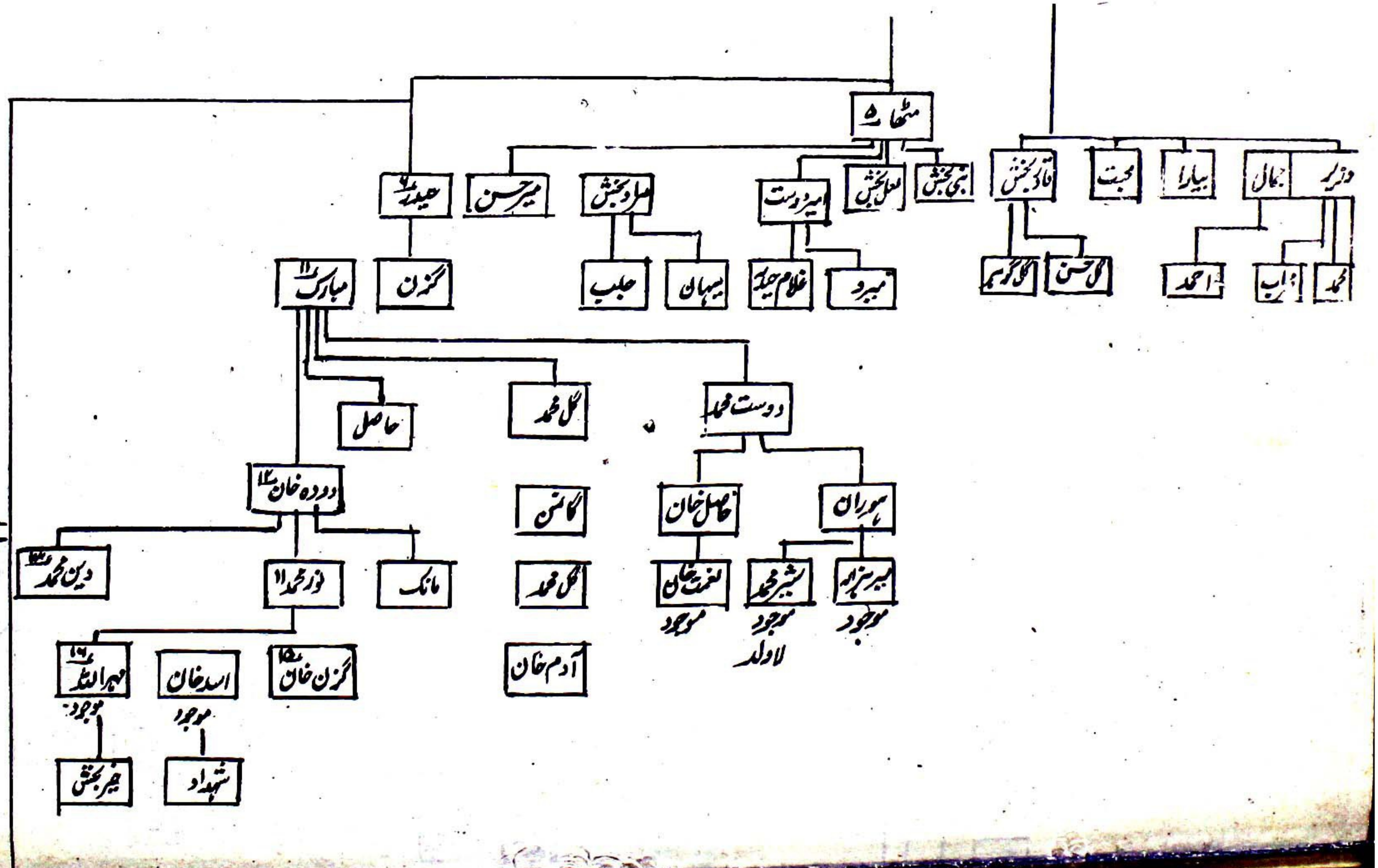

مٹھا ۵
وزیر
جمال
بیارا
محبت
قادر بخش
نبی بخش
لعل بخش
امیر دوست
مراد بخش
میر حسن
حیدر ۶
محمد
احمد
گل حسن
گل گوہر
میرو
غلام حیدر
سیہان
جلب
گزن
مبارک ۱۱
دوست محمد
گل محمد
حاصل
ہوران
حاصل خان
گانمن
دودہ خان ۱۲
میر ہزار
شیر محمد
نعمت خان
گل محمد
مانک
نور محمد ۱۱
دین محمد ۱۳
موجود
موجود
لاولد
موجود
آدم خان
گزن خان ۱۵
اسد خان
مہر اللہ ۱۶
موجود
موجود
شہداد
خیر بخش

Marfat.com

نقشہ تفصیل مردمان اسلحہ بند تمن مری

شاخ گزینی — لوہارانی — بجارانی — مزارانی

نام پھلی	نام مقدم	تعدادی نفری	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری
بہاولان زی	مہراللہ خان	۴۰	کندرانی	نہال خان	۲۰۰ ما نفر	کلندرانی	مرزمان پسر کریم خان	۱۱۰ ما	فوجانی	کیچی	۳۰۰ سا نفر
مہنداتی	داد علی و میہان	۱۰۰ ما	گواسرانی	نوہک جمشیر	۲۰۰ ما	سومرانی	شادیان	۸۰ ل	ہندوانی	شیر دل	۴۰۰ اسا
لانگہانی	ور محمد	۴۵۰ اسا	شہروانی	شہداد	۴۰۰ اسا	سالانی	شاہ بخش	۱۱۰ ما	مالکانی	آدم خان	۱۰۰ ما
نوذ بندگانی	میر ہزار	۲۰ عنہ	محمدانی	سونہ	۲۰۰ ما	راحمکانی	علی خان	۴۰۰ اسا	رندوانی	قطب خان	۲۰۰ ما
جروار	حیات خان	۵۰ ص	.	.	.	پواہدی	ڈیوا	۲۰۰ ما	.	.	.
چہلگری	گل محمد و ہیبت	۱۰۰ ما	.	.	.	کھکرانی	مبد خان	۲۰۰ ما	.	.	.
عالیانی	جاڑو	۵۰ ص	.	.	.	کھلوانی	باطل و شیر خان	۱۰۰ ما	.	.	.
لوہڑی کش	الہ بخش	۵۰ ص	.	.	.	پھنڑوانی	پیرو	۲۰۰ ما	.	.	.
مہکانی	بنے خان	۶۰ ت	.	.	.	شاہجہ	رحیم داد	۱۰۰ ما	.	.	.
سرگانی	حیات خان	۵۰ ص									
نوہک عیسوانی	نوہک	۸۰ ل									
ٹھنگلیانی	میر گل میر بختیار	۴۵۰ اسا									

وڈیرہ صوبیدار

میزان ۱۵۰۰ الصما نفر — الـ ۱۰۰۰ نفر — ۱۵۰۰ الصما نفر — الـ ۱۰۰۰ نفر

کل میزان صمـ ۵۰۰۰

Marfat.com

حال تمن مری کا اس طور پہ ہے کہ اوّل دستار سرداری اس تمن کی بجارانی مری کے خاندان میں تھی چنانچہ جس وقت میر چاکر سردار کل اقوام بلوچی تخت قلات پہ قابض اور متصرف ہو کر طرف ہندوستان جاتا تھا اس وقت بجار خان سردار تمن مری کا تھا۔ اور اس زمانہ میں یہ قوم مری کے نام سے مشہور نہ تھی بلکہ یہ قوم بجارانی کہلاتی تھی۔ مری اس دن سے مشہور ہوا کہ جب میر چاکر طرف ہندوستان جاتا تھا اور سردار بجار خان نے اس کے ہمراہ جانے سے انکار کیا تو میر چاکر نے کہا کہ بجار مری ہے (مری) کے معنی بلوچی میں جن کے ہیں جیسا اب بھی ملکی زبان میں عام رواج ہے کہ جو کوئی کسی کا کہنا نہیں مانتا اور برخلاف عمل کرتا ہے۔ تو اس کو جن کہتے ہیں یعنی آدمی نہیں ہے جن ہے۔ اسی باعث رفتہ رفتہ یہ نام قوم پہ حاوی ہو گیا اور قوم بجارانی سے مری مشہور ہو گئی۔ پہلے بجار خان کاہان میں آکر متوقف ہوا اس وقت تخمیناً ایک سو نفر ہمراہ بجار خان ہو گا۔ اسی زمانے میں مسمی نوتھ بگٹی سیاہ آت میں آکر ٹھہرا ہوا تھا بعد فوتیدگی بجار خان کے آزاد خان بیٹا اس کا تمندار بنا مگر لاولد فوت ہوا۔ دستار تمندارہی درویش خان بھائی بجار خان پہ منتقل ہوئی۔ لیکن درویش سست تھا اس سے سرداری وزیر عالیانی نے چھین لی۔ اسی عرصے میں گزین خان تمن مری میں آیا۔ مشہور ہے کہ یہ چار بھائی تھے۔ گزین خان۔ حاجی خان زین الدین۔ عمر ایک مادر و پدر سے۔ ان کا باپ بلیدی کے تمن میں مقدم تھا کہتے ہیں کہ بدعائے خیر ایک فقیر کے یہ چار بیٹے عقلمند و صاحب بخت پیدا ہوئے۔ چنانچہ زین الدین کل تمن بلیدی کا سردار ہوا کہ اب تک سردار ہی تمن بلیدی زین الدین کے خاندان میں ہے اور عمر کنڈہ تمنو جد بھاگنا ڑی میں سردار ہوا کہ اقوام عمرانی اب تک مشہور ہے اور گزین خان بسبب رنجش باپ خود مسکن مالوفہ اپنے سے نکل کر طرف کاہان کے آیا۔ محض اکیلا تھا۔ بسبب عقلمندی اور ظاہر ہونے آثار طلوع بختی کے وزیر خان تمندار مری نے ناطہ نسبت لڑکی اپنی کا گزین خان کو دیا۔ گزین خان کا بیٹا پہیزک خان پیدا ہوا جب کہ وزیر خان قریب المرگ تھا اس کے دو بیٹے کم سن اور نالائق تھے اس نے واسطے سرداری کے بجی پہیزک خان بنیرہ مسخود وصیت کی۔ چنانچہ بعد فوتیدگی وزیر خان کے دستار پہیزک خان نے باندھی گزین کی اولاد ہونے سے گزینی مشہور ہوئے۔ وزیر خان کی اولاد عالیانی وزیرانی اب تک موجود ہیں مسمی جاڑوان کا مقدم ہے۔ بعد فوتیدگی پہیزک خان

Marfat.com

قیصر نے دستار باندھی جب قیصر فوت ہوا۔ درے اس کا بیٹا خرد سال تھا مسمی پوڑیہ بھتیجا اس کا بطور سربراہ مقرر ہوا جب پوڑیہ فوت ہوا درے خود تمندار ہوا۔ اس سردار کے وقت مسمی دلاور رامہ زئی مگبٹی کسی سبب سے اپنی تمن سے رنجیدہ ہو کر علاقہ درے سردار مری میں متمکن ہوا مسمی بندل نوذبند گانی نے جس کی اولاد سے اب میر ہزار خان مقدم قوم نوذبند گانی کا ہے۔ دغا کر کے مردمان مہکانی مری کو ترغیب دیکر مال رامہ زئی مگبٹی مذکور صدر کا غارت کرایا۔ بتعاقب ان کے سردار درے خان تمندار مری جو گیا تو مگبٹی بہ ضرب بندوق ہاتھ مہکانی مری سے مقبول ہوا بعد اس کے دوست علی خان بیٹے اس کے نے دستار باندھی۔ معاوضہ کے واسطے بجمع آوری خود مردمان مہکانی پیتاخت لایا چنانچہ بمعہ ساٹھ نفر مہکانی قتل ہوا اسی دن سے مہکانی مفرور ہو کر طرف سندھ چلے گئے کہ اب تک علاقہ قلات وغیرہ سرحد سندھ میں بہت اقوام مہکانی مری موجود ہے اس سردار کے وقت علاقہ بھاگناڑی وغیرہ توالعین ان کے سوا قلات نغلق میاں صاحب سرائی والئے حیدرآباد سندھ کے تھے یہ محقق نہیں کہ اس وقت کون میاں صاحب ریاست پر متمکن تھا لیکن مراد گنجا نیز وزیر و نائب کچھی کا تھا میاں صاحب نے اوپر ملک قلات علاقہ خراسان چڑھائی کی اور سب تمنات سے مدد طلب کی۔ دوست علی خان سردار مری مع دو سو ار کرم علی۔ نعمت۔ اتفاقاً مراد خان سردار تمن ڈومبکی کے پاس مہمان تھا۔ تمندار ڈومبکی جو حسب الطلب میاں صاحب ہمراہ لشکر میاں صاحب روانہ ہوا تو دوست علی خان تمندار مری بھی مع دو نو سوار ہمراہیاں خود ساتھ گیا لشکر میاں صاحب شکست کھا کر بھاگا دوست علی خان پیچھے تھا جب اس نے سنا کہ مراد خان تمندار ڈومبکی مارا گیا چونکہ سردار مذکور سے اس کی نہایت دوستی تھی۔ اس لئے بنظر حب دوستی و شرمساری کے دوست علی خان مع دو نفر ہمراہی خود میدان جنگ میں کھڑا ہو کر لڑائی میں مارا گیا روایت ہے کہ سر کاٹنے کے واسطے جو پٹھان لوگ مستعد ہوئے پھر سر تیھر کا ہو گیا کاٹ نہ سکے، مردمان مری سردار تمن مری کو جب سے اولاد غزنی کے اوپر دستار معین ہوئی اولین غزنین کے سبب سے فقیر خاندان تصور کرتے ہیں اور اس کی بددعا سے البتہ اندیشہ مند رہتے ہیں۔ سرداران ماضی کے کرامات دکھانے کے لئے اگرچہ یہ قصہ بے بنیاد ہے معلوم ہوتا ہے لیکن مری اسپر پوری الیقین رکھتے ہیں۔

Marfat.com

واسطے چند نظائر سناتے ہیں۔ مطلب کہ ع کس نگوید کہ دوغ من ترش است ؛
بعد دوست علی خان بڑا بیٹا اس کا تمندار ہوا اور اس تمندار کے تین بیٹے تھے۔ تینوں سے
اولاد ہوئی۔ مگر سب سے زیادہ بہادل خان کی۔ چنانچہ سات بیٹے بہادل خان کے تھے
بہادل خان کی اولاد بہادلان زئی مشہور ہوئی۔ شجرۂ نسب کے دیکھنے سے بخوبی ظاہر
ہوگا اور کمال ثانی پسر دوست علی کا بیٹا عیسب تھا اس سے جو اولاد ہوئی وہ عیسوانی مشہور
ہے علیٰ ہذا القیاس۔ اور اقوام گزینی بھی اسی طرح مختلف نام پر مشہور ہو گئے ہیں۔ شجرہ
نسب میں بسبب طوالت جملہ اقوام گزینی کو ظاہر نہیں کیا گیا صرف دوست علی خان
مندرجہ نمبر ۹ شجرہ کے جو اولاد پیدا ہوئی بلکہ زیادہ تر اقوام بہادلان زئی کو جس کے خاندان
میں اب دستار سرداری کی ہے مفصل درج کیا گیا ہے دیگر اقوام گزینی اس سے پہلے علیحدہ
ہوئی ہیں۔ اس سردار کے وقت میں اقوام مزارانی مری جو اصل میں قوم سے کھیتران
تھی اور ایک دو پشت سے بسبب تکرار از تمن کھیتران الگ ہو کر تمن مری میں شامل
ہوئے تھے۔ کسی اتفاق سے تبقریب گیاہ چری یہ علاقہ کٹ منڈائی جا کر تمن مری سے
علیحدہ ہو گئے اور قریب علاقہ بولان سکونت اختیار کی۔ بلکہ بعد چندے بموجب دلاسہ
خان صاحب ولئے قلات خاص رعایا و ملازم خان صاحب موصوف بنکر چند دفعہ ساتھ مردان
تمن مری کے لڑائی کرتے رہے کہ بادقات مختلف چند مردمان نامور منجانب طرفین کے
مارے گئے۔

جو لوگ منجانب تمندار مری ہاتھ مزارانی مری سے مارے گئے۔

گہری ٹھنگانی ——— بدلو لانگھانی ——— گورگلوانی
پیری بجارانی ——— پیری لانگھانی ——— میرو راجمکانی
برادر شہداد ——— شہروانی

جو لوگ مزارنی مری ہاتھ تمن سے مارے گئے۔

ہیکو مقدم مالکانی ——— جالان برادر شیرول مقدم ——— بیٹا شیرول مقدم

کچھ مدت تک مزارانی مری منجانب خان صاحب حفاظت درہ بولان پر بھی تعینات

Marfat.com

ہوئے تھے لیکن پورے طور پر درہ کو قابو نہ رکھ سکے۔ جب سنڈیمن صاحب نے واسطے حفاظت درہ بولان انتظام کیا تھوڑے مزارنی درہ بولان میں باقی تھے۔ زیادہ تمن مری سے صلح کر کے تمن مری میں چلے گئے تھے کہ اب تمن مری میں موجود ہیں۔ بعد بہاول خان کے مبارک خان بڑا بیٹا دستار بند ہوا۔ مگر جنگ حسنی میں مارا گیا اس کے بعد دودہ خان تمندار بنا بہ بڑا مشہور سردار ہوا ہے۔ اس کے عہد میں تمن مری نے بڑی ترقی پائی۔ اس سردار کے وقت فوج سرکار انگریزی کا ساتھ تمن مری کے مقابلہ ہوا جس کا مفصل حال بطور قصہ کے درج کیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ ۱۸۳۹ء میں جب فوج لارڈ کین صاحب بہادر طرف خراسان جاتی تھی تو اس فوج نے براہ درہ بولان بہ علاقہ قلات گزر گیا۔ اس وقت فوج سرکاری نے راستہ میں اقوام بلوچ جکھرانی و ڈومبکی وغیرہ کے ہاتھ سے بہت نقصان اٹھایا۔ واسطے سزا رسانی مردمان مذکورہ و درستگی راستہ کے میجر بلمور صاحب بہادر کمان افسر رجمنٹ اول گرانیڈر بمبئی معہ سات سو سوار تعینات ہوئے۔ صاحب ممدوح پہلے ڈومبکی و جکھرانی کی طرف گئے۔ بجار خان سرغنہ جکھرانی وغیرہ مقدمان اپنے اپنے مسکنات کو چھوڑ کر پہاڑ پر بھاگ گئے۔ بعد تھوڑی لڑائی کے جملہ رجمنٹ بمقام شاہ پور جو موقعہ پوسٹ سرحد سندھ کا ہے۔ جمع ہو کر دو ٹکڑہ ہوئے۔ ایک نصف براستہ درہ گورہی و دیرہ بگٹی کو گیا۔ دوسرا براستہ ہڑی کاہان مسکن مری پر گیا۔ دونوں جگہ کو فوج نے قابو کر لیا۔ جب خاص جائے پناہ اور مسکن گاہ تمندار قابو ہو گئے۔ تھوڑے عرصہ بعد مقدمان جکھرانی و ڈومبکی خود بخود بخدمت صاحب کمان افسر حاضر ہو گئے۔ کیونکہ جہاں جہاں انہوں نے مقابلہ کیا شکست کھائی۔ ساڑھے تین ماہ کامل فوج مذکور اندرون پہاڑ کے رہی۔ کسی صورت کچھ نقصان نہ ہوا۔ دونو قلعات یعنی سیاہ آف بگٹی اور کاہان مری فوج نے قابو کر لئے۔ یہ دورہ ہر طرح آسودگی اور درستگی سے ہوا۔ واضح ہو کہ صرف سات سو سوار تھے اس قدر تھوڑی فوج کے ساتھ بآسودگی و بلا کچھ نقصان کے دورہ کا یہ سبب مفہوم ہوتا ہے کہ اقبال ذوالجلال سرکار انگریزی کا حال ان لوگوں نے

Marfat.com

سن لیا تھا اور فوج لارڈ کین صاحب بہادر کی دیکھنے سے جو نہایت آراستہ و پیراستہ فوج تھی
ان لوگوں کو اس امر کی زیادہ تر تصدیق ہو گئی تھی بموجب اس روئیداد کے مقدمان تمن
جن کو کچھ ہوش اور عزت کا خیال تھا۔ سرکار انگریزی کے ساتھ مخالفت نہیں چاہتے تھے۔
انہوں نے حتی المقدور اپنی قوم کو بہت روکا جس قدر دقت اور نقصان راہ فوج سرکاری کے
ساتھ ہوئے تھے صرف منجانب چند مشہور رہزن اور چوری پیشہ کے وقوع میں آئے تھے اگر
اس وقت کل اقوام بلوچ تمنات مری و بگٹی یکدل دیک صلاح ہو کر برسر فساد ہوتی تو ممکن
نہ تھا کہ صرف سات سو سوار کے ساتھ سہولت سے دورہ ہو سکتا۔ جب فوج سرکاری خراسان
پہنچی تو معلوم ہو گیا کہ بروقت روانگی فوج راستہ میں جو تکلیف اقوام بلوچستان سے پہنچی سبب
اس کا یہ تھا کہ میر محراب خان والئے قلات امیر دوست محمد خان والئے کابل سے سازش
کر کے یہ رستہ بند کیا چاہتا تھا اسی سبب سے بروقت واپسی فوج سرکار نے قلات کو محاصرہ
کیا۔ محراب خان والئے قلات لڑائی میں مقتول ہوا۔ قلعہ اور علاقہ قلات پر سرکار انگریزی نے
تسلط پا کے لفٹنٹ ڈل شیر صاحب بہادر قلعہ قلات پر تعینات ہوئے اور کپتان لوئیس بروون صاحب
بہادر جو پیچھے بنام کپتان بروون صاحب بہادر مشہور ہوئے تھے تمن مری پر گئے شہر کاہان کا محاصرہ
کیا۔ فوج ہمراہ صاحب ممدوح نے اچھی خدمت ادا کی مردمان مری اپنا مسکن چھوڑ کر بھاگ گئے
صاحب ممدوح قلعہ کاہان اپنے قبضہ میں لائے۔ تمن مری نے بمقام کھوڑی جو غربی طرف کاہان
سے بفاصلہ عنہ ۲ میل واقعہ سے جا کر مقام کیا لیکن جاسوس اپنے پیچھے فوج مذکور کے تعینات رکھے
ایک دن لفٹیننٹ وال پول کلارک صاحب بہادر معہ چار سو سوار ہمراہ گلہ شتران جو واسطے
لانے رسد کے کاہان سے لہڑی کی طرف بھیجا گیا تھا۔ تعینات ہوئے تو مردمان مری مطلع ہو کر
بہ تعداد سات سو نفر جمع کر کے بہ سرداری دین محمد خان پسر دودہ خان تمن دار بہ تعاقب ان
کے روانہ ہوئے۔ جب بمقام چرسرتات پہنچے دیکھا کہ بقدر اسی سوار معہ قلہ شتران اور باقی لشکر
کو پیشتر روانہ کر کے واپس آتا ہے ان کے ساتھ مقابلہ کیا جملہ سواران کو قتل کیا اور گھوڑا اسباب
اُن کا غارت کر کے بہ تعاقب باقی لشکر اور گلہ روانہ ہوئے چنانچہ وہ لوگ و گلہ شتری نزدیک
بہ بطرف چرسرتات جاتے تھے حملہ۔ بوقت مقابلہ صاحب موصوف معہ ساٹھ نفری سواران

Marfat.com

ہمراہی فوج لڑائی میں مارے گئے اور باقی لشکر سرکار کا بھاگ گیا مردمان مری گھوڑے اور اسباب فوج لوٹ کر بمقام قیام گاہ خود چلے گئے جو کہ کپتان برؤن صاحب بہادر کے ساتھ صرف چھ سو سوار تھا۔ اس میں سے بقدر چار سو سوار چنانچہ کچھ ہاتھ مردمان مری سے قتل ہوئے کچھ بھاگ گئے گویا باقی بقدر دو سو سوار صاحب ممدوح کے ساتھ بچ رہے نہ کوئی چارہ باہر نکل کر جانے کا تھا اور نہ مقابلہ کر سکتے تھے مجبور ہو کر بیٹھے رہے جو کچھ رسد بچت تھی بہزار شدت اس پر گزارہ کرتے رہے چونکہ بہ اطلاع ایں حال حاکمان قلات کو ہر وقت خیال انتقام کلارک صاحب بہادر اور نکالنے کپتان برؤن صاحب بہادر کا تھا مگر منتظر موقعہ تھے۔ ایک دفعہ بماہ اگست ۱۸۳۹ء لشکر مردمان مری اوپر مردمان افغان گیا ہوا تھا۔ مسمیان میر حسن توتھانی اور عبداللہ کہیری شیخ مسکونہ علاقہ کچھی نے پولٹیکل ایجنٹ قلات کو حال غیر حاضری مردمان مری عرض کرا بھیجا چنانچہ لشکر سرکاری بافسری میجر گلبرین صاحب بہادر بڑی عظمت کے ساتھ معہ تین ضرب توپ و سوار و پیادہ براہ سرتاف روانہ ہوئے مسمی ہیبت شیرانی مری نے جو بمقام بنبھور اس راستہ کے نزدیک بیٹھا تھا۔ سردار دودہ خان مری کے پاس خبر بھیج دی اور لشکر مری اس عرصہ میں ملک افغانستان سے واپس آگیا تھا۔ اس وقت اکثر تمن مری بمقام گرم آف تنزاہ پر سکونت رکھتا تھا چنانچہ ایک ہزار نفر تمن مری جمع ہو کر فوراً بمقام کھنڈک یعنی کوتل پہنچ کر پیش بندی کی۔ لشکر سرکاری نے جو وہاں پہنچا تو رستہ بند شدہ دیکھ کر نیچے کھنڈک کے ڈیرہ کیا اوپر لشکر مری کا تھا ایک دوسرے تک گولی بندوق پہنچ سکتی تھی۔ لشکر مری نے ایک فریب کیا کہ اس موقعہ سے ہٹ کر نیچے کھنڈک کے چھپ گئے۔ سرکاری فوج نے تین صفیں باندھ کر آگے قدم بڑھایا جب قریب تر پہنچے تو لشکر مری نے ناگہاں حملہ کر دیا۔ عند المقابلہ اسی نفر منجملہ تمن مری جس میں چند مقدم نامور حسب ذیل تھے مارے گئے۔

منجملہ پہلی گزینی خاص برادری دودہ خان سے:

کرم خان	-	خیر محمد	-	یار محمد
امیران	-	علی محمد	-	باکڑ بیٹا علی محمد

مقدم دیگر مردم مری:-

Marfat.com

ہیبت شیرانی ——— کرم خان سہرانی ——— کرم خان لوہڑی کش۔
رینون مرگیانی

منجانب سرکار بھی البتہ فوج کو نقصان پہنچا چنانچہ دو صاحبان بہادر قتل ہوئے تاہم مردمان مری نے شکست کھائی۔ سرکاری لشکر کا مورچہ اسی جگہ بدستور قائم رہا۔ چونکہ اس موقعہ پر پانی کی بڑی تکلیف تھی۔ کیونکہ جو پانی نسک کے اوپر تھا وہ بقبضہ مردمان مری کے آگیا اور دوسری جگہ بفاصلہ پندرہ میل کے ملتا تھا بسبب تنگی پانی جب وقت شام ہوا تو فوج سرکار نے واپس کوچ شروع کیا جب وقت تقریباً دس گیارہ بجے رات گئی تو جاسوس تمن مری نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ لشکر سرکار چلا گیا تھا۔ خالی ڈیرہ اور توپ اور اسباب پڑا ہوا تھا۔ تمن مری بہ تعاقب ان کے روانہ ہوا ہر تاف کے کھنڈک تک جو بفاصلہ چار میل اس موقعہ سے ہوگا جس قدر لوگ سائیس وغیرہ پیچھے سے مردمان مری کو ملتے گئے قتل کرتے گئے۔ چنانچہ بہت لوگ قتل کئے اور قدر اسی نفر پناہ طلب ہوا ان کو ساتھ لے گئے اور اسباب کپڑا وغیرہ بہت لوٹ لیا اور جو اسی نفر پناہ طلب ساتھ لے گئے پھر ان کو مقام فلیجی تک سلامتاً پہنچا دیا۔ خود بمکنات خود چلے گئے گویا کہ تمن مری اس وقت سے زیادہ تر دلاور اور بے خوف ہو گیا۔ برابر کاہان تک ماچری اور رہائش رکھنے لگا۔ اور دیگر فوج آنے کے اس راستہ سے امید کم تھی اور کپتان بروُن صاحب قلعہ کاہان سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ واضح ہو کہ جو پہلی لڑائی ہوئی جس میں لیفٹیننٹ کلارک صاحب بہادر مارے گئے اس وقت سرکاری سوار تھوڑے اور مردمان مری زیادہ تھے۔ دوسرا محاصرہ گٹ میں ہوا کہ بندوق بخوبی نہیں چلائی جا سکتی تھی۔ دوسری لڑائی میں سرکاری فوج گو زیادہ تھی۔ مگر پانی نے دھوکا دیا موقعہ راہ سرتاف اور کھنڈک جہاں مقابلہ ہوا نہایت مشکل جو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنا خراب راستہ ہے ایک راستہ خراب دوسرا پانی نایاب تیسرا عملداری سرکار اسی عرصہ میں تازہ ہوئی تھی۔ حالات راستہ و احوال ملک و رسم بلوچی سے ناواقف چوتھا محراب خان والئے قلات تازہ مارا گیا تھا۔ کوئی شخص اہل ملک اس زمانہ انگریزی کی طرف دل و جان سے خیر خواہ و صلاح کار نہیں تھا۔ کس طرح کامیابی ہوتی نہ حال کا حال تو نہ تھا کہ عام لوگ بھی راستہ کاہان سے جانتے ہیں۔ پانی کے چندیں موقعہ اور مقام

Marfat.com

ہیں جو سب کو معلوم ہیں اور حالات ملک و رسم بلوچی سے حاکمان وقت اس قدر واقفیت رکھتے ہیں کہ ان کی خانگی رسومات کو بھی جانتے ہیں۔ عملداری سرکار میں رعایا اکثر آسودہ و قدردانی سرکار سے بخوبی واقف صدق دل سے خیر خواہ و صلاح کار ہیں۔ بعد چار پانچ ماہ جب بسبب قلت رسد کے کپتان براؤن صاحب بہادر زیادہ تنگ ہوئے تو مسمی خیر محمد قوم رند کو جو ہمراہ صاحب موصوف کے قلعہ کاہان میں تھا پاس دودہ خان تمندار مری کے واسطے مصالحت کے بھیجا کہ وہ وہاں سے اپنے علاقہ تمن مری سے چلا جانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ تمن دار موصوف نے گامن خان بھتیجے اپنے کو معہ تین سو نفر مردمان تمن خود ہمراہ دیا کہ مقام فلیجی تک صاحب موصوف اور ان کے ہمراہیان کو پہنچا گئے۔ اس عرصہ میں راس بیل صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ علاقہ لہڑی نے مردمان مری کو واسطے سلام کے طلب کیا۔ چنانچہ گل حسن و لعل بیگ گزینی مری منجانب تمندار مری جا کر صاحب موصوف کا سلام کیا کہ بعد عطائے خلعت فاخرہ واپس گھر پہ پہنچے۔ اس عرصہ میں دودہ خان تمندار فوت ہو گیا۔ دین محمد بٹیا اس کا تمندار ہوا۔ اس زمانہ میں سرکار انگریزی نے ملک سندھ کو تسخیر کیا علاقہ قلات بموجب التجا نصیر خان بٹیا محراب خان مقتول کو واپس عطا فرمائے لیکن نصیر خان اس وقت کم سن تھا رعب اور سیاست اس کی امیران و رئیسان علاقہ قلات پہ بخوبی قائم نہ ہو سکی اس باعث سے جتنی خرابی پیشتر تھی پھر اسی طرح شروع ہوئی۔ چنانچہ زمین کی طرف مردمان ڈومبکی و جکھرانی پہاڑ کی طرف بگٹی اور مری نے دست تطاول شروع کیا علاقہ سندھ و پنجاب سرحد سرکار میں بھی وہی طریق آغاز کیا۔ بعد تسخیر ملک سندھ ۱۸۴۴ء و ۱۸۴۵ء میں سر چارلس نیپئیر صاحب بہادر نے معہ ایک مختصر فوج کے مردمان ڈومبکی اور جکھرانی پہ تاخت کیا کہ وہ لوگ مسکنات اپنے چھوڑ کر اوپر پہاڑ علاقہ تمن بگٹی میں بھاگ گئے۔ صاحب موصوف اس پر اس مقام پہ پہنچے جہاں مردمان مذکورہ زیر سایہ پہاڑ ترکی کے جو ایک بڑا سخت موقعہ ہے پناہ گزین تھے۔ اس موقعہ پہ صاحب موصوف نے ان کا راستہ بخوبی بند کیا۔ جب سخت لاچار ہوئے تو بجار خان تمندار ڈومبکی و زیرانی و دریہن خان تمندار جکھرانی معہ مردمان تمن خود امان طلب صاحب موصوف کے پاس آئے۔ اس دورہ میں بسبب دشمنی خود جو تمن مری کی ساتھ بگٹی کے رہتی تھی۔ تمن مری سرکار کی طرف ممد و معاون تھا۔ چنانچہ مراد بخش

Marfat.com

گزینی مری اور گورہرام کھیازئی کہ اس عرصہ میں بسبب رنجش ساتھ تمن دار بگٹی طرف سوہری وکاہان کے رہتے تھے۔ بطور جاسوس و رہبر سر چارلس نیپئر صاحب بہادر کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد اس کے اکثر قوم ڈومبکی و جکھرانی علاقہ قلات سے کوچ کر کے علاقہ سندھ سرکاری میں متمکن ہوئے۔ مردمان تمن مری بگٹی کی طرف سے بدستور بدکاری شروع رہی۔ بلکہ معاملہ ایسا خراب ہوا کہ ۱۸۴۶ء میں سر چارلس نیپئر صاحب بہادر نے مبلغ ۱۰۰ روپے فی مردم مری و بگٹی کے لئے اشتہارات جاری فرمائے تھے۔ جنوری ۱۸۴۷ء میں میجر چارج جیکب صاحب بہادر پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ سرحد سندھ اور ملک قلات کے مقرر ہوئے۔ بسال ۱۸۵۴ء مابین سرکار انگریزی و خان صاحب والئے قلات کے ایک اقرار نامہ بچند شرائط مختلفہ متعلق نظام ملک کے مکمل ہوا جس میں ایک یہ بھی شرائط تھی کہ خان صاحب ذمہ دار ٹھہرایا گیا کہ اپنی رعیت کو بدکاری ملک سرکار سے روکے اور جو سوداگر اور بیوپاری ان کے ملک سے گزریں ان کی حفاظت کریں و منجانب سرکار عالی مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ دینا تجویز ہوا۔ ان شرائط کی تکمیل کے لئے منجانب سرکار میجر جان جیکب صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے جنہوں نے شہر جیکب آباد کو آباد کیا۔ اب تک بنام صاحب ممدوح مشہور ہے۔ صاحب بہادر بڑے ذی اختیار اور ہوشیار تھے آراستگی افواج وغیرہ ہر بات میں سرحد جیکب آباد کو بڑا فروغ دیا اور انتظام فرمایا۔ ہمیشہ صاحب مقدم الوصف کی یہ توجہ رہی کہ علاقہ خان صاحب بدستوران کی تحت میں رہے اور خان والئے قلات کا زور جتنے بڑے نصیر خان کا تھا اسی طرح ترقی پاوے بلکہ اکثر صاحب لوگ جو سرحد مذکور پر رہے اسی امر پر متوجہ رہے خان صاحب خود بھی اچھا ہوشیار اور منتظم تھا۔ اس نے اس باب میں بخوبی کوشش شروع کی۔ چنانچہ مری بگٹی کے سردار اپنے دربار میں بمقام بھاگ طلب کر کے ان کو نوکری دی اور ان سے عہد بند کرتے بدی بدکاری علاقہ سرکار کر کے کاہان مسکن گاہ تمندار مری اور ڈیرہ بیرگ تمندار بگٹی میں پوسٹ مقرر کئے اور سرحد کچھی پر بہت اچھا بندوبست فوج وغیرہ کا کیا۔ گویا کہ رخ انتظام کا اچھا نمایاں ہو چلا اس سے زیادہ امید انتظام اور بندوبست آئندہ کے واسطے تھی۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ پیشتر ثمردار ہونے درخت کے بیخ اس کی

Marfat.com

خشک ہو گئی یعنی ہنوز اس بندوبست کا نتیجہ اچھی طرح نہ نکلا تھا کہ ۱۸۵۶ء میں خان صاحب موصوف فوت ہو گیا بجائے ان کے خداداد خان برادرش جو بعمر سو ۱۷ سال تھا مسند نشین ہوا مردمان مری نے پھر علاقہ سرحد قلات و سندھ پر تاخت و تاراج شروع کیا۔ ایسی بدانتظامی و خرابی ہو گئی کہ بسال ۱۸۵۸ء و ۱۸۵۹ء بموجب صلاح و منشاء کرنیل جان جیکب صاحب بہادر خداداد خان والئے قلات نے اپنی کل فوج کو مردمان مری کے اوپر بھیجنے کے واسطے جمع کیا۔ اس عرصہ میں صاحب ممدوح فوت ہو گئے بجائے ان کے میجر گرین صاحب بہادر بعد ان کے سرسبزی گرین صاحب مقرر ہو کر اوپر کمان لشکر جو طرف مری جاتا تھا۔ تعین ہوئے اس عرصہ میں دین محمد خان تمندار فوت ہو چکا تھا۔ نور محمد خان بھائی اس کا تمندار تھا۔ تمن مری بغور اطلاع اس حال کے مسکنات مالوفہ اپنے سے کوچ کر کے ملک پٹھان شادوزئی میں جا کر متمکن ہوا۔ فوج خانصاحب نے اس حد تک تعاقب کیا۔ آخر سردار وغیرہ مقدم لوگ مجبور ہو کر امان طلب ہوئے بلا کچھ معاملہ و تکلیف کے یہ مقدمہ فیصلہ ہوا مسمیان گل محمد گزینی بہاولانی زئی سوتر تمندار معہ ایک کس دیگر بطور یرغمال خان صاحب اپنے ساتھ لائے۔ چند روز رہ کر پھر بسبب خوف تھوڑے روز بعد بھاگ گئے اس عرصے میں نور محمد خان تمندار فوت ہو گیا۔ گزین خان تمندار بیٹا اس کا تمندار ہوا۔ بعد چند ایام پھر سرکار انگریزی نے مبلغ پچاس ہزار روپے سالانہ واسطے بندوبست مدوخرچ ان لوگوں کے دینا تجویز ہو کر خداداد خان نے وہی طریق جیسا نصیر خان نے کیا تھا نوکری وغیرہ شروع کیا۔ لیکن کچھ اچھا نتیجہ نہ نکلا۔ نہ خداداد خان نے کچھ زیادہ کوشش عمدہ انتظام کے واسطے کی۔ آخر وہ طریقہ جاتا رہا۔ اور بدستور طریق بدی بدکاری جاری رہی۔ چنانچہ سال ۱۸۶۲ء میں خداداد خان نے بہ جمع آوری فوج خود لشکر کشی شروع کی۔ لیکن اس سے بھی کچھ فائدہ نہ نکلا از دست خرابی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ مردم بگٹی کو خان صاحب واسطے لشکر کشی برخلاف تمن مری کے اپنی طرف کرنا چاہتا تھا اور رعیت اپنی کو بھی واسطے لشکر کشی برخلاف مری جمع کرتا تھا۔ اس سے فیمابین مری و بگٹی و مری و دیگر تمنات کے وزعایا خان صاحب وغیرہ کی زیادہ عداوت پیدا ہو گئی۔ جب سرکار انگریزی نے دیکھا کہ خان صاحب والئے قلات سے انتظام نہیں ہو سکتا تب سرکار نے

Marfat.com

مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ دینا ملتوی کر دیا خان صاحب نے بھی ملازمت سے ان لوگوں کو علیحدہ کر دیا۔ بعد اس کے جیسی ان کی مرضی تھی ویسے کرتے تھے۔ اس زمانہ میں اس سرحد کا یہ حال تھا کہ اول قوم مری ملک کچھی علاقہ قلات کو اپنی شکارگاہ سمجھ کر بدی بدکاری بہت کرتے تھے۔ منجانب خان صاحب و سرکار انگریزی ان کے ساتھ دشمنی و آمد و رفت بند تھی۔ دوسری سرحد سندھ کی طرف بھی کبھی کبھی جب موقعہ ملتا تھا۔ وہ لوگ بدی کرتے تھے۔ لیکن تھوڑی کیونکہ قوم مگبٹی سے ان کی عداوت تھی۔ راستہ میں تمن مگبٹی واقعہ ہے اسی سبب سے بخوبی ان کا ہاتھ قادر نہیں ہو سکتا تھا۔ تیسرا مگبٹی کی قوم چند ٹکڑہ ہو کر متفرق ہو گئی اور بدی بدکاری ملک میں شروع کی۔ چنانچہ پہلی دفعہ اقوام مسوری نے سرحد سندھ پر چھ نفری دوسری دفعہ تین مرد اور ایک عورت بیگناہ کو قتل کیا۔ رگھو (رگھا) نامی مقدم کھلپر نے علاقہ سندھ میں ایسی چوری شروع کی کہ ایک دفعہ ایک سو اسی مہار شتر دوسری دفعہ کچھ اور زیادہ مار کر لے گیا اور چند دفعہ مختلف واردا تیں کیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ علاقہ سندھ میں ایک مہینہ کے اندر اوسط سو مہار شتر تک چوری کی۔ واضح ہو کہ جو حال اوپر بیان ہو چکا ہے صرف علاقہ سندھ و قلات کا جس قدر اس تمن سے متعلق تھا اظہار کیا گیا ہے۔ اب حال اس قوم کا علاقہ پنجاب کے ساتھ جب سے سرکار انگریزی کا تسلط ہوا ظاہر کیا جاتا ہے کیوں کہ ملک سندھ کے انگریزی گورنمنٹ میں آنے سے پہلے پنجاب عملداری سکھان میں تھا جو بندوبست دربارہ انتظام فوائد ملک مری لوگوں کے ساتھ ہوتے رہے وہ صرف واسطے فوائد ملک سندھ کے تھے۔ چنانچہ جب ۱۸۴۷ء میں میجر جان جیکب صاحب بہادر نے خان صاحب والئے قلات کے ساتھ شرائط مقررہ فرمائیں اس وقت فوائد انتظام سرحد پنجاب کا جو ان قوموں کے ساتھ متصل تھے کچھ خیال نہیں ہوا۔ سبب یہ ہے کہ اس وقت ملک پنجاب پر قبضہ و تسلط سرکار انگریزی کا نہیں تھا بلاحظہ نقشہ منسلکہ واضح ہوگا کہ تمنات مری و مگبٹی کا علاقہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے ساتھ کشمور سے ہڑند تک بفاصلہ اسی میل شامل ہوتا ہے۔ خاص پہلی قوم تمنات مذکورہ جو علاقہ پنجاب سے ملتی ہیں حسب ذیل ہیں:۔

از تمن مگبٹی (مسوری، شنبانی)، از تمن مری (لوہانی)، جب ۱۸۴۹ء میں سرکار برٹش نے ملک

Marfat.com

پنجاب کو اپنی سلطنت میں شامل فرمایا تو معلوم ہوا کہ ہمیشہ یہ قوم علاقہ پنجاب ضلع ڈیرہ غازی خان میں بدی بدکاری کرتی ہے۔ جو اسسٹنٹ کمشنر علاقہ راجن پور میں تعینات رہا اس کو معلوم تھا کہ جب تک ان تمنات مری و بگٹی پر اس کا قبض و دخل نہ ہوا انسداد واردات ممکن نہیں۔ چونکہ یہ قوم رعایا خان صاحب والئے قلات کی مشہور تھی مگر صرف برائے نام کیونکہ خان صاحب موصوف کا اپنے کچھ دست قادر نہیں ہو سکتا تھا اور اہتمام و انتظام ملک قلات تعلق میں صاحب بہادر پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ سرحد سندھ کے تھا اگر کوئی افسر علاقہ ڈیرہ غازی خان کسی قسم کی مداخلت کرتے تو باعث ناراضگی و رنج کا ہوتا اس باعث سے کچھ اختیار کسی بات چیت کرنے یا کسی بندوبست کرنے کا ساتھ تمندار یا مقدم اس قوم کے صاحب موصوف کو نہ تھا جس حالت میں خانصاحب کی طرف سے جس کو کلیتاً اختیار اور دخل اس قوم پر تھا کچھ بندوبست نہ ہو سکتا تھا تو اس علاقہ سے کیا ہو سکتا تھا صرف ایک راستہ صاحب اسسٹنٹ کمشنر راجن پور کے واسطے کھلا تھا کہ جو پھلی ماقوم تمنات مذکور کی اس سرحد کے اوپر رہتے ہیں ان کا راستہ آمد و رفت اس علاقہ کے واسطے کھولیں چونکہ اس قوم شنبانی پھلی تمن بگٹی سے تنانہ کر کے ملک مری میں جا کر سکونت پذیر ہوئی اور جاسوس ہو کر لشکر واسطے بدی بدکاری ملک پنجاب یعنی علاقہ ڈیرہ غازی خان لے آئے تھے۔ لفٹنٹ بروس صاحب بہادر نے جن ایام میں اس سرحد پر تعینات تھے گوہرام خان بھائی مزار خان مقدم شنبانی کو طلب کر کے چند نفر بھائی بند اس کے اس رجمنٹ میں بھرتی کئے۔ اسی طرح بعد تھوڑے عرصہ کے کٹو خان جو سوتر بھائی مقدم مسوری پھلی تمن بگٹی کا ہے معہ چند نفر برادری خود ملازم ملیشیا ہوا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لفٹنٹ بروس صاحب بہادر نے یہاں آ کر جو بندوبست کیا وہ سندھ کا نمونہ تھا یعنی سرحد سندھ پر اس طرح عالم خان کھلپر مقدم قوم کھلپر کو سواروں میں رسالدار مقرر کیا گیا تھا چونکہ اس وقت اور کوئی راستہ نہیں تھا۔ بہرحال (ت) یہی بندوبست کرنا تھا۔ اگرچہ پہلے چند وقت تک نتیجہ اچھا نکلا۔ لیکن آخر کار نتیجہ اس کا اچھا پیدا نہ ہوا ظاہر ہے کہ یہ پہاڑی لوگ جاہل مطلق و کوتاہ اندیش ہیں ان کے دل میں یہ خیال ہوا کہ جو کوئی آپ کو چوہدری یا رہزن مشہور کرے شاید اس کو نوکری ملتی ہے دوسرا پھلی تمنات کی ہر ایک قوم الگ الگ ہو گئی کچھ رعب یا حکم اپنے تمندار کا ان پر نہ رہا نہ کوئی موقعہ قابو تمندار کا ان پر رہا خود سر ہو گئے اور مقدم پھلی خود بطور سردار ہو گئے کہ بھائی برادر ساتھ میں مل ملا کر ایک طرف نوکری اور ایک طرف کھاتے

Marfat.com

تھے۔ دوسری طرف مری وغیرہ سے سازش کر کے سرحد سرکاری پہ بندی کراتے تھے۔ چنانچہ مسمی کٹو مسوری رہزن و غارت گر اس سرحد پہ مشہور تھا۔ چنانچہ باوجود ملازم ہونے سرکار کے بھی اس کا نام بلوچوں میں کٹو رہزن مشہور تھا۔ جب سرکار میں اس کی رسائی و نوکری ہو گئی دیگر اقوام نے بھی خیال کیا کہ اپنے سردار کے ساتھ بیٹھنے سے کیا فائدہ ہو گا۔ چنانچہ مسمیان ولی جان مقدم نور تھانی درکھا مقدم کھلپر معہ مردمان برادری خود مسکنات قدیمانہ اپنے سے کوچ کر کے اس کے ساتھ شامل ہو گئے، ۱۸۵۰ء میں لشکر مردمان بگٹی کا راجن پور پہ تاخت لا کر مال مویشی بقدر مبلغ چھ ہزار روپیہ قیمت کا غارت کیا اور بعلاقہ کھیتران لے جا کر فروخت کیا۔ سرکار کی طرف سے آمد و رفت مردم کھیتران کی بند کی گئی آخیر لاچار ہو کر ان لوگوں نے مال مسروقہ واپس کیا اسی سال بسبب مفسدہ ہندوستان فوج سرکاری طرف ہندوستان بھیجی گئی۔ تمن مری نے ایک بھاری واردات اس سرحد پہ کی کہ بجار خان تمندار دریشک معہ دو برہن خان بیٹا کلان خود و چالیس نفر مردمان تمن خود ہاتھ مردمان مری سے قتل ہوئے۔ عند التحقیقات مقدمہ ہذا سرکار کو ثابت ہوئے کہ مسمی گواہرام شنبانی کی اس مقدمے میں سازش تھی چنانچہ اسی جرم میں گواہرام مذکور کو سرکار انگریزی نے نوکری سے برخاست فرمایا۔ کٹو مسوری کے اوپر اشتباہ تھا مگر صریح ثبوت نہوا ۱۸۶۲ء میں مردمان تمن مری بہ جاسوسی شنبانی ایک دفعہ علاقہ راجن پور میں تاخت لائے ایک نفر سرکار انگریزی مارا گیا۔ اور کچھ مال مویشی غارت کر کے لے گئے جس پہ سرکار سے معرفت صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ جیکب آباد سرحد سندھ واسطے واپسی مال غارت شدہ بادائے عوضانہ خان صاحب والئے کلات کو ارشاد ہوا جس پہ صاحب ممدوح نے جواب لکھا کہ دراصل ان اقوام پہ والئے کلات کا حکم صرف برائے نام ہے۔ واپسی مال مغروتہ ان کی طرف سے بالکل نہیں ہو سکتی جب مفصل رپورٹ اس امر کی گورنمنٹ عالیہ میں گزارش ہوئی تب جو پچاس ہزار روپیہ سالیانہ سرکار سے والئے کلات کو ملتا تھا۔ ملتوی ہو گیا۔ یہ حالت بدانتظامی ۱۹۶۶ء تک برابر رہی۔ چنانچہ تفصیل واردات و مال مغروتہ سال وار نقشہ علیحدہ سے ظاہر ہو گی۔ بماہ جولائی ۱۸۶۶ء مردمان بگٹی کے ہاتھ سے دو نفر مزاری رعایا سرکار انگریزی قتل ہوئے۔ مسٹر بروس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر راجن پور نے واسطے اجازت دربارہ طلبی غلام مرتضےٰ خان تمندار بگٹی رپورٹ کی کہ کپتان منڈیمن صاحب

Marfat.com

بہادر ڈپٹی کمشنر نے کرنیل گرین صاحب پولٹیکل ایجنٹ سرحد سندھ سے اجازت طلب کی اور صاحب ممدوح نے درخواست صاحبان موصوف منظور فرما کر اجازت بخشی چنانچہ غلام مرتضےٰ خان تمندار بگٹی بوصول اطلاع طلب داشت خود حاضر ہوا اور ظاہر کیا کہ وہ بندوبست تمن خود اور انتظام بدی و بدکاری ملک سرکار کے واسطے پہلے مستعد تھا لیکن بموجب حالت اس وقت کے وہ مجبور رہے کہا کہ جو نتیجہ ہوا ہے سرکار کے اپنے انتظام کا قصور ہے کہ اس طرح مقدمان کو بالا بالا بلا کر اس قدر عزت دی۔ جیسا کہ مقدمان تمن بگٹی یعنی کٹوہ مسوری و گواہرام شنبانی کو جو اس ضلع میں اور عالم خان کھلپر سرحد سندھ پر ہیں اس سبب سے ہماری قوم اور بھی زیادہ بے خوف اور خود مختار ہو گئی جس سے ہمارے تمن کا تمام انتظام بگڑ گیا ہے اب ہم سے سوائے امداد سرکار کے کسی صورت انتظام تمن خود نہیں ہو سکتا جب تمندار ان ان پھلی ہاکی فتنہ انگیزی وغیرہ سے واقف ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر تمندار ان نے اپنے تئیں سنبھال لیا تو ان فتنہ انگیز پھلیوں نے اپنی بے عزتی خیال کی اور اپنی ذلت تصور کر کے انتظام میں سد راہ ہوئے۔ لیکن کچھ پیش رفت نہ گئی۔ بعد تحقیقات مثل مقدمہ مقتولی دو نفر مزاری کے مردمان مسوری پر ڈگری ہوئی اور بموجب رسم بلوچی عوض اس کے دو ناطے بازو مسوری لوگوں سے معرفت غلام مرتضےٰ خان سرداران کے دلوانے تجویز ہوئے۔ اگرچہ مسوری نہ مانتے تھے۔ لیکن بہ کوشش تمندار مذکور تعمیل اس کی بخوبی ہوئی۔

Marfat.com

گوشوارہ واردات پہاڑی جو علاقہ سرکار میں از دست مجرمان کوہی وقوع میں آئیں

نام سال	تعداد مقدمات	تعداد مقتولین رعایا سرکار	تعداد مجروح بعلاقہ سرکار	قیمت مال مغروتہ	کیفیت
۱۸۴۹ء	محہ ۷	لعہ ۹ نفر	دو ۲ نفر	۲۳۳۸ اعـ سامد سے ۲/۶ پیسے	
۱۸۵۰ء	یک ۱	یک ۱	۰	ماسے ۱۶۰	
۱۸۵۱ء	للحـ ۱۴	صـ ۱۵ نفر	دو ۲ نفر	۶۶۰۵ سمـ سماصہ ۱۲/	
۱۸۵۲ء	صـ ۷۵	مـ ۱۸	ے ۶	۱۸۱۵۹ مـ مالحصہ ۱۵	اس زمانہ میں مردمان لشاری و پتاتی تمن گورچانی علاقہ سرکار سے مفرور ہو کر بہ تمن مری پناہ گزین ہوئے اور واردات بعلاقہ سرکار بکثرت کرتے رہے۔
۱۸۵۳ء	صـ ۹۵	لہ ۳۱	ی ۱۷	۳۴۶۵۵ للحـ سماصہ ۴/	
۱۸۵۴ء	۶۳	صہ ۵	لعہ ۹	۶۵۹۲ سمـ صماعـ لعہ ۱۲	
۱۸۵۵ء	للحـ ۳۴	۰	یک ۱	۲۳۶۰ اعـ سا ۱۱۱	
۱۸۵۶ء	للحـ ۴۰	لـ عـ ۶۱	۰	۶۶۷۰ سمـ سماصہ ۸/	
۱۸۵۷ء	یحـ ۷۶	للحـ ۴۴	عـ ۱۰	۵۱۱۹ صمـ مالحـ ۴/	اس سال میں بجار خان تمندار دریشک معہ چالیس نفر تمن خود لڑائی مری میں مقتول ہوا

Marfat.com

نام سال	تعداد مقدمات	تعداد مقتولین رعایا سرکار	تعداد خروج بعلاقہ سرکار	قیمت مغروتہ	کیفیت
۱۸۵۸ء	مالہ ۱۱۱	لعہ ۹	صہ ۵	لعہ ساوعہ ۹۳۲۵ ۴ر	//
۱۸۵۹ء	مد ۱۸	۰	۰	الہ ۳ عہ ۱۳۱۶	//
۱۸۶۰ء	مثے	۰	۰	مالعہ ۲۸۹	//
۱۸۶۱ء	للی ۱۴	۰	۰	مامعہ ۲۹۷ ۱۱ر	//
۱۸۶۲ء	معہ	صہ ۵	۰	الہ مامہ ۱۸۳۳	
۱۸۶۳ء	مد ۱۸	سے ۶	یک ۱	سمہ ملہ ۳۱۱۶	اس عرصہ میں مردمان مشوری پھلی تمن بگٹی کے ساتھ تمن مزاری کی جنگ تھی
۱۸۶۴ء	للی ۳۳	لی ۱۹	للعہ ۴	اعصا للی ۲۵۴۳ ۴ر	اس سبب واردات زیادہ وقوع میں آئیں
۱۸۶۵ء	للی للی ۴۴	ملے ۳	صہ ۵	للعہ للی ۴۰۵۴ ۱۲ر	
۱۸۶۶ء	مد ۲۳	لعہ ۹	دو ۲	محمد سا للی ۷۳۰۴ ۱ر	
۱۸۶۷ء	مثے	لو ۹	۶۳	للعالی ۱۹۷۹	
۱۸۶۸ء	مثے	مثے	مد ۱۳	الساللی ۱۳۲۴	

Marfat.com

نام سال	تعداد مقدمات	تعداد مقتولین	تعداد مجروح	تعداد مال مغروتہ	کیفیت
۱۸۶۹ء	۱	۰	۰	۶۰	
۱۸۷۰ء	۰	۰	۰	۰	
۱۸۷۱ء	۰	۰	۰	۰	
میزان کل	۶۹۹	۲۰۲	۱۳۹	یک لاکھ ۱۲/۶	

تھوڑے عرصہ میں پھر دوسری واردات اس قوم نے کی کہ ۹۷ مہار شتری مردم وریشک کے مار کر لے گئے تحقیقات سے ثابت ہوا کہ کٹو خان جمعدار رسالہ بلوچی جو سوتر بھائی غلام حسین مقدم مسوری سرغنہ اس قوم کا تھا اس واردات میں رازدار تھا۔ اس قصور میں مال شتری اس کا جو علاقہ سرکار میں موجود تھا تا حق رسی مال مغروتہ تمن وریشک کے ضبط ہوا اس عرصے میں گورنمنٹ انڈیا سے واسطے دینے چند سوار بطور ملازمی بحق غلام مرتضےٰ خان تمندار بگٹی کی منظوری پہنچ گئی۔ ان مسوری وغیرہ فتنہ انگیز لوگوں نے بڑی جہد و کوشش کی کہ کسی صورت یہ نئی پنجابی ان کے گلے میں نہ پڑے۔ چنانچہ بماہ جنوری ۱۸۶۷ء ایک بڑا لشکر بہ تعداد ۲۰۰۴ نفر ہر سہ تمنات بہ سربراہی غلام حسین مقدم مسوری متذکرہ بالا کے یعنی (تمن مری کے۔ تمن بگٹی کے۔ تمن کھیتران سے) جمع ہو کر اوپر سرحد ہڑند علاقہ ڈیرہ غازی خان اسار نفر ۴۰۰ تاخت لایا۔ پہلی رات اسار نفر حبر اس اجتماع اسار نفر ۴۰۰ لشکر مفسدان کی غلام مرتضےٰ خان تمندار بگٹی نے بروقت سرکار میں بھیج دی جس کے سبب لشکر فوج سرکاری متعینہ قلعہ ہڑند و اقوام بلوچی یعنی تمن گورچانی و لنڈ مستعد اور ہوشیار ہو گئی۔ عند المقابلہ غلام حسین مذکور معہ ۲۶۰ نفر ہمراہیان خود قتل ہوا اور ۲۴ نفر مفسدان سے زندہ گرفتار کئے گئے جب

Marfat.com

کٹو خان جمعدار کو نتیجہ اور حال اس واردات کا معلوم ہوا تو فوراً معہ بازگیران خود اندرون پہاڑ مفرور ہو گیا اس لئے تمن مری کے ساتھ کسی قسم کا انتظام کرنے کا یہ عمدہ موقعہ ہاتھ آیا تھا۔ جب تمندار مری کی عرضی واسطے رہائی قیدیان تمن اپنے کے آئی۔ اس پر پیش گاہ کپتان سنڈیمن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع ہذا سے جواب لکھا گیا کہ جب تک خود تمندار معہ مفسدان خود حاضر نہ آئے تب تک یہ عرضی منظور نہیں ہو سکتی۔ تھوڑے عرصے بعد گزین خان تمندار معہ مقدمان خود حاضر آیا اس نے بھی وہی وجوہات جیسا غلام مرتضےٰ خان تمندار بگٹی نے ظاہر کئے تھے بیان کئے اور کہا کہ اگر سرکار کی طرف سے مدد ملے تو انتظام اور بندوبست تمن اپنے کے لئے میں بخوبی کوشش کروں گا چنانچہ چند نفر سواران کے نوکری ان کو بھی دی گئی۔ جیسی کہ پہلے تمن بگٹی کو دینی تجویز ہوئی تھی۔ جب سے اس تمن کو نوکری دی گئی۔ شہن خان وکیل از جانب تمندار معہ ایک دفعدار و دس سواران کے راجن پور میں بخدمت اسسٹنٹ کمشنر راجن پور جو اس وقت مسٹر بروس صاحب تھے رہنے لگا اور انتظام سرحد ضلع ڈیرہ غازی خان کا خاطر خواہ ہو گیا۔ چنانچہ اس کی تتبع حکام سندھ نے بھی کی کہ معرفت کپتان سنڈیمن صاحب بہادر کے اقوام مری کو انتظام سرحد سندھ کے واسطے نوکری دی گئی۔ سال ۱۸۷۷ء میں یعنی کامل دس سال بعد سردار گزین خان فوت ہو گیا۔ چنانچہ سردار مذکور لاولد تھا۔ اس واسطے دستار سرداری کی سردار مہراللہ خان برادر حقیقی سردار گزین خان کو دی گئی۔ سردار گزین خان اگرچہ سفر اور ملاقات حکام وغیرہ کے لئے سست الوجود تھا۔ لیکن سخن کا پورا تھا جو اقرار اس نے روزاول کپتان سنڈیمن صاحب سے کیا تھا۔ اپنی حیات تک اس پر بخوبی قائم رہا۔ اس کے زمانہ میں تمن مری سے کوئی بدخواہی بحق سرکار عمل میں نہیں آئی بلکہ اسی وقت میں کپتان سنڈیمن صاحب نے پہلی دفعہ بدون سرکاری فوج کے صرف سرداران بلوچی کے ساتھ کاہان صدر مقام تمندار مری تک دورہ کیا جو بخوبی سرانجام ہوا۔ پھر دوبارہ بھی پہلی مشن کلات کے وقت صاحب ممدوح براہ کاہان مری کے کچھی میں آئے اس وقت بھی سردار گزین خان نے اچھی مدد دی بلکہ واسطے رہ کنے تمن مری کو بدی بگٹی ملاقہ کلات سے بشرطیکہ خان صاحب والئے کلات ان کے قدیمانہ حقوق نوکری جاگیر وغیرہ واپس بحال فرمادیں۔ وعدہ کیا۔ تھوڑے روز بعد فیصلہ فیما بین خان صاحب اور سرداران براہوئی ہی

Marfat.com

بلوچ کے سردار زین خان فوت ہو گیا۔ سردار مہراللہ خان بھی اپنے بھائی کے قدم بقدم چلنے لگا۔ چونکہ بباعث جنگ افغانستان علاقہ سیوی کا سرکار انگریزی کے قبضے میں آگیا۔ اور کوئٹہ میں چھاؤنی افواج سرکاری تعینات ہوئی تو علاقہ مری میں براستہ نارڑی و بیر کچھ ہرنائی روڈ بنائی گئی اور ریلوے بنانے کی بھی منظوری آگئی بلکہ کام شروع ہو گیا۔ اقوام مری کے چند فرقہ جات چنانچہ ٹھینگیانی۔ بجارانی وغیرہ جن کے علاقے میں یہ سڑک بنائی گئی اور ریلوے بنانے کی تجویز تھی بباعث اس کے کہ ان کی لوٹ مار علاقہ افغانستان چنانچہ ہرنائی و بوری و ژوب وغیرہ میں بند ہو جائے گی اس تجویز میں سرکار سے خوش نہیں تھے۔ چنانچہ بموقعہ دوسری جنگ افغانستان یعنی جب کہ میجر کوئگناری صاحب سفیر کابل قتل ہوئے اور دوبارہ افواج سرکار کابل کو بھیجی گئی۔ چند فرقہ جات مری جن کا اوپر ذکر ہوا ہے باغی ہو کر مسٹر ڈیوک صاحب پولٹیکل ایجنٹ تھل چوٹالی پر جبکہ وہ افواج پوسٹ کی وغیرہ لے کر بمعہ کلی ہا جو مرمت سڑک پر تعینات تھے واپس بجانب سیوی آرہی تھی قریب ولی جان کے حملہ کیا اور چند نفر کلی مار ڈالے اور کچھ قدر روپیہ نقدی اور سامان غارت کر کے لے گئے۔ جس کی پاداش میں سرکار عالیہ نے زیر کمان جنرل گمبر گیر صاحب بہادر کے ایک لشکر تمن مری پر روانہ کیا جو براستہ کٹ منڈائی و آمند کے کاہان پہنچا جہاں مہراللہ خان تمندار مری نے شرائط انجام قرار دادہ سرکار عالیہ ہند کو منظور کر کے مبلغ تین لاکھ روپیہ عوضانہ نقصان کا ادا کیا اور برائے آئندہ برغمال دینے کئے جو چند سال سیوی میں حاضر رہا کرتے تھے۔ اگرچہ اس بلوہ اور فساد میں سردار مہراللہ خان تمندار کا چندان قصور نہیں تھا مگر بباعث سردار تمندار ہونے کے وہ اپنے تمن سے الگ نہیں ہو سکتا تھا یہ روپیہ نقدی زیادہ تر مہراللہ خان کو از خود دینا پڑا جس کے عوض زمینات علاقہ کٹ منڈائی اس کو از طرف اقوام ٹھینگیانی بجارانی وغیرہ کے بطور رہن کے سپرد ہوئیں کچھ روپے کے عوض فرقہ جات فساد کنندگان سے مال مویشی لیا گیا اور کچھ عرصے کے واسطے پوسٹ سرکاری کٹ منڈائی میں تعینات ہوا۔ چند روز بعد جس طرح کہ تمن مری پر اعتبار ہوتا گیا اور برغمال رخصت ہوتی گئے سے اقوام مری کی طرف سے کوئی سنگین واردات برخلاف سرکار کے نہیں ہوئی معمولی چوری چکاری ہوا کرتی تھی سو بہ نسبت دیگر علاقہ کے چندان قابل لحاظ نہیں۔ سردار مہراللہ خان اب تک خود حیات ہے مگر پیر سال اور ضعیف البدن ہو گیا

Marfat.com

ہے۔ اس واسطے کاروبار میر خیر بخش خان پسر کلان پسر کلان اس کا سرانجام کیا کرتا ہے اور اب مری لوگوں کے عادات اور طریق معاش میں بڑا فرق آگیا ہے جیسے کہ وہ پہلے وحشی تھے اب ویسے وحشی نہیں رہے کچھ کچھ ہوشیاری اور دینداری بڑھ چلی ہے لیکن افسوس ہے کہ ساتھ ہی تعصب بھی بڑھ چلا ہے یعنی پہلے سے غازی پن کا کوئی خیال اور نام بھی اقوام مری میں نہیں جانتا تھا۔ اب کچھ مدت سے یہ مرض بھی اس تمن میں پھیل گیا ہے۔ یہ مرض ہمسایہ اقوام افغانوں کے جاہل ملاؤں نے پھیلایا ہے۔ ورنہ بلوچ اس مرض سے بالکل پاک تھے اب بھی بلوچ سردار لوگ اس پاگل پن کی بیماری سے سخت نفرت کرتے ہیں جو صرف بعضے کوتہ اندیش لوگوں میں افغانوں کی زیادہ صحبت سے اثر کر گئی ہے ؛

Marfat.com

شجرۂ نسب خاندان تمندار بگٹی

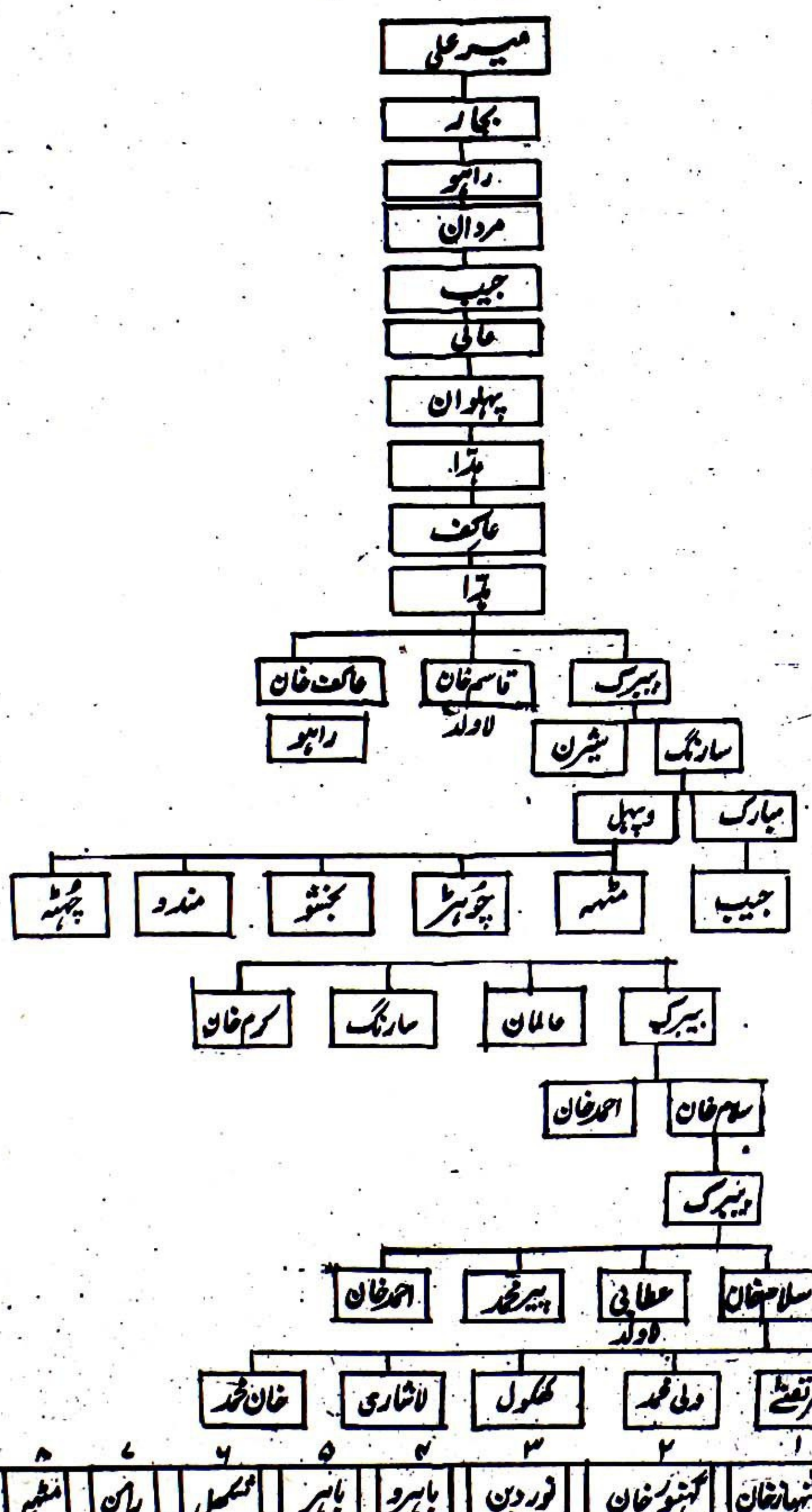

Marfat.com

تفصیل پھلی ہا از تمن بگٹی

راہجہ				نوتھانی				مسوری				کھلیر			
نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت
بیبرک زئی	سردار شہباز خان	۳۰	ڈیرہ بگٹی	پیروزئی و رنمہ زئی	مراد خان	۱۸۰	پیر کوہ	جعفرانی	علی محمد و جلنب	۳۰۰	پھیلا دغ و کھلجات	پھدلانی	گلشیر	۳۰۰	مٹ و صفری
صوبہ زئی	یارو و سیدو	۴۰	سیاہ آف	کوہلے	کوڑو	۶۰	"	بخشوانی	شہ علی و میران	۳۰۰	"	ہوتکانی	دودہ خان	۳۰۰	گود مٹ سازوین
کرموزئی	عبدالرحمن	۸۰	مرو سیاہ آف	مہیلانی	کنبر	۴۰	"								
قاسمانی	حکیم	۴۰	ایلاسے و سیاہ آف	ڈومبکی	گوران	۴۰	"								
مندرانی	کہیرو	۵۰	سیاہ آف و مرو	شالوانی	تاج محمد و گلشیر	۲۰۰	پیر کوہ								
سبارکان زئی	کنڈا	۱۵	سیاہ آف	پھیٹر برو	نوہک و دوستعلے	۱۰۰	این کوہ								
ساہن زئی	شاہل	۶۰	سیاہ آف	چاکرانی و رانمہ زئی	رسول بخش	۱۰۰	پیر کوہ و دامان								
				ورگ ریمکانی	ولی جان و بجار	۱۴۰	پاترو پیر کوہ								
				شنبانی	دوران سالار	۱۵۰	پاترو پیر کوہ								
				میرن زئی بلوچان زئی	عمر	۲۰۰	پاترو پیر کوہ								
				میر دھت زئی	کامے	۱۰۰	پاترو پیر کوہ								
				رحمے زئی	شہجہ	۱۰۰	"								
				سبزوانی	عرضی	۸۰	پاترو پیر کوہ								

Marfat.com

نوہکانی			مندرانی و پھگ بڑ			شنبانی		
نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت
نوہکانی	حاصلان و راضی	۱۶۰	پھیلاوغ و کھلیات	مندرانی	مسکان	۲۰۰	بیاشاہ و میش گوگی	کھیازئی	کیچی خان	۲۰۰	لوٹی و تہو
								شنبانی	پھالای و گاجی	۲۰۰	"
								سیدانی	امران	۲۰۰	

Marfat.com

واضح ہو کہ بروقت لشکر کشی یہ تمن تین دستہ کلان سمجھے جاتے ہیں۔ نوتھانی، مسوری۔ کھلپر اوران میں چند پھلی ہا پھلی ہا مختلف شامل ہیں۔ علاوہ ہر سہ دستہ ہا کے بڑے مقدمان کی ہر ایک پھلی کے چھوٹے مقدم بھی ہوتے ہیں۔ بگٹی لوگ اپنے آپ کو خاندان رند عالی کی اولاد پہلوان زئی عالیانی نعاری سے ملحق سمجھکر کہتے ہیں کہ باعث رہنے اوپہ زمین بگ بوقت آنے از حلب سے اس پاڑہ کا نام بگٹی تھا اور ہمراہ میر جلالان سردار بلوچ کے منجملہ للی للے ۴۴ پاڑہ کے ایک پاڑا بگٹی تھا۔ جب میر چاکر سردار بلوچ کا ہمراہ ہمایوں ہندوستان گیا بگٹی ساتھ نہیں گیا اس وقت نرمکھ اسپلنجی کوہستان تعلقہ لہ لان میں رہتا تھا باعث دشمنی گودری رند کے وہاں سے کوچ کر کے اس کوہستان بیاہ آف میں جہاں بالفعل سکونت پذیر ہے بمعہ فرقہ ہائے ذیل راہیجہ خاص سردار خیل مندانی، مسوری۔ کھلپر آیا اس سے پہلے اس کوہستان میں اقوام بامندرجہ ذیل۔ نوتھانی، مزاری۔ جکھرانی۔ ٹاپیورہ گدانی۔ شنبانی تھیں۔ قوم ۱ تو بگٹی سے مل گئی کہ اب تک ماتحت بگٹی کے ہے۔ وہ ۱۳۴۲ھ سے مدت تک جنگ وجدل رہی آخوالامر قوم مزاری بجانب مشرق میدان پر موضع رو جھان جہاں اب آباد ہے اقوام ناہڑ کو جو پہلے وہاں آباد تھی نکالکر سکونت پذیر ہوئی اور جکھرانی میدان ہلڑی وسندھ کی طرف جہاں فی الحال آباد ہے چلا گیا اور مردم ٹاپور سندھ میں پاس بادشاہان کلہوڑہ جو اس وقت مالک سندھ کے تھے جاکر ملازم ہوئے۔

گدانی بھی ادھر اُدھر دیگر تمنات میں شامل ہو گیا۔ بگٹی کا بشمول نوتھانی وشنباتی کے ایک تمن بن گیا۔ اور خاندان راہیجہ سے سردار مقرر ہوا جو اب تک سرداری اسی خاندان میں چلی آتی ہے۔ عملداری میر نصیر خان کلان میں بے شک یہ تمن ماتحت خان صاحب کلات کے تھا کہ اس وقت بلک داجل وہڑند واقعہ ضلع ڈیرہ غازی خان، خان مذکور کے تحت میں تھا عملداران کلات اور قافلہ جات کی براستہ سیاہ آف المعروف ویرہ بیرک علاقہ ہڑند ضلع ڈیرہ غازی خان سے بطرف کچھی وخراسان ملک کلات میں آمد ورفت رہتی تھی۔ کچھ فیس بطور حق مدرقی کے تمندار بگٹی کو بھی ملتی تھی۔ لیکن بعد نوتیدگی میر نصیر خان جب کہ علاقہ میں غارت گری اختیار کی چندبار خان صاحبان کلات نے ان کو نوکری دے کر اپنے ساتھ ملایا چند بار لشکر کشی کر کے سزا دی۔ مگر اثر نہ ہوا اس تمن کو اس قدر طاقت ہو گئی تھی کہ

Marfat.com

ہمسایہ قومیں جو ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں بجانب مشرق و شمال حدودات تمن مزاری
و ریشک گورچانی رہتی تھیں اور شمالاً کھیتران و بزدار اور غرباً مری و جنوباً ڈومبکی و جکھرانی وغیرہ
رہتی تھیں۔ سب سے لڑائی اور غارتگری کیا کرتا تھا مری کے ساتھ بھی اسی طرح لڑائی
رہتی تھی۔ باوجودیکہ تمن مری بہ نسبت بگٹی تعداد میں دوگنا سے زیادہ ہے تاہم مری کا ناک میں
دم کر رکھا تھا۔ اگر تمام حال لڑائیوں کا جو تمن مری اور دیگر اقوام سے اس تمن کے ہوتی رہیں لکھا
جاوے تو ایک علیحدہ کتاب بن جاوے گی۔ کئی شعر بلوچی زبان میں ان کی لڑائیوں کی بابت
مشہور چلے آتے ہیں۔ اس تمن کے چندیں سردار اور معتبر اور عام لوگ لڑائیوں میں مارے گئے ہیں
تھوڑے لوگ ہوں گے جو عمر طبعی کو پہنچ کر اپنی موت سے مرے ہوں سال ۱۸۴۰ء میں جب افواج
سرکار انگلشیہ اس راستہ سے کابل و قندھار گئے تھے اس قوم نے غارت گری سامان وغیرہ میں بہت
تکلیف دی تھی۔ میجر بلمور صاحب بمعہ سات سو نفر سوار واسطے سزا دہی مردمان جکھرانی و ڈومبکی و نوتھانی و
بگٹی تعینات ہو کر مردمان جکھرانی و ڈومبکی و نوتھانی کو خوب سزا دی تھی۔ جب ڈیرہ سیرک میں جو
مسکن گاہ تمندار بگٹی کا ہے۔ فوج سرکار پہنچی تمن بگٹی نے خوب لڑائی کی چنانچہ نوے ۷۹ نفر از جانب
تمن بگٹی ہاتھ فوج سرکار سے قتل ہوئے اور منجانب سرکار علاوہ نقصان سپاہیان کے لفٹنٹ کلارک
صاحب از دست تمن بگٹی زخمی ہوئے تھے۔ آخر الامر فوج سرکاری سردار بیبرک خان کو جو اس
وقت تمندار بگٹی کا تھا قید کر کے ہمراہ خود لے گئی۔ دو سال تک قید رہا۔ بعد اس کے رہائی دی تھی۔ سال
۱۸۴۲ء میں نیپیر صاحب نے جو بعد اس کے لارڈ نیپیر کمانڈر انچیف افواج ہند کے ہوئے تھے بیکار
خان ڈومبکی اور میر حسن نوتھانی پر جو مشہور راہزن اس سرحد سندھ و کلات پر ہو گزرے ہیں۔
فوج کشی کی یہ دونوں راہزن بمعہ ہمراہیان خود تمن بگٹی میں بمقام زین ترکے جو اندر کوہستان بگٹی
کے سخت جگہ مشہور ہے پناہ گزین ہوئے تھے۔ صاحب ممدوح نے بہت مشقت کے بعد ان
کو گرفتار کیا تھا۔ بعد فوتیدگی۔ بیبرک خان سلام خان تمندار بگٹی کا ہوا اور سندھ میں جان جیکب
صاحب نے شہر جیکب آباد بسایا ہوا تھا۔ شاہ پور میں بگٹی کے روکنے کے واسطے سرکاری فوج
کا پوسٹ رہتا تھا جس میں میری ویدر صاحب جو بعد اس کے سر ولیم میری ویدر کمشنر سندھ
ہوئے تھے تعینات تھے قریباً پانچسو نفر بگٹی نے بسر کردگی اڑنڈو گھلپر بستی کلندرانی سرحد سندھ
پر تاخت لا کر مال مویشی غارت کیا میری ویدر صاحب بمعہ ایک سو نفر سوار رسالہ سندھ ہاؤس
ان کے تعاقب میں گئے آپس میں دامن پہاڑ پر لڑائی ہوئی از جانب بگٹی کے تا ۲۰ نفر قتل

Marfat.com

اور ایک سو بیس زندہ گرفتار ہوئے باقی فرار ہو گئے۔ اس دن سے میری و بدر صاحب کا ستارہ بخت کا طلوع ہوا اور سردار سلام خان تمندار بگٹی کی بدنامی ہو چلی کہ اس کی دستار سرداری تمن بگٹی کو نیک فال نہیں ہوئی۔ اس شکست کھانے کے سبب اسی عرصہ میں مری سے بھی شکست اٹھائی تھی کہ حرمت نوتھانی کر میداد رائمہ زئی۔ و شہہ بیگ نوتھانی معتبران بگٹی بمعہ ملحق ۱۴ نفراز دست مری قتل ہوئے تھے۔ تمندار بگٹی بمعہ تمن خود تمن کھیتران میں جو وہاں تھوڑے عرصہ سے شادی یہی کی تھی کوچ کر کے چلا گیا وہاں بھی بشمول کھیتران تمن مری سے بمقام موندری جنگ ہوئی۔ اس عرصہ میں سردار غلام مرتضےٰ پسر سردار سلام خان کا بالغ ہوا ایک لشکر سوارلان کا جمع کر کے مری پر تاخت لایا کہ ملحق ۱۴ نفر مری کے قتل کئے اور خود بھی خفیف زخمی ہوا۔ بعد اس کے تمن بگٹی واپس اپنے وطن میں آگیا۔ تمن شنبانی المعروف کھیازئی اگرچہ شامل تمن بگٹی کے متصور ہوتا تھا۔ مگر اس کے سرکردگان نے تمندار مری سے رشتہ داری پیدا کر لی اور تمندار بگٹی سے برخلاف ہو کر تمن مری سے مل گئے تمن بگٹی اور بھی کمزور ہو گیا۔ لیکن غلام مرتضےٰ خان بڑا دلیر اور جوانمرد تھا سلام خان نے بصلاح تمن اپنی حین حیات میں دستار سرداری کی غلام مرتضےٰ خان کو دے دی غلام مرتضےٰ خان بجمع آوری لشکر اور پر تمنات کھیازئی جو پناہ تمن مری میں رہتے تھے تاخت لا کر شہل سیدانی شنبانی فوجہ مرگنیانی مری رئیس شنبانی کو قتل کر کے واپس بمسکن خود آتا تھا کہ بمقام کلیری تمن مری تعاقب میں پہنچ کر لڑائی ہوئی۔ پھر بھی مری نے شکست کھائی چنانچہ ۲۰ نفر مری بمعہ معتبران ذیل جمال مرگیانی۔ بڈھ گزینی رامین سید زئی یار خان کھکرانی ہزار لانگھانی مارے گئے پھر تمندار بگٹی نے بھی جمع آوری لشکر کر کے بمقام کوہ ہلو بجارانی مری پر تاخت کی بہت مال مویشی غارت کر کے آتا تھا کہ کرم خان مقدم بجارانی بجمع آوری قوم خود تعاقب میں آیا عند المقابلہ قریب مانند ۱۳۰ نفر مری مارے گئے اور مری شکست کھا کر واپس گئے اس عرصہ میں بباعث متواتر فتح یابیوں کے سردار غلام مرتضےٰ خان خوب نامور ہو گیا اور تمن بگٹی ہر طرف لوٹ مار کرنے لگا سرحد ڈیرہ غازی خان کی طرف مشوری اور شنبانی اور سرحد جیکب آباد کی طرف کھیتران نوتھانی رہتے تھے اور یہی لوگ اپنے اپنے ہمسایہ قوم مسکونہ ضلع ڈیرہ غازی خان و سرحد سندھ کا نقصان کیا کرتے تھے اگرچہ صاحبان علاقہ ڈیرہ غازی خان نے فرقہ شنبانی و مسوری سے اور صاحبان سندھ نے از فرقہ کھیتران وغیرہ کے کچھ لوگ نوکری میں رکھے مگر چونکہ سردار غلام مرتضےٰ

Marfat.com

خان اپنے مسکن پر ان سے الگ رہتا تھا۔ ان کی کچھ آمد و رفت سرکار میں نہیں تھی اس واسطے کوئی انتظام خاطر خواہ نہیں تھا۔ سال ۱۸۶۷ء سے جب کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب حواس وقت کپتان سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان کے تھے۔ سردار غلام مرتضےٰ خان کو بلوا کر نوکری دی اور ہمسایہ قوموں سے صلح کرائی تب سے امن ہوا اور سردار غلام مرتضےٰ خان نے اپنی عین حیات میں بباعث علالت طبع جو کچھ مالیخولیا کی مرض اس کو ہو گئی تھی دستار سرداری شہباز خان پسر کلان خود کو دیدی جب سے شہباز خان سردار ہوا اس نے اور بھی تمن کو رونق دی اور خدمات سرکار عالیہ برطانیہ اور دوستی ہمسایہ قوموں سے صدق دل سے پسند کی۔ چنانچہ بصلہ خدمات خطاب نوابی اس کو سرکار سے ملا ہے اور نواب امام بخش خان نمندار مزاری سے اس کی نہایت دوستی ہے اور سرداران سے بھی اچھی ملت ہے اور سرکاری عملداری اور انتظام کو خوب پسند کرتا ہے اور عقلمند آدمی ہے۔

اس تمن کی زمینات قابل کاشت زراعت بہت تھوڑی۔ سیاہ آف یا کالا پانی صرف برائے نام ہے خشکابہ کی زمینات البتہ ہیں جن میں زمین مرد مشہور ہے جس میں زیادہ تر حصہ تمن شنبانی کا ہے۔ سردار بگٹی کا بھی اس میں حصہ ہے اس کی آبادی برسات سے ہوتی ہے۔ جس سال برسات خاطر خواہ ہو جاوے خوب فصل ہوتی ہے جنس گندم اس زمین کی مشہور ہے۔ پہلے گزارہ اس تمن کا زیادہ تر چوری اور غارتگری پر تھا۔ اکثر ہمسایہ قوموں کے مال مویشی چرایا کرتے تھے۔ تمن مری سے بھی اکثر جنگ رہتی تھی۔ چھوٹی چھوٹی چوریاں خود بخود تمن کے لوگ کرتے تھے۔ لیکن جب بقدر پچاس یا سو نفر جمع ہو کر کسی ملک پر گھل یا لشکر لے جاتے تھے اس وقت مقدم ضرور ساتھ ہوتا تھا اس سے بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ سردار بھی جایا کرتا تھا۔ سردار ساتھ ہو یا نہ ہو منجملہ مال مغرورتہ کے اس کا حصہ جس کو پنچک کہتے ہیں۔ سردار کے پاس بھیج دیتے تھے۔ مقدم کو بھی کچھ حصہ بقدر مناسب بیچ میں سے دیا جاتا تھا جس کو ریز کہتے ہیں۔ باقی تقسیم مال مغرورتہ حصہ رسد ہوا کرتی تھی حصص پیادہ اور گھوڑی اور بندوق کے برابر تھے۔ جو شخص خالی پیادہ تلوار لے کر جائے ایک حصہ اگر بندوق رکھتا ہو دو حصے اگر گھوڑی بھی ساتھ ہو تب تین حصے ملتے تھے۔ جب سے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے اس تمن سے بندوبست نوکری

Marfat.com

وغیرہ کیا تب سے سردار اور مقدمان کا گزارہ نوکری سے ہوتا ہے اور باقی تمن مالداری سے گزارہ کرتا ہے اور زراعت کاری بھی شروع کی ہے۔ بہ نسبت سابق آب زراعت کاری کا شوق زیادہ ہے۔ زیادہ آبادی بارش باران پر منحصر ہے۔

سال ۱۸۴۰ء کی جنگ افغانستان میں اس قوم نے افواج سرکاری کو اس قدر تنگ کیا تھا۔ کہ ایک دستہ فوج کا اس کے اوپر بھیجنا پڑا تھا۔ جنگ افغانستان ۷۸، ۱۸۷۹ء میں پنجاب سے بہت حصہ فوج اور سامان باربرداری فوج کا براہِ ڈیرہ غازی خان و کوہستان بگٹی خوزدڑہ بیبرک صدر مقام سردار بگٹی سے گزرتا رہا۔ جس کے سلامت پہنچانے میں سردار اور تمن بگٹی نے خوب مدد دی جس کے صلہ میں سردار شہباز خان تمندار نواب بنائے گئے۔

Marfat.com

بیان شعر اڑنڈو خان پیروزی نوتھانی

جب کہ جناب سرکار دولتمدار انگلشیہ یعنی بذریعہ سر چارلس نیپئر صاحب کی کشتی کر کے میر صاحب ٹالپور سے ملک چھین کر شہر حیدیب آباد کو آباد کیا تھا۔ ان ایام میں بگٹی سندھ و کچھی علاقہ جناب سرکار انگلشیہ و جناب خان صاحب بہادر والئے قلات کو تاخت و تاراج کرتے رہتے تھے۔ اور سردار سلام خان تمندار بگٹی کی تھی۔ جیکب صاحب نے سردار سلام خان کو واسطے تالعداری سرکار انگلشیہ حکم بھیجا مگر سردار سلام خان و مردمان بگٹی نے نامنظور کیا۔ جس پر جناب سرکار عالیہ نے واسطے امن رعایا بمقام شاہ پور جو بگٹی کی سرحد پر واقعہ ہے۔ جناب والا شان کپتان میری بدل صاحب بہادر بعد میں سر ولیم میری و پدر صاحب کو بمعہ رسالہ سرکاری مجوز فرمایا۔ جو گشت گول کرتے رہے۔ ان ایام میں وڈیرہ اڑنڈو خان مقدم پیروزی نوتھانی بگٹی نے لشکر اٹھا کر شہر کھنری کو تاخت کیا اور پندرہ نفر کھیری قتل کر کے مال مارے جاتے تھے کہ کھیری لوگ تعاقب کر کے آ پہنچے اور مقابلہ ہو کر بعد بیس نفر مارے گئے کھیری لوگ شکست کھا کر واپس ہوئے بعد چند ایام مابین کھیری و بگٹی انجام قرار پایا۔ اور مسمی گل نامی بگٹی واسطے خرید غلہ شہر فلیجی میں گیا تو اعتبار خان کھیری نے اس کو پکڑ کر قید کیا اور میری دیدر صاحب کے پاس بھیج دیا۔ اس کے بعد اڑنڈو خان نے قریب پنج صد نفر بگٹی سوار و پیادہ کا لشکر جمع کر کے شہر قلندرانی کو تاخت کیا مگر کھیری لوگ کو لشکر کی خبر ہو گئی تھی۔ اس واسطے بذریعہ بندوق ہائے ایک دو نفر اس طرف سے اور ایک دو نفر اس طرف سے مارے گئے اور بگٹی خالی ہاتھ واپس جاتے تھے کہ مردمان کھیری نے جو سرکاری ملازم تھے بمقام شاہ پور جا کر جناب صاحب مقدم الوصف کو رپورٹ دی۔ جس پر جناب صاحب مقدم الوصف بمعہ یکصد پنجاہ نفر سواران رسالہ روانہ ہو کر بمقام ہوتی لشکر بگٹی پر آ پہنچا اور مقابلہ ہو کر بگٹی نے شکست کھائی اور اڑنڈو خان بمعہ یکصد پنجاہ نفر بگٹی مارا گیا۔ اور قریب یکصد پنجاہ نفر بگٹی سرکار نے زندہ

Marfat.com

پکڑکر قید کئے اور دو صد نفر بگٹی فرار ہو گئے پھر جناب صاحب مقدم الوصف نے سردار سلام خان کو کہلا بھیجا کہ اگر تم لوگ سرکار دولتمدار کو ملو گے تو تمہارے قیدیوں کو چھوڑ دیا جاویگا جس پر سردار سلام خان نے سردار غلام مرتضےٰ خان کو جو صغیر سن تھا اور سرداری بھی اس سر پر تھی۔ وہاں چھوڑ کر خود بمعہ عالم خان متقدم کھلپر و وارثان قیدیان بمعہ عیال اطفال کوچ کر کے بمقام شکارپور جاکر جناب گورنی صاحب بہادر کلکٹر کو ملے تو جناب صاحب ممدوح نے بمقام لڑکانہ جاگیر دے کر بٹھا دیا بعد دو تین سال سردار سلام خان کو وہ ملک پسند نہ آیا اور بوقت رات بمعہ عالم خان فرار ہو کر ڈیرہ بگٹی چلا آیا۔ اور تمن وغیرہ کو کوچ کرا کے بطرف بارکھان علاقہ کھیتران میں چلا گیا اور دو تین سال وہاں رہا اور پھر بحضور جناب خان صاحب بہادر نصیر خان سابق والئے قلات جاکر مشرف سلام ہوا اور واسطے رہائی قیدیان عرض کیا جس پر جناب خان صاحب مقدم الوصف نے جناب صاحب عظیم الشان جان جیکب بہادر سے بندوبست کرا کے قیدیان چھڑا دیئے اور ان کو لے کر علاقہ بگٹی میں آیا اور تمن وغیرہ کو بھی بارکھان سے کوچ کر کے ملک بگٹی کو آباد کیا۔

Marfat.com

حالات قوم لاشاری

واضح رہے کہ زمانہ قدیم سے بلوچوں میں دو فرقہ رند اور لاشاری مشہور چلے آتے ہیں۔ لیکن جب سے فیما بین رند اور لاشاری کے خانہ جنگی ہوئی لاشاری علاقہ بلوچستان سے قریب معدوم ہوگیا ہے صرف ایک دستہ اصل قوم لاشاری سے جس کو گاجانی لاشاری کہتے ہیں بمقام گاجان علاقہ کچھی متصل رود مولہ کے ماتحت سردار زہری یعنی سردار جھلاوان براہوئی کے رہتا ہے۔ کاشتکاری پر گزران کرتا ہے۔ زہری سردار کا راج کہلاتا ہے۔ بٹائی ان زمینات کی سردار مذکور لیتا ہے۔ لاشاری بطور مزارعہ یا زمیندار سمجھے جاتے ہیں غم لشکر میں بھی جھلاوان کو مدد دیا کرتا ہے بروقت دورہ خاران وڈیرہ ہا لاشاری نے جو سن رسیدہ تھے حالات آبادی علاقہ گاجان اور قوم لاشاری کے اس طرح لکھائے تھے۔

گاجان

وجہ تسمیہ:۔ ضلع گاجان کو شروع میں گاجان نامی ایک زراعت کار نے آباد کیا چنانچہ اس کی اولاد میں سے مردم گاجانی اب تک اس ضلع میں موجود ہیں۔ اس وجہ سے علاقہ ہذا کا نام گاجان مشہور ہوا اور شہر گاجان بھی اسی نام سے موسوم ہوا:

حدود اربعہ وطول وعرض:۔ شمال میں اس ضلع کے علاقہ سہراں ہے۔ جنوب میں کوٹڑہ مشرق میں علاقہ گنداوہ سے اس کی حد ملحق ہے اور مغرب میں پہاڑیہ علاقہ شرقاً غرباً ۱۰ میل اور شمالاً جنوباً ۸ میل ہے۔

بر و میشی	مادہ گاوان	جوڑہ ہا	اسپ ہا
۱۰۰۰	۱۰۰	۲۵۰	۳۰

باشندگان و اندازہ مردم شماری:۔ اس علاقہ میں مردم لاشاری دگاجانی آباد ہیں

Marfat.com

اور متعدد سیلہ بخاری وہندو و متفرق قسم کے لوگ۔لاشاری۔ہتھیار بند قریب دوسو اسی نفر
اور مردم گاجانی تقریباً یکنیم صداور سیدان دس نفرو متفرق صد۱۵ نفر آبادی مردم شماری تخمیناً
ایک ہزار تمام ضلع کی گاجانی (۴۰۰) متفرق (۶۰۰)؛

تواریخ قومی :- یہ علاقہ اصل میں ملک لاشاری بلوچ کا ہے۔گواہرام خان لاشاری یہاں
کا سردار تھا۔گواہرام خان مذکور کی نسل بلوچ خان تک پہنچتی ہے۔جو میر حمزہ متوطن حلب
کی اولاد میں سے تھا۔شجرۂ نسب بموجب ذیل ہے۔

Marfat.com

شجرۂ نسب

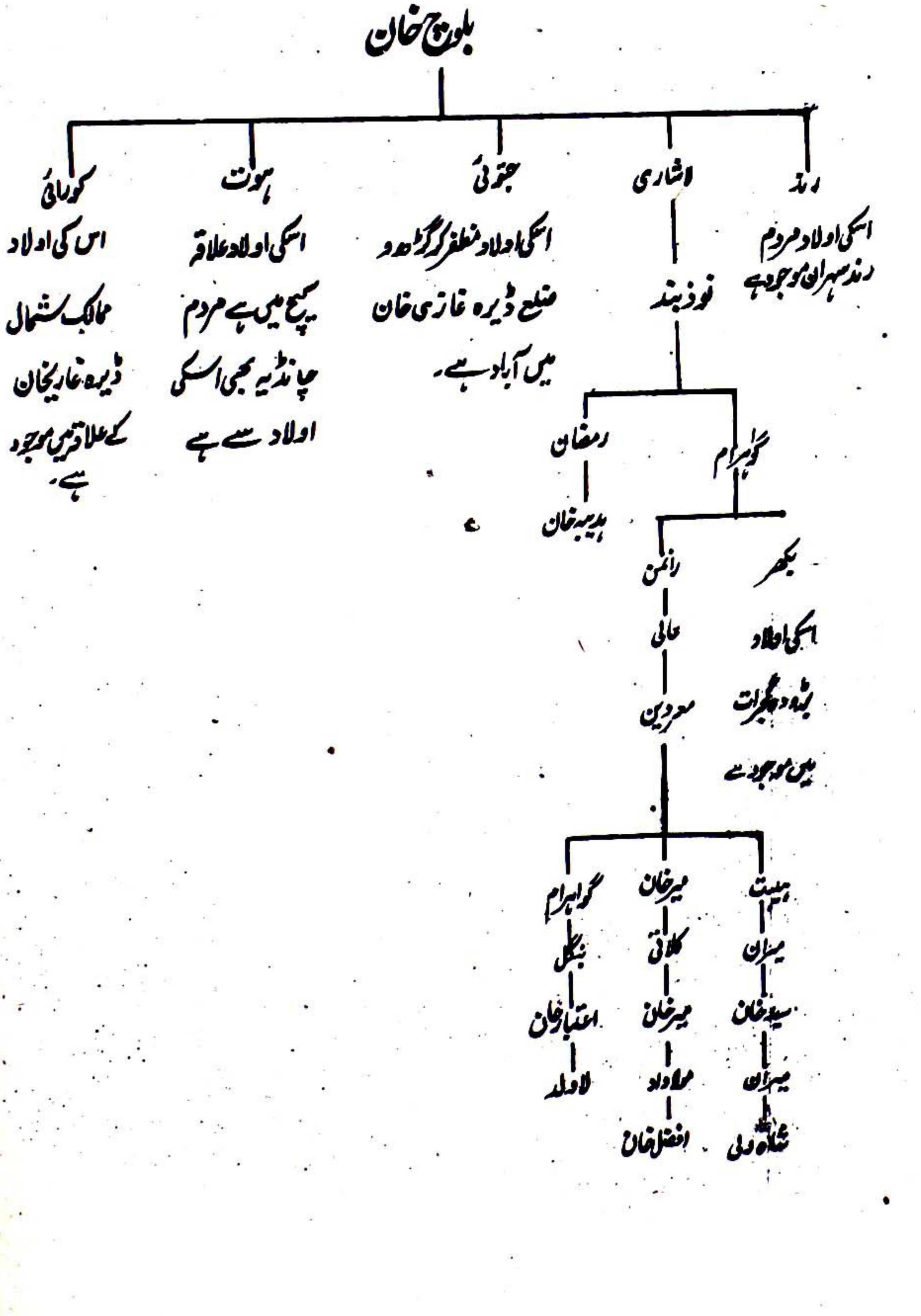

Marfat.com

گواہرام خان کے ماتحت سوائے گاجان کے مہران وجھل وملک چانڈیہ مہڑ تک علاقہ سندھ اور گنداوہ بھی شامل ہیں۔ اور خاص شہر رہائش گواہرام خان کا گنداوہ تھا۔ اس زمانہ میں میر جاکر سیوستان کا سردار تھا۔ گواہرام خان کا برادر زادہ ہمیہہ خان میر جاکر کی بیٹی مسماۃ بانڑی سے شادی کیا گیا تھا۔ رامن خان ایک روز شکار کو گیا مگر اتفاق سے اس روز کچھ شکار ہاتھ نہ آیا تھی دست واپس آتے ہوئے شرم کی بات سمجھ کر اس نے مسماۃ بانڑی کے شتران میں سے ایک بوتہ کو جو جنگل میں چرتا پھرتا تھا۔ بندوق سے مارا اور اس خبر کے پانے پر مسماۃ بانڑی اپنے والد کے ہاں چلی گئی۔ اور اس حرکت ناشتہ کے واسطے رامن کی نسبت اپنے والد میر جاکر سے شاکی ہوئی۔ میر مذکور نے لشکر کشی کر کے گواہرام خان پر حملہ کیا۔ چنانچہ قصبہ گاجان سے ۳ میل شمال کی طرف جہاں نشانات پرانے شہر گاجان کے اب تک موجود ہیں فیما بین ہر دو سرداران کے جنگ ہوئی۔ چونکہ جانبین قوی بازو سردار تھے اور طاقت افواج میں ہمسری کا دم مارتے تھے۔ صرف ایک مرتبہ کی جنگ پر اکتفا نہ کر کے ۳۰ سال تک ان کے حملے اور لڑائی جاری رہی۔ آخر مرتبہ گواہرام خان بہ ہمراہی پچاس سواران کے مائی بانڑی کی نہائش کے واسطے کہ ناحق جنگ اس کی ناراضگی سے ہو رہی ہے اس جگہ نامبردہ کو معہ ہمراہیان اس کے کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا۔ جس سے وہ اور اس کے سواران فوت ہو گئے بکھر اور رامن گواہرام کے دو بیٹے بعد فوتیدگی اپنے والد کے جنگ کرتے رہے حتیٰ کہ میر جاکر اپنی امداد کے واسطے ذوالنون رجو غلام شاہ حسین خلجی کا تھا جو اس زمانہ میں قندھار کا بادشاہ تھا) افغان کو معہ فوج اُدھر چڑھا لایا۔ انہوں نے یعنی لاشاری نے ہر دو نو کی مقاومت یعنی مقابلہ ناممکن دیکھ کر جنوب کو فرار ہو گئے۔ لشکر بھی ان کے تعاقب میں رہا۔ تا سجدے کہ ٹھٹھہ نگر علاقہ حیدر آباد سندھ میں جب پہنچے تو رامن خان نے اپنے بھائی بکھر کو معہ عیال و اطفال بڑودہ رجو علاقہ ریاست مشہورہ ہے) کی طرف روانہ کر دیا کہ اب تک اس کی اولاد میں سے مردم لاشاری کے وہاں موجود ہیں اور خود مقابلہ دشمن کو الٹا پھر اکر ٹھٹھہ نگر میں وہ مقام اب تک رامن کے اوتھل سے نامزد ہے۔ لڑائی میں میر جاکر کی فتح ہوئی باقیماندگان مردم لاشاری بھاگ کر علاقہ جھل میں چلے گئے۔ بعد ازاں مردم لاشاری کی ہمراہ مردم رند

نوٹ۔ مردم لاشاری جنگ کا آغاز اس طرح بیان کرتے ہیں جو روایت مردم رند سے مختلف ہے۔

Marfat.com

کے جنگ رہی۔ اس زمانہ میں سردار لاشاری کا خود جنگ میں جایا کرتا تھا۔ اس کی غیر حاضری میں جام نندو قوم مگسی جو اس کا ایک گونہ مصاحب بمثل وزیر کے تھا اور ملک پر قابض ہو گیا۔ سردار لاشاری کو رندان نے شکست دی اور سہران کا علاقہ چھین لیا اور ادھر جھل پر جام نندو قابض ہو گیا۔ تب سے یہ لوگ جس قدر باقی رہے گا جان میں سکونت پذیر ہیں۔ خاص پھلی ان کے یہ ہیں۔

تعداد ہتھیار بند۔ ہینیانی۔ گنگلانی، ایسبانی، شہانی۔ اخوندانی

ہتھیار بند { ۲۵ ۱۰۰ ۶۰ ۵۰ ۵۰ }

جام نندو کی اولاد میں سے قیصر خان مگسی علاقہ جھل کا سردار ہے۔ گنداوہ جو سردار لاشاری کے زیر تخت تھا اُس پر چغتہ حبِ دِلّی سے آیا اس نے تسلط کر لیا اب یہ قوم چغتہ لاشاری بطور محکوم کے یہاں آباد ہے اور اس کی برادری علاقہ کوناڑہ وکھاڑی وچاڑکوٹلہ وکوہنی میں سکونت رکھتی ہے اور نیز ریاست بڑودہ وضلع گجرات وصوبہ پنجاب میں سکونت رکھتی ہے۔

معتبران لاشاری نے شجرہ نسب میں اپنے آپ کو میر گواہرام خان کے ساتھ قریبی شامل کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ اسی خاندان سے ہیں۔ مگر شجرہ نسب میں چند پشت بھول گئے ہوں گے بے شک بزمانہ گواہرام خان لاشاری کے جام نندو سردار مگسی کا گواہرام خان کا نائب وزیر تھا۔ اب اس کی اولاد علاقہ جھل گنداوہ پر قابض ہے جس کا حال مفصل علیحدہ ذیل میں لکھا جاتا ہے سوائے اس کے بلوچستان میں لاشاری کا کہیں پتہ نہیں ملتا۔ علاقہ سندھ میں چند فرقہ جات ہیں۔ علاقہ بڑودہ وٹھٹھہ نگر کی طرف بھی موجودگی اقوام لاشاری کی سنی جاتی ہے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان میں بھی تمن گورچانی کے علاقہ میں ایک دستہ قوم لاشاری کا جس کی تعداد قریب پانچ سو نفر اسلحہ بند ہو گی رہتا ہے۔ مگر سردار خود منظور کرتا ہے کہ جام نندو مورث اعلےٰ مگسی کا گواہرام خان سردار لاشاری کا مصاحب تھا۔ موجودہ زمانے میں بجائے سردار لاشاری کے مگسی علاقہ جھل و گنداوہ وغیرہ پر قابض ہیں۔ مفصل حال اس کا علیحدہ درج کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب سردار مگسی

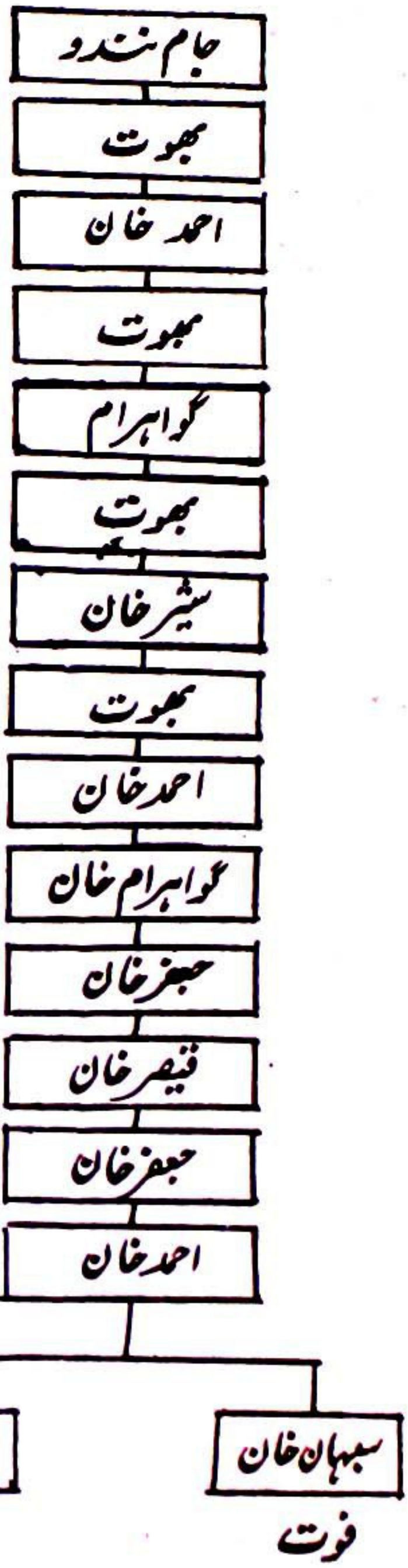

جب میر چاکر سردار رند اور میر گواہرام سردار لاشاری کچھی میں داخل ہوئے مگسی اور چانڈیہ لاشاری میں بڑے تمنات تھے چنانچہ میر چاکر وغیرہ اقوام رند سیوی ڈھاڈر اور گرڈنواح

Marfat.com

میں اس کے متمکن ہوئے۔ لاشاری گنداوہ میں اور مگسی جھل میں اور رچانڈیہ ملک دیرہ میں جو جھل کے جنوبی طرف علاقہ سندھ میں واقعہ ہے۔ سکونت پذیر ہوئے۔ مشہور ہے کہ اس وقت رند کا پچاس ہزار اور لاشاری کا لشکر چالیس ہزار تھا۔ جب فیما بین چاکر رند اور گوہرام لاشاری کے کچھی میں گھوڑ دوڑ پہ لڑائی ہوئی جو تیس سال کامل تک جنگ جاری رہی جس میں رند نے بعد بہت نقصان کے فتح پائی۔ گوہرام لاشاری ملک چھوڑ کر پہلے چلا گیا۔ میر چاکر بعد میں چلا گیا۔ تاہم کچھ اقوام از رند اور کچھ اقوام از لاشاری اس ملک کچھی میں رہ گئے مگسی اس وقت سے جھل میں اور چانڈیہ دیرہ میں آباد رہے۔ جب کچھی کا حاکم باروزی ہوا یا جب کلہوڑہ کچھی کا مالک ہوا یا جب محبت خان براہوئی مالک کچھی کا ہوا تو وہ ان کو سلام کرتے رہے غم لشکر وغیرہ بھی دیتے رہے مگر ملک کو نہیں چھوڑا کلہوڑہ کے [illegible] کی کومیاں صاحبان کلہوڑہ سے بہت اُنس تھی چنانچہ (طرز لباس) اور چال چلن ان کا کلہوڑہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ جب میر نصیر خان نے انتظام سراوان اور جھلاوان اور تجویز لشکر کی۔ اس وقت مگسی شامل جھلاوان زیر بیرک جھلاوان سردار کے رکھا گیا۔ غم لشکر کا بشمول جھلاوان ملکر ہمراہ رہتی کے دیتا تھا۔ کہتے ہیں اُس وقت تعداد مگسی ستر ہزار شمار ہوئی تھی۔ سال ۱۲۳۲ ہجری میں جب میر محمود خان اوّل والے قلات نے وفات پائی۔ میر محراب خان بسپرش کسی قدر کم سن تھا۔ جعفر خان (احمد خان وڈیرہ ہا مگسی نے محراب خان سے انحراف کر کے میر احمد یار خان عیوض زادہ میر محراب خان کو جھل میں لے جا کر خان بنایا۔ اور بنائے فساد کی شروع کی۔ مگر بعد اس کے تائب ہوئے اور فساد سے ہاتھ اٹھایا۔ تب سے برابر زیر طاعت خان قلات چلے آئے۔ بوقت میر خداداد خان کے جب کہ یہ وہی خان سے سرکش ہوا تھا۔ مگسی اور رند برابر جاری خان میں رہتے تھے۔ بوقت فیصلہ مسٹر ونگ اور دربار دہلی کے مگسی خان کی طرف تھا۔ حدودات جھل کے بموجب ذیل ہیں۔

شمالاً گنداوہ و راہوجہ۔ جنوباً پنج کھبڑ۔ شرقاً ناوڑہ۔ غرباً کوٹڑہ دکانڈوری۔ طول شمالاً جنوباً قریب پچاس میل عرض شرقاً غرباً قریب پندرہ میل۔ مواضعات ذیل ہیں۔

Marfat.com

جھل خاص ۳۰۰ تجمنا۔ چنبک تعداد آبادی۔ بٹہار تعداد آبادی

۳۵۰

آباد تعداد آبادی آباد شاتی ورہ جمبرانی شاڈیہ چخی طنیان

۲۵۰ ۲۵۰ ۱۰۰ ۱۰۰۰ ۱۹۰ ۸۰ ۱۲۵

دوہلڑی میزان ۲۵۴۰

۷۰

تعداد مردم شماری بروقت دورہ مکران سال ۱۸۸۴ء میں معتبران مگسی نے حسب ذیل لکھائی تھی۔

مگسی زن و مرد بچہ ہا۔ ہنو زن و مرد بچہ ہا۔ ماچھی گنجانی۔ سورگے۔ رہیجہ قریب للی عنت ۲۴۰۰ نفر الناز ۱۰۰ نفر تمار نفر ۶۰ نفر ۵۰ نفر

متفرق۔ میزان کل

اسار نفر محمد عنت ۲۷۰۰ نفر ہزار

آبادی ملک کی اس طرح ہوتی ہے۔ پنجم حصہ آب مولہ کا جو ہمیشہ جاری رہتا ہے علاقہ جھل میں جاتا ہے اور بھی چند ولہے ایسے ہیں جو ہمیشہ جاری رہتے ہیں۔ بارانی پانی بھی بموسم برسات جاری رہتا ہے بخشکابہ پر بھی آبادی ہوتی ہے۔ اجناس ذیل گندم جوار، سرسوں۔ کپاس، مونگ۔ موٹھ پیدا ہوتے ہیں۔ سردار مگسی کا اکثر قوم مگسی سے اور دوسرے لوگوں سے بٹائی لیتا ہے۔ اس واسطے اس کو آمدنی اچھی ہوا کرتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ لاکھ روپیہ سالیانہ کے قریب سردار کو آمدنی ہوتی ہے۔ مگر سردار خود تیس چالیس ہزار تک قبول کرتا ہے۔ پہلے زمانہ میں خان لوگ کچھ نہ کچھ بطور خانانہ یا نذرانہ اس سردار سے لیتے تھے۔ مگر اب خان صاحب حال از دست مبلغ ۳۰۰ روپیہ ماہوار اس سردار کو تنخواہ دیتا ہے۔ اور نائبی گنداوہ کی بھی اس کے برادر زادہ عبداللہ خان کو دیدی ہے۔

Marfat.com

تفصیل اقوام و معتبران مگسی حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام قوم	نام معتبران	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	بھوتانی	وڈیرہ قیصر خان	۱۶	سردار جھل
۲	-	رابہ خان	۱۰	
۳	رلوتانی		۲۰	
۴	سوبھانی	پیر بخش	۵۰	
۵	نندانی	ددک خان	۸۰	
۶	شنبانی	موسیٰ خان	۱۰۰۰	
۷	راہیجہ	غلام محمد	۴۰۰	
۸	ساکھانی	امیر بخش	۶۰۰	
۹	"	جہان خان	۱۲۵۰	
۱۰	ہسپانی	علی مراد	۶۰۰	
۱۱	حسرانی	نبی بخش	۴۰۰	
۱۲	بنگلانی	"	۲۰۰	
۱۳	کھوسہ	مالک	۶۰۰	
۱۴	"	پیرا	۶۰۰	
			۵۸۲۶ نفر	

Marfat.com

باب دوم

متضمن حال قدیم اقوام براہوئی و قبضہ بلوچستان وگدّی نشینی میر احمد خان برخانی قلات بلوچستان و احوال سلسلہ وار ہر یک از خانانِ قلات جو از خاندان المعروف احمد زئی تخت قلات پر متمکن ہُوا اور طرز حکومت و معاشرت ہر ایک خان وغیرہ وغیرہ تا میر محمود خان

حال خانِ قلات

چونکہ اقوام براہوئی کی زبان چال چلن اور طریق زندگی میں بہ نسبت بلوچوں کے بڑا تفاوت ہے اس واسطے اغلب یہی ہے کہ یہ دونوں خاندان قدیم سے ہی علیٰحدہ تھے۔ ہاں لفظ بلوچ دونوں خاندانوں پر یکساں حاوی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بموجب لغت حلبی لفظ بلوچ کسی خاص ذات یا قوم سے منسوب نہیں بلکہ بلحاظ پیشہ اور چال چلن کے یہ نام دیا گیا ہے یعنی جو لوگ صحرا نشین اور اہل مویشی ہمیشہ خانہ بدوش رہتے ہوں۔ ان کو بلوچ کہا جاتا ہے۔ پس یہ صفت اقوام بلوچ اور براہوئی میں یکساں پائی جاتی ہے اور بلوچستان میں زیادہ تر تو یہ دو فرقے مشہور ہیں۔ یعنی براہوئی بلوچ

Marfat.com

یعنی رند۔ لاشاری، مگر بجانب سیستان چند اور فرقے بھی آباد ہیں۔ چنانچہ ناروئی کردیہ بھی بلوچ کہلاتے ہیں۔ بلکہ ممکن ہے کہ ان کے علاوہ اور بھی بہت قومیں ایسی ہوں جن پر لفظ بلوچ حاوی ہو سکے۔ کیونکہ شاہ نامہ میں جو ذکر بلوچوں کی بابت درج ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بلوچ بعہد نوشیروان بھی کثیر التعداد اور ایک طاقتور قوم تھی۔

وجہ تسمیہ لفظ براہوئی اغلباً براہیم کی اولاد ہونے سے منسوب ہو سکتا ہے یا سکونت علاقہ بیرہ ضلع حلب سے وہ براہوئی مشہور رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ قوم بھی اس وقت حلب سے نکلی جس وقت بزمانہ شہادت امامینؓ دوسری اقوام بلوچی وہاں سے نکلی تھیں۔ دراصل خالص قوم براہوئی کے سات فرقے مندرجہ ذیل مشہور ہیں۔ قنبرانی۔ احمدزئی۔ میروانی۔ کلندرانی۔ سماعلانی گرگناڑی۔ ذگر مینگل۔ اگرچہ احمدزئی قنبرانی سے نکلا ہے۔ مگر زمانہ حال میں قنبرانی اور احمدزئی جداجدا نام سے مشہور رہے اور خصوصاً خانان قلات خاندان احمدزئی میں سے ہیں اس واسطے احمدزئی کو جدا فرقہ قرار دیا گیا ہے رند سے پہلے قوم میروانی براہوئی نے قلات پر قبضہ کیا تھا۔ اس سے رند نے لیا۔ اور رندون سے قوم میروانی پھر قبضہ لیا۔ مگر پھر جب قوم میروانی نے قلات کا قبضہ چھوڑ دیا تو اقوام مغل نے قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد قلات کی حکومت احمدزئی خاندان میں آئی جو اب تک اسی خاندان میں چلی آتی ہے۔

(سلسلہ کے لئے دیکھو شجرہ نسب خاندان احمدزئی)

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان احمدزئی حسب ذیل ہے

میر قنبر

میر زہراء

میر زرک

میر ابراہیم

میر گواہرام

میر حسن ؒ۱

میر سنجر ؒ۲

میر ملوک ؒ۳

میر قنبر ؒ۴

میر احمد ؒ۵

میر سورد ؒ۶

میر قیصر ؒ۷

میر احمد ؒ۸

اس سے قوم التازئی جدا ہوئی

میر التاز ؒ۹

میر کیہی ؒ۱۰

میر التاز ؒ۱۱

Marfat.com

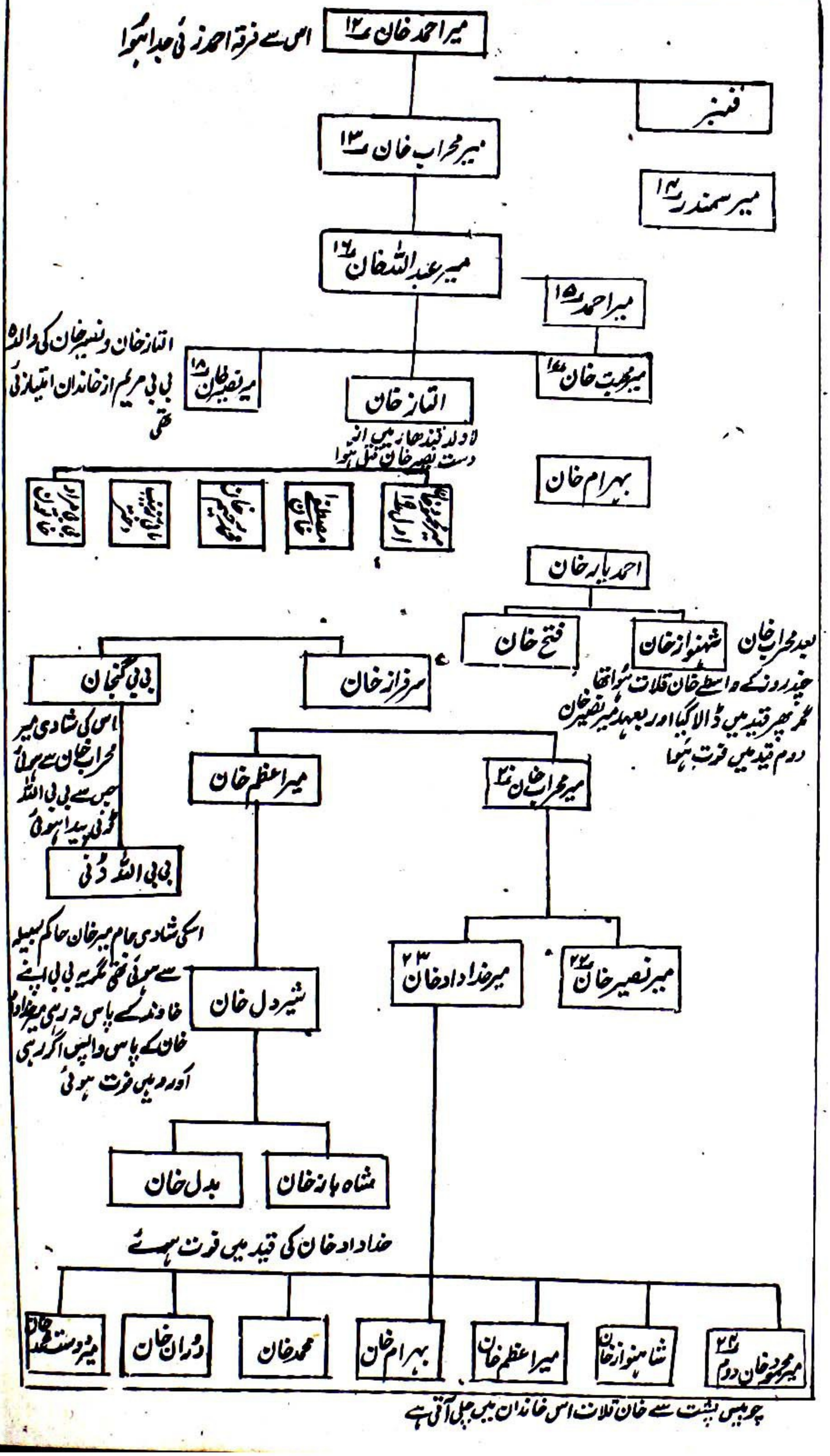
میر احمد خان ۱۲
اس سے فرقہ احمد زئی جدا ہوا
قنبر
میر محراب خان ۱۳
میر سمندر ۱۴
میر عبداللہ خان ۱۶
میر احمد ۱۵
میر محبت خان ۱۷
میر نصیر خان ۱۸
التاز خان
التاز خان و نصیر خان کی والدہ بی بی مریم از خاندان امتیازئی تھی
لاولد قندھار میں از دست نصیر خان قتل ہوا
بہرام خان
احمد یار خان
شہنواز خان
فتح خان
بعد محراب خان چند روز کے واسطے خان قلات ہوا تھا مگر پھر قید میں ڈالا گیا اور بعہد میر نصیر خان دوم قید میں فوت ہوا
سرفراز خان
بی بی گنجان
اس کی شادی میر محراب خان سے ہوئی جس سے بی بی اللہ ڈنی پیدا ہوئی
بی بی اللہ ڈنی
میر اعظم خان
میر محراب خان ۲۰
اسکی شادی جام میر خان حاکم بسیلہ سے ہوئی تھی مگر یہ بی بی اپنے خاوند کے پاس نہ رہی میر خداداد خان کے پاس واپس آکر رہی اور وہیں فوت ہوئی
شیر دل خان
میر نصیر خان ۲۲
میر خداداد خان ۲۳
شاہ باز خان
بدل خان
خداداد خان کی قید میں فوت ہوئے
میر محمود خان دوم ۲۴
شاہنواز خان
میر اعظم خان
بہرام خان
محمد خان
دوران خان
میر دوست محمد خان
چوبیس پشت سے خان قلات اس خاندان میں چلی آتی ہے

Marfat.com

اگرچہ خانی کلات کی میر حسن نواسۂ میرا براہیم سے شروع ہوئی۔ مگر جب میر احمد خان کلات ہوا تو اس وقت صرف علاقہ کلات وسوراب وودڈو منگوچر خان کلات کے ہاتھ میں تھا۔ اور رخان بمثل ایک بڑے سردار کے تھا۔ مستونگ مغل کے قبضے میں اور ملک باغبانہ اور خضدار وغیرہ متصل درہ مولہ اقوام جدگال مثلاً لاسی وچھڑ کے قبضے میں تھے۔ اور شالکوٹ افغان کے قبضہ میں تھا۔ اس زمانہ میں پادشاہ دہلی کا اورنگ زیب اور قندھار میں شاہ حسین خلجی سندھ میں کلہوڑہ تھا۔ میر احمد نے کسی قدر ملک بڑھایا۔ چنانچہ مستونگ مغل سے اور باغبانہ وغیرہ جدگال سے بزور شمشیر حاصل کیا۔ اور اقوام باروزئی سے اٹھارہ دفعہ واسطے چھین لینے ملک کچھی کے لڑائی کی۔

احمد خان نے قریب تیس سال حکومت کی اس سے احمدزئی قوم مشہور ہوئی اس کا پسر میر محراب خان صرف چند سال حکومت کر کے میاں نور محمد کلہوڑہ کے ہاتھ درہ مولہ میں قتل ہوا جس کے عوض پادشاہ دہلی نے علاقہ کراچی اور کورکادار خان محراب خان کو میاں کلہوڑہ سے عوض خون بہا دلوایا تھا۔ نصیر خان کلان کے وقت تک یہ علاقہ بہ قبضہ خان کلات رہا۔ اس وقت کراچی صرف ایک چھوٹی بستی تھی بہ نسبت کراچی کے اس وقت قصبہ سون میانی زیادہ مشہور تھا۔ اب سرکار کی عملداری میں کراچی اس قدر بڑا شہر ہو گیا ہے۔ کہ تمام ممالک دنیا میں مشہور ہے جس طرح داجل اور ہڑند ضلع ڈیرہ غازی خان میں کچھ عرصہ حکومت خان کلات کی ہو گذری ہے اسی طرح کراچی میں بھی کچھ عرصہ حکومت خان کی ہو گذری ہے۔

میر محراب خان کے بعد اس کا چچیرا بھائی سمندر خان خان کلات ہوا۔ اس نے اٹھارہ سال حکومت کی۔ یہ شخص سخاوت اور بہادری میں نادر خان ہو گذرا ہے۔

بعد میر سمندر خان احمد خان بڑا بیٹا محراب خان کا خان ہوا۔ مگر عبداللہ خان دوسرے بھائی احمد خان نے اس کے ساتھ لڑائی برپا کی۔ اور احمد خان صرف چار سال حکومت کر کے از دست عبداللہ خان ہلاک ہوا۔ عبداللہ خان نے قریب بیس سال حکومت

Marfat.com

کی۔ یہ بڑا دلیر تھا۔ بلوچی نظموں میں اس کو قہار خان نام دیا گیا ہے۔ آخر الامر یہ شخص کچھی میں بمقام جنڈ ہیڑ جس کو اب خانپور کہتے ہیں۔ از دست افواج کلہوڑہ والی سندھ د کچھی قتل ہوا۔

اس کے بعد پہلے بڑا بیٹا اس کا محبت خان خانِ کلات ہوا مگر امتیاز خان دو سال کے عرصہ میں اس کو بے دخل کر کے خود خان بن گیا۔

نادر شاہ بادشاہ قندھار نے بموجب عرض سرداران براہوئی امتیاز خان اور نصیر خان قندھار میں قید رکھ کر محبت خان کو پھر خان کلات مقرر کیا جب نادر شاہ دہلی پر حملہ آور ہوا تو محبت خان وغیرہ سرداران براہوئی اس کو حملہ ہندوستان میں مدد دی۔ نادر شاہ نے عند الواپسی از ہندوستان علاقہ کچھی میاں کلہوڑہ والی سندھ سے بعوض خون بہائے عبد اللہ خان کے محبت خان کو دے دیا۔ چنانچہ محبت خان نے اس ملک مذکور اقوام براہوئی میں جو بمقدمہ عبد اللہ خان میں قتل ہوئے تھے۔ تقسیم کیا اب تک اسی طرح ہر ایک کے قبضہ میں چلا آتا ہے۔ اس وقت سے جبکہ کچھی محبت خان کو مل گئی۔ بنیاد خانی کلات بطور حاکمانہ قائم ہوئی۔

امتیاز خان بحالت قید میر نصیر خان کے ہاتھ سے قتل ہو چکا تھا۔ جب نادر شاہ فوت ہوا۔ نصیر خان قندھار نادری سے چوری نکل کر سندھ میں چلا آیا۔ جب کہ احمد شاہ بادشاہ قندھار ہوا۔ اور شیر دلی خان بامرزئی فوفلزی اس کا وزیر تھا تو نصیر خان بادشاہ اور وزیر سے بابت ملنے حکومت کلات خط و کتابت کرتا رہا۔ دوسری طرف سرداران براہوئی میر محبت خان سے ناراض ہو کر بخدمت بادشاہ استغاثی ہوئے جس پر بادشاہ نے میر محبت خان اور میر نصیر خان کو قندھار میں طلب کر کے محبت خان کو نظر بند اور میر نصیر خان کو خان کلات مقرر کیا۔

علی مردان نامی مغل قلعہ نرشش میں سرحد مشہد پر عرصہ کثیر سے باغی چلا آتا تھا۔ میر نصیر خان نے حسب الحکم احمد شاہ بادشاہ بمعہ لشکر براہوئی اس پر حملہ کر کے اس کو مغلوب کیا۔ جس کے سبب میر نصیر خان کا نام بہت مشہور ہو گیا اور علاقہ داجل اور ہڑند واقعہ ضلع ڈیرہ غازی خان نصیر خان کو انعام میں بادشاہ مذکور نے عطا کیا۔ کہ اس عرصہ تک

Marfat.com

علاقہ ڈیرہ غازی خان شامل قندھار ماتحت پادشاہ قندھار کے تھا۔ جب احمد شاہ نے دہلی پر حملہ کیا۔ میر نصیر خان ساتھ تھا۔ اور سندھ پر بھی بحکم پادشاہ نصیر خان بمعہ لشکر خود شامل لشکر بادشاہی گیا تھا۔ اس خان نے سلسلہ حکومت کا قائم کیا۔ گویا کہ یہ نمونہ حکومت افغانیہ اس خان نے خانی کلات کو ایک چھوٹی سلطنت بنا دیا۔ جس کے رکن آخر ند صالح محمد و فتح محمد وزیر یا وکیل۔ آغا علی و پسرش نائب عبدالرحمٰن نائب کچھی۔ ملا مہر علی و پسرش صالح محمد داروغہ ہائے محال کلات و خراسان ملا برفی و دین محمد پسرش شہ غاسی۔ میر چھپر خان ایلتازئی مصاحب میر سعید خان۔ ایلتازئی مصاحب۔ سردار ملا محمد خان رئیسانی سردار سراوان مصاحب میر زرک و پسرش میر یوسف خان سرداران جہلاوان مصاحب اگرچہ میر نصیر خان نے کوئی باضابطہ فوج بھرتی نہیں کی تھی۔ مگر اول سے ہی لشکر اس کے ساتھ ایسا وابستہ تھا۔ کہ نصیر خان کے پسینہ پہ خون دینے کو تیار تھا جو کارروائی وہ کرتا تھا اپنے امراء اور وزراء کی صلاح سے کرتا تھا۔ اور اکثر سرداران سراوان اور جہلاوان اسکے دربار میں حاضر رہتے تھے اس نے اپنی سلطنت کا قاعدہ ایسا تجویز کیا جیسا کہ موجودہ زمانہ میں برٹش گورنمنٹ کا قاعدہ برٹش برطانیہ میں بصلاح پارلیمنٹ کے چل رہا ہے۔ میر نصیر خان بھی اپنی کارروائی ملک کی اسی طرح چلاتا تھا۔ اگرچہ ہر ایک قوم کا علیحدہ علیحدہ سردار مقرر تھا۔ مگر کل اولس کو دو دستوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ دستہ سراوان اور دستہ جہلاوان یہ دونوں بڑے سردار ہمیشہ اس کے دربار میں منجانب کل قوم کے حاضر رہتے تھے۔ اور جب کوئی موقعہ صلاح کا پیش آجاتا تھا تو جملہ سرداران کو طلب کر کے صلاح کی جاتی تھی۔ قریب چالیس سرداران کے اپنی اپنی قوم کی طرف سے حاضر ہو کر صلاح میں اپنی اپنی رائے پیش کرتے تھے اور عموماً کثرت رائے پر معاملہ طے ہوتا تھا۔ بوقت ضرورت لشکر کا ہر ایک سردار اپنی اپنی قوم سے سپاہی تعداد مقررہ تک جو ہر ایک کے واسطے ایک حد محدود تک تعداد لفری قوم دار مقرر تھی پیش کرتے تھے۔ اسی شرط پر انکو زمینات اور آب ہائے دے رکھے تھے۔ اور روزو مواجب دیتے تھے۔ جب لشکر جمع ہوتا تو صرف ان دنوں کے واسطے جب تک جمع رہے بقدر گزارہ آرد لوراہ اسپ وغیرہ دینا پڑتا تھا اس کی کچھ تنخواہ نہیں دینی پڑتی تھی۔ اپنے ملک میں اگر میر نصیر خان چاہتا تھا تو قریب ایک لاکھ لشکر ایک ماہ کے عرصہ میں جمع کر سکتا تھا۔ جب وہ مشہد پر لشکر لے گیا۔ قریب بیس ہزار لشکر براہوئی اور بلوچ کا اس

Marfat.com

کے ہمراہ گیا تھا۔ اسی طرح جب وہ ہندوستان میں دہلی تک ہمراہ احمد شاہ کے گیا تھا۔ اس وقت بھی قریب دس ہزار لشکر اس کے ہمراہ گیا تھا یہ خان بڑا لائق ہو گذرا ہے۔ گویا کہ بنیاد خانی کلات کا اس شخص نے رکھا ہے اس کا زمانہ بڑے امن اور چین سے گذرا ہے۔ نہ اس نے کسی اپنے اہلکار کو نہ کسی سردار کو مارا ہے بلکہ اس کے زمانہ میں وہی لوگ ایک دوسرے کے ایسے دوست تھے اگر باہمی تکرار اور لڑنے کا موقعہ ہوتا تو ایک دوسرے کو سیدھی تلوار سے نہ مارتے تھے معکوس تلوار سے مارتے تھے۔ تاکہ زخم نہ ہو۔ البتہ اس خان کے اوپر اس قدر دھبہ ملاحظہ تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ اس نے ایلتاز خان برادر خود کو بحالت قید قندھار میں شمشیر سے قتل کیا تھا۔ مگر آخوند محمد صدیق مورخ تاریخ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ تلوار اتفاق سے لگ گئی تھی اور برائے حفاظت جان خود میر نصیر خان نے ایسا کیا تھا جس کے سبب علماء قندھار نے میر نصیر خان کو قصاص سے بری کیا تھا اس خان کے وقت میں بلوچستان پوری طاقت میں اور خوب بڑھا ہوا تھا۔ چنانچہ میر نصیر خان کیوقت میں بلوچستان کی سرحد بجانب کیچ مکران ایران سے ملک چھیدہ سے مشرق کی طرف تمام ملک مکران تا ناصر آباد خان کلات کے ماتحت تھا۔ خاران چاغی اور نوشکی اوشال و مستونگ کلات کے ساتھ تھا۔ بلکہ کچھ حصہ پشنگ کا بھی کلات کے ساتھ تھا۔ بجانب پنجاب داجل و ہڑند فی الحال شامل ڈیرہ غازی خاں کے ہیں۔ ماتحت میر نصیر خان کے تھے۔ چنانچہ اب تک وہ ملک نصیر خانی مشہور ہے۔ مری اور بگٹی بطور ایک دیگر اولس براہوئی بلوچ کے رعیت میر نصیر خان کی تھی۔ سندھ کی طرف کراچی تک تمام ملک کوہستان ماتحت نصیر خان کے تھا۔ نصیر خان شجاعت و سخاوت و راستی اور ایمانداری و انصاف میں بڑا نامور خان ہو گذرا ہے۔ اب تک اس کے قواعد اور رسومات بلوچستان میں برتے جاتے ہیں۔ چنانچہ دیت خون بہا اور زخمہا کا عوضانہ اس نے مقرر کیا جو اب تک مقدمات جرگہ میں وہی برتا جاتا ہے۔ عوضانہ خون اس نے مبلغ ۱۵۰۰ صما مقرر کیا تھا بہ تفصیل ذیل ۱۰۰۰ نقد ۵۰۰ صما طہ دو یا نقد ۱۰۰۰ مال مویشی و اسلحہ مقرر کیا تھا۔ جس کو اب سرداران نے نقدی میں مبلغ ۲۵۰۰ صما مقرر کیا ہے اور بعضے اعضاء مثلاً چشم اور دست کا عوضانہ برابر نصف خون قرار دیا تھا۔ اگرچہ اور مقدمات کے فیصلہ میں بروئے شریعت عمل ہوتا تھا۔ مگر نصیر خان نے رواج حصول ورثہ اہل نسوان انتظاماً براہوئی اور بلوچ میں بند کر دیا تھا۔ وجہ یہ

Marfat.com

تھی کہ اکثر براہوئی بلوچ ناطہ نسبت دختران ایک دوسری قوم سے لین دین کرتے ہیں۔ بلکہ براہوئی جدگال یعنی جٹ قوم کو سانگ دینے میں عار نہیں کرتے۔ خیال کیا کہ اگر اہل نسوان کو بموجب قواعد شریعت کے حق ورثہ دینا جائز رکھا جاوے تو ایک قوم یا تمن میں دوسری قوم یا اولس کا دخل ہو جائے گا۔ جس سے انتظام تمن بگڑ جاوے گا اور خصوصی زمینات کے اوپر قیام لشکر مخصر ہے۔ اگر ورثہ میں جٹ یا غیر قوم کے ہاتھ جائداد زرعی آجاوے گی۔ ایک تو سپاہیوں کے دینے میں عذرات ہوں گے۔ دوسرا مختلف اقوام کے (خلط ملط) ہو جانے سے اعلیت قوم کی جاتی رہے گی۔ اسی سبب سے اب تک اقوام براہوئی اور بلوچ میں یہ رواج چلا آتا ہے اور اور جو ملکیت ایک قوم کی زمانہ قدیم سے تھی۔ اسی کے قبضہ میں چلی آتی تھی۔ مختلف قوموں کے ہاتھ میں نہیں آئی۔ یہ ایک بڑا اصول اولس داری کا ہے اس اصول سے اولس کو بڑا فائدہ پہنچا ہے۔ جس قوم نے یہ اصول نہیں برتا وہ قومیں بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ چنانچہ کچھی سکنائے پنجگور یہ لوگ بموجب رواج شریعت کے دختران کو بھی حصہ ورثہ کا جائداد غیر منقولہ سے دیتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اکثر مکسم پنجگور کا بباعث ورثہ اہل نسوان کے فرقہ نوشیروانی کے ہاتھ میں آیا۔ جس کے سبب رفتہ رفتہ کچھی قوم کا زور گھٹتا گیا اور فرقہ نوشیروانی غالب ہوتے گئے۔

میر نصیر خان کا زمانہ بلوچستان کے واسطے کمال ترقی کا تھا اس کے بعد زوال ہوتا گیا۔ ترقی نہیں ہوئی سال ۱۲۰۸ھ میں خان موصوف بقضائے الٰہی جان بحق تسلیم ہوئے۔ اس وقت تین پسران میر نصیر خان کے تھے۔ میر محمود خان۔ میر مصطفےٰ خان۔ میر رحیم خان۔ بڑا بیٹا میر محمود خان اس وقت بعمر ہفت سالہ تھا۔ بہرام خان پسر حاجی خان نواسہ میر محبت خان عاقل بالغ تھا۔ اہالیان دربار نے میر محمود خان کو خان مقرر کیا مگر میر بہرام خان نے بدعوئے خانی مدد مگسی وغیرہ بلوچاں و بارو زئی و خجک سکنائے سیوی کے بلوہ شروع کیا۔ باوجودیکہ پسران میر نصیر خان کم عمر تھے مگر بہ لحاظ رعب داب میر نصیر خان مرحوم بہرام خان مبداد بادشاہ تنعا ہٹایا گیا اور بخانی میر محمود خان پر رہی۔

میر محمود خان بنفسہ خوب انسان تھا۔ چنانچہ سخاوت و شجاعت میں نامور تھا۔ مگر

Marfat.com

چونکہ باپ اس کا تین اولاد زینہ اور دو دختران چھوڑ گیا تھا۔ ایک دختر میر نصیر خان بی بی زینب جس کا نام اس ملک میں بنام بی بی صاحبہ مشہور رہے۔ مردوں سے کم نہ تھی۔ اس خاندان میں نا اتفاقی پیدا ہوئی۔ چنانچہ مصطفےٰ خان کو محمد رحیم خان نے بموقع شکار علاقہ کچھی میں قتل کیا جس کا روئیداد بھاگ میں موجود ہے۔ اور محمد رحیم خان فرار ہو کر واجل میں گیا۔ وہاں کا خود مختار حاکم بن گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد علاقہ کچھی میں آیا۔ جس کو بی بی صاحبہ نے مروا دیا۔ پھر بی بی صاحبہ خود محمود خان سے برخلاف ہو گئی۔ چنانچہ بدربار احمد شاہی میر محمود خان پہ استغاثی گئی۔ گویا باعث خانہ جنگیوں کے اقبال خاندان میں زوال ہو چلا۔ چنانچہ راجل و ہڑند قبضہ سے چلا گیا۔ کہ اس طرف سکھ غالب آگیا۔ مری بگٹی بھی کسی قدر منحرف ہو گئے۔ چنانچہ خانصاحب نے خود ایک دفعہ علی شیر کھلپر پر لشکر کشی کی تھی۔ سال ۱۲۳۲ھ میں میر محمود خان تقدیر الٰہی سے فوت ہوا۔ اس نے چھ بیس سال کامل حکمرانی کی۔ اس کا بیٹا میر محراب خان بجائے پدر خود خان کلات ہوا۔ مگہ احمد یار خان پسر بہرام خان از خاندان میر محبت خان نے وقت کو غنیمت جان کر بصلاح جعفر خان و احمد خان مگسی چھل میں پہنچکر علم بغاوت کا برپا کیا۔ جو بعد کسی قدر مقابلہ و مجادلہ کے فرو ہوا۔

پھر اہل دربار میں غیرت اور نزاع پیدا ہوئی۔ چنانچہ ایک قدیم خاندان آخوندزئی کا دربار میں وزیر اور وکیل چلا آتا تھا۔ دوسرا خاندان آغا علی کا بھی اس وقت خوب زور میں تھا۔ منجملہ آخوندزئی خود آخوند فتح محمد و پسرش مبارک خان۔ منجملہ خاندان آغا علی نائب عبدالرحمٰن و پسرش عبدالقادر۔ دو فرقے بنے ہوئے تھے۔ سردار قادر بخش زرک زئی سردار کلان جھلاوان اگرچہ آخوند فتح محمد کا داماد تھا۔ مگر سلسلہ آمد و رفت اور صلاح کاری کا نائب عبدالرحمان اور پسرش عبدالقادر سے رکھتا تھا۔ بصلاح فرقہ ثانی مبارک خان پسر آخوند فتح محمد کو قتل کیا اور اس کے قصاص میں محراب خان نے قادر بخش کو قتل کیا۔ گویا کہ اس وقت سے رواج قتل کرنے سرداران یا اہل دربار کا شروع ہو چلا۔ تھوڑے زمانے بعد محراب خان نے احمد یار خان از اولاد میر محبت خان اور سرفراز خان از اولاد مصطفےٰ خان کو جو فرار ہو کر بجانب کوہستان سانگھان وغیرہ پھرتے تھے۔ بہ دلاسا بہ قرآن شریف بوعدہ انجام منگوا

Marfat.com

کر قتل کیا۔ اس عرصہ میں ایک شخص داد محمد افغان دربار خانصاحب میں جانے گیر ہوا۔ جس کے سبب سرداران سراوان نے محراب خان سے ناراض ہوکر شیوہ بغاوت کا اختیار کیا۔ خان صاحب نے بمدد لشکر جہلاوان ان کو مغلوب کیا۔ اگرچہ اس وقت محراب خان نے درگذر کیا۔ مگر نغض خان صاحب کے دل میں بدستور رہا۔ تھوڑی دیر بعد سردار مہراللہ خان رئیسانی سردار سراوان کو قتل کیا۔ نیز ملا فقیر محمد مستوفی کو جو از خاندان خراسانی اس وقت مستوفی تھا۔ باشتباہ اس کے کہ ہمراہ سردار مہراللہ خان سنازش رکھتا ہے۔ قتل کرایا۔ اس سے اور کمزوری انتظام کلات کی ہو چلی۔ چنانچہ سرداران سراوان برخلاف محراب خان پاس حاکم قندھار جو اس وقت حکومت قندھار از خاندان احمد شاہ بادشاہ منتقل ہوکر خاندان پائندہ خان وزیر خیل میں پہنچ چکی تھی گئے۔ چنانچہ سردار شیر دل خان برادر زادہ کو ہندل خان بمدد سرداران سراوان بجانب کلات عازم ہوا مگر تقدیراً راستے میں فوت ہوگیا۔

بعد اس کے اگرچہ میر محراب خان نے سردار اسد خان نمبر ۲ (دیکھو شجرہ نسب) کو جو بجائے مہراللہ خان کے سردار سراوان ہوا تھا دلاسا دیا تاہم دلہائے جانبین پورے طور پر مطمئن نہیں رہتے تھے۔

ادھر شہنواز خان احمد زئی پسر احمد یار خان بباعث قتل پدر خود شورش میں تھا۔ ادھر سرداران سراوان بباعث قتل سردار مہراللہ خان محراب خان سے ناامید تھے۔ نیز دربار میں بھی خلل واقع ہوا۔ کہ داد محمد افغان برخلاف آخوند خیل جو قدیمانہ خاندا ، وکی، اور وزیری کا تھا چغلی کرنے لگا۔ بزمانہ میر نصیر خان کلان اقوام براہوئی اور اہالیان دربار سب یک صلاح تھے اپنے خاندان کے تفنیوں اور نزاعوں سے بچے ہوئے تھے۔ دوسرے ملکوں کے فتح کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ اس وقت دوسرے ملک حاصل کرنے کی بجائے خود بباعث خانہ جنگی کے ایک دوسرے کے برخلاف حملہ کرنے لگے۔ خان صاحب بھی اگر سراوان کو سزا دینا چاہتے تو جہلاوان کو دلاسا کرتے۔ اگر جہلاوان کو سزا دینا چاہتے تو سزاوان کو دلاسا کرتے۔ ایک امیر دربار سے ناراض ہوتا تو اس کے اوپر دوسرے کو چلاتے۔ اسی طرح بلوچستان اپنے گھر میں خوب مشق قتل قتال کرنے لگا۔ اور جو دور دکور کے سرحدی ملک تھے۔ قبضہ سے نکلتے گئے

Marfat.com

ادھر افغانستان کی یہ حالت تھی کہ عنان حکومت و بادشاہی خاندان احمد شاہ سدوزئی سے نکل کر پائندہ خان محمد زئی افغان وزیر خیل کے خاندان میں منتقل ہو گئی شاہ شجاع الملک آخری شاہزادہ خاندان سدوزئی کا قندھار سے شکست کھا کر بدر بار میر ٹالپور والی سندھ و مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کی ملتجی اعانت و دستگیری کا پھرتا تھا۔ والی سندھ اور پنجاب سے جب کچھ مدد نہ مل سکی تب پدر بار برلش برطانیہ جو اس وقت حکومت کمپنی بجانب کلکتہ و دہلی تا حدودات فیروزپور تھی واسطے مطلب برآری خود گیا۔ چونکہ گورنمنٹ برطانیہ کو سرحد افغانستان کا اس وقت سے بڑا خیال تھا۔ پس شاہ شجاع الملک کو مدد دینا مناسب تصور کر کے زیر کمان جنرل کمناٹن و اسکندر برنس صاحبان لشکرات روانہ کئے جو براستہ ریاست بہاولپور و سندھ و کچھی اور درہ بولان کو گذر کر کے شالکوٹ پہنچے یہ سال ۱۰۴۰ھ تھا جب شجاع الملک بمعہ افواج سرکاری شکارپور سندھ میں پہنچا خانصاحب میر محراب خان نے سید محمد شریف و نائب محمد حسن کو واسطے شرف سلام پادشاہ شجاع الملک بھیج دیا۔ مگر بعد اس کے کہ خود اسکندر برنس صاحب نے کلات میں پہنچکر خان صاحب سے استدعا کی کہ خود بدولت بخدمت پادشاہ بمقام شالکوٹ مشرف ہوں اور پادشاہ کو مدد دیویں نہ خان صاحب خود آئے نہ کچھ مدد دی۔ بلکہ جب زیادہ تر افواج سرکاری بجانب افغانستان چلی گئی۔ پیچھے جو افواج واسطے انتظام راستہ اور آمد و رفت رسد و اسباب کے علاقہ بلوچستان میں رہ گئی ان کے ساتھ اقوام براہوئی و بلوچ نے سخت بدسلوکی کی۔ چنانچہ اقوام مری کے اوپر سرکار کو فوج بھیجنی پڑی اسی طرح درہ بولان میں اور کچھی میں سرکاری فوج کا بہت نقصان ہوا وجہ یہ تھی کہ حکومت افغانستان یعنی کابل و قندھار خاندان پادشاہ احمد شاہ سے نکل کر بخاندان وزیر خیل یعنی محمد زئی سرداروں کے خاندان میں منتقل ہو گئی تھی اور خان کلات اور براہوئی بلوچ لوگ شجاع الملک سے امید ہائے خود منقطع کر کے امیران کابل و قندھار سے پیوند کر چکے تھے اور شک کرتے تھے کہ شجاع مشکل سے پھر سلطنت افغانستان پر قائم ہو سکے گا۔ اس واسطے مدد دہی پادشاہ مذکور سے پہلوتہی کی۔ جب پادشاہ شجاع الملک افغانستان پر قبضہ کر چکا بقدر ضرورت افواج سرکار برطانیہ افغانستان میں رہیں باقیماندہ واپس ہو گئیں تب پیش گاہ شاہ و کمناٹن صاحب بہادر چیف افسر افواج سرکاری سے حکم صادر ہوا۔ کہ میر محراب

Marfat.com

خان سے بابت اس کے نہ حاضر ہونے یہ سلام پادشاہ نہ مدد دینے بلکہ تکلیف پہنچانے افواج سرکاری وغیرہ وغیرہ کے جواب لیا جاوے۔ چنانچہ لبدین صاحب پولٹیکل افسر بمعہ دستہ فوج بجانب کلات تعینات ہوا۔ میر شہنواز خان جو میر محراب خان کا بڑا بھاری رقیب تھا۔ موقع پاکر بامید ملنے خانی کلات بلوچستان ہمراہ لبدین صاحب بجانب کلات روانہ ہوا۔ ہر چند کوشش ہوئی کہ میر محراب خان سلام کرے یا کلات کو چھوڑ دیوے۔ مگر محراب خان مقدمہ کرتے پر اور اپنی جان دینے پر مستعد رہا۔ سرداران سراوان و جھلاوان باوجود طلب داشت میر محراب خان کے ساتھ دپہ جمع نہ ہوئے۔ سرداران سراوان بباعث قتل سردار مہراللہ خان رئیسانی اور سرداران جھلاوان بباعث قتل سردار قادر بخش زرک زئی میر محراب خان سے ناراض تھے۔ منجملہ اولس بوا ہوئی اور بلوچ کے بہت تھوڑے لوگ جمع ہوئے شائد کل مجموعہ ملازمان اور اولس و زمیندار و عملہ وغیرہ جب سرکاری فوج کلات پر آئی ہمراہ محراب خان کے دو تین سو نفری سے زیادہ نہ تھے۔ بلکہ جب فوج داخل شہر ہوئی میری میں ہمراہ میر محراب خان کے قریب شصت نفری باقی تھی منجملہ جس کے ہمراہ خان موصوف کے چند نفر مقتول ہوئے اور چند نفروں نے سلام کرنے سے امان پائی۔ تفصیل ان لوگوں کی جو اس موقعہ پر ہمراہ میر محراب خان کے شہید ہوئے یہ ہے۔ سردار ولی محمد مینگل شاہی زئی۔ میر تاج محمد مینگل شاہی زئی۔ محمد علی مینگل شاہی زئی دیگر سہ نفر ہا مینگل۔ میر عبدالکریم رئیسانی عمر زاد سردار اسد خان رئیسانی۔ شہ قاسی تور محمد ملازم دربار خانصاحب ارباب خان محمد دہوار زمیندار علاقہ کلات کابلی زئی۔ دیوان بچہ رام از خاندان دیوان ہا ہند و ملازم قدیم خان صاحب سردار داد کریم چیزو زئی شہوانی اسکلکوی سردار شہباز خان نیچاری جھلاوان بدل خان برادر شہباز خان نیچاری زخمی شدید۔ ایک کس جتوئی کلاتی برادر سردار محمد خان لہڑی فاضل محمد برادر دار و خہ گل محمد۔ از خاندان نائب محمد حسن ایک برادر زادہ اس کا قتل ہوا۔

معتبران ذیل نے شہنواز خان اور لبدین صاحب کو سلام کیا کچھ دن نظر بند رہے۔ پھر آزاد کئے گئے۔ نائب محمد خان رستم زئی۔ آخوند محمد صدیق۔ سید محمد شریف نائب عبدالعزیز بعد مقتولی میر محراب خان و قبضہ میری کلات میر شہنواز خان والی کلات اور لبدین صاحب

Marfat.com

بطور ریپ لٹیکل افسر ہمراہ ان کے کلات میں رہے۔ جس وقت افواج سرکاری شالکوٹ سے بجانب کلات روانہ ہوئی تھیں خان صاحب میر محراب خان نے پاس سردار رشید خان زرک زئی جھلاوان سردار کے بی بی اللہ ڈنی دختر خود کو بمعہ آخوند صاحب واسطے طلب لشکر کے بھیج دیا۔ اور میر نصیر خان کو بمعہ داروغہ گل محمد واسطے جمع آوری لشکر کی جانب نوشکی وخاران بھیج دیا تھا۔ مگر رشید خان زرک زئی نے مدد دینے سے انکار کیا۔ نصیر خان و داروغہ گل محمد کچھ لشکر جمع کر کے لائے تھے۔ جب منگوچر میں پہنچے۔ حال شہادت میر محراب خان و مفتوحی قلعہ کلات کا سنا تب داروغہ گل محمد میر نصیر خان کی خوب خاطر داری کی اور اپنے پاس رکھا۔ بلکہ اپنا داماد بنایا۔ میر خداداد خان اس وقت تک پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ مقتولی میر محراب خان کے ششماہ بعد مٹھڑی میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ اولسی لوگ میر محراب خان سے ناراض تھے۔ مگر میر صاحب شہنواز خان کی خانی بھی دل سے پسند نہ کی۔ چنانچہ اکثر بڑے سرداران سراوان وجھلاوان میر شہنواز خان کے پاس سلام کے واسطے نہ آئے۔ قریب ایک سال کے شہنواز خان خانِ کلات رہا۔ اتنے میں ملازمان میر محراب خان جو باعث مقتولی میر محراب خان دربدر ہو گئے تھے۔ سرداران سراوان جھلاوان سے واسطے لانے میر نصیر خان و نکالنے میر شہنواز خان کو کوشش کرتے رہے۔ آخر ان کی کوشش معرفت سید علی محمد شاہ سکنہ مستونگ ہمراہ سرداران سراوان کارگر ہو گئی۔ چنانچہ اول سرداران سراوان زیادہ تر سردار محمد خان شہنوانی نے مستونگ میں بغاوت شروع کی میر نصیر خان کو جو اس وقت خاران میں تھا۔ طلب کیا اور میر نصیر خان بمعہ سردار آزاد خان مستونگ میں آیا۔ اکثر سرداران سراوان اس کے ساتھ شامل ہو گئے رفتہ رفتہ سرداران جھلاوان بھی نصیر خان سے شامل ہو گئے کلات پر حملہ کر کے میر شہنواز خان اور لبدین صاحب کو نظر بند کیا۔ شہنواز خان تو بمعہ عیال و اطفال کے نکال دیا گیا۔ چنانچہ وہ براہ مولہ بجانب سندھ چلا گیا۔ لبدین صاحب نظر بند رہا۔ کچھ عرصہ بعد میر نصیر خان کچھی میں گیا۔ لبدین صاحب کو بھی ساتھ لے گیا۔ اس عرصہ میں سرکار برطانیہ نے ملک سندھ کو میران ٹالپور سے لے کر اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔ اور شکارپور میں اپنی چھاؤنی مقرر کی تھی۔ جب نصیر خان کچھی میں آیا تو پوستین صاحب نے سرکاری فوج لے کر خان صاحب پر حملہ کیا۔ خان صاحب نے شکست کھا کر کچھی چھوڑ دی۔ سرکار انگریزی نے قریب ایک سو نفر از قوم

Marfat.com

براہوئی زیادہ تر جہلاوان جس میں میر لوہیر سردار موسیانی وچند نفر زرک زئی وصالح محمد سردار ڈایان اور صاحب داد زرک زئی۔ عزیز محمد زرک زئی۔ منگی زرک زئی۔ شاد محمد زرک زئی۔ اور چند نفر معتبر موسیانی تھے۔ قید کر کے سندھ میں بھیج دیئے۔ اس عرصہ میں سرکاری فوج نے میر نصیر خان پر ڈھاڈر میں حملہ کیا اور خان صاحب کو شکست ہوئی بوقت بھاگنے کے لبدین صاحب کو اس سپاہی نے جس کے وہ چارج میں تھا قتل کیا۔ خان صاحب بعد شکست کھانے کے پنجگورہ کی طرف چلا گیا۔ پھر کلات میں آیا۔ اس عرصہ میں راس بیل صاحب پولٹیکل افسر تھے۔ میر نصیر خان سے صلاحیت وانجام کیا۔ پچھلے معاملات مساوی تصور کئے گئے برائے آئندہ صلاحیت ہوئی۔ سرکار برطانیہ نے میر نصیر خان کو خان کلات تسلیم کر کے مبلغ پچاس ہزار روپے سالیانہ مواجب دینا کیا۔ اور خان صاحب نے سرکار انگریزی کو بجائے پادشاہان افغانستان اپنا سرپرست اور شہنشاہ تسلیم کیا براہوئی قیدی جو سکھر میں لے گئے تھے چھوڑ دیئے گئے اور آمد ورفت ملازمان ورعیت کی سندھ کے بعد شروع ہوئی نائب محمد حسن وزیر خان صاحب کا مقرر ہوا۔ اور ملا احمد وکیل از طرف خان صاحب کے بخدمت صاحبان سندھ مقرر ہوا کچھ دن بعد جب کہ سرکار سندھ نے چھاؤنی بمقام جیکب آباد ڈالی میر نصیر خان نے جیکب آباد میں جاکر صاحبان سندھ سے ملاقات کی۔ اس وقت قریب آٹھ ہزار براہوئی بلوچ وغیرہ ہمراہ خان صاحب کے جیکب آباد میں گئے تھے۔ سرکار انگریزی نے علاوہ پچاس ہزار سالیانہ کے کچھ اسلحہ بندوق وغیرہ بھی خان صاحب کو دیئے اور بڑی خاطر تواضع کی۔ جب خان صاحب واپس اپنے علاقہ میں آیا اس نے فوج بھرتی کرنا شروع کیا اور چاہا کہ وہ اپنے ملک میں حکومت زور سے قائم کرے۔ چونکہ اس سے آگے رواج اپنی فوج کا نہیں تھا۔ صرف بطور اوس داری بصلاح سرداران براہوئی کے انتظام ملک کا ہوتا تھا۔ مگر اس سے سردان براہوئی کسی قدر ناخوش ہوئے چونکہ اس عرصہ میں محمد حسن وزیر کا بہت غلبہ تھا۔ برائے نام خان میر نصیر خان تھا۔ کل کاروبار وزیر چلاتا تھا۔ وہ خود وزیر اعظم دربار خان صاحب ہی مقرر تھا۔ اور اس کا بھائی محمد امین خان نائب کچھی کا تھا اور سردار ملا محمد رئیسانی سردار کلان سراوان سردار تاج محمد خان زرک زئی سردار کلان جہلاوان دونوں نائب محمد حسن خان کے داماد تھے۔ جب میر نصیر خان جیکب آباد

Marfat.com

سے واپس آیا تو اس کو نسبت وزیر محمد حسن کے کچھ شک پیدا ہو گیا۔ اس لئے اس نے نائب محمد حسن کو قید کر لیا۔ جو قید میں ہی فوت ہوا۔ محمد امین کو نائبی سے نکالا۔ لالہ گنگا رام منشی کو بایں خیال کہ یہ ہندو ہے کسی سردار سے سازش یا تعلق نہیں کر سکے گا۔ اپنا وزیر مقرر کیا۔ آخر الامر سال ۱۲۷۳ھ میں میر نصیر خان جب کچھی سے واپس بجانب کلات آتا تھا۔ تو بمقام انجیرہ بیمار ہوا۔ کلات سے حکیم طلب کیا گیا۔ اس وقت داروغہ گل محمد کلات میں تھا کہتے ہیں کہ داروغہ نے کسی حجام کو جو حکیم بھی تھا واسطے دوائی کے بھیج دیا۔ اس حکیم کے علاج سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوا۔ اور بتاریخ ۹، ماہ شوال ۱۲۷۳ھ خان موصوف جان بحق تسلیم ہوئے۔ بعضے لوگ شک کرنے لگے کہ شاید حکیم فرستادۂ داروغہ نے کچھ حرکت کی ہے۔ مگر سوائے گمان کے ثبوت کچھ نہیں تھا۔ اس لئے سب لوگ خاموش ہو گئے۔

میر نصیر خان نے قریب اٹھارہ سال حکومت کی اس کے ایام حکومت میں رعایا و اولسی لوگ عموماً خوش رہے۔ چنانچہ اب تک اس کا تمام خوبی اور نیکنامی سے یاد کرتے ہیں اور اس کی وفات پر تمام بلوچستان میں سخت غم و الم ہوا۔ چونکہ میر نصیر خان صاحب کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ وارث تخت دو صاحبان مندرجہ ذیل۔

میر اعظم خان برادر حقیقی میر محراب خان جو سن رسیدہ آدمی تھا۔ میر خداداد خان برادر علاتی میر نصیر خان جو اس وقت عمر میں قریب اٹھارہ سالہ تھے سمجھے گئے بعض سرداران اور اہالیان دربار کی رائے ایک طرف اور بعض کی دوسری طرف تھی۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ منجانب اللہ میر خداداد خان صاحب کا قرعہ تیز تھا۔ تخت خانی کلات اس کی قسمت میں آیا۔ چنانچہ جس وقت میر نصیر خان کو اپنے بزرگوں کے گورستان میں تجہیز و تکفین کیا گیا۔ تو اسی موقع پر سردار تاج محمد زرکزئی جہلاوان سردار وغیرہ اہالیان دربار نے میر خداداد خان کو خلعت خانی کا پہنایا اور شادیانے بجنے لگے۔ اور بی بی گنجان جو سوتیلی ماں میر خداداد خان کی تھی۔ اور جو بباعث اعلیٰ خاندانی و رشتہ داری ہمراہ سردار سرادان و عقلمند ہونے کے بلوچستان میں خوب نام رکھتی تھی۔ بلکہ جب کہ میر نصیر خان بعد مقدمہ کچھی کے بجانب خاران و پنجگور چلا گیا تھا۔ اس بی بی مذکورہ نے راس بیلہ صاحب سے معرفت اپنے وکلاء کی بندوبست

Marfat.com

صلاحیت مابین سرکار انگریزی اور میر نصیر خان کے کیا تھا۔ اس واسطے بھی یہ بہت نامور ہو گئی تھی۔ وہ بھی خداداد خان کی طرف ہو گئی۔ اگرچہ میر خداداد خان کی اپنی والدہ چھوٹے خاندان سے تھی۔ مگر بی بی گنجان نے میر خداداد خان کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ اور بالکل اس کی طرفدار ہو گئی۔ تھوڑے روز بعد دو امور پر فیما بین اہالیان دربار و سرداران نزاع پیدا ہو گئی۔ پہلا امر یہ ہوا کہ سردار تاج محمد کی ہمشیرہ مراد بی بی میر نصیر خان کی فوتیدگی سے بیوہ ہو گئی تھی۔ ماں کی طرف سے سردار مراد خان فرقہ موسیانی سے نزدیک تھا۔ مراد خان چاہتا تھا کہ خداداد خان اس بی بی سے نکاح کرے۔ تاج محمد کا بھی یہی خیال تھا۔ مگر خداداد خان اور بی بی گنجان زیادہ تر یہ چاہتی تھی۔ کہ تاج محمد اپنی دختر جان بی بی کا ناطہ خداداد خان کو دیوے مجبوراً تاج محمد نے ناطہ دختر خود دینا قبول کر لیا۔ اس سے مراد خان موسیانی سردار تاج محمد سے ناراض ہو گیا۔ اور تاج محمد بھی کسی قدر ناخوش ہوا کہ خلاف مرضی اس کے اس کی دختر کا ناطہ خان صاحب لینا چاہتے تھے دوئم بی بی ماہ گنج والدہ میر نصیر خان کے پاس سامان از قسم اسلحہ و جواہرات و نقدی وغیرہ موجود تھا۔ خداداد خان جلدی اس کو اپنے قبضے میں لانا چاہتے تھے۔ اور بی بی موصوفہ نہیں دیتی تھی اس پر اہالیان دربار و سرداران دو فریق ہو گئے۔ بجانب میر خداداد خان دار و غہ گل محمد، سردار مراد خان موسیانی۔ فیض محمد بابی وکیل دربار قندھار لالہ گنگا رام وزیر۔ بی بی گنجان۔ بجانب ماہ گنج بی بی والدہ میر نصیر خان شہ غاسی تاج محمد نائب عبدالعزیز۔ شہ غاسی ولی محمد۔ محمد خان رستم زئی سردار تاج محمد نرک زئی برادر بی بی ماہ گنج۔ جام میر خان حاکم لس بیلہ اور نوردین۔ سردار مینگل بھی اس عرصہ میں وہاں آئے۔ چونکہ بی بی گنجان جام صاحب سے اس واسطے ناراض تھی کہ بی بی اللہ ڈنی دختر ش کی شادی جام میر خان سے ہو چکی تھی۔ اور بی بی اللہ ڈنی لس بیلہ میں بھی گئی۔ لیکن بباعث نااتفاقی واپس چلی آئی تھی۔ اس لئے بی بی گنجان نے جام میر خان اور سردار نوردین کو واسطے سلام کے خان صاحب کے پاس آنے نہ دیا۔ لہٰذا وہ دونوں بھی سردار تاج محمد سے شامل ہو گئے خان صاحب میری میں تھا۔ آخر لڑائی شروع ہوئی۔ چنانچہ سردار مراد خان موسیانی اور چند نفراد فوج خان اسی لڑائی میں مارے گئے آخر سردار ملا محمد خان رئیسانی نے درمیان آکر کسی قدر صلح کرائی مگر جھلاوان سردار ناراض ہو کر چلے گئے۔ بمقام خضدار سردار آزاد خان نوشیروانی

Marfat.com

بھی بموجب طلبداشت سردار تاج محمد اس کی مدد پہ پہنچ گیا۔ سردار تاج محمد نے پھر یہ ارادہ کیا کہ سرکار انگریزی کو فریاد کر کے خداداد خان کو خانی سے برطرف کرا کے میر اعظم خان کو خانِ قلات بنائیں مگر اس اثنا میں بعد بحث مباحثہ کے اس امر پہ صلاح ٹھہری لالہ گنگا رام کو وزارت سے برطرف کیا جائے بجائے اس کے شہ غاصی ولی محمد وزیر مقرر ہوئے وجہ ناراضگی سرداران و سروان و جہلاوان از گنگا رام زیادہ تر یہ تھی کہ میر نصیر خان نے جو نائب محمد حسن کو قید کر کے لالہ گنگا رام کو وزیر مقرر کیا تھا۔ نائب محمد حسن دونو سرداران کا خسر تھا۔ دونو سردار ناراض تھے۔ کہ گنگا رام نے یہ حرکت کی ہے۔ خداداد خان نیا خان ہوا تھا۔ اس کا اب تک پورا زور نہیں تھا۔ واسطے نکالنے گنگا رام کے سرداران نے موقعہ پایا۔ خان صاحب نے مجبوراً سرداران کی درخواست منظور کر کے گنگا رام کو وزارت سے برطرف کیا اور اس کو سرکار انگریزی کے ہاتھ میں دیدیا کہ دراصل گنگا رام ساکن روہڑی علاقہ سندھ کا تھا۔ اس عرصہ میں خداداد خان واسطے ملاقات صاحب کمشنر بہادر سندھ حیدرآباد گیا تھا۔ تجویز پختہ قائم کر کے واپس آگیا۔ عندالواپسی کچھی دختر سردار تاج محمد سے جس کی بات پہلے بات چیت ہو چکی تھی۔ ظاہراً بموجب رسوم ملک کے ناطہ نسبت کیا جب کلات میں آیا پھر بی بی مراد بیوہ نصیر خان سے نکاح کر لیا۔ چونکہ مراد بی بی سردار تاج محمد کی ہمشیرہ تھی۔

پس بہ روئے شریعت ایک ہی مسلمان کی ہمشیرہ اور دختر ایک ہی شخص کے نکاح میں جائز تصور نہیں ہو سکتیں۔ اس واسطے سردار تاج محمد ناطہ دختر خود دینے سے انکاری ہوا۔ اور بھی چند امور ایسے تھے۔ جس سے سرداران سراوان اور جہلاوان میر خداداد خان سے باطن میں ناراض رہتے تھے۔ ظاہرداری کی آمد و رفت تھی۔ شروع موسم سرما میں خان صاحب نے ارادہ دورہ کچھی کا کیا۔ براہ درہ مولہ روانہ ہوا۔ شیر دل خان پسر اعظم خان عموزاد میر داد خان اور دیگر سرداران سراوان اور جہلاوان بھی ہمراہ تھے۔ بمقام گنداواہ مقام کیا اتفاقیہ بوقت پیشین خان صاحب ہوا خوری کے واسطے سوار ہوئے۔ شیر دل خان بھی سواری میں ہمراہ تھا۔ دو تین غلام شیر دل خان کے ہمراہ تھے۔ اور دو تین سپاہی خان صاحب کے ہمراہ تھے۔ خان صاحب ہوا خوری کرتے ہوئے جب قریب خیمہ گاہ سرداران سراوان اور جہلاوان کے پہنچے۔ تو شیر دل خان نے موقع پا کر خان صاحب کے اوپر شمشیر چلائی۔ ایک دو زخم

Marfat.com

خود پہنچائے اور دو ایک غلامان شیر دل تے پہنچائے۔ میر خداداد خان سواری سے گر پڑا شیر دل خان بمعہ ہمراہیان خود سردارانِ سراوان اور جھلاوان کے کیمپ میں پہنچ کر پناہ گزین ہوا۔ سرداران شیر دل خان کے ساتھ شامل ہو کر اول ڈھاڈر میں آئے۔ پھر کلات پہنچے داروغہ عطا محمد محافظ قلعہ کلات کا تھا۔ اس نے قلعہ کلات حوالہ شیر دل خان کر دیا اور شیر دل خان والئے کلات ہو کر حکمرانی کرنے لگا کہتے ہیں کہ اس موقع پر براہوی لوگوں کو خزانہ کلات پر ہاتھ صاف کرنے کا خوب موقع ملا تھا۔ کیونکہ شیر دل خان کو بھی مال مفت ہاتھ میں آیا تھا اور سمجھتا تھا کہ صرف بمدد سرداران کے وہ خان ہوا ہے۔ براہوی لوگوں نے بہانہ روز و مواجب کئی دن کا خوب توشہ جمع کر لیا۔ میر خداداد خان اگرچہ سخت زخمی ہوا تھا۔ مگر زندہ بچ گیا جب کچھ آرام ہوا تو بجانب کلات روانہ ہوا اور جب سوراب میں پہنچا تو حال قابض ہونے شیر دل خان کا حکومت کلات پر سن کر نا امید ہوا اور بطرف وڈھ چلا گیا۔ بیزنجو سردار نے حتی المقدور خدمت کی۔ لیکن ہمراہ شیر دل خان روانہ ہو کر زیارت میں متصل کلات پہنچا لیکن کچھ بندوبست صلاحیت نہ ہوا۔ بمقام کہنک جو صدر مقام سردار سراوان کا تھا کچھ عرصہ وہاں رہا۔ وہاں سے نا امید ہو کر بطرف نوشکی راہ سرحد حبیب آباد پر چلا گیا۔ اکثر ملازمان و فوج نے بھی خداداد خان کا ساتھ چھوڑ دیا۔ منجملہ ملازمان شہ غاسی ولی محمد۔ نائب عبدالعزیز وکیل ملا محمد خان یہ نامور ملازم باقی ہمراہ رہ گئے تھے بلکہ دو چار روز پہلے مضروب ہونے شیر دل خان سے دو ملازمان قدیمی بھی نا امید ہو کر خان کو چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ صرف ایک مسمی نواب ملا محمد خان آخیر تک خان موصوف کے ساتھ رہا۔ میر خداداد خان اگرچہ نصیر آباد میں متصل حبیب آباد بیٹھا تھا۔ مگر سرداران اور ملازمان سے بذریعہ دینے طمع اور توقع کے کوشش کر رہا تھا کہ کسی طرح شیر دل خان کو ماریں اور اس کو پھر خان بنائیں۔ شیر دل خان کو جب قریب زائد از ایک سال حکومت کلات پر گذر گیا۔ تو وہ سرداران اور عطا محمد وزیر سے بھی کسی قدر شکی ہو گیا۔ سرداروں کو اور اہالیان دربار کو ایک طرف تو میر خداداد خان سے وعدے اور امیدیں مل رہی تھیں دوسری طرف تو میر خداداد خان سے وعدے اور امیدیں مل رہی تھیں۔ دوسری طرف شیر دل خان سے بباعث اس کے تلون مزاجی خائف رہتے تھے۔ تب شیر دل خان کمانیر نے فوج سے سازش کی اور

Marfat.com

بمقام نڑدورہ مولہ جب کہ شیر دل خان تبقریب سیر کے سواری پہ باہر نکلا اور اپنی فوج میں آکر ڈیرہ شیر خان کمانیئر پہ چلم نوش کرنے لگا تو مسمی افضل سپاہی نے طپنچہ دے مارا۔ شیر دل خان نے گھوڑا دوڑایا مگر چند قدم چل کر گھوڑے سے گر گیا۔ اور شیر خان نے برسر پہنچ کر تلوار سے اس کا کام تمام کر دیا۔ اگرچہ ظاہرا سرداران براہوی شیر خان کمانیئر کے گرفتاری کے درپے ہوئے مگر شیر دل خان فوت ہو چکا تھا۔ اس لئے فی الفور سرداران نے سوار بجانب خدا داد خان روانہ کئے۔ چنانچہ میر خدا داد خان جلدی کچھی میں پہنچ کر پھر خانی پہ مستحکم ہوا۔ اور کلات میں پہنچ کر دختر سردار تاج محمد سے شادی کی۔ کیونکہ اس عرصہ میں مراد بی بی ہمشیرہ تاج محمد خان فوت ہو چکی تھی تب تاج محمد کو اپنی دختر کی شادی دینے میں کوئی عذر باقی نہ تھا۔ جب خان صاحب دوبارہ گدی نشین ہوا تو بھی دزیہ شہ غاسی ولی محمد کو مقرر کیا۔ البتہ داروغہ عطا محمد کاروبار اوس داری میں ممتاز تھا۔

اسی سال میں خان صاحب نے املاک میر کمال خان ایلیانزئی جو بجانب حضدار کے تھے۔ ضبط کئے چونکہ میر کمال خان کی دو ہمشیرہ تھیں۔ ایک بی بی چاغی منکوحہ میر شہنواز خان اور ثانی نور بی بی والدہ جام میر خان بنا بریں جام میر خان لشکر خود اور سردار نور دین مینگل جو جام صاحب کا خسر پوہ تھا قریب آٹھ دس ہزار لشکر جمع کر کے ملک حضدار پر آئے۔ ادھر سے شہ غاسی ولی محمد قریب ایک ہزار لشکر خان صاحب جمع کر کے حضدار کی طرف روانہ ہوا۔ اور سردار تاج محمد داروغہ عطا محمد لشکر جھلاوان سے جمع کر کے آئے۔ ہمراہ جام صاحب و نور دین جنگ ہوئی۔ جس میں لشکر جام صاحب نے شکست کھائی۔ اور جام میر خان اور سردار نور دین مینگل نے اطاعت قبول کی۔ جس کو شہ غاسی قید کر کے کلات میں لایا۔ اس وقت سے شہ غاسی ولی محمد بلوچستان میں نامور ہو چلا۔ اس لڑائی میں جام اور مینگل کی طرف سے بہت لوگ مارے گئے۔ خانصاحب کی فوج کے معتبران جھلاوان حسب ذیل مقتول آئے۔

بہاول خان زرک زئی۔ سردار صفر خان موسیانی جام موسیانی شفیع محمد موسیانی صالح محمد ڈایاں زخمی ہو کر تھوڑے دن بعد فوت ہوا۔ کریم بخش قنبرانی کچھ عرصہ بعد خان صاحب پھر کچھی میں گئے اور بھاگ میں مقام کیا۔ سرداران سراوان اور جھلاوان سب جمع ہوئے۔ جام میر خان اور نور دین مینگل بھی بطور نظر بند ہمراہ تھے۔ اگرچہ شہ غاسی ولی محمد بموجب سفارش سرداران سراوان اور جھلاوان دزیہ ہوا تھا۔ مگر داروغہ عطا محمد سے اس کی عداوت ہو گئی تھی۔ سردار لوگ داروغہ عطا محمد کیساتھ

Marfat.com

دوستی رکھتے تھے۔ شہ غاسی اس بات کے درپے ہوا کہ سرداران تاج محمد و ملا محمد کو گرفتار کر کے قید میں ڈالے خان صاحب کو ان سے خوب برگشتہ کیا۔ اور یہ سمجھایا کہ جب تک یہ دونوں سردار موجود ہیں۔ تمہاری خانی مستقل نہیں ہوگی۔ سرداران ملا محمد و تاج محمد کو خبر پڑی مگر سردار تاج محمد نے باعث رشتہ داری خان صاحب کے باور نہ کیا۔ ملا محمد رخصت لے کر مٹھڑی چلا گیا۔ آخر خان صاحب نے تاج محمد کو گرفتار کرا کے قید میں ڈالا۔ وہ قریب آٹھ ماہ قید میں رہا۔ کہتے کہ قید میں خان کے حکم سے مار دیا گیا۔ جب تاج محمد کو قید کیا گیا۔ جام میر خان اور نوردین کو دلاسا دے کر اپنے ملک میں بھیج دیا، سردار ملا محمد اور دوسرے سردار سراوان اور جھلاوان اس دن سے میر خداداد خان سے باغی ہو گئے۔ پھر تا وقتیکہ ۱۸۷۶ء میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے مابین ان کے اور خان صاحب کے بمقام مستونگ فیصلہ کیا۔ خان صاحب کے دربار میں بخوشی خود وہ کبھی نہ گئے۔ جام میر خان اور نوردین اگرچہ ظاہراً خانصاحب سے صلح کر کے چلے گئے تھے۔ مگر جاتے ہی باغی ہو گئے کئی دفعہ خان صاحب نے فوج لس بیلہ اور وڈھ میں روانہ کی۔ کبھی لس بیلہ کو خانصاحب اپنے زیر قبضہ کر لیتے، کبھی پھر جام اور نوردین قابض ہو جاتے۔ سردار آزاد خان نوشیروانی بھی خداداد کے سخت برخلاف تھا۔ وجہ یہ تھی کہ میر نصیر خان آزاد خان کا داماد تھا۔ نصیر خان کے فوت ہونے سے دختر میر آزاد خان بیوہ ہو گئی تھی۔ ہر چند خداداد خان نے کوشش کی کہ اس عورت سے نکاح کرے۔ مگر اس نے اور سردار آزاد خان نے نامنظور کیا۔ چنانچہ سردار آزاد خان دختر خود کو بلا استرضائے خان صاحب اپنے وطن کو لے گیا۔ لیکن وہ بخانہ پدر خود فوت ہو گئی۔ تھوڑے سال بعد قریباً تمام اولس بلوچی خداد خان سے باغی ہو گیا۔ خان صاحب نے اپنی فوج کی ایزادگی کی کوشش کی مگر براہوئی لوگ کچھی وغیرہ میدان کو چھوڑ کر کوہستان میں چلے گئے۔ بلکہ سردار ملا محمد خان بمعہ چند سرداران سردار نوردین مینگل اور سراوان کے کابل میں امیر صاحب شیر علی خان کے پاس نسبت خان صاحب مستغاثی ہوا مگر چونکہ بلوچستان کا علاقہ سرکار عالیہ ہند سے تعلق رکھتا تھا۔ اس واسطے امیر صاحب نے دست اندازی کرنے سے انکار کیا۔ سرکار ہند کی طرف سے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقرر رہتا تھا۔ مگر زیادہ وقت بیکب آباد میں رہتا تھا۔ تھوڑے عرصے کے واسطے کلات میں آتا تھا۔ اس وقت تقاضا،

Marfat.com

حکمت عملی بھی یہی تھا کہ جس قدر ممکن ہو خان کو مدد دی جاوے۔ شہ غاسی نے ایک دفعہ لس بیلہ میں لشکر لے جاکر جام میر خان کو لس بیلہ سے نکال دیا۔ اور اپنی طرف سے شہ غاسی غلام جان کو نائب الحکومت لس بیلہ کا مقرر کیا۔ جام میر خان اور جام عالی خان پسر ش و میر ابراہیم خان برادر سردار نور دین کرلس بیلہ سے فرار ہو کر کراچی میں پناہ گزیں ہوئے تھے۔ ان کو سر ولیم میر لوپیدر صاحب کمشنر سندھ نے یعنی جام صاحب اور جام عالی خان و ابراہیم خان کو قید کر کے حیدر آباد میں بھیج دیا۔ کچھ عرصہ بعد جام عالی خان و ابراہیم خان حیدر آباد سے فرار ہو کر واپس لس بیلہ میں آئے۔ بمدد نور دین سردار مینگل لس بیلہ شہ غاسی غلام جان سے واپس چھین کر اپنے قبضے میں کر لیا۔ جام میر خان قید ہو کر پونا کو بھیجے گئے۔ جب سردار ملا محمد خان قندھار میں تھا۔ اس وقت سرداران لہڑی و محمد شہی وغیرہ نے متفق ہو کر مستونگ میں بلوہ کیا۔ خانصاحب نے شہ غاسی ولی محمد خان کو ان کی سرکوبی کے واسطے بھیج دیا۔ براہویوں نے فوج جمع کر کے قریب گورد لشکر خان صاحب سے مقابلہ کیا لشکر خان صاحب نے شکست کھائی۔ شہ غاسی ولی محمد زخمی ہوا اور پکڑا گیا مگر جب براہوئی سرداران شہ غاسی کو لے کر بموقع توپ واسطے قبضہ کرنے توپ وسامان کے آئے۔ شہ غاسی نے موقع پاکر توپ باشی کو اشارہ کیا اس نے توپ کو آگ دے دی۔ جس سے سردار جہانگیر خان لہڑی اور چند نفر معتبران براہوی قتل ہوئے۔ تب براہوئی حیران ہو کر فرار ہوئے۔ اور شہ غاسی کو چھوڑ دیا۔ شہ غاسی نے پھر اپنی فوج جمع کر کے مستونگ پر قبضہ کیا۔ اس موقع پر اقوام براہوئی سراوان خوب بہادری سے لڑے مگر افسوس ہے کہ تدبیر جنگ عمدہ نہ تھی۔ اور سب یکساں ہمعصر تھے۔ کوئی سردار نہیں تھا بے تدبیری سے جیتی ہوئی جنگ پھر ہار دی۔ اس وقت سرداران سراوان سے سردار و معتبر ذیل کام آئے۔ سردار جہانگیر خان لہڑی میر مبارک خان شہوانی میر سید خان سیدزئی بنگل زئی سردار خیل، شربت خان سیدزئی بنگل زئی صالح محمد دینار زئی۔ صالح خان رئیسانی۔ اس کے بعد سرداران سراوان نے کچھی میں پہنچ کر نائب ڈھاڈر کو قتل کیا۔ اور تمام کچھی میں غارتگری شروع کر دی۔ ایک دفعہ بولان میں ایک بڑا قافلہ غارت کیا۔ مطلب کہ ہر چہار طرف سے جنگ و فساد شروع تھا۔ مری اور بگٹی بھی جہاں ہاتھ پہنچتا نقصان کرتے۔ بلکہ خود سرداران سراوان کو ہتان مری میں جاکر مریوں کو

Marfat.com

لاتے اور کچھی کو غارت کراتے۔ سردار ملا محمد بھی واپس آیا۔ سیوی علاقہ امیر افغانستان کا تھا۔ امیر صاحب نے اس قدر سردار ملا محمد کی خاطر کی۔ کہ سرداران بارہ زئی سے جو نائب سیوی کے تھے۔ سفارش کی کہ سرداران سراوان کے عیال و اطفال کو پناہ دیویں۔ چنانچہ سرداران سراوان اکثر خانہ بدوش ہو کر سیوی میں رہتے تھے۔ اگرچہ خان صاحب کے پاس لشکر قریب پانچ ہزار کے ہو گیا تھا۔ تاہم ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا تھا۔ اولس کے لوگ اگرچہ بہ نسبت لشکر خان صاحب کے بدیست چند بلکہ اس سے بھی زیادہ تھے۔ مگر اولسی لوگ بھی آپس میں ایسے متفق نہیں تھے کہ یک صلاح ہو کر جنگ کر سکتے۔ بلکہ منجملہ اولس کے کئی لوگ سردار دں کے ساتھ باغی تھے۔ کئی لوگ خان صاحب کے ساتھ شامل ہو کر براہویوں کو مارتے تھے۔ شہ غاسی ولی محمد بہادری میں اور نیز تدبیر میں کامل وزیر تھا۔ اور نواب محمد خان جوڑ توڑ میں کامل و ماہر تھا۔ اس واسطے براہوئی لوگ بھی خان صاحب پر غالب نہیں آ سکتے تھے۔ بلکہ خان صاحب ان کے گھر میں نفاق ڈالے رکھتے تھے۔ اگرچہ پولٹیکل تعلق ریاست کلات کا سندھ سے تھا۔ مگر جب سے کپتان سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان زیر گورنمنٹ پنجاب مقرر ہو کر ڈیرہ غازی خان میں تعینات ہوئے صاحب ممدوح معاملات بلوچستان میں بہت مداخلت کرتے تھے۔ اور اس طرف کے حالات سے خوب آگاہی رکھتے تھے اور باعث رکھنے چارج تمنات مری اور بگٹی کے اکثر جیکب آباد میں ان کے معاملات کی صلاح وغیرہ میں شامل ہوا کرتے تھے۔ بالخصوص جب کرنیل فیئر صاحب پولٹیکل پرنٹنڈنٹ جیکب آباد کے تھے۔ اور کرنیل فیئر صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ صاحب اور کپتان سنڈیمن صاحب کا اس بارے میں اتفاق رائے ہو گیا۔ اور ان کی پالیسی ایک ہو گئی۔ اس واسطے کرنیل فیئر صاحب ان کو بلایا کرتے تھے اور رائے لیا کرتے تھے۔ پس سرکار کی پالیسی جو اس وقت بلوچستان میں تھی یا جو کارروائی بلوچستان میں سرکار کی طرف سے ہو رہی تھی۔ اس کا ذکر ہم نے باب سوم میں جہاں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کی خدمت بلوچستان کا ذکر کیا ہے۔ بیان کیا ہے۔ اس واسطے یہاں بہ لحاظ طوالت درج نہیں کیا جاتا۔ اور آخر الامر سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر بسال ۱۸۷۶ء کلات میں مشن لے گئے اور تمام تنازعات کو جو مابین براہوئی اور خان صاحب کے تھے۔ رفع کر کے

Marfat.com

صلح نامہ کیا۔ پس اس وقت سے جو کارروائی مابین خان صاحب اور سرداران کے جاری رہی اسکے سال ۱۸۹۲ء جب موصوف بمقام لس بیلہ جاں بحق تسلیم ہوئے۔ ان کے حالات باب تسعیر سے ہیں پائے جاویں گے۔ یہاں صرف اس قدر لکھنا مجھ کو باقی ہے کہ سال ۱۸۹۲ء میں جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب جو سچے دل سے خان صاحب میر خداداد خان کے دوست تھے فوت ہوئے۔ تو خان صاحب نے اس کا کچھ بھی رنج ظاہر نہیں کیا۔

بلکہ برخلاف اس کے یہ تصور کیا کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب اس پر زیادہ دست قدرت رکھتے تھے۔ ان کے وقت میں ان کو برائیوں سے پرانی دشمنی نکالنے کا موقعہ نہیں ملتا تھا۔ اب جو نیا ایجنٹ گورنر جنرل آوے گا تو اس کو اس قدر طاقت اور واقفیت نہیں ہوگی۔ اور اسلئے ہم کو خوب موقعہ ملیگا۔ لیکن بموجب این بیت۔

ما درچہ چنالیم و فلک درچہ خیال،
کارے کہ خدا کند فلک راچہ مجال ،

خانصاحب اب تک اپنی مراد کو نہیں پہنچے تھے کہ بمقدمہ مقتولی مستونی خود ملا فقیر محمد و پدر رشش ملا عبدالعزیز نائب بھاگ و غلام فاروق پسر مستوفی فقیر محمد و شیر خان ملازم مستوفی مذکور جو ساکن شررود علاقہ سرکار انگریزی کا تھا سر جیمس بروڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان نے خداداد خان کو واسطے جوابدہی مقدمہ مذکورہ کے بمقام کوئٹہ طلب کیا۔ خان صاحب اپنے چال چلن کو بمقدمہ مذکور بخوبی صاف نہ کر سکے۔ آخر استعفا کاربار ریاست سے دینا پڑا اور بجائے ان کے میر محمود خان ولیعہد و پسر کلان خان صاحب موصوف گدی نشین ہوئے اور میر خداداد خان صاحب نورالائی میں بھیجے گئے۔ جہاں اب تک رونق افروز ہیں۔ میر محمود خان صاحب نے عرصہ قریب دو سال سے عنان حکومت ریاست کلات اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ اور کارروائی ریاست اگرچہ بموجب قاعدہ قدیم ریاست کے چلا رہے ہیں۔ مگر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے مشوروں کی قدر دل سے کرتے ہیں۔ اور سرداران براہوی سے بھی خوب سلوک کرتے ہیں چنانچہ سرداران سراوان کو منجانب سرکار برطانیہ کچھ الاؤنس ملتا تھا۔ سرداران جھلاوان کو کچھ الاؤنس نہیں ملتا تھا۔ اس واسطے سرداران جھلاوان اکثر شاکی رہتے تھے۔ کہ ان کے ساتھ کیوں بمثل سرداران

Marfat.com

سراوان سلوک نہیں کیا جاتا۔ خانصاحب نے براہ مہربانی مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ از آمدنی سود مبلغان خزانہ ریاست خود کر سرکاری خزانہ میں بشرط سود جمع کرائے ہیں۔ واسطے الاؤنس سرداران جہلاوان منظور کیا ہے۔ اور نیز ایک سڑک کوئٹہ سے تا کلات رفاہ عام کے لئے تیار ہے ہیں۔ اور بھی خیالات ترقی ریاست اور انتظام ملک کے بموجب رویداد زمانہ کے رکھتے ہیں۔ چونکہ بلوچستان کا کچھ حصہ زیر انتظام افسران سرکار برطانیہ کے ہے جس کو برٹش بلوچستان کہا جاتا ہے۔ اور کچھ زیر انتظام خان کلات کے ہے۔ اور حدودات بالکل نزدیک ہیں۔ اور رعیت اور اوس قریباً ایک ہی قوم اور ایک ہی قسم سے ہیں۔ اس واسطے قدرتاً دونوں عملداریوں کے انتظام کا عکس لوگوں کے دلوں پر بہت کچھ اثر کر رہا ہے۔ ہر ایک خان کے معیاد اور تاریخ گدی نشینی اور رحلت اور شجع نامہ اور غیرہ کی بابت جس قدر حال مجھ کو دریافت ہو سکا ہے واسطے سہولیت ناظرین علیحدہ فہرست میں دیتا ہوں۔ تاکہ بروقت پیش ہونے کسی سند مہری خانصاحبان ماضی کے یا دریافت تاریخ عملداری کسی خانصاحب کے کارآمد ہو سکے۔

Marfat.com

فہرست خان ہائے کلات ابتدا میر احمد خان سے

نمبر شمار	نام خان	تاریخ پیدائش	تاریخ گدی نشینی	تاریخ فوتیدگی	تعداد سال حکمرانی	شجع ہائے مواہیر	ریمارک
۱	میر احمد خان				قریب ۳۰ سال		صرف اس قدر پتہ معلوم ہو سکتا ہے کہ جن دنوں میں اورنگ زیب بادشاہ دہلی اور شاہزادہ معزالدین حاکم ملتان کا تھا ان دنوں یہ خان کلات کا ہوا اور مرزا خان و بختیار خان نواب سیوی و کچھی کے تھے مابین ان کے چند دفعہ لڑائیاں ہوتی رہیں۔ تخمیناً بہ سال سنہ
۲	میر محراب خان				قریب ۱ سال		یہ خان درہ مولہ میں از دست نور محمد خان کلہوڑہ والئے سندھ قتل ہوا جو بادشاہ دہلی سے باغی ہو کر براہ درہ مولا ارادہ جانے ایران کا رکھتا تھا اور جس کو محراب خان نے بموجب ارشاد پادشاہ دہلی آگے جانے سے روکنا چاہا مابین دونو کے لڑائی ہوئی اور محراب خان مارا گیا۔

Marfat.com

۳	میر سمندر خان					قریب ۱۸ سال		جب میر محراب خان مقتول ہوا اسکے پسران میر احمد خان و عبداللہ خان کم عمر تھے اس واسطے سمندر خان چچرا بھائی اس کا خان ہوا۔
۴	میر احمد خان					قریب ۱ سال		بعد سمندر خان یہ خان ہوا لیکن عبداللہ خان برادرش نے اس کو قتل کیا اور خود خان ہوا۔
۵	میر عبداللہ خان					قریب ۲۰ سال	حاکم وقت ظل سبحانی عبداللہ خان سکندر ثانی	یہ خان قریب سال ۱۱۵۰ھ میں از دست افواج کلہوڑہ والی سندھ و کچھی بمقام خان پور حدود کچھی میں قتل ہوا جسکے خون بہا میں نادر شاہ نے ملک کچھی کا میر محبت خان اسکے پسر کلان کو بیاں کلہوڑہ سے دلوایا تھا
۶	میر محبت خان					۱۸ سال		میر عبداللہ خان کے تین پسران تھے۔ محبت خان۔ امتیاز خان۔ نصیر خان۔ بروقت فوتیگی عبداللہ خان تینوں جوان عمر تھے۔ پہلے محبت خان ہوا۔ لیکن امتیاز خان نے بلوہ کر کے جبراً خانی اس سے چھین لی۔ لیکن نادر شاہ نے امتیاز خان و نصیر خان کو نظر بند کر کے پھر خانی محبت خان کو دلوائی پہلی دفعہ تین سال دوسری دفعہ ۱۵ سال خانی پہ رہا پھر احمد شاہی میں بموجب استغاثہ سرداران براہوئی کے احمد شاہ نے محبت خان کو نظر بند کیا اور نصیر خان کو خان کلات بنایا

Marfat.com

نمبر شمار	نام خان	تاریخ پیدائش	تاریخ گدی نشینی	تاریخ نوتیدگی	سال تعداد حکمرانی	شجع ہائے مواہیر	ریمارک
۷	میر نصیر خان اول		سنہ ۱۱۷۵ھ	سنہ ۱۲۰۸ھ	۳۳ سال	اول حسبنا اللہ نعم الوکیل ونعم المولیٰ نعم النصیر ۱۱۷۵ھ دوم چو لطفِ خداد ستگیر من است محمد برا عدا نصیر من است	یہ خان سب سے زیادہ حکومت کلات پر رہا ہے اور بڑا نامور ہوا ہے اور اس نے اکثر قواعد مقرر کئے ہیں گویا کہ خانی کلات کو اسی سے رونق ہوئی
۸	میر محمود خان اول	سنہ ۱۲۰۱ھ	سنہ ۱۲۰۰ھ	سنہ ۱۲۳۶ھ	۲۴ سال		
۹	میر محراب خان دوم		۱۲۳۲ھ	۵ ربیع ۱۲۵۰ھ	۲۳ سال	گلے از گلشن محمود محراب سنہ ۱۲۲۰ھ	
۱۰	میر نصیر خان دوم		سنہ ۱۲۵۷ھ	۹ شوال سنہ ۱۲۷۴ھ	۱۶ سال	چو لطف خداد ستگیر من است محمد برا عدا نصیر من است	یہ خان قریب عمر ۳۵ سال میں بیماری سے فوت ہوا اس نے وہی شجع جو میر نصیر خان کلان کی دوسری مہر کا تھا استعمال کیا۔

Marfat.com

۱۱	میر خداداد خان	۱۲۵۵ھ	شوال ۱۲۷۳ھ	۱۳۰۹ھ میں بسکدوش ہوا	۳۶ سال	اول خداداد گاں را خداداد است دوم دین و دنیا مر اخداداد است		یہ خاندان اب تک زندہ و حیات لورالائی میں موجود ہے۔ لیکن کاروبار خانی سنہ ۱۳۱۰ھ میں استعفا دیا۔
۱۲	میر محمود خان مرحوم		سنہ ۱۳۱۰ھ					

Marfat.com

چونکہ چند خاندان رشتہ داروں یا ملازمان دربار ریاست قلات ایسے ہیں۔ جن کا چند موقعوں پر تواریخ خانصاحبان میں ذکر آچکا ہے اور لوگوں میں ابھی تک ان کی بابت یادگاریں چلی آتی ہیں۔ اس واسطے مناسب سمجھا گیا کہ بعد حالات خانصاحبان والی قلات کی ان کے معزز رشتہ داران اور معتبران ملازمان اہالیان دربار کا مختصر حال درج کیا جاوے۔

شجرہ نسب خاندان ایلتا زئی

شجرہ نمبر ۱

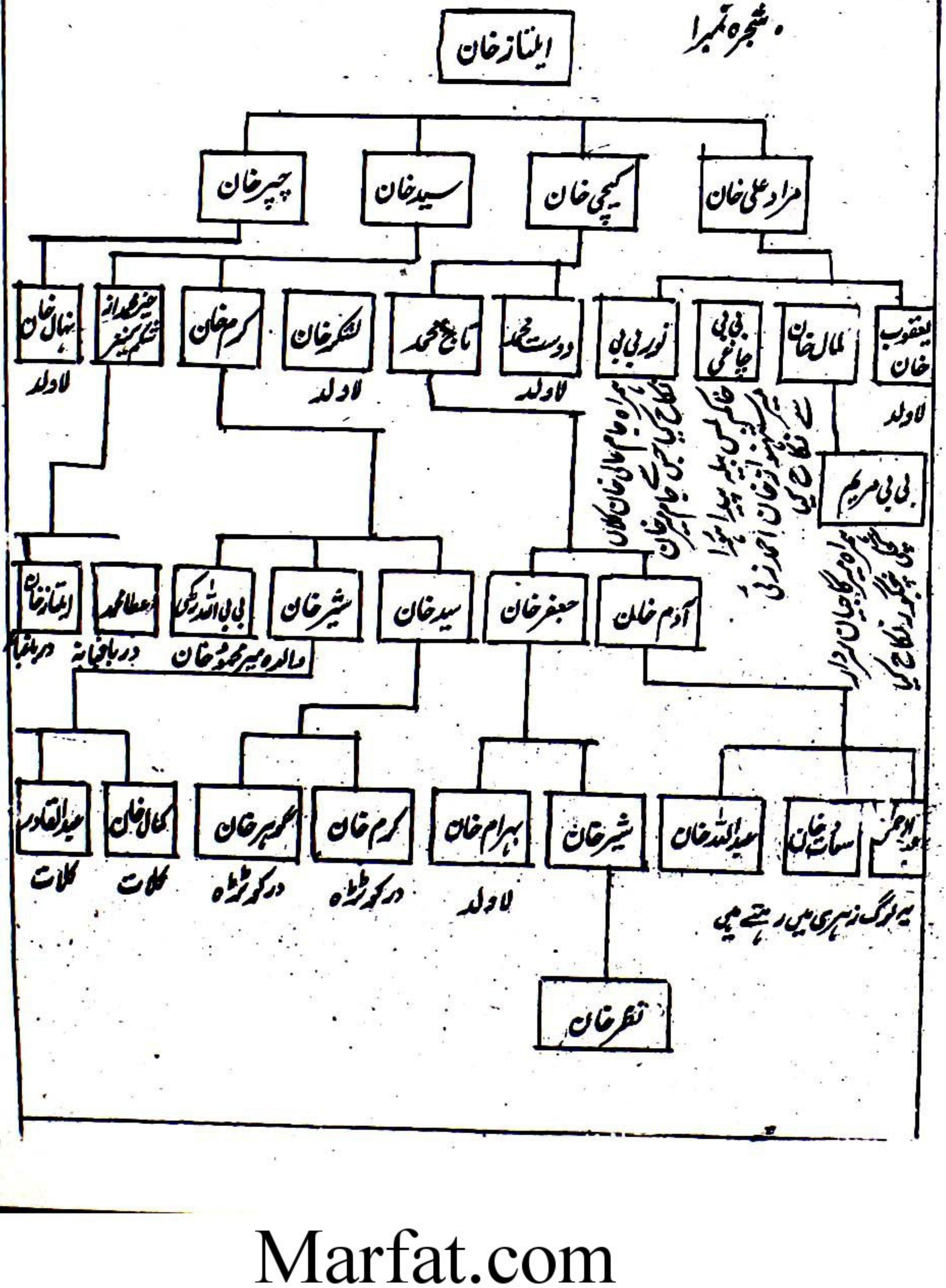

Marfat.com

واضح ہو کہ احمد زئی اور ایلتا زئی دونوں فرقہ قنبرانی کی شاخیں ہیں۔ احمد خان کی اولاد ہونے سے احمد زئی اور ایلتاز خان کی اولاد ہونے سے ایلتا زئی مشہور ہوئے۔ جو شجرہ نسب ایلتازئی کا اوپر تحریر ہوا۔ صرف اس ایلتا زئی سے جدا نہیں ہوئے۔ بلکہ اس سے پہلے اور ایلتاز تھا۔ بوقت میر نصیر خان اوّل اور چہار پسران ایلتاز خان زندہ ہے اور انہوں نے میر نصیر خان کو بہت مدد دی تھی۔ بلکہ ہمراہ خان مذکور نزد نادر شاہ قید میں بھی شامل رہے۔ جب میر نصیر خان کو خانی کلات کی نصیب ہوئی۔ یہ چاروں ایلتازئی بطور مصاحب کے دربار خان صاحب میں رہتے تھے ان کی رشتہ داری احمد زئی سے یا جام لس بیلہ سے یا سرداران کچھی سے ہوتی رہی ہے۔ شروع خانی میر خداداد خان میں اوپر جائیداد میر کمال خان ایلتازئی مابین خان صاحب اور جام میر جان حاکم لس بیلہ لڑائی ہوئی تھی۔ کہ جام میر خاں اپنی والدہ کا ورثہ مانگتا تھا اور خان صاحب نہیں دیتا تھا موجودہ زمانہ میں از خاندان ایلتازئی میر کرم خان و میر گوہر خان پسران میر سید خان نامدار اشخاص باقی ہیں یہ دونوں میر خداداد خان کی ہمشیرہ حقیقی بی بی فتح خاتون سے پیدا ہوئے۔ اور نیز یہ دونوں میر خداداد خاں کے داماد بھی ہیں۔ اور اکثر جائداد موروثہ خاندان ایلتازئی ہی ان کے قبضہ میں ہے۔ ان کی والدہ بھی اب تک حیات ہے اور یہ دونو کوئٹہ اور باغبانہ میں رہتے ہیں۔ میر محمود خان والئے کلات حال کی والدہ بی بی اللہ رکھی بھی اسی خاندان ایلتازئی سے ہے۔ بلکہ میر کرم خان و میر گوہر خان کے باپ کی حقیقی ہمشیرہ ہے۔ مگر آپس میں بہت اتفاق نہیں ہے۔ باقی چند ایلتازئی ہیں۔ مگر چنداں نامور نہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان آخوندزئی یا ملازئی

شجرہ نمبر ۲

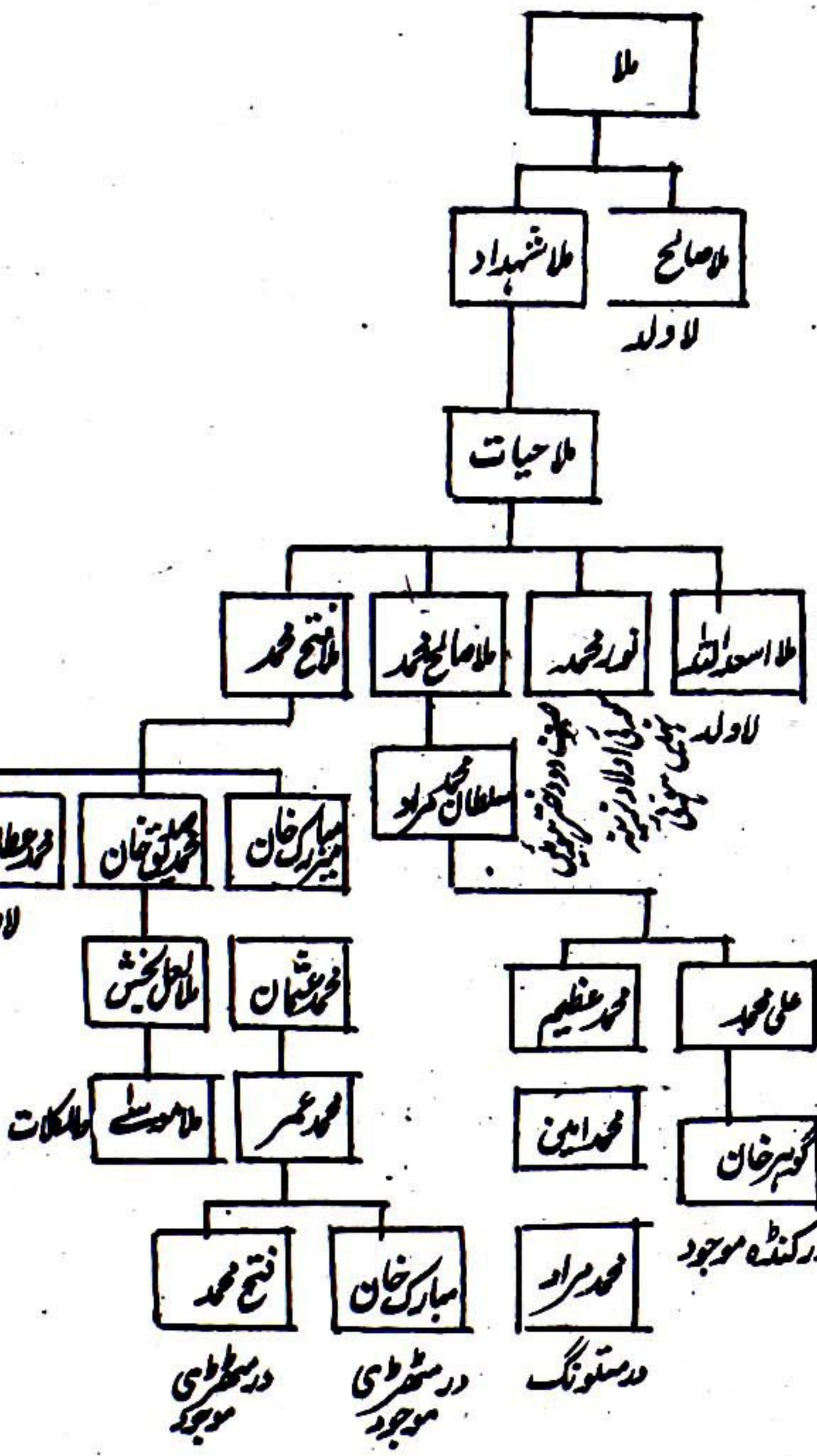

Marfat.com

واضح ہو کہ یہ خاندان ملا زئی یا آخوند زئی بہت مدت سے اس علاقہ میں مشہور چلا آتا ہے مختصر حال اس خاندان کا یہ ہے کہ بوقت خانی میر احمد خان دوم ملا صالح و ملا شہداد ہر دو برادران حقیقی تبلاش روزگار شیراز سے کلات میں آئے۔ چنانچہ ابتدائیں جو مکان رہائش کا ان لوگوں نے شہر کلات میں متصل میری تعمیر کیا تھا۔ اس کا نام اب تک شیراز مشہور ہے۔ چونکہ اس علاقہ میں خواندہ لوگوں کی قلت تھی۔ یہ دونوں ملا خوب خواندہ اور ہوشیار تھے اس واسطے دربار میر احمد خان میں جگہ پا گئے بلکہ بعد فوتیدگی میر احمد خان جب محراب خان اول خان کلات ہوا تو ملا صالح بمنزلہ وزیر کے تھا۔ بعد مقتولی محراب خان اول احمد خان نمبر ۳ اور میر عبداللہ خان خان کلات ہوئے تو بھی محمد صالح وزیر تھا۔ بلکہ بعد مقتولی میر عبداللہ خان میر محبت خان کے عہد میں بھی وہی وزیر رہا۔ اس کے بعد ملا صالح لاولد فوت ہوا۔ تب بوقت میر نصیر خان اول ملا حیات پسر ملا شہداد برادر زادہ ملا صالح وزیر ہوا۔ اس کے بعد ملا صالح دوم اور ملا فتح محمد وزیر ہوئے چنانچہ بایام خانی میر محمود خان و میر محراب خان فتح محمد مشہور وزیر تھا۔ فتح محمد محراب خان کی زندگی میں فوت ہو چکا تھا۔ اور میر مبارک خان پسر کلان ملا فتح محمد بھی حین حیات باپ خود میں از دست سردار قادر بخش زرک زئی مقتول ہوا تھا۔ پس وزارت محمد صدیق پسر دوم ملا فتح محمد کو پہنچی۔ بلکہ بایام مقتولی میر محراب خان کے بھی ملا محمد صدیق وزیر تھا۔ جو سردار رشید خان زرک زئی کے پاس واسطے جمع آوری لشکر کے گیا ہوا تھا۔ جب نصیر خان دوم ابتدار میں خان کلات ہوا محمد صدیق وزیر تھا۔ مگر بعد اس کے نائب محمد حسن زیادہ غلبہ پا گیا۔ اس واسطے آخوند زئی لوگ بیٹھ گئے اور محمد حسن وزیر ہوا۔ بعد نصیر خان اس خاندان کا دخل دربار کلات سے جاتا رہا۔ اب تک ان کو دربار میں کچھ دخل نہیں ہے۔ بزمانہ نادر شاہ و احمد شاہ ان آخوند خیل لوگوں کو بباعث واقف ہونے از ملک ایران و افغانستان دربار بادشاہان مذکور میں خوب رسائی تھی۔ اس واسطے یہ لوگ دربار خان صاحبان میں اور سرداروں کی نظروں میں زیادہ معزز اور باوقار معلوم دیتے تھے۔ مطلب کہ خان صاحبان کے بعد تمام بلوچستان میں یہ لوگ بڑے آدمی سمجھے جاتے تھے۔ بلکہ بباعث رسائی دربار بادشاہی کے خان صاحبان بھی ان کا لحاظ کرتے تھے۔ چنانچہ جب مبارک خان پسر ملا فتح محمد کو سردار قادر بخش زرک زئی جھلاوان سردار نے قتل کیا تھا۔ اس وقت شاہزادہ

Marfat.com

کامران از خاندان احمد شاہ افغانستان تھا۔ اور امیر فتح خان وزیر تھا۔ وزیر فتح خان نے برادر خود سردار مہر دل خان کو واسطے سزا دہی حاسدان آخوند فتح محمد بلوچستان میں بھیج دیا۔ تھا۔ مگر میر محراب خان والئے کلات نے پہلے سے سردار قادر بخش کو عوضہ خون مبارک خان میں قتل کرا دیا تھا۔ اور باقی ماندہ عبدالرحمن اور عبدالقادر کو جن کے اوپر آخوند مذکور اشتباہ اعانت رکھتا تھا۔ خانصاحب میر محراب خان نے بچا لیا تھا۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان نائب خیل

شجرہ نمبر ۳

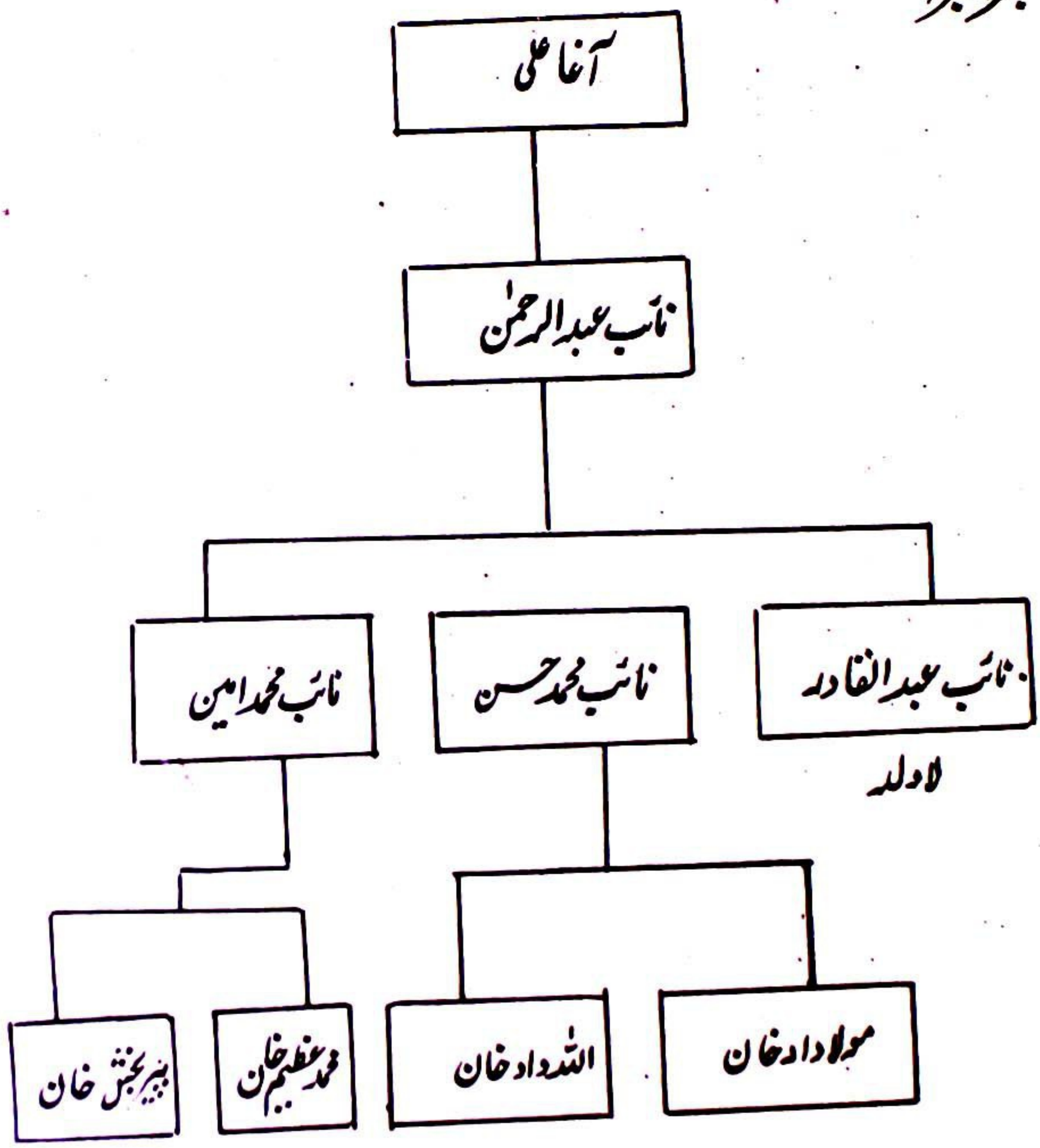

Marfat.com

یہ خاندان دراصل بدوزئی بنگل زئی میں ایک فرقہ کا نام ٹھینگی زئی ہے اس سے نکلتا ہے آغا علی کا نام دراصل علیخان تھا۔ اور وہ خان صاحب میر نصیر خان اول کے پاس نوکر تھا جب میر نصیر خان قندھار میں بحکم نادر شاہ نظر بند تھا تو اس وقت آغا علی بھی ہمراہ نصیر خان کے قید تھا۔ آغا کا خطاب نصیر خان نے اس کو دیا تھا۔ جب نصیر خان خانی کلات پر مسلط ہوا جو لوگ ہمراہ اس کے قید میں ثابت قدم رہے ہر ایک کو بقدر حیثیت و لیاقت ان کے دربار میں جگہ عطا کی پہلے قدم رہے ہر ایک کو بقدر حیثیت و لیاقت ان کے دربار میں جگہ عطا کی۔ پہلے خود آغا علی دربار میر نصیر خان میں مقرب تھا۔ لیکن اس کے بعد پسرش نائب عبدالرحمٰن بعہد میر محمود خان نائب کچھی کا ہوا وہ زیادہ نامور ہوا چنانچہ بزمانہ میر محراب خان نائب عبدالرحمٰن اور پسرش عبدالقادر کو دربار خان صاحب میں اس قدر دستگاہ تھی۔ کہ آخوند محمد صدیق اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ مبارک خان پسر آخوند فتح محمد وزیر کو سردار قادر بخش زرک زئی جھلاوان سردار نے بموجب صلاح نائب عبدالرحمٰن و عبدالقادر کے قتل کیا تھا۔ اس سے اس کی طاقت کا خوب اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وزیر مدار المہام خان کلات گیا تھا کہ وزیر سے مقابلہ کر سکتا تھا۔ آخر الامر بعد مقتولی میر محراب خان و خانی میر نصیر خان دوم نائب محمد حسن پسر دوم نائب عبدالرحمٰن نے اس قدر زور پایا کہ خاندان آخوند زئی کو دربار کلات سے محروم کر کے خود وزیر ہوا۔ اور اس کا بھائی محمد امین نائب کچھی کا تھا۔ اور نائب محمد حسن دونوں بڑے سرداران سراوان و جھلاوان چنانچہ سردار ملا محمد خان لیہانی سردار تاج محمد زرکزئی کو اپنا داماد کیا۔ ریاست کلات میں زیادہ تر طاقتور یہ دونوں سردار تھے۔ خان کلات بھی ان کے ہاتھ میں تھا۔ جب یہ دونوں سردار کلان بھی نائب محمد حسن سے رشتہ میں پیوند ہو گئے۔ تب گویا کہ مالک ریاست کلات کا نائب محمد حسن خان تھا۔ علاوہ اس کے نائب مذکور کو ذاتی لیاقت علمیت واقفیت اور قابلیت بھی عمدہ تھی۔ نائب محمد حسن نے بلوچی اور فارسی میں چند شعر اور غزلیں بھی کہی ہیں۔ چنانچہ شہادت میر محراب خان کا شعر بھی اسی معزز نائب نے کہا ہے۔ جو بسلسلہ حال میر محراب خان بجذبہ کتاب میں درج کیا گیا ہے اس نامور نائب یا وزیر کے مکانات شہر کلات میں اب تک زندہ یادگار موجود ہیں۔ ان کے دیکھنے سے بھی قیاس ہو سکتا ہے کہ اس شخص کو کس قدر دستگاہ تھی۔ لیکن ہمیشہ زمانہ ہر ایک

Marfat.com

شخص کے ساتھ یکساں نہیں رہتا اور کمال کو ہمیشہ زوال ہوا کرتا ہے۔ جب اس کا بخت کمال کو پہنچ چکا تھا۔ پھر زوال کی طرف رجوع ہوا۔ خان صاحب میر نصیر خان کے دل میں شک پیدا ہو گیا کہ اب نائب محمد حسن کو اس قدر طاقت ہو گئی ہے کہ اگر وہ چاہے تو ہم کو بھی خانی سے بدخل کر سکتا ہے۔ جب میر نصیر خان بعد ملاقات صاحبان عالیشان افسران برطانیہ جیکب آباد سے واپس آیا اس کو کچھ بندوقی ہا سرکار سے بطور خلعت کے ملیں۔ اور مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ مواجب مقرر ہوا۔ اور یہ صلاح دی گئی کہ وہ اپنے آپ کو مضبوط کر کے ملک پر حکومت کرے۔ تب اس نے کچھی میں آکر فوج بھرتی کرنی شروع کر دی۔ یہ بات نائب محمد حسن اور اس کے رشتہ داران سرداران اور جھلاوان کو ناپسند تھی۔ اسی کے اوپر مابین خان اور وزیر اور سرداران کے کچھ نا اتفاقی شروع ہو چلی بنا بریں میر نصیر خان نے دیکھا کہ جب تک وہ نائب محمد حسن کو قید نہیں کرے گا۔ اس کی حکومت پورے طور قائم نہیں ہو گی۔ چنانچہ اس نے نائب محمد حسن کو قید میں ڈال دیا جو آخر کار اسی قید میں فوت ہوا۔ اس دن سے اس خاندان کا زوال شروع ہوا۔ اور دربار کلات سے بالکل محروم ہو گئے۔ تب خان صاحب میر خداداد خان خانِ کلات ہوا۔ اس نے تمام جائیداد اور ملکیت اس خاندان کی ضبط کر لی۔ مولاداد والہ داد وغیرہ پس ماندگان ہذا بباعث رشتہ داری سردار ملا محمد خان رئیسانی سے شامل ہو گئے۔ اور قندھار تک بھی اس کے ہمراہ گئے البتہ جب سے مابین خان صاحب اور سرداران برا ہوئی انجام و صلاحیت مشہور ہوئی تب سے سرکار نے مولاداد خان والہ داد خان و عظیم خان کو کچھ نوکری دی چنانچہ فی الحال خان بہادر اللہ داد خان ممبر ٹیٹ بولان ہے اور مولاداد خان مبلغ پچاس روپیہ ماہوار پولیٹیکل پنشن پاتا ہے۔ اور عظیم خان تھانہ دار لیوی بولان کا ہے۔ اور جیب سے میر محمود خان صاحب خان کلات ہوتے ہیں۔ انہوں نے کچھ حصہ ملکیت منضبط کا جو خاص زر خرید بزرگان اس خاندان کا تھا۔ واپس کر دیا ہے۔ اب یہ لوگ زیر سایہ سرکار انگریزی آرام سے اور عزت سے گذران کر رہے ہیں۔

Marfat.com

شجرہ نسب داروغہ خیل

شجرہ نمبر ۴

مہر علی

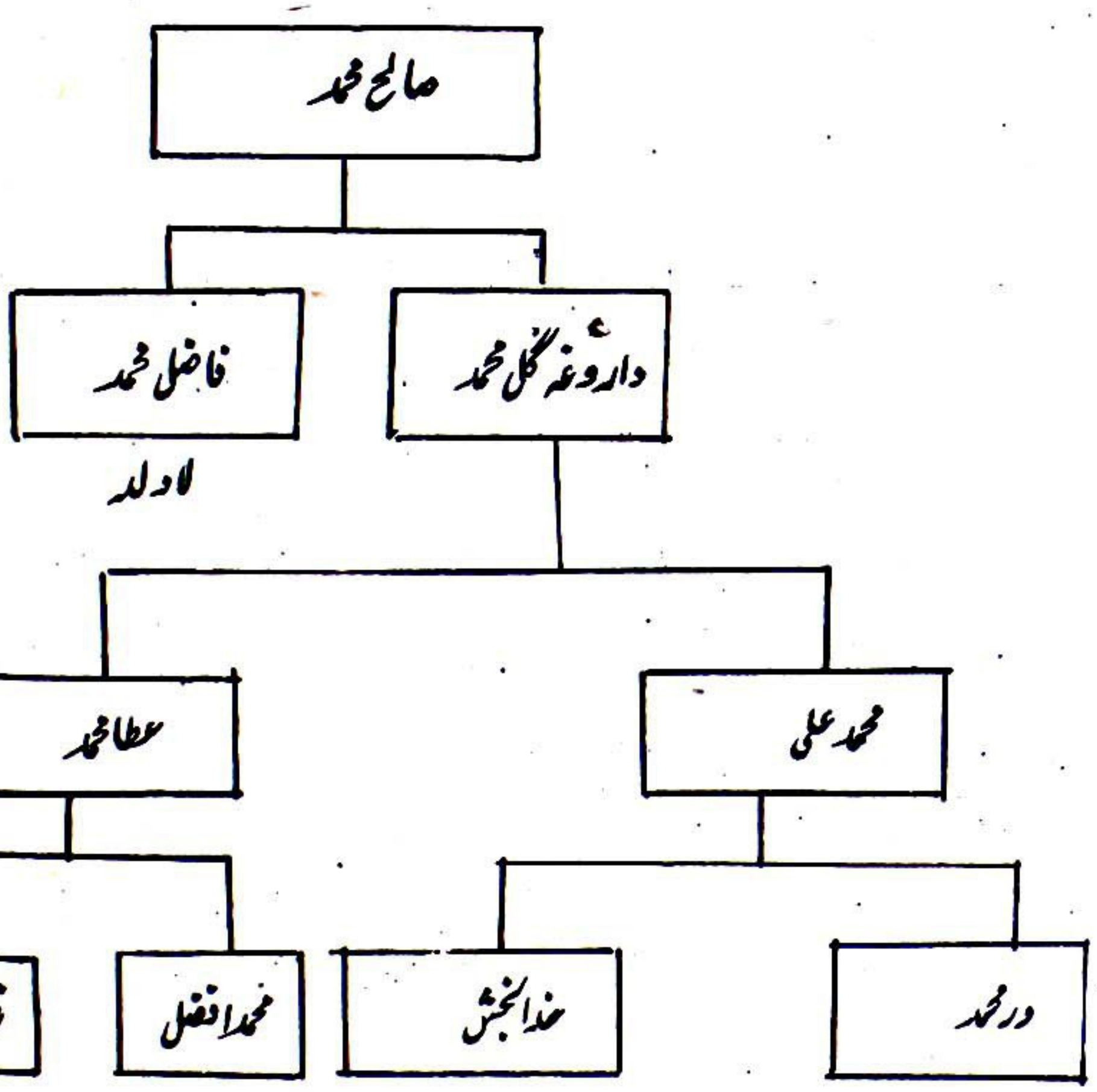

جب کہ میر محبت خان سند کلات پر حکمران تھا۔ تو میر نصیر خان قندھار نادری میں نظر بند رہتا تھا۔ اس وقت داروغہ مہر علی بھی اس کے ساتھ نظر بند تھا۔ جب نادر شاہ فوت ہوا۔ نصیر خان براہ ایران و شیراز پاس میران سندھ چلا گیا۔ اس وقت داروغہ مہر علی کو واسطے لانے عیال خود قندھار میں بھیجا تھا جب نصیر خان حاکم ہوا داروغہ کا کام یہ تھا کہ کاروبار نائبی ملک کلات داروغہ انجام

Marfat.com

دیتا تھا اور دربار میں ایک معاصب سمجھا جاتا تھا۔ بوقت خانی محمود خان خود مہر علی اور اس کا بیٹا صالح محمد معزز تھے بوقت نصیر خان خود داروغہ گل محمد بڑا نامدار آدمی تھا۔ بلکہ کئی لوگ شک کرتے ہیں۔ کہ داروغہ گل محمد نے میر نصیر خان کو جب کہ وہ بیمار تھا حکیم بھیجا تھا۔ اور اس نے میر نصیر خان کو کوئی شے زہر آمیز کھلائی تھی۔ جب میر خداداد خان خانی پر قائم ہوا۔ تو داروغہ گل محمد بڑے زور میں تھا۔ داروغہ گل محمد محراب خان کے وقت میں بھی تھا۔ بلکہ سردار مہراللہ خان رئیسانی اور فقیر محمد متوفی کو محراب خان نے اس کی صلاح سے مارا تھا۔ بعد نومیدگی داروغہ گل محمد عطا محمد پسرش بھی بدربار میر خداداد خان معزز تھا بلکہ میر خداداد خان نے اس کو وزیر مقرر کیا تھا۔ مگر جب کہ میر خداداد خان نے نوردین سردار میگل کو سال ۱۸۷۵ء میں بمقام کلات قتل کیا تو اس وقت وزیر عطا محمد کو بھی قید کیا۔ عطا محمد موقعہ پاکر قید سے فرار ہو کر جھلاوان سے سازش کر کے خان کے اوپر لشکر کشی کرتا رہا۔ جب ۱۸۷۶ء میں براہوئیوں کا خان صاحب سے انجام ہو گیا۔ تو عطا محمد لاچار ہو کر اِدھر اُدھر پھرتا رہا اور اپنی موت سے مرا۔ اب اس کا ایک پسر کلان محمد افضل میر خداداد خان کے ساتھ نورالائی میں ہے۔ اور ثانی غلام رسول رسالہ میں جمعدار نزد میر محمود خان کے ہے ان کا دربار میں کچھ رسوخ نہیں ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان شہ غاسی

شجرہ نمبر ۵

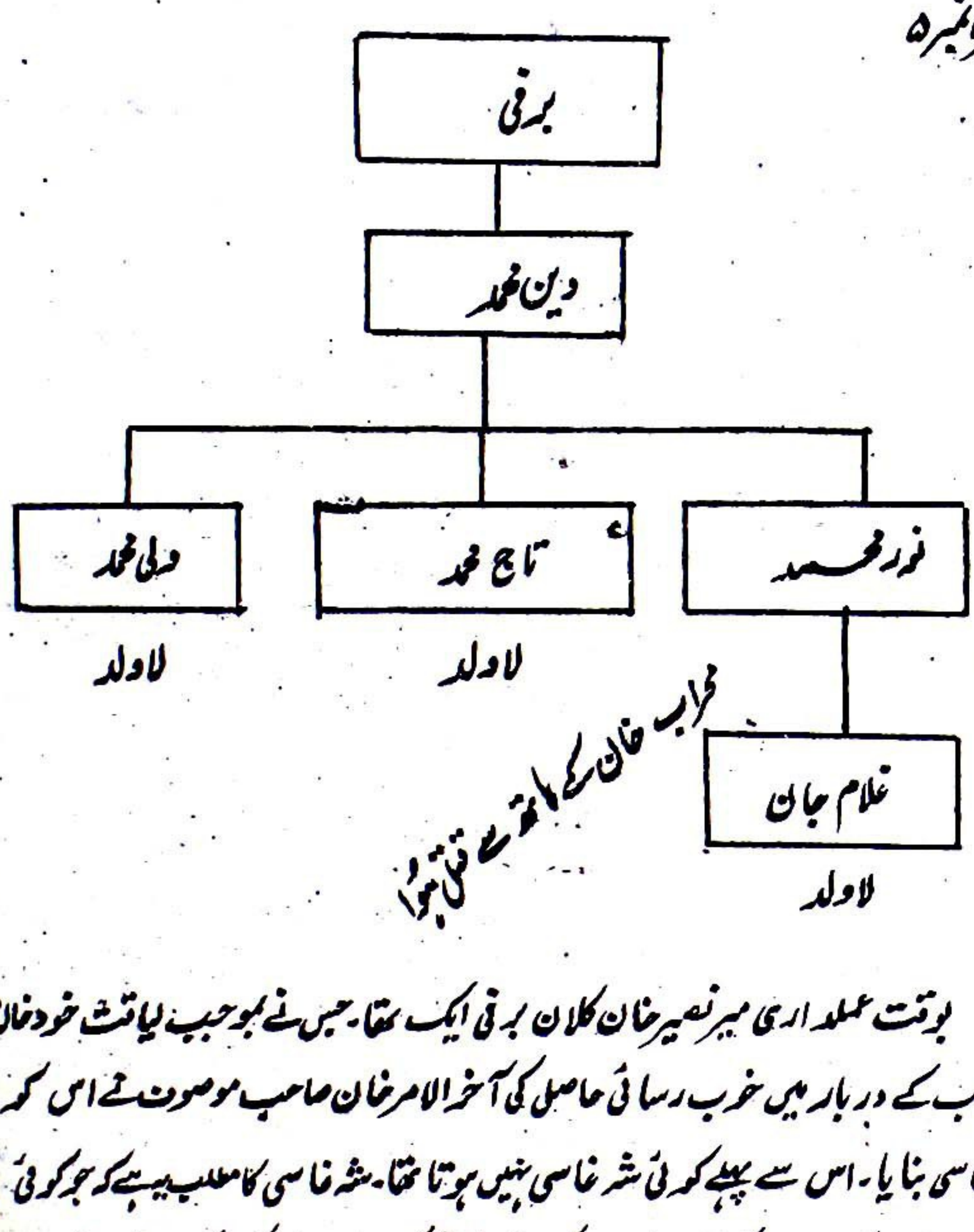

بوقت عملداری میر نصیر خان کلان برفی ایک تھا۔ جس نے بموجب لیاقت خود خان صاحب کے دربار میں خوب رسائی حاصل کی آخر الامر خان صاحب موصوف نے اس کو شہ غاسی بنایا۔ اس سے پہلے کوئی شہ غاسی نہیں ہوتا تھا۔ شہ غاسی کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی شخص دربار میں آوے اس کو خان صاحب کے سامنے پیش کرے اور ہر ایک کو اپنے اپنے درجہ پہ دربار میں بٹھائے یہ طریقہ دربار نادر شاہی سے لیا گیا۔ بعد برفی کے دین محمد بھی اسی عہدہ پہ رہا اس کے تین پسران ہوئے بڑا نور محمد بوقت شہید ہوتے میر محراب خان کے از دست فوج سرکار انگریزی قتل ہوا۔ اس کا پسر غلام جان اسی منصب پہ رہا بلکہ لس بیلہ میں کمان فوج

Marfat.com

پر بھی بھیجا گیا تھا۔ ولی محمد بوقت خان صاحب میر خداداد خان کے نامور وزیر ہوگذرا ہے۔ جس کی بابت تمام بلوچستان میں قصص مشہور ہیں۔ یہ بہادر وزیر تھا۔ جب سے خان خداداد خان گدی نشین ہوا اقوام براہوئی نے سرکشی اختیار کی اس نے چند لڑائیوں میں براہوئیوں کو شکست دی۔ جو مستی خان بوقت شہ غاسی تاج محمد کے خلیفہ تھا وہ شہ غاسی کا کام کرتا ہے شہ غاسی ولی محمد کی راستبازی اور بہادری بلوچستان میں بہت مدت تک یادگار رہے گی یہی شخص تھا جس نے براہوی لوگوں کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اس نے جام میر خان اور سردار نور دین مینگل کو گرفتار کر کے قید کیا تھا۔ بمقام کھڈ سراوان براہوئیوں نے اس کو لڑائی میں پہلے شکست دی۔ اور زخمی بھی کیا تھا مگر تو بھی اپنے حسن تدبیر اور بہادری سے ان کے اوپر غالب آیا۔ سال ۱۸۷۲ء میں جب بالمواجہ سر ولیم میر پولیٹیکل صاحب بہادر کمشنر سندھ فیما بین خان صاحب اور سرداران براہوئی کے انجام ہوا تو منجانب خان صاحب شہ غاسی ولی محمد مختار عام اور مدار المہام تھا۔ شہ غاسی نے موجب منشائے صاحب کمشنر کے براہوئی لوگوں سے عدل قدل سے انجام کیا جب واپس علاقہ ریاست میں آیا خان صاحب کو حال معلوم ہوا کہ اب شہ غاسی ولی محمد نے براہوئی لوگوں سے انجام کر لیا ہے اب ان سے مقدمہ نہیں کریگا تب کچھ اس سبب سے اور کچھ خانصاحب کو نسبت شہ غاسی مذکور کی بابت فوتیدگی پسر خود میر مصطفےٰ خان جو از بطن دختر سردار تاج محمد خان زرک زئی پیدا ہوا تھا۔ اور جو خانصاحب کو بہت عزیز تھا اس پر شک تھا۔ چونکہ سردار تاج محمد کو بصلاح شہ غاسی ولی محمد کے خانصاحب نے مروایا تھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ شہ غاسی کو خوف تھا کہ مصطفےٰ خان جب سن بلوغ کو پہنچے گا تو اس سے بدلہ لے گا۔ مصطفےٰ خان کی بیوقت موت کسی قدر مشتبہ تھی۔ اس لئے خان صاحب شہ غاسی ولی محمد کی گرفتاری کے درپے ہو گئے تھے۔ شہ غاسی ولی محمد موقعہ پاکر بوسیلہ میجر برلیس صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ قلات اپنے آپ کو پنجہ خان صاحب سے خلاص کرا کے جیکب آباد چلا گیا جہاں آخر دم تک رہا۔ سرکار انگریزی سے مبلغ اٹھارہ ماہوار بطور پولیٹیکل پنشن اس کو برائے گذارہ ملتا رہا تھوڑے عرصہ سے یہ شخص فوت ہو گیا ہے۔ اب اس خاندان سے کوئی باقی نہیں ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان خراسانی

شجرہ نمبر ۶

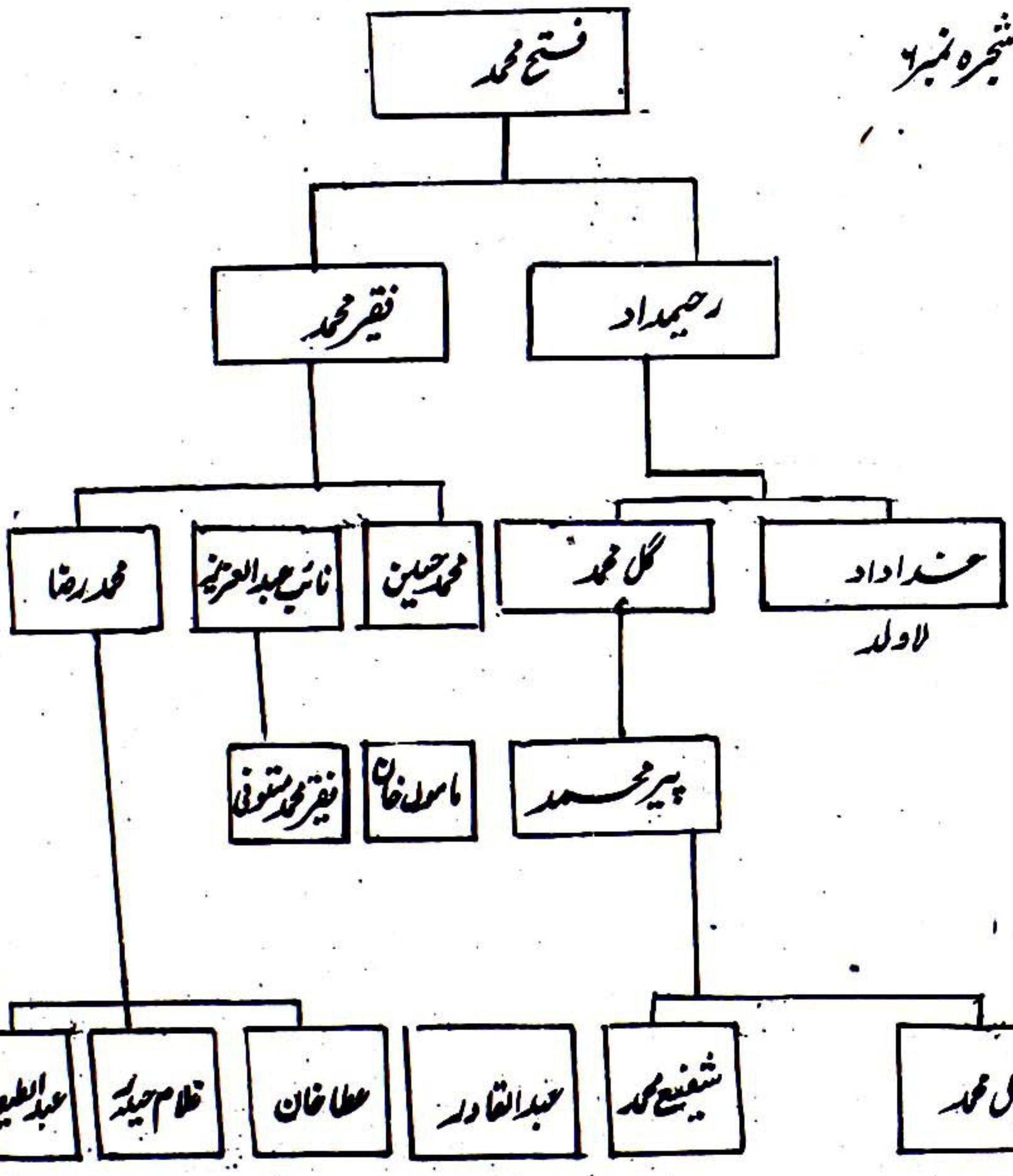

واضح ہو کہ فتح محمد خراسانی بعہد میر عبداللہ خان خراسانی سے آکر ملازم ہوا۔ اس واسطے اس کی ذات خراسانی مشہور ہو گئی۔ فتح محمد بوقت میر نصیر خان داروغہ حرمسرا کا تھا۔ اور دربار خانصاحب میں بھی مقرب تھا۔ اس کے دو پسران تھے۔ رحیمداد بڑا تھا۔ مگر اس نے سرکاری نوکری میں کچھ نام نہیں پایا۔ دوسرا فقیر محمد ہوشیار تھا۔ اس کو میر محراب خان نے عہدہ متوفی

Marfat.com

اور رضا بطگی کلات کا دیا تھا۔ مگر اس کے باشتباہ اس کے کہ وہ سردار مہراللہ خان رئیسانی سردار سراوان سے کچھ سازش رکھتا ہے۔ جب سردار مہراللہ خان کو میر محراب خان نے مروایا تو فقیر محمد کو بھی مروادیا۔ نائب عبدالعزیز اب تک نائب بھاگ کا رہا اور عبداللطیف پسر محمد رضا بھی نائب شالکوٹ کا رہا فقیر محمد پسر نائب عبدالعزیز مستوفی خان خداداد خان کا تھا۔ جس کو خداداد خان نے بمعہ اس کے صدسالہ باپ نائب عبدالعزیز اور غلام فاروق پسر شش عمر بیس سال کو بھاگ میں قتل کیا۔ یہ لوگ اپنے آپ کو خانہ زاد نوکر کہلاتے تھے اور اکثر سرکاری نوکری میں رہے۔ جب تک عبدالعزیز اور مستوفی فقیر محمد کو خان خداداد خان نے قتل نہیں کرایا تب تک سرکاری دربار میں ان کو بہت دستگاہ تھی۔ اس فقیر محمد مستوفی نے جس کو تھوڑے دن سے میر خداداد خان نے قتل کیا ہے۔ جب سے مستوفی ہوا تو اس نے خان خان صاحب کو روپیہ جمع کرنے میں بہت مدد دی وہ خوب ہوشیار حساب دان تھا۔ پہلے زمانہ میں جب کہ نائب ملا محمد خان اور پسر ش ملا پیر جان خان کے وکیل تھے تو مستوفی فقیر محمد دربار خان صاحب نے اس کی معرفت بدربار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ قید کرایا تھا۔ اب تھوڑے سال ہوئے کہ خان صاحب ان سے برگشتہ ہو گئے تھے وجہ ناراضگی کئی لوگ کہتے ہیں کہ مستوفی مذکور بہت مالدار ہو گیا تھا۔ خان صاحب باعث لالچ مال اس کے درپے تھے

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان نواب محمد خان وکیل ریاست قلات

شجرہ نمبر ۷

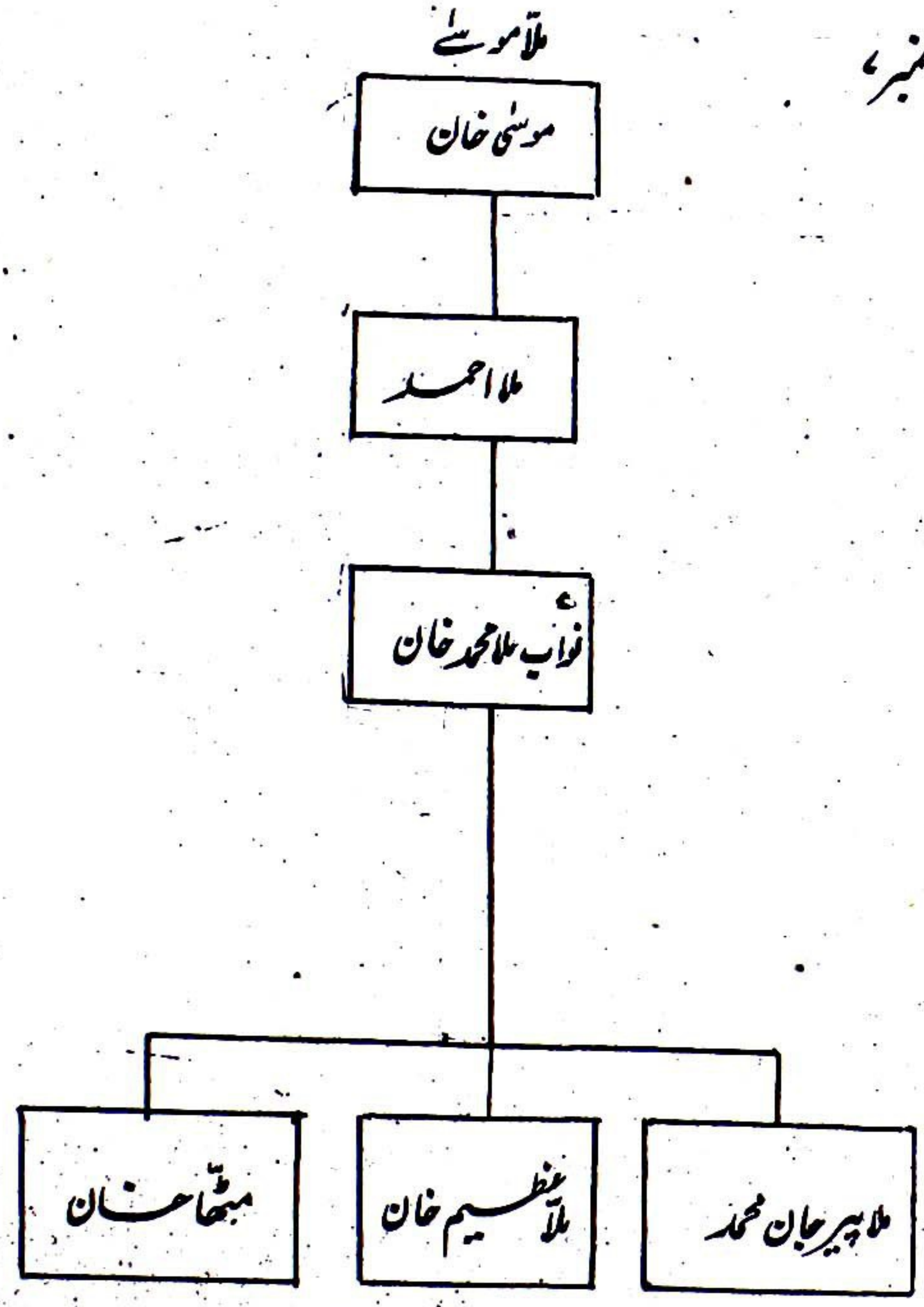

یہ خاندان از شیخ ہا علاقہ کچھی سے ہے۔ ملا موسیٰ بزمانہ میر محمود خان و میر محراب خان منشی تھا۔ البتہ بجانب سندھ میروں سے یا دوسری ریاستوں سے جو کچھ کارروائی ہوتی تھی اس کی معرفت

Marfat.com

ہوتی تھی۔ ملا احمد بوقت نائب عبدالرحمٰن و نائب محمد حسن بہ مانہ خانی میر محراب خان و میر نصیر خان ان کا منشی تھا۔ جب کہ میر نصیر خان کا عہد نامہ بسرکار برطانیہ سے ہوا تھا اس وقت ہیڈ کوارٹر افسران سرکار انگلشیہ کا پہلے شکارپور پھر جیکب آباد میں تھا۔ وہاں خان صاحب کی طرف سے ایک وکیل رکھنا ضروری تھا۔ چونکہ ملا احمد اس ملک اور کسی قدر قواعد سرکاری سے بھی واقف تھا۔ وہ بدربار صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ سرحد سندھ از طرف خانصاحب کے وکیل ہوا۔ جب میر نصیر خان کی بمقام جیکب آباد افسران سرکاری سے ملاقات ہوئی تو یہ شخص وکیل تھا۔ بباعث رہنے دربار سرکار برطانیہ کے ملا احمد نے خوب لیاقت اور رسائی حاصل کی۔ بعد فوتیدگی ملا احمد بپرسش نواب ملا محمد وکیل ہوا۔ جب میر خداداد خان از دست شیر دل خان زخمی ہوا تھا تو ملا محمد خان تمام وقت مصیبت کا میر خداداد خان کے ساتھ رہا۔ باوجودیکہ میر شیر دل خان اس کو وہی منصب وکالت دیتا تھا۔ مگر اس نے نہ لیا۔ بلکہ میر شیر دل خان کو گستاخانہ جواب دیا تھا۔ جب میر خداداد خان دوبارہ خان کلات ہوئے تو ملا محمد خان خوب پیش نظر تھا اور اس کو خطاب نوابی خان صاحب نے بموجب اس کی لیاقت کی خدمت کے دیا تھا۔ اور وہ ٹھیک لائق اسکے تھا۔ جب شہ غاسی ولی محمد وزیر خان صاحب سے روگردان ہو کر چلا گیا تھا۔ اس کے بعد کوئی وزیر نہ تھا نواب ملا محمد خان کام کرتا تھا۔ افسران سرکار سندھ نے بباعث شہ غاسی ولی محمد کے کچھ عرصہ کے واسطے خان صاحب سے خط و کتابت بند کر دی تھی اور ملا محمد خان وکیل کو بھی جیکب آباد سے نکال دیا تھا۔ بلکہ خان صاحب کے لوگوں کی آمد و رفت کچھ عرصہ کے واسطے بند کر دی تھی۔ تب ملا محمد خان بدربار خان صاحب اور بپرسش ملا پیر جان بعہدہ نائب سرحد نصیر آباد مقرر رہتے تھے۔ جب میجر سنڈیمن صاحب پہلا مشن کلات میں لائے۔ نواب ملا محمد خان کلات میں تھا۔ اور کوشش کرتا تھا۔ کہ مابین سرکار برطانیہ اور خان صاحب کے پھر طریقہ دوستی اور آمد و رفت کا جاری ہو جائے۔ بعد پہلے مشن کے تیاری دوسرے مشن کے قریب چار یا پانچ ماہ میجر سنڈیمن صاحب کو جیکب آباد میں رہنا پڑا۔ ملا پیر جان بپرسش ملا محمد خان وکیل نے صاحب ممدوح کو خوب مدد دی بلکہ دوسرے مشن پر جب صاحب ممدوح مستوگ میں آئے تو ملا پیر جان ہمراہ آیا تھا۔ اور فیصلہ تنازعات اور انجام فیما بین خانصاحب و سردار ان براہوی میں خوب مدد دی۔ جب تک نواب ملا محمد خان حیات تھا اپنے آقا خان صاحب والی کلات کا پورا خیر خواہ اور وفادار تھا۔ اور سرکار برطانیہ کا بھی خیر خواہ تھا اور ہمیشہ کوشش کرتا تھا کہ مابین دونوں

Marfat.com

سرکارین کے طریقہ اتحاد بنا رہے اور وہ بہت تجربہ کار اور لائق وکیل تھا۔ شہ غاسی ولی محمد خان جیسے دنیا سے چلے جانے سے جو ریاست کلات کو بڑا صدمہ نہ پہنچا۔ وجہ اس کی محض یہ تھی کہ بعد شہ غاسی ولی محمد کے نواب ملا محمد خان وکیل اس لائق تھا کہ ریاست کو صدمہ محسوس کرنے نہ دیا ۱۸۸۵ء میں جب کہ خان صاحب کچھی سے براہ مولہ بجانب قلات آتے تھے۔ تو راستہ میں خانصاحب کے کیمپ میں ہیضہ پھیل گیا۔ اسی مرض میں نواب ملا محمد خان بھی جاں بحق تسلیم ہوا چونکہ ملا فقیر محمد مستوفی پرانا دشمن اس خاندان کا دربار خان صاحب میں خوب زور پا گیا تھا۔ اگرچہ بوقت نواب ملا محمد خان کے بھی بہت حرکت کیا کرتا تھا۔ مگر باعث ہوشیاری اور تجربہ کاری نواب ملا محمد خان کے مستوفی فقیر محمد غلبہ نہیں پا سکتا تھا۔ بعد فوتیدگی نواب ملا محمد خان کے ملا پیر جان کے اوپر غالب آگیا۔ چنانچہ چند ہزار روپیہ کے تغلب کا نسبت ملا پیر جان جو علاوہ رکھنے عہدہ وکیل کے نائب سرحد نصیر آباد کا بھی تھا۔ استغاثہ دائر کیا۔ اول خانصاحب خود تحقیقات کرتا رہا۔ آخر الامر مقدمہ بالمواجہ میجر ٹمپل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کلات کے رجوع کیا۔ صاحب ممدوح نے بعد تحقیقات کچھ جرم تغلب ثابت کر کے ملا پیر جان کو سزا قید کی دی۔ مگر آخر الامر خان صاحب نے بموجب سفارش سر رابرٹ سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کے سزا بمعہ دعویٰ روپیہ کے معاف کر دی۔ تب سے اس خاندان کا بھی دربار کلات سے خاتمہ ہوا

حالات سرداران سرحدان و جھلاوان

واضح ہو کہ جب خانی کلات کی احمد زئی پر مسلط ہوئی علاوہ براہوئی کے جو قوم بلوچ خراسان میں رہ گئی تھی۔ خانان کلات سے ایسی مل گئی۔ کہ بلوچ کے نام کو براہوئی میں تبدیل کر دیا۔ چنانچہ سراوان اور جھلاوان میں بہت براہوئی قومیں ایسی ہیں۔ جو دراصل بلوچ یا افغان تھیں۔ لیکن اب براہوئی کے نام سے مشہور ہیں۔ قاعدہ کلیہ ہے کہ ہمیشہ کثرت کو غلبہ ہوتا ہے۔ اور بالخصوص اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِہِمْ اس موقعہ پر قوم براہوی پر یہ

Marfat.com

مثل بالکل صحیح معلوم ہوتی ہے۔

جب کہ ملک کچھی بھی عوض خون بہائے میر عبداللہ خان کے میر محبت خان کو بحکم نادر شاہ میاں کلہوڑہ والئے سندھ سے مل گیا۔ تو اقوام رند اور لاشاری و مگسی وغیرہ بلوچ لوگ جو کچھی میں سکونت رکھتے تھے۔ خان کلات کے ماتحت ہوئے۔ پس کل اولس براہوی و بلوچ دو دستوں پر تقسیم ہوا۔ جو قومیں خاص قلات سے جنوب کی طرف رہتی تھیں۔ جھلاوان اور جو شمال کی طرف رہتی تھیں۔ سراوان کے نام سے نامزد ہوئیں ہر ایک دستے کا ایک بڑا سردار مقرر ہوا اور ان کو بمثل بریگیڈیئر جنرل کے ایک ایک نشان جس کو براہوی لوگ بیرک کہتے ہیں۔ دیا گیا دونو سرداروں کے بیرک کا رنگ مختلف حسب ذیل ہے

بیرک سردار سراوان سرخ بیرک سردار جھلاوان زرد بیرک خان صاحب والی قلات سبز مقرر ہے۔ یہ لفظ جھلاوان اور سراوان کا بموجب اصطلاح عام اخذ ہوا۔ یعنی بلوچی زبان میں جھلا جنوب اور سرا شمال کو کہتے ہیں۔ اس واسطے جو سرداران میری شہر قلات سے بجانب جنوب رہتے تھے جھلاوان اور جو جانب شمال رہتے تھے۔ سرداوان کہلانے لگے۔ لشکر کشی میں بھی تمام لشکر دو دستوں میں جمع ہوتا اور اپنے اپنے بیرک کے نیچے رہتا تھا۔ اگرچہ ہر ایک فرقے کا اپنا سردار علیحدہ تھا مگر جو بڑا سردار سراوان یا جھلاوان کا ہوتا تھا۔ وہ سردار سلراوان یا جھلاوان سمجھا جاتا تھا چنانچہ اخوند محمد صدیق نے چند موقعہ پر اپنی کتاب میں ہمراہ نام سردار کلان سراوان اور جھلاوان کے لفظ سردار سرداران استعمال کیا ہے۔ اگرچہ ہر ایک سردار اپنی اپنی قوم کا انتظام خود کرتا تھا۔ اور باج داری کا کام مثلاً جمع کرنا لشکر از قوم خود۔ یا انفصال مقدمات فیمابین قوم خود یا آبادئے زمینات علاقہ خود وغیرہ وغیرہ ہر ایک سردار کے اپنے اختیار میں تھا۔ تاہم اگر ایک فرقے کا دوسرے کے ساتھ تکرار ہو جاتا اور سردار لوگ فیصلہ نہ کر سکتے یا سراوان کی جھلاوان سے نزع ہوتی تو ضرور سردار کلان جھلاوان و سراوان اپنے دستے کے ساتھ متفق ہو کر فیصلہ و انجام کرتے جب جب ان سے بھی نہ ہو سکتا۔ تب خانصاحب کے پیش کر سکتے تھے۔ خان کے دربار میں ان دونوں کی جائے نشست بموجب ان کے درجہ کے اس طرح مقرر ہے۔ دست راست سرداران سراوان بموجب اپنے نمبر اور درجے کے بیٹھتے ہیں۔ دست چپ سرداران جھلاوان بموجب اپنے نمبر اور درجہ کے بیٹھتے ہیں۔ خانصاحب

Marfat.com

سرداران کلان سراوان اور جہلاوان سے اُٹھ کر ملتا ہے اور بغل کشی کرتا ہے۔ باقی سرداران کے ساتھ صرف بحالت نشست ہاتھ دے کر ملتا ہے۔ جو وہ لوگ ہاتھ کو بوسہ دیتے ہیں۔ منجملہ سراوان شہوانی اور منجملہ جہلاوان شاہی زئی مینگل کو بھی کسی قدر نیم ایستادہ ہو کر عزت دیتا ہے۔ خانصاحب بروقت حاضر ہونے دربار کے سرداران سے حال بموجب رسم بلوچی کے دریافت کرتا ہے۔ پس بموجب قاعدہ بلوچی کے فرض ہے کہ جو کوئی سرداران میں سے سنیئر ہو وہ خانصاحب کو حال دیوے اور لیویگا۔ جب دونوں سرداران سراوان اور جہلاوان ایک وقت میں حاضر ہوویں تب سردار سراوان سنیئر سمجھا جاوے گا اور وہ خانصاحب سے حال لیویگا اور دیوے گا۔ فہرست سرداران سراوان اور جہلاوان کے بموجب حیثیت درجہ زمانہ حال کے حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

فہرست سرداران سراوان

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	چائے سکونت سردار درخراسان	چائے سکونت سردار درکچھی	چائے سکونت اولسی درخراسان	چائے سکونت اولسی درکچھی	کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
۱	رئیسانی	سردار غوث بخش	کوئٹہ	مٹھڑی	کاہنک تیری کوئٹہ منگچر	مٹھڑی	۷۰۰ نفر	۴۰۰ لشکر	۴۰ روپیہ ماہوار	سردار اسد خان بڑا لائق سردار تھا۔ افسوس ہے کہ عرصہ قریب ایک سال سے فوت ہوا۔ اب اس کا پسر کلان بموجب قاعدہ بلوچستان سردار سراوان کا ہوا ہے۔ اب تک نوعمر ہے۔ مگر دوسرا اسد خان پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار درخراسان	جائے سکونت سردار درکچھی	جائے سکونت اولس درخراسان	جائے سکونت اولس درکچھی	کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو خدا الطلب خان صاحب دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
۲	نوشیروانی	سردار نوروزخان	خاران	۰	۰	۰	چھ ہزار ۶۰۰۰	مقرر نہ تھا کیونکہ یہ سردار خود مختار رہا ہے اگرچہ نصیر خان دوم کو بوجہ رشتہ داری مدد دیا کرتا تھا۔	۵۰۰ صمار پانصد روپیہ	ملک خاران خاص سرحد پر واقع ہے سردار آزاد خان باپ سردار نوروز خان و خود سردار نوروز خان بڑے نامور سردار ہیں اور خان کلات کے ساتھ ان کی رشتہ داری ہے جہاں تک پچھلی تواریخ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ سردار خود مختار رہا ہے دربار کلات میں بہت تھوڑی آمد و رفت رکھتا تھا سال ۱۸۸۴ء میں جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر خاران میں تشریف لے گئے چونکہ اس وقت سردار میر اسد خان سردار سراوان خوب اقبال میں تھا سردار آزاد خان نے خود اسکے بعد دوسرے نمبر پر دربار میں بیٹھنا منظور کر لیا تھا سرکار سے مبلغ سمت ۳۰۰/// روپیہ سالیانہ مواجب ملتا ہے اسکے تعداد لشکر کا حال خاران کے حالات میں درج کیا جائیگا۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ سال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت مولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خاصا حب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			در خراسان	در پنجہ	در خراسان	در پنجہ				
۳	شاہوانی	سردار رشید خان	مستونگ	شہر حاجی	مستونگ کھڈ اسکلکو سرباب	شہر حاجی خانپور	سمت ۳۰۰۰	۷۰۰	۳۰۰ سالانہ روپیہ ماہوار	قریب ۲ سال ہوئے کہ سردار محمد خان جو چند پشت سے سردار چلا آتا تھا۔ لاولد فوت ہوا۔ رشید خان بباعث رشتہ داری سردار بنایا گیا۔
۴	رند	وڈیرہ سردار خان			لورپ۔ منگچر	سورآن سنی کرتہ	صمت ۵۰۰ جتوئی۔ رند سمت ۳۰۰ اعت ۲۰۰	الف ۱۰۰۰	۳۰۰ سالانہ روپیہ ماہوار	چونکہ میر چاکر سردار رند کل بلوچوں کا جو رند سے متعلق تھے سردار تھا۔ اس واسطے یہ سردار رند کا تمام بلوچوں میں بڑا سردار سمجھا جاتا ہے اور جو ایک ہزار نفر لشکر لیا جاتا تھا۔ سب بلوچ ہمراہ رند کے غم لشکر دیتے تھے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار: در خراسان	جائے سکونت سردار: در کچھی	جائے سکونت مولس: در خراسان	جائے سکونت مولس: در کچھی	کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
۵	بنگل زئی	وڈیرہ نور محمد خان	اسپلنجی	چندڑ	اسپلنجی مستونگ شال دشت	مل علاقہ سیوی گاڈی بخشو	سمہ ۳۰۰۰	۷۰۰ نفر	۳۰۰ سار روپیہ ماہوار	چونکہ وڈیرہ نور محمد کم عمر ہے۔ قریب دس سال کے ہوگا۔ اس کا چچا میر محمد حسن بطور سربراہ کے کام کرتا ہے نشست دربار کے نمبر پر رند اور بنگلزئی کا مدت سے تکرار تھا۔ اب یہ فیصلہ ہوا کہ دربار کچھی میں رند اول بیٹھا کرے اور دربار خراسان میں بنگلزئی اوّل بیٹھا کرے گا۔
۶	محمد شہی	سردار محمد عظیم خان	مستونگ	زرداد	مستونگ منگوچر	زرداد	الصما ۱۵۰۰	۴۰۰ نفر	۳۰۰ سار روپیہ ماہوار	قریب دو سال سردار محمد سیّد خان فوت ہوا اب پسر کلان اس کا محمد عظیم خان سردار ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت مولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خاضر کردینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			درخواساں	درکچھی	درخواساں	درکچھی				
۷	کورد	سردار یارمحمد خان	دشت مرد	ٹاکری ڈھاڈر	دشت مرد	ٹاکری ڈھاڈر	۸۰۰ تا ۱۰۰۰	۳۰۰ نفر	۳۰۰ تین سو روپیہ ماہوار	بباعث رہنے بولان کے یہ قوم کورد دوسرے لوگوں سے کسی قدر زیادہ مشہور ہے تنخواہ کے علاوہ بابت بدرقی بولان کے بھی سالیانہ سمت ۷۰۰ کورد لوگوں کو ملا کرتا ہے
۸	لہڑی	سردار دوست محمد خان	زمکھ	ٹوک	زمکھ مستونگ شال	متفرق تمام کچھی	۲۰۰۰ تا ۲۵۰۰	۵۰۰ نفر	۳۰۰ تین سو روپیہ ماہوار	اس سردار کا باپ سردار جہانگیر خان لڑائی مستونگ میں از دست فوج خان صاحب میر خداداد خان قتل ہوا تھا۔ اس وقت سردار دوست محمد خورد سال تھا۔ اب اچھا لائق ہے اور کام بخوبی کرتا ہے۔

۱۵۹

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت مولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عبدالطلب خان صاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			در خراسان	در کچھی	در خراسان	در کچھی				
۹	ڈومبکی	وڈیرہ سہراب خان		لہڑی		لہڑی گردنواح	۲۰۰۰ اعـ ۱۱۱			لشکر کشی کے وقت ہمراہ رند ملا رہتا تھا۔ اس کا بیٹا لیوی میں رسالدار ہے اور بمعہ پندرہ سواران خاص لہڑی میں رہتا ہے۔
۱۰	ذکر مینگل	سردار محمد علیخان	نوشکی		نوشکی	لاکٹھی علاقہ کچھی	۲۰۰۰ اعـ ۱۱۱	۸۰۰ ماہا		کسی زمانہ میں اس قوم کا بڑا نام تھا۔ مگر خان صاحب خداداد خان سردار رحمان خان باپ سردار محمد علی خان سے ناراض رہتا تھا۔ اور خصوص یہ لوگ نوشکی کیطرف جو کلات اور کوئٹہ سے کسی قدر دور رہتے ہیں۔ آمد و رفت بہ نسبت دیگر سرداران سراوان کم تھی اس واسطے اس سردار کو نہ کچھ تنخواہ ملی نہ بہت آمد و رفت ہوئی مگر نصف سنگ نوشکی کا ملتا ہے۔ جو سالیانہ آمدنی قریب صمت ۵۰۰۰ روپیہ ہوگی۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت مولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچی	درخراسان	درکچی				
۱۱	سرپرہ	سردار امام بخش	گردگاپ	گوگرڈو	گورگینہ گردگاپ	گوگرڈو	۷۰۰	۵۰۰		کسی زمانہ میں اس قوم کا اچھا نام تھا۔ مگر باعث کم لیاقتی سردار کے چنداں نام نہیں جب کہ جگی خان سردار سرپرہ کا تھا۔ بہ نسبت بنگلزئی اور رند کے وہ پہلے بیٹھتا تھا۔ مگر بعد اس کے اس کا نمبر نیچے ہو گیا۔
۱۲	رودینی	سردار رسول بخش	گردگاپ		کردگاپ کہنک		۳۰۰	۲۰۰		اس قوم کا کچھ حصہ کردگاپ کی طرف کچھ سوراب کی طرف رہتا ہے۔ سردار بہت لائق نہیں۔ اس واسطے دربار میں آمد رفت کم رہتی ہے لشکر تعداد دو صد نفر ہمراہ پہ کافی کے دیتا تھا۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت موضع		کل تعداد نفری اسلحہ بندہ	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۱۳	لانگو	سردار رسول بخش	منگوچر	-	منگوچر	باگڑ	۴۰۰۰	۵۰۰ صما		پہلے خانہ جنگی کے سبب یہ رقوم خراب ہو گئی اب قریب ایک سال سے رسول بخش سردار ہوا ہے۔ یہ شخص لائق آدمی ہے اب آراستہ ہوتی جاتی ہے۔
۱۴	بلیدی	وڈیرہ غلام علی خان		شیر خان		جعفر آباد علاقہ جیکب آباد و سرحد نصیر آباد	۲۰۰۰			اس قوم کی کسی قدر زمینات کچھی میں ہیں اور کچھ سرحد جیکب آباد پر اس واسطے یہ قوم دونوں جگہ رہتی ہے اور خود وڈیرہ غلام علی زیادہ قریب جیکب آباد کے رہتا ہے اور کچھ زمینات خاص جیکب آباد میں بھی رکھتا ہے۔ بروقت لشکر کشی ہمراہ رند کے لشکر دیتا تھا۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اونس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عندالطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچی	درخراسان	درکچی				
۱۵	جمالی	وڈیرہ فکر خان	۰	روجھان	۰	روجھان	۲۰۰۰			سرحد جیکب آباد پر حدودات خان صاحب میں رہتا ہے اچھا لائق سردار ہے لشکر کشی کے وقت ہمراہ رند ساتھ لشکر کا دیتا تھا۔
۱۶	عمرانی	وڈیرہ شیر محمد	۰	منجوٹی تلنبو		منجوٹی تلنبو	۱۰۰۰			خانصاحب عمرانی سے بٹائی لیا کرتے ہیں وڈیرہ کو کسی قدر ملک پر نصف انباری معاف ہے لشکر ہمراہ رند دیتا تھا۔
۱۷	سہنک زئی	بہادر خان	پنگو		پنگو		۲۰۰۰ نفر			پہلے زمانہ میں بہت نامور نہ تھا مگر جب سے انتظام بولان کا ہوا حق بدرقی دو ثلث اقوام کہ رُد اور ایک ثلث اقوام سہنک زئی کو دیا گیا اس واسطے اچھی جائیداد بنائی اور نام پیدا کیا۔ لشکر کشی میں کورُد کے ساتھ لشکر دیتا تھا۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند اطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			در خراسان	در کچھی	در خراسان	در کچھی				
۱۸	سمالانی	نبی بخش	نوشکی کا ہنک	متفرق		متفرق	۲۰۰۰	۲۰۰۰ تا ۳		اس قوم کا اگرچہ شروع سے کوئی بڑا سردار نہیں ہر ایک بسر ٹکری اپنی قوم کا انتظام خود کرتا ہے زیادہ تر یہ مالدار ہیں۔ اور کوہستان میں رہتے ہیں۔ سرکار کی عملداری سے پہلے قوم مری وغیرہ پہاڑی قوموں میں اس قوم کا بڑا نام تھا۔ مگر جب سے سرکار کی عملداری ہوئی یہ لوگ تکلیف میں ہیں۔ پہلے جس علاقہ میں جاتے تھے۔ لوگ خوش ہوتے تھے۔ کہ مری سے ہماری حفاظت ہوگی۔ اب مری سے ہماری حفاظت ہوگی۔ اب مری وغیرہ کا کچھ خوف نہیں رہا۔ اب جہاں جاتے ہیں۔ کوئی پسند نہیں کرتا۔ یہ لوگ مالدار ہیں ان کے رہنے سے کھیتی کو نقصان پہنچتا ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری مسلحہ بند	تعداد لشکر جو عبدالطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درپکھی	درخراسان	درپکھی				
۱۹	کھیری	محمد بقا					۳۰۰ نفر	ہمراہ رہنے		دراصل یہ لوگ سید ہیں خاص چھر ضلع دیر کوٹ طاہر میں رہتے ہیں ان کا علاقہ سردار مینگل کو جاگیر میں ملا ہوا ہے وہ ان سے بٹائی کیا کرتا ہے۔ البتہ کسی قدر حصہ بٹائی بعضے معتبر لیا کرتے ہیں۔ جب سرکار پہلی دفعہ سال ۱۸۴۱ء میں اس ملک میں آئی اور واپسی از کابل۔ ملک سندھ پر قبضہ کیا۔ اس قوم سے چند لوگ فوج انگریزی میں ملازم ہوئے تب سے سرکاری ملازمت میں کوئی نہ کوئی لوگ چلے

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار موجودہ حال	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اوپس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو سفارش طلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو سرکار انگریزی سے ملتی ہے	کیفیت
			درخواسان	درپکھی	درخواسان	درپکھی				آتے ہیں۔ اب خان بہادر محمد حسن خان کہیری ان میں زیادہ نامور ہے اور ریاست لس بیلہ میں سرکاری ملازم ہے۔
۲۰	رخشانی	سردار علم خان	نوشکی		نوشکی		اتنا قریب	ہمراہ ذگر مینگل		
										میزان لشکر ۶۰۰۰ ماہوار حصہ سال جو کلات میں حاضر رہتا تھا ۵۰۰ نفر

Marfat.com

فہرست سرداران جہلاوان

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے۔	کیفیت
			در خراسان	در کچھی	در خراسان	در کچھی				
۱	زرک زئی افغان	سردار پسند خان	زہری	گاجان	کوچہ گونکو کوچہ کوٹانہ حسب اندراج		۲۷۵۰			اگرچہ خود زرک زئی قریب ساٹھ نفری کے ہیں۔ مگر قریب ۲۶۹۰ نفری سے زرک زئی سردار مالیہ وصول کرتا ہے جو قوم جس سردار کو مالیہ دیوے وہ اولس سمجھا جاتا ہے اس واسطے یہ قومیں جو سردار زرک زئی کو مالیہ دیتی ہیں۔ شامل زرک زئی درج کی گئی۔
۲	کچھی سیخ	شہ عمر خان	کیچ		علاقہ کیچ					واسطے احوال مفصل کے دیکھو باب چہارم

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۳		سردار امیر خان	پنجگو	-	علاقہ پنجگور					ایضاً ایضاً ایضاً
۴	شاہی زئی مینگل بلوچ رند	سردار شکر خان	وڈھ	چھترظلمی	وڈھ کوہستان مینگل	-	۱۲۰۰۰			برقت میر نصیر خان کلان کل براہوئی کا لشکر شمار ہُوا تھا اس وقت مینگل بمعہ بیز نجو اٹھارہ ہزار شمار ہوئے تھے۔ یعنی مینگل ۱۲۰۰۰ اور بیز نجو ۶۰۰۰
۵	مگسی بلوچ لاشاری	وڈیرہ قیصر خان	-	جھل	-	جھل اور متصل اس کے	۶۰۰			مابین مگسی اور محمد حسنی جائے نشست دربار پر تکرار تھا۔ یعنی ایک کہتا تھا کہ میں پہلے ہوں اور دوسرا کہتا تھا میں پہلے ہوں مقدمہ بالمواجہ صاحب پولیٹیکل کلات پیشی میں ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۶	محمد حسنی فارسی بان	سردار شہباز خان	جیبری	-	کوہستان جیبری	۰	۱۸۰۰۰			میر نصیر خان کلان کے وقت میں جب کہ کل بروہی کا لشکر شمار ہوا تھا تو اس وقت محمد حسنی اٹھارہ ہزار شمار ہوئے تھے جیسا کہ مینگل
۷	بیزنجو بلوچ رند ہمراہ مینگل	سردار میر کھیرا	نال	نادڑہ	نال و کوہستان	۰	قریب ۶۰۰			تمرانی۔ عمرانی۔ سیاہ یاد بیزنجو کے ساتھ شامل ہیں اگرچہ ان کا سردار علیحدہ ہے مگر لشکر کشی میں بیزنجو کے ساتھ شامل ہوا ہے اس واسطے ان کو بھی بیزنجو کے ساتھ شامل کیا گیا۔

۱۷۵

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عدالطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۸	موسیانی بلوچ	سردار عمر خان	بلیل	شہر پٹھان	مولہ زہری	۰	۳۰۰ نفری	۰		کسی زمانہ میں کل جھلاوان کا سردار موسیانی تھا۔ مگر جب سے گوہر خان سردار زرک زئی ہوا۔ اس نے اس قوم کو بڑا نقصان پہنچایا بموجب حیثیت موجودہ زمانے کے اس کا نمبر یہاں آتا ہے جو درج کیا گیا یہ قوم زہری میں شامل ہے۔
۹	میروانی اصل براہوی	میر ولی محمد خان	منگلی	۰	منگلی کوہستان مابین پنجگور و کوہ لراہ	۰	۵۰۰			میروانی اصل براہوی ہے اور سب سے پہلے یہ قوم کلات پر قابض ہوئی تھی۔ لیکن بعد میں رند نے اس کو بیدخل کیا۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولاد		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۱۰	ساسولی بلفت بلوچ	سردار پہاڑ خاں	زیدی	۔	گاج گلاچی زیدی	۔	۰۰ نفری			قوم ہذا زہری میں شامل ہے لشکر کشی میں زہری کو مدد دیتا ہے۔
۱۱	جنگ بلوچ	سردار شہباز خان	مشک	نوشیجو	مولود کوہستان	۔	۰۰۰ نفری			زہری کے ساتھ لشکر دیتا ہے۔
۱۲	کرگنازی اصل براہوئی	سردار مہیم خان	علاقہ سوراب	۔	علاقہ سوراب	۔	۵۰۰			یہ قوم بھی اصل براہوئی ہے۔ لیکن لشکر کشی میں مینگل کے ساتھ شامل تھے۔
۱۳	خدرانی افغان	سردار کمال خان	ملخور	۔	حب پیر عمر	۔	۷ کنفر ۶۰۰ نفر			

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عبدالطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	
			در خراسان	در کچھی	در خراسان	در کچھی				
۱۴	ہارونی فارسی بان	سردار سلطان محمد	گرگٹ	-						یہ محمد حسنی کی شاخ ہے اس شمار ہمراہ محمد حسنی کے کیا گیا ہے
۱۵	میغری بلوچ	وڈیرہ جلال خان	.	شہر جلال خان علاقہ کچھی	.	.	قریب ۵۰۰ نفری	.		دراصل بلوچ ہے سردار مگسی کے ساتھ لشکر دیتا تھا۔
۱۶	نیچاری افغان	سردار داد محمد	نیچارہ	.	نیچارہ و کوہستان		۱۰۰۰ نفر			زہری کے ساتھ لشکر دیتا تھا اور زہری میں شامل تصور کیا جاتا ہے
۱۷	پندرانی	سردار دین محمد	پندران	.	پندران		۵۰۰۰ نفر			بشرح صدر
۱۸	باجوئی زرسیانی بلوچ	مزار خان	باغبانہ	.	علاقہ باغبانہ و کوہستان مولہ	.	۵۰۰۰ نفر			بشرح صدر

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	کیفیت
			در خراسان	در کچھی	در خراسان	در کچھی				
۱۹	لوٹھانی از موسیانی بلوچ	شہباز خان	سموانی	گاجان	نورگامہ سموانی		۰۰ نفر			بشرح صدر
۲۰	سیدزئی سید	کمال خان	مشک	گاجان	مشک و علاقہ اشش		۰۰ نفر			زہری
۲۱	ڈایہ از موسیانی بلوچ	خیر محمد	مشک	گاجان	مورد مشک		۴۰۰ نفر			زہری
۲۲	رئیس	معصری خان	نورگامہ	گاجان	پانی واقد علاقہ مولہ		۲۰۰ نفر			زہری
۲۳	لاشاری	دین محمد	۰	کھاری	۰	۰	۲۰۰ نفر			از قوم بلوچ ہمراہ مگسی لشکر دیتا تھا۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اوسس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عہد الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے۔	
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۲۴	عمرانی	وڈیرہ خدائی خان	۰	دہ تنبو	۰		۵۰۰ نفر			از فرقہ بلوچ ہمراہ مگسی لشکر دیتا تھا۔
۲۵	سنارڑی	شہباز خان	بھپو متصل گزان	۰	علاقہ بھپو	۰	۳۰ نفر	۰		زہری۔ شامل زہری لشکر دیتا تھا۔
۲۶	ٹراسیانی	نذر خان	ٹراسیانی متصل زئی	گاجان	ٹراسیانی دوگن	۰	۱۰۰ نفر			بشرح صدر
۲۷	سلانجو	فیض محمد	سلانجو متصل بہری				۵۰ نفر			بشرح صدر
۲۸	سورانی	صالح		گزنب واہ قریب پاشت خانہ	۰	۰	۱۰۰ نفر			بشرح صدر

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام سردار	جائے سکونت سردار		جائے سکونت اولس		کل تعداد نفری اسلحہ بند	تعداد لشکر جو عند الطلب خانصاحب کو دینا چاہیئے	تعداد تنخواہ جو سردار کو خانصاحب سے ملتی ہے	کیفیت
			درخراسان	درکچھی	درخراسان	درکچھی				
۲۹	جام	گوہر خان	ہموئی				۱۰۰ نفر			بشرح
۳۰	سوانی	شکر خان	سوانی				۲۰ نفر			بشرح
۳۱	کہنی	ولی داد	کہن متصل پیر	۰	۰	۰	۵۰ نفر			بشرح
۳۲	قمبرانی	نذر خان	سوانی				۵۰ نفر			بشرح

نوٹ۔ جملہ دان میں تین دستہ ہیں۔ اول زہری مت ۱۵۰۰ " لشکر جسمیں لگسی وغیرہ اقوام شامل ہیں دوم محمد حسنی مت " لشکر جسمیں ہاردنی بھی شامل ہیں۔ اور سوم منیگل و بیزنجو مت ۱۵۰۰ " لشکری دستہ دو ہزار لشکر بادشاہ وقت کو برائے مدد بوقت ضرورت دیا جاتا تھا اور ہر ان فی دستہ بارھواں حصہ لشکر کا دیا جاتا تھا۔ ان کے سپاہی کلات میں ہیڈ کوارٹر و دارالخلافہ بلوچستان میں حاضر رہتے تھے یہ سپاہ اردل کا کام اور نیز ضروری خدمات بجالاتے ہیں۔

Marfat.com

حالات سردار سراوان از قوم رئیسانی

وجہ تسمیہ رئیسانی کا یہ ہے کہ مورث اعلیٰ ان کا رئیس نام تھا۔ اس واسطے اس کی اولاد قوم رئیسانی مشہور ہو گئی۔ رئیسانی دراصل قوم افغان سے تورتر ین ہے اور قندھار سے نکل کر براستہ پشین و ہرنائی میدان تھل چوٹالی میں پہنچے تھل چوٹالی سے مسمی رئیس بجانب قلات آیا۔ چنانچہ اب تک کچھ لوگ اس خاندان ہذا قندھار میں رہتے ہیں۔ جن کا معتبر علیے نام ہے اور بہت لوگ از قوم تورترین علاقہ تھل چوٹالی میں رہتے ہیں۔ جن کا سرکردہ سماعیل خان ہے۔ رئیس جب علاقہ قلات میں آیا اس وقت قلات و مستونگ میں افغان لوگ رہتے تھے۔ بلوچ اور براہوئی کا نشان بھی نہیں تھا۔ رئیس سے چہار پسران پیدا ہوئے۔ سیاہی۔ راؤ ستین۔ روستم۔ سراج رئیس کی اولاد ہونے سے ان کی قوم رئیسانی ہو گئی۔ پھر ان چہار پسران کی اولاد ہوئی۔ ان کے نام پر یعنی سیاہی سے سیاہی زئی۔ راؤ سین سے راؤ سینی زئی۔ روستم سے۔ روستم زئی۔ سراج سے سراج زئی مشہور ہو گئے کہ اب تک یہ چہار فرقہ کلان قوم رئیسانی میں سمجھے جاتے ہیں۔ باب اول کتاب ہذا میں درج ہو چکا ہے۔ کہ ملک قلات اوّل سیوا ہندو کا تھا۔ سیوا سے مغل نے لیا مغل سے میروانی اور میروانی سے بلوچ رند قابض ہوا۔ میروانی کا بڑا سردار اس وقت عمر نامی تھا۔ جو از دست میر چاکر سردار رند قلات میں مارا گیا۔ پسرش مسمی بجار خورد سال تھا جس کو والدہ اس کی ہمراہ خود مستونگ میں لے گئی اور خواجہ خیل میں سے بمقام مستونگ کسی معتبہ سے نکاح کر کے بجار کو پرورش کیا۔ جب بجار عاقل بالغ ہوا اقوام بلوچ سے لینے عوض پدر خود کا خیال کر کے علاقہ قلات میں پہنچا اور بمدد سیاہی رئیسانی مندوبلوچ حاکم قلات کو قتل کر کے قلعہ قلات اپنے قبضہ میں لایا اور بعوض نقصان چہار اسپان کے جو لڑائی اولینہ فیمابین بجار میروانی و مندو بلوچ کی ملکیت ازاں سیاہی مارے گئے تھے۔ چہار شبانہ آب و زمین و رجوئے دوران سجد دو قلات علاوہ کچھ زمین خشکابہ موسومہ چھپر سیاہی مذکور کو دی تھی۔ کہ اب تک ان کے قبضہ میں ہے۔ اور بعد اس کے جب علاقہ سوراب و وڈھ پر بجار مذکور نے قبضہ کیا۔ اس ملک وڈھ میں بھی ایک قطعہ زمین موسومہ دہیر سیاہی

Marfat.com

مذکور کر دیا کہ اب تک ان کے قبضہ میں ہے۔ اولاد سیاہی نے زیادہ تر بعلاقہ وڈھ سکونت اختیار کی اور رفتہ رفتہ شامل قوم مینگل کے ہو گئے۔ جو موجودہ زمانہ میں سیاہی زئی راج مینگل سردار کا سمجھا جاتا ہے اور دستہ جہلاوان میں شمار ہوتا ہے۔ جو اقوام رئیسانی کے علاقہ قلات یا منگوچر میں رہ گئیں۔ وہ ایک تمن بن گیا۔ چونکہ میر بجار میرونانی نے بعد قتل میر مندو بلوچ و قبضہ ملک قلات قلات میں رہنا اور حکومت کرنا پسند نہ کیا۔ اس لئے صحرانشینی اختیار کر لی۔ اس واسطے ملک قلات پر دوبارہ مغل قابض ہو گئے۔ جن کو بباعث ظلم کے اقوام دہوار ساکنان قلات نے مار دیا اور اپنی مدد کے واسطے میر حسن خان احمد زئی قنبرانی براہوئی کو قلات میں لاکر حاکم خود مقرر کیا۔ اس وقت سے یہ قوم رئیسانی کی میر حسن سے شامل ہو گئی۔ چونکہ میر حسن خان قوم براہوئی سے قنبرانی اور قنبرانی سے احمد زئی سردار و سرکردہ کل براہوئی کا تھا۔ اس واسطے تمامی براہوئی اس کے ساتھ ہو گئے اور مضبوط تمن براہوئی کا بن چلا۔ چونکہ ہمیشہ کثرت کو غلبہ ہوتا ہے اور قومیں افغان و بلوچ جو براہوی سے ملتی گئیں۔ ان کی قوم میں براہوئی مشہور رہ گئی۔ اس سبب سے رئیسانی بھی براہوئی مشہور ہو گئے اور شروع حکومت میر حسن خان سے ہر ایک خان کے ساتھ ملک گیری اور جنگ و جدل میں شامل رہے۔

ابتدا سے کوئی طریق سرداری سرداران و جہلاوان رائج نہیں تھا بیطریق صرف میر نصیر خان کلان کے وقت سے رائج ہوا ہے۔ اس وقت سے رائج ہوا ہے۔ اس وقت خود خان قلات جملہ طائفہ براہوئی کا بڑا سردار سمجھا جاتا تھا۔ البتہ ہر ایک فرقہ جو تمن براہوئی میں شامل ہوا۔ اپنا اپنا معتبر یا سرکردہ علیحدہ رکھتا تھا۔ جو رئیسانی علاقہ قلات و منگوچر میں رہ گئے۔ ان کا سرکردہ اول اولاد راؤ سین سے کھیرانامی تھا لیکن بعد اس کے معتبری یا سرداری قوم رئیسانی کی خاندان سراج زئی میں چلی گئی۔ چنانچہ آخوند محمد صدیق کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ بوقت خانی میر محراب خان پدر میر عبداللہ خان زنگی پسر قلندر رئیسانی معتبر تھا۔ چنانچہ اس کی صلاح سے ہمراہ سرداران بارہ زئی جنگ و صلح ہوئی تھی۔ میر زنگی از فرقہ سراج زئی تھا بعد اس کے بعملداری میر عبداللہ خان جب کہ فیمابین میر احمد خان و میر عبداللہ خان ہر دو برادران حقیقی حکومت پر نزاع تھا۔ میر عبداللہ خان بموجب صلاح میر فیروز جمال زئی رئیسانی برائے مدد طلبی بخانہ ملا علیے مدد رستم زئی چلا گیا تھا۔ اس وقت سردار رئیسانی کا عمر خان تھا۔ میر عبداللہ خان نے عمر خان

Marfat.com

سے عذر خواہی کی تھی کہ سردار رئیسانی کے آپ تھے۔اور میں بخانہ ملا علیئے چلا گیا۔آپ اس بارے میں رنج نہ ماننا۔میرا مطلب صرف ملا علیئے کو اپنے ساتھ شامل کرنے کا تھا۔اس سے پایا جاتا ہے کہ جملہ قوم رئیسانی کا سردار عمر خان از فرقہ سراج زئی تھا۔شجرہ خاندان سردار خیل سراج زئی کا حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

نوٹ، سردار زئی سے تین پھلی قائم ہوئی۔

نمبر ۱ جمال زئی ——— نمبر ۲ سماعیل زئی ——— نمبر ۳ علندر زئی اور قلندر زئی

سے دو شاخ نکلی اوّل عمر زئی دوم لشکری زئی

ب: سردارانِ قوم کے اسماء پر قمبر لگائے گئے ہیں۔

بعد از مقتولی میر عبداللہ خان خان میر محبت خان خانی قلات پر مسلط ہوا تھا۔ لیکن بمدد لشکری برادر سردار عمر خان رئیسانی کے میر اتمانہ خان برادرش نے خانی قلات اس سے چھین لی تھی۔ جب میر نصیر خان کلان خان قلات ہوا۔ اور کل قوم براہوئی و بلوچ کو دو دستہ میں تقسیم کیا۔ یعنی جو قلات سے شمال کی طرف رہتے تھے سراوان اور جو جنوب کی طرف رہتے تھے۔ جھلاوان نام دے کر سراوان کا سردار کلان رئیسانی سردار کو جو اس وقت میر عبدالنبی تھا مقرر کیا۔ اور بیرک سرداری سراوان کی سپرد فرمائی اسی عرصہ میں پیشگاہ بادشاہ احمد شاہ سے بنام خان صاحب میر نصیر خان حکم صادر ہوا تھا کہ واسطے جنگ راجگان مرہٹہ ہندوستان کی کمک لشکری جاوے تو میر نصیر خان نے میر کمال خان ایلتازئی کو افسر لشکر کا مقرر کر کے بخدمت بادشاہ ہندوستان بھیج دیا تھا۔ اس وقت میر عبدالکریم برادر سردار عبدالنبی بمعہ برادری خود دستہ از قوم سراوان ہمراہ میر کمال خان گیا تھا۔ بعد اس کے بحکم تیمور شاہ بادشاہ قندھار سردار مددخان ساقی زئی افسر جنگ میران ٹالپور سندھ مقرر ہو کر آیا تھا۔ خان صاحب نے حسب الحکم بادشاہ موصوف بقدر شش ہزار لشکر از براہوئی و بلوچ واسطے مدد کے ہمراہ دیا تھا۔ سردار عبدالنبی خان خود ہمراہ لشکر گیا تھا اور جوانمردی سے لڑائی کر کے ناموری حاصل کی تھی۔ بعد اری میر محمود خان ملا محمد سردار سراوان کا تھا۔ جس وقت بہرام خان سوتر بھائی محمود خان کا باغی ہو گیا تھا تو ملا محمد نے ہمراہ میر محمود خان رفتہ کر بہرام خان کو شکست دی تھی۔ بوقت خانی محراب خان کے مہراللہ خان سردار سراوان کا تھا۔ جو محراب خان نے اس کو بامر ناحق مروایا تھا۔ چونکہ سردار مہراللہ خان لاولد تھا۔ اس واسطے دستار سرداری سراوان خاندان عمر زئی کی ختم ہو کر بخاندان لشکری زئی چلی آئی۔ چنانچہ لشکری زئی سے سردار اسد خان سردار ہوا یہ سردار بعلاقت میر محراب خان کے حاکمان قندھار کے پاس بھی فریادی گیا تھا۔ اس وقت سردار کوندل خان حاکم قندھار کا تھا۔ چنانچہ بحکم کوندل خان کے سردار پہ دل خان واسطے لینے جواب از میر محراب خان بابت ناحق قتل کرنے سردار مہراللہ خان کے تعینات ہوا تھا۔ مگر بباعث ناسازی طبع واپس گیا اور اسی اثناء میں شاہ شجاع بمعہ افواج سرکار انگریزی

Marfat.com

کے اس راستہ سے بجانب قندھار گذر گیا تو میر محراب خان سرکار انگریزی اور شاہ شجاع کے سلام پر حاضر نہ ہوا۔ جس پر جنگ ہوئی اور سردار اسد خان اور اکثر سرداران سراوان محراب خان کی کمک پر نہ گئے۔ خاندان رئیسانی سے ایک شخص عبدالکریم نامی رئیسانی ہمراہ خان کے اتفاقیہ موجود تھا۔ جس نے بہ لحاظ ننگ خود میری سے باہر نکل کر فوج سرکاری سے مقابلہ کیا اور از دست فوج سرکاری مارا گیا جس کی ڈیوڑھی یعنی نشان جائے مقتولی متصل دروازہ مستونگی موجود ہے۔ بعد مقتولی میر محراب خان کے البتہ سردار اسد خان وغیرہ سرداران سراوان میر نصیر خان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ اور سردار اسد اللہ خان تھوڑا عرصہ بعد قائم ہونے میر نصیر خان کے حکومت قلات پر فوت ہوا ملا محمد پسرش کو دستار سرداری سراوان کی دی گئی۔ یہ سردار میر نصیر خان سے پہلے متفق رہا بعد اس کے جب کہ میر نصیر خان نے نائب محمد حسن و نائب محمد امین کو قید کر دیا تو اس وقت سے البتہ میر نصیر خان سے کسی قدر ناراض رہنے لگا۔ بعد فوتیدگی میر نصیر خان کے میر خداداد خان مسند نشین ہوا۔ چونکہ نائب محمد حسن بحالت قید بحین حیات میر نصیر خان فوت ہو چکا تھا۔ اور نائب محمد امین زندہ قید میں تھا۔ چونکہ نائب محمد حسن کی ایک دختر بخانہ ملا محمد اور ثانی بخانہ سردار تاج محمد زہری سردار جہلاوان کے تھی۔ دونوں سرداران نے متفق ہو کر واسطے رہائی نائب محمد امین کے خداداد خان سے بروز اول سفارش کی۔ لیکن خان مذکور نے اس کی یہ درخواست پذیرائی نہ فرمائی۔ جس سے ان کے دل میں ناراضگی پیدا ہو چلی۔ مابین خانصاحب خداداد خان اور ملا محمد خان وغیرہ سرداران کے جو جو کارروائیاں ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل تواریخ میر خداداد خان صاحب میں درج ہو چکی ہے جب سے سردار ملا محمد خان کو دستار سرداری سراوان کی پہنچی تو ستارہ بخت براہوئی نے ایسی گردش کھائی کہ ان کو اپنے ملک میں آرام کے ساتھ ایک موسم بھی پوری طرح گذارنا نصیب نہ ہوا۔ خود بھی سردار اپنے وطن سے کوچ کر کے ملک مری اور سیوی اور قندھار تک پھرتا رہا۔ اور بھی اکثر سرداران سراوان ان کے ساتھ رہے اگرچہ سرداران کو پورا یقین تھا کہ سردار ملا محمد خان کی دستار ان کے واسطے نامبارک فال ہوئی ہے۔ لیکن تاہم سردار موصوف بہت خوش خلق اور سخی اور عقلمند تھا۔ براہوئی سردار اس کی صلاح اور طرفداری سے باہر نہیں ہو سکتے تھے۔ بلکہ دل و جان سے اس کے ہمراہ تھے۔ البتہ تمامی سرداران نے براہ دلخواہی سردار ملا محمد کو صلاح دی کہ میر اسد خان پسر کلان خود کو جس کے چہرے سے نشان بخت اور عقل کی

Marfat.com

خوروسالی سے ظاہر معلوم ہوتی تھی دستار سرداری سراوان کی واسطے ٹلنے نخوست کے دیدیوے
اور جب تک میر اسد خان خود عاقل بالغ نہ ہو کام سرداری کا خود کیا کرے چنانچہ قریب سال ۱۸۷۰ء
جب سردار اسد خان قریب دس بارہ سال کا تھا دستار سرداری سراوان کی اس کے سر پہ باندھی گئی۔ جیسا
کہ عوام الناس کو خیال تھا۔ اسی طرح ظہور میں آنے لگا۔ یعنی اس وقت سے ستارہ بخت بلا ہوئی کا
طلوع ہو چلا سال ۱۸۷۵ء میں جب کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب جو اس وقت ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان
کے تھے۔ پہلا مشن لائے بمقام سیبوی سردار ملا محمد وغیرہ سرداران سراوان سے ملاقات ہوئی اس وقت
سردار اسد خان قریب عمر ۱۶، ۱۷ سال کا ہوگا۔ کام سرداری کا سردار ملا محمد کرتا تھا۔ مگر دربار میں بالمواجہ
صاحب بہادر کے صرف سردار اسد خان کرسی پہ بیٹھتا تھا۔ خود ملا محمد و دیگر سرداران نیچے فرش پہ بیٹھتے
تھے گویا کہ اپنا سردار دستار بندی سردار اسد خان کو مانتے تھے سال ۱۸۷۸ء تک جب تک جنگ افغانستان
شروع نہیں ہوئی سردار اسد خان صرف سیکھتا تھا۔ کام سرداری ملا محمد خان کیا کرتا تھا۔ لیکن سال ۱۸۷۸ء
سے یعنی بوقت شروع ہونے جنگ افغانستان کے جب کہ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو برابر ہر طرح سے
بہت مدد لینے کی ضرورت تھی۔ سنڈیمن صاحب نے سردار اسد خان کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی معرفت
برابیوں سے کام لینا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ یہ سردار ایسا ہوشیار اور لائق نکلا کہ اپنے ملک بلوچستان کے
علاوہ امورات متعلقہ افغانستان و ایران وغیرہ میں خوب صلاح اور مدد دے سکتا تھا سر رابرٹ سنڈیمن
صاحب کا اس کے اوپہ ایسا بھروسہ تھا کہ ہر ایک دورہ اور مہم میں اس کو ساتھ رکھتا تھا۔ اور صلاح
مشورہ کیا کرتا تھا۔ سر رابرٹ کی سفارش سے پہلے وہ سی آئی ای بعد اس کے کے سی۔ آئی۔ ای۔
کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔ اور ایک جاگیر بعلاقہ جکیب آباد سندھ اس کو بخشی گئی۔ بعد ایجنٹی سر جیمس
براؤن صاحب بہادر کے بھی یہ سردار بہت پیش نظر تھا۔ چنانچہ میر خداداد خان صاحب مالی قلات
کی معزولی اور میر محمود خان کے تخت قلات پر تعیناتی میں صاحب ممدوح کا بڑا اصلاح کار یہی سردار
تھا۔ اور بھی جو کارروائی صاحب موصوف متعلق اوس برہوئی و بلوچ کی کرتے اس سردار کی
صلاح سے کیا کرتے تھے۔ یہ سردار خوب خواندہ اور لائق تھا۔ اکثر علماء اور لائق لوگوں سے اس کی
صحبت تھی اور زمانہ حال کی روشنی اس کے اوپہ خوب اثر کر گئی تھی، وہ انتظام اور قواعد عملداری انگریزی
کو خوب سمجھتا تھا۔ اور پسند کرتا تھا۔ جنوری سال ۱۸۹۴ء کے دربار سبوی میں جب اس کو سر جیمس براؤن صاحب

Marfat.com

نے تمغہ کے سی۔آئی ای کا پہنایا۔ اور خلعت دے کر اس کی خدمات کی تعریف کی تو اس کے جواب میں جو اس نے اپنی زبان میں تقریر کی تھی۔ ایسی شستہ اور برجستہ تھی کہ باوجود نا ماہر ہونے از زبان اردو کے کوئی جلئے حرف گیری نہیں تھی۔ بلکہ بڑے اردو دان اور عالم فاضل جن کو ہمیشہ مہارت ایسی تقریروں کی رہا کرتی ہے۔ اس سے زیادہ اچھی تقریر ایسے دربار میں نہ کر سکتے۔ عام حاضرین دربار آفرین صد آفرین کر اٹھتے تھے۔ شاید وہ دن اس کے طالع اور عروج کے واسطے آخری تھا۔ جب وہاں سے چلا اور بخانہ خود پہنچا۔ بیماری میں ماخوذ ہوا موسم شروع گرما کوئٹہ میں آیا۔ لیکن بیماری غالب آتی گئی آخر الامر ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء کوئٹہ میں بمکان خود واقع سر کی وفات پائی۔ جس کی نعش کے ساتھ بیگم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سبوی اور اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مٹھڑی مسکن سردار مذکور تک گئے تھے اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو نہایت افسوس ہوا۔ بجائے اس کے پسر کلان میر غوث بخش سردار ہوا جو نو عمر ہے۔ و میر مہراللہ خان اس کے چچا کو جو بعد فوتیدگی سردار اسد خان کے بوقت ایجنٹی سر جیمس براؤن صاحب کے کام کرتا تھا۔ اور جس کے اوپر امید تھی کہ اپنے برادر مرحوم کے نام کو بدستور قائم رکھے گا۔ کام سرداری سرداران سے الگ کر کے بعہدہ نظامت پیچ مکران مقرر کیا گیا ہے۔ بیشک مکران کے واسطے ایسے لائق آدمی کی ضرورت تھی۔ مگر سرداری سرداران بالکل بھی بہت ضروری ہے۔ اس کا یہاں موجود رہنا سردار غوث بخش کے واسطے بہت مفید ہو سکتا تھا۔ قاعدہ ہے کہ بخت اور اقبال والے کے دوست بھی بہت ہوتے ہیں۔ لیکن دشمن بھی بہت ہوتے ہیں اور جب بخت یا اقبال میں تنزل ہوتا ہے۔ دوست الگ ہو جاتے ہیں۔ دشمن سر چڑھ آتے ہیں۔ اسی طرح اس خاندان کا حال ہوا۔ کل تعداد نفری اسلحہ بند قوم ہذا حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

فہرست فرقہ جات قوم رئیسانی

نمبر شمار		نام فرقہ یعنی پھلی	نام معتبر	تعداد نفری اسلحہ بند	جائے سکونت
۱	سراج زئی	لشکری زئی سردار خیل	سردار غوث بخش	۵۰	مٹھڑی اور کہنک
۲		قلندر زئی	خیر محمد	۱۴۰	ایضاً
۳		جمال زئی	اکبر خان	۲۰	ایضاً
۴		سماعیل زئی	احمد خان	۲۰	ایضاً
۵	راؤ سین زئی	کھنز زئی	مابو خان	۳۰	دُلٹے و کوشکک
۶		سالار زئی	حبیب خان	۲۰	دلٹے و مٹھڑی
۷	رستم زئی	گل محمد زئی	الہہ یار خان	۲۰	کہنک و منگوچر و مٹھڑی
۸		عیسب خان زئی	فیض محمد	۱۰	ایضاً
۹		اختر زئی	لشکر خان	۱۰	ایضاً
۱۰	رستم زئی	گواری زئی	میر احمد	۳۰	کہنک منگوچر مٹھڑی
۱۱		جوگی زئی	شیر دل خان	۳۰	ایضاً
۱۲		پندرانی زئی	یعقوب	۴۰	کہنک
۱۳		عیسیانی	عنایت خان	۵۰	کوئٹہ و مٹھڑی
۱۴		مہرانی	عمر خان	۱۳۰	مٹھڑی و دُلٹے
			میزان	۶۰۰ نفر	

زمینات مملوکہ قوم ہذا علاقہ کچھی میں مواضعات مٹھڑی جائے سکونت سردار دہ محرم جاگیر سردار سراوان اور بھی متفرق زمینات ہیں۔ اور خراسان میں مواضعات کہنک و تیری اور بھی متفر

Marfat.com

زمینات خاص علاقہ کوئٹہ وغیرہ میں ہیں۔ زمینات سے آمدنی سردار کی بہ نسبت سردار جہلاوان کے کم ہے۔ اور بھی جس طرح کہ سردار جہلاوان کی آمدنی راج سے بذریعہ لینے مال مویشی کے ہوتی ہے سردار سراوان کی بالکل کچھ نہیں کہ سراوان میں مالی اولس یا راج سے مال مویشی لینے کا بالکل رواج نہیں ہے زمانہ قدیم سے گذارہ سرداران سراوان کا حاکم قلات سے ہوا کرتا تھا۔ کہ روزانہ اور مواجب لیا کرتے تھے اب بھی سرکار عالیہ انگریزی سے مبلغ اسّی ماہوار سردار کو اپنی تنخواہ ملتی ہے۔ اور کچھ عوضانہ سنگ بولان کا ملتا ہے۔ جب تک سردار ملا محمد خان زندہ تھا۔ اس کو بھی مبلغ ضمار ماہوار سرکار عالیہ برطانیہ سے عوض خدمات انتظام درہ بولان ملا کرتا تھا۔ بعد فوتیدگی سردار مذکور مبلغ ماہ ماہوار میر مہر اللہ خان پسرش کے حق میں مقرر ہوتے تھے۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان شاہوانی

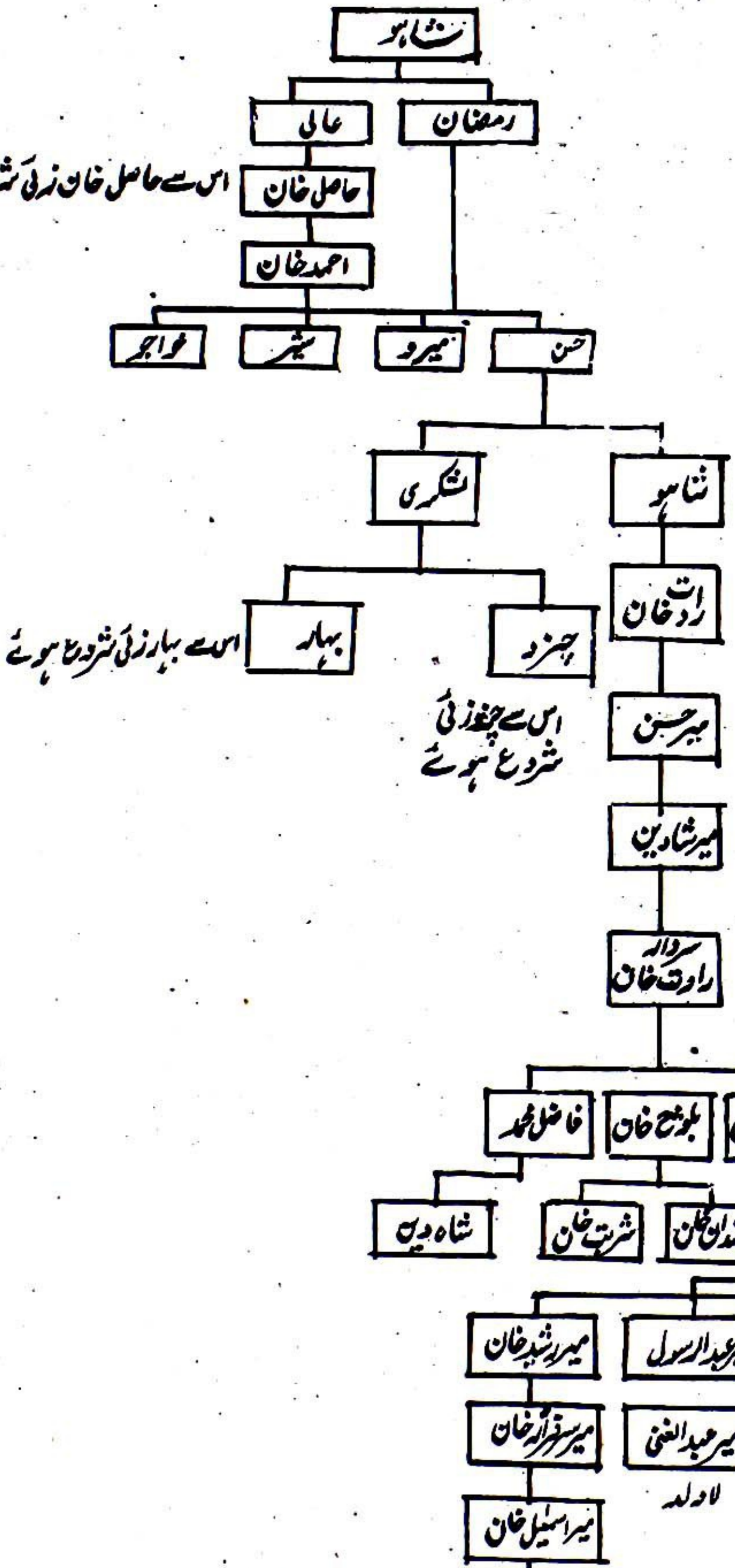

Marfat.com

شجرہ نسب سے پایا جاتا ہے کہ اس خاندان کا بانی شاہو ہُوا ہے اس واسطے شاہو کی اولاد ہونے سے یہ خاندان شاہوانی کہلانے لگا۔ شاہو خاندان بلوچ سے تھا۔ جب بلوچ لوگوں نے حلب سے آکر قلات بلوچی پر قبضہ کیا شاہوانی ساتھ تھا۔ اگرچہ رند و لاشاری کچھی کی طرف چلے گئے۔ مگر شاہوانی بدستور علاقہ قلات میں رہا۔ جب میر حسن از خاندان احمد زئی قمبرانی حاکم قلات ہُوا۔ شاہوانی اس کے ساتھ شامل رہا۔ بلکہ دربار بادشاہان قندھار میں بروئے خود خوب رسوخ رکھتا تھا۔ بوقت خانی میر عبداللہ خان سلطان قائم خان جو از خاندان حاصل خان زئی تھا۔ معتبر سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ عبداللہ خان نے جب لشکر شاہ حسین غلزئی حاکم قندھار سے لڑائی کر کے علاقہ پشین اور شوراوک کا مار لیا تھا تو سلطان قائم خان کو شوراوک میں تعینات کیا تھا۔ نادر شاہ نے جب میاں کلہوڑہ والی سندھ سے عوض خون میر عبداللہ خان کے میر محبت خان کو ملک کچھی کا لے دیا تھا۔ تو سلطان قائم خان کو کچھی میں ملک ڈھاڈر اور خراسان میں سریاب وغیرہ علاقہ شالکوٹ بخش دیا تھا چنانچہ اب تک مردم شاہوانی کے تبضہ میں ہے۔ سلطان قائم خان بوقت خانی میر محبت خان اس قدر رسوخ رکھتا تھا کہ جب اس کو میر محبت خان کا بلا صلاح خان موصوف کر آیا تھا۔ جب واپس آیا میر محبت خان نے نامنظور کیا۔ جس پہ بادشاہ نے بذات خود بمعہ لشکر خاص قلات پہ پہنچکر محاصرہ کیا۔ آخر الامر مجبوراً میر محبت خان نے اپنی دختر کا نکاح بر بہبہ اس ناطہ کے جو سلطان قائم خان کر آیا تھا کر دیا یکا رقم مہری احمد شاہ مورخہ ۲۶ محرم الحرام ۱۱۷۲ھ ثانی مہری تیمور شاہ مورخہ ۱۱۹۶ھ سر دلہ شاہوانی کے پاس موجود ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ علاقہ کن کشمور جو فی الحال موضع کن شامل روحان تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان پنجاب قبضہ تمندار صاحب مزاری میں ہے۔ اور کشمور شامل علاقہ جکیب آباد سندھ میں ہے۔ عوض خدمات کے جو خود سردار حاجی محمد خان شاہوانی نے ہمرکاب میر نصیر خان والی قلات کے دہلی تک ہمراہ لشکر بادشاہی جا کر کی تھی۔ اور اسی لڑائی میں خود حاجی محمد خان زخمی ہُوا تھا۔ حاجی محمد خان کو دیئے گئے تھے۔ اور نیز اسی روز سے میر نصیر خان نے سردار حاجی محمد خان کو خطاب یار وفادار کا بھی دیا تھا۔ اسی لڑائی کے صلہ میں میر نصیر خان کو بادشاہ موصوف نے علاقہ داجل وہرنڈ بخش کیا تھا۔ اور حاجی محمد خان کو تعلقہ کن کشمور عطاء فرمایا تھا بعد تظر بندی میر محبت خان حکومت قلات میر نصیر خان کے حصہ میں آئی میر نصیر خان نے اقوام شاہوانی کو دوست میر محبت خان کا تصور کر کے مردمان شاہوانی سکنائی مستونگ اور اسکلکو پر دست

Marfat.com

نظاول درانہ کیا۔ سلطان قائم خان نے برادر زادہ خود بہادر خان کو بخدمت بادشاہ قندھار فریادی بھیجدیا۔ جس پر خود احمد شاہ نے قلات میں پہنچکر میر نصیر خان کو قلعہ بند کیا اور بعد انجام و صلاحیت کے ملک کھائی و بڈانی واقعہ حدودات ڈھاڈر تعلقہ کچھی مردمان شاہوانی کو عوض انکے نقصانات وغیرہ کے عطاء فرمایا کہ اب تک مردم شاہوانی کے قبضہ میں ہے۔ جب میر نصیر خان مشہد کی لڑائی پر بحکم احمد شاہ گیا تھا تو سردار حاجی محمد خان بمعہ مردمان تمن خود ہمراہ تھا۔ اور جس وقت میر نصیر خان نے ملک دینار گچکی حاکم کیچ کو قتل کرایا۔ واسطے انتظام ملک کیچ سردار حاجی محمد خان کو بھیجا تھا۔ جس نے بخوبی انتظام ملک کاکر کے سرکردگان اس ملک کاکر کے سرکردگان اس ملک کو سلام خان صاحب کے لئے حاضر کیا تھا۔ بعد اس کے جب کہ شہ عمر پسر ملک دینار کو شہ قاسم بلیدی نے قتل کیا اور ملک کیچ میں بے امنی ہو گئی تو خان صاحب نے میر چیزو خان کو جو فرقہ چیزوزئی شاہوانی کا معتبر تھا بھیجدیا تھا۔ بوقت خانی میر محمود خان محراب خان شاہوانی از جانب خانصاحب بخدمت شاہ زمان بادشاہ قندھار برائے طلب کمک کہ کچھی میں میر بہرام خان نے بہ جمع آوری براہوئی و بلوچ فساد برپا کیا تھا جب فیمابین میر محمود خان و میر بہرام خان درہ بولان میں متصل پیر چوکی لڑائی ہوئی۔ سردار عبدالقادر ہمراہ میر محمود خان کے تھا جو زخمی ہوا۔ جس کے انعام میں میر محمود خان نے ملک میر باغ و بہادر کا انعام میں دیا تھا۔ جب میر محراب خان از دست فوج سرکار برطانیہ شہید ہوئے تو داد کریم شاہوانی بھی ہمراہ خانصاحب موصوف شہید ہوا تھا۔ سرداران و قوم شاہوانی ہمیشہ خان صاحبان قلات کے ساتھ صلاحیت و تابعداری سے رہے بعد شہادت میر محراب خان نصیر خان صغیر ہنوز خاران میں تھا کہ سردار محمد خان شاہوانی نے بمقام مستونگ بلوہ برپا کیا۔ جس میں منشی سرکار انگریزی جو مستونگ سے نکال دیا۔ بعد اس کے میر نصیر خان خاران سے آیا سردار دراج شاہوانی برابر نصیر خان سے شامل رہا۔ بوقت خانی میر خداداد خان صرف ایک دفعہ شاہوانی لوگ بہ ہمراہ محمد شہی وغیرہ براہوئی کے ہمراہ فوج خانصاحب بمقام کھڈ مقابلہ کیا جس میں شہ فاسی ولی محمد زخمی ہوا تھا۔ مبارک خان معتبہ شہوانی کا اس وقت از دست فوج خانصاحب قتل ہوا تھا۔ اس وقت بھی خود سردار عبدالقادر جو کسی قدر دیوانہ تھا۔ شامل نہیں تھا۔ بعد عبدالقادر کے محمد خان سردار ہوا۔ وہ نابالغ تھا۔ جب سن بلوغ کو پہنچا۔ صرف تھوڑے سال کام سرداری کا کیا پھر فوت ہو گیا اس کا بھائی حقیقی شہنواز خان پہلے

Marfat.com

فوت ہو چکا تھا۔ کوئی پسر یا دوسرا بھائی نہیں تھا۔ اس واسطے دستار سرداری۔ شاہوانی میر رشید خان کو جو چہارم پشت میں ملتا تھا دی گئی املاک اقوام شاہوانی کی خراسان میں سرباب علاقہ شالکوٹ مستونگ خاص گردونواح کھڈ مابین مستونگ دمنگوچر اسکلکو قریب قلات۔ کچھی۔ شہر حاجی۔ ایسی۔ کھائی بڈانی علاقہ ڈھاڈر میں ملک میر باغ و بہادر خانپور بہ نسبت دیگر سرداران سراوان واولس سراوان کے شاہوانی کی ملکیت زیادہ ہے۔ اس واسطے عملداری میر خداداد خان میں جو اکثر سرداران براہوی باغی ہو کر فساد کرتے رہے۔ سردار شاہوانی اور اولس شاہوانی اپنی ملکیت پہ قابض رہ کر ان کے ساتھ شامل نہ ہوئے تعداد لشکر اس تمن کی دو ہزار تک سمجھی جاتی ہے تفصیل حسب ذیل میں درج ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام فر	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند
۱	حاجی زئی	خود سردار رشید خان	مستونگ	۲
۲	راوت خان زئی	جھنڈا خان	"	۵
۳	شادین زئی	حبیب خان	کوئٹہ	۲۰
۴	چنروزئی بہاری زئی	عبدالوہاب	اسکلکو کھدو مستونگ کوئٹہ	۱۰۰
۵	میروزئی	عزیز خان	سریاب	۲۵۰
۶	شیرزئی	پیر بخش	سریاب مستونگ	۵۰
۷	خواجہ زئی	نبی بخش	"	۵۰
۸	حاصل خان زئی	احمد خان	کچھی مستونگ	۲۵
۹	شاہوزئی	شفیع محمد	کھڈ مستونگ	۲۰۰
۱۰	چنروزئی تنگے زئی	عظیم خان	اسکلکو	۲۰۰
۱۱	کلوزئی	اللہ بخش	"	۵۰
۱۲	حسنی	پیر بخش	سریاب	۴۰۰
۱۳	سوری زئی	حبیب خان	مستونگ وشال	۲۵۰
۱۴	سوری زئی	پکار خان	کھڈ مستونگ	۲۵۰
۱۵	عمرانی	ماچھن خان	"	۳۰۰
۱۶	غُل	داؤد خان	کھڈ مستونگ	۲۵۰
۱۷	کشانی	آدم خان	مستونگ کشان	۲۰۰
۱۸	سیاہی زئی	لال خان	" اسکلکو	۱۰۰
		میزان		۲۷۰۲

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان بنگلزئی

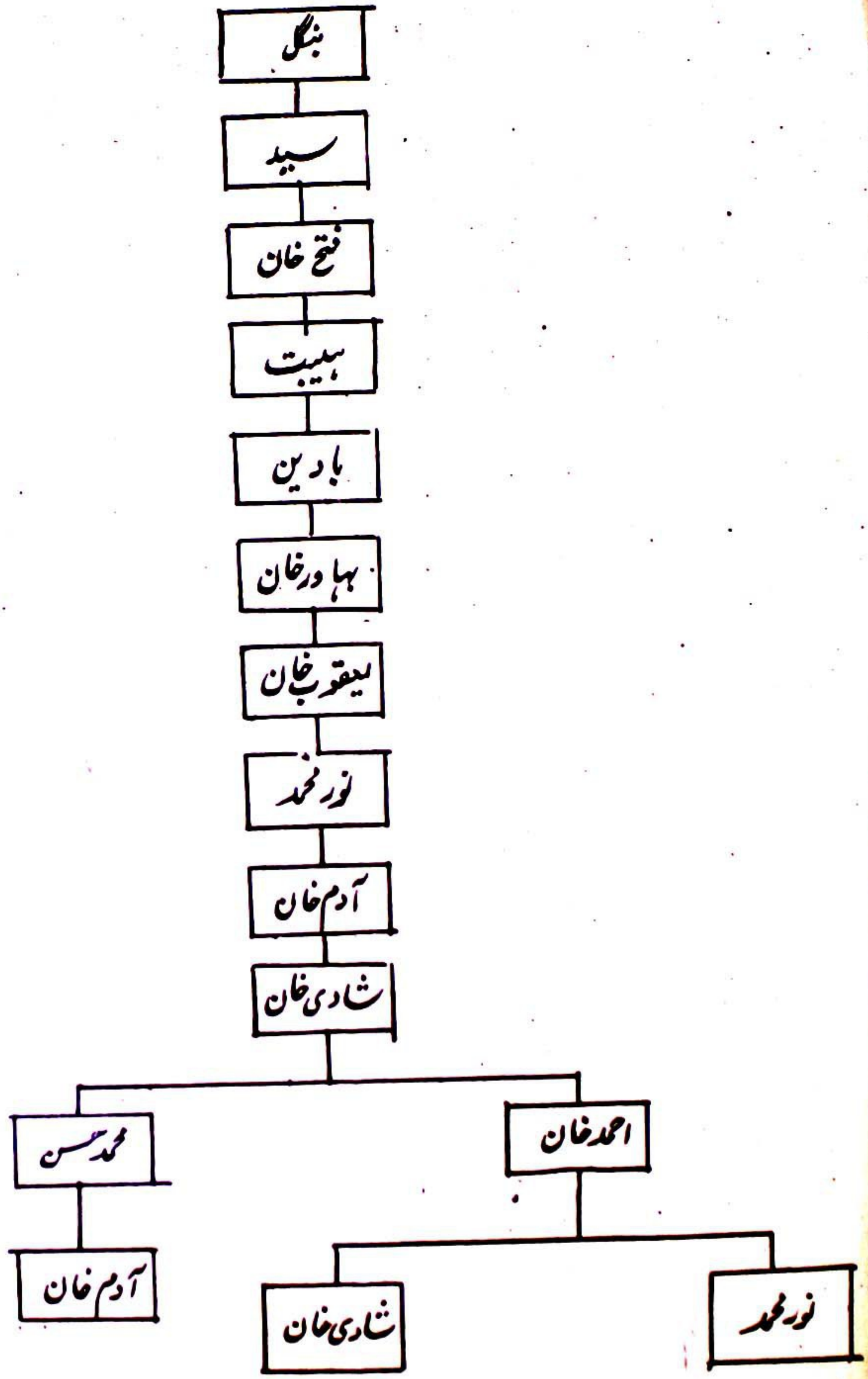

Marfat.com

بنگل کی اولاد ہونے کے سبب سے یہ خاندان بنگلزئی مشہور ہوا ان کا صدر مقام اسپلنجی ہے، اسپلنجی میں دو کاریزہ کا سے پانی کی ہیں۔ جن میں سے ایک کاریزہ بنگلزئیوں کی ہے۔ دوسری آدھی مردم دنیارزئی اور آدھی سیدزئی کی ہے۔ مستونگ میں بھی ½ ۲ شبانہ روز کاریزہ خواسام سے سردار بنگلزئی کا ہے ½ شبانہ کاریز ہندو سے جو کان میں صرف ایک نالہ پانی کا ہے اور خشکابہ کچھی میں حسب ذیل مقامات پر ہے۔ چندڑ۔ لنڈ۔ اوآن۔ تورزبند۔ مڈ۔ چنڈی۔ توئی۔ بنگلزئی اصل میں ذات کا بلوچ تھا اور اس کو سید کی اولاد ہونے کے سبب سے سیدزئی سردار خیل بھی کہتے ہیں۔ سیدزئی کے خاندان سے کچھ لوگ علاقہ ہرنائی میں رہتے ہیں۔ جن کا سردار بھائی خان سیدزئی تھا جس نے بمقام کچھ فوج سرکار انگریزی پر حملہ کرکے زخم کھایا تھا۔ باقیوں کو بنگل کی اولاد ہونے کے سبب سے بنگلزئی کہتے ہیں۔ مشہد کی جنگ میں بادین ہمراہ میر نصیر خان کلان گیا تھا۔ اور اسی جگہ مارا گیا تھا۔ اور بادشاہ احمد خان کے وقت میں میر ہیبت میر نصیر خان کلان کے ہمراہ دہلی گیا تھا۔ اس خاندان کا قدیمی رالبطہ خان قلات سے ہے اور اس کے لشکر کی حسب ذیل تفصیل ہے۔

نمبر شمار	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد لشکر اسلحہ بند	غم
۱	گواہرام زئی	بہرام خان	گلان	۳۰۰	۵۰
۲	دینارکزئی	عطر خان	اسپلنجی	۵۰۰	۵۰
۳	گرانی	حاصل خان	گاڈی	۳۰۰	۵۰
۴	شورانزئی	شیہ محمد	مستونگ	۲۰۰	۵۰
۵	بدرودنی	احمد خان	اسپلنجی	۱۰۰۰	۵۰
۶	بجارزئی	عزت خان	شالی	۰۲۰۰	۵۰
۷	شاہوزئی	صاحب خان	"	۲۰۰	۲۵
۸	مندوانی	لپند خان	رودبار	۴۰	۵
۹	پشہ	لال بخش	بارڑی	۱۰۰	۵

Marfat.com

۱۰	مغنڈ	دل وش	رود بار	۴۰	۵
۱۱	پھگ	تکل	کھجوری	۵۰	۵
				۲۹۳۰	۳۴۵

زیادہ حالات اس تمن کے تواریخ خانصاحبان میں درج ہیں

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان سردار محمد شہی

یہ خاندان محمد شاہ کی اولاد ہونے سے محمد شہی کے نام سے موسوم ہوا۔ حلب سے اقوام بلوچ کے ساتھ آئے تھے۔ سردار محمد شہی کا آب سیاہ حسب ذیل مقامات پر ملکیت ہے بعلاقہ منگچر از کاریز محبت وال ۱/۴ حصہ از کاریز موسےٰ وال ۱/۴ حصہ از کاریز زرد ۱/۲ باقی آدھا مردم شاہوانی کا۔ از کاریز مولی ۱/۴ حصہ۔ از کاریز دوست محمد وال ۲ شبانہ۔ از کاریز نوک جو ایک شبانہ از کاریز مٹھا وال ۱/۷ حصہ۔ از کاریز برفی وال ۱/۷ حصہ از کاریز خواسام بعلاقہ مستونگ ایک شبانہ۔ خشکابہ حسب ذیل مقامات پر ہے۔ کوہک منگچر۔ عالی دشت۔ کچھی میں بمقام زرداد و لیاواہ۔ اور گاڈی۔ اس خاندان کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے کہ سردار محمد شہی اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن تواریخ خانصاحبان میں ان کی خدمات اور مخالفت کے حالات مفصل درج ہیں۔

تفصیل اقوام حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند
۱	سامہ زئی	غلام محمد	حدود منگوچر	۸۰
۲	ایضاً	نواب خان	تیری علاقہ مستونگ	۱۲۰
۳	سورو	میر حسن و فتح علی	کوہک علاقہ اسپلنجی	۱۰۰
۴	بنگا	الہ ڈنہ	خاص مستونگ	۲۰۰
۵	جذرانی	حبیب خان	تیری علاقہ مستونگ	۵۰۰
				الف ۱۰۰۰ نفر

Marfat.com

شجرہ خاندان کرد

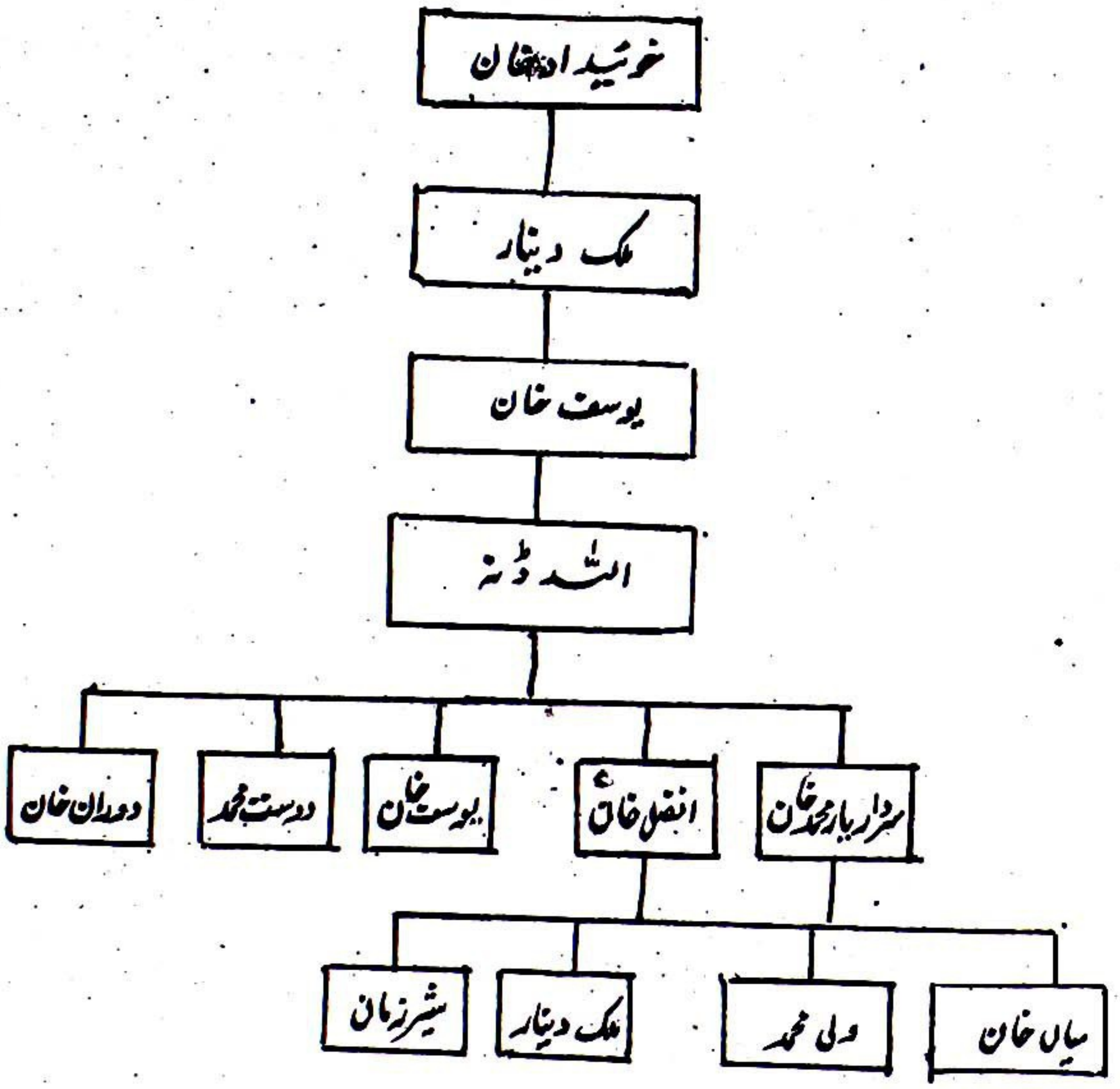

کرد اصل باشندے عرب کے ہیں۔ ان میں سے تین فرقے ذیل بدرد - نوکلی - چندو - برزمانہ رند بلوچستان میں آئے فرقہ بدرو بلوچستان میں رہ گیا - دوسرا فرقہ نوکلی پہلے سیاہ آف علاقہ گبدؔ میں گیا - پھر وہاں سے تن مزاری میں جاکر سکونت پذیر ہوا کہ اب تک علاقہ دجان میں ماتحت تن مزاری کے دستہ کرد کا شہداد آباد ہے۔ تعداد اس کی قریب پانسو نفری تیسرا فرقہ چندو سرحد سیستان کی طرف چلا گیا اور وہاں بشمول اقوام دامنی قیام کے رہتا ہے۔ مردم فرقہ اول مردم رند کے ساتھ رہنے اور آنے سے رند کہلانے لگے پھر براہوئی کے ساتھ خلط ملط ہونے سے اب براہوئی کہلاتے ہیں۔ مرد بین انکا کالا پانی ہے۔ جس کا نام بوے کلان ہے اور تمام خیل کا اس میں دوست محمد ہے چشمہ خورد میں ½ حصہ

Marfat.com

سردار خیل کا اور کاریز تو تمامی سردار خیل کا ہے بخشکا بہ حسب ذیل مقامات پر ہے۔ مرد۔ دشت کلان۔ دشت خورد دشت زردین تل۔ زہری گھٹ۔ تلخ کادی کا بوتل منسان۔ تل خورد۔ نصیر خان کلان کے عہد میں ملک دینار جنگ مشہد میں گیا جن میں کردان کے چار معتبر ماڑ سنگ عمر خان۔ لشکری اور ایک دیگر نامعلوم الاسم مارے گئے۔ جن کی لاشیں خانصاحب مرصوف اپنے ہمراہ واپس لائے۔ ماڑ سنگ کی لاش مرد میں۔ عمر اور لشکری کی لاش پیر چوکی میں۔ خداداد خان یا اس کا بھائی حیدر خان دہلی کی لڑائی میں جبکہ میر نصیر خان کلان ہمراہ احمد شاہ بادشاہ کے گیا تھا تو ساتھ تھا۔ اس جنگ کی نسبت ایک دلچسپ روایت ہے کہ قبل از وقوع جنگ میر نصیر خان کو خواب میں اشارہ ہوا کہ آپ دہلی کی جنگ میں جاکر شہید ہونگے چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ اثنائے جنگ دہلی میں میر نصیر خان مذکور گھوڑے سے گر گیا جس سے اس کو خفیف ضرب آئی مخالف پارٹی سے ایک سکھ نے میر نصیر خان کو تلوار سے مارنے کی کوشش کی۔ لیکن میر نصیر خان کے بال بہت لمبے تھے۔ جیسا کہ پنجاب کے سکھوں کے ہوتے ہیں۔ دوسرے سکھ نے میر نصیر خان کو اپنے لشکر کا آدمی سمجھ کر آواز دی کی مت مارو ہمارا بھائی ہے چنانچہ اس نے نہ مارا اور اتنے میں میر نصیر خان کا لشکر کمک کو آپہنچا اور میر نصیر خان کو چھڑا لیا کہتے ہیں کہ میر نصیر خان نے واپس قلات میں آکر اپنے لمبے بال کٹوا ڈالے کہ ان کے سبب سے اس کی شہادت نہ ہوئی۔ چنانچہ اسی بنا پر اس نے اپنے عہد میں لمبے بالوں کا رواج بند کر دیا۔

کرمزئی ایک پرانا خاندان ہے۔ خان قلات کے دربار میں ہمیشہ سے اس کی آمد و رفت سے رئیسانیوں سے رشتہ ناطہ بھی کرتے ہیں۔ تعداد حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد اسلحہ بند	غم
۱	مدے زئی	تاج محمد	پنگو	۱۰۰	۱۵
۲	کرمول زئی	سعداللہ	شال	۵۰	۱۵
۳	دردار زئی	لشکر خان	مرد	۲۰۰	۳۵
۴	شدن زئی	سادل خان	پنگو	۱۰۰	۳۵

Marfat.com

۵	مسوانی	محمد	عمر ڈھور	۲۰۰	۶۰
۶	گرگے زئی	جمشیر خان و مہر دل	مرد	۱۰۰	۲۰
۷	شادی زئی	صوبہ	دشت خورد	۲۰۰	۲۰
۸	محمد زئی	بشیر	دشت خورد	۴۰	۱۰
۹	پھلان زئی	وزیرت	"	۵۰	۴۰
۱۰	صفری زئی	سرمست	مرد	۵۰	۱۰
۱۱	سانگزئی	بہاول خان	پنگو	۳۰۰	۴۰
			میزان	۱۳۹۰	۳۰۰

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان سردار لہڑی

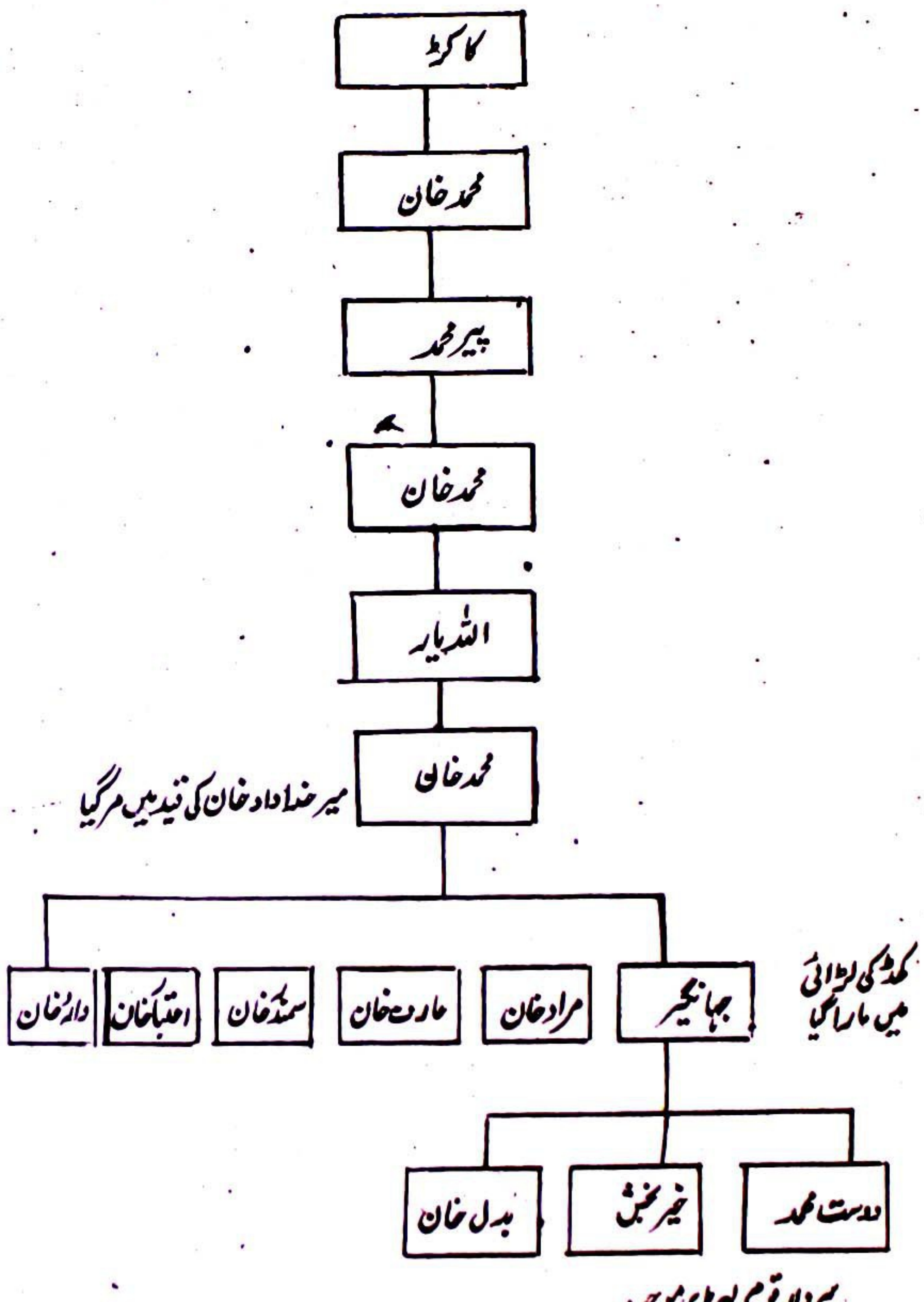

سردار قوم لہڑی موجود

اصل میں لہری قوم بلوچ ر سے ڈومبکی کے ساتھ شامل تھا اور لہڑی میں سکونت رکھتا تھا بوقت

Marfat.com

خانی میر عبداللہ خان ڈومبکی سے جدا ہو کر سنی میں جہاں جتوئی لوگ رہتے تھے آیا اس وقت کچھی سرائی کے ماتحت تھی اور خراسان میر عبداللہ خان کے بموجب طلبداشت میر عبداللہ خان نرمکھ میں سکونت اختیار کی چنانچہ اب تک نرمکھ میں رہتا ہے۔ چونکہ فیما بین حاکمان سرائی یا کلہوڑہ کے اور میر عبداللہ خان کے ملک کچھی پر تنازعہ رہتا تھا چنانچہ چند دفعہ میر عبداللہ خان نے کچھی اور سیوی پر حملہ کیا۔ جب لشکر کلہوڑہ نے بہ ارادہ حملہ ملک خراسان تیاری کر کے براستہ بولان گذر گیا تو اقوام کچک اور بنگل زئی و لہڑی نے بحکم میر عبداللہ خان راستہ بولان بند کیا اول کرتہ میں مردمان کچک نے لڑائی کی جب کچک سے گذرا تو مردمان لہڑی و بنگل زئی سے بمقام بی بی نانی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی میں کاکڑ خاں سردار لہڑی کا بمعہ ہشتادار قتل ہوا منگل زئی سے صرف ایک نفر اور سرائی کی طرف سے دو سو نفر قتل ہوئے۔ چنانچہ اس کی بابت اقوام لہڑی میں ایک شعر بلوچی یاد چلا آتا ہے۔ جب میر عبداللہ خان کچھی میں مارا گیا۔ ان کا سردار محمد خان تھا۔ مگر وہ ہنوز کم سن تھا۔ عمر خان چچا محمد خان شامل ہوا۔ جو مارا گیا۔ جب نصیر خان مشہد کو گیا محمد خان خود ہمراہ میر نصیر خان کے تھا اور بھی جہاں میر نصیر خان لڑائی پر گیا۔ سردار لہڑی بمعہ اولس خود ہمراہ رہا تا خانی میر خداداد خان کے سردار و تمن لہڑی کا خانصاحبان کی خدمت گذاری میں ثابت قدم رہا۔ چنانچہ بوقت شہادت میر محراب خان مسمی کلاتی برادر سردار محمد خان و شہباز خان لہڑی قتل ہوئے تھے۔ جب خانی قلات کی میر خداداد خان کو پہنچی تو اس نے سرداران براہوئی سے دشمنی شروع کی چنانچہ سردار تاج محمد زہری کو قید کیا اور سردار ملا محمد خان رئیسانی بجانب قندھار فرار ہو گیا۔ سردار محمد خان لہڑی بھی خانصاحب کے ظلم سے تنگ آ کر باغی ہو گیا سردار اللہ ڈنہ کرد بمعہ قوم خود لہڑی سے شامل ہوا سردار ملا محمد خان کو قندھار سے بلوایا۔ شہ غاسی ولی محمد قلات سے لشکر لایا۔ کوہستان نرمکھ میں لڑائی ہوئی مردم لہڑی کی طرف سے بہت نقصان ہوا سردار محمد خان لہڑی نے مجبور ہو کر شہ غاسی کو سلام کیا جس نے اس کو قید کر لیا اور ہمراہ خود کچھی میں لایا بمقام بھاگ حالت قید میں سردار محمد خان نے وفات پائی یہ سال ۱۲۸۴ھ تھا۔ بعد اس کے بمقام مستونگ اقوام محمد شہی و شاہوانی نے باغی ہو کر فساد برپا کیا۔ اس وقت سردار جہانگیر خان پسر سردار محمد خان بمعہ تمن خود اقوام محمد شہی سے شامل ہو کر بمقام کھڈما بین مستونگ و منگوچر لڑائی ہوئی اگرچہ براہوئی لوگوں نے پہلے فتح کی منجملہ فوج خانصاحب بہت لوگ مارے گئے اور خود شہ غاسی افسر فوج بمعہ چند نفر دست گیر ہوا۔ لیکن براہوئی لوگوں سے آخر وقت سخت غلطی

Marfat.com

اور بے احتیاطی ہوئی۔ جس کے سبب فتح شکست میں مبدل ہو گئی۔ یعنی جب براہوئی لوگوں نے فوج خان کو شکست دی اور شہ غاسی کو گرفتار کر لیا۔ تب فتح کی خوشی میں سب سردار و معتبر شہ غاسی کو ساتھ کر کے توپ ہا پر جو تھوڑے فاصلہ پہ کھڑی تھیں۔ یہ جان کر کہ شہ غاسی پکڑا گیا ہے۔ اور دوسری فوج خانصاحب یا ماری گئی ہے۔ یا فرار ہو گئی ہے۔ صرف دو تین گولہ انداز توپ ہا پہ کھڑے ہیں۔ وہ کچھ حرکت نہیں کریں گے۔ سیدھا توپخانے پہ چلے گئے گولہ انداز پہلے خاموش رہے جب عین قریب پہنچ گئے تو شہ غاسی کے اشارہ کرنے سے توپ داغ دی۔ جس میں سردار جہانگیر خان لہڑی اور چند معتبران براہوئی مارے گئے۔ جس کے سبب لشکر براہوئی میں ہل چل پڑ گئی اور شہ غاسی ان کے ہاتھ سے نکل کر سپاہیان توپخانہ سے شامل ہو گیا۔ اور لشکر براہوئی پہ توپوں کا چلانا شروع کیا جس سے براہوئی بھاگ گئے۔ آخری فتح شہ غاسی نے پائی۔ بعد جہانگیر خان صاحب کے۔ دوست محمد پسر شش خورد سال تھا۔ برادرش میر سمندر خان خانصاحب خداداد سے لڑتا رہا۔ لیکن آخر میں خان صاحب میر سمندر خان کو دلاسہ دے کر اپنی طرف بلا لیا۔ دوست محمد خان جب بالغ ہوا سرداران ملا محمد وغیرہ سے جو بر خلاف خداداد خان رہتے تھے شامل ہو گیا۔ تا وقتیکہ میجر سنڈیمن صاحب نے مستونگ میں تشریف لا کر فیما بین خانصاحب اور سرادران کے انجام کرایا۔ سردار دوست محمد خان کو سرکار سے تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے اور کام سرداری کرتا ہے۔ میر سمندر خان بعد معزولی میر خداداد خان کچھ عرصہ کے واسطے از طرف میر محمود خان نائب گنداوہ ہوا تھا مگر میر محمود خان سے اس کی ان بن ہو گئی۔ اس واسطے اس نے نائبی چھوڑ دی۔ فی الحال صاحب پولٹیکل ایجنٹ قلات کی خدمت میں حاضر رہتا ہے۔ اور لوکل جرگہ کا ممبر ہے خان بہادر کا خطاب پایا ہے۔ اگرچہ سردار لہڑی کا صدر مقام نرمکھ میں ہے لیکن اس کی زمینات ملکیت خراسان مستونگ و علاقہ کوئٹہ میں اور کچھی میں بھی ہیں تمن لہڑی کا موسم گرما خراسان میں اور بموسم سرما کچھی میں چلا جاتا ہے۔ منجملہ تمن لہڑی کے بعضے لوگ چوری میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ جب سرکار برطانیہ کا کوئٹہ اور سبوی میں نیا انتظام تھا۔ لہڑی چوروں نے خوب تکلیف دی۔ لیکن اب یہ پیشہ چھوڑ دیا ہے اور آرام سے زمینداری اور نوکری پہ گذارہ کر رہے ہیں۔ تفصیل لشکر وغیرہ تمن ہذا کی ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

Marfat.com

نمبر شمار	بنام پھلی	نام مقدم	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	ابراہیم زئی	سردار دوست محمد خان	زنکھ و مستونگ	۱۰۰ نفر	اس پھلی کے قریب دو سو
۲	حیدر زئی	سلیمان	زنکھ	۳۰۰	نفری دہ مولوی متصل گدر کے
۳	شنگرانی	شہباز خان	مستونگ	۴۰۰	رہتا ہے اگرچہ جھلاوان میں رہتا
۴	زبیرانی	میر محمد	زنکھ	۳۰۰	ہے مگر اب تک سرداری لہڑی
۵	شادیانی	دوست علی	زنکھ	۳۰۰	میں شامل ہے چنانچہ مالیہ دیتا ہے
۶	خلجانی	نوبت خان	کوئٹہ و مستونگ و زنکھ	۳۰۰	
			میزان کل	۲۰۰۰ء	

Marfat.com

شجرہ نسب سردار جہلاوان

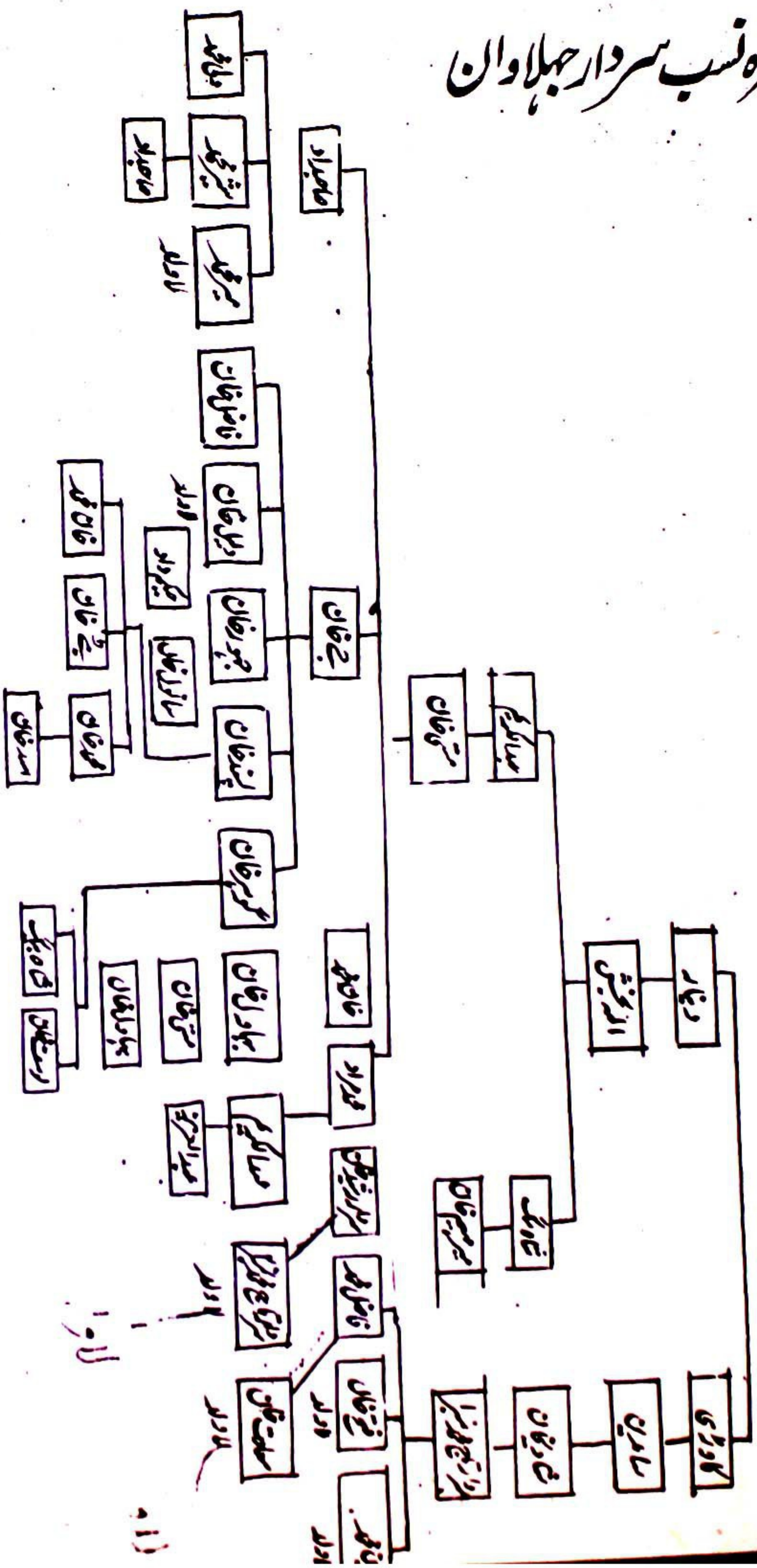

Marfat.com

حال قوم زرک زئی

پہلے سرداری جہلاوان کی اقوام موسیانی کے خاندان میں تھی۔ زہری نام سردار موسیانی کا تھا جس سے ملک اور قوم کا نام بھی زہری مشہور ہو گیا۔ بایام سرداری میر زہری موسیانی کے مسمی زرک زرخیل افغان مورث اعلےٰ قوم زرک زئی کا بمعہ قریب یکصد نفر لشکر قوم خود علاقہ مستونگ سے علاقہ زہری میں آیا چونکہ ان دنوں میں میر زہری موسیانی نے وہ ملک تازہ اقوام لاسی اور جھٹہ سے چھین لیا تھا اور اب تک ملک کے اوپر بہت نزاع و جنگ و جدل تھی۔ اس واسطے میر زرک کو اپنے ساتھ شامل کر لیا اور ملک زہری اور پانی میں نصف کا شریک کیا۔ چنانچہ اب تک نصفہ نصفی کھاتے ہیں۔ لیکن سرداری بدستور موسیانی کے خاندان میں رہی۔ بعد اس کے جب کہ میر بوہیر نواسہ زہری کا سردار جہلاوان تھا۔ میر زرک ثانی نواسہ میر زرک اول کا تھا۔ میر زرک کی دختر میر بوہیر سے شادی ہوئی۔ اور اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن کنیز زرک کی زرک کے بیٹے کو اٹھا کے اس کے نانا میر بوہیر کے پاس لے گئی۔ لڑکا رونے لگا بوہیر نے دریافت کیا کہ لڑکا کیوں روتا ہے۔ حاضر جواب کنیز نے جواب دیا کہ لڑکے کی عادت ہے کہ جب روتا ہے اس کا باپ اپنی پگڑی اتار کر اس کے سر پہ رکھ دیتا ہے جس سے یہ خاموش ہو جاتا ہے۔ چونکہ بوہیر کنیز کی چالاکی سے واقف نہیں تھا۔ اپنی دستار اتار کر لڑکے کے سر پر رکھ دی۔ چالاک کنیز لڑکے کو ادھر ادھر کھلانے کے بہانہ سے بمعہ دستار کے اس کے باپ کے پاس لے گئی اور مشہور کر دیا کہ بوہیر نے اپنی سرداری کی دستار اپنے نواسے میر زرک کو دے دی ہے۔ تب سے سرداری زرک کے خاندان میں چلی آئی۔ زرک کی اولاد سے دو فرقے مشہور ہوئے ایک چاکر زئی دوم کا دوڑی زئی۔ پہلے سرداری چاکر زئی میں آئی چنانچہ چاکر زئی سے تین سردار حسب ذیل ہوئے۔

میر زرک۔ میر یوسف۔ میر قادر بخش۔ سردار میر زرک بوقت خانی میر نصیر خاں خان کلات جب کہ میاں عبدالنبی کلہوڑہ از دست میران ٹال پور شکست کھا کر طلب مدد کے لئے خان صاحب کے پاس آتا تھا بحکم خانصاحب کے میر زرک بمعہ لشکر جہلاوان تعداد پانصد نفر اور معتبران ذیل۔ میر ولی محمد۔ برادر سردار تاج محمد پسر شادپ ناں کا دوڑی زئی۔ جام خداداد برادر کلان میر نور محمد موسیانی۔ میر بازد جنگ بمقام

Marfat.com

سکہ نڈ علاقہ سندھ میں گیا تھا۔ عند المقابلہ میر زرک از دست میر سہراب خان ٹالپور قتل ہوا۔ بعد اس کے جب تیمور شاہ نے عوض خون بہا سردار میر زرک ملک کو رہا۔ متصل علاقہ کراچی میران ٹالپور سے لے کر میر نصیر خان کو دیا تھا۔ تو میر نصیر خان نے یوسف خان پسر میر زرک کو دیدیا تھا۔ چنانچہ اسے سرداری قادر بخش وہ ملک قبضۂ سردار جھلاوان میں تھا۔ یوسف خان اپنی موت سے مرا اسکے بعد قادر بخش سردار ہوا۔ باوجودیکہ قادر بخش آخوند ملا فتح محمد کا داماد بھی تھا۔ تو بھی باعث انگیخت احمد مبارک خان پسر آخوند مذکور کو قتل کیا۔ جس کے عوض میں میر محراب خان نے قادر بخش کو قتل کیا۔ چونکہ قادر بخش لاولد تھا۔ اور بھی کوئی آدمی خاندان چاکر زئی میں لائق سرداری جھلاوان کے نہیں تھا۔ پس تاج محمد نبیرا خاندان کا وڈی زئی جو لائق اور قادر بخش سے کچھ رشتہ داری بھی رکھتا تھا۔ سردار جھلاوان ہوا۔ اگرچہ تاج محمد نبیرا کے تین بیٹے ہوئے۔ دین محمد۔ و فتح محمد۔ اس کی حین حیات میں لاولد فوت ہوئے تیسرا فاضل محمد اگرچہ حیات تھا۔ مگر والدہ اس کی کنیز تھی۔ اس واسطے سرداری رشید خان برادرزادہ تاج محمد پر آئی رشید خان کے بعد سردار تاج محمد ثانی سردار ہوا جس کو خانصاحب میر خداداد خان نے قید کیا جو آخر کش اسی قید میں فوت ہو گیا۔ تاج محمد نمبر ۲ لاولد تھا۔ کچھ مدت تک خان کسی کو سرداری جھلاوان کی نہیں دیتا تھا۔ بلکہ خانصاحب خداداد خان کو ایک پسر مصطفےٰ خان نامی از شکم دختر سردار تاج محمد خان سے تھا۔ خان کا خیال تھا کہ اس کو سردار جھلاوان کا بنایا جاوے۔ مگر وہ بھی فوت ہو گیا۔

جھلاوان کے سردار کے واسطے سردار نور دین مینگل اور گوہر خان زرک زئی دونوں دعویدار ہو کر خانصاحب سے مقدمہ کر رہے تھے۔ آخر الامر نور دین کو تو خانصاحب نے قلات میں بلوا کر قتل کیا باقی گوہر خان کو ہستان میں باغی ہو کر پھرتا تھا سال ۱۸۷۶ء میں جب کہ جناب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر نے ہمراہ خان صاحب مقام برا ہوئی کا انجام و فیصلہ کیا۔ باوجودیکہ گوہر خان تاج محمد نمبر ۲ سے بہت قریب نہیں تھا بہ نسبت اس کے دوسرے لوگ قریب تھے۔ مگر چونکہ وہ اس سرداری کے واسطے مدت سے لڑ رہا تھا۔ ممکن نہیں تھا کہ اگر دوسرا آدمی سردار بنایا جاتا تو وہ گوہر خان کو روک سکتا۔ پس خان اور سرداران جھلاوان و سلوان نے مجبور اً دستار سرداری جھلاوان کی گوہر خان کو دی۔ چونکہ گوہر خان جب بالغ ہوا۔ حکومتوں (پہاڑوں) میں پھرتا تھا۔ اور اس کا پیشہ چوری اور حرام خوری

Marfat.com

کا ہو گیا تھا۔ باوجودیکہ سردار جہلاوان بھی ہوتا جس کی پیداوار قریب پچاس ہزار روپیہ سالیانہ اپنی زمینات اور راج سے ہو گی۔ مگر تو بھی اس کو صبر نہ ہوا۔ موسیانی لوگوں سے دست اندازی شروع کی۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے اوّل گوہر خان کو دلاسہ دیا۔ چنانچہ اس کو مبلغ ۳ ماہوار کی نوکری اور عزت عطا فرمائی۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ پھر ایک دفعہ عرصہ دو تین سال کے واسطے شال کورٹ (کوئٹہ) میں خود گوہر خان کو بمعہ اسکے ہر دو برادران پسند خان اور جمہور خان کے قید رکھا۔ انتظام سرداری کا بطور کورٹ آف وارڈس زیر نگرانی صاحب پولیٹکل ایجنٹ کیا گیا۔ گلزار خان نڈ بلوچ تحصیلدار زہری مقرر ہوا۔ جمعدار عبدالکریم سربراہ کار سردار جہلاوان مقرر ہوا۔ تاہم کام جہلاوان برابر نہ ہوا۔ اس کے بعد اس کے تمام سرداران جہلاوان ذمے دار ہوئے کہ ہم لوگ گوہر خان کو آئندہ ظلم و زیادتی سے روکیں گے۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر نے گوہر خان۔ پسند خان اور جمہور خان کو جو تینوں بھائی تھے۔ اور جیل خانہ کوئٹہ میں قید تھے چھوڑ دیا۔ پسر شیر یوسف خان کو بنابر حصول تعلیم علی گڑھ کالج میں ہندوستان کو بھیج دیا۔ تو بھی گوہر خان راست نہ ہوا۔ سال ۱۸۹۳ء میں جب کہ میر خداداد خان خانی قلات سے علیحدہ ہوئے گوہر خان نے پھر شور مچایا۔ میر محمود خان والی قلات موجودحال نے بنابر سرکوبی گوہر خان فوج زہری میں بھیج دی۔ گوہر خان خود فرار ہوا۔ لیکن اس کا شہر گھٹ جلایا گیا۔ تمامی سرداران جہلاوان سیوی میں جمع ہوئے اور یہ قرار پایا کہ یوسف خان۔ پسر گوہر خان کو منگوا کر دستار سرداری جہلاوان کی اس کو دی جائے گوہر خان کو سرداری جہلاوان سے علیحدہ کیا جاوے یوسف خان کو سردار لوگ جہلاوان مدد دیویں گے اور کام سرداری کا وہ چلا دے گا۔ مگر یہ حکمت بھی نہ چلی کہ یوسف کے اوپر گوہر غالب آگیا۔ اور اس کو ایسا دھمکایا کہ اگر وہ برخلاف پالیسی گوہر خان کے کچھ کرے گا تو اس کو مار ڈالا جائے گا۔ چونکہ یوسف انتظامی طاقت میں کمزور اور ناتجربہ کار تھا۔ خصوصاً جب کہ اس کے وجود کی ساخت بھی گوہر خان کے خون سے بنی ہوئی تھی۔ آخر کش بہ لحاظ تاثیر خون اس کو بھی اپنے باپ کے ظالمانہ اطوار اور حرکات ناہنجار پسند آگئے۔ بجائے اس کے کہ وہ باپ کو روکتا۔ خود باپ کا ہم صلاح ہو کر اس کو مدد دینے لگا۔ چنانچہ اس کی موجودگی میں گوہر نے کریم داد برادر سردار شہباز خان جنگ اور اس کے بیٹے شکر خان کو ناگہانی شب خون کر کے قتل کیا۔ اب تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ اقوام موسیانی میں سے پانچ نفر معتبر و غابازی سے اپنے پاس بذریعہ حلف قرآنی منگوا کر بحالت قید قتل کیے۔

Marfat.com

میر لبند خان برادر گوہر خان گوہر خان سے الگ ہو کر برائے حصول شرف ملازمت حکام برطانیہ کے پاس آیا۔ اس نے ہر چند کوشش کی کہ گوہر خان یوسف خان کو اجازت دیوے کہ یوسف خان بشمول لبند خان جہلاوان کی سرداری کا کام چلا دے۔ مگر کہا جاتا ہے کہ گوہر خان نے اس کو بھی صاف جواب دے دیا۔ بلکہ اس کے ساتھ مقابلہ سے پیش آیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر الامر خانصاحب نے گوہر خان اور یوسف خان دونوں سے نا امید ہو کر دستار سرداری جہلاوان کی میر لبند خان کو دیدی۔ جو خانصاحب سے مدد فوج کی لے کر اور مردمان اولس جہلاوان کو جمع کر کے گوہر خان کے تعاقب میں گیا۔ گوہر خان اور یوسف خان نے بمقام گرم آت فوج جمع کر کے فوج خانصاحب اور لبند خان سے مقابلہ کیا۔ گوہر خان اور یوسف خان دونوں جان سے مارے گئے۔ اور سرداری جہلاوان کی لبند خان پر رہ گئی۔ جو فی الحال سردار جہلاوان کا لبند خان ہے اور کاروبار سرکاری چلا رہا ہے۔

Marfat.com

سردار جہلاوان کو ملک ذیل نسلاً بعد نسلاً ملکیت اور معاف چلا آتا ہے

گاجان واقعہ کچھی خشکابہ وسیاہ آب

۲۴۰

کٹھان واقعہ خضدار

سردار زرگزئی خانصاحب

نصف نصف

مغلی متصل زاوہ

سالم

خود سردار

نصف ۱۲۰ شانہ

لوٹانی

۱۹ شبانہ

ڈابیہ

۱۹ شبانہ

چکلی واقعہ خضدار

سالم

داہی الجیرہ

زرک زئی خدرانی

نصف نصف

سرداران زہری

نصف ۱۲۰

رئیس

۱۹ شبانہ

سیدزئی

۴ شبانہ

Marfat.com

ٹراسیانی	جام
۲ شبانہ	۴ شبانہ
شاہوزئی	حسرانی
۴ شبانہ	۴ شبانہ
کہنی قمبرانی	سلانجو
۴ شبانہ	۴ شبانہ
سنارڑی	زرک زئی
۱۹ شبانہ	۱۹ شبانہ
درکوچہ گونکو	درکوچہ آرچنو
ملک خشکابہ شمس گاجی	ملک بیٹی۔ ملک سری
گرم آف سیاہ آف	کوچہ عرض نان
	بند خشکابہ شہباز وال
متصل گزان	درمولہ قریب پاشت خانہ
ملک گڈا میدان گجر	برنجی
	درزہری خاص ماہی کالا پانی
	نصف واہی کالا پانی
	ازاں سردار
	زرک زئی

Marfat.com

زمین رستری
نصف پانی ازاں
سردار موسیانی

زمین خشکابہ باغبانہ

نورگامہ
واہی شاہ بیگ زئی منجملہ
۴۰ شبانہ ۱۴ شبانہ ازاں سردار

درسموانی
سابقہ ملکیت
واہی سموانی سمواٹی والہ حال خرید کیا
۷ شبانہ ۶ شبانہ

درواہی جگسور
۴ شبانہ

کوچہ لنگاری میں
بندہائے خشکابہ قریب چالیس

محمد تاوہ میں
بندہائے خشکابہ ۶۰ بند

خشکابہ ملک سموانی

کوچہ لہڑ
بند شہباز وال

کوچہ نیچارہ میں
خشکابہ

کوچہ ممون میں
خشکابہ

کوچہ زالکان میں
قریب پندرہ بند خشکابہ

Marfat.com

سردار جہلاوان اقوام ذیل سے سالیانہ مالی وصول کرتا ہے

چنال معتبر داد کریم سکنہ
کوچہ گورنکو ۱۰۰۰ نفری

بوبک معتبر رحیم خان سکنہ
کوچہ کمانو ۵۰۰ نفری

شہول معتبر سکنہ قریب جب
۵۰۰ نفری

سندر معتبر صدیق سکر جب
۲۰۰ نفری

اعلیٰ دین جو معتبر محمود
سکنہ کوچہ جب و کرخ
۱۰۰ نفری

سیاہیجو معتبر علی محمد سکنہ
قریب انداج و کرخ
۱۰۰ نفری

دیگانی معتبر اللہ ڈنہ
سکنہ قریب انداج
۱۰۰ نفری

باغبانی معتبر شکو
۳۰

سرتگانی سکنہ گزان
معتبر گوہری
۱۰ نفران کے ذمے کا زقاصدی کا ہے

باغبانی سکنہ قریب گھٹ
معتبر عبدالبحر
۱۰ نفران کے ذمے کا تقاصدی کا ہے

شاہوزئی معتبر
چھڑ
۱۰۰ نفر

آدین زئی معتبر اس کا
صفرخان سکنہ قریب باغبانہ
۴۰ نفر

میزان کل
۲۶۹۰

پہلے مالی وصول کرنیکا یہ دستور تھا۔ کہ فی رمہ ایک گوسفند لی جاتی تھی۔ اور آدمیوں سے بروقت ضرورت لشکر گیری ہوتی تھی۔ لیکن اب گوہر خان گاہے فی رمہ چار اور گاہے پانچ وصول کرتا ہے اور جس وقت اس کی مرضی ہوتی ہے۔ ان کو اپنی مدد کے واسطے بلا لیتا ہے۔ یہ لوگ اکثر مالدار جن سے مراد مال مویشی کی ہے) اور بودو باش کوہستان میں رکھتے ہیں خوب نشانہ باز ہوتے ہیں۔ جنہیں براہوئی اصطلاح میں بندوقچی یا توپچی کہا جاتا ہے۔

تعداد کل نفری بزرک زئی جو علاقہ زہری میں رہتے ہیں حسب ذیل

خود گوہر خان بمعہ دو پسران ۳ نفر	میر پسند خان برادر گوہر خان بمعہ چہار پسران ۵ نفر	جمعہ زمان بمعہ دو پسران ۳ نفر
ذلیل خان برادر گوہر خان یک	فاضل خان برادر گوہر خان یک	بہادل خان یک
شیر محمد بمعہ یک پسر ۲ نفر	میر محمد یک	عبدالکریم بمعہ عبدالعزیز پسرش ۲ نفر
ولی محمد بمعہ یک نفر ۲ نفر	شیر محمد بمعہ پسر ۲ نفر	مبارک خان یک
حسین خان بمعہ پسر ۲ نفر	نظر خان بمعہ برادر محمد خان ۲ نفر	امید خان و محمد خان ۴ نفر
مدد خان و مراد خان	بدل خان بمعہ پسر ۲ نفر	دلیل خان بمعہ پسر ۲ نفر

Marfat.com

حاصل خان وشکر خان بمعہ
دو لپسران ۴ نفر

حاجی خان بمعہ دو لپسران
۳ نفر

زباد خان بمعہ دو لپسران
۳ نفر

عطر خان بمعہ دو لپسران
۳ نفر

شیر خان
یک

خدا بخش بمعہ چہار لپسران
۵ نفر

عطہ خان بمعہ دو لپسران
۳ نفر

دین محمد بمعہ یک لپسر
۲ نفر

لپسر سعادت خان
یک

میزان کل
۶۱ نفر

اقوام ذیل زہری میں شامل ہیں

موسیانی سردار مہر خان
تعداد نفری ۳۰۰

ساسولی سردار پہاڑ خان
تعداد نفری ۷۰۰

خدانی سردار کمال خان
تعداد نفری

باجوئی سردار مزار خان
تعداد نفری ۵۰۰

Marfat.com

سکونت۔ بلبل۔ مولہ۔ کرخ۔ زیدی۔ گاج۔ نیمرغ علاقہ پنگچر ملخور۔ حب۔ پیر عمر متصل وڈھ

باغبانہ و مولہ ۳۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۵۰ ۲۵۰ ۲۰۰

ہسیانی متصل وڈھ

۲۰۰

محمود انی معتبر محمد سکنہ باغبانہ

تعداد نفری

۵۰

شاہوزئی معتبر خیر محمد سکنہ

باغبانہ

۵۰ نفر

چوہڑزئی معتبر امید علی

باغبانہ

۲۰ نفر

لوٹھانی سردار شہباز خان

سکنہ نورگامہ و سموانی

تعداد نفری ۵۰۰

ڈایہ سردار خیر محمد سکنہ

مشک

تعداد نفری ۴۰۰

سیدزئی سردار کمال خان

سکنہ مشک

تعداد نفری ۱۰۰

رئیس مصری خان

سکنہ نورگامہ

نفری ۲۰۰

جتک سردار شہباز خان

سکنہ مشک و کوہستان

۱۰۰۰ نفری

نیچاری سردار داد محمد

سکنہ نیچارہ

۱۰۰۰ نفری

پندرانی سردار دین محمد

سکنہ پندران

۶۰۰ نفری

Marfat.com

سناڑی معتبر شہباز خان
سکنہ بھپو متصل گزان
۵۰۰ نفری

سلمانجو معتبر فیض محمد
سکنہ سلمانجو متصل زہری
۵۰ نفر

جام معتبر گوہر خان سکنہ
ہسوئی متصل مولہ
۲۰۰ نفر

کہنی معتبر ولیداد سکنہ
کہن متصل شہر پیر
۵۰ نفر

ٹراسیانی معتبر نظر خان
سکنہ ٹراسیانی متصل زہری
۲۰۰ نفری

دیگانی معتبر صالح سکنہ
گرمنب آباد دریا ست خانہ
۱۰۰ نفر

سموانی معتبر شکر خان سکنہ
شہر سموانی
۲۰ نفر

مالیہ گذار سردار جہلاوان
اعسمالغ ۲۶۹

میزان
معہ ۸ بلغ ۷۲۴

زرک زئی کل میزان
۶۱ نفر معہ لعمالہ لغ ۹۹۹۱

Marfat.com

تمام لوگوں میں جہلاوان کی بابت یہ مشہور ہے کہ بروقت میر نصیر خان کے جو مردم شماری ہوئی تھی جہلاوان تین دستوں میں شمار کیا گیا تھا۔ زہری مت ۱۸۰۰۰ مینگل و بیزنجو مت ۱۸۰۰۰ محمد حسنی مت ۱۸۰۰۰ میزان ملعہ ۵۴۰۰۰ نفر علاوہ اس کے مگسی سمت ۶۰۰۰ نفری شمار ہوا تھا۔ جب زہری کی مینگل یا محمد حسنی سے جنگ ہوتی مگسی زہری کی مدد کرتا تھا۔ اگرچہ سرداران سراوان کی نشست دربار خان صاحب میں بہ نسبت سردار جہلاوان کے داہنے (دائیں) ہے۔ مگر آمدنی تعداد لشکر اور علاقہ کوہستانی میں بہ نسبت سردار سراوان کے سردار جہلاوان زیادہ ہے۔ اور خانان قلات سرداران سے جہلاوان سے ناطہ بھی لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ بخانہ میر میر نصیر خان کلان دختر زرک مسمات جان بی بی تھی اور نصیر خان صغیر نے ہمشیرہ سردار تاج محمد نمبر ۲ سے شادی کی اور خداداد خان نے دختر سردار تاج محمد مذکور سے۔ سردار قادر بخش آخوند فتح محمد وزیر خانصاحب میر محراب خان کا داماد تھا اور تاج محمد محمد حسنی وزیر خان صاحب نصیر خان کا داماد تھا۔ مشہور ہے کہ بوقت سرداری تاج محمد نمبر ۲ ملکیت زمینات اور مالی راج سے قریب پچاس ہزار روپیہ سالیانہ کی آمدنی تھی۔ علاوہ ازیں خان صاحب سے روزینہ و مواجب بھی ملتا تھا۔ فی الحال جو مبلغ پچاس ہزار روپیہ مواجب سالیانہ سرداران جہلاوان کا خانصاحب میر محمود خان نے منظور فرمایا ہے۔ سرداران جہلاوان میں بروئے تجویز جرگہ جہلاوان حسب ذیل تقسیم ہوا۔

سردار پسند خان زرگ زئی ۱۱۱ر تا ۴۰۰ ہزار	سردار کلان جہلاوان	سردار شکر خان مینگل سنا ز ۳
شاہی زئی	وڈیرہ قیصر خان مگسی سار ۳۰۰	سردار شہباز خان محمد حسنی سار ۳۰۰
سردار میر کھیرا بیزنجو سار ۳۰۰	سردار عمر خان موسیانی ۲۰۰ر ۸	سردار پہاڑ خان ساسولی ۲۰۰ر ۸

Marfat.com

سردار شہباز خان جتک	سردار شہباز خان لوٹھانی	سردار کمال خان احذرانی
۲۰۰ر۴	ما ر ۱۰۰	ما ر ۱۰۰
سردار مہیم خان گرگناوی	سردار داد محمد نیچاری	سردار مزار خان باجوئی
ما ر ۲۰۰	ما ر ۱۰۰	ما ر ۱۰۰
سردار خیر محمد ڈایہ	سردار کمال خان سیدزئی	مصری خان رئیس
معہ	معہ	معہ
دین محمد پنہ رانی		۳۰۸۰ میزان ر ر ر ماہوار

معہ

سالانہ ۳۶۹۶۰ ر ر ر باقیماندہ ۱۳۰۴۰ ر ر ر میں تھانہ جات کچھی و خراسان و ملک مینگل میں خانصاحب نے مقرر فرمائے ہیں۔ اسی سے موجودہ حیثیت و حالت سرداران جہلاوان کا اندازہ ہو سکتا ہے

Marfat.com

شجرہ نسب قوم موسیانی

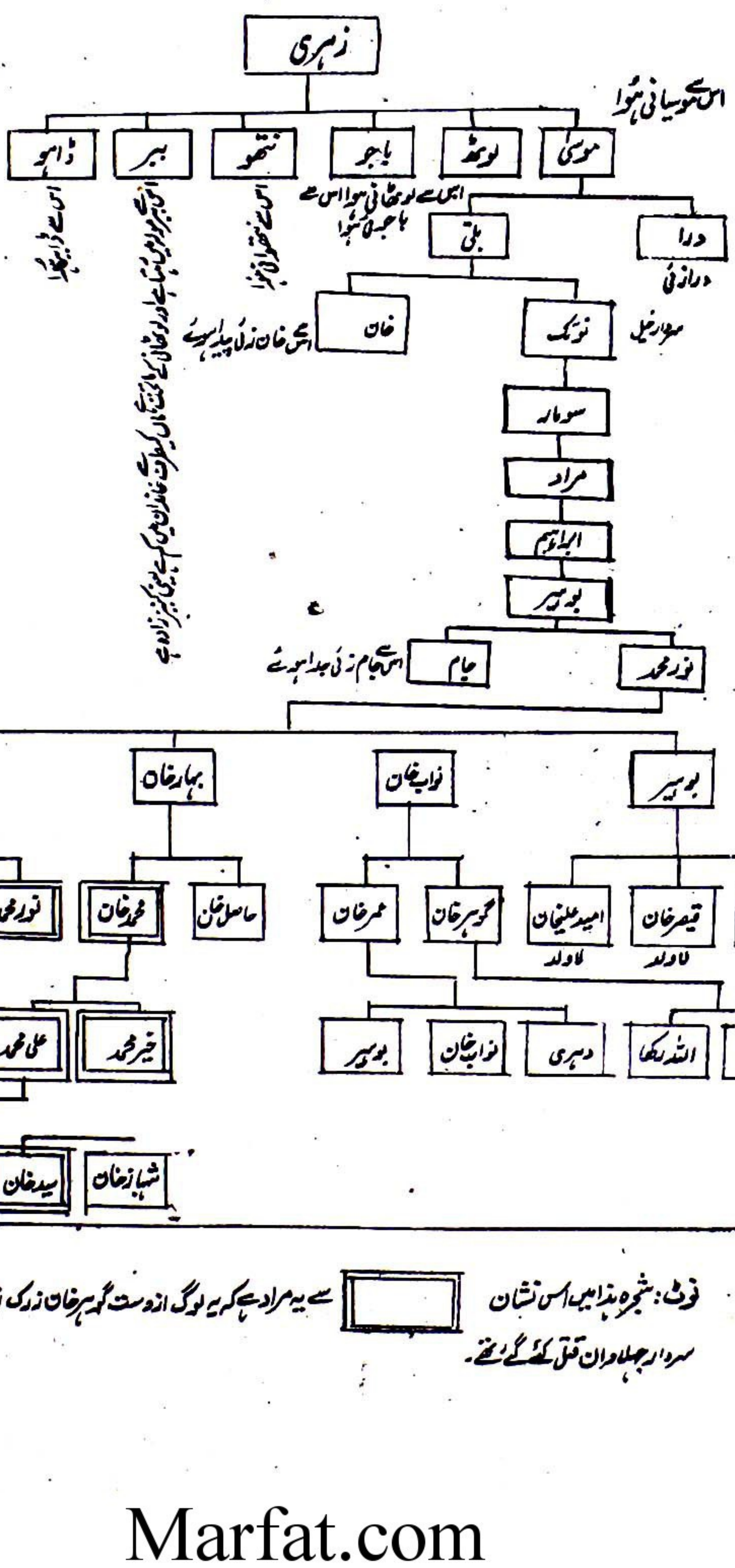

نوٹ: شجرہ ہذا میں اس نشان ▭ سے یہ مراد ہے کہ یہ لوگ از دست گوہر خان زرک زئی سابق سردار جھلاوان قتل کئے گئے تھے۔

Marfat.com

فہرست تفصیل اقوام موسیانی

نمبر شمار	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	بوہیرزئی نور محمد زئی سردار خیل	سردار عمر خان	بلیل	۱۵	شجرہ نسب سے دیکھیں گے کہ چند نفر از سردار خیل گوہر خان نے قتل کئے۔
۲	جام زئی	جام	بلیل	۴	
۳	خان زئی	مہیم خان	ہتاچی واقعہ مولہ	۳۰	
۴	دساز ئی	خان ولد بدل خان	بلیل	۲۲	تھوڑے روز ہوئے کہ بدل خان کو گوہر خان نے قتل کر ڈالا
۵	ڈاہوزئی	نیشر محمد	بلیل	۳۰	یہ قوم زہرو کے وقت سے ہمراہ آئی تھی
۶	محمدانی	ملی محمد	بلیل	۵۰	یہ راج موسیانی کا ہے اور زہرو کیوقت سے شامل چلے آتے ہیں
۷	رادھانی	رضا محمد	رادھانی علاقہ بلیل	۵۰	بشرح صدر ایضاً

Marfat.com

۸	صیفانی	سید محمد	متصل رادھانی علاقہ بلبل	۴۰	بشرح صدر ایضاً	
۹	سنجرانی	ولی محمد	باغبانہ	۲۰	بشرح ایضاً	
۱۰	ڈینا	صاحبداد	خزان علاقہ مولہ	۶۰	بشرح ایضاً	
۱۱	کمانو	پیر محمد	ایضاً	۲۰	بشرح ایضاً	
۱۲	ملازئی	عزیز محمد	جاہنہ متصل ہتاچی در مولہ	۴۰	بشرح ایضاً	
۱۳	دہیرئی	خدا بخش	کرخ و مولا	۱۰۰	بشرح ایضاً	
۱۴	ڈیون	یار محمد	بمقام حب میرانکل ۵۴۱	۶۰	یہ راج موسیانی کا ایسا ہے کہ اس سے مالیہ بھی لیا جاتا ہے اور دوسرے لوگوں سے نہیں لیا جاتا صرف بحالت جنگ و صلح شامل ہوتے ہیں۔	

Marfat.com

زہری کا رشتہ دراصل رند بلوچ سے ملتا ہے۔ چنانچہ زیرک بلوچ رند کی اولاد زہری جمال کلمت تین پسران تھے زہری سے زہری اور جمال سے جمالی اور کلمت سے کلمتی ہوئے اور کلمتی جمالی اب تک بلوچ شمار ہوتے ہیں۔ لیکن زہری بباعث شامل ہو جانے احمد زئی براہوی سے براہوی کہلاتے ہیں۔ جب خانی قلات احمد زئی کے خاندان میں آئی زہری اس وقت خان قلات سے شامل ہوا۔ اس وقت ملک زہری پر جدگال از قوم لاسی وچھٹہ وغیرہ قابض تھے۔ زہری بزور شمشیر ان کو نکال کر قابض ہوا۔ اس واسطے اس ملک کا نام زہری مشہور ہو گیا۔ اس کے تھوڑے روز بعد زرک نامی افغان قندھار اور مستونگ کی طرف سے بمعہ قریب یکصد نفری کے ملک زہری میں آیا۔ اس کا بھی ارادہ تھا کہ کہیں اپنے واسطے جائے رہائش پیدا کرے۔ تب زہری نے ان کو اپنے ساتھ شامل کر کے نصف ملک دیا نی زہری کا زرک کو دیا گیا۔ چنانچہ دونوں نے ملک مذکور کو آپس میں لے کر قوت بازو سے اپنے قبضے میں رکھا اور ایک دوسرے کو نالے دیئے اور لئے سرداری قوت زہری کے خاندان میں رہی تا میر لوہیر کلان سرداری کل قوم زہری کی موسیانی کے خاندان میں تھی۔ کل جھلاوان کا بڑا امتیازی سمجھا جاتا تھا۔ مگر بوقت خانی میر نصیر خان کلان کل براہوئی دو دستوں میں تقسیم ہو کر سراوان کا بیرک رئیسانی اور جھلاوان کا بیرک زرک کو ملا یہ دوسرا زرک تھا جو سندھ میں از دست تالپور قتل ہوا۔ تب سے کل جھلاوان اور زہری کا بڑا سردار زرک زئی ہوا۔ لیکن موسیانی کا سردار میر لوہیر رہا۔ میر لوہیر کے بعد نور محمد اور نور محمد کے بعد دوسرا لوہیر ہوا۔ یہ لوہیر بوقت نصیر خان صغیر بمقام کوٹڑہ از دست فوج سرکار انگریز مع قید ہو کر سکھر میں قید رہا۔ جب خان خداداد خان والی قلات ہوا اس کے تھوڑے روز بعد تاج محمد زرک زئی سردار جھلاوان باغی ہوا۔ مراد خان پسر کلان میر لوہیر سردار موسیانی کا ہمراہ میر خداداد خان کے تھا۔ جو خان کی طرف سے از دست سردار تاج محمد لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے بعد نصیر خان برادر مراد خان اور امید علی سردار ہوئے۔ امید علی خان اور نصیر خان لاولد تھے۔ تب سرداری موسیانی کی عمر خان کے اوپر آئی۔ جس وقت تاج محمد سردار جھلاوان کو میر خداداد خان نے قید کیا تھا۔ جو آخر کو قید میں فوت ہوا کچھ مدت کے واسطے کوئی سردار جھلاوان کا نہ تھا خان کے زمانے سے ہر ایک زہری کا سردار اپنے اولس کا بندوبست خود کرتا تھا۔ اور خان کا نائب زہری میں قوت کے ساتھ رہتا تھا۔ البتہ گوہر خان باغی تھا جب موقعہ پاتا۔ مار تنگری وغیرہ

Marfat.com

کیا کرتا۔ بوقت فیصلہ مسنونگ سب سے گوہر خان سردار جہلاوان کا ہوا۔ اس کو جائداد سردار تاج محمد پر قبضہ ملاقوت پاکر درپے تخریب اقوام موسیانی کے ہوا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ زہری میں قدیم خاندان موسیانی ہے اور پہلے زمانے میں سرداری کل زہری خاندان موسیانی میں تھی۔ جس وقت گوہر خان وغیرہ سرداران، جہلاوان باغی تھے۔ اس وقت سے موسیانی ہمراہ خانصاحب کے تھا۔ بلکہ بوقت فیصلہ مسنونگ خان چاہتا تھا۔ امید علی موسیانی کو سردار جہلاوان بنایا جاوے۔ اس واسطے وہ واسطے کمزور کرنے زرک زئی کے کوشش کرتا رہا۔ چند دفعہ موسیانی اور زرک زئی کی لڑائی اور انجام ہوا۔ ازجانب موسیانی قریب شصت نفر از دست گوہر خان قتل ہوئے۔ منجملہ جن کے دس بارہ خاص سردار خیل تھے۔ اور زرک زئی کی طرف سے چہار نفر مہیم خان ولد میر پسند خان۔ مستی خان زرکزئی سردار خیل۔ عبدالرحیم زرک زئی ولد عبدالکریم فتح محمد زرک زئی۔ خاص زرکزئی سردار خیل اور قریب پچیس نفر راج کے لوگ مارے گئے۔ اب تک گوہر خان موسیانی کے درپے رہتا ہے۔ چنانچہ تھوڑے روز ہوئے بدل خان وغیرہ چہار نفر موسیانی کے بہانہ انجام بلوا کر قید کئے۔ اور بعد ازاں ان کو قتل کر ڈالا۔

علاقہ زہری میں جو زمینات وکالا پانی پر بوقت زہری کے قبضہ ہوا وہی موسیانی کے قبضے میں چلا آتا ہے۔ وہ پٹھان واقعہ کچھی اس کے بعد میر نصیر خان کلان سے بعوض خدمت معاف ملی تھی۔ جو سند موجود ہے اور اس وقت سے تا بوقت قبضہ چلا آتا ہے۔ جس وقت میر نصیر خان نے وہ گاجان کی عوض خدمات زرک زئی اور دیگر زہری کو بخش کی تھی۔ اس وقت وہ پٹھان موسیانی کو دی تھی۔

لوٹھانی

لوٹھ نام پسر زہری کا تھا۔ جس سے لوٹھانی مشہور ہوئے شجرہ نسب اس خاندان کا حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان لوٹھائی

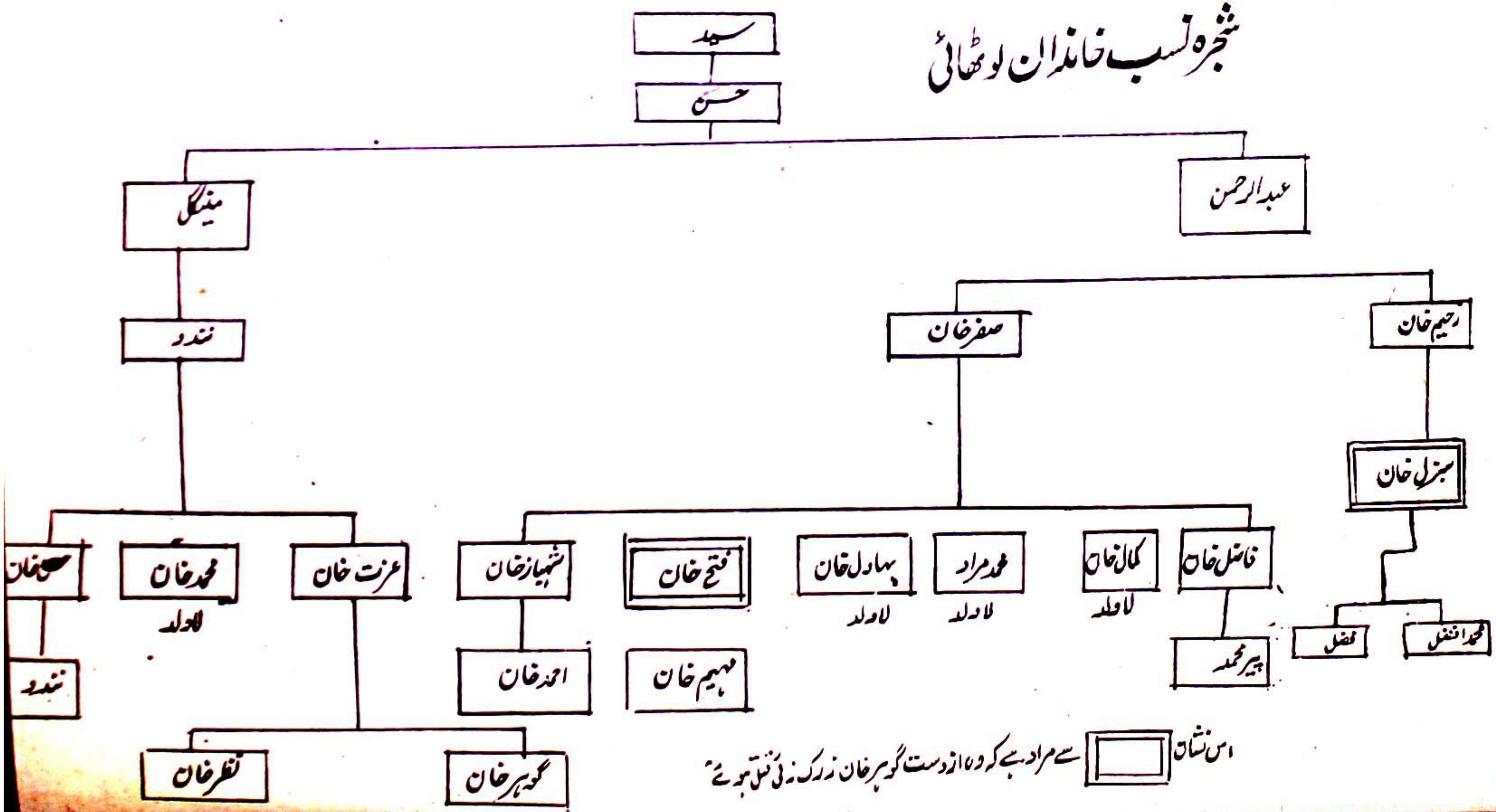

Marfat.com

سید خان سے اوپر کوئی بیان نہیں کر سکتے البتہ یہ قوم خاندان زہری لوہڑ کے نام پر لوہڑانی مشہور رہی تفصیل کل قوم حسب ذیل ہے

نمبر شمار	نام قوم	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	صالح زئی	سردار شہباز خان	سموانی و نوشکی	۱۰	ان کا بڑا صالح تھا اس کے نام سے صالح زئی مشہور ہوئے
۲	تلاوانی	اللہ یار	شنک و درہ مولہ	۶۰	
۳	ایضاً	امام بخش	سرباب علاقہ کوئٹہ	۲۰	
۴	تلاوانی	مولا داد	تلاوان متصل نوشکی	۲۰	
۵	ہرنہ	سید خان	لہدہ	۳۰	صرف مال مویشی رکھنے پر گذران کرتے ہیں۔
۶	بھٹار	دوستین	کوکھڑ یجہ	۲۰	//
۷	وڈ گوٹ	عبدالرحیم	گونکو و کپوتو	۱۵	//
۸	مٹھانزئی	راوت خان	گلین زرالعرمی خزک	۲۰	//

Marfat.com

۹	بدوزئی	عطا محمد	شرح مدر	۱۵	//
۱۰	کہنی	ولیداد	کہ متصل نورگامہ	۱۰	//
				میزان ۲۲۰ نفر	

نورگامہ میں شش جو کالاپانی کے ہیں۔ منجملہ جن کے تین خانصاحب کے ہیں۔ اور تین زرک زئی اکورہ قنبرانی کے ہیں۔ منجملہ تین واہی خانصاحب کے ایک واہی صالح زئی لوہٹانی کی ہے۔ خان کو ششم حصہ بٹائی دیتا ہے۔ آباد خود کرتا ہے۔ علاوہ اس کے کچھ زمینات خشکا بہ سردار خیل اورکزئی کی ہیں۔ بموجب قابو قبضہ قدیم تابض چلے آتے ہیں۔ چند فرقہ ہا کی بالکل زمین نہیں ہے۔ صرف مال مویشی پر گذارہ کرتے ہیں۔ سردار لوہٹانی بتین فرقوں سے چنانچہ۔ صفر زئی بڈانی بھٹار۔ وڈگوٹ مال مویشی لیتا ہے۔ جن سے سردار مال لیوے ان کو گوشی کہتے ہیں۔ باقی راج سے بجاری بروقت شادی غمی کے لیتا ہے اور جنگ و صلح میں ایک دوسرے سے شامل ہوتے ہیں۔ سفر خان سردار لوہٹانی کا اس لڑائی میں جو جام میر خان و نوردین مینگل بدعوئے ارث ایتیازئی خداداد خان سے بمقام سورگر متصل خضدار ہوئی تھی۔ سردار تاج محمد خداداد خان کی طرف تھا۔ صفر خان لوہٹانی بھی تاج محمد کے ساتھ تھا۔ اور اسی لڑائی میں قتل ہوا۔ جب خداداد خان نے سردار تاج محمد کو قید کرکے مار دیا۔ اس وقت سے کل زہری فوج باغی ہو گئی ۱۸۷۵ء میں سنڈیمن صاحب مستونگ میں واسطے فیصلے کے آئے تھے۔ اسی سال خداداد خان کی فوج براہ مولہ آتی تھی۔ زہری لوگوں نے بسرکردگی گوہر خان فوج خانصاحب کا رستہ بند کیا۔ اس لڑائی میں قریب چالیس نفر زہری قتل ہوئے تھے۔ اور خان کی فوج سے بھی بہت لوگ قتل ہوئے تھے۔ کمال خان سردار لوہٹانی اس لڑائی میں از دست فوج خان صاحب قتل ہوا۔ جبکہ گوہر خان زرک زئی سردار جہلاوان کا ہوا دوسرداران سبزل خان ولد رحیم خان فتح خان ولد صفر خان اس نے قتل کئے۔

Marfat.com

حال قوم ڈایہ

ڈاہو کی اولاد ہونے سے ڈایہ مشہور ہوا

شجرہ نسب خاندان ڈایہ

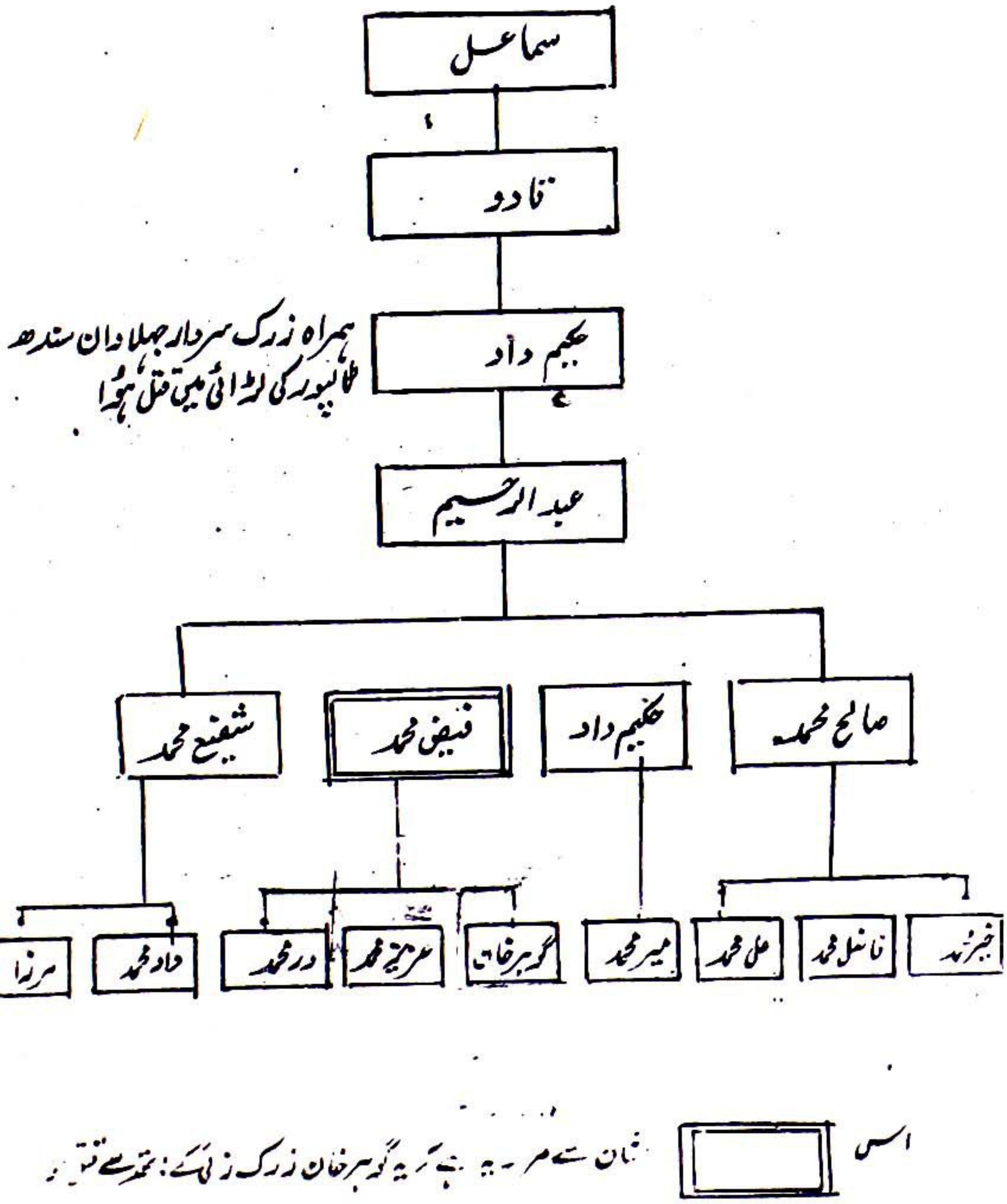

اس [ ] نشان سے مراد ہے کہ یہ گوہر خان زرک زئی کے ہاتھ سے قتل ہوا

Marfat.com

نمبر شمارہ	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	کہنہ وزیری	سردار خیر محمد ڈیر	مشک علاقہ زہری	۱۵	
۲	سماعل زئی	چاکر	کاٹھیلی متصل نورگامہ	۱۵۰	گوشتی نہیں رمہ بجاری دیتے ہیں
۳	صاحبدادزی	لشکری	میرگھٹ	۲۰	قریب نصف گوشتی باقی صرف بجاری دیتے ہیں
۴	حسن زئی	دادمحمد	درہ مولہ لبسیتی جانہہ	۱۵۰	منجملہ پانچ ٹکر دو ٹکر گوشتی باقی راج بجاری دینے والا ہے
۵	علی داد زئی	نورمحمد	کاٹھیلی	۱۲۰	منجملہ پانچ ٹکر کے دو ٹکر گوشتی باقی راج بجاری ہے
۶	محمود زئی	حسن	مولہ بیٹ جانہہ	۱۰۰	منجملہ چار ٹکر ایک گوشتی باقی راج بجاری
۷	محمد زئی	اللہ ڈنہ	خندان علاقہ مولہ	۶۰	زراعتکاری اور مالداری پر گذران کرتے ہیں۔ منجملہ تین ٹکر کے صرف ایک گوشتی ہے۔
۸	پولانانی	غلام نبی	//	۷۰	زراعت کار و مالدار ہیں منجملہ چہار ٹکر کے دو گوشتی اور دو بجاری

Marfat.com

۹	دینارانی	داد محمد	کوہ سیلو متصل مشک	۱۵۰	سرکری گوشی نہیں دیتے باقی دیتے ہیں۔

میزان ۸۷۵

سیدزئی ۔ اصل سید ہے شہ آمین کی اولاد سے ہے۔ شہ آمین کے ۱۹ پسران تھے منجملہ ان کے ہفت نفر کی خانصاحب میں متصل سوران کے ہیں۔ سیدزئی کا جد کلان سیف الدین تھا جس سے سید نام پسر پیدا ہوا۔ اس سے سیدزئی مشہور ہوئے ہیں۔ شجرہ نسب ذیل ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب سیدزئی

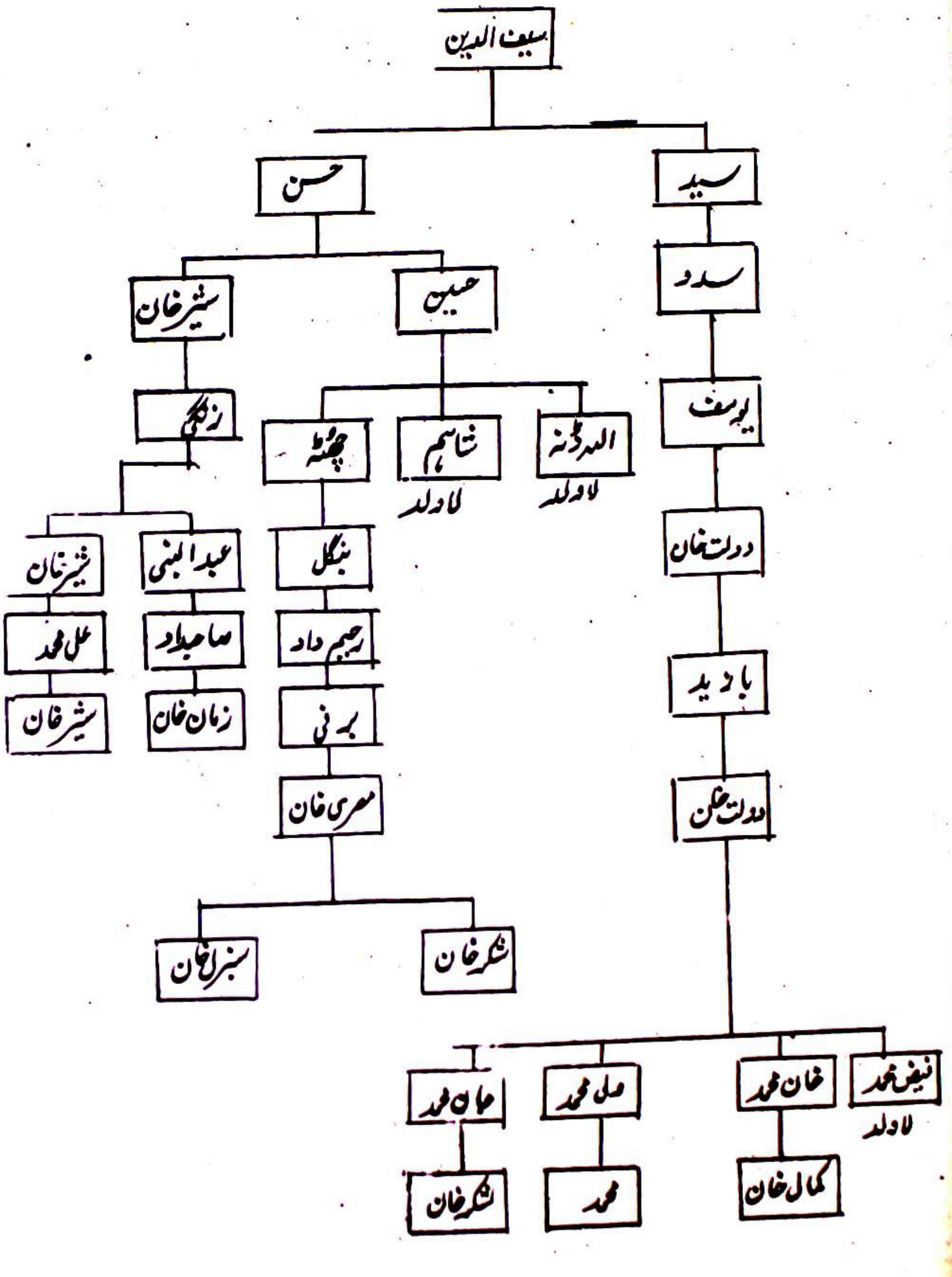

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری	کیفیت
۱	سید زئی سردار خیل	کمال خان	مشک	۹۰	
۲	ڈواری	قمبر	〃	۲۰	ڈواری سب سردار کو مالیہ دیتے ہیں
۳	عاربانی	باران	علاقہ مشک	۲۰	〃
۴	ہندوقانی	غلام محمد	〃	۱۰	〃
۵	پیر محمد زئی	میرو	〃	۴۰	〃
۶	دوستین زئی	موسےٰ	کرچہ جیوہ	۵۰	〃
۷	کہین زئی	خیر محمد	مشک	۱۰	

وہ مشک میں سات واہی کالاپانی اقوام سید زئی کے قبضہ میں ہیں اور کچھ خشکابہ بھی ہے گاجان میں پانچ شبانہ منجملہ ۴۰ شبانہ ۴۰ شبانہ کل آب سیاہ سے سید زئی سردار خیل کو ملتا ہے۔ وہ مولہ میں ایک بدیٹ موسومہ زبیر تمام نصف بدیٹ پانی واندسید زئی کو ملتا ہے۔ تاطہ زرک زئی اور موسیانی کو دیتے لیتے ہیں۔ لڑائی میں بقدر ایک سو پچاس نفر لشکر بھی نکل سکتا ہے۔ حب بمقام لسبی بدیٹ ۱۸۷۶ء میں گوہر خان وغیرہ جھلاوان نے فوج خانصاحب خداداد خان سے لڑائی کی تو سید زئی قوم سے

Marfat.com

چہار نفر قتل ہوئے تھے

رئیس۔ جب زہری اس ملک پر قابض ہوا رئیس اس سے پہلے آباد تھا۔ دوسرے اولسی لوگ فرار ہو گئے۔ رئیس نے زہری کے ساتھ انجام کیا۔ اس ملک میں بڑے زمیندار کو رئیس کہا جاتا ہے۔ زمیندار ہونے کے سبب یہ رئیس کہلاتا تھا۔ اس کی قوم بھی رئیس ہو گئی۔ جب زہری کے خاندان میں تقسیم ملکیت کی ہوئی۔ رئیس کو حصہ دیا گیا۔ جس طرح لوہانی کو ایک داہی نورگامہ میں ملی ہوئی ہے خان کو ٹبائی دیتا بیتے۔ اور خشکابہ میں زمین رئیس کی ہے۔ شجرہ نسب رئیس حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

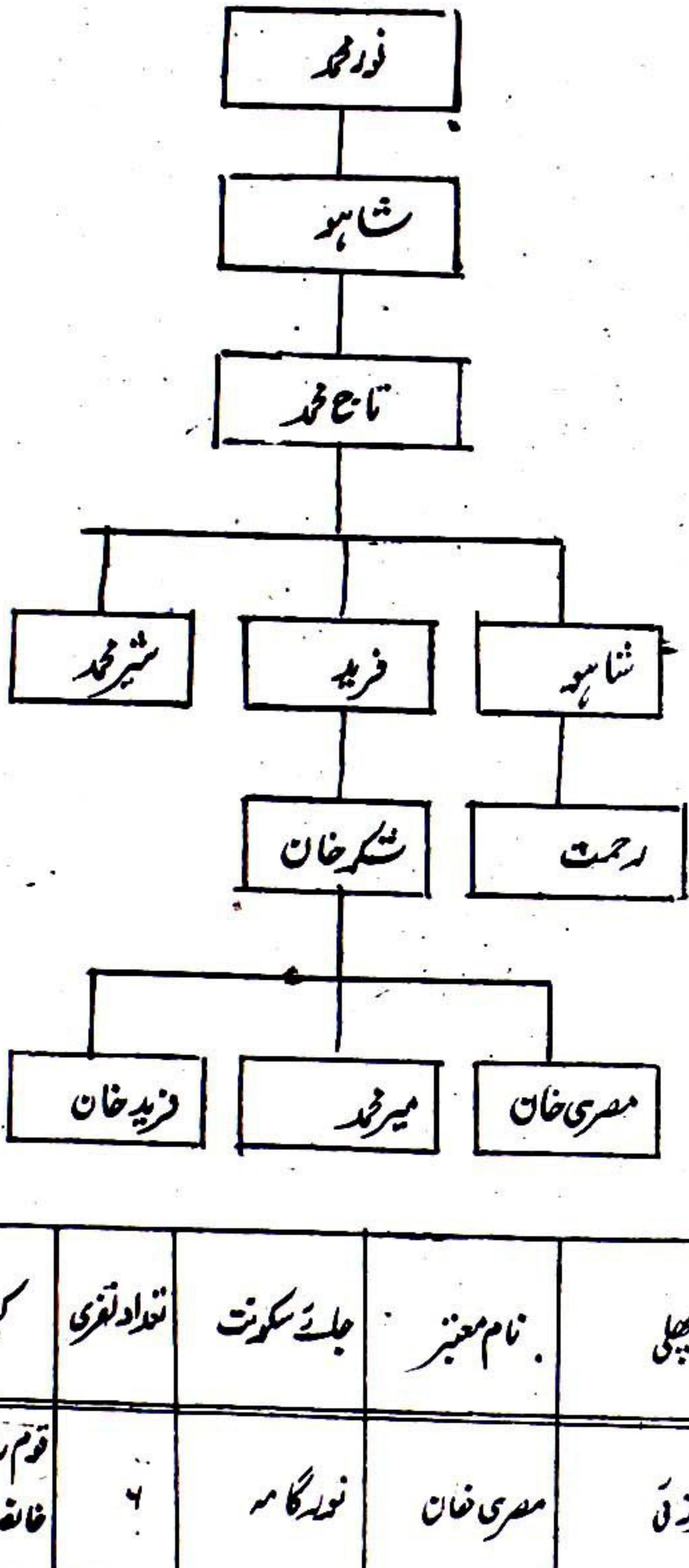

نمبر شمار	نام پھلی	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد تفری	کیفیت
۱	تاج محمد زئی	مصری خان	نورگامہ	۶	قوم رئیس زمینداری کرتی ہے خانصاحب ان بٹائی لیتا ہے۔
۲	رئیس درازئی	خیر محمد	"	۱۰	
۳	کاڑبر زئی	میر خان	"	۱۵	
۴	مرنہ ازئی	مرنا	"	۱۵	

Marfat.com

۵	شیر خان زئی	کرم خان	نورگامہ	۲۰	
۶	مغل	کریمو	〃	۱۵	
۷	ہارون زئی	سید خان	〃	۳۰	
۸	آخوب زئی	علی مراد	〃	۲۰	
۹	شمبو زئی	حسین	〃	۱۵	گوشتی ہے
۱۰	گوڑے سنگی زئی	فیض محمد	گونکوباجانہ	۶۰	
۱۱	ببرالمعروف نقیب	دین محمد	〃	۶۰ میزان کل ۲۵۶	〃

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان جتک یا بانزوزئی

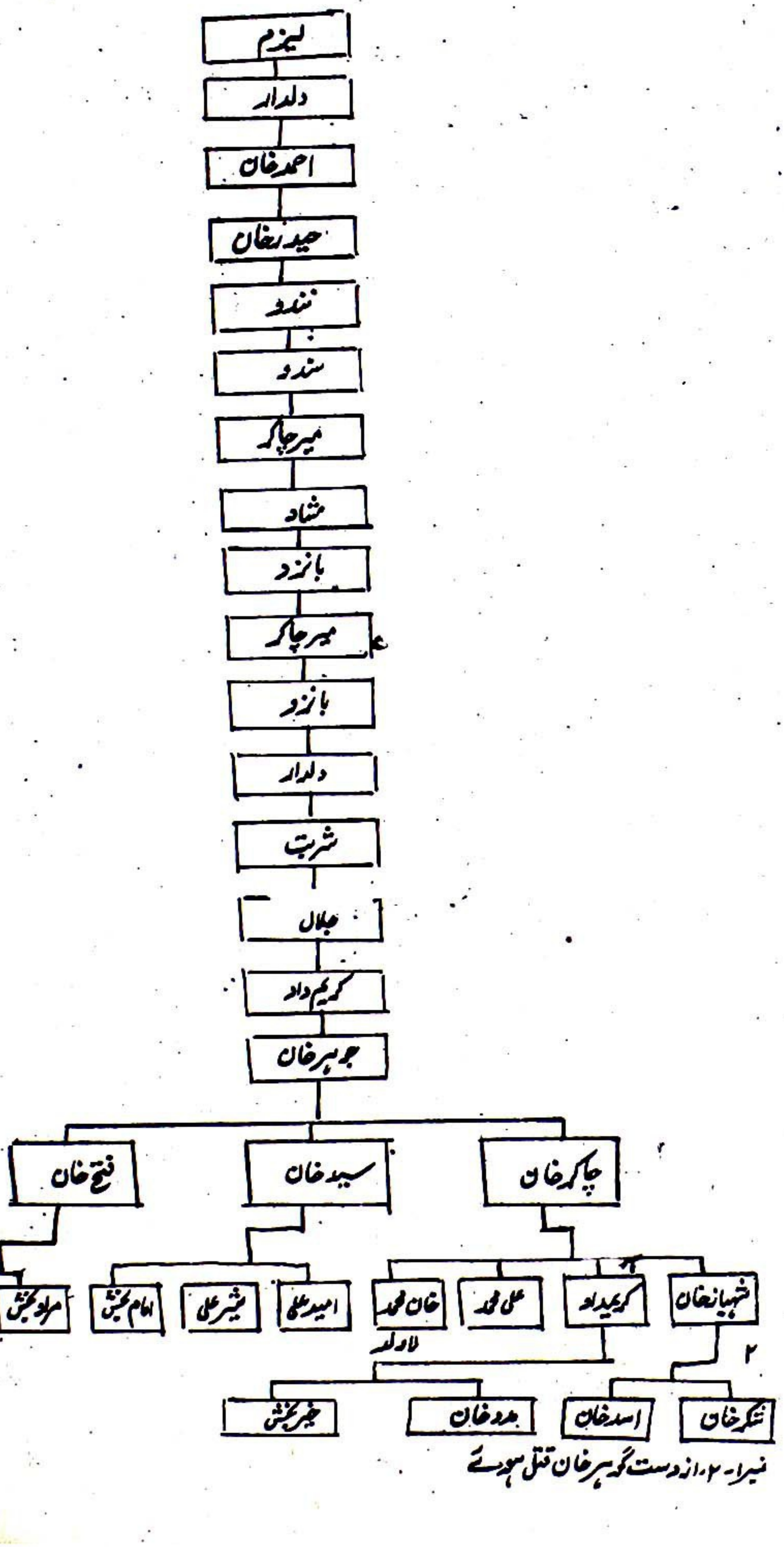

Marfat.com

واضح ہو کہ شجرہ نسب ہذا سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل یہ لوگ میر بانزد کی اولاد سے ہیں اور اسی وجہ سے میر بانزد کی اولاد ہونے سے بانزد زئی کہلاتے ہیں۔ مگر چونکہ اس خاندان کا راج اور اولس جتک لوگ ہیں۔ اس واسطے اقوام جتک کا سردار ہونے کے سبب سے یہ خاندان بھی بنام جتک موسوم ہوا۔ صدر مقام اس کا سرآف علاقہ زہری میں ہے۔ جہاں ان لوگوں کی تین واہی کالا پانی کی موجود ہیں۔ اور دو واہی کالا پانی کی وہ زہری میں ہیں منجملہ ازاں ایک واہی سالم اور ایک کا ثلث ان کے قبضے میں ہے۔ کچھی میں بھی اس خاندان کے متعلق کسی قدر کالا پانی اور خشکابہ بمقام راہو جو اور کبنی میں ہے راہو جو میں کالا پانی صرف ۱۶ انگشت آنگران کے متعلق ہے۔ زرک زئی لوگوں سے بھی ان کا رشتہ ناطہ دینے اور لینے کا رواج ہے۔ مگر باوجود تعلقات ناطہ داری باہمی نزاع بھی ضرور ہے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک موقعہ پر اقوام موسیانی ان کے ہاں آکر پناہ گزین ہوئے اور انہوں نے اس کو مدد دی جس پر ان لوگوں کی زرک زئی لوگوں سے کھٹ پٹ ہو گئی اور رفتہ رفتہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ گوہر خان زرک زئی نے بشمولیت موسیانیاں ان لوگوں پر شب خون کر کے موجودہ سردار کے بیٹے شکر خان اور اس کے بھائی کریم داد کو قتل کیا۔ عرصہ دراز سے یہ ایک قدیمی خاندان چلا آتا ہے۔ میر نصیر خان کلان کے عہد میں جب میران ٹالپور پر بنا بر لینے عوض خون میر عبداللہ خان والد میر نصیر خان موصوف فوج کشی کی گئی۔ تو اس وقت میر زرک اور میر بانزد ہمراہ خان موصوف موجود تھے۔ اور اسی جنگ میں میر زرک اور میر بانزد از دست میران ٹالپور مارے گئے۔ دوسرے موقعہ پر اسی خان کے عہد حکومت میں جب مشہد پر لشکر کشی کی گئی۔ اس خاندان کا میر جا کر ہمراہ لشکر گیا اور زخمی ہوا۔ یہ لوگ نسلاً بعد نسلاً خانان قلات کے ماتحت چلے آتے ہیں۔ اور کسی قدر نیکی بدی میں بھی فی الحال شریک ہوتے ہیں۔

نمبر شمار	نام پھلی	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری	کیفیت
۱	شاہوزئی	کمال خان	موہا شیخ	۱۰۰	یہ لوگ الیاس دیتے ہمراہ سردار صرف شرفداری سرداری دیتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی	نام معبر	جائے سکونت	تعداد نفری	کیفیت
۲	بھنڈے زئی	جانی	سہا پنج	۱۰۰	بشرح صدر
۳	جلال زئی	عمر خان	〃	۶۰	〃
۴	احمدانی	وڈا	ہادرکش	۱۰۰	〃
۵	سومرانی	صفر خان	کرخ	۱۰۰	یہ لوگ راج ہیں ان سے بجاری لی جاتی ہے۔
۶	آوہاڑی	رامیلی	مندریجو	۱۰۰	ان سے مالیہ جاتا ہے۔
۷	زغمانی	محمد مراد	〃	۱۰۰	〃
۸	عمرانی	دوست محمد	کھوہنہو	۱۰۰	بجاری دیتے ہیں
۹	گنہ گی	فضلی	گزگ	۱۰۰	مالیہ کے ہمراہ کچھ سالانہ اجارہ بھی ہے
۱۰	ہنرانی	سونا	درنبلی	۲۰	صرف مالیہ دیتے ہیں
۱۱	جاڑوزئی	نوردین	〃	۲۰۰	〃

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری	کیفیت
۱۲	جاگرانی	نوردین	سراجؔ	۲۰	صرف مالیہ دیتے ہیں
۱۳	عالیانی	مرید	مولہ خرزان	۱۰۰	〃
۱۴	سپیدزئی	لال محمد	ہادرکش	۱۲۰	〃
۱۵	سمالانی	شاہ میر	〃	۱۰۰	گوشتی نہیں شادی کے موقعہ پر بیگاری دیتے ہیں
۱۶	شاہوزئی	میر فاضل محمد	گزنگ	۱۰۰	〃
۱۷	خمیسانی	درمان	ناگاڑ	۲۰۰	〃
۱۸	مریدزئی	حسین خان	کوک	۱۰۰	〃
۱۹	سنجکانی	حسین	ہاسنگ	۱۵۰	صرف سرداری کی شرفداری دیتے ہیں
۲۰	کلوزئی	ساحل	گزک	۲۰	گوشتی نہیں صرف سرداری کا شرف دیتے ہیں
۲۱	دشت گانی	قیصر خان	شال	۱۰۰	بیگاری دیتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام مچھلی	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد تقری	کیفیت
۲۲	درے زئی	سونا	مستونگ شمال	۸۰	نجاری دیتے ہیں
۲۳	کاق زئی		//	۵۰	//
			میزانیہ ۲۱۵		

Marfat.com

شجرہ نسب سرداران مینگل شاہی زئی

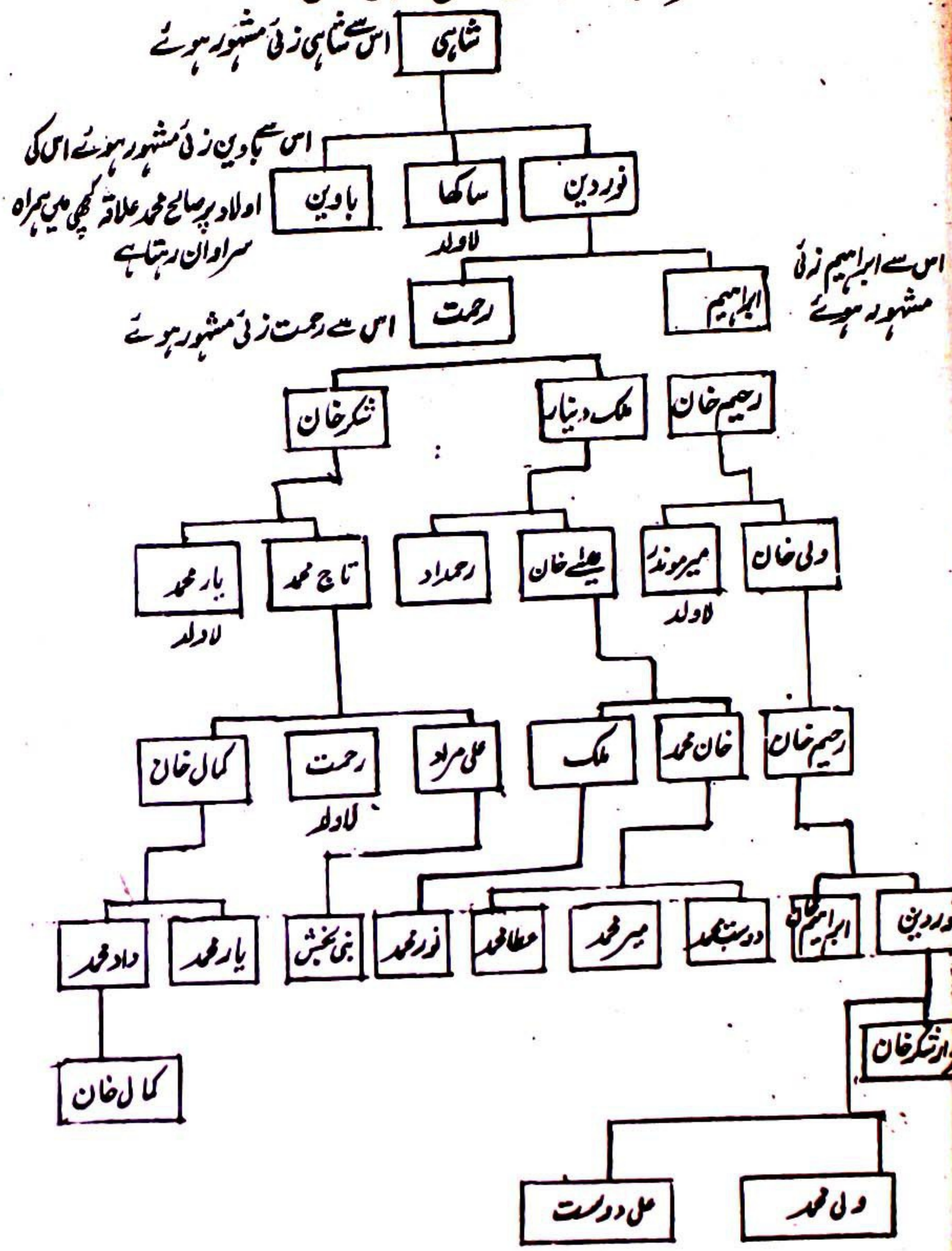

میگل دراصل تین قوموں ہیں۔ شاہی زئی۔ ذگر میگل سالانی مینگل۔ شاہی زئی دڑھ کی طرف اور ذگر مینگل نوشکی کی طرف اور سالانی اب تک خانہ بدوش ہالچرائی کے پیچھے کبھی نوشکی میں کبھی کچھی میں کبھی خاران میں پھرتے رہتے ہیں۔ جہلاوان سے صرف فرقہ شاہی زئی تعلق رکھتا ہے۔ باقی دو سراوان سے متعلق ہیں اس واسطے یہاں صرف شاہی زئی کا حال لکھا جاتا ہے۔ باقی کا سراوان کے ساتھ لکھا جاوے گا اگرچہ بہ نسبت شاہی

Marfat.com

زئی کے پہلوان زئی اور میر حاجی وغیرہ فرقہ جات مینگل کی تعداد میں زیادہ ہیں۔ مگر چونکہ خیل شاہی زئی سے ہیں۔ اس واسطے تمام مینگل ووڈھ کی طرف رہتا ہے شاہی زئی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو رند بلوچ سے سمجھتے ہیں۔ کہ جب میر حاکر قلات کی طرف آیا تھا۔ مینگل بھی اس وقت ہمراہ آیا تھا۔ جب چاکر قلات پر قابض ہوا۔ مینگل کپوتو و محمد تاوہ میں متصل قلات سکونت رکھتے تھے۔ جب میر بجار میروانی قلات پر قابض ہوا۔ مینگل نے اس سے صلح کی اور ملک وڈھ و وہیر اقوام بیز بخو سے چھین کر خود قابض ہوا۔ چونکہ اقوام سیاہی زئی رئیسانی نے میر بجار کو فتح قلات میں مدد دی تھی اس واسطے ملک وہیر در علاقہ وڈھ سیاہی زئی رئیسانی کو دیا گیا۔ جو اب تک یہ قوم اس ملک پر قابض ہے۔ لیکن فرقہ مینگل زیادہ تھا سیاہی زئی رئیسانی تھوڑے تھے۔ رفتہ رفتہ سیاہی زئی زیر سرداری شاہی زئی مینگل کے ہو گئے کہ اب تک شاخ مینگل کی سمجھے جاتے ہیں۔ بڑی بڑی قومیں اس مینگل میں حسب ذیل ہیں۔

پہلوان زئی جس کی تعداد دو ہزار نفری تک گنی جاتی ہے محمد زئی جسکی تعداد دو صد نفری گنی جاتی ہے

حمل زئی معتبران	بلے زئی معتبران	گمشاد زئی معتبران	دارو زئی	حسن زئی	بلغار زئی
حمزہ حسن خان	رنگی خان محمد	شکر خان ہیبت	علی محمد	محمد	شادی خان
	بلوچ خان بانزو	شفیع محمد			

شادمان زئی	دولت خان زئی	دینار زئی نوہک زئی
ابراہیم کرم خان	فتح محمد ملا بار محمد	حمزہ مراد علی
یعقوب	ملا گوہرام	

میر حاجی تعداد نفری تخمیناً ۵۰۰ تک	باران زئی تعداد نفری چار سو معتبران
شکر خان۔ عزیز محمد۔ سومرہ چاکر معتبران	سوٹر فیض محمد
رئیسانی تعداد نفری دو سو تک	لہڑی تعداد نفری دو سو تک
معتبر داد کریم	معتبر غازیخان
	گورانی تعداد نفری ایک سو تک
	مقدم جنگی خان بمقام وڈھ

Marfat.com

ممرانی تعداد نفری دو سو تک معتبران مٹھ خان۔ خمیسہ دارو	شیخ بانزدہ تعداد نفری ایک سو تک معتبر داد محمد
مامون زئی تعداد نفری سو تک معتبران دریا یار محمد لیپر وکیل ولی محمد	غلام نبی تعداد نفری دو سو تک معتبر فیض محمد
احمدان زئی تعدادی نفری دو سو معتبر میہان خان	

اور بھی متفرق قومیں بہت ہیں۔ بوقت میر نصیر خان کلان جب کہ بارہ ہزار لشکر کل اقوام براہوئی بلوچ سراوان اور جھلاوان پر بحکم احمد شاہ بادشاہ مقرر ہوا۔ جس وقت جو اقوام براہوئی و بلوچ ار ہوئے تھے۔ اس وقت ایسا مشہور ہے کہ مینگل بارہ ہزار بیز نخو چھ ہزار کل اٹھارہ ہزار کا دستہ ل سمجھا گیا تھا۔ یعنی جھلاوان تین دستوں میں شمار ہوا تھا۔ زہری مت ۱۰۰۰ء مینگل مت ۱۰۰۰ء محمد حسنی ۱۰۰۰ء گرگناڑی مینگل کے ساتھ شمار ہوا تھا۔ اسی طرح ۱۲۰۰ء شمار ہوا تھا۔ شاہی زئی سردار خیل لعین دین ر خان صاحب والئے قلات جا مصاحب والئے لس بیلہ اور سردار زرک زئی اور سردار چھٹہ سے کرتے ہے چنانچہ والدہ میر محراب خان دوم والئے قلات خاندان شاہی زئی سے تھی۔ ولی محمد جد سردار ردین ہمراہ میر محراب خان از دست فوج سرکار انگریزی شہید ہوا تھا۔ سردار نور دین کو میر خداداد نے قلات میں بعہ اسنی نفر کے قتل کیا۔ جام لس بیلہ کے ساتھ زمانہ قدیم سے رشتہ داری چلی آئی ہے پہلے اس طرح رشتہ داری شروع ہوئی کہ زمانہ قدیم میں بھوت از قوم چھٹہ بڑا نامور آدمی تھا۔ اسی سردار خیل چھٹہ جتقانی کہلاتے ہیں۔ صاحب خان کلان سردار چھٹہ کی دو دختران تھیں۔ ایک میر مراد علی سے اور ثانی میر ولی محمد شاہی زئی سے بیاہی گئی تھی۔ میر مراد علی کو جو صاحب خان چھٹہ کی دختر سے پیدا ہوئی۔ وہ جام میر خان کی ماں تھی۔ اس کے بعد جام میر خان نے ہمیشہ سردار نور دین خان شادی کی۔ جس سے جام علی خان پیدا ہوا۔ جام میر خان جب میر خداداد خان سے برخلاف ہوا۔

Marfat.com

سردار نوردین باعث رشتہ داری اور متصل الحدود ہونے ملک ایک دوسرے کے حام صاحب سے وابستہ ہوا جام صاحب اس کی بہت خاطر کرتا تھا۔ بلکہ جام صاحب کا زور مینگل تھا۔ جتنی دفعہ خان صاحب کا لشکر لس بیلہ پہ آیا۔ فرقہ مینگل مدد دیتا رہا۔ جب کہ سرکار انگریزی نے بموجب درخواست خانصاحب میر خداداد خان کے جام میر خان کو قید کیا۔ ابراہیم خان برادر سردار نوردین کا بھی قید تھا۔ جب حیدرآباد سے جام عالیخان اور ابراہیم خان فرار ہو کر لس بیلہ میں آئے۔ بعد و سردار نوردین مینگل کے جام عالیخان واپس ملک لس بیلہ پر قائم ہوا۔ سال ۱۸۷۵ء میں پیشتر آنے پہلا مشن سنڈیمن صاحب کے میر خداداد خان نے نوردین کو معرفت داروغہ عطا محمد جو ان دنوں میں خان صاحب کا وزیر تھا۔ اس بہانہ پہ منگوایا تھا کہ سرداری جھلاوان کی نوردین کو دیوے گا۔ اور برائے آئندہ پختہ صاحبت کرے گا۔ ان دنوں میں باعث مارے جانے سردار تاج محمد سرداری جھلاوان کی خالی پڑی تھی۔ اور سردار نوردین کو شوق تھا۔ جب نوردین قلات میں پہنچ گیا۔ اس کے تھوڑے روز بعد سنڈیمن صاحب قلات میں مشن لایا۔ نوردین کو ہر چند سردار ملا محمد و خود سنڈیمن صاحب نے آگاہ کیا کہ خانصاحب کے خیالات اس کی نسبت دوستانہ نہیں ہیں وہ نقصان اٹھاوے گا۔ مگر چون تقدیر آمد تدبیر کارگر نمیشود نوردین پہ کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ خانصاحب کے بھروسہ پہ رہا سو دوسرے دن فجر کو جب سنڈیمن صاحب واپس ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے ہنوز ایک منزل قلات سے چلے تھے۔ کہ خان صاحب نے نوردین کو اوپہ مکان وزیر عطا محمد بمراد صلاح چند امورات طلب کیا جب وہ بمعہ قریب اسی نفر اوپہ مکان وزیر کے متصل میری قلات بیٹھا تھا۔ پلٹن کو حکم دیا کہ نوردین کو گرفتار کرو اگر مقابلہ کرے مار ڈالو۔ چونکہ قید کا حال نوردین کو معلوم تھا کہ سردار تاج محمد کی حالت کیسی ہوئی تھی۔ تب اس نے شہید ہونا منظور کیا اور خوب جوانمردی سے لڑتے ہوئے نوردین اور قریب ساٹھ نفر مینگل قتل ہوئے اس کے بعد دوبارہ سنڈیمن صاحب مستونگ میں آئے اور جملہ مقدمات فیصلہ کئے اس وقت سردار نوردین کا بیٹا شکر خان کم عمر تھا۔ بھائی اس کا ابراہیم خان کام سرداری چلاتا تھا۔ اب شکر خان خود کام سرداری چلاتا ہے۔ اس کی شادی دختر حام عالیخان سے ہوئی ہے۔ اور ابراہیم خان کے پسر ولی محمد نام کی ہمیشرہ جام عالیخان سے شادی ہوئی ہے۔ اگرچہ اس کی اپنی آمدنی املاک اور مالیات راج کافی ہے۔ مگر زیادہ تر گذارہ لس بیلہ کی ریاست پر ہے۔ اب خان صاحب نے مبلغ ستار ماہوار سردار شکر خان کا موا جب مقرر کیا ہے۔ اور ساروند میں ایک تھانہ واسطے انتظام مینگل کے متعین کیا ہے۔

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان پندرانی

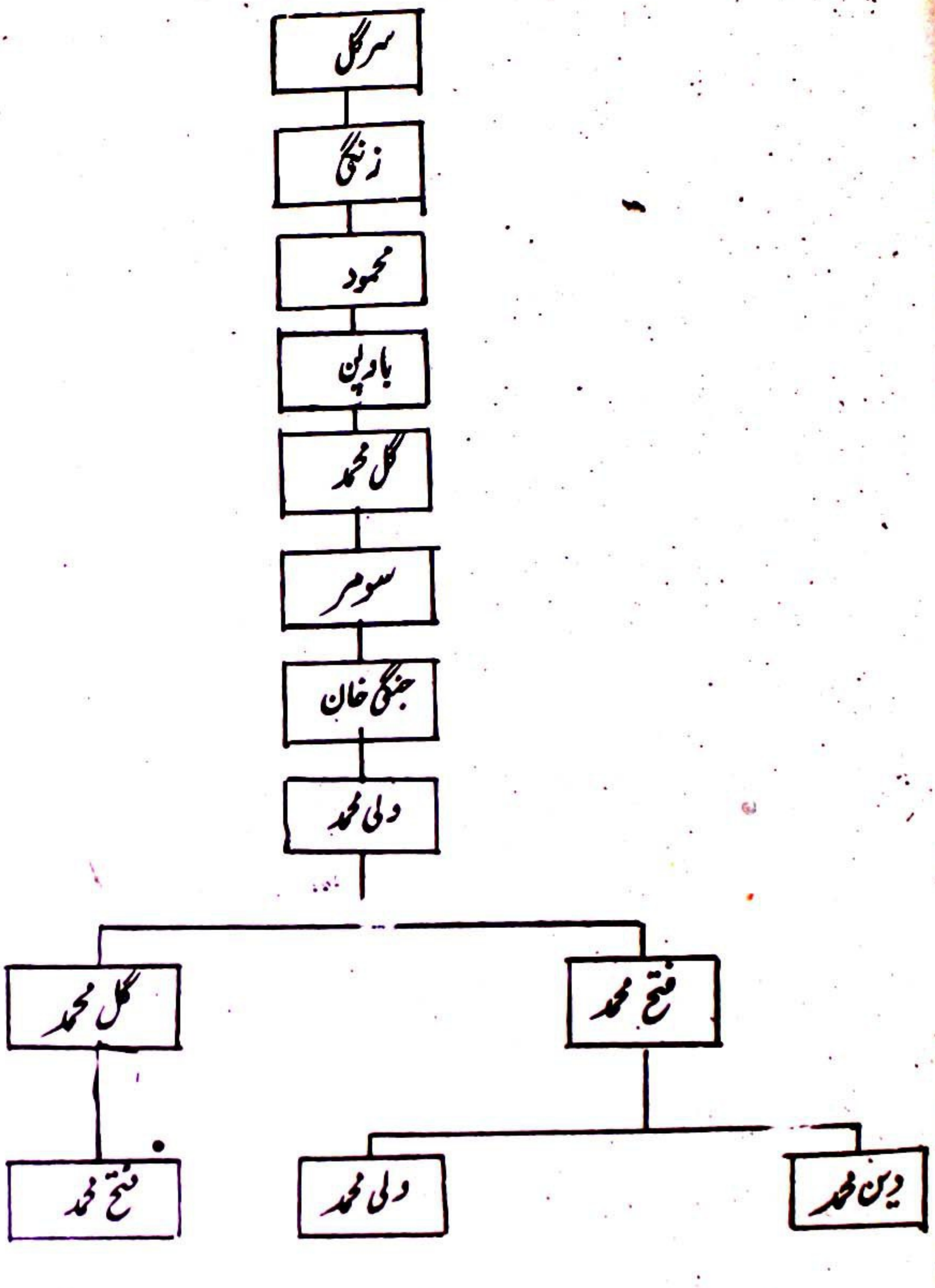

واضح ہو کہ دراصل اس خاندان کی ذات سومر کی اولاد ہونے کے سبب سے سومرزئی کہلاتے ہیں۔ جیسا کہ شجرہ نسب ہذا سے معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ اس کا راج اور اولس مشتمل بر اقوام پندرانی ہے اس لئے پندرانی لوگوں کا سردار ہونے کی وجہ سے زیادہ یہ خاندان مشہور بنام پندرانی ہے ان کی جائے رہائش

Marfat.com

پندران ہے۔ جس کی وجہ تسمیہ پندرانی لوگوں کے بود و باش کا سبب ہے۔ پندران میں دو واہی کالا پانی کی ہیں۔ منجملہ ازاں ۶ شبانہ مقبوضہ سردار پندرانی اور ۲۰ شبانہ دیگر پندرانی راج لوگوں کے ہیں۔ پندران کش نامی ایک کوچہ خشکابہ کا ہے۔ جس میں زیادہ تر راج لوگ حصہ دار ہیں۔ کچھی میں بھی بمقام راہو جو ۱۲ میل انگشت کالا پانی اور کسی قدر خشکابہ اس سردار کا ہے۔ مگر راہو جو از عہد میر خداداد خان سابق خان کلات کسی نزاع کے سبب سے ضبط ہو چکا ہے۔ جو ہنوز بدستور ضبط چلا آتا ہے۔ یہ ایک پرانا خاندان ہے۔ میر نصیر خان کلان نے جس وقت اپنے والد میر عبداللہ خان کا عوض خون لینے کے واسطے میران ٹالپور پر لشکر کشی کی تھی۔ اس وقت ان لوگوں کا سردار علی داد از طرف خان موصوف میران ٹالپور کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔ دوسرے موقعہ پر جس وقت میر محراب خان از دست فوج انگلشیہ بمقام قلات شہید ہوا۔ اس خاندان کا سردار زمان خان ہمراہ خان مذکور مارا گیا یہ لوگ عرصہ طویل سے خانان قلات کی سلامی اور دربار خانان میں واجبی آمد و رفت رکھتے چلے آتے ہیں۔ ہنوز دراصل اس خاندان کا موجودہ سردار فتح محمد نامی بعمر ہفت سالہ نابالغ ہے اور کاروبار راج داری اس کا چچازاد بھائی دین محمد عرصہ چھ سال سے بطور سربراہ چلا رہا ہے۔

نمبر شمار	نام چلی	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد	کیفیت
۱	پندرانی	غازی خان	پندران	۱۰۰	بجاری دیتا ہے
۲	رمدان زئی	عزیز محمد	〃	۸۰	گرشی نہیں صرف سرداری کی شرفداری دیتا ہے۔
۳	جوگی زئی	خیر محمد	〃	۱۰	گرشی ہے مالی دیتا ہے۔
۴	محمد زئی	حیدر خان	علاقہ سندھ	۳۰۰	صرف سرداری کی شرفداری دیتے ہیں

Marfat.com

۵	سلیمان زئی	فقیر محمد	علاقہ سندھ	۲۰۰	گوشتی ہے نالی دیتا ہے۔
۶	علی زئی	نہال خان	سندھ	۱۰۰	//
۷	جاڑی	حبیب	//	۸۰	صرف سرداری کی سرفداری دیتا ہے
۸	پندرانی	شاہ دوست	گزگ	۸۰	گوشتی ہے مالی دیتا ہے
			میزانے	۹۵۰	

شجرہ نسب سردار بیزنجو

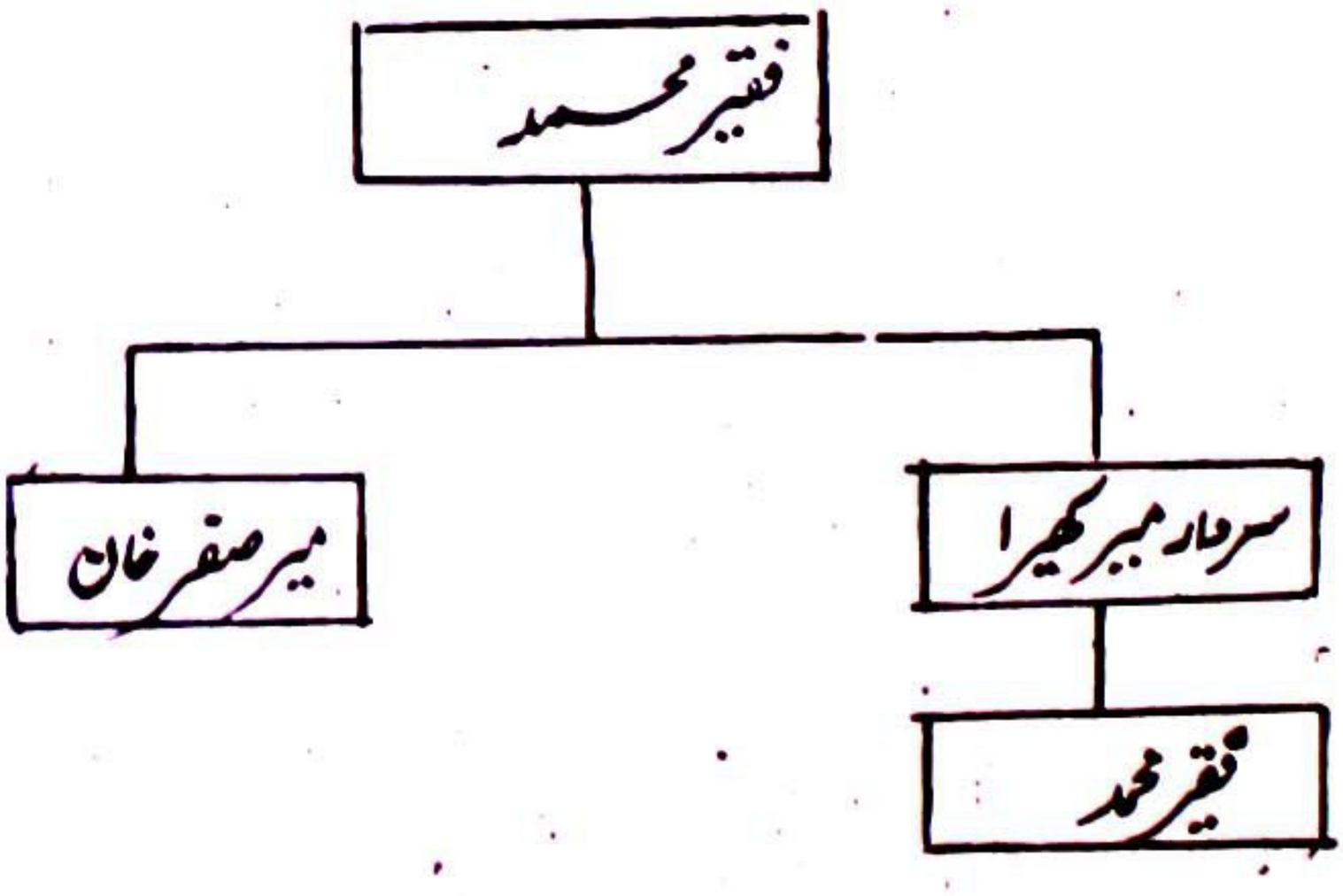

بیزنجو دراصل از قوم رند بلوچ کی ہے۔ ہمراہ میر چاکر قلات پر آیا اور بجانب وڈھ نال متمکن ہوا جب خانی قلات کی از خاندان رند منتقل ہو کر براہوی کے اوپر آئی۔ تب مینگل اقوام بیزنجو کو وڈھ سے نکال کر خود قابض ہو گیا سبیز نجو نال اور جھاؤ اور مکران کی طرف چلا گیا۔ بعد اس کے خان قلات اور مینگل سے

Marfat.com

صلح کر لی۔ اپنے آپ کو فرقہ براہوئی میں تصور کر کے زیر بیرک سردار جہلاوان کے لشکر دیتا منظور کیا۔ بلکہ زیادہ تر ہمراہ مینگل کے صلح اور جنگ میں شامل ہوتا رہا۔ جس وقت میر خداداد خان از دست شیر دل خان عمو زاد خود زخمی ہوا تھا۔ سرداران سراوان و جہلاوان نے شیر دل خان کو خان خود تسلیم کر لیا تھا۔ میر خداداد خان پاس سردار بیزنجو کے چلا گیا۔ اور سردار حال میر کھیرا کا باپ فقیر محمد سردار تھا۔ سردار مذکور نے خداداد خان کی خوب خاطر تواضع کی۔ بعد اس کے جب [illegible] خداداد خان۔ خان قلات ہو گیا اس نے سردار فقیر محمد کو نائب کیچ کا مقرر کیا سوار مذکور قریب بیس سال نائب کیچ کا مقرر کیا سردار مذکور قریب بیس سال نائب کیچ کا رہا۔ سردار گچکی سے رشتہ داری کی۔ چنانچہ میر عبدالکریم نائب حال کیچ کا سردار فقیر محمد بیزنجو کا نواسہ ہے۔ اور اس ملک میں ملکیت پیدا کی کہ ایک پسر اس کا مسمی ملک پیدا رک علاقہ کیچ میں رہتا ہے کچھی میں بھی ایک شہر موسومہ نادلہ اس سردار کو انعام ملا ہوا ہے اور فی الحال خانصاحب میر محمود خان نے مبلغ تنا ماہوار سردار کھیرا کی تنخواہ مقرر کی ہے۔ عام مشہور ہے کہ عند الشمار لشکر براہوئی کے فرقہ بیزنجو تعدادی سمت ۶/// ہزار شمار ہوا تھا۔ اور ہمراہ مینگل کے لشکر دیتا تھا۔ تفصیل اقوام بیزنجو کی جو خود سردار نے لکھائی ہے بموجب تفصیل ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام پھلی یا ٹکر	نام معتبر یا سرکردہ۔	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	حملانی	سردار میر کھیرا	۱۰	خود سردار نال میں اور اس کا ایک بھائی صفر خان بمقام جھاؤ و کمال خان بمقام پنیدارک علاقہ کیچ میں رہتا ہے گذارہ ملکیت زرعی پر کرتے ہیں اور مالیہ بھی راج سے لیتے ہیں۔
۲	تمرانی	اللہ ڈنہ	۱۰۰۰	بمقام اورناچ و لکسر وغیرہ میں رہتا ہے۔ مالیہ اللہ ڈنہ سردار خود کو دیتا

Marfat.com

				ہے مگر دراصل تمرانی بیز بخو سے شامل ہے۔
۳	عمرانی	یار محمد	۲۰۰۰	بمقام چینیر علاقہ کوہواہ میں رہتے ہیں۔ مالیہ اپنے سردار یار محمد کو دیتے ہیں۔ لیکن جنگ و خیر میں بیز بخو سے شامل ہیں۔
۴	سیاہ پاد	مندو	۱۰۰۰	بمقام نال خرمائستان میں رہتے ہیں۔ مالیہ اپنے سردار مندو کو دیتے ہیں۔ لیکن خیر و شر میں بیز بخو سے شامل ہیں۔
۵	نندوانی	گل محمد	۴۰۰	بمقام نال پورالی۔ کچھ مالداری و کچھ زمینداری کرتے ہیں۔ مالیہ سردار میر کھیرا کو دیتے ہیں
۶	گنگن زئی	فقیر	۱۰۰	مقام پورالی میں رہتے ہیں۔ مالداری پر گذارہ کرتے ہیں مالیہ نہیں دیتے لیکن سردار کی خدمت کرتے ہیں۔
۷	بدوزئی	مراد	۲۰۰	بمقام پورالی مالداری پر گذارہ کرتے ہیں مالیہ سردار کو دیتے ہیں۔
۸	لوتھانی	لعل محمد	۳۰۰	بمقام گرو عیرہ کوہستان میں مالداری پر گذارہ کرتے ہیں۔ مالیہ سردار کو دیتے ہیں۔

Marfat.com

۹	چنال	رودین	۱۰۰	بمقام رڑانچ لکسر رہتے ہیں معاش مالداری پہ مالیہ دیتے ہیں۔
۱۰	گزوزئی	قادری	۵۰	بمقام پورالی و علاقہ بلیہ میں رہتے ہیں مالیہ دیتے ہیں۔
۱۱	زہردانی	جھنڈہ	۱۰۰	بمقام پورالی وجھاؤ۔ مالدار ہیں۔ مالیہ دیتے ہیں
۱۲	بردانی	غلام محمد	۵۰	دتے گرمیں رہتے ہیں۔ مالدار ہیں اور مالیہ دیتے ہیں۔
۱۳	غیبی زئی	محمد	۱۰۰	ایضاً بشرح صدر
۱۴	شاہوزئی	برات	۱۰۰	مالداری پہ گذارہ کرتے اور مقام پورالی میں رہتے ہیں مالیہ دیتے ہیں۔
۱۵	بوہڑانی	حسن	۵۰	بمقام نال رہتے ہیں اور زمینداری پہ گذران ہے۔
۱۶	ساسولی	پسند	۱۰۰	نال
۱۷	گورانزئی	سیندل	۲۰	جھاؤ

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی یا ٹکڑ	نام معتبر یا سرٹکری	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱۸	چنال	مولا داد آدینہ	۳۰۰	کیچ بمقام دشت

Marfat.com

شجرہ نسب خاندان ہارونی

ایک کا نام محمد حسنی ہوا اور دوسرے کا نام ہارونی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد حسنی اور ہارونی دراصل ایک ہی نسل سے ہیں۔ ہارونی کا صدر مقام گرگٹ ہے۔ جہاں یہ لوگ عرصہ دراز سے سکونت پذیر چلے آتے ہیں۔ اس خاندان کی زرک زئی لوگوں سے بھی راہ و رسم سیالداری کی ہے اور آپس میں ایک دوسرے سے سانگ یعنی ناطہ لیتے اور دیتے ہیں۔ ابتداء میں یہ خاندان اپنے براہوی گری میں خو رہنے کے سبب سے دربار سرکار برطانیہ میں اس قدر بارسوخ اور مشہور نہیں ہوا کہ صحیح طور پر اس کے مزید حالات دریافت ہو سکیں۔ البتہ خانان قلات کے دربار میں ان لوگوں کی کم و بیش آمد و رفت تھی۔ اقوام ہارونی کا موجودہ سردار سلطان محمد ایک ہوشیار آدمی ہے۔ جس نے زمانہ کی رفتار پر خیال کر کے سرکار برطانیہ کی خدمتگذاری کو اپنے لئے باعث عزت سمجھا ہے۔ اور سرکاری کاروبار میں حاضر ہوتا ہے۔

نمبر شمار	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری	کیفیت
۱	مستی خان زئی سردار خیل	سلطان محمد	گرگٹ		
۲	بادین زئی	نوردین	گدر۔ نوشکی		
۳	بائی خان زئی	بادین	خاران		
۴	جیان زئی	ولی محمد	سراوان حاجی نال		
۵	سامدینی	ماڑ سنگ	جیوہ۔ گدر		
۶	دیناری	شاہ سوار	کہنک شال سراوان		
۷	خان زئی	نور محمد	گدر		
۸	کیچی زئی	فوج علی	حاجی		
۹	عمرانی	سائیں داد	شال مستونگ		
۱۰	ترک زئی	نبی بخش	سوراب		
۱۱	یکہ سوار		خاران۔ سوراب		
۱۲	مردان سہی	مستی خان	خاران سیاہ کنب		

Marfat.com

نمبر شمار	نام فرقہ	نام معتبر	جائے سکونت	تعداد نفری	کیفیت
۱۳	ناکام زئی	گمشاد	ماراپ سیاہ کنب		
۱۴	سنگو زئی	شفو	نوشکی سیاہ کنب		
۱۵	بارم زئی	حسن	خاران نوشکی		
۱۶	رحیم خان زئی	کریم	سیاہ کنب		
۱۷	آدم زئی	سنگر	سیاہ کنب		
۱۸	جام زئی	بہارشاہ	خاران		
۱۹	مزار زئی	بوہیر	سیاہ کنب		
۲۰	بوہیر زئی	محتاج	خاران نوشکی		
۲۱	نوتک	خان محمد	سیاہ کنب		
۲۲	مراد زئی	نوشیروان	سیاہ کنب نوشکی		

Marfat.com

شجرہ نسب سردار محمد حسنی

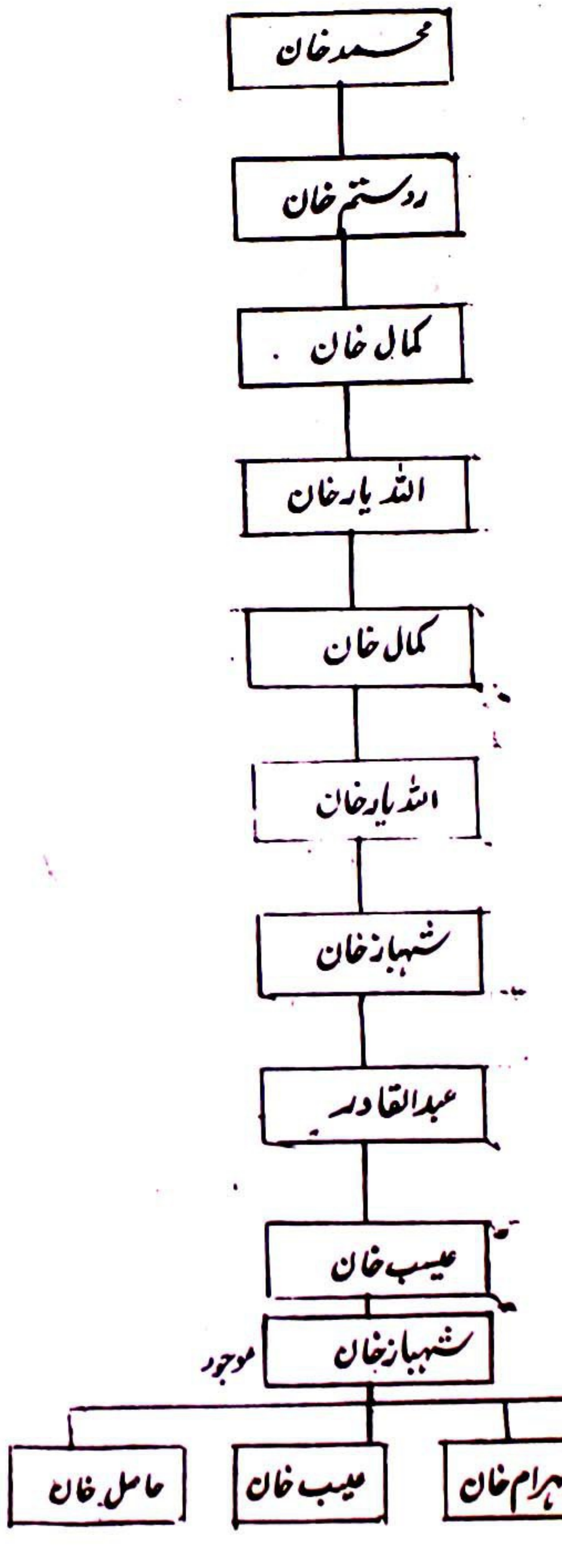

Marfat.com

محمد حسنی سردار کہتا ہے کہ محمد حسنی دراصل اہل فارس تھے۔ اور امام حسین کے مرید تھے۔ اس واسطے محمد حسینی کہلاتے تھے۔ غلط العام میں اب محمد حسنی یا محمد سنی مشہور ہیں۔ یہ قوم بوقت سرداری محمد خان مورث اعلےٰ ملک شیرازہ سے بباعث ظلم بادشاہ وقت خارج ہو کر سیستان میں آئے پھر بوقت سرداری کمال خان وخانی کالا خان احمد زئی وطن حال مشکے میں آئے۔ اس جگہ قوم جست رہتی تھی۔ اس کو نکال کر خود قابض ہوئے اور خان قلات سے اپنے آپ کو متعلق کیا۔ اس وقت مشکے کہور کالا پانی کی رود جاری تھی۔ اس پہ آباد ہوئے۔ بعد اس کے کاریزات حلبید کھودی گئیں۔ فی الحال شہر ہا ذیل علاقہ مشکے میں آباد اور بموجب ذیل خان صاحب اور سرداران کے قبضہ میں ہیں،

شہر ہا جن سے خانصاحب والی قلات بٹائی لیتا ہے
گجر، شرکلی، میوال، پچ، لاکھی، نوک جو۔
میہی، قیما بین خانصاحب و سردار محمد حسنی
مشترک ہے۔

شہر ہا سردار محمد حسنی
شہر جلیبری رونجان سنتری

املاک سردار بیزنجو
کہلاتا یہ شہر عوض خون بہا میر محمود خان سے
سردار۔ بیزنجو کو دیا گیا

املاک اقوام میروانی
پردار میانی قلات

مملوکہ اقوام قنبرانی
بھانسر

مملوکہ سردار نوروز خان نوشیروانی
گوزرجک

محمد حسنی تیسرا دستہ کل جھلاوان کا ہے۔ یعنی جب بوقت میر نصیر خان کلان واسطے تفریق بارہ ہزار لشکر بادشاہی کے مردمان برا ہوئی کے شمار ہوئی تھی۔ جھلاوان تین دستہ سمجھا گیا تھا۔ زہری ایک دستہ مت ۱۸۰۰۰/// محمد حسنی دوسرا دستہ مت ۱۸۰۰۰/// مینگل تیسرا دستہ مت ۱۸۰۰۰/// یہ قوم خاران اور نوشکی اور سوراب وغیرہ علاقوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ تفصیل پھلی وار اقوام ہذا جو خاص مشکے اور گرد و نواح میں رہتی ہیں۔ خود سردار محمد حسنی نے بموجب ذیل لکھائی ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی یا ٹکہ	نام سردار کری یا مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱	کہلے زئی	شہباز خان	۸	جلیبری میں سکونت رکھتے ہیں اور کل کا سردار شہباز خان ہے
۲	مزار زئی	مزار خان	۵۰	بمقام گدر سکونت رکھتے ہیں۔ زیادہ تر گذارہ زراعت کاری پر ہے۔ زمین خشکابہ بہت ہے اور غیر خشکابہ بھی ہے۔
۳	ہارونی	سلطان محمد	۵۰	بمقام گرگٹ سکونت رکھتے ہیں۔ کالا پانی اور خشکابہ پر گذران کرتے ہیں۔ فرقہ شیخ حسینی و مرڈوان شہی سے سلطان محمد کچھ مالیہ لیتا ہے۔
۴	شیخ حسینی	کرم بخش	۱۰۰۰	بمقام سیاہ کنب رہتے ہیں۔ زیادہ گذارہ مالداری پر ہے۔ ملکیت بھی رکھتے ہیں
۵	مرڈوان شہی	ہنگان	۱۰۰۰	بشرح صدر
۶	شہداد زئی	سردار حاصل خان	۶۰	بمقام گدر گذارہ ملکیت پر و دیگر فرقہ جات سے جن کی تفصیل علیحدہ لکھی جاوے گی۔ مالیہ لیتے ہیں خود سردار خیل کہلاتے ہیں۔
۷	کوراچی	〃	۴۰۰	زیادہ تر گذارہ مالداری پر ہے البتہ زمینداری بھی کرتے ہیں۔ بمقام گدر سکونت رکھتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی یا ٹکہ	نام سرٹکہ دی یا مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۸	سماعلی سردار خیل	کرم خان	۱۰	بمقام میرانی دل سکونت رکھتے ہیں۔ سردار خیل کہلاتے ہیں ملکیت پر گذران کرتے ہیں۔
۹	سماعلی راج	میر یار محمد	۸۰	بمقام مل میں رہتے ہیں۔ ملکیت پر گذارہ کرتے ہیں۔
۱۰	زنگیانی	داودا	۲۰۰	بمقام مشکے گذارہ زیادہ تر مالداری پر ہے۔ مالیہ کسی کو نہیں دیتے
۱۱	شاہی زئی	گراہرام	۱۰۰	بمقام مشکے گذارہ مالدار و زمینداری پر ہے مالیہ کسی کو نہیں دیتے
۱۲	یوسفی	ولی محمد	۱۰۰	بمقام پہلاغ علاقہ گذارہ مالداری پر مالیہ کسی کو نہیں دیتے۔
۱۳	شیروزی	شاہ رساں	۱۰۰	بمقام مشکے گذارہ مالداری پر مالیہ کسی کو نہیں دیتے
۱۴	زیرکانی	عالم خان	۱۰۰۰	بمقام رخشان رہتے ہیں۔ گذارہ مالداری پر مالیہ سردار شہباز خان کو دیتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی یا ٹکڑہ	نام سرٹکری یا مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۱۵	ورک زئی	احمد خان	۱۰۰۰	مقام رخشان زیادہ گذارہ مالداری پر مالیہ سردار شہباز خان کو دیتے ہیں۔
۱۶	ابدوزی	فتح خان	۵۰۰	خاران اور گرم سیل میں رہتے ہیں۔ وہ مالدار ہیں اور سردار کو مالیہ دیتے ہیں جب کہ وہ خشکے کر جاتے ہیں۔
۱۷	یاغی زئی	نوراللہ	۳۰۰	خاران میں رہتے ہیں۔ زیادہ گذارہ مالداری پر ہے مالیہ سردار کو دیتے ہیں۔
۱۸	کھیازئی	کابان	۳۰۰	خاران میں رہتے ہیں۔ زیادہ گذارہ مالداری پر مالیہ سردار کو دیتے ہیں۔
۱۹	منڈاوئی	اذام	۲۰۰	خاران میں رہتے ہیں۔ مالدار ہیں اور سردار کو مالیہ دیتے ہیں۔
۲۰	سماہی زئی	غلام	۳۰۰	بشرح صدر
۲۱	خبرائی	رحمٰن	۲۰۰	رخشان میں رہتے ہیں۔ مالدار ہیں۔ مالیہ دیتے ہیں۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام پھلی مالکہ	نام سرکری یا مقدم	تعداد نفری اسلحہ بند	کیفیت
۲۲	نبگل زئی	فتح محمد	۲۰۰	تنگی میں رہتے ہیں مالدار ہیں مالیہ دیتے ہیں
۲۳	شاہو زئی	مبارک	۴۰۰	رخشان میں رہتے ہیں۔ مالدار ہیں مالیہ دیتے ہیں
۲۴	حسینی	دین محمد	۴۰۰	تنگی میں رہتے ہیں مالدار ہیں مالیہ نہیں دیتے ہیں

محمد حسنی قوم کا سرداران فرقوں میں سے اکثروں کا مالیہ وصول کرتا ہے وہ فرقے جو اضلاع خاندان و نوشکی میں رہتے ہیں۔ سردار کو مالیہ ادا کرتے ہیں۔ ان فرقوں میں سے ایک شادی شدہ شخص کو سالانہ مبلغ پانچ روپیہ نقد یا دو بھیڑ سردار کو ادا کرنا ہوتا ہے اور بوقت ضرورت یہ اقوام ایک مسلح لشکر مہیا کرتے ہیں۔ آمدنی کا بڑا ذریعہ مالداری ہے۔ سردار کے لئے یہ آمدنی ایک معقول رقم ہوتی ہے اور وہ خود بھی ایک بڑا زمیندار ہے اور کچھی میں اس کا ایک گاؤں بھی تھا۔ جو کہ میر خدا داد خان نے ضبط کر لیا تھا۔ اب میر محمود خان موجودہ خان قلات نے ۳۰۰ روپیہ ماہوار کا وظیفہ محمد حسنی سردار کے نام مقرر فرمایا ہے۔

Marfat.com

باب سوم

متضمن خدمات جناب مرحوم کرنیل سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر کے سی ایس آئی ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان۔ ان کا برتاؤ ہمراہ مری و بگٹی کے۔ ان کا مشن بے جانا جانب کلات کے اور فیصل کرنا۔ جملہ تنازعات فیمابین خانصاحب والئے کلات اور سرداران براہوئی کے بلوچستان ایجنسی کا قائم ہونا۔ تمام دیگر حالات جو بعہد صاحب ممدوح وقوع میں آئے تا انتقال صاحب محتشم الیہ جو ۱۸۹۲ء میں بمقام لس بیلہ واقع ہوا۔

سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے جب وہ لفٹیننٹ سنڈیمن تھے۔ شروع ۱۸۶۶ء میں کپتان مینچن صاحب ڈپٹی کمشنر سے ضلع ڈیرہ غازیخان کا چارج لیا۔ اس وقت ضلع مذکورہ کی حالت ابتر تھی۔ اس کی مغربی حدان ایام میں دامن کوہ تک مقرر تھی۔ تمنات بلوچی۔ مثلاً۔ مزاری۔ دریشک۔ گورچانی۔ لنڈ سکنانے بٹی لنڈان۔ لغاری کھوسہ لنڈ سکنانے سوری۔ تکانی اور قیصرانی جو دامان پہاڑ میں رہتے تھے۔ آپس میں نزاع باہم رکھتے تھے اور اقوام مسکونہ اندرون پہاڑ مثلاً بگٹی۔ مری کھیتران اور بزدار کے ساتھ ان کی سخت عداوت تھی۔ اور ان کے درمیان متواتر جنگ ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ تمن گورچانی کی شاخ مردم درکانی اور لاشاری اور تمن لغاری کی شاخ مردم ہدیانی۔ تمنات مری و بگٹی و کھیتران کی پناہ میں جا کر رہتے تھے اور ان کے ہمراہ آکر ضلع ڈیرہ غازی خان کی رعایائے سرکاری پر حملہ کرتے تھے۔ تمنات مری و بگٹی و کھیتران و بزدار کا افسران سرکار بہ طاینہ کے ساتھ کسی قسم کا راہ و رسم و نوشت و خواندہ نہ تھی۔ اور تمنات مری و بگٹی برائے نام خانصاحب والئے کلات کے اولس یعنی رعایا سمجھے جاتے تھے۔ اور اسی وجہ سے صاحب سپرنٹنڈنٹ سندھ فرنٹیئر کے ماتحت تھے۔ باوجودیکہ ہر دو اقوام مذکور گورنمنٹ کلات کے بالکل برخلاف تھیں اور ریاست مذکور کے علاقہ جات کبھی اور خاسان پر حملہ کرتی رہتی تھیں۔ بلکہ وہ علاقہ سندھ پر بھی حملہ آور ہوتی تھیں۔ حکام ضلع ڈیرہ غازی خان کو ان کے ساتھ خط و کتابت

Marfat.com

کرنے کا اختیار تھا۔ مگر تمنات کھیتران اور بزدار خود مختار تصور کئے جاتے تھے۔ تمن بگٹی کے فرقہ جات مسوری اور شمبانی متصل حدود ضلع ڈیرہ غازی خان مقام شم وغیرہ میں سکونت پذیر تھے۔ اور انکی آمد و رفت ضلع مذکور میں اور حکام ضلع سے خط و کتابت کسی قدر تھی۔ بلکہ ان کے چند آدمی بزمرہ سواران فرنٹیئر ملیشیا میں ملازم تھے اور ساتھ ہی گو کہ سرکار کی طرف سے ان کو تنخواہ ملتی تھی۔ مگر باطناً وہ اپنی قوم کے لوگوں سے رازداری رکھتے تھے۔ اور علاقہ سرکاری میں واردات کرنے کے واسطے ان کو امداد دیتے تھے اکثر یوں ہوتا تھا کہ جب واردات کا وقوع ہو جاتا اور ملزمان مال مغروقہ اپنے علاقہ میں لے جاتے۔ تب بلوچان د ملازم ملیشیا اپنے افسران فوجی کو وقوع واردات کی رپورٹ کرتے۔ جس پہ فوراً سارقان کا تعاقب کیا جاتا۔ مگر تعاقب کنندگان ناکام واپس آتے۔ اور اطلاع دیتے کہ ملزمان سرخ لکیر سرحد کے پار چلے گئے تھے۔ اور پہاڑ کے اندر داخل ہو گئے تھے۔ مجبوراً مثل مقدمہ بغیر مزید تحقیقات کے داخل دفتر کی جاتی۔ لیفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے جو معاملات و تنازعات سرحدی میں قدرتاً عجیب مادہ رکھتے تھے۔ فوراً معلوم کر گئے کہ اصلیت کیا ہے پہلے تو انہوں نے اپنے گھر کا انتظام درست کرنا شروع کیا۔ یعنی تمنات بلوچیہ باشندگان ضلع ڈیرہ غازی خان کو ترتیب اور ٹھیک کرنے لگے۔ اور مسٹر بروس صاحب کو راجن پور سب ڈویژن میں تعینات کیا۔ ان کو صاحب ممدوح ہوشیار اور ہونہار سمجھتے تھے یہ صاحب بعد میں بہ صلہ خدمات سی آئی ای بنائے گئے۔ اور عہدہ کمشنر و سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ جات پہ مشرقی ہوئے تھے۔ جناب سنڈیمن صاحب پھر سردار امام بخش خان مزاری پہ نظر عنات اور مہربانی فرمانے لگے۔ یہ سردار اب بوجہ حسن خدمات کے نواب اور کے سی آئی ای کے خطاب سے ملقب ہے اور اپنے تمن کی فوقیت اور اپنی ذاتی لیاقت اور قابلیت کے باعث سے ضلع ڈیرہ غازی خان کے سرداران بلوچیہ میں اول نمبر شمار کیا جاتا ہے۔ بوقت تشریف آوری جناب سنڈیمن صاحب کے اس سردار کی حالت ایسی اچھی نہ تھی۔ ازاں بعد صاحب ممدوح نے غلام حیدر خان گورچانی کو اس کے تمن کا سردار مقرر فرمایا۔ یہ سردار بنظر حیثیت تمن اور کارگذاری کے سردار امام بخش خان سے دوسرے درجہ پہ تھا۔ مگر بایام تشریف آوری صاحب محتشم الیہ خستہ حالت میں تھا۔ اور اپنے تمن کو چھوڑ کر اپنے علاقہ سے باہر ملازمت جمعداری پہ گذارہ کر رہا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غلام حیدر خان نے اپنے پراگندہ تمن کو اپنے علاقہ میں آباد کیا۔ اور نیز مردم درکانی اور لاشاری کو اندرون پہاڑ سے واپس بلوا کر اپنے ملک میں سکونت

Marfat.com

کرایا اور ان کو ابتدائی نالہ جات میں امداد دی اور ایسے دیگر وسائل سے اس نے اپنے تمن کو مضبوط کیا۔ اسی طرح لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے بٹی لنڈان کے سردار کی لیاقت کو بڑھایا۔ یہ تمن قریباً نیست و نابود ہو چلا تھا۔ اور اس میں کسی قسم کی طاقت اسلحہ وغیرہ نہ رہی تھی۔ مردم مری و بگٹی و کھیتران علاقہ جات مزاری و دریشک و گورچانی و بٹی لنڈان میں دھاوے اور چوری کیا کرتے تھے۔ پس لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے پہلے حکام صوبہ سندھ کے ساتھ اس بارہ میں خط و کتابت کی۔ کیونکہ اقوام مذکورہ یعنی مری بگٹی و کھیتران ان ایام میں زیر تحت حکام سندھ کے شمار کی جاتی تھیں اور ان سے درخواست کی کہ ان قوموں کو علاقہ ڈیرہ غازی خان میں حملہ آور ہونے اور سرقت کرنے سے روکا جاوے۔ مگر حکام سندھ نے جواب دیا کہ وہ ان کو نہیں روک سکتے تھے۔ اس لئے لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے مقدمان مردم مسوری اور شمبانی کو بذریعہ ان کے قومی سرداران کے جو فرنٹیئر ملیشیا میں ملازم تھے واسطے انتظام امن سرحد کے طلب فرمایا۔ مقدمان مذکور حاضر آئے مگر انہوں نے لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب کے حکم کی تکمیل سے انکار کیا اور تجویز صاحب ممدوح کو نامنظور کیا۔ پس جناب سنڈیمن صاحب نے ان کو رخصت کر دیا۔ اور ان کو ان کے گھروں میں سلامت پہنچا دیا۔ ان مقدمان میں ایک مشہور ڈاکو مسمی غلام حسین مسوری بھی شامل تھا۔ اور صاحب ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے سردار اس ڈاکو کو جتلایا تھا۔ کہ اگر اس نے پھر ضلع ڈیرہ غازی خان کی حد میں قدم رکھا تو وہ اپنے وطن کو زندہ واپس نہ جاوے گا۔ تخمینہ نقصان سالانہ جو مردم مری و بگٹی و کھیتران ضلع ڈیرہ غازیخان میں کیا کرتے تھے کم از کم پچیس ہزار روپیہ کا مال اور پچیس خون تھا۔ ۱۸۶۷ء میں غلام حسین مذکور نے بہ سرکردگی ڈیڑھ ہزار مری و بگٹی و کھیتران کے حد ضلع ڈیرہ غازی خان میں داخل ہو کر ہڑند پر حملہ کیا۔ اس نے چند نفر مردم گورچانی مار ڈالے اور چند صد مال گاوی وغیرہ سرقت کر کے اندرون پہاڑ واپس جا رہا تھا جب کہ مردم گورچانی اور لنڈ نے بہ سرکردگی اپنے اپنے سرداران یعنی غلام حیدر خان اور مزار خان کے اور تیس سوار ان قلعہ ہڑند نے زیر کمان امام خان افسر خود کے اس کا تعاقب کیا اور درہ چاچڑ میں ان کو جا ملے۔ ہر دو فریق میں لڑائی شروع ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ غلام حسین معہ ما عدا ۱۲ نفر ہمراہیان خود مارا گیا اور دو صد نفر مری و بگٹی اور کھیتران گرفتار کئے گئے۔ یہ قیدیان لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب کی خدمت میں لائے گئے اور صاحب ممدوح کی مشیت گوئی اور استقلال طبع نے اقوام مذکورہ

Marfat.com

دور دور تک شہرت پائی۔ بلوچ قیدی بحکم جناب سنڈیمن صاحب حوالات میں ڈالے گئے اور سرداران مری و بگٹی و کھیتران کو لکھا گیا کہ اگر وہ ان کو رہا کرانا چاہتے ہیں تو بخدمت صاحب ممدوح اصالتاً حاضر آویں۔ سرداران مذکورنے پیشتر کسی انگریز افسر کا سلام نہ کیا تھا۔ وے خوف کھاتے تھے کہ مبادا ان کو گرفتار کرکے نظربند رکھا جاوے گا۔ کیونکہ ان کے سابقہ حکام نے ان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا تھا۔ مثلاً خانصاحب والئے قلات ان کو چند مرتبہ قید میں رکھ چکے تھے اور ابھی تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ سردار محمد سعید خان درانی نے جو امیر صاحب افغانستان کی طرف سے سبی اور زورستان علاقہ ہرنائی و دیگر اضلاع ملحقہ کا تمام ہے، کا حاکم تھا۔ مردم ٹھینگیانی مری کے مقدمان کو واسطے فیصلہ حد بیاری ضلع سبی اور زورستان کے طلب کیا تھا۔ اور سانگھان میں ان کے پہنچنے پر ان کو پھانسی دے کر مروا ڈالا تھا۔ مگر سرداران مذکورہ کو اس امر کا کامل یقین تھا کہ لفٹننٹ سنڈیمن صاحب نے تھوڑا عرصہ ہوا مقدمان مسوری اور شمبانی کو برائے فیصلہ چند مقدمات بلوایا تھا۔ اور باوجودیکہ وہ لوگ شرائط صاحب ممدوح پر رضامند نہ ہوتے تھے۔ تاہم صاحب محتشم الیہ نے ان کی خاطرداری کرکے ان کو اپنے سوار ان ہمراہ دے کر ان کے گھروں تک صحیح اور سلامت پہنچا دیا تھا۔ اس لئے صاحب بہادر کی نیک نیتی پہ پورا اعتماد کرکے سرداران نے تعمیل حکم صاحب ممدوح میں تامل نہ کیا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے نام بموجب ذیل ہیں۔

(۱) سردار گزین خان مری (۲) سردار غلام مرتضیٰ خان بگٹی (۳) سردار بائیگل خان و سید خان کھیتران معہ مقدمان تمنات ہائے خود لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے ان سرداران سے مقام راجن پور میں جو ضلع ڈیرہ غازی خان کا حصہ ہے۔ ملاقات کی اور بعد بحث کے سرداران مذکور نے عہد کیا کہ وے آئندہ حدود ضلع ڈیرہ غازی خان کے اندر بدی بدکاری یعنی واردات سرقت وغیرہ نہ کریں گے۔ مزید برآں سرداران مذکورنے وعدہ کیا کہ وہ جملہ راستوں کی جو ضلع ڈیرہ غازی خان سے ان کے پہاڑوں کے اندر جاتے تھے۔ حفاظت کریں گے۔ جس کے عوض میں صاحب موصوف نے ہر واحد سردار کو ایک جمعدار اور دس سواروں کی تنخواہ دینا کیا۔ بلوچ ملزمان جو زیر حراست تھے۔ سرداران کے سپرد کئے گئے۔ اور یہ بھی قرار پایا کہ سواران مری اور بگٹی بمقام ماجن پور تعینات رہیں اور کھیتران کے سواران ڈیرہ غازیخان میں حاضر رہیں۔ اور یہ لوگ اپنے اپنے سرداران کے پاس مراسلہ جات سرکاری لیجانے اور انکے جواب لانے میں مدد دیا کریں۔ جب لیفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے یہ انتظام کیا کہ اس کی رپورٹ مفصل بخدمت جناب سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا ارسال کی گئی اور پیشگاہ صاحب ممدوح سے شکریہ خدمات کا ان کو بھیجا گیا۔ اب اقوام مری و بگٹی و کھیتران مسکونہ اندرون پہاڑ علاقہ سرکار

Marfat.com

برطانیہ میں بے کھٹکے آمد و رفت کرنے لگے۔ اور سرحد پر امن قائم ہو چلا مردم بلوچ ساکنان اندرون پہاڑ اور بلوچان مسکونہ میدان ہا کے فیما بین مقدمات اور تنازعات واقع ہوا کرتے تھے اور نیز سرقہ کی واردات ہوتی رہتی تھیں۔ ایسے مقدمات کو سہولیت سے فیصلہ کرنے کی غرض سے جناب سنڈیمن صاحب پہلے انگریز افسر تھے۔ جنہوں نے سرداران بلوچیہ کا جرگہ یعنی پنچایت مقرر فرمایا تاکہ وہ لوگ اپنی اقوام کے مقدمات اپنے ملک کے رواج کے موافق فیصلہ کریں۔ اس تجویز کو جملہ اقوام بلوچی نے بالاتفاق پسند اور منظور کیا۔ اور اس کے موافق کاربند ہونے لگے۔ پیشتر ازیں ضلع ڈیرہ غازی خان میں انعقاد جرگہ کا کوئی دستور نہ تھا۔ اور نہ لوگ جانتے تھے کہ جرگہ کس کو کہتے ہیں۔ بلکہ لفظ جرگہ کا انہوں نے کبھی سنا بھی نہ تھا۔ غالباً پشاور کی طرف یہ کارروائی عرصہ سے زیر عمل تھی مگر بلوچستان میں اس کے موجد جناب سنڈیمن صاحب تھے۔ اور اس سے انتظام ملک میں بہت امداد حاصل ہوئی۔ اقوام بلوچیہ اور دیگر فرقہ جات سرحدی اس جرگہ کو لوکل سلف گورنمنٹ کی نظر سے مشاہدہ کرنے لگے۔ کیونکہ یہ امر قدرتی ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے ملک اور قوم کے راہ و رسم اور رواج کو پسند کرتا ہے۔ جب لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے اقوام بلوچیہ مسکونہ اندرون پہاڑ سے عہد اور اقرار لیا تب صاحب ممدوح نے اپنے اختیارات کو فرنٹیئر کے پار وسعت دینا شروع کیا۔ پہلے انہوں نے پہاڑ وراگل ماڑی پر اپنا ہیڈ کوارٹر موسم گرما قائم کیا۔ یہ ایک سرد پہاڑ ہے اور علاقہ سردار گورچانی کے اندر واقعہ ہے۔ صاحب اسسٹنٹ کمشنر سب ڈویژن راجن پور کو انہوں نے حکم دیا کہ موسم گرما میں پہاڑ مذکور پر جا کر رہا کریں اور اقوام مری اور بگٹی کے حال چال کی نگرانی کیا کریں۔ لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے اپنی رہائش تابستان کے واسطے ایک اور پہاڑ منتخب کیا۔ جو سخی سرور اور بارکھان کے درمیان واقعہ ہے۔ اس جگہ سے صاحب موصوف مردم کھیتران اور بزدار اور نیز اقوام مری و بگٹی کی نگرانی فرما سکتے تھے۔ جناب سنڈیمن صاحب نے اس پہاڑ کو نیل مزد صاحب کمشنر سپرنٹنڈنٹ ڈیرہ جات کے نام سے منسوب کر کے اس کا نام فورٹ منرو رکھا۔ ان ایام میں فیما بین مردم مری فریق نمبر ۱ اور مردمان مزاری و دریشک فریق نمبر ۲ پرانی اور سخت عداوت تھی اور بنیاد دشمنی کی یہ تھی کہ جب سلطنت برطانیہ ملک پنجاب پر حکمرانی کرنے لگی۔ ان دونوں میں مردم مری نے سردار بجار خان تمندار و دریشک کو بمعہ چند نفر متعلقان تمن دریشک کے قتل کیا تھا۔ اس عناد دیرینہ کو رفع کرنے اور علاقہ مری میں آمد و رفت کھولنے کی غرض سے لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے ایک ایسی تجویز نکالی جس سے اس کو پوری

Marfat.com

کامیابی حاصل ہوئی۔ انہوں نے سردار گزین خان مری کو اس امر پہ مائل کیا کہ وہ ایک برادرنامی سردار امام بخش خان تمندار مزاری سے اور ثانی تمندار دریشک سے شادی کر دیوے۔ اس رشتہ داری کے ہو جانے سے بہ تمنات آپس میں ایک دوسرے کے دوست بن گئے اور تمام طوارق اندرون پہاڑ ہری آمدورفت مسافران کے واسطے کشادہ ہو گئے۔ اس کے بعد لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے مری بگٹی اور کھیتران کے پہاڑی علاقہ جات میں دورہ کرنا شروع کیا۔ ان کا پہلا دورہ ۱۸۶۸ء میں ہوا تھا۔ ہڑند دورہ چاچڑ سے صاحب موصوف پہاڑ میں داخل ہوئے اور انہوں نے بذات خود بارکھان وکاہان وڈیرہ بیرک کا جو کھیتران مری و بگٹی سرداران کے ہیڈ کوارٹر تھے ملاحظہ فرمایا ڈیرہ بیرک سے وہ روجھان علاقہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں واپس گئے اس دورہ میں لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب کے ہمراہ کوئی ملٹری اسکوارڈ نہ تھا۔ انکی اردلی میں بلوچی سرداران ضلع ڈیرہ غازی خان اور پہاڑی سرداران مری و بگٹی و کھیتران تھے اور پہاڑی سرداران نے خود بخود بڑے شوق سے صاحب ممدوح کے ہمرکاب جاکر ان کو اپنے علاقہ جات کا ملاحظہ کرایا۔ اس دورہ میں بیس روز صرف ہوئے تھے۔ سامان خوراکی وغیرہ مطلوبہ صاحب بہادر شتران سواری پر ہمراہ تھا۔ اور خیمہ جات کی ضرورت نہ ہونے سے کوئی شتران باربرداری دورہ مذکور میں ہمراہ نہ تھے ماجرائے ذیل اس موقعہ پہ قابل اندراج ہے۔ ایک روز اثنار دورہ میں بعد حاضری کے سامان اور خانساماں کو ایک راستہ سے منزل آئندہ کو روانہ کیا گیا اور لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب بہ ہمراہیت سرداران بلوچیہ دوسرے راستہ سے مقام مذکور کی طرف روانہ ہوئے۔ منزل پہ پہنچ کر معلوم ہوا کہ خانساماں ابتک وہاں نہیں آیا تھا۔ اور غالباً راستہ بھول گیا تھا۔ نظر برآں سرداران بلوچیہ نے سجی رد بنے کا گوشت سالم ران آگ پہ پکایا جاتا ہے۔ اس کو بلوچ لوگ سجی کہتے ہیں) تیار کر کے سنڈیمن صاحب کو مہمانی دیا اور بجائے بستر کے خشک گھاس پہ انہوں نے رات کو استراحت فرمایا۔ لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب اس عرصے میں بلوچ لوگوں سے ایسے مل جل گئے کہ وہ سواری اور اجلاس میں کبھی اکیلے نہیں ہوتے تھے۔ ہمیشہ ایک بڑی تعداد بلوچوں کی ان کے ساتھ رہتی تھی۔ اور وے لوگ ان کے روبرو بے تکلفانہ بات چیت کرتے رہتے تھے۔ یہ امر محض لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب کی صاف دلی اور لوگوں پر توجہ اور مہربانی کی وجہ سے تھا۔ کہ صاحب ممدوح ڈیرہ غازی خان میں تشریف لانے کے تین سال بعد بدوں کسی خوف وخطر کے پہاڑوں میں پہاڑی قوموں کے ساتھ دورہ کر رہے تھے۔ اور وہ پہاڑ ایسے

Marfat.com

تھے جو صدیوں سے باغستان تھے۔ اور جہاں نیٹو لوگ بھی اپنی جان ہاتھ پر رکھ کر سفر کرتے تھے۔ اس طریق سے ضلع ڈیرہ غازی خان تمنات مری اور بگٹی کی بدی بد کاری سے محفوظ کیا گیا۔ مگر ان لوگوں کی لوٹ مار ملاقہ جات سندھ اور کچھی میں بدستور جاری رہی۔ اس وقت حکام سندھ نے یہ سوال اٹھایا کہ چونکہ مردم مری اور بگٹی سرحد سندھ پر حکام سندھ پر کے دشمن تصور کئے جاتے تھے۔ پس سرحد ڈیرہ غازی خان پر افسران پنجاب ان کو کیونکر دوست قرار دے سکتے تھے۔ لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے جواب دیا کہ اگر حکام سندھ مردم مری اور بگٹی سے ایسا سلوک کریں۔ جیسا کہ افسران پنجاب ضلع ڈیرہ غازی خان ان سے کرتے تھے تو وہ قومیں سرحد سندھ کو واردات سے بچانے کے لئے یقیناً ذمہ داری لے لیں گے۔ حکام سندھ نے اس کے جواب میں تحریر کیا کہ تاوقتیکہ سرداران مری اور بگٹی اصالتاً حاضر ہو کر صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ جیکب آباد کا سلام نہ کریں۔ اور مال مسروقہ اور جیکب آباد کا سلام نہ کریں۔ اور مال مسروقہ اور جانوران جو انہوں نے تھوڑا عرصہ ہوا علاقہ سندھ سے چوری کئے تھے واپس نہ کریں اور اپنے گذشتہ جرائم کی معافی نہ مانگیں۔ تب تک ہم کو مصالحت کرنا مناسب نظر نہیں آتا۔ نظر برآں بہ تعمیل ارشاد گورنمنٹ آف انڈیا کے لفٹیننٹ سنڈیمن صاحب نے جواب عہدہ کپتان پر مشرتی ہو گئے تھے۔ بہاڑ میں داخل ہو کر سرداران مری و بگٹی کو اپنے ہمراہ لیا۔ اور ان کو کرنیل فیئر صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ سرحد سندھ کی خدمت میں بمقام جیکب آباد لے گئے۔ اور از راہ ترغیب و تحریص ان سے مال مغروقہ واپس دلایا۔ اور ان سے عہد کرایا کہ وہ لوگ آئندہ علاقہ سندھ میں واردات نہ کریں گے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سرحد سندھ میں اب امن قائم ہو چلا اور مردمان مری اور بگٹی کو علاقہ جات سرکاری میں آمد و رفت کرنے کی اجازت مل گئی ۱۸۷۲ء میں بمقام کوٹ مٹھن علاقہ ڈیرہ غازی خان ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جناب مستطاب سر ہنری ڈیورنس صاحب لفٹیننٹ گورنر پنجاب اور سر ولیم میر پوید صاحب کمشنر سندھ شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر حکام سندھ نے ایک اور اعتراض اٹھایا کہ تمنات مری اور بگٹی کا چونکہ دو مختلف صوبہ جات سے راہ راست تعلق تھا۔ یہ امر خلاف پولیٹکل پالیسی گورنمنٹ کے تھا بلکہ موجب نقصان کا تھا مزید برآں انہوں نے وجوہات دیں۔ کہ علاقہ سندھ اور کچھی بہ نسبت پنجاب کے مردم مری اور بگٹی کے پہاڑوں کے ساتھ پہلو بہ پہلو اور نزدیک تر واقعہ تھے۔ نیز یہ کہ تمنات مری اور بگٹی رعایائے ریاست کلات رہ چکے تھے۔ اور ریاست مذکور زیر اہتمام حکام سندھ کے تھی۔ پس انہوں نے یہ قرار دیا کہ کپتان سنڈیمن صاحب کا ان اقوام سے بالا بالا حفظ و کتابت

Marfat.com

کرنا اور راہ و رسم پیدا کرنا ناواجب اور غیر مناسب تھا۔ کپتان سنڈیمن صاحب نے یہ نظر دوراندیشی اپنے پولٹیکل مدعا اور فائدہ کے اس بات کو منظور کر لیا۔ کہ درباب تعلقات پہاڑی فرقہ جات مذکور کے وہ صاحب پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ سرحد سندھ معینہ جیکب آباد کے ماتحت سمجھے جاویں اس صورت میں ان کو بعد ازیں علاوہ منصبی عام عہدہ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان کے جیکب آباد میں جانے اور کرنیل فیئر صاحب کو مدد دینے کی بہت دفعہ ضرورت پڑی اور کرنیل صاحب موصوف اب اکثر امور میں کپتان سنڈیمن صاحب سے اتفاق رائے کرنے لگے ۱۸۷۲ء میں جب کرنیل فیئر صاحب نے چھ ماہ کی رخصت پر جانے کا ارادہ کیا۔ انہوں نے رپورٹ کی کہ کپتان سنڈیمن صاحب ان کی جگہ قائمقام مقرر کئے جاویں۔ سر ولیم میر لوپدر صاحب نے ان ایام میں شاہ غاسی ولی محمد وزیر ریاست کلات اور سرداران براہوئی کو بغرض فیصلہ ان کے باہمی تنازعات کے بلایا تھا۔ اور اس عرصہ میں کپتان سنڈیمن صاحب کو اصلیت تنازعات مابین خانصاحب والئے کلات اور سرداران براہوی کے بذریعہ مردمان مری کے پوری ماہیت حاصل ہو گئی تھی۔ کیونکہ تمن مری کا علاقہ صرف کچھی تک نہیں بلکہ حدود خراسان تک پہنچتا تھا۔ اور اس لئے ان کو جملہ تکرار ہا مردم براہوئی اور ریاست کلات سے مکمل آگاہی رہتی تھی مزید برآں باغی براہوی لوگ پہاڑ مردم مری میں پناہ گزین تھے۔ اور مریوں کو ساتھ لے جا کر کچھی وغیرہ اضلاع ریاست میں لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ بہ تعمیل حکم مجریہ گورنمنٹ پنجاب اور حسب الطلب کرنیل فیئر صاحب کے کپتان سنڈیمن صاحب بمقدمہ صدر ولیم میر لوپدر صاحب کو مشورت دینے کے واسطے جیکب آباد تشریف لے گئے۔ کپتان سنڈیمن صاحب کی یہ رائے تھی اور کرنیل فیئر صاحب کا ان سے اتفاق تھا کہ برٹش گورنمنٹ والئے کلات اور سرداران براہوی کے درمیان ثالثی کرے اور ان کے تنازعات کو فیصلہ کر کے ان کے اپنے اپنے حقوق کو جو نصیر خان کلان وخورد کے وقت سے بلحاظ قدیمی رواج و رسم کے ان کو حاصل تھے۔ بحال کریں ایسا کرنے سے ان کے باہمی تنازعات اور بدی بدکاری مسدود ہو جائے گی۔ ریاست کلات میں امن اور آرام قائم ہو جاوے گا۔ اور قافلہ جات کی آمد و رفت کھل جاوے گی۔

مگر سر ولیم میر لوپدر نے اس مشورہ کی قدر نہ کی اور دربار عام میں اعلان کیا کہ گورنمنٹ پنجاب نے محض ایک لڑکے کو ان کے پاس مشورہ دینے کے واسطے بھیجا تھا۔ لیکن ان کو اس کے مشورے کی ضرورت

Marfat.com

نہ تھی۔ سر ولیم میریویدر نے کپتان سنڈیمن صاحب کو حکم دیا کہ اپنے ضلع کو واپس چلے جاؤ اور چوبیس گھنٹے کے اندر جیکب آباد سے کوچ کرو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بلحاظ عمر اور عہدہ کے بمقابلہ سر ولیم میریویدر کے کپتان سنڈیمن صاحب ایک لڑکا تھا۔ مگر بقول شیخ سعدی شیرازی بزرگی بہ عقل است نہ بسال کپتان سنڈیمن صاحب کو معاملات سرحدی میں بہت ہی ادراک تھا۔ اور کوئی دیگر عہدہ داران کے برابر واقفیت نہ رکھتا تھا۔ چونکہ سر ولیم میریویدر صاحب ریاست قلات کے انچارج تھے۔ اس لئے بہ تعمیل حکم ان کو اپنے ضلع میں واپس چلے جانے کے سوائے کوئی چارہ اور نہ تھا۔ کپتان سنڈیمن صاحب سے جو سلوک سر ولیم میریویدر صاحب نے کیا۔ اس سے سردار امام بخش خان مزاری و دیگر سرداران بلوچیہ و عہدہ داران کو جان کے ہمرکاب تھے بہت رنج ہوا مگر کپتان سنڈیمن صاحب نے اس کی مطلق پرواہ نہ کی۔ بلکہ یہ فرمایا کہ آخر کار راستی غالب آوے گی۔ اور ایک دن معاملات سرحدی ان کو سپرد کئے جاویں گے۔ کرنیل فیئر صاحب نے جو جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ کپتان سنڈیمن صاحب سے اتفاق رائے رکھتے تھے۔ یہ دیکھ کر کہ سر ولیم میریویدر صاحب نے عہدہ دار پنجاب کی رائے پر کم توجہی کی ہے اپنے عہدہ پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ سرحد سندھ سے استعفا دیدیا۔ سر ولیم میریویدر نے چونکہ خانصاحب والئے قلات اور سرداران براہوئی کے تنازعات فیصلہ کرنے کی کوشش بلیغ کی۔ مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بغاوت اور شر و فساد کی آگ تمام بلوچستان میں بھڑک اٹھی کپتان ہیرلین صاحب برٹش ایجنٹ متعینہ قلات جیکب آباد میں واپس بلائے گئے۔ اور شاہ غاسی ولی محمد وزیر ریاست قلات کو جس نے فیصلہ نامہ سر ولیم میریویدر صاحب پر مخالف خانصاحب والئے قلات دستخط کیا تھا۔ عہدہ وزارت ترک کر کے جیکب آباد میں پناہ گزین ہونا پڑا اور سرداران براہوئی۔ مری وغیرہ پہاڑوں میں چلے گئے۔ اور وہاں سے علاقہ ریاست پر واردات لوٹ مار کرنے لگے۔ صاحب بہادر کمشنر سندھ نے جب دیکھا کہ ان کی پالیسی باوجود کوشش بلیغ کے کارگر نہیں ہوئی اور بلوچستان میں امن قائم کرنے کا کوئی دیگر ذریعہ نہیں رہا۔ انہوں نے گورنمنٹ آف انڈیا کو درخواست کی کہ فوجی امداد ان کو دی جاوے تاکہ وہ ملک بلوچستان پر چڑھائی کرے اور بزور شمشیر وہاں امن قائم کرے۔ فوج کے ذریعے چڑھائی کرنے میں جو جو تکالیف اور اخراجات ہوا کرتے ہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے دو سال تک ان کی درخواست کا کوئی مفتح جواب نہ دیا۔ اور معاملہ ہذا کو زیر تجویز رکھا۔ اس عرصہ میں رعایائے بلوچستان نے علاقہ سرکار میں آمد و رفت بند کر دی اور برٹش رعایا کو علاقہ ریاست میں جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔

Marfat.com

اس واقعہ سے پہلے کی نسبت ان دو سالوں میں بلوچستان کی حالت بدتر ہو گئی۔ اور مردم مری نے درہ بولان میں ایک بڑا قافلہ جو قندھار سے آرہا تھا۔ حملہ کر کے لوٹ لیا۔ اور امیر صاحب افغانستان نے اس کے بارے میں سرکار برطانیہ کو تحریر فرمایا اور ان کے انتظام پولٹیکل کے کمزور ہونے کا شاکی ہوا۔ چونکہ کپتان سنڈیمن صاحب کو شروع سے ہمیشہ یہ شوق تھا کہ اس سرحد کا انتظام ان کے سپرد ہو دے۔ اس لئے انہوں نے بذریعہ مری جاسوسوں کے تمام حالات ریاست قلات حاصل کرنے کی کوشش کی اور ایک مرتبہ جیکب آباد میں جب انہوں نے سردار نجیار خان نواب سیوی سے ملاقات کی تھی۔ سردار مذکور اور نیز سردار امام بخش خان مزاری حالات بلوچستان معلوم کرنے کا ذریعہ بن گئے تھے کپتان سنڈیمن صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اب ہم کوئٹہ اور قلات کی طرف جاویں گے اور برٹش ایجنسی وہاں قائم کریں گے۔ اس وقت ظاہراً یہ امر ایک خام خیال معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ یہ نہایت نازک اور مشکل کام تھا۔ مگر شیخ سعدی نے فرمایا ہے۔

مشکلے نیست کہ آساں نشود
مرد باید کہ ہراساں نشود

کپتان سنڈیمن صاحب پُر حوصلہ اور مستقل مجاز تھے۔ اور چاہے کتنی مشکلات پیش آویں وہ ناامید اور بے دل نہ ہوتے تھے۔ اور یہ محض ان کے استقلال کی وجہ تھی۔ کہ وہ آخر کار اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے۔

گورنمنٹ آف انڈیا کو اس وقت بلوچستان کے معاملات فیصلہ کرنے کا بہت فکر تھا اور اخراجات اور مشکلات کا سوال تو درکنار رہا۔ گورنمنٹ ملحاظ نازک تعلقات ہمراہ امیر افغانستان کے قلات پر فوج بھیجنا بالکل ناپسند کرتی تھی۔ فوج کے بھیجنے میں اس امر کا خوف تھا کہ امیر شیر علی خان گورنمنٹ آف انڈیا سے بے اعتبار ہو جائے گا۔ اور رعایا بلوچستان اپنی جان بچانے کے واسطے علاقہ افغانستان میں بھاگ جاوے گی۔ پس اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر گورنمنٹ آف انڈیا نے کپتان سنڈیمن صاحب کو جو معاملات بلوچستان سے بڑی واقفیت رکھتے تھے، شملہ میں بلایا۔

کپتان سنڈیمن صاحب اس وقت پنجاب فرنٹیئر کے انچارج تھے اور اچھی خدمات کے واسطے ان کو سی ایس آئی کا تمغہ دیا گیا تھا۔ بعد بحث کے صاحب گورنر جنرل ان کو تسلی نے بتاریخ ۱۰ اکتوبر ۱۸۷۵ء

Marfat.com

ایک ریزولیوشن حسب ذیل پاس فرمایا کہ کپتان سنڈیمن صاحب براہ پہاڑ مری قلات کو جاویں۔ اور بعد دریافت کے گورنمنٹ آف انڈیا کو رپورٹ کریں۔ کہ کس طریق سے خان قلات اور سرداران براہوئی کے درمیان صلاحیت ہو سکتی ہے اور کیونکر درہ بولان اور راستہ تھل چوٹالی آمد و رفت سوداگران کے واسطے کشادہ رہ سکتے ہیں۔ چونکہ بلوچستان کا پولٹیکل چارج سر ولیم میر یویدر صاحب کے سپرد تھا۔ اس لئے کپتان سنڈیمن صاحب بہ ایام سپیشل ڈیوٹی ہذا کے کمشنر صاحب صوبہ سندھ کے زیر دست تعینات کئے گئے کپتان سنڈیمن صاحب پہلی مشن پر بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۸۷۵ء روانہ ہوئے اور براہ ہڑندرہ چاچڑ سے پہاڑ میں داخل ہوئے۔ ان کا اسکوارڈ حسب ذیل تھا

سواران چہارم پنجاب کیولری زیر کمان کپتان ویلی صاحب جو بعد میں میجر جنرل ویلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان ہوئے ہیں۔ پلٹن زیر کمان ایک نیٹو افسر لغ ۹ ڈاکٹر ٹامشن صاحب سرجن سرداران بلوچی ضلع ڈیرہ غازیخان اور پہاڑ بموجب ذیل صاحب ممدوح کے ہمرکاب تھے۔

سردار امام بخش خان مزاری معہ دو صد سوار۔ سردار جمال خان لغاری معہ دو صد سوار لغ ۹ پیادہ سردار غلام حیدر خان گورچانی معہ ساٹھ سواروں للغ ۴ پیادہ سردار غلام حیدر خان لنڈ معہ مانہ ۱۱۰ سوار مع ۷۰ پیادہ سردار سکندر خان کھوسہ معہ ۷۰ سوار و لغ ۹ پیادہ۔ سردار مزار خان لنڈ معہ ۲۰ سوار میزان معما ۷۵۰ سوار سانہ ۳۳ پیادے۔ سرداران پہاڑی سردار مہر اللہ خان مری مان ۱۸۰ سوار سردار غلام مرتضیٰ خان بگٹی ۷۲ سوار سردار بلوچ خان کھیتران ۶۰ سوار۔ سردار قادر بخش کھیتران للو للغ ۴۴ سوار۔ کل میزان الملے ۱۱۰۶ سوار و سانہ ۳۳ پیادہ۔ عملہ دفتر حسب ذیل ہمراہ صاحب موصوف تھا۔ منشی ہتو رام سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان جواب رائے بہادر ہتو رام سی آئی ای پنشن خوار ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان میں۔

(۲) دیوان گنپت رائے کلرک محکمہ ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف جواب دیوان گنپت رائے سی آئی ای ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انچارج ضلع سبی ہیں۔

ملازمان نجی کے میاں (اب خان صاحب) احمد بخش خانسامان جو مسٹر بخش کے نام سے مشہور ہے۔ اور جو ہندوستان بھر میں انتظام و بندوبست کھانا کے واسطے شہرت رکھتا ہے۔ صاحب ممدوح کے ساتھ تھا۔ اور صاحب بہادر کی وفات تک ان کی خدمات میں رہا۔ مصنف کتاب ہذا نے اس مشن کے متعلق

Marfat.com

ایک ڈائری رکھی تھی اور اس کو واسطے ملاحظہ کے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوگا اس وقت ملک کی کیسی حالت تھی مشن کو کیونکر کامیابی حاصل ہوئی۔ کیونکر تنازعات فیابین خانصاحب والئے قلات و سرداران براہوئی فیصلہ ہوئے۔ اور درہ بولان کس طرح کشادہ کیا گیا۔ اور ملک میں کیسے امن قائم ہوا؟

یادداشت ڈائری دورہ کوہستان از ابتداء

تاریخ	نام مقام	تعداد یوم	تعداد فاصلہ	کیفیت
۱۹۔ نومبر	ڈیرہ غازیخان کوٹ چھٹہ	۱	۱۵ میل	سڑک ضلع پر ایک ڈاک بنگلہ ہے۔
۲۰۔ نومبر	گنیہڑ	۱	۲۵ //	حاضری چوٹی۔ شام کو گنیہڑ شب باش مہنے جہاں ملٹری پوسٹ سرحد ضلع ڈیرہ غازیخان کا تھا۔

۲۱۔ نومبر۔ ہڑند۔ ۱۔ ۱۵ میل۔ ایک پرانا قلعہ جہاں عملداری سکھاں میں واسطے انتظام سرحد کے بڑی فوج رہتی تھی۔ اب بھی ملٹری پوسٹ وہاں ہے۔

۲۲۔ نومبر درکھوخ ۱۔ ۱۰ میل۔ ہڑند سے روانہ ہوکر تھل و زیر پر آئے۔ براہ پھیتوخ داخل درہ چاچڑ ہوئے۔ درکھوخ تھل اور چاچڑ میں ایک چشمہ پانی کا ہے۔ یہ چشمہ مدام رہتا ہے۔ ایک بڑا سہاری تالاب ہے۔ جس میں پانی بے انتہا ہے۔ وجہ تسمیہ درکھوخ کا یہ ہے کہ بلوچی زبان میں درکھوخ کو دنے مالا کو کہتے ہیں۔ اس موقعہ پر صورت حال ہو کی ایسی ہے۔ کہ پانی بڑے زور سے کود کر اس تالاب میں پڑتا ہے گھاس۔ لکڑی بہت ہے اور میدان واسطے قیام گاہ لشکر کافی ہے راستہ صاف ہے۔ لیکن بعضے بعضے جگہ تھوڑے پتھر ہیں۔ درگزی سے براہ چاچڑ بالکل رستہ صاف ہے۔

۲۳۔ نومبر ۱۸۷۵ء ٹوبہ ۱۔ ۷ میل درکھوخ سے ٹوبہ تک تل چاچڑ میں جانا ہوتا ہے۔ سڑک بنی

Marfat.com

ہوئی ہے۔ صرف تھوڑی سی مرمت طلب ہے۔ پانی چاچڑ میں بہت تھا۔ اور ٹوبہ میں بھی کافی تھا۔ گھاس۔ لکڑی عام ہے۔ میدان فراخ ہے

۲۴۔ نومبر۔ بینٹ بخشہ ۱۔ ۱۵ میل ٹوبہ سے بھی سڑک بنی ہوئی ہے۔ جو واسطے آسائش قافلہ جات سوداگری بحکم کپتان سنڈیمن صاحب بہادر بنائی گئی تھی۔ یہ سبب بارش بعضے بعضے جگہ مرمت طلب ہے ایک بڑا وڈ پہاڑ کا ہے اس موقعہ پہ اترائی چڑھائی ہوتی ہے۔ لیکن وہ تو وہ مٹی کا ہے۔ تھوڑی محنت سے درست ہو سکتا ہے۔ قیام گاہ پہ پانی گھاس لکڑی عام ہے یہ موقعہ بھی رود چاچڑ میں ہے پانی چاچڑ کا تھوڑا سا نمکین ہے۔ تاثیر میں عمدہ ہے۔

۲۵۔ نومبر ۱۸۷۵ء میں کھلچات۔ ایوم ۔ ۱۴ میل۔ بینٹ بخشہ سے کھلچات تک برابر زمین ہے۔ کچھ اترائی چڑھائی نہیں نہ پہاڑ ہے۔ قیام گاہ پہ گھاس لکڑی عام ہے۔ میدان فراخ ہے۔

۲۶۔ نومبر چھیڑ سٹہ۔ ایوم ۔ ۱۳ میل۔ کھلچات سے روانہ ہو کر بمقام منزلگاہ پہنچے رستہ صاف ہے۔ توپ وغیرہ اسباب بخوبی چل سکتا ہے۔ منزلگاہ پہ گھاس لکڑی وغیرہ عام ہے۔ پانی کا چشمہ رود میں ہے یہ پانی رود چاچڑ میں جاتا ہے یہ موقعہ کوہ کپ کے نیچے واقعہ ہے۔ اس سے بفاصلہ تخمیناً تین میل بجانب شمال ایک جگہ کا نام گذرپہر ہے۔ وہاں پانی بھی موجود ہے۔ اس موقعہ پہ حد گورچانی اور بگٹی دمری شامل ہوتی ہے۔ یعنی اس موقعہ سے بجانب جنوب بگٹی اور مشرق گورچانی اور کوہ کپ کے پار مغربی طرف سرحد تمن مری کی ہے۔ واضح ہو کہ جس زمانہ میں سابق اس سے آمد و رفت قافلہ جات کا علاقہ ہڑند۔ راجن پور سے طرف کچھی قلات جاری تھا۔ تب یہاں تک پہنچا تا قافلہ جات کا گورچانی کے ذمہ پہ تھا۔ بعد اس کے سبیانی کچھ تک بگٹی لے جاتا تھا۔ اس کے بعد مری اپنی اپنی حدود تک ہر ایک تمن بدرقی لیتا تھا۔ سنگ ہر ایک کے واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر تھا۔

۲۷۔ نغایت ۲۰۔ نومبر چوکی ہڑ ۴ یوم ۱۵ میل راستہ صاف ہے۔ صرف ایک چھوٹا سا کھنڈک ہے۔ اس پہ اترائی چڑھائی ہوتی ہے۔ اسباب بخوبی چل سکتا ہے۔ منزلگاہ زمین پاتر میں واقع ہے۔ اس جگہ سے تھستو اور مرو بفاصلہ تخمیناً دس کوس اور ویرہ بیرگ ۵ کوس ہوگا۔ منزلگاہ پہ لکڑی عام ہے گھاس کچھ تھوڑا ہے۔ پانی عام ہے چشمہ جاری ہے۔ بباعث بارشی باران یہاں زیادہ مقام ہوا۔ پاتر کی زمین لائق آبادی ہے بارش سے آباد ہوتی ہے۔

Marfat.com

یکم۔ دسمبر ۱۸۷۵ء کالاکھوہا۔ ایوم ۱۵۔ میل جیب منزلگاہ سے روانہ ہوئے۔ اول بمقام سجیانی کچھ پہنچے۔ یہاں تک سرحد بگٹی کی ہے۔ بعد اس کے سرحد مری شروع ہوتی ہے یہ جگہ اوپر رستہ کاہان وڈیرہ میر برگ واقعہ ہے۔ جب تمنات مری اور بگٹی ایک دوسرے پر لشکر کشی کرتے تھے۔ تب اس موقعہ پر آکر لشکر ٹھہرتا تھا۔ اور گوشت سجی کرتے تھے۔ اس سبب سے اس موقعہ کا نام سجیانی کچھ مشہور ہوگیا۔ گھاس اور لکڑی اور پانی بہت ہے۔ اور اس موقعہ سے جھٹ سٹہ ۴ کوس ہوگا۔ اس جگہ سے روانہ ہوکر کالاکھوہا میں پہنچے۔ برابر زمین اور راستہ ہے کالاکھوہا میں ایک چشمہ پانی کا ہے۔ وہاں دیرہ ہوا گھاس لکڑی بہت ہے کالاکھوہا کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ چشمہ پانی بمثل کنواں کے ہے اور پانی سیاہ ہے۔ اس سبب کالاکھوہا مشہور ہوگیا۔ ۲ و ۳ کاہان۔ ۲ یوم۔ ۸ میل۔ یہاں سے کاہان سیدھا مغرب کی طرف ہے۔ یہ موقعہ خاص مسکن گاہ تمندار مری کا ہے۔ جلب خان سوتر تمندار مری معہ چند سواران بمقام کالاکھوہا حاضر ہوگیا تھا۔ جب دیرہ دولت آقائے نعمت کاہان پہنچا گزین خان تمندار مری و مہراللہ خان و شیر محمد خان وغیرہ برادران و مقدمان و معتبران تمن نے خود حاضر ہوکر استقبال کیا۔ اور چند گوسفندان بطریق مہمانی بخدمت ممدوح نذر گذاری اور گھاس اور لکڑی کے دینے میں بھی مدد کیا۔ پہلے دن صرف ملاقات ہوتی رہی۔ دوسرے دن درباب بندوبست دہ بولان و حفاظت کچھی تمندار مذکور سے صلاح ہوئی۔ تمندار مستعد پایا گیا۔ اس نے کہا اگر بموجب رسم قدیم خانصاحب ہمارا حق جاگیر بحال کردیویں گے۔ اور صلاح کریں گے۔ ہم منظور کریں گے اور حتی الامکان اپنے لوگوں کو ملک کچھی اور بولان سے روکیں گے۔ لیکن خانصاحب کا اپنا گھر بگڑا ہوا تھا کہ اقوام براہوئی سے سلوک نہیں۔ اقوام براہوئی وغیرہ رعایا خان صاحب خود رہبر ہوکر ملک خان صاحب کو عازت کراتے ہیں۔ گزین خان خود بہ سبب علالت طبع ہمراہ نہ ہوا۔ لیکن مہراللہ خان برادر اپنے کو معہ میر ہزار سوتر وغیرہ معتبران دیا۔ اور مختیارنامہ خود بنام مہراللہ خان تحریر کرکے دیدیا

۴۔ دسمبر۔ نل وت۔ ایوم۔ ۱۱ میل۔ کاہان سے روانہ ہوئے۔ بفاصلہ تخمیناً ۲ میل ایک جگہ ایک چڑھائی پہاڑ کی ہے۔ اس کو پوژیرہ وڈ کہتے ہیں۔ پوژیرہ سردار مری کا تھا۔ اس کی قبر اس وڈیرہ ہے اس سبب اس موقعہ کا نام پوژیرہ وڈ رکھا گیا۔ چنانچہ وہ قبر ظاہراً موجود دیکھی گئی ہے اس موقعہ کے گرداگرد بجانب جنوب و غرب چند بستیاں مردمان مری کی ہیں۔ اس سے آگے براہ رود نل چلے آئے۔ رود میں پانی جاری تھا۔ اور پتھر بھی تھے بموقعہ نل وت یعنی جہاں سے رود نل شروع ہوتی ہے۔ مقام کیا۔ یہ راستہ بہت اچھا

Marfat.com

تھا۔ مگر پتھر تھا۔ گھاس لکڑی عام ہے۔ علاوہ اس سے براہ رود تل برابر رستہ زمین کا ہے۔ مگر باعث کثرت زراعت اس رستہ سے گذر ہوا۔ کہ آمد و رفت سے کوئی جگہ فارغ نہ تھی۔

۵ دسمبر۔ ڈاہو۔ ایوم ۔۱۸ میل یہاں سے براہ چیتوخ چلے۔ کسی جگہ اترائی اور کسی جگہ چڑھائی تھی۔ ادھر اُدھر مری لوگ کی بستیات بھی تھیں۔ کہ مالی چرائی کرتے تھے۔ اوّل ایک جگہ پشی پہنچے پانی گھاس لکڑی تھا۔ مگر منزلگاہ سے صرف ۸ میل ہوگا۔ پھر وہاں سے روانہ ہوکر بمقام رود ڈاہو دیرہ ہو۔ رود ڈاہو میں پانی لکڑی سب کچھ بہت تھا۔ گھاس کی البتہ قلت ہے۔ یہ رود ڈاہو اس موقعہ کے اردگرد شردع ہوکر طرف جنوب روانہ ہوتی ہے جو رود لہڑی میں شامل ہوتی ہے۔

۶ دسمبر ۷، مہیسی ۱۰ میل۔ ڈاہو سے جب روانہ ہوئے قریب چار پانچ میل توج پر چلتا ہوا۔ ایک موقعہ پر بڑا غار تھا۔ جس کے دونوں طرف پہاڑ بیچ میں بطور نالہ کے جاتا تھا۔ طول بڑا لمبا تھا۔ قریب پانچ چھ میل ہوگا اور عرض میں بقدر للہ ۲ فٹ ہوگا۔ عشق قریب دو سو گز بلوچ لوگوں میں مشہور ہے۔ کہ ایک بلوچ کسی عورت پر عاشق تھا۔ ایک طرف عورت بیٹھی تھی۔ دوسری طرف مرد۔ عورت و مرد دونوں چار چشم ہوئے۔ اور آپس میں بات چیت کرنے لگے۔ غلبہ شوق سے مرد چھال مار کر عورت کے پاس پہنچ گیا بعد ملاقات واپس کو داغار میں گر کر فوت ہوگیا۔ اس موقعہ کا نام عاشق ڈڈ مشہور ہے۔ پھر ایک چھوٹی سی لائی اتر کر رود میں داخل ہوئے۔ اس رود کا نام گانڈار ہے۔ یہ بھی رود نیچے کا ہان کے چلتی ہے۔ پھر داخل رود لہڑی ہوئے تھے۔ تھوڑا سا کالا پانی رود میں جاری ہے۔ رود کے تل میں چلتے چلتے منزل پر پہنچے۔ گھاس عام موجود تھا۔ حتیٰ کہ کیمپ کے موقع کا گھاس تمام کیمپ کے واسطے لکتی بلکہ زیادہ تھا۔ لکڑی بھی عام اور پانی کافی اور شیریں اور یہ تمام رستہ بنام گانڈار مشہور ہے۔ دوسرا راستہ چاکر تھنک کا ہے۔ جو کاہان سے کٹ سنڈائی گر جاتا ہے۔ وہ راستہ بہ نسبت اس راستہ کے کچھ مشکل ہے۔ پتھر زیادہ ہیں۔ اور ایک دو موقعہ پر تنگ ہے۔ اس واسطے چاکر تھنک مشہور ہے کہ بلوچی میں تنگ کو تھنک کہتے ہیں۔

۷ دسمبر۔ تنا تھانی۔ گزی کھنڈ۔ ایوم۔ ۱۵ میل مہیسی سے برابر تل رود میں چلے آئے۔ رستہ صاف اور ہموار ہے۔ تھوڑا سا پتھر رود میں ہے۔ پانی بھی چند موقعوں پر سوا رود کا آتا ہے۔ پانی پینے میں شیریں ہے۔ موقعہ رود سے بفاصلہ ایک میل ہوگا۔ رود بجانب جنوب چلی جاتی ہے۔ ہم لوگ ایک کھنڈ میں ٹھہرے

Marfat.com

جو وہاں درختان لئی کے ہیں۔ اس سبب گزین کھنڈ بولتے ہیں۔ بلوچی میں لئی کو گز بولتے ہیں۔ اس موقعہ پہ گھاس لکڑی بہت تھا۔ پانی کا ایک چشمہ ہے۔ مگر کچھ نمکین اتفاقیہ ایک ٹوبہ پانی بارش کا بھرا ہوا تھا۔ شیرین اور مصفیٰ۔ اور راس سے سب لشکر کو فیض پہنچا۔

۸۔ دسمبر۔ ڈوکو۔ ایوم ۱۵ میل۔ ترا تھانی سے بجانب غرب مائل جنوب روانہ ہوئے۔ قریب سات یا آٹھ میل پہاڑ ہے۔ مگر رود کے تل میں چلنا پڑا۔ کچھ پتھر ہیں۔ بعد اس کے زمین پہ پہنچ گئے۔ ایک وسیع میدان ہے۔ گھاس عام ہر قسم کا گھاس ہے۔ اور زمین لائق آبادی ہے۔ مگر بہ سبب غارتگری اقوام مری کے ویران ہے۔ اسی زمین پہ چلتے ہوئے شہر مل میں پہنچے۔ خاص شہر سے بفاصلہ ایک میل بجانب شمال گذر ہوا۔ مل سے بفاصلہ پانچ چھ میل ایک تالاب پانی کا تل رود میں واقع ہے۔ اس چشمہ کا نام ڈوکو کھنڈ ہے وہاں ڈیرہ ہوا۔ پانی عام اور شیرین تھا۔ گھاس بھی عام لکڑی بھی کافی تلی یہاں سے بجانب غرب بفاصلہ چار پانچ میل ہوگا۔ یہ لمبا میدان زمین کا بقدر ۳۰ میل طول اور ۵ امیل عرض ہوگا۔ سب متعلق مل اور تلی کے ہے زمین سب لائق آبادی کے ہے۔ گھاس اعلیٰ قسم کا ہے۔ لکڑی بھی بہت ہے۔ بلحاظ مردمان مری زمال چرائی نہ آبادی ہو سکتی ہے۔

واضح ہو کہ اگرچہ مل اور تلی متعلق سبی کے ہیں۔ سبی سرحد امیر صاحب بہادر والئے قندھار ہے۔ امیر صاحب بہادر بطور مشخصہ قدیمہ ۱۱۱ روپیہ سالانہ محصول سبی بمعہ مل و تلی لیتا ہے مگر تلی اور مل کے لوگ کچھ قدرے حصہ پیداوار کا بنام بھوتاری یعنی سرداری کے گزین خان تمندار کو بھی دیتے ہیں۔ کیونکہ مری ان دیہات پہ نہایت غالب ہے۔ اگر یہ لوگ کسی سال میں مری کو کچھ حصہ آمدنی کا نہ دیویں تو وہ فوراً نقصان پہنچاتا ہے۔ چنانچہ چند دفعہ ان دیہات کو غارت کیا و نقصان پہنچایا جب سے حصہ بھوتاری کا لیتا ہے۔ اب آرام ہے۔ تمن مری جب غارتگری کے واسطے شہر حاجی و بھاگ وغیرہ دیہات کچھی پہ لشکر کشی کرتا ہے اس راستہ سے جاتا ہے اور بعد غارتی کے بھی جب واپس آتا ہے۔ ڈوکھنڈ پہ شب باش ہوتا ہے۔ اس موقع تک مری اپنی سرحد تصور کرتا ہے۔ اس مقام پہ سردار ملا محمد خان رئیسانی سردار سرداران بڑھی بمعہ تخمیناً ۵۰ سوار معتبران خود بخدمت صاحب بہادر مشرف سلام ہوا۔

و نہایت ۱۲۔ دسمبر پراتا سبی۔ ۴ یوم ۱۲ میل۔ واضح ہو کہ سردار ملا محمد خان گذشتہ تاریخ حاضر ہو گیا تھا۔ بروقت کوچ ہمراہ ہوا۔ بمقام کنارہ رود ناڑی سرحد سبی کے مقام ہوا۔ راستہ میں آبادی

Marfat.com

جوارہ کی بہت پائی گئی۔ موقع منزل گاہ نہایت عمدہ موقع تھا کہ کنارہ رود جس میں بقدر تین فٹ پانی جاری تھا۔ اسی رود کا نام بھاگ ناڑی ہے۔ یہ رود بلوری اور تل چہ ٹالی سرحد افغانستان سے آتی ہے اور برابر شہر بھاگ تک جاتی ہے۔ گھاس لکڑی عام تھا۔ جنگلی گھاس بھی مل سکتا تھا۔ مگر گھاس جواری کا عام اور ارزان تھا۔ اس قدر تھا۔ کہ زراعت کار لوگ اس قدر تھا کہ زراعت کار لوگ اس کو کاٹ کر جمع نہیں کرتے تھے۔ صرف خوشہ ہا کاٹ کر جانور مال گاوی اس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ پہلے دن صرف ملاقات ہوتی رہی۔ دوسرے دن اللہ دتہ سردار کرد و ڈیرہ شادی خان بنگل زئی اور محمد سید خان محمد شہی سردار وغیرہ معتبران براہوی سرادان جمع ہوئے دربار عام میں ملاقات ہوئی۔ صاحب بہادر نے ان کو منشاء گورنمنٹ عالیہ ہند سے درباب کشائش راستہ بولان اور تصفیہ تنازعات فیما بین اقوام براہوی اور مری وغیرہ مطلع کیا۔ سرداران براہوی نے مدد دہی کشائش راستہ بولان منظور کیا۔ لیکن عرض کیا کہ فیما بین خان صاحب والئے قلات اور ہم لوگوں کے مدت سے تنازعہ ہے۔ چنانچہ اب بھی ہم لوگ بہ سبب حق تلفی خود لاچار آمادہ فساد تھے۔ جب تک ہم لوگوں کا تصفیہ خان صاحب سے نہ ہو وے۔ تب سوداگری بولان کی بے خوف نہیں کھل سکتی۔ پہلے ہمارا تصفیہ کرایا جاوے۔ چنانچہ ان لوگوں نے درخواست تحریری پیش کی۔ جو صاحب بہادر نے لے لی اور صلاح ہوئی کہ امام بخش خان تمندار مزاری و جمال خان تمندار لغاریاں پاس خانصاحب والئے قلات بھیجے جاویں۔ خان صاحب سے اس بابت میں گفتگو کریں۔ نیز ان کا منشاء درباب مدد دہی کشائش بولان وغیرہ دریافت کریں۔ تحریر اسلہ موسومہ خان صاحب ہر دو تمندار ان مذکورہ بالا قلات بھیجے گئے نیز سرداران سرادان نے کہا کہ ظہور نتیجہ ہم اپنے لوگوں کو بدی بدکاری سے روکیں گے۔ خانصاحب کو بھی لکھا جاوے کہ وہ روکیں۔ اس امر سے بھی خانصاحب کو اطلاع دی گئی ۱۱۔ تاریخ ہر سہ صاحبان بہ ہمراہی سرداران بطور سیر کناں پلنا سیوی اور کرک میں تشریف لے گئے۔ سیر ملک کیا اور سردار محمد خان و شیر زمان خان باروزی سردار سیوی کو ان کے مکان پر قدم رنجہ فرمانے سے سرفراز کیا۔ سرداران موصوف نہایت خوش ہوئے اور صدق دل سے کچھ گوشت پختہ کباب اور چند گوسفندان بطریق مہمانی پیش کی کہ منظور ہوئی۔ دیکھنے سے ایسا پایا گیا کہ زمین سیوی نہایت زرخیز اور عمدہ تھی۔ تالہ جات و آب جو نہر بھاگ ناڑی سے جاری زراعت ہر قسم ربیع و خریف دونوں ہوتی ہیں۔ علاقہ سیوی کا باتفاق ہر دو سرداران بارعنئی اور سردار ملا محمد خان کے پنجہ مری سے فی الجملہ محفوظ پایا گیا۔ کیونکہ سردار ملا محمد خان۔ گرین خان تمندار مری سے دوستی رکھتا ہے۔ مری یہی سردار ملا محمد خان سے شرم کھاتے ہیں۔ کہ وہ بابو تی کا بڑا امیر اور قدیمانہ خاندان ہے۔ جب وہ اپنے رتبہ پر قائم تھا۔

Marfat.com

تب نہایت معزز تھا۔ اب وقت زدہ ہے۔ اور مری کو ایسا کہتا ہے کہ میں تمہاری ہمسایہ گرت میں آگیا ہوں۔ پس ننگ بلوچی واجب ہے۔ اس سبب سے مری ان کے ساتھ متفق اور غمگسار پائے گئے۔ البتہ فیما بین اقوام یعنی رعایا بارو زئی و خجک لوگوں کے سخت دشمنی تھی۔ چند معتبران بارو زئی و خجک ایک دوسرے کے ہاتھ سے قتل ہوئے ہیں۔ بلکہ سردار بختیار خان کا بیٹا بھی خجک کے ہاتھ سے قتل ہوا ہے۔ گاؤں خجک و کڑک ایک دوسرے سے قریب تین چار میل پر ہیں۔ مگر آپس میں سخت دشمنی ہے۔ اس واسطے یہ ملک پورے طور آباد نہیں ہو سکتا اگر اس ملک میں امن ہو جاوے تو نہایت ترقی کر سکتا ہے۔ اس علاقہ میں مری کا بہت لحاظ ہے کہ اکثر چور مری کے اس علاقہ میں پھرا کرتے ہیں۔

۱۳ دسمبر ۱۸۷۵ء ڈھاڈر ایوم ۱۰ میل واضح ہو کہ ۱۳ تاریخ صبح سرحد سیوی سے کوچ ہوا۔ ارادہ تھا کہ براہ ٹکری قریب بی بی نانی داخل بولان ہوں گے۔ لیکن جب رود ناڑی سے عبور ہو کر طرف منزل گاہ جا رہے تھے۔ راشہ جانشین ڈھاڈر معہ مولا داد جمعدار وغیرہ سواران ملازمان خان صاحب والئے قلات بطور استقبال حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ خان صاحب ہمیشہ صاحبان انگریزی سے رابطہ اتحاد کا رکھتے ہیں باستماع خبر تشریف آوری حضور ہم لوگوں نے ڈھاڈر میں گودام رسد وغیرہ جمع کرایا ہے۔ حضور ضرور ڈھاڈر میں تشریف لے چلیں کہ ہم لوگوں کی سرفرازی ہو گی۔ اگر حضور بالا بالا بولان میں چلے گئے تو خانصاحب اس حال سے ہم لوگوں پر ناراض ہوں گے۔ بہ لحاظ تواضع ان کے صاحب بہادر مقام اپنا بجائے مشکاف کے ڈھاڈر تبدیل فرمایا۔ قریب دس بجے روز ڈھاڈر میں پہنچے۔ اس وقت سلامی اتواپ شروع ہوئی ۱۴ فائر توپ کی سلامی سر ہوئی اور للعہ ۴ بار گھاس اور ۱۲ بار لکڑی معہ ہشت گوسفندان اور چند مرغی بطریق مہمانی پیش کی کہ منظور ہوئی اور کمپنی سپاہیان جو ڈھاڈر میں تعینات رہتی تھی بافسری صوبیدار حاضر ہو کر سلامی فرجنٹ ہم کی ادا کی صاحبان بہادر وقت پیشین خود شہر میں تشریف لے جا کر ملاحظہ شہر اور قلعہ وغیرہ مکانات سرکاری کا کیا۔ شہر ایک اچھا قصبہ ہے۔ مگر میلا تمام کہ صفائی کا رواج نہیں قلعہ برائے نام ہے۔ اسی قلعہ کو ایک سو سوار پکڑ سکتے ہیں۔ چنانچہ عرصہ تین چار سال سے جب براہوی اور خان صاحب کی جنگ ہوئی تھی۔ براہوی لوگوں نے اس قلعہ کو بمعہ نائب کے پکڑ لیا تھا۔ ہندوان وغیرہ غریب رعایا تشریف آوری صاحبان سے نہایت خوش پائے گئے کہ ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عنقریب ان پر براہوی لوگ غارت کرنے والے تھے۔ کہ خانصاحب نے انجام براہوی لوگوں کا توڑ دیا تھا۔ براہوی لوگ اکثر خراسان سے کوچ کر کے کچھی کی طرف چلے آئے تھے۔ اور جمع ہو رہے تھے۔ آپس میں لڑائی ہمراہ فوج ریاست اور

Marfat.com

غارت گری ملک ہوتے والی تھی۔ ان کے واسطے آنا صاحبان انگریزی کا ایک بھاری وسیلہ ہو گیا۔ سب لوگ سلام کے واسطے حاضر ہوئے اور ثناء خوان سرکار انگریزی پائے گئے۔ دوسرا دن بھی اس جگہ مقام رہا۔ کہ کچھ آرد و دانہ وغیرہ رسد خریدی گئی۔ سنا گیا کہ ڈھاڈر کے شہر کی رونق اس وقت تھی۔ جب کہ درہ بولان کا کشادہ تھا۔ ہر طرح آمد و رفت قافلہ جات وغیرہ اجناس ہر قسم کی ہوتی تھی۔ اب آمد و رفت قافلہ جات بند اور دو تین دفعہ یہ شہر اقوام براہوئی کے ہاتھ سے غارت ہو چکا ہے۔ اب بھی ہمیشہ اندیشہ میں ہے۔ ایک خاندان سید کا سید اورنگ شاہ اس شہر میں رہتا ہے۔ بہ طفیل اس کے فی الجملہ غربا پناہ میں ہیں۔ یہ شخص مرشد خانصاحب والئے قلات اور اقوام براہوئی سرابانیہ و جھلاوانیہ و اقوام مری وغیرہ بلوچستان کا ہے۔ اس سے دونوں فرقے لحاظ اور ادب رکھتے ہیں۔ جب کچھ بے امنی شروع ہوتی ہے۔ لوگ اکثر اشیاء ان کے گھر میں آکر مدفون کرتے ہیں۔ بلکہ اس حد تک پایا گیا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا گیا۔ کہ آج کل پشیز آنے صاحب بہادر سے جو خبر مفسدہ براہوئی کی گرم تھی۔ دوکانداران شہر سب سویرا دکان شام کو دکان بند کر کے اس سید کی حویلی میں لے جا کر رکھتے تھے۔ صبح کو اس کے گھر سے اٹھا کر دکان پر لاتے تھے۔ یہ سید بہت اچھا بھلا مانس اور لیئق پایا گیا۔ وہ ہر دلعزیز ہے۔ نہ اس کو تعصب مذہبی ہے۔ نہ فخر قوم ہر کہ دمہ سے خلق اور اتحاد رکھتا ہے پیر ابراہیم جد الجد اس اورنگ شاہ کا تھا۔ جس کی خانقاہ ڈھاڈر سے بفاصلہ دو کوس درہ بولان میں ہے۔ یہ شخص صاحب کرامات ہو گذرا ہے۔ لوگ ان کے بہت مرید اور معتقد ہیں۔ اس خاندان سے ایک مسمی سید سلطان شاہ جام پور علاقہ ڈیرہ غازی خان میں رہتا ہے کہ باپ سلطان شاہ کا سوتیلا اورنگ شاہ کا تھا۔ اتفاقاً سیر کنان اس طرف چلا گیا وہاں مسکن گزین ہو رہا۔ اب تک آمد و رفت اور خط و کتابت سلطان شاہ کی ڈھاڈر میں رہتی ہے۔ بلکہ تھوڑے عرصہ سے ناطہ نسبت سلطان شاہ کا اس خاندان میں ہوا تھا۔ اسی باعث جناب آقائے نعمت پشیز سے اسم اورنگ شاہ سے بخوبی واقف تھے۔ جناب دائرہ دولت وہاں خیمہ زن ہوا۔ وہ واسطے سلام کے حاضر ہوا اور بہت لیق پایا گیا۔ اس سے معاملہ متعلقہ کی بابت گفتگو ہوئی اور رائے لی گئی اس کی رائے میں بھی ممکن تھا کہ انجام ہو گا۔ واسطے مدد دہی اور اعتماد فریق اس کو ہمراہ کیا گیا۔ وہ خوشی کے ساتھ ہمرکاب ہوا۔ واشہ حوالیشن کو ایک بھرخہ اور سولاداد مجلار کو ایک لونگی مع دخلعت عوض اس کی خدمات کے جو درباب موجود کرنے گھاس لکڑی وغیرہ رسد کے کی دی گئی اور چلنا براہ بولان معمق ہوا۔

Marfat.com

۱۴ و ۱۵ دسمبر ۷۵ء۔ کرتہ ۲ ریوم ۳۰ میل۔ صبح کوچ ہوا۔ بوقت کوچ سلامی الوداع کی ہوئی۔ مولادلو جمعدار معہ پندرہ سواران واسطے پہنچانے کے ہمرکاب چلا درہ بولان شہر ڈھاڈر سے ایک میل بجانب غرب وجنوب کے ہے رود بولان کی بڑی فراخ رود ہے۔ جس کا سکم مثل دریا، چناب ہوگا۔ پانی کا لا صرف بقدر ایک چھوٹے نالہ کے جاری ہے۔ بموسم بارش تمام رود پُرآب ہو کر جاری ہوتی ہے۔ رود میں کچھ ریتی ہے کچھ تھوڑا پتھر ہے لیکن راستہ بالکل صاف ہے قطع نظر شتران اور اسپان کے صرف تھوڑی غور سے گاڑی بھی چل سکتی ہے۔ ڈھاڈر سے قریب تین میل پر خانقاہ پیر ابراہیم شاہ کی ہے جو اس موقعہ کا نام پیر مشہور ہے۔ اس سے گذر کر تین میل پر درخت کیکر کا ہے جو اس جگہ پر فیس قافلہ جات کے ملازمان خان صاحب یا کرتے تھے پھر ان کو اجازت ملتی تھی۔ کہ قافلہ کو آگے لے جاویں۔ اس کے مقابل ایک راستہ طرف علاقہ مری کے نکلتا ہے۔ جس کا نام پھوندی ہے اگرچہ آمد رفت شتران کے واسطے مشکل ہے مگر بلوچی لشکر کے واسطے مشکل نہیں۔ اس راستہ سے کبھی کبھی مری لوگ قافلہ پر تاخت کرتے۔ ڈھاڈر سے جنوبی دیہات پر غارتگری کرتے تھے۔ اس سے آگے ایک مقام کا نام جہاں چند درختان چھوٹے ہیں کوندلان بولتے ہیں یہ موقعہ ڈھاڈر سے قریب ۱۵ میل ہوگا۔ قافلہ کے واسطے ایک یہ منزل گاہ ہے اس جگہ لکڑی فی الجملہ ہے گھاس کی قلت پانی عام اور رود جاری تھی۔ بہ لحاظ قلت گھاس یہاں مقام نہ ہوا کرتہ پر آئے۔

کرتہ ایک بستی کا نام ہے جس جگہ اقوام کچک بلوچ آباد تھے۔ قریب دوسو خانہ ہوگا پانی کا لا رود بولان کا یہاں تک برابر جاری چلا آیا درمیان راہ چند موقعوں پر آب میں پایاب گذرنا ہوا۔ اس جگہ گھاس اور لکڑی عام پائی گئی۔ موضع کرتہ بالفصل ویران اور سوختہ دیکھا گیا۔ ایسا معلوم ہوا کہ پہلے اس موقعہ پر واسطے حفاظت قافلہ جات از جانب خانصاحب کچھ فوج رہا کرتی تھی۔ چنانچہ لائن سواران و پلٹن ملاحظہ ہوئی۔ پھر جب مری متواتر قافلہ جات پر دست انداز ہوا۔ فوج نے مقاومت نہ دیکھی نہ دیکھی اٹھائی گئی۔ بعد اس کے مری نے خاص بستی کرتہ کے لوگوں پر چند دفعہ حملہ کیا۔ ان کا سب مال غارت کیا۔ آخر بستی میں داخل ہو کر غارت کیا اور بعد غارتی شہر کو آگ لگا دی۔ تب سے لوگ کوچ کر کے طرف ڈھاڈر چلے گئے۔ خاص کرتہ کے سر پر ایک راستہ بنام ٹکری طرف مری کے نکلتا ہے۔ بستی سے دو تین میل ہوگا۔ ایک دن اور بھی اس جگہ مقام ہوا کہ کپتان دیلی صاحب بہادر واسطے نقشہ کپاس طرف پنیر بند و کوہستان مری تشریف لے گئے۔

Marfat.com

۱۶ دسمبر۔ کھلی دف۔ ایوم۔ ۲۰ میل۔ صبح کوچ ہوا۔ اس جگہ سے بفاصلہ ۸ میل کونہ رود پہ ایک قبر موجود ہے۔ جس کو بی بی نانی بولتے ہیں۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ ایک عورت سید زادی تھی۔ وہ نیک عورت خدا پرست تھی۔ اس نے تمام عمر اپنی بندگی میں بسر کی شادی نہ کری تھی۔ کسی مرد نامعقول نے اس کی عصمت میں خلل ڈالنے کے واسطے نیت مجرمانہ کے ساتھ اس پر حملہ کیا۔ اس عورت نے جو تنہا اور بے وسیلہ تھی اور کوئی چارہ نہ دیکھ کر خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ اے زمین تو مجھ کو راستہ دے کہ میں تیرے میں گھس جاؤں۔ جس سے میری عصمت میں فرق نہ آوے زمین نے راستہ دیا وہ اس میں داخل ہوئی اس موقعہ پہ قبر بنائی گئی۔ لوگ اس قبر پہ دعا مانگتے ہیں۔ اور جس کی مراد بر آتی ہے وہ اس جگہ آکر تقسیم نان کرتے ہیں اس سبب سے بی بی نانی یعنی بی بی نان والی مشہور ہو گئی ہے واضح رہے کہ جو کالا پانی رود بولان کا منہ سے دیکھا تھا وہ صرف کرتہ تک آیا۔ پھر وہ داہنی طرف یعنی شمال مائل غرب چلا گیا۔ راستہ ہمارا اس کے بائیں طرف تھا۔ لیکن یہ بھی بارانی رود بارانی رود بولان کی ہے۔ بی بی نانی پر پھر بقدر تین چار جھلار پانی جریان تھا کہ اس کوہستان کے قریب میں نکلتا ہے ہے۔ اس موقعہ کے مقابل ایک اور راستہ ملک مری سے آتا ہے۔ جس کو پنیر ہندی بولتے ہیں ایک دفعہ جو بڑا قافلہ مری نے غارت کیا اس راستہ سے آکر غارت کیا تھا۔ بی بی نانی کے شمالی طرف رستہ ملک مری کا ہے اور جنوبی طرف راستہ رود بار بار ڑی کا ہے جو طرف قلات جاتا ہے۔ اس موقعہ پہ سرحد خراسان اور کچھی کی ہے۔ یعنی غرب کی طرف خراسان اور مشرق کی طرف کچھی بولتے ہیں فی الحقیقت اس موقعہ پر ہوا کا بھی فرق شروع ہوا۔ اس سے آگے بفاصلہ آٹھ میل ایک موقعہ کا نام آب گم جو تل رود میں آب جریان ہو کر گم ہو جاتا ہے۔ یعنی زمین میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر جس کا پتہ نہیں کہ کہاں چلا گیا۔ اس سبب اس جگہ کا نام آب گم ہے۔ قافلہ جات کے واسطے کرتہ سے دوسری منزل پہ موقعہ ہے۔ لیکن زمین ناہموار اور پتھریلی ہے گھاس کی بھی قلت ہے اس سبب سے یہاں قیام نہ ہوا۔ بمقام کھلی دف پہنچ کر قیام ہوا۔ اس موقعہ پہ گھاس کی فی الجملہ قلت تھی۔ کہ صرف کک اور سر کا گھاس ہے اور گھاس پہاڑی نہیں۔ لکڑی البتہ مل سکتی ہے موقعہ قیام زمین کا تھا آب گم ہے بفاصلہ پانچ میل ہوگا۔ اس جگہ پہ خبر ملی کہ عبد اللطیف نائب شال حسب الحکم استقبال کے واسطے آیا چاہتا ہے نیز رات کو یہ بھی خبر ہوئی کہ کچھ فوج خانصاحب بہادر معہ فیضو نائب مستونگ طرف ڈھاڈر جانے والی ہے کہ بمقام سری بولان متمکن ہے۔

۱۷ دسمبر۔ دشت بیدولت۔ ایوم۔ ۲۵ میل صبح کوچ ہوا۔ سری بولان پہ پہنچے کھلی دف سے

Marfat.com

بفاصلہ پانچ کوس ہو گا۔ وجہ تسمیہ یہ ہے کہ سرِ بولان کا اس موقعہ سے شروع ہوتا ہے۔ اس سبب سری بولان مشہور ہے۔ اس موقعہ پر پانی اور لکڑی مل سکتی ہے۔ گھاس کی البتہ قلت ہے۔ یعنی تمام بولان میں سوائے مقام کرتہ کہ گھاس صرف سر اور ککک کا ہے اور گھاس پہاڑی نہیں مل سکتا۔ سری بولان پر رسالہ خانصاحب معہ نائب مذکور اور دو تین توپ ٹھہرا ہوا تھا۔ جب صاحب پہنچے سب نے سلام کیا اور فیضو نائب مستدعی ہوا کہ اگر حکم ہووے تو وہ ہمرکاب چلے لیکن اس کو کہا گیا کہ بموجب حکم خانصاحب تعمیل کرے۔ بمقام دشت بیدولت پہنچے دشت ایک زمین وسیع میدان ہے۔ ایک دشت خورد ہے۔ ثانی کلان ہے جو دشت خورد ہے۔ اس کا طول قریب تیس میل ہو گا۔ اور عرض قریب بتیس میل ہو گا جو کلاں ہے۔ طول چالیس میل عرض چار میل ہو گا۔ بیدولت اس واسطے بولتے ہیں کہ اس میں پانی نہیں صاف میدان ہے۔ زراعت کاری ربیع کی یہاں کرتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی زراعت گندم دشت خورد میں موجود ہے۔ ایسا کرتے ہیں کہ بوقت بارش قلبہ رانی کر کے کاشت کرتے ہیں بموسم سردی برف سے دبائی جاتی ہیں۔ بماہ چیت وہ برف کا پانی اس کو اثر کرتا ہے۔ اس سے تری ہو کر پختہ ہوتی ہے۔ یہ زمین کرد لوگوں کی ہے۔ سردار اللہ ڈنہ خان کرد کا مسکن گاہ اسی زمین میں ہے۔ بموسم گرما اس جگہ رہتا ہے۔ سرما میں نیچے بطرف کچھی کوچ کر جاتا ہے۔ پانی بارش کا تھوڑا سا موجود تھا۔ اس سے گذارہ کیا گیا ایک چاہ اللہ ڈنہ خان نے کھدوایا ہے جس میں پانی نکلا ہے۔ لیکن بہ سبب بے استطاعتی کے اس کی تعمیر اور تکمیل نہ ہو سکی۔ صرف کھڈا کھودا گیا ہے۔ لکڑی کی اس میں قلت ہے۔ گھاس بھی کوئی نہیں۔ گندم کے چرانے سے گذارہ ہوا۔ کہ اس موسم میں بے پرواہانہ چرائی کرتے ہیں۔ بلکہ چرائی سے فائدہ تصور کرتے ہیں۔ یہ موقع ایسا ہے کہ کھلا میدان ہے اور کوہستان میں ہوا کے واسطے بطور رد بلکہ نشکم دریا ہے۔ کوہستان کے گرد و نواح کی جو ہوا ہوتی ہے اس میں چلتی ہے اور بہ سبب ہونے حد خراسان کے ہوا بھی سرد ہے۔ اس موقعہ پر سردی زیادہ تھی اور ہوا تند چل رہی تھی۔ اس موقعہ کے واسطے مثل مشہور ہے کہ جب کوئی قافلہ شب باش تھا۔ بارش ہوئی اور برف اتری ایک سوداگر نے اپنے بار مجلیٹ کو جلا کر اپنی جان بچائی۔ دوسرے بخاطر بچاؤ مال جان عزیز گنوا دی۔ برف بھی پڑا کرتی ہے۔ تمام بولان میں لوگوں کے نزدیک خطرناک یہ منزل ہے کیونکہ جس جگہ نہ گھاس نہ لکڑی نہ پانی نہ کچھ آڑ رہے اور ہوا تند از دست ہر وقت موجود پس بحالت پڑنے برف جن لوگوں کے پاس کوئی چھولداری یا تنبو نہ ہو کس طرح خطرناک نہ ٹھہرے یہ موقعہ سرحد اقوام دومڑ سے ملحق ہے۔ شمالی حد اس میدان پہ کوہستان اقوام دومڑ کے ہیں چند راستہ ہا طرف دومڑ کے جاتے ہیں۔ اور کرد لوگوں کی آمد و رفت

Marfat.com

ہمیشہ ان لوگوں سے رہتی ہے۔ بلکہ سردار دومڑ سے اللہ دتہ خان سردار براہوئی کی قریبی رشتہ داری بھی ہے۔ اور مینگل براہوئی بھی جب سے خانصاحب کے ساتھ تکرار ہوا کوچ کر کے ہمراہ اقوام دومڑ رہتے ہیں۔ قافلہ جات کے واسطے سری باولان تک اقوام مری کا خطرہ ہے اور دشت میں اقوام دومڑ افغان و مینگل براہوی کا خطرہ ہے۔

کرد لوگ خورد دشت میں رہتے ہیں وہ بھی آج کل بہ سبب مخالفت خان صاحب قافلہ جات کے واسطے خطرناک ہیں۔

۱۸ لغایت ۲۱ دسمبر ۱۸۷۵ء سریاب و شال۔ ۴ یوم۔ ۲۰ میل۔ صبح دشت سے کوچ ہوا۔ راستہ صاف ہے بقدر دس بارہ میل پر چلے گئے۔ پھر توج شروع ہوا۔ درمیان راہ عبداللطیف نائب شال معہ ۲۰ سواران جنگی وغیرہ خان صاحب کے استقبالاً پیش ہوا۔ اگرچہ ارادہ ہمروز شال جانے کا تھا۔ لیکن نائب مذکور نے کہا کہ میں نے سریاب میں گودام جمع کیا ہے اور سریاب میں مکانات خالی موجود ہیں جس کے سبب لشکر بلوچی کو بحالت بارش آرام ہوگا۔ چونکہ اس وقت آب و بارش جاری تھی۔ اس سبب سریاب میں مقام ہوا۔ نائب مذکور نے بیان کیا کہ اس کو از جانب خان صاحب ایما ہوا کہ وہ استقبال کے واسطے جاوے اور تقدیم خدمات کپتان سنڈیمن صاحب بہادر میں کوشش کرے۔ اس نے اول روز گھاس اور لکڑی بطریق مہمانی از جانب خان صاحب سب لشکر کو دیا۔ دوسرے روز بھی بسبب بارش مقام رہا۔ صاحبان و پلٹن و رسالہ و عملہ و ملازمان ہا خیمہ جات و چھولداری ہا میں رہے۔ لیکن لوگ مکانات میں گھس گئے۔ مکانات اس سبب سے خالی تھے۔ کہ اس موسم کو اکثر براہوی لوگ کوچ کر کے نیچے جاتے ہیں۔ سریاب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ کالا پانی یہاں سے نکلتا ہے۔ سریاب ایک میدان وسیع میں ہے۔ زمین کا نام کٹ مشہور ہے یہ میدان طول میں بقدر للعہ میل عرض چار پانچ میل ہوگا۔ اس میدان میں چند دیہات ہیں۔ سریاب اسی میں شامل ہے اسی میں اور بھی چند دیہات ہیں۔ سب متعلق نیابت شال کے ہیں۔ اس نیابت میں زراعت کار زیادہ اقوام افغانستان ہیں۔ دوسرا دن مقام رہا کہ بارش باران ہوئی اور کچھ تھوڑی برف بھی پڑی نہ چندان۔

۲۰ ماہ مذکور کو کوچ ہوا طرف شال گئے۔ راستہ میں چند دیہات دیکھے گئے اور باغات دیکھے گئے زیادہ تر درخت اقسام ذیل سے ہیں۔

Marfat.com

انگور۔ زردالو۔ توت۔ بابام۔ انار۔ حب خاص شہر میں آکے باہر ڈیرہ ہوا شہر اور قلعہ وغیرہ سیر ہوا ہر جگہ سپاہیان گارد متعینہ دروازہ جات نے سلامی ادا کی شہر اچھا قصبہ تھا۔ لیکن میلا اور روزہ بروزہ تنزل پر رعایا کے واسطے عذاب اور درد تھا۔ اگرچہ نائب شمال کی چنداں شکایت نہ تھی۔ لیکن دستور اور قواعد خان سے لوگ داد و فغان کرتے تھے اس مرقعہ سے ایک راستہ طرف قندھار جاتا ہے جو علاقہ پشنگ متعلقہ قندھار یہاں سے تقدیر ۲۰ کوس ہوگا۔ قندھار یہاں سے پانچ روز کی منزل ہے۔

ایک راستہ تل چوٹالی کو جاتا ہے جو تل چوٹالی یہاں سے چھ منزل حسب ذیل ہے۔ شمال سے غرگئی فاصلہ دس کوس ہوگا۔ اقوام پانی زی رعیت امیر صاحب کی ہے۔ از غرگئی مانگنی ۱۲ کوس یہ موقع ویران ہے۔ گھاس لکڑی بہت رستہ ہموار ہے۔ کچھ اترائی چڑھائی نہیں۔

از مانگنی تا کھوس فاصلہ ۱۲ کوس راستہ صاف ہے مگر وہ جگہ تھوڑی اترائی چڑھائی ہے شتران پربار آجا سکتے ہیں۔ کھوس اقوام چھلگری کا شہر ہے۔ سرداران چھلگری کے نام یہ ہیں۔

مراد علی۔ عظیم۔ علی محمد۔ اقوام چھلگری از پاڑہ ترین افغان کے ہیں۔ امیر صاحب بہادر کو مانتے ہیں۔

از کھوس تا سرنائی ۲۰ کوس راستہ صاف ہے لیکن تل رود میں پتھر ہے شتران پربار بخوبی جا سکتے ہیں۔ سرنائی کا گاؤں ہے۔ جس میں مردم مخیانی رہتے ہیں۔ اور سرداران ان کے حسب ذیل ہیں۔

علی۔ لعل خان۔ باتو۔ مانک

از سرنائی تا وڑہ سیچی ۱۲ کوس راستہ میں پانی مل سکتا ہے۔ رستہ صاف ہے منزل گاہ پر بکڑی گھاس بہت ہے ویرانہ جگہ ہے کوئی آبادی نہیں۔

از وڑہ سیچی تا تل ۱۲ کوس یہ ایک بڑا شہر ہے۔ اقوام تزین کی اس میں رہتی ہیں بلند خان سردار ترین اسی جگہ رہتا ہے۔ چوٹالی ۱۰ کوس ہیں۔

واضح ہو کہ شمال سے تل ۹۰ کوس ہے۔ جس کا ۴ میل ہوتا ہے اور تل سے منزولات قریب ۸۰ میل ہوگا جس کی منازل علیحدہ پیشتر ڈائری دورہ سابقہ میں تحریر ہو چکی ہیں۔ تل سے ڈیرہ غازی خان تک پیشتر آمد و رفت قافلہ جات شروع ہے۔ چنانچہ اس عرصہ میں دو تین قافلہ جات تل اور چوٹالی کے براہ بارکھان ڈیرہ غازی خان میں پہنچے ہیں۔ تل سے ایک راستہ مندرجہ بالا ہے کہ شالکوٹ کو جاتا ہے اور ایک

Marfat.com

راستہ طرف قندھار براہ نگاند کے جاتا ہے جو وہ شال سے دہنی طرف ہے بمقام شال ایک خاندان پٹھان درانی سید محمد خان بامیزنی بمعہ پسر و لواحقین مشرف اسلام ہوا۔ یہ شخص پیرسن اور معزز خاندان کا ہے۔ شاہ ولی جو وزیر شاہ احمد شاہ کا ہے۔ اس کا بھانجہ ہے وہ بیان کرتا ہے کہ بروقت جانے افواج سرکاری کابل پر ہمراہ شجاع الملک اینجانب ہمراہ تھا بلکہ بروز شہادت شاہ شجاع الملک وہ زخمی ہوا۔ تب سے خانہ بگوچ ہو کر علاقہ شال میں ایک قلعہ بنام سید خان آباد کر کے متمکن ہے۔ اور وہ بیان کرتا ہے کہ جب اس کا ماموں اپنے درجہ وزارت پر قائم تھا۔ تب عملداری کوہستان اس شخص سید محمد خان کو سپرد تھی۔ بلکہ وہ بیان کرتا ہے کہ اب تک بھی امیر صاحب کی طرف سے وصولی مالیہ سیوی و تل و چوٹالی میرے ذمہ پر ہے۔ جب امیر صاحب سے کچھ حکم آتا ہے۔ تب مالیہ وصول کر کے بخدمت امیر صاحب بہادر بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اب بھی عنقریب اس طرف جانے والا ہوں۔ اس نے بیان کیا کہ راستہ تل چوٹالی تا پشین یا تل چوٹالی سے تا شال بالکل آسان ہے بہ نسبت بولان کے پنجاب کے واسطے نہایت قریب ہے اور صاف بھی ہے گذشتہ زمانہ میں یہ رستہ بالکل کشادہ رہتا تھا۔ کچھ خوف آمد و رفت میں نہ تھا۔ اقوام کوہستانی بہی مرطیع و فرماں بردار کابل کی رہتی ہیں لیکن اب کچھ عرصہ سے اس طرف نگرانی کم ہوئی کاکڑ بالکل باغستان بن گیا ہے۔ اس سبب تھوڑی محنت درکار ہے ورنہ راستہ آسان طریق سے کھل سکتا ہے۔ جو راستہ تل چوٹالی سے شالکوٹ پہنچتا ہے متعلق اس کے صرف اقوام ترین اور دومڑ ہیں۔ ترین بمنزلہ رعایا امیر صاحب کے ہیں اور دومڑ جو صرف بقدر چار پانچ سو جوان ہیں۔ ان کا بندوبست جلدی ہو سکتا ہے۔ جو اقوام متعلق راستہ تل چوٹالی اور قندھار براہ نگاند و پشین کے ہیں۔ ان کے متعلق علاوہ اقوام مذکورہ بالا کے قوم کاکڑ بھی ہے کاکڑ کی بڑی قوم ہے۔ لیکن ان میں زبردست اور سرکردہ دوست محمد یوپی ہے۔ اگر اس کا دست درمیان ہو تو اور کاکڑستان کا بندوبست ہو سکتا ہے۔ مجھ کو توقع ہے کہ دوست محمد کے ساتھ بعد ملاقات بندوبست کروں گا۔ اگر از جانب امیر صاحب کے مجھ کو اجازت ملے اور یہ کام سپرد ہو تو میں سرانجام کر سکتا ہوں۔ سرکار کی طرف سے یہ مدد چاہتا ہوں کہ اول میں کچھ خرچ کی مدد دیوے پیچھے آمدنی فیس کافی ہوگی۔ بلکہ بچت ہوگی۔ اس کے ساتھ یہ عہد ہوا کہ بعد واپسی از قلات اتنے میں جواب امیر صاحب کا پہنچ جائے گا۔ تب ہم تل چوٹالی میں جائیں گے۔ تم کو وہاں بلا کر روبرو بندوبست ہوگا۔ مراد علی مقدم چنگری کا بھی خود بخود حاضر ہو گیا جو کھوس کا رہنے والا ہے۔ اس نے تصدیق راستہ کا کیا بلکہ یہاں تک اس نے کہا کہ شال سے تل تک میں آپ لے جا سکتا ہوں۔ نائب شال نے کہا کہ شال سے تل تک بشرط ایما

Marfat.com

خانصاحب میں بھی مدد دے سکتا ہوں۔ دوسرے دن شال سے واپس ہوکر سریاب میں پہنچے اب تک شال میں متمکن تھے کہ پانچ کس افغان قافلہ باشی حاضر آئے اور کہا کہ ہم افواہ آمد صاحب لوگ براہ بولان سنکر آتے ہیں بقدر ۳۰۰ مہار شتران ہمارے ساتھ ہے اور بقدر چھ سات سو پیچھے سے آتے ہیں ہم کو براہ بولان طرف علاقہ سرکار پہنچایا جاوے۔

سرداران براہوئی اور مری سے مشورہ ہوا وہ لوگ مستعد ہوئے کہ ہم بذمہ داری خود بولان سے سلامت گذار دیویں گے۔ لیکن حق بدرقی اور فیس ہم کو ملے۔ نائب شال اس میں معترض ہوا کہ خان صاحب کا حکم ہے کہ جو قافلہ جات آویں قلات میں بھیجے جاویں کہ خان صاحب براہ مولہ روانہ کرتے ہیں۔ اگر ہم اجازت جانے بولان کی دیویں تو خان صاحب ناراض ہوں گے۔ دریافت سے پایا گیا۔ فی شتر پر بارہ روپے شنگ یعنی فیس زکوٰۃ اور ۸ رنی شتر پر بابد بدرقی مقرر ہے۔ اگر برخلاف مرضی خانصاحب پیشتر فیصلہ کے اجازت جانے قافلہ جات براہ بولان بذمہ داری اقوام براہوی و مری دی جاوے تو خانصاحب کو ناگوار گذریگا اور شاید واسطے فیصلہ باہمی اور رضامندی فریقین کے محال ہوگا خصوص خانصاحب کا اپنا متعلقہ معاملہ تھا۔ اس باعث کمال دوراندیشی اور دانائی سے ازجانب صاحب بہادر اس معاملہ میں کچھ دست اندازی نہ ہوئی۔ سوداگران کو یہ جواب ملا کہ اپنے علاقہ میں خانصاحب والئے قلات اپنے اختیار سے حکم دے سکتا ہے ہم صرف واسطے صلاح کے آئے ہیں۔ پلیٹر سرانجام کاروبار بندوبست کے اس باب میں کچھ حکم نہیں دے سکتے۔

سوداگران کا اختیار رہے واپس اپنے مسکنات کو جاویں یا خانصاحب کے حکم پر قافلہ قلات کو لے جاویں۔

دوسرے دن سریاب میں واپس آئے۔ اس دن ازجانب خانصاحب ایک خریطہ آیا۔ جو مراسلہ اس طرف مرتومر از مقام سیوی کے جواب میں تھا۔ جو مراسلہ یہاں سے تحریر ہوا تھا وہ بذریعہ سواران پلیٹر پہنچنے سرداران امام بخش خان و جمالی خان کے بخدمت خان صاحب پہنچ گیا تھا۔

اس کے جواب میں خان صاحب نے مستعدی خود برانجام ہمراہ براہوئی اور توڑنا انجام کاان کے اوپر تحریر کیا یہ بھی لکھا کہ ہم نے اپنی فوج واسطے بیخ کنی اقوام براہوئی کے تعینات کی تھی۔ اب حسب تحریر آپ کے افواج کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ کچھ نقصان رسانی اقوام براہوئی کی نہ کریں گے اور لکھا کہ سردار نوردین سردار

Marfat.com

جہلاوان کو واسطے بندوبست وصولی مالیہ لس بیلہ ہم نے خود طلب کیا کہ وہ ہمارے پاس قلات میں پہنچ گیا اقوام سرداران براہوی نے جھوٹ کہا کہ نوردین ہمارے ساتھ ہم صلاح ہے۔

بعدازاں عرضی سرداران امام بخش خان و جمال خان تمنداران نیز از مقام قلات پہنچ گئی کہ خانصاحب ہماری بہت خاطر تواضع کی اور واسطے سرانجام جملہ امورات مستعد اور خوش ہے۔ تب طرف مستونگ کوچ ہوا۔

۲۲ر دسمبر ۵، ء مقام تیری۔ ایوم۔ ۱۵ میل۔ جب سرباب سے کوچ ہوا قریب دو میل وہی راستہ جو پہلے دشت سے آئے تھے۔ چلے بعد اس کے وہ راستہ بائیں طرف رہ گیا دہنی طرف دوسرا راستہ لیا بالکل صاف تھا۔ صرف ایک موقعہ پر تھوڑی اترائی تھی۔ شہر تیری میں پہنچے۔ تیری کا شہر خاص سردار ملا محمد خان کو خانصاحب سے معاف ملا تھا۔ اس کے گرداگرد چند بستیاں واقعہ ہیں۔ کل متعلق تیری کہانی ہیں۔ اکثرہ گاؤں براہوئی رئیسانی پھلی سردار ملا محمد خان کے ہیں۔

۲۳ر نغایت ۲۴ر دسمبر ۵، ء مستونگ۔ ۵ یوم۔ ۱۰ میل۔ جب تیری سے روانہ ہوئے بفاصلہ تین چار میل گرمسی اقوام محمد شہی براہوی کی ہے جو سردار محمد شہی کا اس موقعہ پہ رہتا تھا۔ لیکن بالفعل ویران ہے گرد و نواح میں آبادی بہت ہے مستونگ کی حدودات میں بھی آبادی بکثرت پائی گئی اور باغات بکثرت ہیں۔ پانی کا لابہت جریان ہے۔

عندالورود سلامی اتواپ حسب معمول ہوئی اور افواج موجودہ نے جو بقدر پچاس ساٹھ نفر پیادہ ہوگا سلامی دی اور جانشین نے چند بار بھوسہ اور لکڑی بطریق مہمانی پیش کیا کہ جملہ لشکر ملوچی و ملازمان میں تقسیم کیا گیا شام کو سرداران مزاری و لغاری معہ ملا فقیر محمد مستونی خانصاحب حاضر آئے اور خریطہ از جانب خانصاحب پیش کیا۔ جس کے دیکھنے سے پایا جاتا تھا۔ کہ خانصاحب واسطے انجام معاملہ براہوئی وغیرہ امورات حسب منشا سرکار انگریزی نہایت مستعد ہے۔ چنانچہ اس نے تحریر کیا کہ ہر جائیکہ منشاء آپ کا ہو ہم آکر ملاقات کریں گے دو تین دن اس جگہ مقام رہا کہ بارش باران ہوئی اور کچھ نمونہ برف کا بھی اترا مگر خیریت سے گذری۔ عندالحال احوال بیان سرداران اور مستونی سے از جانب خان صاحب نہایت تسکین پائی۔ مستونی نے گذارش کیا کہ اگرچہ خانصاحب ہر جائیکہ آپ فرمادیں تشریف لاویں گے۔ مگر بمد نظر تعظیم خانصاحب اگر آپ قلات میں تشریف لے چلیں تو بہتر ہوگا صاحب بہادر نے بھی بمد نظر تعظیم گدی نشینی خانصاحب خود قلات چلنے کا ارادہ کیا۔

Marfat.com

اکثرہ گلہ رسد اور سواران بلوچی یہاں واپس رخصت ہوئے کہ قلات میں قلت گھاس و لکڑی کی نہایت سنی جاتی تھی۔ بمعہ سرداران براہوی و ضلع خورد سواران رسالہ و کمپنی طرف قلات کوچ کیا اس موقع پر جملہ سواران و پیادگان ہمراہی قریب ۴ سو نفر ہوں گے۔

۲۸ دسمبر ۷۵ء گرد ایوم ۵ میل بعد حاضری کوچ ہوا۔ شام کو گرد پہنچے راستہ برابر ہموار اکور صاف ہے۔ گرد کا نام اس واسطے مشہور ہے کہ ایک فقیر ہندو نے بر سر راہ مکان بنایا تھا اور چند چاہان خام کھدوائے تھے۔ ان میں سے پانی نکلتا ہے گرد اس مصرکو ہندو لوگ نام دیتے تھے۔ اس جگہ کا نام گرد ہو گیا۔ بالفعل وہ مکان ویران ہے لیکن پانی چاہان میں موجود ہے۔ پانی چاہان شیریں نہیں نمکین ہے۔

ہم لوگوں کی قسمت سے پانی بارش کا موجود تھا۔ اس سے کار روائی ہوئی۔ اسی موقعہ کو کھڈ بھی نام دیتے ہیں باعث یہ ہے کہ اس کے قریب تھوڑے فاصلہ پر قریب پہاڑ ایک کھڈ ہے۔ اس واسطے کھڈ بھی مشہور ہے۔ اس جگہ گھاس لکڑی بطریق مہمانی از جانب خانصاحب ملی۔

۲۹ دسمبر ۷۵ء منگوچہ۔ ایوم ۱۶ میل۔ منزل گاہ سے کوچ ہوا راستہ صاف ہے۔ صرف ایک جگہ تھوڑی انرائی چڑھائی ہے۔ لیکن چنداں نہیں۔ اس موقع پر جہاں کچھ گھاٹی پہاڑ کی ہے۔ اقرام براہوی اور شاہ غاسی ولی محمد وزیر خانصاحب کی لڑائی ہوئی تھی اس موقعہ پر شاہ غاسی مذکور زخمی ہوا تھا۔ منگوچہ میں پہنچے۔ منگوچہ چھوٹا گاؤں ہے جس کے گرد اگرد بفاصلہ ایک ایک دو دو میل چند بستیات مختلف ہیں اس میں بھی اکثرہ براہوی لوگ رہتے ہیں زمین مملوکہ سردار ملا محمد خان کی بھی بہت ہے اس جگہ سے گھاس لکڑی از جانب خانصاحب بطریق مہمانی ملی۔

۳۰ دسمبر ۷۵ء قلات ۲۵ میل۔ صبح منگوچہ سے کوچ ہوا راستہ میں ایک جگہ کچھ انرائی چڑھائی ہے اور راستہ صاف ہے۔ وہاں سے چل کر بمقام زیارت جہاں ایک چشمہ پانی کا تازہ نکل رہا ہے۔ صاحبان بہادر نے حاضری کھائی۔ اس جگہ خانصاحب کی طرف سے دو پرتن شیرینی بطور ڈالی کے پہنچے اور خبر ملی کہ بیٹا خانصاحب کا واسطے استقبال راستہ میں آنے والا ہے۔ اسی وقت سواری روانہ ہوئی۔ قلات کے ایک میل کے فاصلہ پر میر محمد خان پسر کلان خانصاحب نے بمعہ ایک رجمنٹ رسالہ آکر ملاقات کی۔ صاحب بہادر نے نیچے اتر کر ان سے ہاتھ ملایا محمد خان وکیل اور فقیر محمد مستوفی ہمراہ تھے۔ رجمنٹ سواران نے سلامی فرجنٹ ہم کی ادکی صاحب بہادر نے حسب دستور ٹوپی اتار کر ان کی سلامی قبول فرمائی۔ بڑی شان و شوکت سے منزل گاہ پر رونق افروز ہوئے۔

Marfat.com

ہوئے۔ اس دن اسباب بوقت شام پہنچا خانصاحب سے ملاقات نہ ہو سکی۔

بغرض راہ سواری پر عندالاحوال نائب محمد خان وکیل نے صاحب بہادر سے سوال کیا کہ سندھ سے کوئی ٹپال آپ کو پہنچا۔ جس کے جواب میں کہا گیا کہ ہاں۔ اس سے پایا جاتا تھا۔ کہ جو چٹھیات از جانب کرنیل لاک صاحب بہادر و کرنیل میر یویدر صاحب بہادر بخدمت جناب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر پہنچتی رہتی تھیں وکیل اس سے آگاہ تھا۔ خانصاحب نے سات بار بھوسہ اور چند بار لکڑی بطریق مہمانی بھیجی اور برتن کھانے کے واسطے مہمان بلوچوں کے بھیجے۔ جو صرف برائے نام تھے۔

۳۱ دسمبر ۷۵ء مقام صبح کے دس بجے ہر سہ صاحبان نے بمعہ سرداران امام بخش خان و جمال خان اور راقم خانصاحب کے دربار میں جا کر قلات کی سپاہیان پلٹن نے سلامی دی اور صاحبان سے حاضرین جلسہ نے ملاقات کی۔ صرف تھوڑی دیر ملاقات اور بات چیت معمولی ہوئی واپس چلے آئے۔ خانصاحب نے کہا کہ ہم دو بجے بعد دوپہر واسطے ملاقات آپ کے پاس آویں گے۔ چنانچہ دو بجے خانصاحب آئے کمپنی پلٹن اور سواران حاضرین نے حسب دستور سلامی دی۔ دیرہ واسطے دربار کے فرش سے خوب آراستہ کیا گیا۔ صدر کرسی پر خانصاحب اور دہنے طرف ان کے کپتان وصلی صاحب اور بائیں طرف کپتان سنڈیمن صاحب بعد اس کے میر محمود خان و محمد اعظم صاحبزادگان اور ڈاکٹر طامن صاحب بہادر بیٹھے باقی سرداران ہر دو جانب نیچے فرش پر بیٹھے ہر ایک کی شناسائی کرائی اور سرداران فوج کی سلامی ہوئی۔ صرف تفریحاً بات چیت ہوتی رہی۔ ہر ایک حال خانصاحب دریافت رہے اور خانصاحب نے آٹھ کر اسلحہ وغیرہ سپاہیان پلٹن اور رسالہ کو دیکھا اور واپس چلے گئے

یکم جنوری ۱۸۷۹ء قلات ایوم۔ مقام۔ اس تاریخ دربار عام ہوا سرداران ذیل اس دربار میں موجود تھے۔

علاقہ سرکار انگریزی ہمراہی کپتان سنڈیمن صاحب بہادر

امام بخش خان تمندار مزاری۔ جمال خان تمندار لغاری

سکندر خان تمندار کھوسہ۔ غلام حیدر خان تمندار لنڈان

میرن خان تمندار دریشک۔ محمد مسو خان تنکانی۔ مزار خان

Marfat.com

تمندار لنڈان مسکونہ بٹی لنڈان احمد خان پسر تمندار لنڈان

ہتو رام سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر

سرداران براہوئی و مری جنکو کپتان سنڈیمن صاحب

علاقہ خانصاحب جو خود بجوار جانب خان صاحب

پیشتر جانے صاحب بہادر سے موجود تھے۔ میر محمود خان

فرزند کلان خان صاحب، شاہنواز خان فرزند خانصاحب

محمد اعظم خان فرزند خانصاحب۔ کرم خان بھانجہ خانصاحب

پسر سید خان ایتازئی گہور خان بھانجہ خانصاحب

عبداللہ خان افغان نورزئی۔ نواب محمد خان وکیل

ملا عطا محمد خان وزیر بہادر واسطے ملاقات و انجام ہمراہ

خان صاحب تلات آئے تھے۔ سردار ملا محمد خان رئیسانی

محمد اسد خان پسر سردار ملا محمد خان سردار اللہ ڈنہ خان کرد

شادی خان بنگل زئی محمد سید خان محمد شہی۔ جنبدہ خان

شہوانی یار محمد خان پسر اللہ دنہ خان کرد مہر اللہ خان بلور

حقیقی تمندار مری۔ میر ہزار خان سوتر تمندار مری گل محمد خان

پسر گامن خان سوتر تمندار مری کرم خان مقدم بجارانی مری

نہال خان مقدم بوہارانی مری گہور خان پسر تمندار بگٹی، ہیبت

خان مقدم مسوری بگٹی فتح خان مقدم نوتھانی بگٹی۔ رد گہہ

خان مقدم کلپر بجار خان برادر مقدم نوتھانی بلوچ خان پسر

تمندار کھیتران قادر بخش خان برادر زادہ تمندار کھیتران

دین محمد خان سوتر تمندار بزدار، شکاری مقدم بزدار۔ سردار

نوردین خان مینگل سردار جھلاوان عبداللطیف خان نائب

شال۔ ملا فقیر محمد خان متوفی قیصر خان موسیانی۔ سردار جھلاوان

Marfat.com

براہوئی فقیر محمد کمانیئر پلٹن۔ بخش خان کمانیئر پلٹن امام بخش
کمانیئر رسالہ۔ فتح شاہ کمانیئر رسالہ

کیفیت یہ ہے کہ خان صاحب نے قریب دس بجے دن کے محمد خان وکیل اپنے کو بخدمت صاحب بہادر ان کے ڈیرہ پر بھیج دیا۔ کپتان سنڈیمن صاحب بہادر بمعہ جملہ سرداران ملکی و پہاڑی ہمراہی خود قریب ۱۱ بجے روانہ ہوئے۔ جب ڈیوڑھی پر پہنچے گارد متعینہ نے سلامی کی اور لب فرش تک خود خانصاحب نے استقبال فرمایا اپنے دہنے طرف کپتان سنڈیمن صاحب بہادر کو کرسی نشین کیا۔ بائیں طرف فرزند ارجمند خانصاحب کے میر محمود خان ولیعہد زیب کرسی تھے۔ خود خانصاحب بھی صدر کرسی پر رونق افروز باقی سب سرداران اور رئیسان فرش پر اور سپاہیان گارد و کمانیئر فوج کمربستہ استادہ تھے۔ شاہ غاسی علی محمد المعروف علی جان تھا۔ جس کے ہاتھ ایک عصا ملبوس نقرہ تھا۔ طریق دربار یہ تھا کہ جب ہر ایک سردار یا کوئی بلوچ دربار میں آتا شاہ غاسی اس کو پیش کرتا اور وہ خانصاحب کے دست مبارک کو بوسہ دے کر اپنی آنکھوں پر رکھتا اور شاہ غاسی اس کو بجائے مناسب جانشین کرتا۔ جب سردار ملا محمد خان آیا حسب طریق قدیمانہ چند معتبرین نے راستہ میں جا کر استقبال کیا اور ہمراہ خود دربار میں لائے۔ خانصاحب خود استادہ ہو کر تعظیم کی اور خیر و عافیت معمولی پوچھی سب سرداران نے خانصاحب سے خیر و عافیت اور خانصاحب نے ان سے خیر و عافیت پوچھی۔

سردار امام بخش خان تمندار مزاری اور جمال خان تمندار لغاریاں کے آنے پر بھی خانصاحب نے نیم استادہ ہو کر تعظیم کی۔ باقی سرداران کے سامنے صرف سلام علیکم کا جواب و علیکم السلام بولے جب یہ جلسہ آراستہ ہو چکا کپتان سنڈیمن صاحب بہادر نے زبان مبارک سے ایک سپیچ فرمائی۔

اسپیچ کپتان سنڈیمن صاحب بہادر

اے خانصاحب بہادر والئے قلات وغیرہ سرداران و بلوچان حاضرین دربار آج بڑا مبارک روز ہے کہ خانصاحب والئے قلات و ممالک بلوچستان کے دربار میں اکثر سب سرداران وغیرہ بلوچان علاقہ سرکار انگریزی و قلات و کوہستان یک حاضر ہیں اور ہم بھی دربار میں شامل و موجود۔ نہایت خوشی

Marfat.com

اور شکر کا مقام ہے۔ اب میں باعث آنے اپنے کا اور منشار گورنمنٹ انگریزی کا بیان کرتا ہوں۔ گورنمنٹ انگریزی خان صاحب کو اپنا دوست اور خیر خواہ تصور کرتی ہے۔ گورنمنٹ کا منشار نہیں کہ ان کے علاقہ میں کچھ دست اندازی کریں۔ لیکن گورنمنٹ انگریزی کا یہ منشار ہے کہ امن ملک کا ہو اور ہمسایگان میں رابطہ اتحاد و سلوک قائم اور آمد و رفت تجارت بے خطرہ ہوتی رہے۔ چنانچہ مجھ کو گورنمنٹ عالیہ ہند نے اس منشار سے بھیجا کہ ہم براہ کرمتان مری درہ بولان میں جاکر تمام حالات فساد و تنازعات فیمابین مری و بگٹی یا درمیان ان کے اور افغانوں کے اور درمیان ان کے اور براہیوں کے دریافت کروں۔ جو تنازعات قابل رفع ہونے کے ہیں ان کو خود فیصلہ کروں۔ باقی کی رپورٹ مفصل سرکار میں بھیجوں نیز جو عام تعلقات فرقہ مری اور بگٹی کے ہمراہ گورنمنٹ قلات کے ہیں ان کی بابت بھی دریافت کر کے کیفیت لکھوں اور یہ بھی مجھ کو ہدایت ہے کہ درباب حفاظت سوداگری براہ درہ بولان مفصل دریافت کر کے بندوبست مناسب کشائش اس کا اور بعد تقسیم فیس مقررہ کے سرکار کو اطلاع دوں۔ جب میں کاہان میں پہنچا تمندار مری نے ارادہ مصالحت ہمراہ خانصاحب والئے قلات حسب رسم قدیمانہ اور بندوبست حفاظت سوداگری مرونہ بولان وغیرہ ظاہر کرنے کے بعد تحریر مختار نامہ مہراللہ خان برادر حقیقی دمیر ہزار خان و گل محمد خان برادر زادگان خود کو بمعہ مقدمان و سرکردگان تمن خود ہمارے ساتھ دیا۔

جب ہم قریب سرحد سیوی کے آئے سردار ملا محمد خان وغیرہ سرداران براہوی اینجانب کے پاس آئے۔ سلام کیا اور کہا کہ ہم حفاظت سوداگری بولان کے واسطے ذمہ دار ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارا خانصاحب کے ساتھ انجام کرایا جاوے۔ چنانچہ انہوں نے درخواست تحریری اینجانب کے پیش کی کہ جس کے مضمون سے بذریعہ مراسلہ و نیز زبان بذریعہ سرداران امام بخش خان و جمال خان بخدمت خانصاحب اطلاع دی گئی۔ جس پر خانصاحب نے اپنی مستعدی اور خوشنودی ظاہر فرمائی اور فقیر محمد مستوفی کو بمعہ خریطہ ہمارے پاس بھیج دیا بموجب منشار خانصاحب اینجانب خود قلات میں آیا اور سب سردار لوگوں کو ان کے دروازہ پر لایا کہ سب حاضر و موجود دربار ہیں۔ زیادہ اس سے اب اختیار خانصاحب کے ہے۔

بیان سردار محمد خان

رئیسانی سردار سراوان اے خانصاحب ہم لوگ آپ کے اولس یعنی رعایا ہیں۔ اور آپ کے

Marfat.com

دروازہ پر چل کر آئے ہیں۔ آپ ہمارے حاکم اور مالک ہو۔ صرف آپ سے مہربانی اور عفو کی امید رکھتے ہیں۔ گذشتہ زمانہ میں جو ہوا سو ہر ایک کی اپنی تقدیر سے تھا۔ اب سوائے رحم طلبی کے ہمارا کوئی اور سوال نہیں۔

جواب خانصاحب بہادر واسطے قلات۔ سرکار انگریزی ہمارا بادشاہ ہے اور ہم اس کے تابعین میں ہے۔ اس کے آگے ہم کو کچھ عدول نہیں مال و ملک و سر اُن کا ہے۔ اگر ان کو بکار ہے۔ ہم کو بکار نہیں یہ ملک ہمیشہ جب سے ہمارے بزرگان کو نصیب ہو ازیر سایہ کسی نہ کسی بادشاہ کے چلا آیا ہے۔ بسر خود کبھی نہیں رہا جب سے سرکار انگریزی اس ملک میں آئی زیر سایہ بادشاہت انگریزی کے چلا آیا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے سرکار انگریزی نے ہاتھ اٹھا لیا۔ ہماری دانست میں از جانب ہمارے کچھ قصور بحق سرکار انگریزی کیوں ہم سے دستبردار ہوئی۔ جیسی حالت میں بالفعل یہ معاملہ ہے ضروری تھا کہ میں کسی اور بادشاہ یا واسطے ملک کو دیکھتا جیسا امیر کابل سے یا ایران کے بادشاہ سے لیکن میں اسی امید میں رہا کہ سرکار انگریزی ہماری قدیمی بادشاہ ہے۔ اور وہ دور اندیش و عاقبت بین ہے ضرور سرکار ایک دن ہم کو رو برو طلب کر کے دریافت حال کرے گی۔ اور اب آپ تشریف لائے ہیں اگر آپ حکماً فرماتے ہیں تو مجھ کو کچھ عذر نہیں جو حکم سرکار انگریزی کا ہو تعمیل کریں گے اگر صلاحاً ہے۔ درباب درہ بولان آمد و رفت تجارت اگر میری صلاح لی جاوے تو بولان کا کھولنا کچھ ضرورت نہیں۔ بدستور بند رہے۔ آمد و رفت سوداگران براہ مولہ کے ہوا کرے۔ براہ مولہ جو قافلہ جات آویں گے ہم حفاظت کر سکتے ہیں۔ اور ذمہ دار رہیں گے۔ اگر سرکار کا منشا ہے کہ بہر حال بولان کھولا جاوے تو ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ صرف اس قدر ہوگا کہ ہمارا ایک تھانہ شالکوٹ میں اور ثانی ڈھاڈر میں رہتا ہے یہ دونوں جس قدر ہو سکے گا مدد دیویں گے۔ پشین کوئٹہ میں فوج رہتی تھی اب وہ شہر ویران ہو گیا ہے۔ فوج وہاں نہیں رہ سکتی کہ فوج کے واسطے نہایت تکلیف ہوگی۔ بولان کو ہم نے بند نہیں کیا میر بوید صاحب و ہیریسن صاحب نے ہر جگہ مشتہر کیا کہ بولان بند ہے کوئی اس راستہ سے نہ جاوے۔ چنانچہ قندھار میں بھی منادی ہوئی تھی۔ تب ہم نے فوج واپس منگوالی۔ بندوبست اقوام مری وغیرہ کا جو متعلق بولان میں۔ جن سے سوداگری بولان کو نقصان پہنچا ہے۔ آپ کے اختیار میں ہے آپ اپنی ذمہ داری پر کرو۔ ہم اپنا تنگ اور بدرقی بدستور برابر لیویں گے۔ لیکن بابت نقصان قافلہ مردہ بولان ہماری ذمہ داری ہوگی ہم ایسا جانتے ہیں کہ مری کا بندوبست سوائے تلوار کے نہ ہوگا۔

درباب انجام ساتھ اوس کے جو انجام رو بروئے میری وبیدر صاحب بہادر پیش ہوا تھا۔ اب

Marfat.com

بھی ہم اس پر قائم ہیں جو ساتواں حصہ آمدنی سنگ اور بدرقی قافلہ جات بولان سے سردار ملا محمد خان کو دلوایا اگرچہ ہماری مرضی کے برخلاف تھا۔ مگر لاچار اب بھی منظور کریں گے۔ جو روپیہ بابت عوضانہ نقصان مال و جائداد رعیت ہماری کا ذمہ اقوام براہوی کے لگایا گیا۔ اب تک اس میں سے صرف تھوڑا ادا ہوا بہت باقی ہے جب سابقہ فیصلہ بحال ہے اس شرط کا ایفا ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں تعمیل اس شرط کی کبھی ممکن نہیں یعنی جو روپیہ عوضانہ مال جائیداد رعایا ذمہ براہوی عائد کیا گیا ان کی اولاد سے بھی ادائی نہ ہو سکے گی لیکن جس حالت میں فیصلہ میں یہ شرط قائم ہوئی اس کا ایفا چاہیئے اگر اس بات پر کچھ لحاظ ہونا تھا کہ ممکن ہے یا نہیں اس وقت لحاظ کرنا چاہیئے تھا اب جب کہ سابقہ فیصلہ بحال ہے سب شرائط پر پوری تعمیل ہونا چاہیئے۔ جس کے سامنے یہ فیصلہ ہوا وہ ہمارا جوابدار ہے۔ بروقت فیصلہ مذکورہ کچھ کافی غور نہیں ہوا جیسا کہ جو مال مسروقہ ہمارا بجنس پاس مردمان براہوی کے موجود تھا۔ ہم کو کچھ نہ دلوایا گیا ہمارے واسطے نہایت موقعہ رنج کا تھا کہ بجنسہٖ ہمارا مال براہوی لوگوں کے پاس ظاہراً موجود ہو ہم ان سے نہ لے سکیں۔ کس طرح ہم کو گذشتہ رنج فراموش ہو سکتا تھا۔

سوال از جانب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر اگر آپ کا ایسا منشاء تھا جو آپ نے آج بیان کیا یعنی بولان کے کھولنے کا نہیں اور واسطے فیصلہ ہمراہ اقوام براہوی اب ایک امر غیر ممکن التعمیل کا ایفاء چاہتے ہیں۔ پس ہم کو کیوں بلایا۔

جواب خانصاحب آپ کو بے شک۔ ملاقات کے واسطے ہم نے بلایا اگر آپ ہماری صلاح پوچھتے ہیں تو ہم صلاحًا کہتے ہیں کہ جواب ہمارا مذکورہ بالا ہے اگر آپ کوئی خاص حکم اور اختیارات ملاقات کے باب میں رکھتے ہیں تو فرما دیں حکم سرکار سے ہم کو عدول نہیں۔

سوال۔ از جناب سردار امام بخش خان و جمال خان پہلے جب ہم لوگ آئے آپ کے مجاز میں ایسے تعرض نہیں پائے جاتے تھے آپ نے صاف کہہ دیا کہ بندوبست بولان و کرنا انجام ہمراہ اقوام براہوی وغیرہ جو منشاء سرکار کا ہے ہم کو بہ سر و چشم قبول و منظور ہے۔ بلکہ یہ بھی کہہ دیا کہ اگر سرکار انگریزی کا ایک پیادہ ہم کو جہاں طلب کرے ہم حاضر ہوں گے۔

جواب۔ بے شک ہم نے ایسا کہہ دیا خانصاحب منکر ہونے والا نہیں۔ تم لوگوں کو ہم نے کہا تھا۔ وہی جا کر پیغام دیا ہوگا۔ تم لوگ مت خوف کرو۔ ہم خوف کرنے والا نہیں ہے۔ تمہارے

Marfat.com

جانے سے بعد ہم کو کچھ وجہ تامل معلوم ہوئی اس دن وقت تنگ ہوگیا تھا۔ بعد اس قدر گفتگو کے جلسہ برخواست ہوا گویا کہ خانصاحب کی نسبت جیسا امیدان کے مراسلات اور پیغامات سے تھی اس ملاقات پہ کچھ کم اُمیدی ہوئی۔

۲ر جنوری ۱۸۷۶ء خانصاحب بہادر نے خود بخود کہلا بھیجا کہ ہم واسطے ملاقات کے بوقت چار بجے بعد دوپہر آویں گے۔ چنانچہ بمعہ مصاحبان دربار و افسران فوج کے آئے۔ صرف خانصاحب اور میر محمود خان پسر کلاں ان کا سواری اسپان پہ باقی سب لوگ پیدل مصاحب و افسر فوج کے آگے سپاہیان پلٹن پیچھے۔ جب داخل خیمہ ہوئے اور سب لوگ علیحدہ کئے گئے۔ صرف چند اشخاص خاص الخاص جانبین سے بیچ رہے اور گفتگو شروع ہوئی۔

از جانب خانصاحب

خود خانصاحب۔ میر محمود خان پسر شش نائب محمد خان وکیل۔

فقیر محمد مستوفی

از جانب سرکار انگریزی

کپتان سنڈیمن صاحب بہادر سردار امام بخش خان

سردار جمال خان۔ لالہ ہتورام سپرنٹنڈنٹ

اول کپتان سنڈیمن صاحب بہادر نے سوال کیا کہ خانصاحب کیا وجہ ہے کہ کل آپ نے برخلاف اپنے مراسلہ جات کے جو پیشتر آنے ملاقات سے ہمارے نام تحریر فرماتے رہے اور بیان اپنے مستوفی فقیر محمد و ہمارے سرداران کے انجام اقوام برا ہوئی اور کشائش درہ بولان سے پہلو تہی ظاہر کی باوجودیکہ ظاہراً ان امور میں آپ کے واسطے فائدہ معلوم ہوتا ہے آپ سچ سچ کہہ دیویں۔

جواب: خانصاحب۔ اوّل آپ فرمایئے کہ آپ کو اس فیصلہ میں کیا اختیار ہے ہم نے سنا ہے کہ آپ صرف واسطے دریافت حال بولان کے آئے تھے۔

جواب: کپتان سنڈیمن صاحب۔ بے شک لیکن بندوبست بولان کا سوائے فیصلہ فیمابین آپ کے اور اقوام برا ہوئی کے ہونا ممکن نہیں (یادداشت اس موقعہ پہ قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور محمد خان وکیل

Marfat.com

کی طرف اشارہ کر سکے کہا کہ کہاں ہے ہمارا وکیل۔

خانصاحب: ہم سچ کہتے ہیں ہم کو کسی کا کچھ خوف نہیں ہم اپنے ملک کے بادشاہ ہیں بادشاہ کو لازم ہے سچ کہے جھوٹ مت بولے۔ اگرچہ ہمارا وکیل سچ کہنے سے ڈرتا ہے اس کو اپنے بیٹے پیرجان کا لحاظ ہوتا ہے، لیکن ہم کو کچھ خوف نہیں اور اس کا بوجھ ہماری پشت پر ہے۔ ہم کو بذریعہ پیرجان پسر وکیل محمد خان جو شاہ پور میں قریب حبیب آباد رہتا ہے خبر ملی ہے کہ آپ کو ایسے معاملات میں دست اندازی کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ آپ کے نام بھی کئی چٹھیات از جانب صاحبان سندھ آئی ہوں گی۔ ہم آپ کو اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ صاحبان سندھ کی ہم کو کچھ پرواہ نہیں اب تک جو ہمارا معاملہ متعلق ان لوگوں کے رہا۔ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ سرکار انگریزی سے ہماری خط و کتابت بھی بند ہے۔ لیکن پیشتر ہمارا تعلق حبیب آباد سے رہا اب تک ہم کو مفصل منشاء سرکار انگریزی کا معلوم نہیں کہ سرکار کا کیا منشاء ہے ہم خوش ہیں۔ اگر ہماری آمدرفت و خط و کتابت براہ پنجاب کے سرکار انگریزی کے ساتھ کشادہ ہو جاوے مگر میں چاہتا ہوں کہ سرکار انگریزی کو اپنے گذشتہ حالات اور باعث وقوع تفاوت طریقہ اتحاد بہ سرکار انگریزی مطلع کروں اور سرکار مجھ کو اپنے منشاء سے مفصل اطلاع دیوے کہ در باب انجام و بولان اور ہمارے معاملات کے اس کا کیا منشاء ہے جو سرکار کا فرمان ہے ہم کو بر سر و چشم قبول و منظور ہے ہم اس سے کچھ فرق نہ کرینگے ہم کو افسوس ہے کہ اب تک سرکار کا کوئی کام نہیں پڑا۔ اگر کوئی خدمت پڑتی سرکار متصف ہوتی اور یہ بھی ہم جانتے ہیں اس بولان کے ساتھ سرکار کو بڑا مطلب ہے۔ اور جب ہم نے سکھر میں جنرل گورنمنٹ صاحب بہادر سے ملاقات کی ہم نے صاحب بہادر کی زبان سے سنا تھا کہ ڈھاڈر تک ریل بنے گی۔ بادشاہوں کے خیالات بہت طویل ہوتے ہیں معلوم نہیں کب ہوگا۔ لیکن ضرور ہوگا اور سرکار کا جو مطلب اس طرح سے ہم کو بخوبی معلوم ہے کہ امید ہے کہ سرکار ضرور ہماری مدد کرے گی۔ جیسا امیر شیر علی خان سے کرتی ہے ہم اس سے کم نہیں ہم اپنے ملک کے بادشاہ ہیں۔ قرین مصلحت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک خریطہ اپنا بخدمت جناب گورنر جنرل صاحب بہادر وائس رائے کشور ہند اور ثانی موسومہ جناب لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب باستظہار شکریہ اصدار الطاف شاہانہ جناب ممدوحین و مستعدی خود بر منشاء و فرمان سرکار انگریزی و رفع تنازعات باہمی و استدعا حاضری خود بشرط طلب داشت و بیان حالات عند الملاقات اگر سرکار لندن میں طلب کرے گی۔ ہم جائیں گے کلکتہ کیا دور ہے۔ لیکن بدون طلب داشت

Marfat.com

ہم نہیں جاتے آگے بھی دو دفعہ ہم گئے۔ ہماری کچھ عزت نہ ہوئی۔ معرفت آپ کے ارسال کروں جو جواب اس کا سرکار سے آوے گا۔ اس پر تعمیل کروں گا جو حال آپ نے اس علاقے کا بچشم خود دیکھا اور دریافت کیا آپ بھی بخدمت سرکار عرض کر دیویں۔ جو حکم سرکار سے آوے مجھ کو مطلع کریں۔ تعمیل احکام سرکار میں تار موئے تفاوت نہ ہوگا۔

۱۔ بعد اصدار جواب سرکار عالیہ آپ واسطے صلاح و سرانجام امورات بالا کے ڈھاڈر میں یا جہاں فرماویں گے اینجانب متفق و ملاقی ہوگا۔ اور بصلاح آپ کے فیصلہ پختہ قرار پائے گا۔ بالفعل اینجانب کل دربار میں سرداران براہوئی اور مری کو تسکین دیویں گے کہ وہ لوگ آرام سے رہیں گے۔ کچھ بدی بدکاری علاقہ ریاست ہماری کی نہ کریں گے۔ نہ ہمارے ملازموں کی طرف سے بحق ان کے کچھ زیادتی نقصان ہوگا۔ چونکہ وقت تھوڑا تھا بعد اس قدر گفتگو امروزہ سے ایسا پایا گیا کہ خانصاحب سرانجام جملہ امورات کی چاہتا ہے۔ بہتر بلکہ واجب ہے کہ مفصل منشاء سرکار عالیہ کا ظاہراً و مشروحاً اس پر انکشاف ہو جاوے تاکہ بعد فیصلہ کچھ جائے اعتراض یا خلل کی نہ رہے۔

۳ جنوری۔ بعد دس بجے صاحب بہادر خود خانصاحب کے دربار میں تشریف لے گئے اور جملہ سرداران بلوچی علاقہ خود و پہاڑی و براہوئی کو حاضر دربار کیا۔ دربار عام ہوا۔ بعد آراستگی دربار و معمولی مزاج پرسی و استفسار حال ایک دوسرے کے خانصاحب نے بجانب سردار ملا محمد خان وغیرہ سرداران براہوی مخاطب ہو کر زبان مبارک سے تقریر فرمائی۔

اسپیچ خانصاحب بحق سرداران براہوئی

اے سردار ملا محمد خان وغیرہ سرداران براہوئی۔ چونکہ تم لوگ ہمارے امیر اور اولس تھے۔ اتفاقاً و تقدیراً عرصہ معہ ۱۷ برس کا ہوا کہ فیما بین تمہارے اور ہمارے صورت نزاع و نااتفاقی کی پیدا ہو گئی ہر دو جانب سے واسطے نقصان رسانی ایک دوسرے کے متواتراً کوشش ہوتی رہی اور دونوں طرف کا نقصان ہوا۔ لیکن خیال کرو کہ تمہارا ارث ہم لوگوں ہم لوگوں کو کسی طرح نہیں پہنچ سکتا۔ اور تمہارے بالکل نیست ہونے سے خانصاحب کو کچھ فائدہ نہیں بلکہ خانصاحب تم

Marfat.com

لوگوں کو بازو اور عضو سمجھتا ہے۔ کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ اپنے کسی عضو کو ایذا دیوے۔ لیکن جب بازو یا کوئی عضو خراب ہو کر لاعلاج ہو جاوے مجبوراً سوائے کاٹ ڈالنے کے اور کوئی چارہ نہیں پس اگر تم لوگ ہماری خیر خواہی اور تابعداری میں راہ راست پر چلو گے تو اینجانب کو ہرگز ارادہ ایذا رسانی اور سختی کا تمہارے ساتھ نہیں گذشتہ زمانہ میں جو کچھ ہوا سو ہوا خانصاحب اپنی تقدیر سے سمجھتا ہے۔ عرصہ چار سال سے کرنل میریویدر صاحب بہادر گویا کہ سرکار انگریزی کے سامنے تمہارا فیصلہ ہوا۔ اینجانب اب تک اس فیصلہ پر قائم ہے۔ ہم سردار لوگوں کی طرف سے کچھ دق ہوئے۔ لیکن ہم نے نہیں کیا اب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر درمیان آئے گویا کہ پھر سرکار انگریزی کے سامنے ہے آئچہ گذشت گذشت برائے آئندہ پھر سے بموجب دستور قدیمانہ اینجانب رفع تنازعات پر قائم ہے۔ لیکن چند امور بخدمت سرکار انگریزی تحریر کئے ہیں۔ جب تک جواب آتا ہے تم لوگ آرام سے رہو۔ ہمارے ملازمان کی طرف سے کچھ زیادتی نہ ہوگی۔ بروقت ورود جواب سرکار معرفت کپتان سنڈیمن صاحب بہادر تصفیہ کامل عمل میں آوے گا۔

جواب، سردار محمد خان آپ ہمارے حاکم اور ہم اولس ہیں۔ ہمارے مقسوم میں ایسا تھا کہ اب تک آپ کے دروازہ سے محروم رہے آئچہ گذشت اب آپ کے دروازہ پر آئے امیدرحم و پرورش رکھتے ہیں آئندہ آپ مالک ہو۔

اسپیچ خانصاحب

بحق سردار مقدمان مری۔ اے سرداران و مقدمان مری قدیم سے تم ہمارا اور کس اور راج تھے پیشتر خانصاحب تم کو اپنا خیر خواہ تصور کرتا تھا۔ پھر تمہارے میں عادات چوری کی زیادہ پھیل گئی کہ رعایا خانصاحب پر دست دزدی دراز کیا تب تم کو چور تصور کیا جاتا تھا۔ جب سے ہماری فوج کے ساتھ مقابلہ کر کے ہماری توپ چھین لی تب سے تم کو نمک حرام تصور کیا گیا ہے۔ لیکن اب تم کو کپتان سنڈیمن صاحب بہادر ہمارے پاس لائے ہیں۔ ہم گذشتہ قصورات معاف کرتے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ آئندہ آرام سے رہو اگر اپنا چلن چال درست کیا تو خانصاحب اور کپتان سنڈیمن صاحب بہادر دونوں

Marfat.com

متفق ہو کر تم کو ایسی سزا دیویں گے کہ ہمیشہ یاد رہے گی۔

کپتان

سنڈیمن صاحب بہادر۔ بیشک باوجود مہربانی اور سلوک و بحالی قدیمانہ حق و دستور کے تم لوگوں نے بدی بدکاری ملک خانصاحب سے ہاتھ نہ روکا پس لاچار ہم بھی خانصاحب کے ساتھ شامل ہو جاویں گے۔ اور تم کو خوب سزا دلویں گے۔

جواب۔ میر ہزار خان سوتہ تمندار مری۔ خانصاحب آپ بجا فرماتے ہیں اگر باوجود مہربانی اور انجام کوئی بدی کرے گا سزا پاوے گا۔

جواب کرم خان۔ خانصاحب بجا فرماتے ہیں۔ لیکن جو ہمارا قدیمانہ معمول سرکار خانصاحب سے ملتا تھا۔ وہ کیوں بند ہے۔ اس کی حقیر سی چاہتے ہیں۔

کپتان سنڈیمن صاحب بہادر۔ خانصاحب یہ بات قابل غور ہے اس پہ توجہ لازم ہے۔

جواب، خانصاحب۔ بیشک جب شاہنواز خان کے تھوئیں میر محراب خان تھا۔ دین محمد خان تمندار مری ہمراہ خانصاحب حاضر رہا اور مدد دی اس سبب شہر تنیہ کا بطور جاگیر تمندار مری کو از طرف خانصاحب دیا گیا۔ لیکن بعد اس کے بسبب بد افعال مری کے بند ہوا۔ اب اگر مری لوگ نے اپنا چلن چال درست کیا اور خیر خواہی میں ثابت قدم رہے تب بموجب دستور قدیمانہ از جانب خانصاحب مہربانی ہوگی۔

نہال خان لوہارانی مری۔ تم ہمارے حاکم ہو۔ ہم تمہارے راج میں ہمارے خراب کرنے کا خیال مت کرو اگر ہم خراب ہو گئے آپ کا نقصان ہوگا۔ اگر کچھ قدرے کم عقلی سے کسی طائفہ سے قصور ہو جائے تو معاف کریں۔

کرم خان مقدم۔ اگر ہم کو خراب کیا تو تم بھی خراب ہو گے۔

جواب خانصاحب، اس کا زیادہ جواب ہم نہیں دیتے کہ اس وقت دربار عام ہے کیا وجہ ہے کہ تم لوگ بدی کرو اور خانصاحب نیکی کریں۔

اس گفتگو کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ آج کی کارروائی سے اقوام مری کو ضرور خیال ہوا کہ اب سوائے ک

Marfat.com

کرنے عادات بدی بدکاری کے گذران مشکل ہو گی کہ کپتان سنڈیمن صاحب بہادر اور خانصاحب ایک صلاح ہو گئے جب سب طرف سے اتفاق اور زور کامل ہو گا تب لاچار گوشہ پکڑنا ہے۔

سوچا یا جاتا تھا کہ سرداران اور بڑے مقدمان روکنے بدی بدکاری میں کوشش کریں گے اگرچہ وہ تامل میں تھے کہ چھوٹی چوری کا بند کرنا کچھ عرصہ تک مشکل ہو گا۔ لیکن خیال کرتے تھے کہ شکر کشی اور زور سے بند ہو گا۔ عام جلسہ برخاست ہو گیا۔

تنہائی میں کپتان سنڈیمن صاحب بہادر و کپتان ویلی صاحب بہادر نے خانصاحب کے ساتھ بات چیت پرشیدہ کی سوائے دونوں صاحبان موصوف اور خانصاحب کے اور کوئی درمیان میں نہیں تھا۔

مقتضی القیاس ہے کہ خانصاحب نے کچھ اپنا حال جو لائق انکشاف نہ تھا واسطے گذارش سرکار عالیہ ہند کے بطور پیغام کے بیان کیا۔ چنانچہ بعد اس کے جو خریطہ موسومہ جناب گورنر جنرل صاحب بہادر کے دیا اس میں ذکر کیا کہ شمہ از حالات خود میں نے بخدمت جناب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر گذارش کیا ہے کہ آپ کو عرض کر دیونگے۔

عندالبر خواستگی دربار خانصاحب نے یہ فرمایا کہ کل ہم واسطے ملاقات رخصتانہ آپ کے پاس آویں گے اور خریطہ جات ہمراہ لاکر سپرد کریں گے۔

۴۔ جنوری ۱۸۷۷ء خانصاحب نے ایک عرضی از جانب عبدالعزیز نائب بھاگ کے بھیج دی۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ براہوی لوگ جو بمقام شوری متوقف تھے اور کچھ دزدی اور نقصان رسانی خوشہ وغیرہ کی تھی پلٹن نے جاکر ان کی بستیات پر حملہ کیا دس بارہ نفر از جانب براہوی قتل ہوئے اور مال واسباب ان کا غارت کر کے لائے ہیں اور ان کے مارنے میں کچھ صرفہ نہیں کیا از جانب پلٹن صرف چند نفر زخمی ہوئے۔ اس حال کے سننے سے صاحب بہادر کو افسوس ہوا اور سب حالات گذشتہ اور آئندہ پر غور کی گئی تو از جانب خانصاحب بہادر معاملہ قابل اطمینان نہ ٹھہرا سردار ملا محمد خان وغیرہ سرداران سرامان جب حاضر ہوئے باطلاع حال مندرجہ بالا ان لوگوں نے ایسا کہا۔ کہ خان ناقائم مجازہ ہیں۔ اور اس کے سخن پر کچھ اعتبار نہیں اس نے دیدہ دانستہ ہمارے لوگوں کو نقصان پہنچایا ہے خیریت شکر الحمدللہ کہ از جانب خانصاحب پیش دستی اور خلاف وعدہ ہوا ہم نے کوئی خلاف ورزی نہیں کی۔ ورنہ پیش سرکار شرمسار ہوتے۔ بعد چلے جاتے

Marfat.com

سرداران براہوئی صاحب بہادر نے حکم کوچ کا دیا قریب کوچ ہونے کے تھا کہ حسب اقرار سابق گذشتہ بوقت چار بجے خانصاحب واسطے ملاقات اخیر تشریف لائے۔ بعد تعظیم معمولی جب کرسیوں پہ رونق افروز ہوئے خانصاحب نے صاحب بہادر سے مزاج پرسی کی حالت میں فرمایا کہ مزاج خوش ہے صاحب بہادر نے جواب دیا کہ نہیں مزاج کس طرح خوش ہو۔ جب ایسی خبر سننے میں آئی جو نہایت خوفناک ہے خانصاحب آپ فرماؤ کہ ہم آپ کی طلبداشت پہ یہاں آگئے آپ کو منشاء درخواست انجام سرداران سے صاف مطلع کیا گیا تھا اور درج ہوا تھا کہ براہوئی لوگوں نے ظہور نتیجہ اس مقدمہ تک اپنے لوگوں کو بدی بدکاری سے روکا ہے اگر آپ کا منشا انجام کا ہے آپ بھی اپنی فوج کو روکیں گے آپ نے اپنے مراسلہ میں صاف درج فرمایا کہ ہم انجام سابقہ پہ قائم اور مستعد ہیں اور اپنی فوج کو نقصان رسانی اقوام براہوی سے ممانعت کر دیا ہے۔ خصوص ہم اور دیگر جملہ بلوچ لوگ و سرداران براہوی تمہارے خاص دیرہ پہ بطریق مہمان حاضر تھے کسی مذہب میں کیا مہذب کیا مسلمان کیا عیسائی کیا کرتی ہو جائز نہیں کہ مہمانوں سے ایسا سلوک کیا جاوئے۔ یعنی لشکر مندگان ان کو جو بھروسہ میں ہوں برخلاف عہد ایسا نقصان ملے پس ہم اور باتوں میں کیا امید اور اطمینان کر سکتے ہیں۔

جواب خانصاحب۔ صاحب آپ خفا نہ ہوں بیشک ایسا ہو گیا اور ہماری فوج نے بلاحکم ہمارے کے نہیں کیا۔ ہم نے فوج کو اسی واسطے بھیج دیا تھا جب براہوی لوگوں نے چوری خوشہ وغیرہ کیا کس طرح فوج ان کی سزا رسانی نہ کرتی بلکہ ہم نہیں کہہ سکتے شاید کچھ اور بھی ہوا ہو۔ نہ آئندہ کے واسطے ہم ایسا وعدہ دے سکتے ہیں۔

کپتان سنڈیمن صاحب۔ ہم خفا نہیں لیکن ہم افسوس میں ہیں اگر کچھ چوری خوشہ وغیرہ براہوی لوگوں نے کیا تھا تو چاہیئے تھا کہ سرداران براہوی کا جواب لیا جاتا نہ فوج کشی اس قدر خفیف معاملہ میں کی جاتی خصوص آئندہ کے واسطے بھی کوئی تدبیر روکنے کی نہیں دیکھتے تو پس اینجانب کوئی صورت انجام نہیں دیکھتے۔

جواب۔ درست صورت یہ تھی جو بیان کردی گئی سوائے سزا رسانی کے براہوئی لوگوں کا کس طرح بندوبست ہو سکتا ہے۔ خصوص کل ہمارا ارادہ ہے کہ ہمراہ سردار لورڈین فوج اوپر گہہ رخان زہری بھیجیں گا کہ قافلہ جات مردنہ راستہ مولہ میں وہ کچھ حرکت کرتا ہے اور فقیر محمد سردار بیز نجو پہ فوج بھیجنا ہے ایسا ہم کس طرح بلا سزا رسانی ایسے لوگوں کے حکومت کر سکتا ہے۔ حکومت سوا زور کے نہیں ہوتی

Marfat.com

جیسا امیر کابل کرتا ہے ہم اور بادشاہ کرتے ہیں۔ ہم بھی اپنے ملک کے بادشاہ ہیں۔ ہمارا اختیار ہے کسی کو توپ سے اڑا دیں یا مار ڈالیں۔

کپتان سنڈیمن صاحب۔ درست آپ اپنے ملک کے حاکم ہیں۔ اگر آپ بلا مدد سرکار انگریزی کے اپنے زورِ تلوار کے ساتھ حکومت کرنی چاہتے ہیں تو آپ کو اختیار ہے سرکار کی مدد سوائے صلاح اور انجام وامن ملک اور کیا ہو سکتی ہے۔

جواب۔ آپ اس وقت بجائے سرکار موجود ہیں اپنے زور کی بابت ہم کچھ بیان نہیں کر سکتے اور ہم کو امید ہے کہ سرکار بھی ہم کو زور میں کچھ مدد دیوے گی۔

کپتان سنڈیمن صاحب بہادر۔ پس اب بابت درہ بولان و مری وغیرہ آپ کا کیا ارادہ ہے۔

جواب: ہمارا منشاء وہی ہے جو پہلے روز یعنی یکم جنوری ۱۸۷۶ء بیان کر دیا تھا کہ بدون زور تلوار کے ممکن نہیں۔

القصہ اب وہ دونوں خریطہ جات لایا ہوں آپ اپنی معرفت پہنچا دیویں گے یا نہیں۔

جواب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر بے شک ہم پہنچا دیں گے لیکن زیادہ اس سے کچھ مدد نہیں دے سکتے جب کہ صورت معاملہ دگرگوں ہو گئی ہے۔ جو حال ہماری دانست میں راست اور درست معلوم ہوگا ہم سرکار کو گذارش کریں گے۔

جواب۔ خانصاحب آپ کو اختیار ہے جو حال دیکھا اور سنا ہے بخدمت سرکار اطلاع دیویں۔ مگر مراسلہ جات ہمارے ضرور بخدمت سرکار پہنچا دیویں اور یہ بھی خانصاحب نے کہا کہ اس وقت کوچ کرنا مناسب نہیں سو کوچ ملتوی ہو گیا۔ اغلب تھا کہ شاید خانصاحب موقعہ رنجش اور کوچ کا دیکھ کر واپس دینے مال مسروقہ رہائی قیدیاں کے واسطے خود بخود کہے گا۔ مگر خانصاحب نے کچھ نہ کہا بلکہ اپنے وکیل کی طرف رخ کر کے یہ کہا کہ یہ تھوڑی بات ہے اس پر صاحب ناراض ہوتا ہے۔ اگر کل ہم اسی اپنے سردار کو جو نافرمان ہو گا مار ڈالیں گے صاحب زیادہ ناراض ہوگا ہم کس طرح رضامند کر سکتے ہیں۔ مابین اس گفتگو کے وقت نماز کا ہو گیا۔

صاحب بہادر باہر تشریف لے گئے۔ راقم بھی باہر تھا امام بخش خان کے بیان سے سنا گیا کہ واسطے واپسی مال کہا گیا ہے۔ لیکن خانصاحب انکار پر ہے بعد اس قدر کارروائی کے جلسہ برخواست ہوا۔ خانصاحب طرف خود تشریف لے گئے۔

Marfat.com

۵ رجنوری۔ جوہان۔ ۲ ریوم ۔ ۲۵ میل صبح کوچ ہوا براہ رود بار راستہ پہلے صاف رہا بفاصلہ تخمیناً چودہ میل ایک موقعہ پہ کالا پانی جاری اور آبادی زراعت کی ہے اس کو کشان بولتے ہیں۔ وہاں سے آگے روانہ ہو کر بفاصلہ پانچ چھ میل ایک جگہ کالا پانی جاری تھا وہاں صاحبان بہادر نے حاضری کھائی اب یہاں سے کچھ چڑھائی شروع ہوئی اور تھوڑا سا پتھر بھی تھا راستہ پہ ایک موقعہ پہ ایک جگہ زیارت کی ہے۔ جہاں ایک نشان باندھا ہوا ہے براہوئی وغیرہ لوگ ایسا بیان کرتے ہیں کہ یہ زیارت گاہ علی مرتضےٰ علیہ وسلم کی ہے کہ انہوں نے اس پہاڑ پہ ایک کافر کو قتل کیا تھا۔ واضح ہو کہ شہر قلات کا قدیمی شہر ہے اور ایسا پایا جاتا ہے کہ یہ شہر بھی اس زمانہ میں آباد ہوا جب کہ ہرنڈ کو ہرناخس ویت اور منگر دھڑ کو منگو دھڑ ویت نے آباد کیا تھا۔ چنانچہ اب تک قلات ڈیوا مشہور ہے۔ ایسا سنا جاتا ہے کہ تین برادر حقیقی تھے۔ ڈیوا جس نے قلات آباد کیا۔ سیوا جس کے نام سے سیوی مشہور ہے کھیوا جس کے نام سے کھوای کا کوٹ آباد ہوا۔ اب ویران پڑا ہے۔ یہ اس قسم کے لوگ تھے جیسا کہ ہرناخس ویت وغیرہ ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ نہ ہندو تھے [illegible] نہ مسلمان۔ بلکہ مذہب ان کا الگ تھا لیکن کچھ ہندو لوگوں کے ساتھ مائل تھے۔ مسلمانوں سے بالکل الگ تھے بعد اس کے اہل ہنود کی عملداری میں بھی یہ شہر آباد رہا ہے۔ چنانچہ قلات میں ایک مندر دیوی کا بہت پرانا بنایا جاتا ہے اور وہ مشہور ہے کہ بہت پرانا ہے اور مستونگ میں ایک مندر مہادیو کا ہے وہ بھی قدیمی ہے۔ کوئٹہ میں ایک سمادھ ایک فقیر سنیاسی کی دیکھی گئی وہ بھی قدیمانہ ہے ان علامات سے مقتضی القیاس ہے کہ عملداری ہنود میں یہ شہر ہیں وہاں سے چل کر جوہان میں آئے جوہان میں کالا پانی جاری تھا اور زراعت گندم کی تھی چند بستیات اس میں واقعہ ہیں بالفعل ویران تھیں کہ لوگ بلحاظ سردی نیچے کوچ کر گئے تھے۔ گھاس لکڑی بہت تھا اور یہاں تک راستہ درست تھا کچھ تکلیف نہ ہوئی دوسرا دن بھی مقام ہوا کہ پہلے روز بڑی منزل ہوئی تھی چونکہ بروقت روانگی از قلات ایک کس افغان سوداگر نے آکر عرض کیا تھا کہ ہمارا قافلہ یہاں قلات میں ہے بولان کا رستہ بند تھا اور براہ مولہ کے بھی لحاظ ہے اگر آپ براہ روب دار ہمراہ خود لے جاویں تو مہربانی ہوگی اس کو جواب ملا تھا کہ یہ علاقہ خانصاحب کا ہے تم بخدمت خانصاحب جاکر عرض کرو۔ یہاں سے مراسلہ بنام خانصاحب لکھا گیا کہ پہلے شال میں بھی سوداگران ہمارے پاس ملتجی ہوئے کہ ہم کو براہ بولان بھیجا جاوے مگر ہم نے بہ لحاظ آپ کے ان کو اجازت نہ دی اب قلات میں اس طرح سوداگر نے عرض کیا اگر آپ اس کو براہ روبار بھیج دیویں تو ہم پہنچا دیویں گے۔ ورنہ آپ کو اختیار ہے لیکن جو ایک خاص کام ہمارا دریافت حال

Marfat.com

سوداگری کا تھا اس کے واسطے یہ امر ایک نہایت ضروری اور کارآمد ہے جو اینجانب کو بذاتہ اپنے سامنے دیکھنے میں آیا۔

۷۔ جنوری ۱۸۷۶ء۔ مقام روبدار۔ ایک یوم ۱۵ میل۔ جو مکان سے کوچ ہوا رستہ میں پتھر بہت تھے اور چند موقعوں پر بوجہ سخت اترائی چڑھائی اور پانی کے اوترنا پڑا۔ روبدار ایک رود کا نام ہے اصل لفظ رودبار سے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رود فارسی میں نہر بارانی کو کہتے ہیں بار زمین کا نام ہے بارڑی بھی بار سے مشہور ہے زمین بار کی رود ہے اس واسطے نام رودبار مشہور ہو گیا ہے۔ رودبار کے کنارہ پر آبادی ہے کالا پانی جاری تھا وہاں ڈیرہ ہوا کوئی آباد نہیں تھی کہ اس موسم میں اکثر لوگ سرحد خراسان کے نیچے کچھی کی طرف چلے جاتے ہیں ایک بچاؤ سردی سے دوسرا ادھر کچھ ضرورت کام کی نہیں۔ کیونکہ زراعت گندم بعد کاشت کرنے کے خود بخود پڑی رہتی ہے نہ اس کی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے نہ پانی دینے کی جب تک کہ سرد موسم رہتا ہے اور ایام برف پڑنے میں وہ کچھ چنداں نہیں بگڑتے نہ اس کی حفاظت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ماہ بھاگن شروع ہوتا ہے۔ یعنی جس روز یخ بستہ لگتی ہے۔ اس وقت لوگ واپس خراسان چلے جاتے ہیں۔ حفاظت زراعت مطلوب ہوتی ہے۔ تب سے زراعت بڑھ چلتی ہے۔ رودبار میں گھاس لکڑی بہت تھا اس جگہ افواہ ہے کہ قلات میں کل کچھ لڑائی فیمابین خانصاحب و نوردین سردار مینگل ہوئی تھی۔

۸، ۹۔ جنوری ۱۸۷۶ء بارڑی۔ دو یوم۔ ۱۵ میل۔ رودبار سے۔ کوچ ہوا بارڑی تک راستہ بالکل خراب ہے دو تین کھنڈک نہایت سخت اترنے پڑتے ہیں۔ اگرچہ گھوڑیاں چلی آتی ہیں۔ لیکن شتران کے واسطے تکلیف ہے دو تین موقعہ پر پیدل چلنا پڑا کہ سواری پر خطرہ تھا پتھر بہت اور کنکر ہیں پاؤں پھسلنے کا لحاظ ہوتا ہے ایک جگہ پر بحالت اترنے چڑھائی پہاڑ۔ سید اورنگ شاہ جو شتر سواری سے اتر کر پیدل چل رہا تھا۔ بسبب پھسلنے پاؤں کے گر پڑا اس کو ناک پر چوٹ آئی اور خون جاری رہا بارڑی ایک موضع کا نام ہے زمین گرداگرد اس کے بہت ہے چند بستیات مختلف آباد ہیں علم شالی بہت پیدا ہوتا ہے اس گاؤں میں بلوچ پھگ وغیرہ از پاڑہ رند کے رہتے ہیں۔ یہاں ایسا سنا گیا کہ نورالدین کو خانصاحب نے ماخوذ کر کے قید کر لیا۔

۱۰۔ جنوری ۱۸۷۶ء۔ گرم آف ایوم۔ ۱۸ میل۔ بارڑی سے کوچ ہو کر بی بی نانی میں داخل ہوتے اس

Marfat.com

میں چار پانچ میل ہوگا گرم آف کرتہ سے بفاصلہ دو میل بجانب ڈھاڈر ہوگا۔ گھاس لکڑی پانی بہت تھا۔

۱۱ر جنوری۔ پیر۔ ایک یوم۔ پیر ڈھاڈر سے تین میل بجانب مغرب کے بولان کے منہ میں واقعہ ہے۔ پیشتر مفصل حال اس کا درج ہو چکا ہے وہاں مقام ہوا کیونکہ گھاس لکڑی یہاں بہت ہے فیضو نائب ڈھاڈر بمعہ چند سواران سلام کے واسطے آیا اور کہا کہ شہر قریب ہے چل کر مقام کرو ہم کو خانصاحب نے واسطے گھاس لکڑی وغیرہ مدد کے لکھا۔ سب مدد دیونگا لیکن وہاں مقام رہا کچھ گھاس لکڑی اس نے بھیج دی۔

۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴ر جنوری۔ مٹھڑی۔ ۳ یوم۔ ۱۵ میل پیر سے کوچ ہو کر بمقام ناڑی قریب مٹھڑی کے مقام ہوا۔ چونکہ فیمابین مردمان مزارانی مری اور مینگل براہوی کے آپس میں جنگ اور تنازعہ تھا۔ شیر دل مقدم مزارانی مری اور رسول بخش سردار مینگل نے روبرو سے جلسہ سرداران بلوچ حلفاً برائے آئندہ انجام کر کے اقرارنامہ داخل کیا۔ نیز سرداران براہوی و مری نے آپس میں صلح اور اقرار انجام کر کے اقرار نامہ داخل کیا۔ نیز سرداران براہوی و مری نے آپس میں صلح اور اقرار انجام کا اسی عرصہ میں جواب مراسلہ کا جو مقام جوہان بھیجا گیا تھا۔ از جانب خانصاحب پہنچ گیا در باب بندوبست قافلہ جات صرف اس قدر جواب تھا کہ جو ہمارا منشاء تھا آپ کر زبانی کہہ دیا تھا۔ بعد اس کے حال قتل ہونے نوردین و مجروحی ملا عطا محمد خان وزیر اپنے لکھا اور ایسا درج کیا کہ مذکورین ہمارے اوپر مفسدہ کرنے والے تھے۔ ہم نے اطلاع پا کر فوج ان کے اوپر بھیج دی۔ نیز ایک مراسلہ بنام اورنگ شاہ کے بیوات اس کے عریضہ کے بھیجا۔ جس کے ساتھ ایک پروانہ بنام عبدالعزیز نائب بھاگ بابت رہائی قیدیان یعنی پانچ نفر براہوئی جو فوج کے ہاتھ سے ماخوذ ہو کر قید میں تھے پروانہ میں درج کیا کہ بہ خاطر کپتان سنڈیمن صاحب قیدیوں کو رہا کر دو۔

۱۵۔ ۱۶ جنوری۔ ل ۲ر یوم۔ ۱۲ میل۔ ل ایک گاؤں کا نام ہے جو متعلق سیوی کے ہے اس میں اکثر براہوئی گھاہرام زئی رہتے ہیں۔ یہاں تک سرداران براہوی ساتھ آئے یہاں سے رخصت کئے گئے۔

۱۷ر جنوری۔ لہڑی۔ ایوم: ۳ میل۔ شہر لہڑی کا متعلق کچھی کے ہے اقوام ڈومبکی اس میں رہتے ہیں مہراب خان ڈومبکی سردار قوم ڈومبکی کا ہے۔

۱۸ر جنوری۔ سورآف ایوم ۲۵ میل۔ صاف ہو کر لہڑی سے صبح کوچ ہوا۔ سورآف میں پہنچے رستہ

Marfat.com

بالکل صاف ہے۔ منزلگاہ پر گھاس لکڑی عام ہے۔ لیکن پانی کچھ نمکین ہے اس سبب سور آف مشہور ہے بلوچی زبان میں سور بمعنی سور آف بمعنی آب ہے۔

۱۹ جنوری۔ چنجڑوی ایوم۔ ۱۵ میل۔ سور آف سے روانہ ہوئے بفاصلہ سر میل رود فلیجی کی ہے یا تر سے اس طرف کالا پانی بارانی اس میں پڑتا ہے۔ زمینات چھترو فلیجی کو آباد کرتی ہے۔ تھوڑا سا کالا پانی بھی جاری ہے وہاں چل کر بفاصلہ قریب دو تین میل ایک پہاڑی مٹی کی ہے۔ جس کو مرڑوار کہتے ہیں وہاں پانی بھی موجود ہے۔ وہاں سے گذر کر چنجڑوی میں پہنچے وہاں بھی کالا پانی جاری تھا اس موقعہ پر گھاس لکڑی عام ہے اور راستہ بالکل صاف تھا۔ پانی اوسط درجہ کا ہے۔ یہاں سے اقوام مری رخصت ہوئے گئے۔

۲۰ جنوری۔ کوٹ لاکھ ایوم۔ ۱۶ میل۔ چنجڑوی سے روانہ ہو کر بمقام سنگ سیلا آئے سنگ سیلا میں بہت زمین لایق آبادی کے ہے بلکہ اب بھی تھوڑی آباد ہوتی ہے زیادہ تر بسبب نا اتفاقی مری ویران رہتی ہے اب چند سال سے کچھ اتفاق شروع ہوا ہے۔ آباد ہو چلی ہے اکثر زمین اقوام نوتھانی مگسی کی ہے لاکھ کا کوٹ ویران پڑا ہے لاکھ خان باپ فتح خان مقدم نوتھانی تھا عرصہ چھ سات سال سے وہ فوت ہو گیا ہے اس نے آباد کیا تھا۔ پانی نل رود میں چھوٹے چھوٹے چاہات کھودنے سے ملتا ہے مگر کچھ نمکین ہے گھاس کی قلت ہے لکڑی عام ہے۔

۲۱، ۲۲ جنوری۔ سنیاہ آف ۲۔ یوم ۱۵ میل ۲۱ کو سیاہ آف میں پہنچے اس دن بورود خیر تار برقی معلوم ہوا کہ حسب الحکم گورنمنٹ عالیہ ہند صاحب والا شان کرنیل منرو صاحب بہادر کمشنر قسمت ڈیرہ جات واسطے دریافت حال مقدمہ ہذا تشریف لاتے ہیں بلکہ براہ کشتی صاحب ممدوح روانہ ہوئے کہ کشمور میں گے۔ اور کپتان سنڈیمن صاحب بہادر کو طلب فرمایا ہے۔ دوسرا روز مقام رہا کہ کچھ ضرورت رخصت کرنے سرداران کی تھی۔

۲۳ جنوری۔ تونج۔ ایوم۔ ۲۴ میل واضح ہو کہ جب سیاہ آف سے کوچ ہوا ہوا اول بمقام وزکش پہنچے فاصلہ۔ تخمیناً ۱۵ میل ہوگا۔ اس جگہ پانی کالا چلتا ہے۔ گھاس لکڑی عام ہے پلٹن اور رسالہ یہاں رہا۔ لیکن کپتان سنڈیمن صاحب بہادر برابر بمقام تونج چلے گئے۔ جہاں کرنیل منرو صاحب بہادر تشریف رکھتے تھے وزکش سے قریب ۱۵ میل چوکی سوئی ہے جہاں سرداران جگی کا پوسٹ ہے وہاں سے تونج قریب

Marfat.com

تیرہ میل ہوگا۔

۲۴۔ جنوری۔ تنگوانی الیوم ۱۸ میل۔ توچ سے کوچ ہو کر تنگوانی میں آئے۔ تنگوانی میں عمارت پرانی چوکی جگی کی موجود ہے بالفعل ویران ہے۔

۲۵، ۲۶ گرڑھی حسن، ایوم ۱۴ میل۔ تنگوانی سے کوچ ہو کر گرڑھی حسن پہ آئے یہاں بھی پیشتر چوکی سواران رہا کرتی تھی۔

۲۷، دلمراد۔ ایوم ۔ ۱۰ میل ۔ گرڑھی حسن سے کوچ ہو کر دلمراد میں آئے۔ یہاں پلٹن پہنچ گئی۔

۲۸، جکیب آباد۔ ایوم ۔ ۸ میل۔ صبح دلمراد سے کوچ ہو کر جکیب آباد میں پہنچ گئے۔ پڑاؤ پر ڈیرہ ہے اب مقدمہ کرنیل منرو صاحب بہادر کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھنا چاہیئے کہ کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

نتیجہ دورہ

واضح ہو کہ اگرچہ اب تک فیمابین سرداران براہوی ومری وغیرہ اور خانصاحب والئے قلات انجام کچھ نہیں ہوا اس سبب سے اول مشن کو کامیاب نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن کارروائی دورہ نہایت دور اندیشی اور احتیاط کے ساتھ ہوئی اور حالات جو اس دورہ میں دریافت ہوئے نہایت مفید اور کارآمد ہیں اور جو مطلب سرکار کا واسطے دریافت حال سرحد قلات اور بولان کے تھا بالکل عمدہ طور پر ہوا اور نتیجہ اسکا واسطے گورنمنٹ نہایت مفید ہوگا۔ اوّل درہ بولان یہ درہ پادشاہی درہ ہے اور آمد و رفت تجارت ہند و خراسان کے واسطے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ بعہد بادشاہان ماضی بھی اکثر جاری رہا سرکار انگلشیہ کی عملداری میں بھی پیشتر غارت ہونے ایک قافلہ کلاں از دست مردمان مری و براہوی جو سال ۱۸۶۹ء میں ہوا بخوبی جاری تھا۔ تجاران قندھار و ہرات و مشہد وغیرہ گرد و نواح مذکور اس درہ کی آمد و رفت کو نہایت پسند کرتے ہیں باعث یہ ہے کہ ایک تو ان لوگوں کی آمد و رفت اور لین دین زیادہ تر شہر شکارپور اور سکھر کے ساتھ ہے۔ چنانچہ از جانب ساہوکاران شکارپور ان کے گماشتگان قندھار اور بخارا میں رہتے ہیں۔ اور جو قافلہ باش شال کوٹ میں آیا اور چاہتا

Marfat.com

تھا کہ براہ بولان اس کو جانے کی اجازت دی جائے وہ گماشتہ ساہوکار شکارپور کا تھا واسطے ان بلدوں کے یہ درہ سیدھا اور قریب تر ہے۔ دوسرا شال سے صرف ایک منزل بمقام دشت تکلیف سروی کی ہے بعد اس کے سردی سے بچ جاتے ہیں کہ درمیان بولان سردی بمثل کچھی کے ہے معہ لہ کے رستہ سے جانا تجار لوگوں کو بالکل ناگوار ہے۔ ایک تو منازل دراز دوسرا قریب دس پندرہ روز سردی اور برف کے ملک میں تجار لوگوں کو آمد و رفت میں تکلیف ہوتی ہے اور چارہ شتران بالکل نہیں تیسرا جوان کا خاص مطلب ہے کہ شہرہائے سکھر اور شکارپور سے لین دین اور سوداگری کریں۔ وہ بر نہیں آتا بے فائدہ کراچی جانا پڑتا ہے کراچی سے واپس ہو کر شکارپور میں پہنچتے ہیں۔ جیب دُرہ دولت کپتان سنڈیمن صاحب بہادر شالکوٹ میں تھا۔ تجاران نہایت متدعی ہوئے کہ ان کو براہ بولان جانے کی اجازت دی جاوے براہ مولہ کے جانا وہ لوگ بالکل پسند نہیں کرتے تھے۔ باعث بندش درہ بولان کا تنازعہ خان اور اس کی رعایا اقوام براہوی کا ہے۔ یعنی اقوام براہوی کا جیب خانصاحب کے ساتھ نزاع تھا اور وہ کسی صورت سے اس پر غالب نہ آسکے چونکہ قافلہجات بولان بذمہ داری خانصاحب گذرتے تھے۔ ازجانب گورنمنٹ عالیہ انگریزی مبلغ ۵۰۰۰ واسطے اس انتظام کے خانصاحب کو ملتا تھا۔ اقوام براہوی نے عمداً اقوام مری کو شامل کر کے قافلہ کو غارت کیا ان کا خیال یہ تھا کہ وقوع اس واردات سے سرکار انگریزی کو رنج ہوگا۔ اور اس بات میں ذمہ داری خانصاحب کی ہے ضرور سرکار انگریزی اس پر ناراض ہوگی۔ اور وجہ امداد جو اس کو ملتا ہے بند کرے گی۔ اور انتظام ملک کے واسطے دست و خبیل ہوگی۔ مری اگرچہ شامل تھا لیکن خود بخود اس کا اس امر پر دلیر ہونا ناممکن تھا کہ پیشتر غارتی قافلہ میں عادی نہ تھا اور لحاظ کرتا تھا کہ گورنمنٹ انگریزی سے مورد قہر کا ہوگا۔ نتیجہ میں براہوی کامیاب ہوئے یعنی جب فیصلہ ہوا زیادہ تر بوجھ قافلہ کا خان پر ڈالا گیا اگرچہ کچھ روپیہ امداد سرکار سے خان کو ملا مگر عوض نہ قافلہ میں دیا گیا اگرچہ براہوی کے اوپر کچھ لگایا گیا مگر کچھ ادا ہوا کچھ اب تک باقی ہے۔ درباب آمد و رفت قافلہجات بولان جو سرحدی لوگوں کے دل میں لحاظ از جانب گورنمنٹ انگریزی کے تھا وہ نہ رہا بلکہ یہ تصور ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی کے روبرو خانصاحب والئے قلات ذمہ دار ہے اب زیادہ تر مخالفت درہ بولان کے مری ہیں جنکی سرحد ڈھاڈر سے اسلئے مری بولان متصل ہوتی ہے مابین اس حد کے جو فاصلہ ۵۰ میل ہوگا۔ پانچ چھ درہ ہیں جو طرف مری کے جاتے ہیں بعد

Marfat.com

اس کے اقوام مینگل براہوئی اور دومڑ پٹھان واللہ ڈنہ خان کرد براہوئی ہے کہ سری بولان سے تا شال جو فاصلہ چالیس میل ہوگا یہ اقوام متعلق ہیں سرکردہ ان کا اللہ ڈنہ خان سردار کرد کا ہے جو خاص دشت بیدولت میں رہتا ہے اس کی اپنی پھلی کے لوگ قریب سات آٹھ سو ہوں گے دومڑ قریب چار پانچ سو آدمی ہیں جو متصل درہ کے رہتا ہے اور مینگل بھی قریب اسی قدر ہوگا۔ کرد اور مینگل براہوئی سراوان خاص ماتحت سردار محمد خان رئیسانی کے ہیں اور دومڑ بھی ملا محمد خان کو مانتا ہے اور اللہ ڈنہ کے ساتھ کچھ لواحقت ہے اور خان صاحب سے یہ لوگ خود بھی آزردہ ہیں کہ مینگل دومڑ کے چند لوگ پاس خانصاحب مقید ہیں سردار ملا محمد خان کا رعب اور قبضہ اقوام براہوئی سرایا نیہ پر اچھا ہے اقوام مذکورہ اس کو دل سے سردار اور عزیز تصور کرتے ہیں اور وہ بھی عقلمند اور راست گو آدمی ہے اپنے لوگوں کے ساتھ نہایت پیار سے برتتا ہے اس کے امکان میں ہے کہ وہ بمدد اقوام مری و براہوئی درہ بولان کو جاری رکھے مری کے ساتھ بھی اس کا سلوک ہے اور مری بھی اس کو اپنا دوست تصور کرتا ہے۔ جب شال میں سوداگران نے واسطے اجازت جانے براہ بولان عرض کیا تھا سردار ملا محمد خان وغیرہ سرداران براہوئی اور مری مستعد تھے کہ قافلہ کو سلامت گذار دیویں گے اور یقین کامل تھا کہ ان کی معرفت قافلہ سلامتاً ڈھاڈر تک پہنچایا جاتا ہے لیکن بدوں ہم صلاح ہونے والئے قلات کے ہمیشہ کے لئے درہ بولان جاری نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ شال اور ڈھاڈر میں نائب خانصاحب بمعہ فوج تعینات رہتے ہیں اور آمد و رفت قافلہ جات کے واسطے یہ دونوں موقعہ جات بولان کے سر پر ہیں جب تک سوداگران کو ان سے اجازت نہ ہو کس طرح بولان میں داخل ہو سکتے ہیں۔ خصوص بالفعل تمام بولان و یران ہے آگے کرتہ کا شہر آباد تھا۔ فوج خانصاحب وہاں تعینات رہتی تھی اور بی بی نانی سے دو تین میل پر چند بستیات پھگ بلوچوں کی تھیں آمد و رفت بولان کے واسطے تجاران کو نہایت سہولیت تھی اقوام مری نے اکثر بستیات کو ویران کر دیا ہے اب جب تک چند لوگ منجملہ اقوام براہوئی اور مری کے بطور تھانہ کرتہ میں اور دشت میں اور سری بولان میں تعینات ہو کر نہ رہیں آمد و رفت قافلہ جات مشکل ہے اور بدون صلح خانصاحب کے یہ لوگ بولان میں نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اگر خانصاحب کی یہ حالت رہی جو بالفعل ہے وہ اپنی فوج بھیج کر ان کو مروا ڈالے گا اور اغلب ہے بلکہ یقین ہے کہ اگر آمد و رفت قافلہ جات کا بندوبست بالا بالا بلاہم صلاح ہونے خانصاحب کے کیا جاوے تو جہاں تک ممکن ہے خانصاحب اس امر کی عدم سرانجام

Marfat.com

ہونے کے واسطے کوشش کرے گا۔ بسبب غیرت براہوئی کے اور اس کی کوشش کارگر ہو سکتی ہے اسی طرح خانصاحب اکیلا اسی حالت میں اور اسی قدرت کے ساتھ جو بالفعل اس کو ہے بولان کو جاری نہیں رکھ سکتا۔ کیونکہ بولان محض براہوئی اور مری کے پنجہ میں ہے۔

بند رہنے بولان میں خانصاحب کو بھی بہت نقصان ہوا کہ پچاس ہزار روپیہ سالیانہ جو سرکار سے ملتا تھا وہ بند ہے اور قریب ۔۔۔۔ ہزار سالیانہ آمدنی فیس قافلہ جات کی ہوا کرتی تھی اس میں سے باقی صرف بقدر ایک ربع کے براہ مولہ آمدنی ہوتی ہوگی سوداگران نے مجبوراً براہ مولہ کچھ آمد و رفت شروع کی تھی سو باعث تازہ جنگ سہراہ جھلاوان کے اب وہ بھی بند ہوگا۔ اگر بولان ہو تو پھر خان صاحب کے واسطے وہ نفع موجود ہے اور اس حال سے وہ بخوبی واقف ہے تاہم وہ بولان کے کھلنے میں کم راغب معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا اگر میری صلاح لی جاوے تو مولہ جاری اور بولان بدستور بند رہے اس کو بخوبی معلوم ہے کہ سوداگران کو آمد و رفت براہ مولہ کے پسند نہیں بولان کو زیادہ پسند کرتے ہیں یہ بات اس نے عمداً کہی ایسا بیان اس کا دو بھاری امورات پر مبنی ہے ایک یہ کہ جو ساتواں حصہ منجملہ فیس بولان کے سردار ملا محمد خان کو دلوایا گیا اس کے دینے میں خانصاحب خوش نہیں اگرچہ اس نے کہہ دیا کہ اگر سابقہ فیصلہ میں جو شرط ادائے مال مسروقہ رعیت ذمہ اقوام براہوئی کے لگائی گئی ہے اگرچہ ناممکن ہے تو بھی تعمیل ہو زیادہ تر اس خیال پر کہ اگر اس شرط پر نظر ثانی ہوگی تو اس ساتواں حصہ پر بھی نظر ثانی ہوگی اور ان کو اس بات میں اعتراض تھا کہ یہ ساتواں حصہ قدیمی نہ تھا صرف چار سو قدیمی تھا۔ دوسرا اس کے دل میں یہ بات بھی ضرور سمائی ہوئی ہے کہ سرکار کو اس درہ کے ساتھ نہایت ضرورت ہے چنانچہ اس نے ریل کے بننے کا تذکرہ کیا اور وجہ ضرورت بھی اس خیال سے صاف ظاہر تھی اگرچہ ظاہراً اس نے نہ بتائی تھی اس کا یہ خیال بھی پایا جاتا تھا کہ بلحاظ کھولنے اس درہ کے سرکار ہماری طرف زیادہ متوجہ اور ممد ہوگی اور جو ہمارا دلی مطلب ہے اس کی طفیل برآمد ہوگا درباب انجام فیما بین خانصاحب و سرداران براہوئی بہتر ہے کہ اس موقعہ پر کچھ مختصر کیفیت قدیمی حالات فریقین شروع اس تنازعہ کی ظاہر کی جاوے چونکہ زمانہ قدیم میں خان قلات کا زور اور انتظام ملک بذریعہ سرداران براہوئی کے رہا بلکہ ابتداء میں جب اقوام بلوچ رند کے ساتھ لڑائی کر کے ملک قلات پر خانصاحب نے قبضہ پایا تو بھی براہوئی کی مدد سے کوئی فوج یا ملازم پیشہ نہیں تھے۔ ایسا دستور تھا کہ خانصاحب بمنزلہ تمندار

Marfat.com

اور سرداران براہوئی بمنزلہ مقدمان کے تھے اور سب تمن براہوی زیر دست سرداران اور سرداران ماتحت خان کے بصلاح یکدیگر کام چلاتے تھے روز اول سے منجملہ آمدنی ملک جاگیرات بطور حصص ہر ایک سردار کے واسطے مقرر ہوئیں قریب نصف علاقہ قلات جملہ سرداران اقوام براہوی اور نصف خانصاحب کھاتا تھا اور ہر قسم کا انتظام ملک جنگی و مالی عملداری معرفت سرداران براہوی کے انجام ہوتا تھا۔ سوائے سرداران جدا ہوئی اور وزیر یا حاکم از جانب خانصاحب کے نہ تھا۔ سرداران کا لقب میر تھا۔ منجملہ سرداران براہوئی چند نیابت ملک پر اور چند دیگر حکومتوں پر تعینات رہتے تھے۔ میر محرات خان مرحوم کے وقت تک کارروائی بموجب رواج قدیمانہ درست ہوتی رہی کبھی ایسی نا اتفاقی فیما بین پیدا نہ ہوئی۔ جب میر محراب خان مقتول ہوا بعد چندے سرکار انگریزی نے ملک میر نصیر خان کو سپرد کیا وہ نوسن تھا اس کے زمانہ میں تاج محمد خان سردار جھلاوان اور اسد خان سردار سراوان زیادہ تر غالب رہے جبکہ وہ بالغ ہوا اس کی آمد رفت سرکار میں شروع ہوئی اور سرکار نے بعوض بندوبست درہ بولان وغیرہ اس کو مبلغ ۵۰۰۰ سالیانہ دینا تجویز کیا۔ بلکہ بعد چندے لاکھ روپیہ سالانہ ہو گیا اس نے رواج بھرتی کرنے فوج تنخواہ خوار کا شروع کیا۔ اگرچہ سرداران براہوی کو یہ بات ناگوار گذری مگر نصیر خان نے ایک دانائی کی کہ اس نے فوج بھی زیادہ ترسانہ اقوام براہوئی بھرتی کرنی شروع کی۔ اس سبب سے سرداران براہوی زیادہ تر خلل انداز نہ ہو سکے جب میر نصیر خان فوت ہوا۔ اور خداداد خان گدی نشین ہوا یہ بھی اول کم عمر اور نو آموز تھا اس کے زمانہ میں بھی تاج محمد مذکور سے ملا محمد خان زیادہ غالب آ گئے گویا کہ جملہ کام ان لوگوں کے ہاتھ میں تھا خانصاحب صرف برائے نام تھا بنیاد تکرار یہاں سے شروع ہوتا ہے کہ میر نصیر خان کی شادی ہمشیرہ تاج محمد خان سردار جھلاوان سے ہوئی تھی اور دختر تاج محمد خان کا ناطہ ساتھ میر خداداد خان کے ہوا تھا۔ بعد فوتیدگی میر نصیر خان کے میر خداداد خان نے ساتھ بیوہ میر نصیر خان کے جو ہمشیرہ تاج محمد خان کی تھی نکاح کر لیا جب یہ صورت ہو گئی تاج محمد خان اپنی دختر کے نکاح کر دینے سے معترض ہوا کہ ہمشیرہ اور دختر ایک مرد کے نکاح میں دینی شرعاً ناجائز ہے خانصاحب کو منسوبہ کا ترک کرنا مشکل نظر آیا باثنار اس تکرار کے ہمشیرہ تاج محمد خان فوت ہو گئی جس کی بابت گمان گذرا کہ اس کی فوتیدگی میں کچھ حکمت تھی بعد ازاں مجبوراً تاج محمد خان نے اپنی دختر نکاح کر دی مگر دل میں نقیض ہو گئی۔ چونکہ شیر دل خان سوتر خانصاحب کھلے

Marfat.com

طور ہمراہ خانصاحب کے رہتا تھا۔ سرداران براہوئی کی انگشت دہی سے اس نے خداداد خان جیکب آباد میں پناہ گزین ہوا۔ چنانچہ چند سال رہا پھر سرداران براہوئی نے بسبب ترش مزاجی شیر دل خان اور دلاسہ دہی بندا داد خان ناراض ہو کر اس کو از دست کمانیر فوج قتل کرایا اور خداداد خان کو کو منگا کر گدی نشین کیا۔ جب خداداد خان اپنی مسند پہ قائم ہو گیا اس کو خیال گذرا کہ سرداران براہوئی نہایت زور میں ہیں۔ ان کے اختیار میں ہے۔ جس کو گدی سے اتار دیویں یا بٹھا دیں اور اپنا زخمی ہونا اور شیر دل کا مقتول ہونا بھی از جانب سرداران کے اس کو بخوبی یقین تھا تب چاہا کہ کسی صورت سے سرداران کے زور کو کمتی کر کے اور ان کے پنجے سے نکل کر بے غم حکومت ملک کی کرے۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کے ساتھ اتفاق کر کے ناگہاں تاج محمد خان سردار جھلاوان پہ فوج بھیج دی وہ اس ماجرہ سے بے خبر تھا اور مارا گیا تب سے مفسدہ شروع ہوا سردار ملا محمد خان کی بھی آنکھ کھلی کہ ہم کو اسی طرح مار ڈالے گا اعلیٰ ہذا القیاس دیگر سرداران بھی ہر سال متفرق طور کو ہتان وغیرہ کی طرف رہے سال ۱۸۶۹ء سے مینگل اور شاہوانی لوگوں سے کچھ تکرار ہوا انہوں نے بلوہ شروع کیا ملا محمد خان قندھار سے واپس آکر شامل ہوا اور نور دین خان سردار مینگل بجائے تاج محمد خان جھلاوان کے لوگوں کا سرکردہ ہوا اور بلوہ شروع کیا۔ چند بار فوج خانصاحب کے ساتھ لڑائی ہوئی کبھی براہوی اس قدر غالب آجاویں کہ شہر مستونگ، قلات، ڈھاڈر اور بھاگ سب اپنے قبضہ میں لاویں کبھی پھر خانصاحب کی فوج غالب آجاوے کہ براہوئی لوگ کوہستان میں چلے جاویں۔ دو تین سال برابر یہ حالت رہی آخر شروع سال ۱۸۷۲ء میں روبرو ئے سر ولیم کرنیل میریویدر صاحب بہادر سردار سروان کا انجام ہوا لیکن اس پہ پوری تعمیل طرفین سے نہ ہوئی وہ انجام ایسا تھا کہ شروع میں جس کی تعمیل میں کم لحاظ ہوا تب سے ملا محمد خان سیوی میں رہا۔ بباعث کم اعتباری خانصاحب کے پاس ہرگز نہ گیا اگرچہ ایک دو دفعہ خانصاحب نے اس کو بلایا۔ عبور فصل گذشتہ میں خانصاحب نے کچھ رعایا سردار ملا محمد خان پر سختی کی کہ کچھ روپیہ خلاف دستوران سے وصول کیا اور پیداوار ضبط کی اس سبب سے اقوام براہوئی ناراض ہوئے۔ مستعد تھے کہ مفسدہ برپا کریں لیکن یہ منشا ان کا لاچاری سے واسطے حقیر سی اپنی کے تھا اس سے یہ خیال ان کا بھی پایا جاتا تھا کہ اگرچہ وہ خانصاحب پہ کامل طور کامیاب نہ ہو دیں گے۔ لیکن مفسدہ پردازی اور خرابی ملک سے شاید گورنمنٹ انگریزی کو کچھ اشتغال ہوگا جب

Marfat.com

موقعہ تشریف آوری صاحب بہادر کا دیکھا سردار ملا محمد خان وغیرہ خود بخود مشرف سلام ہوئے اور حقیر سی
اپنی بذریعہ سرکار انگریزی کے چاہی قلات تک۔ ہمرکاب چلے سردار مری کا بھی انجام پہ مستعد پایا گیا کہ برادر
حقیقی اس کا معہ لوا حقان و مقدمان قلات تک چلا اور وہ چاہتے تھے کہ اگر بچتہ انتظام و انجام ہو جاوے
اور ان کو واسطے گذران کے بھی کچھ روٹی ملے تب وہ اپنی عادت کو جو مدت سے ان میں چوری اور
غارتی کی پڑ گئی ہے تبدیل کریں گے۔ چنانچہ بجواب پروانہ کپتان سنڈیمن صاحب بہادر جو اس عرصہ
میں کچھ مہاران آردانہ جو نوہک وغیرہ علیوانی مری نے حد مملہ سے غارت کی تھی رپورٹ تمندار مری
سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بعد بچتہ نصیلہ کے وہ واپس دینے مال مغرورتہ اور رد کنے بدی بدکاری پر مستعد
تھا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ زیادہ تر بدی ملک کچھی وغیرہ کی مری بانگیخت سرداران براہوی کے کرتا ہے
چنانچہ سردار ملا محمد خان خاص سیوی میں رہتا ہے اور سیوی ملک کچھی اور تمن مری کے درمیان میں ہے
بلکہ زیادہ تر اقوام مری کو متصل ہے اور سردار ملا محمد خان کی تمن مری سے سلوک اور دوستی ہے وہ
تمن مری کو واسطے غارتی کچھی وغیرہ صلاح دیتا ہے۔ بلکہ ملاحظہ ایک خط مرسلہ ملا محمد [illegible] سے جو
عند الورود کاہان گزین خان تمندار نے پیش کیا ظاہر تھا کہ سردار ملا محمد خان اپنے وابستگان کو مری کو
بھیجنا چاہتا تھا اور مقابلہ خانصاحب کے واسطے تمن مری کو مستعد کر رہا تھا۔ مری مشہور چور ہے اور متقدم گذارہ
ان کا چوری اور غارتی پہ ہے جب ان کو ایسا موقعہ ملتا ہے وہ کس طرح صبر کر سکتے ہیں۔ خانصاحب
اگرچہ پہلے جانے قلات سے بلاحظہ اس کے مراسلہ جات اور زبانی پیغامات کے مستعد برائے انجام
پایا جاتا تھا۔ لیکن عند الورود قلات وہ کم مستعد پایا گیا۔ بڑی وجہ اس کی یہ ہے کہ از جانب سرکار انگریزی
اسکو اطمینان نہ تھا کہ سرکار کا کیا حکم اور منشا ہے۔ دوسرا نور دین سردار مینگل کو اس نے فریب دیکر اپنے
پاس منگایا تھا اور سارا وہ اس کے ملنے کا رکھتا تھا اگر وہ بچتہ وعدہ انجام کا کرتا تب یہ شکار اس کے
ہاتھ سے نکل جاتا۔ تیسرا اس کا لحاظ ہے کہ اگر براہوئی لوگوں کے ساتھ انجام کر کے بیخوف ہو جاوے شاید
کسی وقت سرداران براہوئی پھر اسی طرح زور میں آکر اس کو گدی سے نکال دیویں گے یا مروا ڈالیں گے
چونکہ اس نے مارنے اور خراب کرنے سرداران سے ایک فائدہ سوچ لیا ہے کہ ان کے املاک اور جاگیرات
پر قابض ہوتا ہے جیسا کہ تاج محمد خان کے ساتھ کیا پانچواں اس کو بذریعہ اپنے نوکروں اور بھائیوں
کے ملک پر حکومت کرنا زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ نہایت عاجزی کرتے ہیں اور خانصاحب جو چاہتا ہے سو

Marfat.com

کرتا ہے اگر کسی کو مار ڈالتا ہے۔ یا قید کرتا ہے بلا کچھ لحاظ وغیرہ کے کر لیتا ہے۔ چھٹا ملازمان خانصاحب سے انجام میں غیرت کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ اگر براہوی اپنے قدیمی منصب پر قائم ہوں تو ملازمان اس قدر معزز نہیں رہ سکتے۔ لیکن پایا جاتا تھا کہ از جانب سرکار انگریزی جو صاف اور پختہ حکم ملے وہ تعمیل کرے گا۔ برخلاف سرکار اس کا ارادہ نہیں پایا جاتا تھا۔ وہ ناراض تھا کہ شاہ غاسی کو کیوں اس طرح مدد ملی اور وہ جیکب آباد میں رہ کر ہمارے برخلاف سرداران براہوئی سے صلاح رکھتا ہے۔ اور شکر خان جام لس بیلہ وغیرہ سرکار کی حفاظت میں ہیں یہ بھی اس کو افسوس تھا کہ سرکار انگریزی سے خط اور رابطہ آمد و رفت اس کا بند ہے اس کا منشاء تھا کہ میں اپنا تمام حال سرکار میں گذارش کروں وہ اپنے آپ کو بے قصور سمجھتا تھا۔ اس طرح ٹال مٹول کرتا کشائش درہ بولان اور انجام اقوام براہوئی سے اس کا مقدم مطلب یہ تھا کہ پہلے سرکار سے اپنی صفائی کروں اور سرکار کے روبرو اپنا منشاء و مافی الضمیر ظاہر کر کے منشاء سرکار دریافت کروں شاید سرکار نے جب ہمارا سارا حال سنا ہمارا مطلب پورا ہو گا۔ واسطے ملاقات یا گذارش حال کے جو اس نے درخواست کیا کہ اس کا ارادہ دلی پایا جاتا تھا۔ کیونکہ جس دن خریطہ جات سپرد ہوئے وکیل محمد خان اور مستوفی فقیر محمد کو تامل تھا کہ اس حالت میں جو روانگی کے وقت تھی خریطہ جات نہ دیئے جاویں۔ لیکن خانصاحب نے اپنی مستعدی سے خود بخود دے دیئے اور بعد اس کے بھی بذریعہ سید اورنگ شاہ پیغام بھیجا کہ ضرور مراسلہ جات بھجوا دیئے جائیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ جو جواب اس کو سرکار سے ملے گا۔ یعنی واسطے حاضر آنے کے یا گذارش حال کرنے کے وہ تعمیل کرے گا اگر اس کا ارادہ سست ہوتا تو وہ اس قدر تاکید سے نہ کرتا اس کا مطلب پایا جاتا تھا کہ بشرط طلبداشت روبرو یا بذریعہ تحریر اول وہ اپنا تمام قصہ بیان کرے گا جس میں وہ اپنی آرزوگی دربارہ نکالے جانے وکیل محمد خان اور مدد ملنے شاہ غاسی و قید رکھنے شکر خان و جام کے ظاہر کرے گا اور پھر وہ بعد اپنی صفائی کے واپس آ کر میجر ہرلیسن صاحب بہادر ایجنٹ قلات کی بابت لکھے گا۔ چنانچہ اس نے ایک دن دربار میں تذکرہ کیا کہ ملتان کس طرح انگریزوں نے مولراج سے لیا تھا یعنی یہ مطلب تھا کہ ایک سپاہی نے کسی صاحب سے کچھ بے ادبی کی جس پر یہ نوبت پہنچ گئی۔ میں نے ان لوگوں کو جنہوں نے میجر ہرلیسن صاحب کے کیمپ میں جا کر کچھ حرکت کی تھی اب تک قید میں رکھا ہوا ہے کہ ضرور ایک دن مقدمہ ہو گا۔

پھر خانصاحب ایک درخواست کرے گا کہ مجھ کو سرکار کافی مدد دیوے میں اپنی ... اور زور سے

Marfat.com

سے انتظام ملک کا کروں گا۔ اور دورہ کھولوں گا۔ وہ انجام ہمراہ براہیو ہیوں کے بھی منظور کرے گا۔
لیکن وہ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھے گا کہ وہ رعایا ہو کر اپنے کاروبار میں مشغول رہیں۔ بمثل سابق ان
کے ساتھ ایسا برتاؤ رکھے گا۔ کہ وہ رعایا ہو کر اپنے کاروبار میں مشغول رہیں۔ بمثل سابق ان کو مداخلت اپنے
دربار میں یا حکومت میں ہرگز دست نہ دے گا ہاں رفتہ رفتہ جب ایک دوسرے پر اعتبار ہو گیا تب
شاید دیوے گا۔ ہماری سمجھ میں سب سے مقدم ہے کہ سرکار اول خانصاحب کے ساتھ اس بات میں گفتگو
کرے کہ سرکار انگریزی کو اس کے ساتھ کیا تعلق ہے اور بالفعل کیوں تفاوت ہو رہا ہے اور آئندہ کے واسطے
سرانجام اس امر کے بجواب مراسلہ خانصاحب کے اس کی کیفیت منگائے یا اس کو روبرو طلب کرے جیسا
اس نے خود درخواست کی ہے بعد سماعت اس کے حالات کے جو اس کے سینہ پر سارے درج تھے۔ جیسا
مناسب ہو جواب دیوے اگر اس معاملہ میں اتفاق ہو گیا تو پھر بابت انجام براہوئی و کشائش درہ بولان
کچھ مشکل نہ ہوگا۔ اور ممکن ہے کہ اگر اپنا منشاء بخوبی سرکار خانصاحب پر ظاہر کرے گی اور اس کو بگمانہ تعمیل کے
واسطے ذمہ دار گردانیگی وہ تعمیل کرے گا۔ کیونکہ وہ سرکار انگریزی کی شان و شوکت سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے
کبھی امید نہیں کہ برخلاف سرکار کے وہ جرأت رکھتا ہو بلکہ اس کو یقین ہے کہ سرکار کسی حالت میں اسکے
کے ملک پر دست اندازی کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ اس نے ایک دن دربار میں کہا کہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ
سرکار کو ہمارے ملک کی پرواہ نہیں اگر اس کو یقین دلایا جاوے کہ اگر وہ منشاء سرکار پر نہ چلے گا سرکار کو خود
بندوبست اس کے ملک اور بولان کا کرنا ہوگا تب اس کو جو حکم سرکار دیوے عمل کرے گا۔ خان بہت
چالاک معلوم ہوتا ہے وہ ہفت زبان ہے۔ زبان ہائے ذیل۔ براہوئی۔ فارسی۔ پشتو۔ بلوچی۔ اردو۔ جندالی
خود سمجھتا اور بولتا ہے۔ اور کل کام کا اختیار اس نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ فوج کے قواعد کو جانتا
ہے۔ فوج کے قانون سے بخوبی واقف ہے اور فوج کے کام کو وہ بہت پسند کرتا ہے لیکن اس نے چند اموات
میں خراب عادت سیکھ لی ہے۔ اول وہ ناتمام مزاج ہے یعنی وہ اپنے عہد کا ایفا نہیں کرتا۔ دوسرا دھوکا
بازہ ہے اکثر دھوکا دہی سے سرداران براہوئی پر غالب آتا رہا ہے۔ چنانچہ تاج محمد خان کو دھوکے سے
قتل کیا اور اب نور دین کے ساتھ اسی طرح ہوا اس کی حلف بھی لائق اعتبار کے نہیں اب نور دین کے
ساتھ قرآن کا وعدہ اس کو دے کر منگایا ہوا تھا۔ آگے ایک دفعہ سردار ملا محمد خان کے ساتھ بھی بحلف
قرآن انجام کیا بلکہ آیت قرآن شریف پر صلح نامہ لکھ کر بحالت جنگ اور زور تلوار کے اس کے پاس بھیج

Marfat.com

دیا۔ پھر پیچھے اس سے منحرف ہوگیا وقت پر جب زور پڑتا ہے جیسا موقعہ دیکھتا ہے اپنا بچاؤ کرتا ہے پھر پرواہ نہیں رکھتا۔ سارا سبب یہ ہے کہ اس کے دشمن غالب اور زبردست تھے ظاہری زور میں ان کے ساتھ مقابلہ کی قدرت نہ رکھتا تھا۔ فریب سے ان کے اوپر کامیاب ہونا ممکن دیکھ کر یہ عادت پڑ گئی ہے۔ سرکار اگر کامل توجہ اس طرف مصروف کرے گی۔ تب ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ یہ عادت خانصاحب کی بدل جائے گی اگر سرکار نے اسی حالت میں چھوڑ دیا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ بدستور کشت وخون اور بے امنی رہے گی۔ کیونکہ نہ خانصاحب کو اس قدر قدرت ہے کہ بزور فوج کے جملہ اقوام براہوئی پہ غالب آجاوے فوج صرف بقدر چار پانچ ہزار ہوگی آٹھ نو توپ ہیں اور براہوئی بقدر تیس چالیس ہزار اسلحہ بند ہونگے خصوص فوج میں بعضے لوگ اچھے ہیں۔ اکثر چھوٹی قوم کے آدمی ہیں۔ لڑائی کرنے والے کم ہیں اور انتظام گھوڑا و ہتھیار کا بخوبی نہیں۔ تنخواہ پلٹن صہ روئے مقرر ہے اور رسالہ کی بھی سے روپیہ ہے گھوڑا از جانب خانصاحب ملتا ہے خوراک وغیرہ خانصاحب کے ذمہ پہ ہے نمونہ وردی وغیرہ بمثل فوج جیکب آباد کے ہے گویا کہ اس نے جیکب آباد سے نقل لیا۔ بندوقچی ٹوپیدار ہیں جو سرکار سے اس کو ملی تھیں اب وہاں بھی مستری خانہ جاری ہے کچھ سامان تیار ہوتا ہے۔

نہ براہوئی لوگوں کو اس قدر قدرت ہے کہ خانصاحب پر غالب آجاویں اگرچہ براہوئی تعداد میں کثیر ہیں۔ لیکن مفلس ہیں جنگ بدون خزانہ کے نہیں ہوسکتی صرف وہ چوری اور بے امنی ملک کی ہمیشہ رکھ سکتے ہیں۔ خانصاحب جو میری ملاقات میں ہمیشہ رہتا ہے ممکن نہیں کہ براہوئی اس پہ پہنچ سکیں اور وہ سوا میری قلات کے بیچ آتا نہیں۔ خصوص براہوئی یک صلاح نہیں جیسا کہ اس وقت صورت انجام کا ہونے والا تھا۔ اس حالت میں بھی سراوان اور جھلاوان شامل نہ تھے اگر دونوں شامل ہوتے تو ضرور تقویت ان کی خان کو انجام پہ مجبور کرتی بہ خلاف اس کے خان کو نا اتفاقی ان کی نے موقعہ شکار کا دیا جس کے سبب خان نے انجام نہ کیا اور نوردین قتل کیا گیا قتل کرنے نوردین میں بشیک خان نے فریب کیا کہ حلف پر اس کو بلایا تھا کہ تم کو دستار سرداری جھلاوان کی دوں گا۔ لیکن نوردین بھی صاف دل نہ تھا اس کا ارادہ بھی یہ تھا کہ اگر موقعہ ملا تو خان کو مار ڈالیں گے یا نکال دیویں گے پیشتر پہنچنے قلات کے یہ بات سننے میں آئی تھی کہ نوردین اس ارادہ پہ قلات گیا تھا لیکن اس وقت قابل اطمینان نہ معلوم ہوتی تھی۔ پیچھے اور بھی زیادہ تر حال سنا گیا جب سرداران براہوئی بھی ایسا ارادہ رکھتے ہیں پس خان کو بھی سوا اسی راستہ کے اور کوئی چارہ نہیں مگر

Marfat.com

حاکمان اور بادشاہان وقت ایسی چال اختیار کرنی نہایت ناواجب ہے آئندہ کوئی اعتبار نہیں کر سکتا اب خیال کرو کہ جب قرآن پر یہ اعتبار ہے اب سردار براہوئی کس بھروسہ پر اس کے پاس جا سکتے ہیں سرداران سرداران قتل ہونے نوروین سے رنجیدہ تھے کہ بسبب برخلاف ہوئے خانصاحب کے ان کو مفسد جانتے تھے۔ لیکن ان کے نا اتفاق ہو جانے اس انجام سے چنداں افسوس متقولی نوروین کا نہ تھا۔ یہ بھی کہتے تھے کہ ہم باقیماندہ سرداران کے واسطے فائدہ ہوا جو آئندہ کوئی با اعتبار قرآن یا حلف کے خان کے پاس نہ جاوے گا گویا کہ مدت العمر مفسدہ کو اس نے بے اعتباری سے زیادتی دیا یعنی رفتہ رفتہ چند طائفہ براہوی سوائے نام در سرداران زیر اطاعت خانصاحب آجاتے اب ہر کہ دمہ بے اعتبار ہوگا ملک نہایت تہ بالا ہے اول روز بروز غارتی شروع ہے دوسرا خانصاحب کی طرف سے بے پرواہی اور سختی ہے باہر کا مال رعایا کا بلا ہوی اور مری نہیں چھوڑتے اندر کا مال ملازمان خانصاحب بہانہ غم و سرسات و نذانہ رعایا سے لے لیتے ہیں۔ منجملہ رعایا کے کوئی شخص اچھا جانور یا ہتھیار یا کپڑا اپنے پاس نہیں رکھ سکتا ہے۔

واضح ہو کہ ادھر کپتان سنڈیمن صاحب کی یہ حالت تھی کہ تمام سرداران براہوئی سراوان مری و بگٹی کو اپنے ساتھ کر کے قلات تک گئے تمام ملک کو بچشم خود دیکھا اور تمام حال مقدمہ سے واقفیت پیدا کی اور قریب تھا کہ خانصاحب اور سرداران کے بیچ مصالحت و انجام ہو کر ملک میں امن قائم ہو جائے۔ لیکن خانصاحب جیکب آباد سے یہ حال معلوم کر کے کپتان سنڈیمن صاحب کو از جانب سر ولیم میری دیدر صاحب بہادر چیف کمشنر سرحد سندھ اس مقدمہ کے فیصلہ کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ سر ولیم میر لویدر صاحب کپتان سنڈیمن صاحب کو طلب کر رہے ہیں۔ چنانچہ سواران مرسولہ کرنیل لاک صاحب سپرنٹنڈنٹ جیکب آباد چھٹی انگریزی من جانب صاحب ممدوح بنام کپتان سنڈیمن صاحب اسی دن جس دن کپتان سنڈیمن صاحب کا کیمپ قریب قلات پہنچ گیا تھا واسطے واپس لوٹنے کپتان سنڈیمن صاحب کے لائے تھے تا وقتیکہ از پیشگاہ گورنمنٹ عالیہ ہند صاف تحریری حکم نہ پہنچے صلاحیت و فیصلہ سے انکار کر دیا اور ادھر سر ولیم میر لویدر صاحب بہادر گورنمنٹ عالیہ ہند میں بذریعہ تار اور چٹھیات سخت ناراضگی ظاہر کر رہے تھے کہ کپتان سنڈیمن صاحب نے حکم گورنمنٹ ہند مورخہ ۱۶ اکتوبر ۵۸ء و ہدایات مجریہ چیف کمشنر صاحب کو توڑ کر امورات قلات میں دست اندازی کی ہے اور خود بطرف قلات چلا

Marfat.com

گیا ہے حالانکہ کپتان سنڈیمن صاحب کو صرف کوہستان مری میں جاکر تحقیقات کرنی تھی اور سرکار میں رپورٹ دینی تھی اور سرکار کو صاف لکھا کہ کپتان سنڈیمن صاحب سے اس خلاف ورزی کا جواب لیا جاوے اور اس کے خراب نتیجہ کی بابت ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔ بلکہ کپتان سنڈیمن صاحب سے جب کہ وہ بولان میں داخل ہوئے سخت الفاظ میں جواب طلب فرما رہے تھے کہ کیوں علاقہ قلات میں چلے جا رہے ہو جس کی بابت کپتان سنڈیمن صاحب نے نہایت عاجزی سے صاحب چیف کمشنر کو یہ جواب دیا کہ جس حالت میں میں سرداران براہوی اور خانصاحب اور ملک کو بچشم خود نہ دیکھ لوں کس طرح احکامات مجریہ گورنمنٹ ہند و ہدایات آپ کا جواب تحریر کر سکتا ہوں خصوص سرداران انجام وصلاحیت پر مستعد ہیں اس واسطے خانصاحب کو بھی دیکھنا مناسب سمجھ کر چلا آیا ہوں اگر آپ کی چٹھی پہلے مجھ کو ملتی تو میں اس طرف نہ آتا اب خانصاحب سے ملنے کا بندوبست کر چکا ہوں۔ بعد ملاقات جو نتیجہ ہوگا آپ کو اطلاع دوں گا۔ ناظرین خود انصاف کر سکتے ہیں کہ جو مقدمہ واسطے تحقیقات اور دریافت کے کپتان سنڈیمن صاحب کو سپرد ہوا تھا کیسا مشکل اور پیچیدہ تھا۔ گو کوئی نہایت تیز فہم کیوں نہ ہو تو بھی جب تک فریقین کے بیانات نہ لئے جاتے اور صورت حال ملک کی نہ دیکھی جاتی کس طرح کوئی شخص اپنی رائے قائم کر سکتا تھا۔ ہماری دانست میں سر ولیم میر لویدر صاحب بھی ایسے ناواقف نہیں تھے کہ وہ نہیں سمجھتے تھے کہ کپتان سنڈیمن صاحب کے واسطے کیا ضروری امر تھا۔ مگر ان کا منشاء نہیں تھا کہ کوئی شخص اس راز سے ماہر ہو اس واسطے انہوں نے بہت کوشش کی کہ کپتان سنڈیمن صاحب کو روکیں کپتان سنڈیمن صاحب ایسا شخص نہیں تھا۔ کہ بدون پوری کوشش اور آزمائش کے لوٹتا مگر گورنمنٹ ہند کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ سر ولیم میر لویدر صاحب چیف کمشنر سرحد سندھ بجائے اس کے کپتان سنڈیمن صاحب کو ایسے مشکل کام کے سرانجام میں کچھ مدد دیویں سد راہ ہوتے ہیں اس واسطے سرکار نے مناسب خیال کیا کہ سر ولیم موصوف کو اس فرنٹیئر کی ذمہ داری سے سبکدوش کریں۔ چنانچہ کرنیل مزدو صاحب کمشنر ڈیرہ جات کو حکم ملا کہ وہ فوراً جیکب آباد میں پہنچ کر سر ولیم میر لویدر صاحب چیف کمشنر اور کرنیل لاک صاحب سپرنٹنڈنٹ جیکب آباد سے پولیٹکل چارج سرحد قلات و سرحد سندھ کا لے لیویں اور کپتان سنڈیمن صاحب کی رپورٹ بابت اس کے پہلے مشن کے بمعہ رائے خود سرکار ہند میں روانہ کریں۔

جب کپتان سنڈیمن صاحب قلات سے واپس آ رہے تھے کرنیل مزدو صاحب سے اطلاع ملی کہ ان کو

Marfat.com

سرحد بگٹی پر ملیں۔

تباریخ ۲۳۔جنوری ۱۸۷۶ء دونوں صاحبان بمقام توچ یکجا ہوکر ۲۸ ماہ مذکور داخل جیکب آباد ہوئے اور ہم صلاح ہوکر تمام نتیجہ دورہ یعنی فسٹ مشن کی بابت سرکار میں رپورٹ دی اور تا اصدار حکم سرکارِ عالیہ ہر دو صاحبان جیکب آباد میں رہے اور تمام سرحد سندھ کا پولٹیکل چارج اپنے تحت میں لے کر کام چلاتے رہے یہ وہ ہی جیکب آباد تھا جہاں سے کپتان سنڈیمن صاحب کو ۲۴ گھنٹے کے اندر چلے جانے کا حکم ملا تھا یا وہاں کا پولٹیکل چارج لے کر آئے آخر مارچ تک وہاں رہنا پڑا اور کام چلانا ہوا تباریخ ۱۹ مارچ ۱۸۷۶ء گورنمنٹ عالیہ سے حکم صادر ہوا کہ میجر سنڈیمن صاحب جو اس وقت بموجب پوری ہونے میعاد ملازمت میجر ہوگئے تھے دوبارہ علاقہ قلات میں جاویں اور فیصلہ مقدمات فیما بین سرداران و خانصاحب کریں اور راستہ بولان کو کھولیں اور ملک میں امن قائم کریں۔ چنانچہ تباریخ چار ماہ اپریل ۱۸۷۶ء دوسرا مشن زیر تحت میجر سنڈیمن صاحب روانہ ہوا اس وقت اسکوارڈ بموجب ذیل ہمراہ تھا۔

سرکاری فوج

مونٹڈ گن رجمنٹ سندھ ہاؤس جیکب رائفل

دو ایک ونگ دو کمپنی

فورتھ پنجاب کیولری پلٹن سکھ نمبر ۴

۱۰۰ سوار دو کمپنی

سرداران و اہلکاران

سردار امام بخش خان تمندار مزاری۔ سردار جمال خان تمندار لغاری۔ تھورام سپرنٹنڈنٹ۔

نارسی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان

گنپت رائے انگلش کلرک آفس صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان۔ پیر جان نائب نصیر آباد و پسر وکیل خانصاحب والیٔ قلات مگسی ارغان جکھرانی رسالدار بلوچ گائیڈ جو رسالہ بلوچی جیکب آباد کا بروقت لینے

Marfat.com

پولٹیکل چارج سپرد ہوا تھا۔

کپتان مہزی ویلی صاحب بدستور ساتھ رہے ڈاکٹر طامس صاحب اپنے رسالہ پنجاب کو واپس چلے گئے اور بجائے ان کے ڈاکٹر ڈیوک صاحب سول سرجن پنجاب لاہور سے آکر شامل ہوئے باقی سرداران پنجاب سوائے امام بخش خان و جمال خان کے واپس اپنے ملک ضلع ڈیرہ غازی خان کو چلے گئے تھے برابر ہوئی سرداران اور معتبران مری و بگٹی کو حکم دیا گیا تھا کہ کچھی میں شامل ہو جاویں۔ بتاریخ ۴ ماہ اپریل ۱۸۷۶ء جیکب آباد سے کوچ ہوا مفصل حال کوچ مقام کا ڈائری مندرجہ ذیل سے جو راقم نے بروقت اپنے قلم سے بطور یادداشت بنج تحریر کئے تھے واضح ہوگا۔

ڈائری کوچ دورہ ابتداء ۴ اپریل ۱۸۷۶ء

نام تاریخ	نام مقام	تعداد فاصلہ	کیفیت

۴۔ اپریل ۱۸۷۶ء روجھان ۱۰ میل واضح ہو کہ بسبب بندش راستہ جات بولان و مولہ مردمان قافلہ باش بندا ور نہایت واویلا کرتے تھے کہ موسم گرم برسر پہنچا جاتا تھا پس بموجب منشاء سرکار تجویز پہنچانے قافلہ جات براہ بولان بمدد افواج ہوئی۔ چنانچہ دو ماہ اپریل ۱۸۷۶ء فوج مطلوبہ از ضلع ڈیرہ غازی خان وارد جیکب آباد ہوئی بعد کرادے جانے بندوبست جمع آوری رسد ملکہ شتران ۴۔ اپریل ۱۸۷۶ء کو کوچ ہوا روجھان میں پہنچے یہ موضع بیچ سرحد کچھی علاقہ قلات کے ہے در محمد خان جمالی رئیس یہاں رہتا ہے ۴ تاریخ اطلاع ہوئی کہ کچھ شتران ہمراہی فوج ناقص ہیں پیر جان نائب نصیر آباد کو کہ بموجب حکم خانصاحب ہمراہ تھا واسطے مدد دہی شتران کہا گیا پیر جان مذکورہ در محمد خان نے سوار ان واسطے جمع آوری شتران تعینات کئے اس سبب سے حکم مقام ہونے روز آئندہ کا دیا گیا کہ تبدیل شتران کا بندوبست پختہ ہو کر پانچ کی شام کو کوچ ہوگا اور رسوداگران قافلہ باش آکر مشرف سلام ہوئے ان کو حکم دیا گیا کہ ایک دن پیچھے فوج ہمراہی میجر سنڈیمن صاحب کے منزل بمنزل چلی آویں تاکہ ڈھاڈر میں بندوبست تعیناتی فوج درہ بولان ہو کر ان کو میسر روانہ کیا جاوے گا۔

۵۔ اپریل ۱۸۷۶ء مقام ایضاً۔ دو بجے تک شتران مطلوبہ پہنچ گئے تھے کہ قریب ۹۸ مہار شتران

Marfat.com

ہیضہ کی شکایت ہے۔ اس سبب سے وہ راستہ ملتوی ہوا۔ دوسرا راستہ اگرچہ سیدھا ہے مگر تھپر بہت ہیں اور تنگ ہے شتران پر بار اسباب چلے آئے مگر تکلیف البتہ ہے رستہ میں بیماری کا زور بدستور رہا۔ مقام پڑاؤ کا پیر چوکی پر جو ڈھاڈر سے بفاصلہ تین میل بیچ درہ بولان کے ہے مقرر ہوا یہاں بھی بیماری کا زور بدستور رہا قریب ۳۵ نفر داخل ہسپتال ہوئے یہ تجویز ہوئی کہ بیماران بدستور یہاں رہیں ڈاکٹر ڈیوک صاحب بہادر ان کی خبرگیری اور علاج معالجہ کے واسطے رہے گا۔ نیز قافلہ گو وہاں ٹھہرایا گیا کہ سنگ و بدرقی معمولی لیا جاوے مگر ارخان رسالدار اس کام پر تعینات ہوا۔ کہ بشمول فیض محمد نائب بندوبست وصولی شروع کریں قافلہ کے لوگوں میں بھی یہ بیماری شروع تھی اس موقعہ پر اطلاع پہنچی کہ سرداران سراوان بمقام کرتہ حاضر ہوں گے۔

۱۲ اپریل ۱۸۷۶ء ۲۵ میل واضح ہو کہ جب پیر چوکی سے کوچ ہوا رستہ میں بھی بیماری بدستور شروع رہی کہ چند مردمان رستہ میں گرے جب کرتہ پہنچ گئے۔ تب بھی جاری رہی خاص شہر کرتہ کا حال پیشتر ڈائری گذشتہ میں درج ہو چکا ہے اول روز ۲۹ نفر بیمار ہوئے۔

۱۳ صدر۔ کرتہ۔ مقام۔ اس روز بھی بباعث اس کے کہ کوئی راستہ بیماران کے اٹھانے کا نہ تھا اور اب تک بیماری شروع ہے۔ مقام رہا اس روز ۱۲ نفر بیمار تھے۔

۱۴۔ صدر۔ کرتہ۔ مقام۔ اس روز بھی مقام رہا اس دن چھ نفر بیمار ہوئے سردار ملا محمد خان واللہ داد خان وغیرہ سرداران سراوان بمعہ چار پانچ صد نفر سواران ہمراہی خود حاضر ہو گئے اور ہر طرح تعمیل منشاء سرکار پر مستعد پائے گئے سرداران بلوچی بلحاظ بیماری بی بی نانی پر جو کرتہ سے قریب آٹھ میل ہوگا منتظر ہوئے یہ تجویز ہوئی کہ قافلہ جات جوڑھا ڈر سے آویں گے وہاں سے آگے سرداران بلوچی لے جاویں گے بنام خانصاحب مراسلہ ہا اطلاع ورود خود و نیز دریافت ایں معنے کہ مراسلہ جناب گورنر جنرل صاحب لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر بھیجا جاوے یا عند الملاقات سپرد ہوں بھیجا گیا۔

۱۵۔ صدر۔ کرتہ مقام۔ واضح ہو کہ سوداگران قافلہ جات بباعث پھیلنے بیماری کے اور گرمی موسم کے بمقام ڈھاڈر ادائے سنگ اور بدرقی کے نہ کر کے چلے آئے تھے ان کو بمقام بی بی نانی روکا گیا ہیتو رام سپرنٹنڈنٹ کو تعینات کیا گیا کہ بشمول بھائی خان جمعدار خانصاحب و سردار امام بخش خان و جال خان تمنداران فہرست مال بنا کر بطور علی الحساب حق سنگ اور بدرقی کا وصول کرے چونکہ شرح

Marfat.com

سنگ وبدرقی کی اس طرح پر مقرر ہے کہ بڑے ترازو سے سب مال وزن کیا جاتا ہے ۱۰ من کا ایک بار پختہ مقرر ہو کر بحساب اس کے فی بارہ ۵ سنگ اور ۱۰/۸ بدرقی کل ۶-۸ سے وصول کئے جاتے ہیں اس وقت نہ ترازو تھا نہ فرصت تھی کہ قافلہ کے لوگوں میں بیماری پھیلی ہوئی تھی وہ لوگ فریاد کرتے تھے کہ جلدی رخصت ملے اس واسطے علی الحساب وصول کرنے کی تجویز ہوئی چونکہ بعضے شتران پر مال بقدر چھ من اور بعضے پر ۸ سے من تھا اوسط ۷ من کا خیال ہو کر فی شتر ۳ رفی مرکب خرد ۱ من خیال ہو کر ۸-۱ علی الحساب لینے کی تجویز ہوئی کہ شامل میں پھر وزن ہو کر کم وبیش برابر کیا جاوے گا گوشوارہ مال ووصولی فیس بموجب ذیل ہے۔

بزازی	اقسام دھات آہن وتانبہ وغیرہ	اقسام قند ومصری	کرانہ وغیرہ	میزان
لعا اللعل للعوش	ص ۸۵ نیم گوش	لل ۱۴	ل ۸۱ م	ا ۱۸۳۵

۱۳۱۸ شتران مرکبان
ا ۱۱۱ صماعت ۵۲۰

تعداد کل منکت	تعداد قیمت بموجب بیان سوداگران	شرح بارسنگ وبدرقی . رقم وصول شدہ			
سمہ ۴ لل ۳۴۴۸	صہ ۱۱ کھ ۶۵۴۶۲ ا	۳ شتر سے	۱ مرکب ۸-۸-۱	ل ۴۶۰۷	

فہرست مفصل اسم وار بنائی گئی اور ہر ایک سوداگر کو پرچہ تعداد بار اور وصولی فیس علی الحساب باندراج تعداد روپیہ دیا گیا کہ بموجب شال کوٹ میں وزن ہو کر تکمیل حساب کی ہوگی۔ سرداران بلوچی بموجب ذیل ہمراہ قافلہ بھیجے گئے سرادان امام بخش خان تمندار مزاری جمال خان تمندار لغاری سردار ملا محمد خان سردار سرادان ۲۵۰ سوار ملگزار خان وغیرہ رسالداران ۳۰۰ سوار جکھرانی وغیرہ ماعت ۱۲۰ سوار مردمان مری از پھلی کیچی خان و شیر دل مزارانی ۳۰۰ سوار۔ شادیخان گبی وغدار ۱۰۰ سوار اُن کی فہمایش ہوئی کہ سرداران بلوچی بعد پہنچانے قافلہ جات کے مستونگ میں یا شال میں رہیں اس روز بیماری قریب رفع ہونے کے ہو گئی صرف دو نفر بیمار رہے تھے۔

۱۶-اپریل ۷۶ ۱۸ء مقام کرتہ، کرتہ میں مقام رہا ڈاکٹر ڈیوک صاحب واپس تشریف لائے آوردہ

Marfat.com

اس وقت بیماری بالکل رفع ہو گئی تھی اور معلوم ہوا کہ منجملہ بیماران موجودہ اکثر بچ گئے تھے کم فوت ہوئے لیکن منجملہ بیماران شہر حاجی کے زیادہ تر فوت ہوتے تھوڑے بچ گئے۔ اسد خان پسر سردار ملا محمد خان اور سردار اللہ ڈنہ خان کرد معہ پچاس نفر سواران واسطے خدمت کیمپ میں رکھے گئے تھے باقی سواران برا ہوئی سب ہمراہ سردار ملا محمد خان گئے تھے اور منوگرانی کو معہ دس سواران مقرر کر کے اوپر سرحدات مری تعینات کیا گیا کہ تمنداران مری کو روکنے بدی بدکاری ملک کچھی میں مدد دیویں نیز اگر کوئی مری ارادہ بدی بدکاری کچھی کا کرے فوراً مالداران رعایا کچھی اور نائبان بھاگ کو اس امر سے مطلع کیا گیا۔ سنا گیا کہ عطا محمد خان وزیر خانصاحب فرار ہو گیا ہے۔

۱۷ صدر مقام کرتہ میں مقام رہا کپچی خان مزارانی مری معہ ۲۵ نفر سواران و پیادگان حاضر خدمت ہوا۔ معلوم ہوا کہ مزارانی دشت میں بہ ہمسایہ گرت مردم کرد بیٹھے ہوئے ہیں۔ بورود رقعہ از جانب محمد حسن سابقہ منشی ایجنسی حال مسکونہ بھاگ واضح ہوا کہ فوج خانصاحب متعینہ بھاگ بطرف قلات تیار تھی۔ لیکن حسب الورود حکم خانصاحب بالفعل ملتوی ہے اور بباعث گرمی رسالدار اور کمانیئر نے شہر میں جگہ لی ہے۔

۱۸ صدر مقام بدستور کرتہ میں مقام رہا پیر جان نائب نے ایک پروانہ خانصاحب موسومہ خود پیش کیا جس سے پایا جاتا تھا کہ خانصاحب نے اس کو کہا کہ اگر صاحبان طریقہ دوستی چاہتے ہیں تو ہم بھی مستعد ہیں اور جو تم نے بابت شان و شوکت سرکار انگریزی لکھا ہے اینجانب اس سے بھی وہ چند زیادہ جانتے ہیں۔ لیکن ملاقات بمقام قلات ہو اور صاحب کمشنر بہادر نے اپنے مراسلہ میں لکھا تھا کہ میجر سنڈیمن صاحب جب علاقہ میں آویں گے اپنی تشریف آوری سے مطلع کریں گے اب میجر سنڈیمن صاحب نے کچھ اطلاع نہیں دی۔ جب صاحب موصوف اطلاع دے گا بموجب اس کے اینجانب خود صاحب ممدوح سے ملاقات آتے بمقام قلات واسطے ملاقات وغیرہ خط و کتابت کریں گے اور واضح ہو کہ ہمیشہ سے ایسا دستور رہا تھا کہ مردمان برا ہوئی سے سوائے حاضری ہمارے وکیل کے کچھ گفتگو نہ ہوتی تھی۔ اب بھی اس حال سے صاحب بہادر کو مطلع کرنا چاہیئے اور حال تازہ تبازہ اس طرف کا لکھتے رہو اور جو تم نے لکھا تھا کہ صاحب بہادر باستماع حال اس کے کہ خطاب بہادر

کہ فوج بموجب حکم ہمارے اوپر مردمان برا ہوئی کے تیار تھی غصہ ہوئے ہیں۔ سو ہم نے پیشتر تیاری صاحب بہادر کے یہ حکم بنام نائبان کرتہ بھیجا تھا اب حال تیاری صاحب بہادر پختہ معلوم ہوا تب نائبان کو

Marfat.com

واسطے التوائے فوج کشی و نیز مدد دہی صاحب بہادر تحریر کیا گیا تھا۔ نیز ایک پروانہ ثانی جو دو روز بعد اس کے جاری ہوا لکھا تھا دکھایا جس سے پایا جاتا تھا کہ خانصاحب نے نہایت تاکید سے اس کو تحریر کیا ہے کہ تم نے صاحب بہادر کا پیدحال تحریر نہیں کیا روزمرہ لکھتے رہو اور اطلاع دو کہ کون کون برابہوی بخدمت صاحب بہادر حاضر ہوا اور کیا ان کو دیا اور کیا گفتگو ان کے ساتھ ہوئی اور خط نواب محمد خان اسمی پیر جان کے دیکھنے سے پایا گیا کہ عطا محمد خان وزیر خانصاحب جس کا ضامن محمد خان مذکور ہوا تھا معہ ۲۰ سپران خود ہو کر بطرف خاران چلا گیا ہے۔

۱۹۔ صدر مقام کہ تہ اکثر بیماران جو نیچے تھے پہنچ گئے تھے۔ صرف چند بیمار پیر چکی میں تھے۔ جو ایک جمعدار معہ چند شتران و کجاوہ طرف پیر بھیجا گیا کہ جلدی ان کو لاوے۔ بسبب شدت گرمی و تبدیل آب ہوا فوج کا کوچ مجوز ہوا کپتان اسکاٹ صاحب معہ تین کمپنی سکھ پلٹن نمبر ۴ کرتہ میں تعینات ہوا کہ جب بیماران پیر سے پہنچ جاویں بیماران موجودہ کرتہ کو شامل کر کے مقام آئندہ پہ لاویں گے۔ سردار اللہ ڈنہ خان کرد کیچی خان مزارانی مری معہ ۲۰ نفر سواران واسطے مدد دہی صاحب موصوف تعینات کئے گئے اور بختیار خان مری کٹ منڈائی والا نیز طلب ہوا۔

۲۰ صدر بیٹ ۲۰ میل ۹ تاریخ کی رات کو اسباب روانہ ہوا بیس تاریخ صبح کوچ ہو کر منزلگاہ پہ پہنچے۔ منزلگاہ آب گم سے قریب ڈیڑھ میل بجانب غرب سے کشادہ رود پہ ایک میدان ہے جس کے مشرق اور شمال کی طرف اقوام دومڑ کا پہاڑ ہے۔ ہوا نہایت تیز چلتی ہے لیکن خوب سرد ہے سرداران مزاری و لغاری ہمراہی قافلہ سے رپورٹ پہنچی کہ قافلہ سلامت شال کوٹ میں پہنچ گیا اور سپرد نائب شال ہوا کہ بعد وزن کے مبلغ ۱۰۱۹ روپے بقیہ فیس وصول کی گئی کہ نزد سرداران موصوف کے ہے اور قافلہ آگے روانہ ہوگا اور سرداران بانتظار حکم مستونگ میں متوقف ہوئے۔

۲۱ صدر بیٹ مقام رہا۔ فیض محمد نائب ڈھاڈر نے بجواب پروانہ رپورٹ کی کہ پیداوار زمینات سرداران سراوان برابہوی واگذار کر کے سپرد مالکان کی گئی ہے اور آمد و رفت مہراللہ خان پسر سردار ملا محمد خان و ہیبت خان برادرش معہ تمن کے کچھ مزاحمت نہ ہوگی اور منوگرانی جو اطلاع درباب مستعد ہونے تمن مری دوبارہ بدی بدکاری کچھی کے دیویگا بموجب اس کے بندوبست ہوگا عبدالعزیز نائب۔ بجاگ گذارش کرتا ہے کہ تقرری منوگرانی بحفاظت سرحدات کچھی سے اطلاع پائی بروقت اطلاع دہی

Marfat.com

متذکرہ مالداران وغیرہ کو اطلاع دیجاوے گی۔

۲۲۔ صدر آب گم۔ آب گم میں مقام رہا۔ سردار ملا محمد خان رئیسانی بعد پہنچانے قافلہ کے واپس داخل کیمپ ہوگیا۔ سردار موصوف سے یہ سنا گیا کہ لوگوں میں افواہ ہے کہ وزیر عطا محمد برازداری محسن کمانیر فوج فرار ہوا بلکہ یہ بھی افواہ ہے کہ کمانیر خود معہ پچاس سپاہی کے فرار ہوگیا ہے اور خانصاحب محمد خان نائب پر بھی شاکی ہے اور یہ بھی حال دیا کہ فقیر محمد مستوفی کا کام بھی سست ہوگیا ہے چونکہ تجویز تھی کہ واسطے سہولیت آمدورفت سوداگران وغیرہ مسافران اور آمدورفت اشیاء مطلوبہ کیمپ آمدہ جیکب آباد کی ایک چوکی کرتہ میں اور ثانی سری بولان میں تعینات کی جاوے چوکی اولینہ پر مردمان مری کٹ منڈائی والا بشمول مردمان براہوئی اور سری بولان میں مراسانی مینگل براہوئی دو مرڈپٹھان کرد براہوئی تعینات کئے جاویں چنانچہ اس باب میں بصلاح سردار اللہ ڈنہ خان بمقام کرتہ تعداد تعیناتی ملازمان تجویز ہوتے ہیں۔ سردار ملا محمد خان سے اس بات میں مشورہ ہوا سردار موصوف کا ارادہ سردست کچھ مستعد معلوم ہوا۔ ایسا خیال ہوتا تھا کہ بسبب مفروری وزیر عطا محمد خان و سننے ابتری حالت ملازمان خان قلات کے سردار موصوف کا خیال کچھ تبدیل معلوم ہوتا تھا۔ سردار موصوف نے کہا کہ اللہ ڈنہ خان کرتہ میں ہے اور باقی سرداران کچھ دشت میں ہیں ہم سب کو جمع کرکے اس حالت میں جو کچھ صلاح اور عذر ہوگا سو بعرض کریں گے۔

۲۳۔ اپریل ۱۸۷۶ء مقام رہا۔ از جانب سردار امام بخش خان و جمال خان تمندار ان عرضی باطلاع بھیجنے عرضی خود بخدمت خانصاحب و نائب محمد خان و فقیر محمد مستوفی باطلاع ورود خود بعد پہنچانے قافلہ جات بمقام مستونگ اور استدعا آنے خانصاحب بمراد ملاقات میجر سنڈیمن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر معہ نقل عرضی و خطوط امات وصول ہوئے۔ از پیش گاہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر یہ حکم ہوا بلا استزاد و صلاح ہماری کے ایسی خط و کتابت بالا بالا جاری نہیں کرنی چاہیئے تھی امام بخش خان کو لکھا جاوے کہ وہ بمعہ جملہ ہمراہیان کے کیمپ میں حاضر ہو جائے۔ مردمان مینگل براہوئی اور دو مرڈ پٹھان بتعداد ذیل بمعہ مقدمان حاضر ہوئے ان کے ساتھ دو باب آمدورفت قافلہ جات وغیرہ بات چیت ہوتی رہی ان لوگوں نے کہا کہ جب سرکار تجویز کرے گی مدد دیویں گے لیکن ہمارے پیٹ کا بندوبست سرکار کرے گی۔ اور سردار ملا محمد خان سے جو دریاب بندوبست مردمان مذکور کا ذکر ہوا سردار ملا محمد خان

Marfat.com

نے کہا کہ مینگل براہوی کی ذمہ داری اٹھا سکتا ہے لیکن دومڑ پٹھان اس سے علیحدہ ہیں مگر جندالدریافت پایا گیا کہ فرقہ دومڑ صرف بقدر چار سو نفر ہوگا جو متصل درہ بولان کے رہتا ہے اور سردار اللہ ڈنہ خان کے ان کے ساتھ رشتہ داری اور آمدرفت ہے اگر اللہ ڈنہ خان یا خود سردار ملا محمد خان ذمہ اس کا اٹھانا چاہیئے تو اٹھا سکتے ہیں۔ مینگل براہوئی اور دومڑ افغانوں کا چال چلن اور خوراک پوشاک ایک طرز کا ہے۔ مینگل ہمیشہ کوہستان میں رہتے ہیں جو دومڑ وغیرہ افغانان کے ہمسایہ میں رہتے ہیں۔ اس کی پوشاک اور عادات بشل افغانان کے ہے زبان پشتو بخوبی جانتے ہیں یہ لوگ کسی زمانہ میں جہلاوان کے شامل تھے۔ لیکن اب بہت مدت سے سراوان کے ساتھ شامل ہیں اور تعداد میں بقدر دو ہزار مردم ہوگا اور اکثر گذارہ مالداری پر کرتے ہیں۔

۱۴ اپریل ۱۸۷۶ء مقام از جانب خانصاحب مکتوب بدرجواب خط میجر سنڈیمن صاحب جو بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۸۷۶ء از مقام کرتہ لکھا تھا۔ موصول ہوا جس سے پایا جاتا تھا کہ خانصاحب مراسلہ جات جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و لفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر جلدی دیکھنا چاہتا ہے۔ نیز تحریر کیا کہ ہم کو ملاقات میجر سنڈیمن صاحب کا نہایت شوق ہے مگر بسبب ہونے بیماری ہیضہ بہ کیمپ میجر سنڈیمن صاحب حاضر نہیں ہو سکتا بالفعل صاحب موصوف بعلاقہ شال و مستونگ آرام فرماویں جس وقت بیماری بالکل دفع ہو جاوے تلات میں تشریف لاکر ملاقات سے مسرور فرماویں۔ اور لکھا کہ صاحب نے جو پیادہ و اراملاک مردمان براہوئی کے بذریعہ حکم خود واگذار کرادی ہے سو واجب ایسا تھا کہ بروقت ملاقات اینجانب کے جس طرح صاحب بہادر فرماتے ہم بموجب اس کے منظور کرتے لیکن اب جو صاحب کو ایسا مناسب نظر آیا بہتر خوب ہم نے بنام نائبان ارشاد جاری کیا ہے کہ بتعمیل حکم صاحب ممدوح کچھ غرض پیادہ و اراملاک مردمان براہوئی سے نہ کریں گے۔ نیز ملا پیر جان نائب نے پروانہ جات خانصاحب واسطے ملاحظہ کے پیش کئے جس سے دو باتیں زیادہ معلوم ہوتی تھیں ایک یہ کہ خانصاحب نے لکھا کہ مردمان جہلاوان کچھ بدی بدکاری کر رہے ہیں اگر صاحب بہادر کا مطلب ہے کہ جہلاوان کا فیصلہ بھی ہمارے ساتھ کرائیں گے پس جہلاوان کو بدی بدکاری سے بند کریں۔ ورنہ ہم ان پر فوج بھیجدیویں گے۔ دوسرا کچھ قافلہ اور سوداگران بموضع جھل کہ بھاگ سے جنوبی طرف ہے۔ اکثر واسطے آنے قلات اور کچھ واسطے قندھار ملتوی ہیں اگر صاحب بہادر کا منشا رہے کہ درہ بولان سے گذریں گے تو ان کو اس طرف روانہ کیا جاوے

Marfat.com

ورنہ اجازت دیویں کہ بمعہ افواج درہ مولہ سے گذار اجاوے۔ پیش گاہ صاحب بہادر سے جواب ملا کہ بابت امرادل سرداران جہلاوان کہ پیشتر بھی منع کیا گیا ہے اب بھی منع کیا جاوے گا۔ بابت امر دوئم چونکہ ہم نے واسطے آمد ورفت اپنے سامان کے بالفعل بندوبست چوکیات کا کیا ہے اینجانب سوداگران کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ اس سے پایا گیا کہ بسبب فرار ہو جانے وزیر عطا محمد کے بطرف جہلاوان کے کچھ شورش زیادہ ہے کہ خانصاحب نے واسطے ممانعت مردمان جہلاوان کے اور نیز دوسرا درباب قافلہ کے استمزاج کیا ہے۔ اگرچہ ممکن تھا کہ قافلہ بمدد سرداران براہوئی براہ درہ بولان بخوبی بھیجا جاتا۔ لیکن یہ تامل ہوا کہ جب تک خانصاحب سے درباب درہ بولان کے مکمل فیصلہ نہ ہو یعنی ذمہ داری یا علیحدگی۔ تب تک ملازمان خانصاحب واسطے بدنامی سرداران براہوئی کچھ حرکت کریں ان کو وہ جواب بھیجا گیا جو اوپر درج کیا گیا ہے۔

بنام ملا محمد خان وغیرہ سرداران سراوان تحریر کیا گیا کہ جس دن سے خبر مفروری عطا محمد وزیر خانصاحب کے مشہور ہوئی ہے ان کی کارروائی میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ سردار ملا محمد خان درباب بنابست چوکیات بولان کچھ کم مستعد معلوم ہوتا ہے اگر درحقیقت ان کا ارادہ تبدیل ہو گیا ہو تو صاف اطلاع دیویں۔ جس کے جواب میں سرداران موصوف نے لکھا کہ ہم بدستور اپنے ارادہ پر قائم ہیں۔ وزیر مذکور سے ہم کو کچھ تعلق نہیں ہے اور واسطے چوکیات بولان جب حضور نے حکم دیا مبلغ ۱۴۰۰۰ سالانہ پر علاوہ سمت ۷۰۰۰ سالانہ تنخواہ سردار ملا محمد خان کے مستعد ہیں صرف اس قدر تامل ہے کہ شاید از جانب ملازمان خانصاحب کچھ حرکت ہو جاوے۔ پلٹن اور سپاہیان جو کرنہ میں تھے بخیریت پہنچ گئے اور بیماری فوج سے بالکل رفع ہو گئی۔ سب لوگوں نے شکریہ ادا کیا۔ بذریعہ عرضی امام بخش خان و جمال خان تمندار ان نے مراسلہ جات مرسلہ خانصاحب جو ان کے نام آیا تھا بھیجدیا جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم واسطے ملاقات صاحب ممدوح شوق میں ہیں۔ چنانچہ مراسلہ صاحب بہادر کا آیا تھا اس کا جواب تحریر کیا ہے کہ جب مرض دفع ہو جاوے قلات میں تشریف لا کر ملاقات فرما دیں امید ہے کہ آپ بھی اس طرح بخدمت صاحب بہادر ممدوح لکھیں گے اور درباب بندوبست درہ بولان ہم بھی شوق میں ہیں۔ لیکن جس میں ہماری عزت ہو گی اگر بموجب اس کے بندوبست ہوا تو خوش ہوں گا۔ نیز سرداران موصوف نے ایک قطعہ عرضی وزیر عطا محمد موسومہ اینجانب اور ایک خط موسومہ سرداران مذکورہ و ایک قطعہ بنام سردار ملا محمد خان و سردار الہیار خان

Marfat.com

ہمراہ عرضی خود بھیج دیئے اور لکھا کہ قاصد مرسولہ عطا محمد مذکور لایا ہے۔ مضمون عرضی یہ تھا کہ خانصاحب نے بلا قصور ہمارا نقصان کیا اب تو کل بخدا قلات سے باہر ہو کر درکوہ شاخوریہ کنارہ مکان زہری سکونت پذیر ہوا ہوں اور مردمان الوسات ایں حدود چنانچہ زہری و جتک وغیرہ کلہم ہمارے پاس جمع ہیں اور زیر صلاح اور گفتہ ہمارے کے ہیں اگر حضور ہمارا انصاف فرما دیں تو بخدمت حضور حاضر ہو جاویں۔ ورنہ اطلاع فرمادیں۔ بعد اسکے جو مناسب ہو گا عمل کردں گا۔

۲۵ اپریل ۱۸۷۶ء دزان ۱۳ میل صبح اسباب روانہ ہو کر بوقت ۱۰ بجے پڑاؤ پہ پہنچ گئے۔ یہ موقع درہ بولان سے جو راستہ سیدھا دشت کو اس سے ایک شاخ اور بجانب شمال اور مغرب نکل کر ایک چشمہ پانی پر ختم ہوتا ہے۔ اسی چشمہ کا نام دزان ہے یہ چشمہ پانی دیتا ہے سب لشکر اور جانوران کے واسطے کافی ہے بلکہ اس سے دو چند کی ضرورت سے بھی زیادہ تھا اور گھاس لکڑی بھی اس موسم میں مل سکتا ہے اس سے جانب شمال ایک رستہ طرف شالکوٹ نکلتا ہے لیکن واسطے شتران کے نہایت مشکل ہے۔ پیدل لوگ اور سواران جاسکتے ہیں اس چشمہ پہ بہت لوگ مالدار مینگل و مزارانی مری گرد اگرد سکونت پذیر ہیں اور دشت سے بھی لوگ اسی چشمہ پہ آکر پانی دیتے ہیں یہ موقع دست سے چار پانچ میل ہو گا اسی روز سردار امام بخش خان مزاری و جمال خان تمندار لغاری معہ مردمان بلوچی کیمپ میں واپس داخل ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ بہادر خان جمعدار جکھرانی جو ہمراہ مردمان بلوچی برائے امداد پہنچانے قافلہ بھیجا گیا تھا مرض ہیضہ سے بمقام مستونگ میں پیشتر کوئی ہیضہ نہیں تھا۔ اس کی تقدیر آگئی تھی کہ وہ فوت ہو گیا۔

تجویز ہوا کہ ایک رسالدار معہ یکصد نفر سواران واسطے مدد دہی آمد و رفت اسباب مطلوبہ کیمپ اور امن ملک کچھی بذریعہ سہولت کے بمقام شہر حاجی تعینات کیا جاوے۔ چنانچہ مال گزار خان رسالدار کو تعینات کیا گیا۔

۲۶ اپریل ۱۸۷۶ء بدستور دزان میں قیام رہا لیکن پلٹن پیدل پہلے روانہ کی گئی تاکہ رستہ میں کچھ آرام کر کے پھر مستونگ میں برابر جاویں گے۔ خانصاحب کو اس کے مکتوب کا جواب لکھا گیا کہ آپ کو مستونگ میں آنے سے تامل ہے اس سے ناامیدی ہوئی حالانکہ اینجانب کو خیال تھا کہ آپ حال آنے اس مشن سے بہت خوش ہوں گے اور شکر گذاری سرکار مستعد ارادہ واسطے ملاقات کے ظاہر کردیں گے آپ

Marfat.com

کہ چاہیئے کہ اس بات میں بخوبی غور کریں اور جو رسم آپ کے بزرگان نے درباب افسران انگریزی ہم رتبہ اینجانب کے اختیارات ہوا تھا بموجب اس کے عمل کریں۔ یہ مکتوب بہدست جمعہ معتبر خانصاحب کے بھیجا گیا بوقت شام ایک رقعہ ازجانب جھنڈا خان سردار شاہوانی جو پیشتر ماتحت خان قلات کے تھا اور ملا محمد خان کہت ہے کہ اب تین چار روز سے خان کے ساتھ ناسازہو کر کوہستان میں باغی ہو گیا ہے۔ موسومہ ملا محمد پیش کیا جس کے مضمون سے پایا جاتا تھا کہ اس نے ملا محمد کو لکھا کہ جب وہ قلات میں جاوے پاس بی بی اللہ ڈنی ہمشیرہ خانصاحب کے نہ جاوے یہ بی بی ملا محمد کے باپ کی ہمشیرہ کی دختر ہے۔ اگلی دفعہ جب ملا محمد قلات چلا گیا پاس بی بی موصوفہ جاکر ملاقات کی تھی۔ یہ بی بی جام میر خان کی عورت ہے جب جام میر خان نے ہمشیرہ نوروز کے ساتھ شادی کی تب خانصاحب جام سے ناراض ہو گیا اور اپنی ہمشیرہ کو جام سے الگ کر کے اپنے گھر میں رکھا اس رقعہ سے یہ مراد ہے کہ خانصاحب بالکل فریب کرنے پہ مستعد ہیں۔

۲۷ رصدر مستونگ ۲۵ میل صبح روانہ ہو کر دشت خورد میں داخل ہوئے وہاں سے دشت کلان آئے۔ دشت کلان سے بھی دو راستے بطرف مستونگ نکلتے ہیں ایک راستہ شمالی طرف جس کو سرخ باجو بولتے ہیں۔ دوسرا جنوبی طرف کھنڈ بولتے ہیں۔ راستہ اول بالکل صاف ہے لیکن کچھ لمبا ہے قریب دو تین میل لمبائی میں زیادہ ہے۔ راستہ نمبر ۲ کچھ مشکل ہے لیکن سیدھا ہے میجر سنڈیمن صاحب بہادر راستہ نمبر ۲ سے گذرے اور اکثر قافلہ شتران وغیرہ بھی بہ خیال قریب ہونے راستہ نمبر ۲ سے گذرے گو بعضے راستہ نمبر ۱ سے۔ راستہ نمبر ۲ جہاں سے کھنڈ شروع ہوتا ہے اس سے جنوبی بفاصلہ قریب ایک میل کھوہ کچا ازاں مذکور ہے بقدر چالیس ہاتھ گہرا ہوگا اور پانی اس میں بہت ہے گذارہ کے لئے کافی مل سکتا تھا لیکن سب لوگوں کے واسطے اس سبب مکتفی نہ ہو سکا کہ منہ اس کا تنگ تھا۔ سوائے ایک ڈول نہیں ڈالا جا سکتا تھا۔ ایک ڈول سے لشکر کی گذران مشکل تھی۔ بوقت ایک بجے وارد مستونگ ہوئے۔

۲۸ راپریل ۱۸۷۶ء مستونگ میں مقام رہا۔ پیر جان نے ایک خط ازجانب خان صاحب والئے قلات پیش کیا جس کے مضمون سے پایا جاتا تھا کہ خانصاحب نے تحریر کیا کہ درباب بندوبست انتظام امورات ملک ہذا جس طور صاحب بہادر کی خواہش ہوگی بموجب اس کے اینجانب منظور کریں گے لیکن صاحب بہادر ایسا بندوبست کریں جس میں ہماری عزت داری ہو اور درباب ملاقات

Marfat.com

ہم نے پیشتر جواباً بخدمت صاحب بہادر تحریر کیا ہے اور بابت عدم مزاحمت منوگرانی اور واگذاری پیداوار املاک مردمان براہوئی کے اینجانب نے پیشتر بنام نائبان تحریر کر دیا ہے۔ ایک خط از جانب سوداگران بنام سردار الہڈنہ خان اس مضمون کا پیش ہوا کہ ہم لوگ معہ شتران چھ سو پچاس مہاران ڈھاڈر میں مقیم ہیں اگر تم مدد بدرقی کی کرو تو ہم روانہ ہو کر گذر کریں۔ بہان بصلاح سرداران ملا محمد خان و امام بخش خان و جمال خان یہ تجویز ہوئی کہ بقدر مناسب سواران براہوئی آگے قافلہ کے بھیجے جاویں کہ شالکوٹ میں پہنچا دیویں اور سنگ اور بدرقی محصول شالکوٹ میں معرفت نائب وصول ہو کہ امانت میں جمع ہو۔ اور ۲۰۰ پیشگی واسطے خرچ کے سواران ہمراہیان کو دیا جاوے۔

بنام عطا محمد خان وزیر جواباً لکھا گیا کہ اگر وہ اسی طرح سرداران جہلاوان کو نیک صلاح پر مستعد کر کے پیدا کرنے نئی خرابی سے بند کرے گا تو بموقعہ مناسب درباب انجام خانصاحب یا دیگر طور جو مدد اینجانب سے ہوگی۔ اینجانب اس کو مدد دیویں گے۔

۲۹ صدر مقام مستونگ۔ داد کریم زمیندار معہ دیگر چند زمینداران حاضر ہو کر مشرف سلام ہوا۔ عندالدریافت حال ایسا پایا گیا کہ اس گاؤں میں حق مالکانہ زمینداران کا قدیم الایام سے بموجب ملکیت کاریزوں کی ہے تیس کاریز قدیم الایام سے زمینداران نے اپنے مصارف اور محنت سے احداث کئے جو زمینات ان سے آباد ہوتی ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں اور اختیار بیع و شرا ایسی زمینات اور کاریزات کا بدست زمینداران کے تفویض ہے خانصاحب ان کاریزوں سے مشخصہ حسب ذیل لیتا ہے غلہ جنسی صماضہ ۵۵۰ خروار غلہ جو و گندم یعنی سمر ساعہ ۳۳۰۵ من نقدی الـ ۱۸۰۰ زمینداران اس مشخصہ کو بموجب حصص پانی کے ادا کرتے ہیں مثلاً ایک کاریز سے چند زمینات مختلف مالکان کے سیراب ہوتے ہیں بموجب پیمانہ زمینات اور استحقاق ملکیت کے آبپاشی کے واسطے وقت مابین زمیندار کے منقسم ہے پس جو مشخصہ ایک کاریز پر ہوتا ہے زمینداران بحیثیت وقت آبپاشی کے تفریق کر کے ادا کرتے ہیں۔ زمینداران کو اختیار ہے کہ ان کاریزات پر جنس کاشت کریں یا باغات۔ اور بعضے کاریز جدید بعلمداری خانصاحبان مرحوم کھودی گئی ہیں ان سے بٹائی جنسی بشرح چہارم حصہ کے خانصاحب لیتا ہے اور بقدر پندرہ باغات خاص اپنی ملکیت خانصاحب کے ہیں۔ کل بقدر نوسو باغ اس گاؤں میں سنے جاتے ہیں خاص گاؤں کو دیکھا گیا اس میں صرف ہندوان

Marfat.com

وقصباتی لوگ رہتے ہیں مابقی از مینداران وکاشت کاران سب باغات میں رہتے ہیں ہر ایک باغ میں چند خانہ واقع ہیں۔ درخت میوہ جات اقسام ذیل کے ہیں۔

توت۔ بادام۔ زردآلو۔ انگور۔ امرود وغیرہ زمین اعلیٰ درجہ کی ہے۔ گندم بہت کاشت ہوتی ہے گھاس۔ لوسن اکثر استعمال میں آتا ہے۔ یہ گھاس مثل متیرہ کے ہے اس موسم میں کاٹا جاتا ہے لوسن خشک کر کے جمع کرتے ہیں زمستان کے موسم میں بھی کارآمد ہوتا ہے۔

۳۰۔ صدر مقام رہا۔ از جانب جام عالی خان حاکم لس بیلہ و میر ابراہیم خان و میر گہور خان سرداران جہلاوان عرضی بدرجواب پروانہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر جو بتاریخ ۱۵ ماہ حال لکھا گیا تھا بمضمون گذارش حالات گذشتہ واظہار جور وتعدی خانصاحب والی قلات ودرخواست انتظام سرحد ہا کے پہنچی جس میں استدعا تھی کہ یا تو خانصاحب کو گدی سے اتار کر اور شخص جو لائق ہو بٹھایا جاوے یا سرکار انگریزی ملک بلوچستان کو اپنی سلطنت میں شامل کرے۔ امام بخش خان تمندار مزاریان نے ذکر کیا کہ ایک سوداگر کی زبانی معلوم ہوا کہ خانصاحب مستونگ آنا نہیں چاہتے اور نہ فیصلہ انجام براہوئی پر مستعد ہیں۔

یکم مئی ۱۸۷۶ء مقام رہا۔ مراسلہ از جانب خانصاحب والی قلات بدرجواب مراسلہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر جو بتاریخ ۲۶ اپریل ۱۸۷۶ء بدست ملا جمعہ بھیجا گیا تھا۔ موصول ہوا۔ جس سے پایا جاتا تھا کہ خانصاحب نے آنے مستونگ سے عذر کیا ہے اور کہا ہے کہ صرف زیارت تک جو قلات سے ایک منزل ہے آؤنگا لیکن یہ جگہ قلات سے صرف چار کوس کے فاصلہ پر ہے اور بیان جمعہ مذکور سے معلوم ہوا کہ خانصاحب بالکل مستونگ میں آنا نہیں چاہتا۔ اور نہ فیصلہ سردمان براہوی پر مستعد ہے خانصاحب نے اپنے مراسلہ میں وجہ نہ آنے اپنے کے باعث اصدار مہر بانیہائے بحق سرداران براہوی تحریر کیا۔ لیکن پایا گیا کہ چونکہ خانصاحب مراسلہ جات سابقہ میں شوق اپنا درباره فیصلہ تنازعات براہوئی وغیرہ ظاہر کرتا رہا چنانچہ وگذاری زمینات براہوئی منظور کر لی تھی اور درباب فیصلہ مابین مردمان جہلاوان خود دریافت کیا تھا۔ اور ہر طرح مدد دی اور تعمیل احکامات مجریہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر بنام نائبان وغیرہ ملانات خود لکھتا رہا اس سے مطلب اس کا یہ تھا کہ کسی صورت سے میجر سنڈیمن صاحب بہادر قلات میں آویں یہاں ملاقات کر کے فیصلہ سے اخراج کروں گا۔ فی الحقیقت کسی نے اٹھایا ہا جیسا کہ ایک روز پیشتر افواہ

Marfat.com

بھی مشہور ہوئی تھی۔ کیونکہ خانصاحب نے جو عذر اصدار مہربانیہائے براہوی کا اپنے خط میں تحریر کیا کوئی وجہ نہ تھی اور نہ کوئی نئی بات تھی کہ بروقت تحریر پہلے مراسلہ جات کے خانصاحب اس سے ناواقف تھا۔ اور پیچھے معلوم کیا بلکہ مکتوبات میں صریحاً دربابت مالگذاری زمینات کے تحریر ہوا تھا اور اس کو خانصاحب نے بخوبی تسلیم کیا تھا۔ علاوہ ورود تحریر مذکورہ بالا کے ملا پیر جان و جمعہ آرندہ مراسلہ سے از جانب خانصاحب ناامیدی حاصل ہوئی اس لئے میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے بخیال اس کے کہ جب تک خانصاحب شوق سے عزت سرکار کو تسلیم نہ کرے اور فیصلہ پر مستعد نہ ہو طرف قلات جانا نامناسب تصور کیا لیکن واسطے آگاہی از منشاء سرکار عالیہ و اختیارات خود بھیجنا مراسلہ جات مجریہ از پیش گاہ جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر مناسب تصور کر کے بغرض اثر تعظیم مراسلہ جات مذکور بذریعہ کپتان ویلی صاحب بہادر و ڈاکٹر ڈیوک صاحب بہادر متعینہ پنجاب رسالہ معہ سرداران امام بخش خان مزاری و جمال خان تمندار لغاریاں بھیجنا تجویز کیا اور ایک مراسلہ خود بھی ارسال کیا اور اس میں صاف لکھا کہ اگر خانصاحب منشاء سرکار عالیہ کو بخوبی سوچ کر ہماری صلاح پر تصفیہ تنازعات چاہتے ہیں تو مستونگ میں جہاں اس کا برادر نصیر خان مرحوم والی قلات جرنیل جیکب صاحب بہادر کو جو ایسے ہی امورات کے واسطے آئے تھے ملاقات کی تھی آکر ملاقات کرے۔

۲ مئی ۱۸۷۶ء۔ ملا پیر جان نائب نے مبلغ ۱ء امانت ۲۴۷۸ بابت سنگ قافلہ جس کی بابت ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو اس کے نام پر پروانہ لکھا گیا تھا معرفت نائب شال وصول کر کے پیش کیا کہ امانت میں رکھا گیا جام عالی خان وغیرہ سرداران جہلاوان اور سرداران سراوان کو اطلاع دی گئی کہ اب تک از جانب خانصاحب اطمینان کامل نہیں ہوا وہ لوگ اپنی ہوشیاری رکھیں۔ لیکن بدی بدکاری ملک کی نہ کریں تاکہ ان پر اعتراض نہ ہو۔

۳ مئی ۱۸۷۶ء بہ ورود تحریر فیض محمد نائب واضح ہوا کہ چند بار اسباب اینجانب آمدہ جیکب آباد ڈھاڈر میں پہنچ گیا ہے برآں مالداران کو ہوشیار کیا گیا اور خود اپنی گشت و چوکی میں مشغول ہوئے یار محمد خان پسر الہڈنہ خان کرد نے حاضر ہو کر حال سلامت پہنچانے قافلہ کا بیان کیا۔ چونکہ گلہ شتران رسد ملازمت سے برخواست کیا گیا تھا بذریعہ اس کے بطرف شہر حاجی بھیجا گیا۔

Marfat.com

۴ رمئی ۱۸۷۶ء مقام رہا، سرداران جہلاوان کو اطلاع دی گئی کہ ان کی عرضی سرکار میں بھیجی گئی ہے ان کو چاہیئے کہ بدی بدکاری میں کچھ پیش دستی نہ کریں۔ صرف اپنی ہوشیاری رکھیں اور جو اپنی عرضی میں درباب موجودگی پروانہ پہنچے میجر ہربن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ قلات باعتبار جس کے نقصان اٹھایا ذکر کیا ہے۔ بشرط خواہش صداقت بیان خود نقل اس کی بھیج دیویں۔

۵ رمئی ۱۸۷۶ء شیر زمان خان بارو زئی تحریر کرتا ہے کہ مردمان مری علاقہ غلام بولک پہ تاخت لاکر دو نفر مردمان غلام بولک رعلاقہ سبی میں رہتے ہیں قتل کئے صرف دو راسان گادی لے گئے اور سال سب مردمان غلام بولک نے بسبب ہو جانے اطلاع کے محفوظ کر رکھا تھا اور مسمی باطل مسوری بگٹی لشکر اور پہ پٹھان لے گیا تھا۔ لیکن پٹھان پیشتر مطلع ہو گیا اس سبب سے تہی دست واپس ہوا۔

ملا محمد خان نے بذریعہ عرضی بجواب حکم ۳ رمئی ۱۸۷۶ء اس مضمون کا جواب بھیجا کہ بالفعل تعیناتی چوکیات کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آمد و رفت قافلہ جات بالفعل بند ہو گئی ہے۔ لیکن جس وقت کچھ اسباب یا قافلہ جات ڈھاڈر میں جمع ہو جاویں اور اطلاع ملے تو بعد بھیجنے سواران وغیرہ حاضر لاویں گے یہ امر بالفعل کے واسطے منظور ہو کر مراسلہ جواباً لکھا گیا مال گزار خان رسالدار نے رپورٹ کی کہ جو افواہ آمد لشکر مری کے سنی جاتی تھی۔ وہ یہ تھی کہ غلام بولک پہ مری تاخت لایا۔

۶ رمئی ۱۸۷۶ء ملا پیر جان نائب خانصاحب نے ایک خط منجانب نائب شال پیش کر کے استمزاج کیا کہ سوداگران شال و گرد و نواح اس کے ارادے جانے قافلہ طرف کچھی کے رکھتے ہیں۔ اگر بندوبست پہنچانے ان کا ہو سکے تو وہ لوگ قافلہ تیار کریں۔ فہمائش ہوا کہ جب قافلہ تیار ہو کر قابل روانگی اطلاع ملے کہ سواران بساہوی شالکوٹ میں بھیج کر قافلہ ڈھاڈر تک پہنچایا جاوے گا ازجانب کپتان ویلی صاحب بہادر قلات سے چٹھی پہنچی جب صاحب ممدوح خیریت سے قلات پہنچے تو خانصاحب نے بجانب خود معہ محمد خان نائب واسطے پیشوائی کے بھیج دیا اسی دن شام کو کپتان صاحب بہادر موصوف واسطے ملاقات خانصاحب گئے دوسرے دن میجاد آنے خانصاحب واسطے ملاقات صاحب ممدوح

Marfat.com

کی تھی۔ چنانچہ شام کو خانصاحب نے بخدمت صاحب ممدوح اکر ملاقات کی۔

۷ مئی ۱۸۷۶ء کپتان ویلی صاحب بہادر سے خبر ملی کہ مراسلہ جات خانصاحب کو دیئے گئے ہیں خانصاحب نے کہا کہ ہم سوچ کر جواب دیویں گے۔ سردار ملا محمد خان نے بذریعہ عرضی گذارش کیا کہ بموجب قادر ڈنہ برادر سردار الہڈنہ خان کو واسطے لانے اسباب حضور کے جو جکیب آباد سے آیا ہے بھیج دیا ہے بروقت ورود اسباب ہمراہ خود لادے گا اور دوست محمد پسر الہڈنہ خان کو بطرف ڈھاڈر بھیج دیا ہے کہ جب قافلہ جات جمع ہوں گے ان کو ہمراہ خود لادے گا کپتان ہمفری صاحب بہادر نے گیارہ مہار شتران جن کے عوض میں اس جگہ شتران کرایہ پر رکھے گئے تھے بمعہ ایک خط کے واسطے بھیجنے طرف جکیب آباد بھیجے کہ بذریعہ مردمان براہوی روانہ کئے گئے۔

۸ صدر۔ ملا محمد خان سردار سراوان نے گذارش کی کہ واسطے خرچ مردمان براہوئی جو واسطے پہنچانے قافلہ جات تعینات کئے جاتے ہیں روپیہ کی ضرورت ہے منجملہ مبلغات بدرقی کے جو بموجب رسم قدیمانہ محافظان قافلہ کو ملا کرتا ہے۔ علی الحساب ایک ہزار روپیہ عطا ہو۔ چونکہ جب آمد و رفت قافلہ جات شروع ہوتی سب روپیہ حق سنگ و بدرقی نزد اینجانب امانت ہی تھا بر آں بہ نظر مناسب ایک ہزار روپیہ بطور پیشگی سردار موصوف کو دیا گیا جو کہ بروقت فیصلہ مجرا ہوگا۔

۹ صدر۔ ملگزار خان رسالدار متعینہ شہر حاجی نے گذارش کی قافلہ سوداگران بھاگ میں آگیا ہے قافلہ باشش لوگ ملتجی ہیں کہ فوراً ہم کو درہ بولان سے گذارا جاوے۔ لیکن عبدالعزیز نائب بھاگ ان کو روکتا ہے برآں پیرجان نائب کو فہمائش ہوئی کہ نائب بھاگ اور ڈھاڈر کو اطلاع دیوے کہ جو سوداگر لوگ متفرق طور بلا بندوبست اور اطلاع کے گذر کریں گے نفع نقصان کے اپنے ذمہ ہوگا۔ بلکہ ایسا کرنے سے سوداگران کو ممانعت کریں۔ لیکن جو یکجا جمع ہو کر نائب بھاگ پاس ملگزار خان رسالدار شہر حاجی کے پہنچا دیویگا۔ رسالدار موصوف اول سرداران براہوی کو مطلع کرے گا بعد اس کے اپنے سواران ہمراہ کر کے بہراہی مردمان براہوئی کے سریاب تک پہنچا دیں گے ۲۳ مہار شتران پر بار اسباب معلوبہ مسکوٹ وغیرہ صاحبان افواج آمدہ جکیب آباد بذریعہ سواران مری و بگٹی و براہوی سلامت مستونگ میں پہنچ گئے۔

نقل عرضی ملا محمد عظیم خان برادر نائب پیرجان باطلاع ہونے بیماری و بادہیضہ در شہر جلال خان وسنی علاقہ کچھی موصول ہوئی۔

Marfat.com

۱۰ مئی ۱۸۷۶ء از جانب خانصاحب مراسلہ جوابی بمعہ چٹھی کپتان ویلی صاحب بہادر پہنچ گیا خانصاحب نے آنے مستونگ سے انکار کیا لکھا کہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر واسطے بندوبست انجام اقوام براہوی کے طلب فرماتے ہیں۔ مردمان براہوی نے انواع کی بدی بدکاری ملک ہمارے میں کی ہے ان کے ساتھ انجام کرنے میں عزت داری خود نہیں تصور کرتا ہوں اگر وہاں روبرو صاحب بہادر انجام سے انکار کروں تو صاحب بہادر کی دل شکنی ہوگی۔ اگر خیال کرتا کہ صاحب بہادر حقیر سی جملہ مال رعیت وغیرہ بیماری کی براہویان سے کرا دیویں گے تب بھی اینجانب آتا۔

۱۱ مئی ۱۸۷۶ء عرضی از جانب جام عالی خان وغیرہ سرداران جھلاوان بدیں گذارش کہ ہم لوگ بابت انجام وغیرہ ہر طور یکہ مرضی سرکار ہو مستعد ہیں لیکن مفصل حالت اپنا عرضی سابقہ میں گذارش کر چکے ہیں۔ سرکار اس پر بخوبی غور فرماوے۔ اور واضح ہو کہ اول اور مقدم امر تصفیہ تنازعات اور انجام ہذا کارہائی جام میر خان تصور فرماویں۔ بذریعہ پروانہ خود اطلاع دی گئی کہ جو جواب خانصاحب سے بابت انجام کے ملا اس میں خانصاحب نے تعمیل ایسی شرط کا جو ناممکن ہے ایفاء مانگا ہے یعنی یہ کہ حقیر سی جملہ مال معزز رعایا و اپنا براہوئی لوگوں سے طلب کی حالانکہ سرکار کا منشاء ہے کہ فیصلہ از روئے انصاف کے ہو اور جو عمل ممکن ہوا اس پر لحاظ ہو۔ بر آں سرکار میں مفصل گذارش ہوا ہے اور اینجانب منتظر ورود جواب سرکار کے ہیں تم لوگ مطلع رہو بدی بدکاری رعایا وغیرہ کی نہ کرو اگر خانصاحب اپنا لشکر تم لوگوں پر بھیجے تو آپ کو اختیار ہے کہ اس سے مقابلہ کرو ملا عطا محمد وزیر جو بالفعل زہری میں ہے گذارش کرتا ہے کہ بموجب حکم والا جملہ سرداران جھلاوان کو بدی بدکاری سے ممانعت کر دی ہے اور جس وقت سرکار طلب کرے گی حاضر ہوں گے۔ اور چونکہ عیال اطفال ہمارا خانصاحب کے پاس قید ہے اس کو رہا کرایا جاوے۔

۱۲ مئی ۱۸۷۶ء کپتان ویلی صاحب اور سردار امام بخش خان و جمال خان تمندران واپس آئے دو قطعہ مراسلہ جات مرسولہ خانصاحب یکے موسومہ جناب گورنر جنرل صاحب بہادر ثانی موسومہ لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر لائے مراسلہ سرکشادہ تھے مطالعہ سے پایا گیا کہ خانصاحب نے تحریر کیا ہے کہ اینجانب تشریف آوری میجر سنڈیمن صاحب بہادر سے بہت خوش ہوئے ہیں اور بموجب صلاح صاحب ممدوح کے جملہ امورات سرانجام ہوں گے اور جو صلاح صاحب ممدوح کی ہوگی بموجب

Marfat.com

اس کے عمل کروں گا۔ لیکن سرکار جیسا امیر شیر علی خان والئے کابل وغیرہ راجگان کے ساتھ کے ساتھ دربارہ اولس داری کے مہربانی رکھتی ہے ہمارے ساتھ بھی اسی طرح کرے اور جو مبلغ پچاس ہزار روپیہ سالانہ بموجب سنگ قافلہ جات ملا کرتا تھا چار سال سے بند ہے گذشتہ چار سال کا بھی عطا ہو۔ اور منشی گل محمد وصالح وکمانیر شکر خان جو زیر حراست ہیں رہا کئے جاویں۔ سردار امام بخش خان وجمال خان تمندار ان نے بیان کیا کہ جب خان صاحب نے کپتان ویلی صاحب سے آخیر رخصت لی ہم لوگوں نے بھی ارادہ لینے رخصت کا خانصاحب سے کیا لیکن خانصاحب نے فرمایا کہ تم لوگ وہاں آکر رخت لو چنانچہ خانصاحب کے پاس گئے درباب آنے خانصاحب کے بمقام متونگ وانجام مردمان براہوی وغیرہ کے بہت قیل وقال ہوتی رہی۔ خانصاحب نے چند پیغامات بنام میجر سنڈیمن صاحب دئے۔ خانصاحب کا ارادہ واسطے آنے بجہت ملاقات اور انجام براہوی وغیرہ پایا جاتا تھا لیکن اس کا مطلب تھا کہ پہلے ہم کو پیغامات کا جواب ملے۔ بہ آں بذریعہ مراسلہ جوابی خانصاحب کو لکھا گیا کہ اگر وہ تعمیل کرنے پر جیسا کہ مراسلہ جات جناب گورنر جنرل صاحب بہادر و لیفٹیننٹ گورنر صاحب نے تحریر کیا ہے اور پیغامات کہلا بھیجے ہیں مستعد ہے تو فوراً یہاں تشریف لاویں جملہ امورات بعد صلاح بموجب انصاف ومناسب سرانجام پاویں گے ورنہ صاحب اطلاع دیوے کہ سرکار میں اطلاع دی جاوے گی۔ سردار امام بخش خان و جمال خان تمندار ان کو واپس بھیجا گیا کہ پیغامات کا جواب اس کو دیویں ورنہ پوری آزمائش اور امتحان اس کا کر کے اطلاع دیویں۔

آزاد خان نوشیروانی سردار خاران نے بذریعہ خط سردار محمد خان کو تحریر کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ صاحب بہادر علاقہ قلات میں تشریف لایا ہے اور تصفیہ تنازعات فیما بین خانصاحب اور سرداران براہوی کے ہوگا اور سب کی حقرسی ہوگی اگر مجھ کو طلب کرو تو اینجانب بھی فوراً حاضر ہوگا بشرطیکہ ہماری حقیرسی بموجب انصاف کے ہو۔

رحمان خان سردار مینگل براہوی بنام سردار ملا محمد خان تحریر کرتا ہے کہ تم نے اطلاع دی کہ تم لوگ تیار رہو جس وقت ضرورت ہوگی طلب کرونگا۔ سو ہم لوگ تیار ہیں۔ اطلاع دو کہ کب آویں اور کس قدر لشکر کے ساتھ آویں اور ہم لوگ آپ کے تابعدار ہیں۔ جو حکم ہوگا بجا لاویں گے۔

Marfat.com

۱۳ مئی ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان رئیسانی نے گذارش کیا کہ مظہر جملہ سرداران بخدمت حضور حاضر ہوتا تھا لیکن بموجب ورود و تحریر سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران ملتوی رہا اب الہداد خان خسر پورا پنے کو بھیجتا ہوں مفصل حال بیان کرے گا الہداد مذکور نے بیان کیا کہ فوج خانصاحب واسطے روانگی قلات آنے والی ہے شاید لشکر اوپر سرداران کے آوے جواباً بنام ملا محمد خان لکھا گیا کہ اب تک جس قدر خط و کتابت خانصاحب سے ہوئی ہے وہ لکھتا ہے کہ میں آنے والا ہوں لیکن اینجانب کو اب تک یقین کامل نہیں ہے اب سردار امام بخش خان و جمال خان کو واسطے پورا امتحان کے بھیجدیا ہے۔ جب تک پختہ حال معلوم نہیں ہوتا تم کو واجب ہے کہ حفاظت اپنی بخوبی رکھو اور جمع آوری تمن خود کر کے یکجا جمع رہو اگر خانصاحب اپنا لشکر تمہاری طرف روانہ کرے تو بے شک مقابلہ کرو اختیار ہے۔

۱۴ مئی ۱۸۷۶ء ملگزار خان رسالدار نے گذارش کیا کہ قافلہ بطرف قندھار معہ تک جمعدار و چہل سواران شہر حاجی سے روانہ کیا گیا تھا کہ مرد تک جہاں سرداران سراوان براہوئی جمع ہیں پہنچا دیوے لیکن دوست محمد خان پسر و قادر ڈنہ خان برادر سردار الہڈنہ خان نے بمقام ڈھاڈر جن کو سرداران نے واسطے لانے قافلہ کے بھیجا تھا ملاقی ہو کر جمعدار اور سواران کو رخصت کر دیا اور رسید سلامت رسی قافلہ کی لکھ دی۔ الہداد خان خسر پورہ سردار ملا محمد خان نے کہا کہ بقدر تیرہ سو مہار شتران کا قافلہ دشت سے بطرف حال روانہ ہو گیا ہے برآں نواب خان رسالدار کو پاس نائب شال واسطے وصولی فیس کے بھیجا گیا۔

۱۵ مئی ۱۸۷۶ء سہراب خان ڈومیکی گذارش کرتا ہے کہ ہم نے اپنے جاسوسان طرف مری کے بھیجے تھے ایسا دریافت ہوا کہ مردمان مری نے آپس میں صلاح کی ہے کہ بموجب تحریر میجر سنڈیمن صاحب بہادر دو ماہ تک بدی بدکاری ملک کچھی میں نہیں کریں گے بعد دو ماہ اگر کچھ بندوبست نوکری وغیرہ ہمارا نہ ہوا تو لاچار تمن مری بڑا تمن ہے روکا نہیں جاوے گا اور ایک کس دُزد قوم نوتھانی نے علاقہ گمبٹی میں جا کر چوری کی جو مارا گیا اور کھیتران کے لشکر نے تاخت لا کر ولی داد مہندانی مری کو قتل کیا اور کچھ مال گاوی غارت کر کے لے گئے اور مردمان ہدیائی قریب دو سو نفر جمع ہو کر بر سر مردمان مہندانی مری تاخت لا کر بھورا مہندانی کو معہ ۱۲ نفر قتل کیا اور کچھ مال مویشی بھی لے گئے۔

Marfat.com

واضح ہو کہ مردمان کھیتران و ڈھاریوال و ہدیانی کی آپس میں جنگ ہو گئی ہے کھیتران مذکور بعد قتل کرے چند مردمان ہدیانی کے ہمسایہ میں مہندانی مری سکونت پذیر تھے اس سبب ہدیانی نے مری پر تاخت کی اور نیز بیان جلو مری سے سنا گیا کہ لسپر باطل بگٹی تفنگچہ سے از دست خود قتل ہو گیا۔ مسمی گوروت سنگھ مسکونہ علاقہ کوہاٹ کا جو خود بخود حاضر حضور ہوا تھا اور اشتباہاً زیر نگاہ رکھا گیا تھا جو بعد تصدیق حال از کپتان کیوگ ناری صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کوہاٹ رہا ہوا بیان کرتا ہے کہ بموجب حکم صاحب ممدوح بعد سیر ملک کابل و قندھار وغیرہ قریب سہ ماہ ہوا کہ قلات میں وارد ہوا تھا بسبب بند ہونے رستہ کے تین ماہ قلات میں رہا بعد پندرہ روز از قتل ہونے نوردین قلات میں وارد ہوا۔ ایسا مشہور ہے کہ عطا محمد وزیر اور نوردین نے واسطے قتل خانصاحب کے سازش کی ہوئی تھی خانصاحب نے اس صلاح سے مطلع ہو کر نوردین کو قتل کرا دیا اور عطا محمد زخمی ہوا جو مال اسباب عطا محمد وزیر کا تھا سپاہ ماتحت محسن کمانیر نے غارت کیا سپاہ سے اکثر محسن مذکور نے لیا۔ محسن کا ارادہ تھا کہ عطا محمد وزیر کو قتل کرا یا جاوے تاکہ کوئی دعویٰ بابت مال غارت کردہ از جانب خانصاحب یا وزیر کے محسن پر باقی نہ رہے لیکن خانصاحب نے نہ مانا اور یہ جواب دیا کہ بابت حساب گذشتہ تین لاکھ روپیہ ہمارا ذمہ وزیر کے ہے جب بندوبست ہو گا اس سے روپیہ لوں گا محسن کو خوف ہوا کہ خانصاحب ہم سے مال غارت کردہ لیویگا خانصاحب بھی ارادہ واپس لینے مال غارت شدہ از محسن مذکور کرتا تھا۔ لیکن بسبب اس کے کہ کوئی افسر یا فوج نہیں ہے اس سبب سے زیادہ تر ظاہر نہ کرتا تھا ظاہر حال دونوں ایک دوسرے سے تلافی کے ساتھ چلتے رہے مگر دل میں مشتبہ تھے فوج ماتحت محسن مذکور قریب چھ سات صد نفر تھے جس میں سے نصف پشتین کے تھے۔ نصف قندھار وغیرہ کے جو فوج پشتین کے رہنے والی ہموطن محسن کے تھی وہ محسن کی طرف تھے باقی کا بچنہ ارادہ معلوم نہیں تھا یہ حال سپاہیان سے جو بعضے علاقہ پشاور اور ہزارہ کے رہنے والے تھے معلوم ہوا اور پھر دوسرے لوگوں سے ایسا حال سنا۔

۱۶ مئی ۱۸۷۶ء منشو گرانی جو بمعبر پہ مانہ کے گزین خان تمندار مری کے پاس بمراد مدد واسطے بند کرنے بدی بدکاری علاقہ کچھی بھیجا گیا بمعہ رپورٹ گزین خان تمندار کے واپس آیا تحریر کرتا ہے کہ بند ہونا بدی بدکاری ملک کچھی بدوں بچنہ بندوبست ہمراہ تمن مری کے مشکل ہے لیکن بموجب تحریر حضور کے حتی المقدور کوشش کروں گا کہ سب تمن کو منع کیا گیا ہے۔ منشو نے حال دیا کہ تمندار مذکور بند کرنے بدی بدکاری پر

Marfat.com

مستعد ہے لیکن عرض کرتا ہے کہ تنخواہ وغیرہ کا بندوبست کیا جاوے کہ وہ پھر بولان اور کچھی کا ذمہ اٹھاویگا اور ایک بھائی اپنا یا درہ یا کٹ منڈائی میں تعینات کرے گا۔

محررتمندار مری نے روزنامچہ ماہ اپریل ۱۸۷۶ء بابت علاقہ وتمن مری کا ارسال کیا اخبارات ذیل لائق اندراج پائے گئے ۱۱ ماہ اپریل ۱۸۷۶ء لشکر بگٹی بسربراہی فتح خان نوتھانی تعدادی نو سو نفر واسطے غارتی افغانان زرکھان کو ہلو پر گیا تھا مگر افغان مذکور کو پیشتر اطلاع ہو گئی اس سبب کچھ مال مویشی ہاتھ نہ آیا لیکن ان کی زراعت کی زراعت کا نقصان کیا اور بضرب بندوق چار نفر از طرف بگٹی قتل ہوئے ۲۵ اپریل ۱۸۷۶ء للعہ ۱۴ بار پشم قیمتی الـ ۱۲۰۰ ہندوان نے کاہان سے بمراد فروخت روجھان میں ارسال کئے ۲۶ اپریل ۱۸۷۶ء اقوام کاکڑ افغان نے دو نفر اقوام پوادی مری قتل کئے۔ نواب خان رسالدار حاضر ہوا رپورٹ سپاہیہ از طرف نائب شال لایا واضح ہو کہ کل قافلہ شتران و مرکب خر تھا جس کا سنگ و بدوقی مبلغ سمالہ ۶۷۶-۱-۶ ہوا از انجملہ مبلغ ۵۵ عوض بدرقی الہڈنہ نے سوداگران سے وصول کر لیا کہ نائب نے سوداگران کو مجرا دیکر مبلغ سمالہ ۶۲۱-۱-۶ وصول کئے جو نواب خان ہمراہ لایا اور نواب خان بیان کرتا ہے کہ ہمارے جانے سے پہلے قافلہ گذر گیا تھا۔

۱۷ مئی ۱۸۷۶ء خانصاحب نے بذریعہ مراسلہ تحریر کیا کہ اگرچہ جو میرا منشاء ہے سابق بذریعہ عرائضات موسومہ سرکار گذارش کر چکا ہوں لیکن خواہش آپ کی جہت ہماری ملاقات کی ہے۔ پس ہم بھی خوش ہیں الا یکم ربیع الثانی ۱۲۹۳ مطابق ۲۵ مئی ۱۸۷۶ء مستونگ میں تشریف لاکر ملاقات کرونگا جواباً تحریر ہوا کہ آپ نے بہت دور اندیشی کیا کہ واسطے ملاقات اینجانب ارادہ مصمم کیا۔ بدون ملاقات درباب فیصلہ تنازعات دامن ملک کیا صلاح ہو سکتی تھی۔ نیز امام بخش خان و جمال خان تمنداران کو تحریر ہوا کہ تا تشریف آوری خانصاحب وہاں رہیں اور ہمراہ خانصاحب کے آویں۔

۱۸ مئی ۱۸۷۶ء از تحریر ملگزار خان رسالدار واضح ہوا کہ لشکر خان صاحب براہ مولہ کچھی سے بطرف قلات روانہ ہوا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مردمان جھلاوان نے براہ درہ مولہ کے جمع آوری کی ہوئی ہے برآں بنام امام بخش خان و جمال خان تمنداران تحریر ہوا کہ از خود خانصاحب کے ساتھ صلاح کریں اگر خانصاحب چاہے تو مردمان جھلاوان کو لشکر وغیرہ سے منع کریں۔ کیونکہ اب جو خانصاحب نے ارادہ تشریف آوری اس طرف کا کیا ہے تو مناسب ہے کہ کچھ فساد نہ ہو ملا پیر جان نے حاضر ہو کر گذارش کی کہ تحریر

Marfat.com

ملا عبدالعزیز نائب بھاگ سے واضح ہوا کہ لشکر خانصاحب براہ مولہ روانہ ہوا ہے اور یہ بھی گذارش کیا کہ مردمان سراوان براہوئی جمع آوری لشکر آوری لشکر خود کر رہے ہیں۔ نیز مردمان جھلاوان بھی یکجا جمع آوری کر کے زہری میں بیٹھے ہوئے ہیں اب خانصاحب کا ارادہ تشریف آوری مستونگ کا ہے مردمان براہوی کو ہدایت کی جاوئے کہ جمع آوری بند کریں بر آں بنام امام بخش خان و جمال خان تمنداران تحریر ہوا کہ اگر خانصاحب اطمینان دیویں گے کہ ملازمان خانصاحب سے کچھ نقصان بحق مردمان براہوئی نہ پہنچے گا تو اینجانب براہویان سردان اور جھلاوان کو اطلاع دیویں گے کہ وہ جمع آوری موقوف کر کے بے خوف رہیں گے۔ کیونکہ یہ جمع آوری ان کی بلحاظ اس کے ہے کہ شاید لشکر خانصاحب ان پر تاخت لاوے۔ ملا پیر جان نائب نے رپورٹ کی کہ۔ للعہ ۴۶ مہار شتران پر بار اسباب کچھی سے یہاں براہ بولان معرفت مردمان براہوئی پہنچ گئے ہیں کہ سنگ بدرقی ماسے ۱۶۶-۳ معرفت جانشین مستونگ وصول کر کے پیش کئے جاتے ہیں اور مبلغ صہ ۳۵ سوداگران سے بحساب بدرقی علے الحساب دوست محمد پسر الہڈنہ کر دنے لے لئے اور باقی کچھ قافلہ طرف شال کے گیا ہے نائب شال کو اطلاع دی گئی ہے کہ حسب دستور حق سنگ و بدرقی وصول کر کے حضور میں ارسال کرے گا۔

۱۹ مئی ۱۸۷۶ء سردار محمد سید خان سردار محمد شہی حاضر ہو کر مشرف سلام ہوا عندالاستفسار حال بیان کیا کہ ہم بمعہ تمن خود تیری میں متوقف تھا۔ ہمارا سب تمن اوپر پہنچ گیا ہے اور سب براہوئی کچھی سے خراسان چلے آئے صرف ایک پھلی باقی تھی وہ بھی کل تک آجاوئے گی اور ہم بموجب طلبداشت سردار ملا محمد خان مرد میں جاتے ہیں کہ سردار سب لشکر اپنے کو جمع کر رہا ہے۔

۲۰ مئی ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان نے ایک عرضی منجانب گہور خان وغیرہ سرداران جہلاوان موسومہ اینجانب اور خطوطات از جانب سرداران موصوف و عطا محمد وزیر موسومہ ایجانب اور خطوطات از جانب سرداران موصوف و عطا محمد وزیر موسومہ اینجانب معہ ایک خط خانصاحب موسومہ نازبی بی و موسیٰ خان بھیج دی۔ تحریر سرداران جہلاوان سے پایا جاتا ہے کہ وہ لوگ تصفیہ تنازعات خانصاحب پر مستعد ہیں۔ لیکن تحریر کرتے ہیں کہ جام عالیخان و ابراہیم خان اس وقت موجود نہیں تھے وہ عنقریب زہری میں آنے والے ہیں پختہ صلاح کر کے مفصل حال اپنا گذارش کریں گے اور خط موسومہ ملا محمد میں تحریر کرتے ہیں کہ اگر فوج خانصاحب کی اس رستہ آئی تو ہم لوگ مقابلہ کرنے سے نہیں رک سکیں گے کیونکہ ایک تو خانصاحب پر اعتبار نہیں ہے۔

Marfat.com

شاید ہم لوگوں پر تاخت کرے چنانچہ تحریر خانصاحب سے جو موسومہ نازبی بی اور موسےٰ خان کی تھی واضح ہوگا۔ دوسرا مردمان جہلاوان نسبت قتل نوردین نہایت سوختہ دل ہو رہے ہیں اگر فوج آئی تو ہمارے روکنے سے نہیں رک سکیں گے مناسب ہے جب تک پختہ بندوبست نہ ہو فوج مذکور کچھی میں رہے۔ تحریر خانصاحب سے جو موسومہ موسےٰ خان و مسماۃ نازبی بی کے تھی ایسا پایا جاتا ہے کہ خانصاحب کا ارادہ ہے کہ جب ملا عبداللطیف نائب و فقیر محمد کمانیئر معہ افواج مولہ میں آویں گے بندوبست پائمالی گہور خان وغیرہ مردمان و جہلاوان کی کریں گے۔

۲۱ مئی ۱۸۷۶ء امام بخش خان و جمال خان بدر جواب مراسلہ ایں جانب مجریہ ۱۸ ماہ حال تحریر کرتے ہیں کہ خانصاحب سے دربارہ نہ ہونے فساد مردمان جہلاوان و لشکر کے صلاح کیا گیا خانصاحب کہتا ہے کہ جب سے میجر سنڈیمن صاحب بہادر بھاگ تشریف فرما ہوئے چند بار بنام نائبان و کمانیئر تحریر ہوا ہے کہ مردمان براہوئی کو نقصان نہ پہنچاویں اگر مردمان براہوئی مقابلہ کرنے کے واسطے جمع ہوں تو مقابلہ کرو مردمان جہلاوان اب بدی بدکاری ملک کی کرتے ہیں اس باعث حضور اینجانب نے تیاری میں چند روز توقف کیا اور لشکر کچھی سے واسطے حفاظت ملک کے طلب کیا گیا ہے۔ لشکر ہمارا خود بخود ساتھ مردمان براہوئی فساد نہ کرے گا۔ اگر سرکار براہوئی کو واسطے نہ کرنے بدی بدکاری اور تکرار فساد کے ممانعت کرے تو اینجانب اس بندوبست میں خوش ہوں گے۔ سرداران موصوف لکھتے ہیں کہ بنام سرداران جہلاوان واسطے ممانعت تکرار فساد کے احکامات جاری کئے جاویں۔

۲۲ مئی امام بخش خان و جمال خان تمنداران نے تحریر کیا کہ عند الملاقات خانصاحب واضح ہوا کہ لشکر پہلے براہ مولہ آنے والا تھا لیکن اب خبر ہوئی ہے براہ سکھلیجی آوے گا مردمان براہوئی دُزّان میں جمع ہیں اگر مردمان براہوئی نے تکرار نہ کیا تو لشکر کچھ فساد نہیں کرے گا لیکن اگر براہوئی فساد کریں گے تو لشکر بھی فساد کرے گا مردمان سراوان کو واسطے حفاظت اپنی اور نہ کرنے کچھ تکرار کے اطلاع دی جاوے برآں ملا یعقوب معتبر سردار سراوان کو منشاء عرضی سے مطلع کیا گیا نیز گذارش کرتے ہیں کہ خانصاحب نے معتبران ہمارے طلب کئے تھے اور ان کو فرمایا کہ مقام پندران اور نیچاری سے خبر آئی ہے کہ گہور خان وزیر عطا محمد خان لشکر اپنا از قوم جہلاوان اور زہری جمع کر کے واسطے کرنے مقابلہ ہمراہ لشکر حضور اینجانب براستہ درہ مولہ روانہ ہوئے ہیں اس لئے خانصاحب بھی قریب چار صد سپاہی واسطے مدد لشکر کے اس جگہ سے روانہ

Marfat.com

کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں حضور گہو رخان و عطا محمد خان کو مطلع فرما دیں کہ ہمراہ لشکر تکرار نہ کریں اور عند الملاقات خانصاحب نے چاہا تو خطوط بنام سرداران واسطے عدم مزاحمت ہمراہ لشکر کے جاری کریں گے خانصاحب نے مراسلہ خود مورخہ ۲۰ مئی ۱۸۷۶ء میں تحریر کیا کہ اینجانب بموجب تحریر اپنی کے یکم جمادی اول ۱۲۹۳ھ کو روانہ ہوں گے مراسلہ بنام امام بخش خان و جان خان تمندار ان تحریر ہوا کہ جب تک خانصاحب بذریعہ مراسلہ تحریری کے اینجانب کو اطمینان نہ دے دیویں کہ وہ فیصلہ کرنے پر بموجب رسم قدیمانہ..... قائم ہے۔ اور کچھ نقصان مردمان براہوی کا نہ کریں گے تب تک ہم کس طرح مردمان براہوی کو اپنی ذمہ داری پر جمع آوری سے ممانعت کر سکتے ہیں اگر خانصاحب ایسا لکھیں گے اینجانب ان کو فوراً ممانعت کر سکتے ہیں اگر خانصاحب ایسا لکھیں گے اینجانب ان کو فوراً ممانعت کر دیں گے اور دونوں طرف سے ذمہ دار ہوں گے ورنہ خانصاحب جب تک ملاقات نہیں کرتے آنا لشکر کا ملتوی کریں جہاں ہے وہاں رہے اگر ان دونوں میں سے ایک بھی نہیں کریں گے تو پھر اگر کچھ تکرار ہوا تو اینجانب ذمہ دار نہیں ہے۔

۲۳ مئی ۱۸۷۶ء ملکزئی خان رسالدار گذارش کرتا ہے کہ دو نفر مری نے شہر کرک میں آکر ایک شاخ بزبوقت شب چوری کیا۔ مردمان کرک کو خبر ہو گئی۔ ایک نفر کو ماخوذ کر کے قتل کیا ثانی مفرار ہو گیا۔

۲۴ مئی ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان نے بذریعہ مراسلہ اللہ داد خان کو بھیج دیا اور لکھا کہ زبانی حال اللہ داد خان گذارش کرے گا۔ اللہ داد خان نے بیان کیا کہ سردار باستماع خبر آمد لشکر خانصاحب کے بسبب خوف خود جمع آوری کر سکے مرد میں متمکن ہے۔ اور سرداران جھلاوان بھی درہ مولہ میں جمع ہیں۔ کیونکہ خانصاحب بہ بدول ذمہ داری سرکار کے اعتبار نہیں ہو سکتا جاسوسان درہ جات پر بٹھائے ہوئے تھے جاسوسان مذکور کو چند کاغذات جو از طرف لشکر بجانب خانصاحب جانے والے تھے مل گئے منجملہ ان کے ایک کاغذ از طرف رضا محمد رند کے ہے جو بنام خانصاحب تحریر کرتا ہے کہ جاسوسان جو ہم نے جیکب آباد میں بھیجے تھے ان سے معلوم ہوا ہے کہ میجر سنڈیمن صاحب کو سوائے صلاحیت و انجام کے اور کچھ اختیار جنگ یا خرخشہ کا نہیں ہے اور ایک پروانہ تحریر خانصاحب بنام ملا فتح محمد سوداگر کے تھا جو سوداگر مذکور براہ درہ بولان پیشتر روانہ ہو گیا تھا وہ بھی واپس جاتا تھا اس میں خان صاحب نے تحریر کیا کہ فوج کو حکم جنگ کرنے ہمراہ نمک حرام براہوی کے ہے جو زہری اور مولہ

Marfat.com

ہیں جمع ہے:۔

۲۵ر مئی ۱۸۷۶ء امام بخش خان و جمال خان بذریعہ رپورٹ ۲۴ر مئی ۱۸۷۶ء بدرجواب پروانہ ۲۲ر مئی ۱۸۷۶ء تحریر کرتے ہیں کہ اگرچہ موقعہ مناسب واسطے پیش کرنے اصل پروانہ کے نہیں ملا لیکن زبانی موجب منشاء پروانہ خانصاحب کو تمام حال بیان کیا گیا۔ اسی اثنار میں ایک قاصد مرسلہ کمانیئر خانصاحب تمام سنی وسوران سے آیا واضح ہوا کہ اب تک لشکر خانصاحب بباعث عدم موجودگی باربرداری کے گندادہ سے روانہ نہیں ہوا خانصاحب نے فرمایا کہ اب لشکر اندر عرصہ دو ہفتہ کے پہلے نہیں پہنچ سکتا اب ہمارا خیال تیاری کا ہے چنانچہ ۲۸ر تاریخ کوچ ہوکر ۲۹ر کو منگوچر اور ۳۰ر امان اللہ میں مقام ہوگا حضور کپتان ویلی صاحب اور ڈاکٹر ڈیوک صاحب کو واسطے استقبال منگوچہ میں بھیج دیویں اور بذات خود امان اللہ تشریف لاکر ملاقات کریں۔ برآں جواباً لکھا گیا کہ کپتان شپٹ صاحب اور ڈاکٹر ڈیوک صاحب ۲۹ر تاریخ کو منگوچہ میں تشریف لاکر ملاقات کریں گے اور ایجانب رستہ میں معہ افسر رسالہ ملاقات کرے گا۔ اور ہر طرح عزت داری و تعظیم خانصاحب کی کی جاوے گی خاطر جمع رکھیں اور خانصاحب کو تسکین دیویں شیر زمان خان بارو زئی گذارش کرتا ہے کہ اقوام افغانان کاکڑ جمع آوری لشکر اوپر مردمان مری و افغانان وینچی تاخت لائے سہ نفر مردمان مری و ینچی کو قتل کر کے کچھ مال بھی غارت کر کے لے گئے بعدازاں مردمان مری و ینچی افغانان نے جمع ہوکر لڑائی کی مردمان کاکڑ فرار ہو گئے۔ ۳۰ نفر از جانب کاکڑ قتل ہوئے اور مردمان مری مال غارت خود واپس کر لائے اور حلب مری کو ہستان مری سے اتفاقیہ آیا عندالدریافت حال ایسا بیان کیا کہ گزین خان تمندار نے ہر جگہ بطرف مردمان تمن خود اطلاع بھیجی ہے کہ بدی بدکاری کی تو ہم اس کو باندھ کر بخدمت سرکار انگریزی بھیج دیویں گے۔

۲۶ر مئی ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان وغیرہ سرادان سرداران براہوئی تحریر کرتے ہیں کہ لشکر خانصاحب کچھی سے بطرف قلات براہ مولہ آنے والا ہے اور خانصاحب نے حکم دیا ہے کہ ہمراہ مردمان جھلاوان جنگ کرے پس جھلاوان اور ہم سرادان یک صلاح و یک وجود ہیں اگر ان کی خرابی ہوئی تو ہماری خرابی ہے ہم لوگ چاہتے ہیں کہ اگر لشکر خانصاحب جھلاوان پر آیا تو ہم سرادان بھی جھلاوان کے پاس جاویں گے اور شامل ہوکر مقدمہ کریں گے جواباً لکھا گیا کہ اب تک ایجانب کو خانصاحب سے کافی تسکین نہیں ملا اس

Marfat.com

سبب ایں جانب ممانعت نہیں کر سکتے لیکن ہماری دانست میں زیادہ فساد برپا ہونا اچھا نہیں کہ فیصلہ مقدمہ میں مشکل واقعہ ہوگی۔ ہاں اگر خانصاحب لشکر واسطے حملہ کرنے ادھر بھلا وان کے روانہ کرے تو پھر تم لوگوں کی مرضی ہے کہ یک صلاح ہو کر مقابلہ کرو یا جو مناسب ہو لیکن خیال رکھو کہ غربا لوگوں کو کچھ ایذا نہ پہنچے اور تنازعہ میں مشکل واقع نہ ہو۔ سردار ملا محمد خان گذارش کرتا ہے کہ فیض محمد نائب ڈھاڈر معہ تھوڑی فوج کے براہ درہ لہ لان طرف مستونگ کے آتا ہے ہم اپنے تمن کے ساتھ لڑائی کریں گے۔ جواباً لکھا گیا کہ فیض محمد نائب نے تمہارے تمن کے آتے ہیں اور عیال و اطفال کے آنے میں کچھ مزاحمت نہیں کی پس واجب ہے کہ تم بھی کچھ مزاحمت نہ کرو۔ جب فیض محمد خان آوے گا ہم اس کو برائے آئندہ فہمائش کریں گے

۲۷ مئی ۱۸۷۶ء پیر جان نائب نے رپورٹ کی کہ مردمان براہوئی دینے بیگار گھاس اور لکڑی مقررہ سے انکار کرتے ہیں اب خانصاحب آنے والا ہے گھاس لکڑی وغیرہ جمع کرنا ہے ان کو فہمائش کی جاوے بہ آں بذریعہ میر زنگی معتبر سردار ملا محمد خان مردمان براہوی شاہوانی اور محمد شہی وغیرہ مسکونہ گرد و نواح مستونگ کو طلب کیا گیا۔ دریافت ہوا وہ لوگ بیان طراز ہوئے کہ قدیم الایام سے ہم براہوی لوگوں پر کچھ بیگار گھاس لکڑی کی نہیں ہفت پشت سے یہ رواج چلا آتا ہے پیر جان نے قبول کیا کہ جو زمینات مردمان براہوی کو قدیم سے معاف ہیں ان پر نہ کچھ محصول نہ کچھ بیگار گھاس لکڑی لی جاتی ہے مگر جو زمینات مردمان براہوی نے بعد میں زرخرید کی ہیں۔ ان کی بابت بیگار گھاس لکڑی کے دینی چاہیئے براہوئیان نے کہا کہ اگرچہ ہم لوگ پیشتر ایسے زمینات پر بھی نہیں دیتے تھے مگر اب حسب الحکم حضور دیویں گے۔ لیکن ان زمینات پر جو بیگار گھاس لکڑی کے پیشتر بعملداری خانصاحبان مرحوم مقررہ تھا بموجب اس کے لیویں زیادہ طلب نہ کریں۔ فریقین کو فہمائش کی گئی کہ بالفعل تا فیصلہ کامل مدد گھاس لکڑی واسطے آمد رفت خانصاحب کے دیویں چنانچہ منوگرانی کو ہمراہ جانشین ڈھاڈر دیا گیا۔ سردار امام بخش خان و جمال خان تمندار ان بذریعہ عرضی مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۷۶ء گذارش کرتے ہیں کہ بموجب منشاء خانصاحب والئے قلات خطوط بنام گہور خان زہری و عطا محمد خان وزیر بہبت عدم مزاحمت ہمراہ لشکر خانصاحب جو کچھ سے اس طرف آنے والا ہے تحریر کئے گئے تھے جواب ان کا واپس آیا کہ واسطے ملاحظہ کے ارسال ہے۔ اور خانصاحب نے آج سپاہ و خیمہ وغیرہ واسطے تیاری کے قلات سے باہر نکالا ہے آج کی تاریخ یعنی ۸ تاریخ

Marfat.com

اس جگہ سے کوچ ہوگا۔ آج داؤد خان کارپنڈنٹ قندھار واسطے مشرف سلام حضور اینجانب یعنی سنڈیمن صاحب حاضر آیا سب حالات ملک کے بیان کئے اور کہا کہ امیر صاحب سے اجازت پہنچ گئی تھی اور فتح خان حاکم نے دو سواران ہمراہ دیئے تھے یہاں حاضر ہوا ہوں اور سلامت رسی قافلہ جات سوداگران سے لوگ بہت خوش ہیں۔

خطوط از جانب سردار گہور خان وغیرہ سرداران جھلاوان و عطا محمد خان وزیر موسومہ سردار امام بخش خان و جمال خان تمندار ان بدیں مضمون کہ اپنے جو واسطے عدم مزاحمت ہمراہ فوج خانصاحب بہادر جو کچھی سے طرف قلات آنے والی ہے لکھا ہے۔ سو ہم لوگوں نے ایک کاغذ مہری خانصاحب کا جو موسومہ بعبنے اشخاص مسکونہ زہری کے تھا۔ پکڑا اس کے مضمون سے پایا جاتا تھا کہ خانصاحب نے فوج مذکور کو حکم دیا ہے کہ فوج مذکورہ زہری میں پہنچ کر ہم لوگوں برائیویوں کو پائمال کرے چنانچہ کاغذ کو رجسٹرمت صاحب بہادر بھیج دیا ہے پس جب خانصاحب ایسا تحریر کرتا ہے پس کس طرح اعتبار ہو سکتا ہے اگر صاحب بہادر اور آپ کا مطلب ہے کہ آرام ملک کا ہو تو فوج خانصاحب جس جگہ موجود ہے تا فیصلہ مقدمہ وہاں رہے۔ پیچھے اگر کوئی جھلاوان فوج کے ساتھ یا ملک خانصاحب کے ساتھ خود بخود دست اندازی کرے تو ملامت اس پر ہوگی جب کہ خانصاحب خود فوج کو واسطے مقدمہ اور فساد کے طلب کرتا ہے پس ہم لوگ لاچار ہیں۔ جب سے صاحب بہادر بذریعہ پروانہ سرداران اور جھلاوان کو واسطے بدی بدکاری ملک کے ممانعت کی ہے تب سے بک قلم بدی بدکاری سے دست باز رکھا ہے۔

ملگزار خان رسالدار نے بذریعہ عرضی گذارش کیا کہ قافلہ جات سوداگران شہر حاجی میں میرے پاس پہنچ گئے ہیں۔ میں نے بموجب حکم حضور کے سرداران سراوان کے پاس اطلاع دی کہ مظہر معہ دو نفری مری اور چند نفر مردمان برا ہوئی اوپر کوہ واقعہ رستہ شہر حاجی ڈھاڈر موجود ہے اب قافلہ کو روانہ کر دی پس میں نے بمعہ پنجاہ سواران و ایک عمدار قافلہ مذکور کو روانہ کر دیا ہے برآں نواب خان کو بمعہ پروانہ پاس نائب شال بھیجا گیا کہ فیس معمولی حسب دستور وصول کر کے لاویں گے۔

۲۸ مئی ۱۸۷۶ء ملگزار خان گذارش کرتا ہے کہ بورود خط محمد خان تجک واضح ہوا کہ مردمان مری لشکر جمع کر رہے ہیں معلوم نہیں کہاں جائیں گے برآں سہراب خان ڈومبکی وغیرہ ملگزار خان کو جواباً لکھا گیا کہ آئندہ جب ایسی خبر پہنچے اول بذریعہ سواران خود محقق کرا کے پیچھے دیگر سرداران و نائبان کو اطلاع دی

Marfat.com

جاوے کیونکہ اگر ایسے اخبارات جھوٹ نکلیں تو بے فائدہ سرحدات پر ہراس ہوتا ہے اور شرمساری ہوتی ہے۔

۲۹ و ۳۰ مئی ۱۸۷۶ء امام بخش خان و جمال خان تحریر کرتے ہیں کہ خان صاحب بموجب وعدہ ۲۸ مئی ۱۸۷۶ء گرانی میں خیمہ زن ہوئے۔ کل ۲۹ ماہ مئی ۱۸۷۶ء تک منگوچہ میں تشریف لاویں گے۔ نیز گذارش کرتے ہیں کہ خانصاحب منگوچہ میں رونق افروز ہو گئے کپتان ٹیپٹ صاحب بہادر اور ڈاکٹر صاحب نے خانصاحب سے ملاقات کی ہے کل خانصاحب امان اللہ جو قریب چار پانچ میل مستونگ سے ہے رونق افروز ہوں گے ڈاکٹر صاحب بہادر نے نیز چٹھی میں حال اس طرح لکھا۔

جلد مری دفعدار نے جو واسطے پہنچانے گلہ شتران وغیرہ اسباب بطرف ڈھاڈر بھیجا گیا تھا واپس آکر اطلاع دی کہ واپسی کے وقت ہمراہ قافلہ جات کے رہا ہوں بڑا قافلہ تھا قافلہ کلی سلامت دشت سے گذر کر کے شالکوٹ کو بھیجا گیا۔ مری لوگ فرمانبرداری سرکار میں بالکل ثابت قدم ہیں مہراللہ خان برادر تمندار مری کا خود کٹ منڈائی ہیں واسطے فہمائش مری کے آکر ٹھہرا ہے لیکن تمندار مذکور چاہتا ہے کہ اس کے ساتھ برائے حفاظت درہ بولان و کچھی آئندہ کے واسطے پختہ بندوبست کیا جاوے۔ الہ داد و میرزنگی معتبران ملا محمد خان نے رپورٹ کیا کہ مراد خان جانشین نے ہمراہ قطب خان و نور محمد براہوی کے ناحق تکرار کیا اور ایک کس براہوئی زخمی ہوا۔ پیر جان نائب نے رپورٹ کی کہ مردمان براہوئی نے ہمراہ ملازمان خانصاحب تکرار کیا ایک سپاہی زخمی ہوا حضور انصاف کریں تاکہ زیادتی فساد کی نہ ہو برآں نواب خان رسالدار کو واسطے دریافت حال بھیجا گیا نواب خان بعد دریافت حال موقعہ واپس آیا اور بیان کیا کہ اصل حال تکرار کا یہ ہے کہ قطب خان و نور محمد پاس جانشین گئے جو ایک باغیچہ زمینداریں سکونت رکھتے تھے جانشین نے کہا کہ تم لوگ خانصاحب سے برخلاف ہو۔ ہمارے پاس مت آؤ شاید خانصاحب رنجیدہ ہو۔ قطب خان اٹھ کھڑا ہوا نور محمد نے سپاہی سے تلوار چھین کر سپاہی کو زخمی کیا۔ نور محمد کو اس حال سے اقبال ہے پس پایا گیا کہ قصور برآمد بیان کا ہے برآں دونوں کسان کو زیر حراست رکھا گیا اور برائے آئندہ ملا محمد خان کو فہمائش ہوئی۔

۳۱ مئی ۱۸۷۶ء صبح خبر ملی کہ خانصاحب طلوع آفتاب کے وقت آمان اللہ سے روانہ ہوگا۔ میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے معہ یک دستہ سواران سندھ ہارس اور کپتان ہمفری صاحب و کپتان رنیلڈل صاحب

Marfat.com

بفاصلہ قریب دو میل آگے جاکر ملاقات کی خانصاحب گھوڑے سے اترا اور میجر سنڈیمن صاحب بہادر بھی گھوڑے سے اترے ایک دوسرے سے ہاتھ ملاکر تفریح طبع ہوتی رہی خانصاحب کے ساتھ کل قریب تین سو پیادہ و سوار تھے اور لوگ و سوار وغیرہ کچھ یہاں سے نائب لوگوں نے بھیج دیئے۔ تاکہ شان و شوکت معلوم ہو خانصاحب داخل میری واقعہ شہر مستونگ کے ہوا صاحبان بہادر الے میری ہمراہ گئے پھر شام کو میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے معہ چار پانچ صاحبان فوج میری میں جاکر خانصاحب کے ساتھ ملاقات کی۔

یکم جون ۱۸۷۶ء بجے کے واسطے دربار مقرر ہوا میجر سنڈیمن صاحب بہادر کے شامیانہ میں جگہ دربار سجائی گئی۔ جس میں علاوہ میجر سنڈیمن صاحب کے للع ۱۴ نفر صاحبان داخل تھے سرداران فوج پنجاب و سندھ بھی داخل تھے اور پچاس جوان سکھ پلٹن کا صف بستہ گارد دربار کا مقرر تھا۔ فرش فروش وغیرہ ہر طرح اچھا بندوبست تھا جب خانصاحب تشریف لائے ڈاکٹر ڈیوک صاحب بہادر موقعہ سواری تک خانصاحب کا استقبال کرکے ہمدست ہوئے۔ گارد نے سلامی ادا کی میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے لب فرش تک استقبال کیا خانصاحب دائیں طرف ہو کر کرسی پر اور میجر سنڈیمن صاحب اس کے بائیں طرف زیب کرسی ہوئے دیگر صاحبان انگریز کرسیوں پر اور ملکی ارباب جلسہ ملازمان سرکار انگریزی ملازمان خانصاحب والئے قلات فرش پر بیٹھے۔ علاوہ اہالیان قوج جنگی جمال خان تمندار لغاریان و داؤد خان رسالدار کارسپانڈنٹ قندھار درمیان تھے۔ بعض ملازمان و سرداران خانصاحب بھی حاضر تھے اصل میں کوئی سردار نہیں تھا۔ لیکن صرف نام کے واسطے خانصاحب چند لوگوں کو لایا جن کو سردار کا نام دیتا تھا۔ خانصاحب جب دربار میں بیٹھا تھا وہ کچھ خوف زدہ معلوم ہوتا تھا۔ چہرہ اداس تھا جب جلسہ آراستہ ہوا میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے ایک اسپیچ کی۔ جس کا مضمون یہ ہے۔

کہ اے خانصاحب والئے قلات و اہالیان جلسہ واضح ہو کہ آج کل بعض لوگوں نے خانصاحب والئے قلات کی نسبت یہ مشہور کیا کہ وہ سرکار عالیہ انگلشیہ کا فرمان نہیں مانتا اور مدول حکمی کرتا ہے لیکن اینجانب اس بات پر متفق نہیں ہے خانصاحب بموجب طلبداشت ہمارے واسطے ملاقات کے ہمارے کیمپ میں موجود ہیں چاہتے ہیں کہ اس بات کی تصدیق جملہ صاحبان جلسہ کے روبرو کی جاوے۔ کیوں خانصاحب آپ اس بات پر کیا خیال کرتے ہیں خانصاحب نے جواب دیا کہ سرکار انگریزی ہمارا بادشاہ ہے ہم

Marfat.com

نے کبھی اس کی عدول حکمی اور نافرمانی نہیں کی نہ اب کرنا چاہتا ہوں جن لوگوں نے ایسی بات مشہور کی ہے وہ ہمارے خیر خواہ نہیں بلکہ بد خواہ ہیں اور میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے کہا کہ حکومت اتفاق اور ہم صلاحی سے ہوتی ہے اگرچہ زور اچھا ہے لیکن جب تک صلح سے کام چلے اور اشد ضرورت نہ ہو زور لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور حاکم کا فرض ہے کہ اوروں کے حقوق جو متعلق اپنے امورات کے ہوں ان کو بھی مد نظر رکھیں اور نیک صلاح اور دانائی سے کام چلانا چاہیئے صرف جنگ جدل سے کبھی کام نہیں چل سکتا بعد اس کے جلسہ برخواست ہوا۔

۲ر جون ۱۸۷۶ء بوقت تین بجے شام میجر سنڈیمن صاحب بہادر معہ سردار امام بخش خان وجمال خان تمنداران پاس خانصاحب گئے از جانب خانصاحب محمد خان ومتوفی فقیر محمد وعبداللہ خان حاضر تھے اوّل خانصاحب نے یہ سوال کیا کہ سرکار عالیہ انگلشیہ ہم کو مدد فوج واسطے سزائے مردمان براہوئی کے دیوے گی یا نہیں اس پر صاحب ممدوح نے جواب دیا کہ کسی صورت میں نہیں دیوے گی بعد اس کے خانصاحب نے کہا کہ اس حالت میں ہم کس طرح صلح کریں گے۔ اب ہمارا معاملہ سپرد خود صاحب بہادر کے ہے جو مناسب ہے فیصلہ فرماویں بموجب اس کے عمل کروں گا لیکن چوواجب العرض ہمارے ہیں۔ ان کی فہرست پیش کروں گا سردار امام بخش خان وجمال خان از جانب سرداران براہوی بمعہ دو معتبران جو خانصاحب نے از جانب خود مقرر کئے واسطے تصفیہ تنازعات مقرر کئے گئے۔

۳ر جون ۱۸۷۶ء بسبب بیمار ہونے سردار امام بخش خان تمندار مزاریان کچھ گفتگو درباب فیصلہ مقدمہ کے نہ ہوئی۔

۴ر جون ۱۸۷۶ء معلوم ہوا کہ فوج خانصاحب کچھی سے براہ درہ مولہ آنے والی ہے اور مردمان جھلاوان براہوئی نیز رستہ میں جمع ہیں خانصاحب کو کہا گیا کہ اگر خانصاحب کا اب ارادہ صلح کا ہے تو مناسب ہے کہ اپنی فوج کو روکے تاکہ کچھ تنازعہ ولڑائی نہ ہونے پاوے۔ خانصاحب نے منظور کیا اور حکم نامہ بنام افسران فوج خود تحریر کیا کہ جس جگہ یہ حکم نامہ ان کو پہنچ جاوے وہاں توقف کریں اور کچھ نقصان نہ کریں بنام سرداران جھلاوان کے بھی میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے مراسلہ تحریر کیا کہ وہ لوگ کچھ بھی پیش دستی لڑائی کرنے میں ہمراہ فوج کے نہ کریں کیونکہ خانصاحب نے فیصلہ منظور کر لیا ہے اور اپنی فوج کو واسطے روکنے کے حکم دیا ہے یہ کاغذات معہ سواران پولیس اور دو سواران براہوئی اور دو سواران

Marfat.com

خانصاحب والئے قلات بھیجے گئے اور فہمائش ہوئی کہ یہ لوگ درمیان فوج اور براہوئی لوگوں کے توقف کریں تاکہ کچھ تنازعہ فیما بین فوج اور مردمان براہوئی کے نہ ہونے پاوے۔

۵ رجون ۱۸۷۶ء۔ سردار امام بخش خان وجمال خان ونواب خان وعبداللہ خان مستوفی فقیر محمد نے بطور جرگہ آپس میں بیٹھ کر درباب شرائط انجام فیما بین خانصاحب والئے قلات اور مردمان براہوئی صلاح ومشورہ کیا اور واسطے مضبوط رہنے انجام آئندہ کے چند امورات تحریر کئے اور خانصاحب کو اس سے آگاہ کیا جس کو خانصاحب نے بشوق دل قبول کیا اور کہا کہ کل بوقت ملاقات جملہ امورات اور شرائط صلح کے فہرست مرتب کر کے بالمشافہ خود بخدمت میجر سنڈیمن صاحب بہادر دوں گا۔

شرزمان خان باروزئی تحریر کرتا ہے کہ کچھ جانوراں مردمان گرانی براہوئی کے بیچ زراعت پنبہ مردمان پنی باروزئی جاکر نقصان کرتے تھے اسی سبب فیما بین دونوں پھلی کے تکرار شروع ہوگیا۔ باستماع ایں حال اینجانب درمیان ان کے واسطے رفع تکرار کے چلا گیا۔ اتفاقاً منجانب مردمان گرانی ایک بندوق چلی مظہر کو اوپر پشت دست راست زخم لگا۔ لیکن استخوان نہیں ٹوٹی صرف چمڑا میں ضرر پہنچا ہے جلد اچھا ہوجاوے گا۔

جام عالی خان ومیر گہور خان وابراہیم خان وچاکر خان سرداران جھلاوان بدیں جواب پروانہ مورخہ ۲۶ راپریل جو درباب حاضر آئے عندالطلب واسطے تصفیہ تنازعات اور رفع یادآوری رنج گذشتہ بابت قتل نوردین خان تحریر ہوا تھا گذارش کرتے ہیں کہ ہم لوگوں نے سابقہ عرائضات میں مفصل حالات تحریر کئے ہیں اور ہم لوگ ہمیشہ خواہان تعمیل احکامات واجبی سرکار فیضمدار انگلشیہ کے ہیں اور گاہے احکامات سرکار انگلشیہ سے منحرف نہ ہوں گے اور درپے تیاری کے ہیں عنقریب بعد طے مسافت حاضر ہوں گے لیکن درباب خرچ راہ کے کچھ تامل ہے چنانچہ پیشتر بھی بخدمت حضور اطلاع دی گئی تھی۔

۶ جون ۱۸۷۶ء بوقت چار بجے پیشین خانصاحب بہادر بمعہ جزدی معتبران خود واسطے ملاقات میجر سنڈیمن صاحب بہادر تشریف لائے ملاقات ہوئی ازجانب سرکار علاوہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر ڈاکٹر صاحب بہادر سردار امام بخش خان وجمال خان تمندار حاضر ہوئے ازجانب خانصاحب سوائے دو بھائیوں کے معتبران ذیل حاضر تھے۔ نواب ملا محمد خان۔ عبداللہ خان۔ مستوفی فقیر محمد۔ خانصاحب نے ایک یادداشت تحریری مزینہ مہر خود متضمن بشرائط صلح پیش کی جو سراجلاس پڑھ کر سنائی گئی گیارہ شرائط اس میں درج

Marfat.com

تھیں جو مناسب اور لائق معلوم ہوتی تھیں۔ خانصاحب بالکل خوش تھا اور بالکل خوش دلی اور سچائی
کی باتیں کرتا رہا اور بار بار میجر سنڈیمن صاحب بہادر کو یہ کہا کہ ہم نے جملہ امورات آپ کے سپرد کئے جو آپ
کو مناسب منصور ہو ہماری طرف سے آپ مالک ہیں اور سرکار انگریزی قدیم سے ہمارا بادشاہ ہے ہم
نے آگے بھی چند بار کہا ہے اب بھی کہتا ہوں کہ یہ ملک بغیر زیر سایہ ہونے کسی بادشاہ کے کبھی نہیں رہا آگے
اور بادشاہان کے زیر تخت رہا اب چالیس برس سے سرکار انگریزی کے زیر تخت ہے خصوص ہمارے بھائی کو
یہ ملک سرکار انگریزی نے خود بخشا ہم بالکل خوش ہیں کہ ہمیشہ سرکار انگریزی کے ماتحت رہیں بلکہ کوئی ایسا موقعہ
ہو کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت بجا لائیں جس سے ہماری خدمت سرکار انگریزی میں منقوش ہو۔ اور یہ بھی کہتا رہا
کہ ہم ضرور آپ کی معرفت جناب لیفٹیننٹ گورنر صاحب بہادر ممالک پنجاب اور گورنر جنرل صاحب بہادر
کے ساتھ ملاقات کریں گے بلکہ مجھ کو بھی امید ہے کہ ایک دن ولایت جا کر مشرف سلام جناب ملکہ معظمہ دام
اقبالہٗ کا ہوں گا جب تذکرہ درباب شہزادہ صاحب درمیان آیا خانصاحب نے افسوس ظاہر کر کے بیان کیا
کہ اس وقت ہماری اور آپ کی ایسی ملاقات نہیں تھی ورنہ ہم ضرور شہزادہ صاحب کی ملاقات کرتے چند تصاویر
شاہ زادہ صاحب کی ڈاکٹر ڈیوک صاحب کے پاس موجود تھیں۔ خانصاحب نے ان تصویروں کو بڑے شوق
سے دیکھا اور ایک تصویر اپنے واسطے لے لی بعد اس قدر قیل و قال کے جلسہ برخواست ہوا جام علیخان۔ گہور خان
و ابراہیم خان و چاکر خان۔ سرداران جھلاوان بدرجواب پروانہ مورخہ ۱۱ مئی ۱۸۷۶ء جو درباب انتظار آنے
خانصاحب بہادر مستونگ میں واسطے فیصلہ تنازعات اور طلبداشت کیفیت حالات سرداران جھلاوان تحریر
ہوا تھا۔ گذارش کرتے ہیں کہ حالات خود ہم نے پیشتر تحریر کئے ہیں اب عنقریب وہاں پہنچ کر بالمشافہ حال
گذارش کریں گے اور جو منشاء سرکار کا ہوگا تا رموئے اس سے تفاوت نہ کریں گے۔ نواب خان رسالدار نے
جو بمراد وصولی فیس قافلہ جات طرف شمال بھیجا گیا تھا۔ اس نے واپس آکر بیان کیا کہ مبلغ ۱۸۲۸-۱۲-۳ الصامت
کل آمدنی فیس کی ہوئی منجملہ جس کے مبلغ ۲۸ کی رسیدات دست محمد پسر الہڈنہ کی سوداگران نے
پیش کی کہ مابین بولان سوداگران سے عوض بدلہ تی لے لیا باقی ۱۵۵۸-۱۲-۳ الصامت نقد لاکر داخل کئے
ہیں۔ نواب خان نے بیان کیا کہ جب ہم لوگ بعد وصولی فیس کے بڑنگ آباد سرحد تیری میں ہیں شب
باش ہوئے بی بی اللہ ڈنی ہمیشرہ صاحب جو منکوحہ حرمیر خان کی تھی وہاں متوقف تھی ہمارے پاس اپنے
معتبر بھیجے اور ضیافت وغیرہ سے بہت خاطر تواضع کی اور معتبران بی بی صاحبہ کی گفتگو سے پایا جاتا تھا

Marfat.com

کہ بی بی صاحبہ آنے خانصاحب سے بمقام مستونگ اور مستعد ہونے اوپر فیصلہ مقدمات براہوئی خوش ہے۔

بعد دریافت خانصاحب بہادر بنام سردار ملا محمد خان پروانہ تحریر ہوا کہ سردار موصوف معہ سرداران کے حاضر آوے۔ واسطے طلبی جھلاوان کے بروقت آنے سردار ملا محمد خان بندوبست ہوگا۔

۷۔ جون ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان ممبہ وڈیرہ شادیخان اور محمد سعید خان والہڈنہ خان وجھنڈ الخان شاہوانی سرکردگان اقوام سراوان براہوئی ہمراہیان قریب دو صد نفر حاضر آباد فعہ بدفعہ ہر ایک کا سلام ہوا اور سردار ملا محمد خان کو خلاصہ طور تمام مضمون شرائط درخواست فیصلہ خانصاحب بہادر سنایا گیا۔ سردار ملا محمد خان اس کے سننے سے بالکل خوش ہوا اور بیان کیا کہ مناسب طور پر شرائط درج ہوئے ہیں بنی بخش معتبر سردار ملا محمد خان ممبہ چند سواران واسطے طلبداشت سرداران جھلاوان بھیجا گیا اور تجویز ہوا کہ کل چار بجے شام خانصاحب سے سردار ملا محمد خان کی ملاقات ہوگی۔

۸۔ جون ۱۸۷۶ء صبح خانصاحب نے یک طرفیہ از جانب میر محمود خان پسر خود و حسن کمانیر وغیرہ از قلات موصولہ خود واسطے ملاحظہ میجر سنڈیمن صاحب بھیج دیا جس کے مضمون سے پایا گیا کہ فوج جب درہ مولہ کے آتی تھی گہور خان زہری وعطا محمد سابقہ وزیر رحیم خان گرگناڑی وغیرہ براہوئیاں جھلاوان اوپر ہنیٹ پتی جا کر رستہ بند کیا۔ جب فوج نزدیک پہنچی کہتے ہیں کہ کمانیر فوج نے کہا کہ ہم کو خانصاحب سے حکم لڑنے کا نہیں براہوئیوں نے رستہ نہ چھوڑا آخیر لڑائی ہوئی منجانب براہوئی کمال خان معتبر قوم لوٹھانی زہری معہ چند نفر مقتول ہوا از جانب فوج خانصاحب نیز چند نفر مقتول ہوئے فوج گذر کر چلی آئی۔

بوقت چار بجے شام میجر سنڈیمن صاحب بہادر معہ سردار ملا محمد خان دربار خانصاحب میں گیا۔ ملا محمد خان کے ساتھ قریب تیس چالیس نفر براہوی مسلح تھے جب ملا محمد خان اندر دربار کے داخل ہوا تب بھی مردمان ہمراہی مسلح اندر چلے آئے خانصاحب نے ملا محمد خان سے تھوڑی خیر و عافیت پوچھی مگر زیادہ اس سے احوال پرسی کچھ نہ کی براہوئی لوگوں سے بعض نے بموجب رسم دست بوسی خانصاحب کی بعضے ایسے ہی بیٹھ گئے زیادہ اس سے کچھ قیل و قال نہ ہوئی۔ میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے سردار ملا محمد خان کا ہاتھ پکڑ کر خانصاحب کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ آپ اس کے حکم ہوا اور یہ آپ کا امیر ہے مناسب ہے کہ آپ اس کے حال پر نظر مہربانی فرما دیں گے خانصاحب نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ سب اچھا ہوگا اور

Marfat.com

سردار ملا محمد خان ہمارا امیر ہے اگر وہ اچھا چلتا ہے تو ہم ضرور اس پر مہربانی کریں گے۔ شام کو ملازمان خانصاحب سے بموجب پہنچے خرافات فقیر محمد کمانیڑ و عبداللطیف نائب افسران لشکر خبر ملی کہ بہت لڑائی ہوئی ہے۔ طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اور مردمان براہوی نے شکست کھائی فوج خانصاحب رہ سے نکل کر قریب زہری پہنچ گئی ہے برآں تحریر ہوا کہ نواب خان رسالدار کو بمعہ چند سواران پوربین طرف فوج اور مردمان براہوی کے بھیجا جاتے تاکہ پھر زیادہ لڑائی نہ ہو چنانچہ خانصاحب نے پروانہ بنام افسران فوج واسطے ملتوی کرنے کوچ و عدم مزاحمت ہمراہ براہوی کے لکھا اور نیز میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے پروانہ بنام سرداران جھلاوان دربارہ چھوڑ دینے جنگ و جدل اور چلے آنے واسطے فیصلہ مقدمہ کے تحریر کیا۔

بوقت شام دو سواران منجملہ سواران جو ۴ جون ۱۸۷۶ء کو فوج کی طرف بھیجے گئے تھے واپس آئے اور بیان کیا کہ ہم لوگ جب زہری کے قریب پہنچے تو حال جنگ فیمابین فوج اور مردمان براہوی کے سنا یہ مشہور تھا کہ کمال خان معتبر بوٹھانی کا معہ نو نفر دیگر مارا گیا اور فوج کی طرف سے بھی چند نفر مقتول اور بہت لوگ زخمی ہوئے لیکن پختہ حال نہیں تھا۔

۹ جون ۱۸۷۶ء از جانب فوج کچھ اور خبر نہ آئی لیکن مناسب متصور ہوا کہ مہراللہ خان پسر سردار ملا محمد خان کو واسطے لانے سرداران جھلاوان کے بھیجا جاوے شاید بسبب ہو جانے تنازعہ تازہ کے کچھ دیری آنے میں کریں۔ چنانچہ مہراللہ خان مذکور کو معہ سواران مناسب بطرف سرداران جھلاوان بھیجا گیا خانصاحب نے حکم نامہ خود بنام اپنی فوج کے لکھا کہ کچھ مزاحمت ہمراہ سردار موصوف نہ کریں۔ سردار ملا محمد خان نے ایک خط از جانب سردار آزاد خان پیش کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ سردار موصوف تحریر کرتا ہے کہ اگر ہماری حقرسی بموجب مدعا کے ... ہوئی تو میں بخدمت صاحب بہادر حاضر ہوں گا یجواب جس کے مینجر سنڈیمن صاحب بہادر نے یہ کہا کہ آزاد خان کا مقدمہ سرداران اور جھلاوان سے بالکل الگ ہے بالفعل آزاد خان اپنا آنا ملتوی کرے متعاقب طلب ہوگا۔

ملگزار خان رسالدار گذارش کرتا ہے کہ شہر فلیجی واقعہ کچھی میں آگ لگی اکثر خانہ جات مردمان کہیری کے سوخت ہو گئے ہیں دو تین آدمیوں کو بھی آسیب پہنچا مگر جان بچ گئی اسباب اکثر جل گیا اور لکھتا ہے کہ جھل میں بیماری ہیضہ کی بہت ہے کہ مردمان گمسی وغیرہ جھل سے قریب ایک سو نفر فوت ہو گئے اور باقی سب علاقہ میں اب

Marfat.com

خیریت ہے یہ مرض نہیں ہے۔

۱۰ جون ۱۸۷۶ء جملہ سرداران سراوان نے ہمراہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر دربار خانصاحب بہادر میں جاکر خانصاحب والئے قلات کو سلام کیا ادب قواعد بموجب رسم قدیمانہ بخوبی بجالائے خانصاحب بھی بہت مہربانی سے پیش آیا دیر تک بات چیت ہوتی رہی بالکل دونوں کا دل خوش ہوا۔

۱۱ جون ۱۸۷۶ء سرداران سراوان بطور خود واسطے ملاقات خانصاحب کے گئے بہت دیر تک خانصاحب کے دربار میں رہے اور ملاقات ہوئی اور بڑی خوشی سے بات چیت ہوتی رہی خانصاحب نے سرداران براہوئی کو کہا کہ دیکھو آج ہمارا دربار کیسا خوبصورت معلوم ہوتا ہے کہ تم سرداران بموجب قواعد قدیمانہ موجود ہو تب سرداران نے کہا کہ ہم لوگ بھی آج بڑے خوش نصیب ہیں کہ اپنے آقا کے دربار میں اپنے اپنے قدیمانہ مرتبہ پہ موجود ہیں۔ اسی طرح گفتگو اور بات چیت ہوتی رہی۔ پھر رخصت ہوکر واپس اپنی اپنی نشست گاہ پہ چلے آئے۔

۱۲ جون ۱۸۷۶ء بسبب علالت طبع میجر سنڈیمن صاحب بہادر کچھ زیادہ بات چیت نہ ہوئی خانصاحب نے سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران کو اطلاع بھیجی کہ ہمارا ارادہ ہے کہ تم سرداران اور سراوان کی ایک دن ضیافت کروں سرداران نے جواب بھیجا کہ پرسوں کے واسطے ہم لوگ حاضر ہوں گے۔

۱۳ جون ۱۸۷۶ء دھنی بخش گزینی مری بمعہ روزنامچہ وعرائض تمندار مری حاضر آیا اور بیان کیا کہ تمندار مری منتظر جواب عرائضات کا ہے جو بہمدست منوخان گرانی بھیجی گئی اور تحریر ہوا کہ عنقریب پختہ بندوبست حفاظت درہ بولان اور کچھی کا ہونے والا ہے اس وقت واسطے تمن مری کے بندوبست مناسب ہوگا اور بالفعل تنخواہ چار ماہ علی الحساب جو ڈیرہ غازی خان سے ملا کرتی تھی حکم خزانہ بنام تحصیلدار راجن پور بھیجا گیا اور تحریر ہوا کہ جس طرح پیشتر بندوبست رد کنے مردمان تمن خود کیا ہے چنانچہ مہراللہ خان کو کٹ منڈائی میں بھیج دیا اگر اسی طرح بندوبست رکھا تو حضور اینجانب بہت خوش ہوں گے۔

سردار ملا محمد خان نے رپورٹ دی کہ جو سوار ان ڈاک ڈھاڈر سے اس طرف لاتے ہیں جب سری بولان پہ پہنچے اور پانی کے سوتہ پاسپان سے اتر کر پانی پینے لگے کہ اتنے میں چند پیادگان، دُزدان برسر

Marfat.com

سواران تاخت لائے اور بندوق چلائی گھوڑے سواران کے بمعہ ڈاک بھاگ گئے سواران ڈاک بھی خوف سے
لکھر پر چڑھ گئے ڈاک بمعہ گھوڑے کے دزدان مذکور لے گئے ہیں اور منجملہ سواران کے کسی کو نقصان نہیں
پہنچا۔ لیکن ایک کس رئیسانی ہمراہ سواران کے اس طرف آتا تھا وہ مقتول ہوا۔ بعد آں فہمائش کی گئی
کہ سواران خود بھیج کر دریافت حال کرے کہ مرتکب اس واردات کے کون تھے اور ڈاک کو پیدا
کرے۔

قادر ڈنہ برادر سردار الہڈنہ خان معہ ایک ڈمڑ جو سردار مردمان ڈمڑ کا تھا یہاں حاضر تھا
اس کے ہمراہ دیا تاکہ مردمان ڈمڑ میں جاکر حال دریافت کریں اور واپس لادیں۔
رحمان خان سردار ذگر مینگل کا حسب الطلب سردار ملا محمد خان واسطے مشرف ہونے سلام
کے حاضر ہوا اور اول معہ اسد خان سردار سراوان کے بخدمت خانصاحب جاکر سلام کیا۔

۱۴ رجون ۱۸۷۶ء آج فجر کے کھانے کے واسطے جملہ سرداران براہوی سراوان سوائے ملا محمد خان
کے بمعہ سردار جمال خان تمندار نغاریان خانصاحب کے ڈیرہ پر گئے سردار امام بخش خان بیمار تھا اس سبب
سے نہ گیا اور ملا محمد خان نے بھی کہا کہ دوسرے روز بروقت شفایابی سردار امام بخش خان کے میں بھی کھانے
کے واسطے جاؤں گا۔ خانصاحب دلئے قلات اور میر اسد خان پسر سردار ملا محمد خان اور رحمان خان سردار مینگل
جو خسر میر محمود خان پسر خان صاحب کا ہے اور سردار جمال خان نے ایک ہی برتن میں یکجا کھانا کھایا اور
دیگر سرداران نے بھی اسی محفل میں لیکن علیحدہ برتنوں میں کھانا کھایا اور بہت دیر تک بات چیت تفریح
طبع کرتے رہے۔ خانصاحب اور سرداران سراوان بالکل خوش تھے۔

عطا محمد خان سابقہ وزیر نے بذریعہ خط سردار محمد خان کو اطلاع دی کہ بتاریخ ۱۲ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ
مطابق ۵ رجون ۱۸۷۶ء بمقام بنیٹ پسی سے ہمراہ فوج خانصاحب کے مردمان جھلاوان کا مقابلہ ہوا بندوق سے
لڑائی ہوتی رہی آخر بسبب خرچ ہو جانے گولی بارود کے ہم لوگوں نے رستہ چھوڑ دیا فوج گذر آئی ازجانب
ہمارے قریب دس یا بیس آدمی مارے گئے ازجانب فوج خانصاحب بھی بہت نقصان ہوا لیکن تعداد
ٹھیک معلوم نہیں۔ الہداد خان سوار جو بمعہ پروانہ موسومہ سرداران و حکم نامہ خانصاحب موسومہ افسران
فوج خانصاحب بھیجا گیا تھا۔ گذارش کرتا ہے کہ فوج سرحد زہری میں پہنچ گئی مردمان براہوی جو بسبب خوف
بھاگ گئے تھے ان کو دلاسہ دیا ہے کہ اکثر لوگ واپس اپنے مساکن پر آگئے ہیں۔ اور آتے جاتے ہیں۔

Marfat.com

مسٹر بوس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر متعینہ حبیب آباد نے اطلاع دی کہ باقیماندہ قافلہ جات جو گڑھی خیرو میں مقیم تھے اور اسباب مطلوبہ کیمپ میجر سنڈیمن صاحب بہادر بحراست چند سوار ان پاس ملگزار خان رسالدار شہر حاجی بھیجا گیا بر آں ملا محمد خان کو فہمائش ہوئی کہ سواران مناسب واسطے حفاظت قافلہ جات بھیج دیوے۔ چنانچہ ملا محمد خان نے بھیج دیئے بسبب بیمار رہنے میجر سنڈیمن صاحب بہادر و سردار امام بخش خان تمندار مزاریان اور کچھ بات چیت ہمراہ خان صاحب نہ ہوئی۔

۱۵ جون ۱۸۷۶ء چونکہ کپتان ہمفری صاحب کمانیئر فوج سندھ نے مبلغ دس ہزار روپیہ بموجب موسومہ خزانہ شکارپور اور کپتان شپٹ صاحب بہادر کمانیئر رسالہ نمبر ۴ پنجاب نے مبلغ ۸۲۶۲ بذریعہ ٹرنفر رسیدات موسومہ خزانہ شکارپور واسطے تنخواہ افواج کے طلب کیا بر آں خانصاحب کو لکھا گیا کہ اگر خانصاحب بہاں مبلغ ۱۸۲۶۲ دے دیویں اور وہاں خزانہ شکارپور سے بموجب چک ہائے مذکور وصول فرماویں تو مہربانی ہوگی چنانچہ خانصاحب نے بخوشی منظور کیا اور روپیہ بمعہ خزانچی اوپر ڈیرہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر بھیجدیا کہ صاحبان ممدوحین کو دیا گیا اور چک ہا سپرد وکیل خانصاحب بہادر ہوئے۔

خانصاحب نے ایک عریضہ از جانب افسران فوج مردنہ درہ مولہ موسومہ خود واسطے ملاحظہ کے بھیج دیا جس میں درج تھا کہ ہم لوگ نورگامہ میں قریب زہری پہنچ گئے۔ بموجب ورود حکمنامہ حضور کسی شخص کے ساتھ کچھ مزاحمت نہیں ہوئی بلکہ مردمان براہوی وغیرہ کو دلاسہ دیا جاتا ہے کہ وہ لوگ مطمئن ہو کر اپنے مسکنات پر واپس چلے آتے ہیں آئندہ جو حکم ہو تعمیل کریں۔

نواب خان رسالدار گذارش کرتا ہے کہ میں زہری میں خانصاحب بہادر کو فوج میں پہنچ گیا ہوں۔ پروانہ خانصاحب بہادر افسران فوج کے سپرد کیا گیا انہوں نے بسروچشم قبول کیا اور کہا کہ کسی کے ساتھ پرکاہ تک بھی زیادتی نہ کریں گے۔ اور سرداران جھلاوان طرف کوہستان کے ہیں خود معہ پروانہ پاس سرداران جھلاوان کے جاویں گا۔

نواب خان بیاہوئی جس کو سردار ملا محمد خان نے واسطے لانے مردمان جھلاوان بھیجا تھا گذارش کرتا ہے کہ فوج خانصاحب زہری میں پہنچ گئی ہے لوگ بسبب خوف کے کوہستان میں فرار ہو گئے ہیں فوج لوگوں کا نقصان کرتی ہے فوج اگر زہری سے کوچ کر کے بطرف قلات روانہ ہو جاوے تو اچھا ہے تب مظہر پاس سرداران جھلاوان روانہ ہو جاوے گا۔

Marfat.com

۱۶ر جون ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان تنہا ہمراہ سردار امام بخش خان تمندار ان بمراد ملاقات خانصاحب بہادر گیا حسب دستور سلام کیا۔ خانصاحب نے تعظیم دی بعد اس کے ملا محمد خان نے اپنی تلوار گلے سے اتار کر سامنے رکھ دی اور خانصاحب کے پاؤں پکڑ لئے اور کہا کہ تم ہمارے قدیمانہ پشت بہ پشت سے حاکم ہو اور ہم تمہاری رعیت ہیں سوائے تمہارے دروازہ کے ہمارا اور کوئی رستہ نہیں ہے اب تمہارے اختیار میں ہے مارو چاہے پرورش کرو۔ ہم کو پھر جنگ اور تنازعہ سے توبہ ہے اب تک اپنی بدبختی سے بے نصیب رہا اب یہ تلوار تمہارے آگے رکھی ہے اور ہمارا سر بھی حاضر ہے جو چاہو سو کرو خانصاحب اس عاجزی اور تابعداری سردار ملا محمد خان سے بہت خوش ہوئے اور تلوار اپنے ہاتھ سے سردار ملا محمد خان کے گلے میں ڈال دی اور بغلگیر کیا اور کہا کہ تم ہمارا قدیمانہ سردار ہے اور ہم تم کو اپنا بازو سمجھتے ہیں۔ یہ تلوار ہمارے دشمنوں کے واسطے کام آوے گی اور جہاں تک ممکن ہے ہم تم پر مہربانی کریں گے بہت دیر تک بات چیت ہوتی رہی پھر خانصاحب سے رخصت ہو کر میجر سنڈیمن صاحب کے پاس حاضر ہوئے اور سب حال بیان کیا سردار ملا محمد خان خوش معلوم ہوتا تھا۔

نواب خان رسالدار اور عطا محمد خان سلیقہ وار یہ گذارش کرتے ہیں کہ بموجب ورود پروانہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر میر ابراہیم خان کو طلب کیا گیا ہے جملہ سرداران درپے تیاری کے ہیں۔ عنقریب روانہ ہو کر مشرف سلام ہوں گے بنظر مناسب خانصاحب کو درخواست دی گئی کہ وہ اپنی فوج کو زہری سے قلات آنے کے واسطے حکم دیویں چنانچہ خانصاحب نے فوراً یہ حکم جاری کیا۔

۱۷ر جون ۱۸۷۶ء خانصاحب بتقریب طبیعت پرسی میجر سنڈیمن صاحب بہادر معہ جزوی اہلیان دربار خود یاسی صاحب موصوف کے تشریف لائے حسب دستور استقبال ہوا سردار اسد خان معہ جملہ سرادان ہمرکاب خانصاحب کے آیا جو وہاں خانصاحب کے ڈیرہ پر جا کر شامل ہوئے تھے سردار ملا محمد خان پیشتر یہاں میجر سنڈیمن صاحب کے پاس موجود تھا قریب ڈیڑھ گھنٹہ خانصاحب رونق افروز رہے بات چیت بفریج طبع ہوتی رہی اور خانصاحب نے بابت اکیلا آنے سردار ملا محمد خان اور کرنے تابعداری کے خوشنودی بیان کی۔ نیز میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے خانصاحب سے بعد خوش طبعی ذکر کیا کہ سردار الہڈنہ خان کا بہت بڑا پیٹ ہے وہ بڑا طبع کرنے والا ہے خانصاحب نے جواب دیا کہ بیشک الہڈنہ کا بڑا پیٹ ہے لیکن جب ہم اور تم دو حاکم ایک موقعہ پر ہم اتفاق موجود ہوں تو اس کا پیٹ بھرنا کیا مشکل ہے

Marfat.com

اگر آج کل بھی اس کا پیٹ نہ بھرا تو پھر کب بھرے گا اس سے پایا گیا کہ خانصاحب الہڈنہ خان پر نظر مہربانی رکھتے ہیں جو وہ ایک دو دفعہ تنہا خانصاحب کے پاس گیا اور بجی تابعداری اور تلافی کی جب خانصاحب بعد برخواستگی جلسہ چلے گئے تو مستوفی فقیر محمد اور نواب محمد خان وکیل کے ذمہ لگایا کہ سرداران براہوئی کا بندوبست روانہ حسب معمول کریں۔ چنانچہ اہلکاران موصوف نے بہم صلاح جمال خان تمندار و سردار ملا محمد خان جملہ سرداران کو جمع کر کے فہرست بھیجی اور بموجب دستور قدیمانہ روانہ دینا تجویز کیا ہے۔

۱۸ جون ۱۸۷۶ء نواب محمد خان وکیل معہ فیض محمد نائب مستوفی حاضر آئے اور از جانب خانصاحب کہا کہ گھاس معمولی کے دینے سے مردمان براہوئی انکار کرتے ہیں ان کو فہمائش کی جاوے۔ سردار ملا محمد خان روبرو طلب ہوا بیانات لکھے گئے فیض محمد نائب کا بیان ہے کہ جو زمینات قدیمانہ مردمان براہوئی پر معاف ہیں ان پر کچھ گھاس مقرر نہیں۔ لیکن بعضے زمینات جو مردمان براہوی نے زمینداران سے باوقات مختلف خرید کیں وہ قدیمانہ مالیہ گذرتے تھے ان پر دو قسم گھاس مقرر ہے ایک بنام نہاد ترنگڑ جو سالیانہ چہارمی روز ہر ایک کاریز سے ایک ترنگڑ تا میعاد شش ماہ واسطے اسپان اور شتران خانصاحب لیا جاتا ہے۔ دوسرا سرسات جو بحالت تشریف آوری خانصاحب بتقریب دورہ یا جمع آوری لشکر کے باندازہ خرچ کاریزات پر تقسیم ہو کر لیا جاتا ہے اب جو خانصاحب یہاں آیا ہے براہوئی لوگ دونوں قسم کے گھاس کے دینے سے انکار کرتے ہیں۔ سردار ملا محمد خان نے بیان کیا کہ دینے سرسات سے کچھ عذر نہیں لیکن ترنگڑ پیشتر مقرر نہیں تھے صرف اس خانصاحب نے مقرر کی تب سے براہوئی لوگوں کا فساد شروع ہوا۔ بایں یہ معاملہ سپرد منصفان مقررہ کے ہوا کہ بعد دریافت بموجب مناسب فیصلہ کر دیویں۔

۱۹ جون ۱۸۷۶ء چونکہ درباب حفاظت درہ بولان کے فیما بین مردمان کرد محمد شہی وغیرہ کچھ نااتفاقی ہو گئی مناسب متصور ہوا کہ جو اقوام گرد نواح درہ مذکور کے رہنے والے ہیں اور بدرقی درہ مذکور جنکا قدیمانہ حق ہے ان کی ذمہ داری کی جاوے اور جو کیفیات مقرر ہوں سردار امام بخش خان و جمال خان کو حکم دیا کہ باتفاق سردار ملا محمد خان تجویز کر کے اطلاع دیویں سرداران موصوف معہ سردار الہڈنہ خان کرد حاضر ہوئے۔ یہ تجویز ٹھہری کہ ذمہ داری حفاظت درہ مذکور کی سردار الہڈنہ خان کے سپرد ہو کیونکہ سردار الہڈنہ خان بمقام دشت بی درہ مذکور سکونت رکھتا ہے اور اقوام دمڑ وغیرہ سے جو متعلق درہ مذکور کے

Marfat.com

ہیں اس کی موافقت ہے جو بموجب تجویز میجر سنڈیمن صاحب بہادر کے چوکیات ایک بمقام کرتہ اور ثانی بمقام سری بولان مقرر رکھیگا اور ذمہ داری آمد و رفت پٹال کی بھی اس کے ذمہ ہوگی چنانچہ الہڈنہ خان نے منظور کر کے اقرار نامہ ذمہ داری خود کا لکھ دیا۔ اور تجویز ہوئی کہ چوکیات مذکور پر ملازمان ذیل تعینات رہیں گے۔

بمقام کرتہ		یار محمد کرد نہ ۳۰	بمقام سری بولان
دوست محمد پسر الہڈنہ خان نبی بخش		معتبران افغان و مینگل وغیرہ	پیادگان مینگل وغیرہ
زمیندار کرتہ		للعہ ۴ نفر بحساب ۲۵ فی نفر	للعہ ۴۰ نفر فی معہ
نہ ۳۰	نہ ۳۰	۱۰۰	۲۸
تل خان زمیندار	بنگو مری	میزان للعہ ۴۵ نفر	۱۰ ساعہ ۴۱
کرتہ			
نہ ۳۰	عنہ ۲۰		
معتبر مری کٹ	معتبر مزارانی		
منڈل	مری		
۳۰	نہ ۳۰		
پیادگان مری و	میزان کل		
کرد وغیرہ			
نہ ۶۰ نفر فی معہ	سہ ۶۶ نفر		
۱ ساعہ ۴۲	صالعہ ۵۹۰		

اور سردار ملا محمد خان کو مبلغ صما ماہوار علاوہ ملے گا جو وہ نگرانی درہ مذکور وغیرہ کیا کریگا بعد تصدیق اقرار نامہ کے سردار الہڈنہ خان خود بطرف درہ مذکور واسطے تعیناتی چوکیات روانہ ہو گیا بعد تعینات کرنے چوکیات کی فہرست پیش کرے گا اور اس نے یہ اقرار کیا کہ موضع کرتہ جو بسبب غارت گری مردمان مری ویران ہو گیا ہے بعد صلح کرنے ساتھ مری کے زمینداران موضع کو کوچ کرا کے موضع مذکور میں قیام کرا کے پھر آباد کرائے گا چنانچہ اس بارہ میں پروانہ بنام زمینداران کے خانصاحب

Marfat.com

بھی سپردگی حفاظت درہ بولان کے بذمہ الہٰ نہ خان سے خوش ہوئے۔

سردار اسد خان معہ دیگر سرداران واسطے سلام خانصاحب کے گیا بموجب دستور قدیمانہ سلام کیا اور دربار میں حاضر رہا۔

۲۰ رجون ۱۸۷۶ء نواب محمد خان و فیض محمد نائب و امام بخش خان و جمال خان سرداران جمع ہوئے اور دریاب تنازعہ گھاس گفتگو ہوتی رہی واسطے دینے گھاس سرسات کے سب براہوی لوگوں نے منظور کیا اور ہر طرف ملازمان واسطے لانے گھاس کے بھیجنے کی تجویز ہوئی۔ بابت تصفیہ ترنگزئی کے یہ تجویز ٹھہری کہ سردار ملا محمد خان خود پاس خانصاحب کے جاوے گا۔ جس طرح خانصاحب حکم دیویں گے تجویز ہوگی۔

از جانب جام عالی خان و میر ابراہیم خان عرضی موصول ہوئی کہ سرداران موصوف بمقام سیکران دو منزل زہری سے پہنچ گئے ہیں اور عنقریب بخدمت میجر سنڈیمن صاحب بہادر حاضر ہوں گے۔ لیکن گذارش کرتے ہیں کہ فوج خانصاحب بمقام زہری موجود ہے۔ شاید کچھ تکرار یا فساد پیدا کرے۔ بذریعہ پروانہ جوابی تحریر کیا گیا کہ خانصاحب نے اپنی فوج کو حکم دیا ہے کہ کسی کے ساتھ مزاحمت نہ کرکے قلات روانہ ہو جاوے سے اغلب کہ فوج نے بطرف قلات کوچ کیا ہوگا۔ خصوص نواب خان انسپکٹر پولیس درمیان فوج کے موجود ہے کچھ لحاظ تکرار کا نہیں وہ لوگ جلدی حاضر ہو جاویں۔

۲۱ رجون ۱۸۷۶ء سردار ملا محمد خان اکیلا خانصاحب کے پاس گیا بات چیت ہوتی رہی خانصاحب نے بہت تسلی دی اور کہا کہ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ہم کچھ نقصان تمہارا نہیں کریں گے اور بھی تسلی اور دلاسہ کی بات چیت ہوتی رہی سردار ملا محمد خان بھی کہتا رہا کہ اگر آپ مہربانی رکھو گے تو ہم بھی خدمت کریں گے درباب گھاس کے صرف اس قدر تذکرہ ہوا کہ خانصاحب نے کہا کہ امسال ہم گھاس کچھ نہیں لیتے آئندہ سال دیکھا جاوے گا زیادہ کچھ گفتگو نہ ہوئی۔ اس پر منحصر ہوا کہ دوسرے روز سردار امام بخش خان و جمال خان درمیان جاکر خانصاحب سے فیصلہ کرا دیویں۔

۲۲۔ جون ۱۸۷۶ء سردار امام بخش خان و جمال خان و نواب محمد خان وکیل اور فیض محمد نائب و پیر جان جمع ہوئے درباب تصفیہ گھاس ترنگزئی کے گفتگو ہوتی رہی۔ دریافت سے پایا گیا کہ بوقت عملداری خانصاحب ان سابقہ کچھ ایسی تکلیف گھاس کی مردمان براہوئی یا رعایا پر نہیں تھی۔ کیونکہ

Marfat.com

اس وقت کچھ ضرورت بھی نہیں تھی نہ اس قدر فوج نہ اس قدر شتران داسپان والئے قلات کے پاس رہتے تھے جب سے یہ موجودہ خانصاحب تخت نشین ہوا ہے اور تنازعہ نہما بین خانصاحب اور براہوئی کے شروع ہوا یہ تکالیف گھاس وغیرہ کی مردمان براہوئی نے خوشی سے یہ گھاس کبھی نہیں دیا بلکہ اسی گھاس سے فساد زیادہ ہوتا رہا۔ لیکن براہوئی بسبب تنازعہ خانصاحب والئے قلات بے وطن رہنے خانصاحب حکام رعایا وغیرہ یا قیماندہ لوگوں سے یہ گھاس لیتا رہا۔ اگرچہ ظاہرا یہ گھاس چنداں سنگین نہیں معلوم ہوتا کہ چہارمی روز کاریز پر ایک ترنگڑہ کے باری ہوتی ہے مگر ترنگڑ کا کچھ وزن مقرر نہیں اور اہلکاران بروقت لینے کے کچھ وزن یا حیثیت کا خیال نہیں کرتے اس سبب براہوئی وغیرہ رعایا اس رواج کو نہایت سنگین سمجھتے ہیں۔

سردار امام بخش خان و جمال خان کی یہ رائے تھی کہ جس قدر ترنگڑ بالفعل مقرر ہے۔ بقدر نصف خانصاحب معاف کرے باقیماندہ نصف کا وزن مقرر ہو کر فہرست تحریری بنجاوے تاکہ پھر تکرار کی گنجائش نہ رہے۔ سردار ملا محمد خان کو پہلے انکار تھا پیچھے یہ کہا کہ جس قدر ترنگڑ گھاس خانصاحب مقرر فرمائیں بجائے جنسی گھاس لینے کے نقدی قیمت مقرر ہو کر ہر ایک کاریز پر تقسیم کیا جاوے تاکہ سب لوگ بشمول زری گلنگ یہ رقم بھی دیدیا کریں گے۔ جنسی گھاس مقرر رہنے میں اہلکاران کو بہت گنجائش زیادتی کی ہمراہ رعایا کے رہتی ہے اس تجویز سے فساد رفع ہو جاوے گا۔ وکیل وغیرہ ملازمان خانصاحب نے یہ جواب دیا کہ نقدی کا مقرر کرنا خانصاحب ہرگز منظور نہ کرے گا۔ لیکن نصف یا جو کچھ حصہ بخش کرتے ہیں خانصاحب رضامند ہو جاوے پس میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے یہ صلاح دی کہ ایسے امورات میں خانصاحب کو خود فیصلہ کرنا چاہیئے کہ وہ ملک کا حاکم ہے۔ لیکن ایسی دور اندیشی اور انصاف سے کہ جس میں پھر موقعہ خلل اور فساد کا نہ رہے۔ ایسا مناسب ہے کہ سردار امام بخش جمال خان و ملا محمد خان خانصاحب کے پاس جاوینگے ملا محمد خان صاحب کو واسطے معافی کے عرض کرینگا خانصاحب بطور مناسب ان پر مہربانی کریں گے۔ چنانچہ ہر سردار ان پاس خانصاحب کے گئے اس بارے میں عرض معروض ہوا لیکن خانصاحب نے فرمایا کہ یا ہم سب لیویں گے یا کچھ نہیں لیوینگے اس سے معلوم ہوا کہ خانصاحب کا ارادہ اس گھاس کے معاف کرنے کا کم ہے۔

۲۳ جون ۱۸۷۶ء نواب محمد خان وکیل حاضر آیا عندالگفتگو درباب گھاس یہ کہا کہ خانصاحب

Marfat.com

فرماتا ہے کہ جیسا میجر سنڈیمن صاحب بہادر حکم فرماویں ایسا ہوگا۔ میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے پھر وکیل کو بخوبی سمجھایا کہ ایسے معاملہ میں ہماری دست اندازی مناسب نہیں اگر حکماً ایسا معاملہ کیا جاوے تو خانصاحب کی عزت میں فرق ہوگا اور جب تک دل سے فیصلہ نہ ہو قائم نہیں رہے گا۔ خانصاحب کو خود لازم ہے کہ بعد غور اور سوچ کرنے کے ایسا حکم جاری کریں۔ جس میں پھر جائے تنازعہ اور خلل کی نہ رہے اور واجب التعمیل ہو وکیل مذکور روانہ چلا گیا۔ اغلب ہے کہ عنقریب جب سرداران جھلاوان آگئے اور ہماری امورات میں تصفیہ ہو گیا اس بات کو خانصاحب جب سرداران جھلاوان آ گئے اور ہماری امورات میں تصفیہ ہو گیا اس بات کو خانصاحب خود بموجب مناسب اور انصاف کے فیصلہ کریں گے از جانب نواب خان انسپکٹر پولیس میر گہور خان وعطا محمد خان وغیرہ سرداران جھلاوان عرائض مورخہ ۲۶ ماہ جمادی الاول ۱۲۹۳ھ مطابق ۲۰ ماہ جون ۱۸۷۶ء موصول ہوئیں جن میں درج تھا کہ جام عالیخان و میر ابراہیم خان الجیرہ میں جو زہری سے قریب چار یا پانچ میل کے ہے پہنچ گئے ہیں۔ میر گہور خان وعطا محمد خان و انسپکٹر موصوف بمراد ملاقات ان کے الجیرہ میں گئے ہیں جو متفق ہو کر آویں گے لیکن عرائض سرداران جھلاوان میں درج تھا کہ فوج خانصاحب جو زہری میں درمیان راہ متوقف ہے جائے لحاظ متصور ہے۔

وکیل خانصاحب سے جو تذکرہ ہوا اس نے کہا کہ خانصاحب نے پیشتر چند بار بنام افسران افواج خود بمراد عدم مزاحمت بہ احد سے تا پرکاہ تحریر کیا ہے بلکہ ان کو حکم بھیج دیا ہے کہ کوچ کر کے طرف قلات کے چلے آویں اب بھی بمراد تسکین سرداران جھلاوان کے خانصاحب مراسلہ جات خود تحریر کریں گے تاکہ بخاطر جمع وہ لوگ چلے آویں۔ بلکہ دو قطعہ مراسلہ جات یکے بنام جام عالیخان اور ثانی بنام میر ابراہیم خان وغیرہ سرداران جھلاوان درباب جلد حاضر ہونے بلالحاظ از فوج و بہ خاطر جمعی کمال بمقام مستونگ بمراد مشرف ہونے سلام میجر سنڈیمن صاحب بہادر و خانصاحب بہادر سازپیشگاہ خانصاحب بہادر تحریر کر کے پیش کئے جو بذریعہ پرواز جات خود بھیجے گئے۔

۲۴ جون ۱۸۷۶ء عریضہ موسومہ خود از جانب فقیر محمد کمانیئر و نائب عبداللطیف باطلاع پہنچے جانے بمعہ افواج سرکاری بمقام قلات اور چوری جانے کچھ اسباب و ایک شتر و ایک عنان اسپ و اشتباہ ہونے اوپر مردمان براہوی خبک وغیرہ ملاحظہ سے گذرے۔

Marfat.com

چونکہ حال غارت ڈاک سیخنا قادر ڈنہ خان برادر سردار الہڈنہ خان کرد بمعہ ایک نفر معتبر سردار دمڑ کے جہت واپسی و دریافت ڈاک مذکور ڈائری ہفتہ جو ۱۶ جون ۱۸۷۶ء کو ختم ہوا درج ہو چکا ہے۔ قادر ڈنہ خان مذکور بتاریخ ۱۷ ماہ مذکور پٹال بجنس حاضر لایا اور بیان کیا کہ مردمان دمڑ کے ایک گل واسطے چوری کے جاتے تھے اتفاقاً سواران پٹال پر پہنچ گئے اور ان سے پٹال چھین لیا اور سرداران دمڑ بیان کرتے تھے کہ طائفہ دزدان نے اتفاقیہ ایسا کیا اور سرداران مذکور نے ایک خط از جانب خود بھیج دیا۔ جس میں تحریر کرتے ہیں کہ اس بات میں ہمارا قصور نہیں کہ چور لوگ البتہ قوم دمڑ میں بہت ہیں۔ اگر بابت بولان کے ہمارے ساتھ کچھ بندوبست ہوتا تو ہم ان کے روکنے کے واسطے بندوبست کرتے چونکہ اب بولان کا بندوبست سپرد الہڈنہ خان کرد کے ہوا ہے وہ اقوام دمڑ سے رشتہ داری رکھتا ہے اس کو فہمائش کی گئی ہے کہ مردمان دمڑ سے بندوبست حفاظت بولان کرے گا۔ چنانچہ الہڈنہ خان مذکور ذمہ دار ہوا ہے۔ یہ حال اطلاعاً درج کیا گیا۔

۲۵۔ جون ۱۸۷۶ء۔ رحمان خان سردار نگر منگل بمعہ سردار اسد خان پسر سردار ملا محمد خان روبرو حاضر آئے۔ رحمان خان نے گذارش کیا کہ نائب توشکی نے ہماری پیداوار ذینات اور آمدنی سنگ کی بموجب حکم خانصاحب ضبط کی ہے علاوہ ہم کو بذریعہ خط اپنے لواحقوں کے معلوم ہوا ہے کہ خانصاحب نے نائب مذکور کو تحریر کیا ہے کہ وہ ہمارے برادر زادہ کو قلات لے جاوے تاکہ خانصاحب دستار سرداری نگر منگل کی اُن کو دیویں گے محمد خان وکیل خانصاحب روبرو حاضر تھا اس بات کا حال دریافت ہوا تو اس نے لاعلمی بیان کی اور کہا کہ خانصاحب نے ایسا حکم کبھی جاری نہیں کیا۔ پس مناسب متصور ہوا کہ سردار اسد خان ہمراہ رحمان خان خود بخود بخدمت خانصاحب جاکر عرض کریں اغلب کہ خانصاحب انصاف فرماویں گے۔

۲۶ جون ۱۸۷۶ء سردار امام بخش خان و جمال خان تمندار نے حاضر ہو کر بیان کیا کہ اسد خان نے بمعہ رحمان خان بخدمت خانصاحب جاکر حال اپنا بیان کیا خانصاحب نے بخوشی خاطر پرواز جان بنام نائب توشکی بابت بحالی عمل معمول قدیمانہ معافی زمینات و سنگ وغیرہ بحق سردار رحمان خان تحریر کر دی اور بلکہ اسد خان کو کہا کہ اگر تم سفارش کرو تو ہم اس سے زیادہ مہربانی رحمان خان پر کریں گے۔

Marfat.com

واضح ہو کہ رحمان خان از قدیم الایام ماتحت سردار سرادان کے ہے اور مقورڑے عرصہ سے اس کی لڑکی کا ناطہ نسبت میر محمود خان پسر کلان خانصاحب سے ہوا جب تک فیمابین مردمان برابر ہوئی اور خانصاحب کے تنازعہ رہا رحمان خان نہ ایک طرف تھا نہ دوسری طرف۔ اپنے علاقہ پہ قائم رہا۔ اب جس وقت تجویز انجام کی ہو رہی تھی تو حسب الطلب سردار ملا محمد خان کے وہ یہاں آیا معلوم ہوتا ہے کہ پیشتر درخواست انجام کے باستماع اس حال کے کہ وہ پاس ملا محمد خان کے آتا ہے۔ خانصاحب نے اس پہ کچھ رنج کیا۔ لیکن اب جو اسد خان نے ہمراہ خود لے جاکر خانصاحب کو عرض کیا تو خانصاحب نے سب امورات بموجب رسم قدیمانہ کے بحال کر کے پروانہ جات لکھ دیئے۔

عبدالواحد خان پسر محمد سعید خان افغان ودرانی بامہ زئی جو علاقہ شال میں رہتا ہے معہ عرضی محمد سعید خان حاضر ہو کر مشرف سلام ہوا اور گذارش کیا کہ مردمان کاکڑ افغان چنانچہ پانی زئی ژوبی مہترزئی جو درمیان رستہ شالکوٹ سے تل جوڑالی تک اور گرد نواح اس کے رہتے ہیں ہمارے ماتحت ہیں اگر سرکار بندوبست کشائش رستہ مذکور وغیرہ کار خدمت متعلق اقوام مذکور کے مناسب تصور کرے تو ہم کو حکم ہو کہ ہم بندوبست کریں گے اور پیشتر جب افواج کابل کی طرف گئے یا شالکوٹ میں چھاؤنی مقرر ہوئی تو ہمارا باپ برابر خدمت سرکار میں رہا اور بہت سواران کی ملازمت سرکار سے ملی ہوئی تھی اب سو روپیہ ماہوار سرکار سے پنشن ملتی ہے۔

نیز بذریعہ عرضی خود نسخہ دو خطوط یکے از جانب نعیم محمد خان سردار پانی زئی بدیں مضمون کہ پیشتر ہمارا مواجب از طرف خانصاحب مقرر تھا اب عرصہ سے بند ہے ہم لوگ ارادہ لشکر کشی کا اوپر شالکوٹ کے رکھتے ہیں لیکن بموجب معائنت محمد سعید خان کے جو آپ نے فرمایا کہ صاحبان انگریز اس ملک میں تشریف رکھتے ہیں اور ان کا ارادہ ہے کہ ملک کا بندوبست کریں گے پس اب تک نہ ہمارا بندوبست صاحب بہادر سے ہوا نہ مواجب ہمارا خانصاحب سے ملتا ہے اور مری بھی اب تک بدی سے ہاتھ نہیں روکتا پس جو احوال اور صلاح ہمارے واسطے ہو ہم کو مطلع کرو تاکہ ہم واقف ہو کر جو مناسب دیکھیں گے عمل کریں گے نقل خط دوئم از جانب دوست محمد سردار ژوبی و رحم گل خان مہترزئی اس مضمون سے کہ پیشتر اس کے آپ سے ملاقات کی تھی اور درباب معاملہ قوم مری کے ذکر ہوا تھا مری اب تک

Marfat.com

اپنی حرکت اور بد معاشی سے ہاتھ نہیں روکتی ہمارا ارادہ ہے کہ لشکر کشی کر کے مری کو بیخ کنی کی جاوے آپ بھی جمع آوری اقوام چھلگری و تزین و کارگزاری میں کہ نہ بہ تحت آپ کے ہیں بخوبی مدد دیویں اور سنا گیا ہے کہ اس عرصہ میں صاحبان انگریزی اس علاقہ شمال میں تشریف رکھتے ہیں لہٰذا اطلاع دیں کہ درباب ہم لوگوں کے بھی کچھ بندوبست اور صلاح ہوا ہے یا نہ اس بات سے جلدی مطلع فرما دیں۔

نقل النقل خط اول بذریعہ مراسلہ پاس وکیل خانصاحب بہادر بمراد دریافت حال مواجب وغیرہ کے بھیجا گیا اور عبدالواحد خان کو فہمائش ہوئی کہ بالفعل اینجانب تصفیہ مقدمہ قلات میں مصروف ہیں۔ جو ایک بڑا بھاری مقدمہ ہے۔ جب اس کام سے فراغت ہوئی تب درباب کشائش درہ بھل چوٹالی اور طریقہ صلح و اتحاد اقوام کاکڑی وغیرہ کی طرف توجہ کیا جاوے گا۔ بالفصل ان لوگوں کو تسکین دیویں۔ اور اپنے اختیار میں رکھیں جب ضرورت ہوئی بمعہ سردار محمد سعید خان طلب کئے جاویں گے اور درباب مری کے جو لکھا ہے۔ اگر مردمان ژوبی وغیرہ افغان کو مقدور بیخ کنی کا ہے تو اختیار رکھتے ہیں۔ مگر ممکن نہیں۔

۲۷ رجون ۱۸۷۶ء از جانب جام عالیخان و میر ابراہیم خان و گہور خان و عطا محمد سابقہ وزیر وغیرہ سردار جہلاوان عرائضات از مقام زہری موصول ہوئیں لکھتے ہیں کہ ہم لوگ زہری میں پہنچ گئے ہیں دو روز یہاں رہیں گے بعد اس کے جملہ سرداران جہلاوان یکبارگی روانہ ہو کر بخدمت حضور حاضر ہوں گے۔

نواب محمد خان وکیل خانصاحب بہادر واسطے ملاقات حاضر ہوا درباب گھاس کے مذکور ہوتا رہا اس کا مطلب تھا کہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر اپنے اختیار پر فیصلہ دیویں گے۔ لیکن صاحب بہادر نے بدستور خانصاحب پر حصر رکھا یہ ٹھہرا آئندہ سال کے واسطے جو سرکار حکم کرے گا لیکن اغلب ہے کہ خانصاحب فیصلہ کریں گے اور وکیل مذکور سے معلوم ہوا کہ عرصہ چار سال سے جب کپتان ہیرلین صاحب بہادر پولیٹکل ایجنٹ قلات میں تشریف رکھتے تھے ایک افغان نے صاحب ممدوح سے کچھ بے ادبی کی تھی۔ تب سے خانصاحب نے اس افغان کو زیر حراست رکھا ہوا تھا اب خانصاحب کا منشاء ہے کہ اگر کچھ مزید تحقیقات اور دریافت کی از جانب سرکار انگریزی نہ ہوئی۔ تو اس کی رہائی ہو گی۔ میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے حسب الاستدعا وکیل مذکور بذریعہ تحریری جواب دیا کہ اگر خانصاحب بہادر افغان مذکور کو رہائی دینا چاہتے ہیں تو کوئی امر مانع نہیں بلکہ نامزدہ قابل رہائی کے ہے کہ چار سال سے قید

Marfat.com

میں رہا اور مقدمہ کہنہ ہے کچھ ضرورت زیادہ دریافت از جانب سرکار انگریزی نہ ہو گی۔

۲۸ جون ۱۸۷۶ء آج سردار اسد خان نے معہ مردمان شوران زئی براہوئی دربار خانصاحب میں جاکر عرض کیا کہ زمین مردمان شوران زئی جو قدیمانہ ان کا حق اور ملکیت ہے۔ فیض محمد نائب نے ضبط کرکے داخل سرکار کر دی ہے خانصاحب نے نائب مذکور سے دریافت کیا اس نے کہا کہ زمینداران دیہہ نے ہم کو لکھایا ہے کہ یہ زمین سرکاری ہے پس خانصاحب نے فرمایا کہ کل زمینداران کو طلب کرکے دریافت حال مقدمہ کی کروں گا۔

۲۹ جون ۱۸۷۶ء سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران نے جو حسب الحکم حضور میجر سنڈیمن صاحب بہادر بخدمت خانصاحب بہادر بمراد دریافت حال منشار خانصاحب درباب بندوبست کشائش درّہ بولان گئے تھے واپس آکر بیان کیا کہ خانصاحب سے اس بارے میں بہت گفتگو ہوتی رہی خانصاحب نے فرمایا کہ اب تک جو ابتر حالت درہ مذکور کی رہی ہے یہ باعث ہے کہ پیشتر اس سے ۱۸۷۳ء میں جو براہوئی لوگوں نے درّہ مذکور میں غارت گری کی تھی سرکار نے ان پہ ذمہ داری نہ لگائی اور نہ ان سے پورا عوضانہ مال غارت شدہ کا وصول ہوا۔ باوجودیکہ سرکار نے حکم دیا کہ اگر سرکار ہم کو کافی مدد دیوے تو ہم اپنے زور کے ساتھ بندوبست کشائش درّہ مذکور کا کریں گے۔ پس مناسب متصور ہوا کہ پیشتر کرنے رپورٹ مفصل حال درہ مذکور کے خانصاحب بہادر صاحب ممدوح کے دربار میں تشریف لائے اوّل معمولی طور عام دربار ہوا بعد اس کے عام لوگوں کو رخصت کیا گیا۔ خاص لوگ بموجب ذیل جابنین سے حاضر رہے۔

ہمراہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر

سردار امام بخش خان تمندار مزاری جمال خان تمندار لغاری

ہتو رام سپرنٹنڈنٹ

ہمراہ خانصاحب

وکیل محمد خان۔ منشی فقیر محمد عبداللہ خان افغان

پیر جان نائب

میجر سنڈیمن صاحب نے بموجب منشار گورنمنٹ ہند یادداشت و تجویزات درباب

Marfat.com

کشائش درہ مذکور جو بخط انگریزی تحریر کی تھیں حسب ذیل اقرار دی اوّل خانصاحب کل ذمہ داری درہ جات اپنے ذمہ پر لیوے۔ دویم یا سرکار انگریزی کل ذمہ داری اپنے ذمہ پر لیوے خانصاحب کو ذمہ داری سے چھوڑا جاوے۔ سوئم خانصاحب بموجب صلاح و انجام اولس کے کرے تجویز اوّل بموجب موجودہ حالت اس وقت کے تنہا خانصاحب سے ممکن نہیں۔ کیونکہ اگر ممکن ہوتا تو اب تک یہ حالت ابتری درہ جات کی نہ رہتی تجویز دوم خانصاحب کا بہت نقصان ہوگا۔ کیونکہ اگر سرکار انگریزی کل ذمہ داری اپنے اوپر لیویں گے تو آمدنی فیس یعنی سنگ اور بدرقی بھی اپنے قبضہ میں لیویں گے اور اوّل ان فرقہ جات کو تقسیم کر دیویں گے جو ذمہ دار حفاظت کے ہوں گے۔ اس سے خانصاحب کو سراسر نقصان ہے۔ تجویز سوئم واجب نظر آتی ہے۔ میجر سنڈیمن صاحب صلح و انجام مردمان اولس وغیرہ کے ساتھ بندوبست کرتے ہیں بخوبی مدد دیویں گے اور خانصاحب بھی مدد دیویں گے اس طرح بندوبست کشائش درہ بخوبی ہوگا۔ بدون صلح مردمان اولس کے ممکن بھی نہیں۔ یہ کیفیت فارسی میں ترجمہ ہو کر خانصاحب کو بحاضری سرداران مندرجہ صدر سنائی گئی خانصاحب نے بعد سماعت ترجمہ کے یہ جواب دیا کہ بالفعل جو بندوبست سپرد گی حفاظت درہ بولان یہ مسمی الہڈنہ خان کرد ہوا ہے ایں جانب خوش ہے اور مناسب بھی اسی طرح تھا۔ اگرچہ آمدنی بدرقی میں ہم کو کچھ نقصان ہوگا لیکن کچھ پرواہ نہیں جس وقت حسب صلاح میجر سنڈیمن صاحب بہادر حسب تجویز سوئم بندوبست کشائش درہ مذکور کا کرینگے یہ تقریر خانصاحب بہادر کی بھی اس وقت قلم بند کی گئی اور خانصاحب نے بعد سماعت مہر خود ثبت کر دی۔ بعد اس کے بات چیت تفریح طبع کی فیما بین میجر سنڈیمن صاحب بہادر اور خانصاحب بہادر ہوتی رہی۔ خانصاحب نے فرمایا کہ ہم سب کام میں دل سے کوشش کرے گا۔ اور جو بوجھ مقدمہ کا ہے ایک نصف آپ اٹھا دیں گے تو دوسرا نصف ایں جانب اٹھا دیں گے۔

یکم جولائی ۱۸۷۶ء ملگزار خان رسالدار گذارش کرتا ہے کہ دو نفر مردمان مری مسکونہ مقام کرک نے ہمراہ دو کسان لڑائی کی جن میں ایک نفر مری مارا گیا اور دوسرا بھاگ گیا۔

سردار الہڈنہ خان کرد گذارش کرتا ہے کہ دوست محمد پسر خود کو واسطے لانے اسباب حضور اور قافلہ کے جو حبیب آباد سے روانہ ہوا ہے بھیجدیا ہے۔ جس وقت شہر جاجی میں قافلہ پہنچ گیا اسباب کو ہمراہ خود لاویں گے۔

Marfat.com

۴ر جولائی ۱۸۷۶ء از جانب جام عالیخان و میر گہورخان و میر ابراہیم خان و عطا محمد وزیر وغیرہ سرداران عرائض با طلاع سلامت رہی خود بمقام اسکلکو اور آنے منزل بمنزل اور پہنچنے اطلاع از قلات در بارہ لے جانے چند بانی یعنی غلام از ان ملا عطا محمد وزیر منجانب ملازمان خانصاحب کے اور مشیر استدعاء ممانعت باہر رہنے خانصاحب ہمچوں افعال کے موصول ہو کر بذریعہ پروانہ محمد خان وکیل کو تحریر ہوا کہ بروز تحریر یادداشت شرائط صلح خانصاحب نے رہائی جملہ عیال اطفال وزیر مذکور کے منظور کر کے درج درخواست خود کر بے تقین کہ خانصاحب اپنے عہد پر قائم ہوگا اس بات کی دریافت کر کے اطلاع دیویں اور پروانہ بنام سرداران جھلاوان لکھا گیا کہ جب یہاں پہنچ جاویں گے بعد دریافت بالمشافہ فیصلہ ہوگا اور تحریر ہوا کہ آپ لوگوں کو اس قدر دیری سے نہ آنا چاہیئے۔ چونکہ جام میر خان باپ جام عالیخان قید ہے ہم کو ایسی امید تھی کہ جب اطلاع طلبداشت ہماری پہنچے گی تم لوگ بہت جلد حاضر ہو جاؤ گے۔ قریب ایک ماہ ہوا کہ خانصاحب اور منجانب انتظام آنے آپ کے بمقام مستونگ ہیں۔

واضح ہو کہ خانصاحب نے بعد تحریر یادداشت شرائط انجام و قبول کرنے تابعداری سواران سراوان کے دینا بدستانہ معمول کا بموجب دستور قدیمانہ قبول کیا تھا۔ چنانچہ معرفت مستوفی خود نہرست بنوائی ذکر اس کا ڈائری ہفتہ سوئم ابتداء ۱۷ انغایت ۲۳ر جون ۱۸۷۶ء میں درج ہو چکا ہے۔ چند روز خانصاحب روزانہ دیتا رہا بعد اس کے کہا کہ ہمارے ساتھ جس قدر روپیہ تھا منجملہ اس کے قریب مبلغ ۱۹۰۰۰ " میجر سنڈیمن صاحب کو واسطے تنخواہ افواج کے ماریتا دیا۔ اب جو روپیہ ہمراہ تھا خرچ ہو چکا ہے۔ میجر سنڈیمن صاحب روزانہ سرداران براہوئی کا بندوبست کریں بر آں مبلغ ۵۰ روزانہ علاوہ ۲۵ روزانہ اسد خان کے مقرر ہوا کہ بالفعل میجر سنڈیمن صاحب بہادر از خود دلواتے رہے بروقت تصفیہ مقدمہ تجویز ہوگا۔

چونکہ معلوم ہوا کہ چند مردمان براہوئی بابت ضبطی معافیات اور زمینات خود نسبت فیض محمد نائب مستونگ دعویدار ہیں بر آں سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران کو بھیجا گیا کہ بخدمت خانصاحب جا کر حال بیان کریں اور کہیں کہ از روئے انصاف اس کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ سردار موصوف بعد سلام خانصاحب واپس آئے اور بیان کیا کہ خانصاحب کہ بابت زمینات و معافیات کے مفصل

Marfat.com

حال گذارش کیا گیا ہے خانصاحب نے فرمایا کہ ہم کو بالکل بیگانہ حق مطلوب نہیں اور نائب فیض محمد کو حلف دیا ہے کہ بموجب ایمان کے جو تم خود واقف ہو یا دریافت سے معلوم ہو جو بیگانہ حق ہے وہ قابو کرو اس بات کا گناہ تمہاری گردن پر ہے اور خانصاحب نے کہا ہے کہ تم دونو سرداران بشمول فیض محمد بیٹھ کر تصفیہ ان امورات تنازعات کا بعد از دریافت کرو۔

نواب محمد خان اور فیض محمد نائب حسب الطلف ببراد سلام کے حاضر ہوئے ان کو بھی بہت فہمائش کی گئی کہ سیدھا کام اچھا ہے اگر کچھ بھی تم لوگ زیادتی کرتے ہو تو خانصاحب کی بدنامی ہے تم لوگ خیال کرو کہ خانصاحب کے حق میں خیر خواہی تمہاری اسی کام میں ہے کہ اس موقعہ پر واسطے پختہ ہو جانے صلاح اور مل جانے خانصاحب اور براہوئی کے کوشش کرو چھوٹی چھوٹی بات مثلاً گھاس یا ضبطی معافی اور زمین پر تم لوگوں نے ناانصافی یا رنج ڈالا تو خلل پیدا ہوگا وکیل نے یہ جواب دیا کہ آج خانصاحب نے عند الملاقات سردار امام بخش خان و جمال خان کے صاف کہدیا ہے کہ جو بیگانہ حق ہے ہم کو درکار نہیں ہمارا اپنا حق کسی کو بیفائدہ نہ دیا جاوے صاحب بہادر نے یہ فرمایا کہ جو خانصاحب کا حق ہے تم لوگوں پر فرض ہے۔ محفوظ رکھو لیکن بیگانہ حق مت غصب کرو۔ اس گفتگو کے وقت فیضو کا دل خوش تھا۔ ایک دفعہ اس نے ایسا کہا کہ گھاس ترنگڑ کا مردمان براہوئی بسبب دائر ہونے تنازعہ کے ملتوی ہے۔ لیکن اب وہ سوار لوگ بھی نہیں دیتے۔ جب میجر سنڈیمن صاحب نے کہا کہ ہمارے ساتھ ہو کر ایک سوار کا نشان دو جو معمولی گھاس نہیں دیتا۔ ہم بندوبست کریں گے تب منکر ہو گیا۔ پایا گیا کہ اس کا ارادہ صرف یہ تھا کہ ناحق تہمت دے کہ خانصاحب کے دل میں آرزدگی لاوے۔ واسطے تصفیہ تنازعات معافیات اور زمینات کے جو فیض محمد سے تذکرہ ہوا کہا کہ پرسوں بمعہ جملہ سندات اور زمینداران حاضر ہو کر فیصلہ کروں گا۔

۳ جولائی ۱۸۷۶ء از جانب جام علیخان و میر گہرخان و ابراہیم خان و ملا عطا محمد وغیرہ سرداران جھلاوان بدرجواب پروانہ مجریہ دیگو جولائی ۱۸۷۶ء کے از مقام منگوچہ یہ رپورٹ پہنچی کہ ہم لوگ منگوچہ میں پہنچ گئے ہیں کل انشاء اللہ اور پرسوں ۵ جولائی ۱۸۷۶ء کو مستونگ میں وارد ہوں گے۔ فی الصدق جب حضور نے طلب کیا تھا مظہران مثل پرند کے اڑ کر حاضر ہو

Marfat.com

جاتے لیکن بنظر اس کے کہ راستہ میں گرمی بہت تھی اور بباعث ہوتے منازل زیادہ کے قریب ۸۰ شتران اور بیس اسپان ضائع ہوئے توقف ہوا ہے اب جلد تر جس قدر ممکن ہے حاضر ہونگے بورود تحریر مسٹر بروس صاحب بہادر اسسٹنٹ کمشنر جیکب آباد واضح ہوا کہ غلام مرتضےٰ خان تمندار بگٹی اب تندرست ہو گیا ہے اور مقدمان اپنے کو طلب کر کے درباب انتظام تمن خور وغیرہ صلاح کر رہا ہے۔ نیز خبر ملی کہ مردمان مری زمین کوہلو پر قبضہ کر کے آپس میں تقسیم کر رہے بلکہ سنایا گیا کہ شیر دل مزارانی مری بھی وہاں گیا ہے۔

کیچی خان مزارانی مری نے حاضر حضور ہو کر واسطے شمول بندوبست بولان کے استدعا کیا جس وقت بندوبست بولان کا ہمراہ الہڈنہ خان کے ہوا خان کے ہوا اس وقت بھی مردمان مزارنی کی شمولیت درج کی گئی تھی برآں بذریعہ پروانہ الہڈنہ خان کے پاس بھیجا گیا۔

۱۴ جولائی ۱۸۷۶ء محمد خان وکیل خانصاحب نے بدر جواب مراسلہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر جو ۲۶ جون ۱۸۷۶ء معہ نقل خط سردار پانی زئی موسومہ محمد سعید خان کے بھیجا گیا تھا۔ تحریر کیا کہ جب کچھ کاروبار متعلق مردمان مذکور ہوتا ہے۔ تب نائب شال ان کو تنخواہ دیتا ہے اور کام لیتا ہے۔ جب ضرورت کام کی نہیں ہوتی کچھ تنخواہ نہیں دی جاتی۔

میر تقی شاہ میر منشی جام عالیخان حاضر ہو کر مشرف سلام ہوا اور کہا کہ جام عالیخان وغیرہ سرداران جھلاوان آج امان اللہ میں ہیں۔ کل یہاں پہنچ جاویں گے اور استدعا کیا کہ اسلامی تویوں کی واسطے جام عالیخان کے ہو لیکن میجر سنڈیمن صاحب نے جواب دیا کہ اول ہم کو معلوم ہے کہ واسطے جام عالیخان کے کچھ سلامی مقرر نہیں دوسرا خود جام نظر بند ہے یہ جام کا بیٹا ہے اس سبب اس وقت واجب نہیں درباب رہائی جام وغیرہ بہت بات چیت ہوتی رہی فیض محمد نائب معہ پیر جان حاضر آیا روبروئے سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران فہرست استغاثہ ہائے مردمان براہوئی اور فیض محمد کے بنائی گئی تمنداران موصوف بطور منصف دریافت کرتے رہے۔ بملاحظہ سندات اور وجوہات پیش کردہ مردمان براہوئی پایا گیا کہ چند زمینات ایسی ہیں جو قدیم سے معاف ہیں۔ سندات بزرگان خانصاحب اور خود خانصاحب کی موجود ہیں اب فیض محمد نائب نے برخلاف سندات ضبط کر لی ہیں۔ نائب فیض محمد کچھ شافی جواب نہ دے سکا۔ اور بعضے زمینات ایسی براہوئی نے بقیمت خرید کی فیض محمد نائب مذکور ایسا دعویٰ

Marfat.com

کرسکے کہ بانعان ملازمان خانصاحب کے تھے ان کو اختیار ربیع کا نہیں تھا۔ بے بس۔ حالانکہ بعنامہ پرہوا ہیر بزرگان خانصاحب ثبت ہیں جب فیض محمد سے جواب طلب ہوا کچھ شافی جواب نہ دیا۔ چونکہ فیض محمد نائب مذکور ایک شخص دیہاتی اور مسکونہ مستونگ کا ہے اب وہ نائب مقرر ہوا ہے۔ اکثر لوگ اس کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ واسطے فائدہ خانصاحب کے لوگوں پر ظلم کرتا ہے۔ سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران نے بذریعہ ملا پیر جان بخدمت خانصاحب پیغام بھیجا کہ نائب مذکور کے ایسا کرنے سے آپ کی بدنامی ہے آپ نائب مذکور کو فہمائش فرمادیں۔ خانصاحب نے سرداران کی بلائے منظور کی اور کہا کہ کل سرداران ملاقات کے واسطے آویں۔

۵۔ جولائی ۱۸۷۶ء سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران خانصاحب جاکر مشرف سلام ہوئے اور سارا حال خود در و بر د بیان کیا خانصاحب نے کہا کہ ہم کو بالکل چھوڑ دینا بیگانہ زمینات اور معافیات کا جو ہمارے عہد حکومت میں ضبط ہوئے ہیں منظور نہیں۔ بزرگان ہمارے کے وقت میں ہوئے ہیں ان کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن جو ہمارے وقت میں ضبط ہوئے ہیں۔ چھوڑ دی جاویں۔ اور فیض محمد کو بھی فہمائش کی کہ جو بیگانہ حق ہے۔ واپس دو ناحق ان پر مت دعوے کرو اگر واجبی دعویٰ ہے تو معہ ثبوت روبرو سے سرداران پیش کرو فیض محمد صرف لاطائل عذرات پیش کرتا رہا۔ اور خانصاحب نے سرداران کو اختیار دیا کہ جو مناسب ہو ان معاملات کو طے کر دیویں تاکہ سرکار تک اینجانب کی بدنامی ظاہر نہ ہو۔ تیسرے سرداران کو کہا کہ تم لوگ ہمارے خیرخواہ ہو جس میں ہماری بہتری دیکھو بیدریغ عرض کرو۔

محمد امیر خان رسالدار رجمنٹ نمبر ا پنجاب کیولری معہ دہ سواران بمراد پیشوائی جام عالیخان اور آنار نے ان کے بمقام پڑاؤ مقررہ کے بھیجا گیا۔ نیز سردار ملا محمد خان بہ اجازت خانصاحب بہادر کے بمراد استقبال سردار جام عالیخان وغیرہ سرداران کے گیا بوقت دس بجے جام عالیخان وغیرہ سرداران جلاوطن داخل کیمپ مستونگ ہوئے۔ قریب دو ہزار مردم ہمراہ سرداران موصوف ہوں گے۔ بقدر دو اڑھائی سو نفر پیادہ ہیں۔ اور ۲۰۰ نفر سواران اور باقیماندہ مردمان اولس ہمراہ جام عالیخان وغیرہ سرداران کے ہے پلٹن اور رسالہ کی وردی اور ہتھیار اچھے ہیں۔ پلٹن کی بندوق رائفل ہے۔ جس میں پیچھے سے کارتوس ڈالے جاتے ہیں۔

۶۔ جولائی ۱۸۷۶ء جام عالیخان معہ سرداران ذیل گہور خان زہری۔ میر ابراہیم خان برادر نوردین منیگل۔ چاکر خان جنک۔ صالح محمد موسیانی۔ مہیم خان گرگناڑی وغیرہ بخدمت میجر سنڈیمن صاحب بہادر

Marfat.com

آکر مشرف سلام ہوا۔ صاحب بہادر نے عام دربار میں سرداران جھلاوان کو منشاء سرکار سے مطلع کر دیا۔ سرکار عالیہ کا یہ منشاء ہے کہ مدت سے جو اس ملک قلات میں تنازعات واقعہ ہیں جن سے آمد و رفت تجارت کی بند اور ملک میں بے امنی ہے مناسب ہے کہ بموجب انصاف کے یہ تنازعات فیصلہ ہوں۔ اور خانصاحب بہادر اور سرداران اپنے اپنے حقوق پر قائم ہو کر برائے آئندہ آپس میں صفائی اور اور صلح رکھیں اسی وقت سرداران سرادان ہمارے پاس موجود اور بموجب منشاء سرکار انگریزی فیصلہ پہ مستعد تھے لیکن سردار نوردین خان مینگل خود بخود خانصاحب کے پاس اپنے مطلب کیلئے چلا گیا۔ اسی سبب فیصلہ ملتوی رہا۔ سب سرداران نے یہ جواب دیا کہ جیسا سرکار انگریزی کا منشاء ویسا ہم لوگ تعمیل کریں گے بعدہٗ جلسہ برخواست ہوا تھوڑی دیر بعد جام عالیخان خلاصہ واسطے ملاقات کے آیا دربارہ فیصلہ متدمہ کے اس کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی اور یادداشت شرائط انجام جو خانصاحب نے تحریر کی تھی جام عالیخان کو سنائی گئی اس نے تمام شرائط کو بخوشی منظور کیا صرف اس قدر کہا کہ خانصاحب نے جو اپنی یادداشت میں لکھا ہے کہ بشرط قبول کرنے تابعداری بموجب رسم قدیمانہ جام صاحب کو رہا کیا جاوے قدیم سے فیمابین خانصاحب اور جام کے طریقہ دوستی چلا آتا ہے بلکہ ایک دوسرے سے خویشی بھی ہے خانصاحب کو ہمارے ملک پہ کچھ دخل نہیں رہا نہ کچھ تابعداری خانصاحب کی جام پہ رہی ہے ہاں مدد لشکر کشی البتہ جام صاحب دیتا رہا۔ سو خانصاحب بھی جام کو مدد دیتے رہے۔ بسبب طریقہ دوستی کے ایسا ہوتا رہا اب بھی جیسا رسم قدیمانہ ہے ویسا رابطہ دوستی کا رہے گا۔ جواب دیا گیا کہ خانصاحب نے خود اپنی یادداشت میں رسم قدیمانہ لکھا ہے پس جیسا رسم قدیمانہ رہا اب بھی اسی پہ دونوں فریق کو عمل کرنا ہوگا جام نے اس بات کو بخوشی منظور کیا۔ اور در باب بستی کمال خان جو اصل مبدار فساد و باعث قید جام میر خان کا ہے تذکرہ ہوتا رہا۔ آخر یہ قرار پایا کہ جب میر خان خود رہا ہو کر آوے گا اس وقت اس کی بابت تذکرہ ہوگا۔ بعد اس کے میر ابراہیم خان خلاصہ سلام کے واسطے حاضر آیا اس کے ساتھ بات چیت ہوئی اس نے واسطے حقرسی خون نوردین خان برادر حقیقی خود دعوے کیا جب اس کو وجوہات کے ساتھ کہا گیا کہ خود نوردین کا ارادہ بھی خانصاحب کے ساتھ فریب کا تھا۔ خانصاحب نے مطلع ہو کر

Marfat.com

پہلے ہی اس کو مار دیا۔ پس اب تم کس طرح مستحق تعزیر سمجھے جا سکتے ہو۔ اول اگرچہ اس بات سے اس کو اعتراض تھا لیکن بعد سماعت وجوہات اس نے بھی دعویٰ چھوڑ دیا ایک دو دو اجمی عرض پیش کئے اوّل یہ کہ بموجب طریق قدیمانہ خانصاحب واسطے تعزیت پرسی کی ہمارے ڈیرہ پر آویں دوسرا دستار سرداری مینگل کی پسر نورالدین کو جو چھ سات سال کا ہے بندھوائی جاوے۔ اور تمامی عنت اس کے سر براہی ہمارے سپرد رہے۔ تیسرا میر محمد مینگل جو خسر پور سردار نورالدین کا ہے وہ خانصاحب کے پاس رہتا ہے۔ بحالت نزاع خانصاحب نے ارادہ دینے دستار سرداری مینگل کا اس کو کیا ہوا تھا۔ اس کی مداخلت ہمارے تمن پر نہ رہے تاکہ خلل واقع نہ ہو۔ چونکہ یہ امورات واجبی تھے کہا گیا کہ خانصاحب ان امورات پر بخوبی غور کر کے فیصلہ کریں گے۔

۷۔ جولائی ۱۸۷۶ء پیشتر چلنے پاس خانصاحب کے سرداران جھلاوان نے ایک درخواست پیش کی وہ یہ کہ بصلاح جملہ سرداران اور مردمان اولس کی دستار سرداری جھلاوان کی بجائے تاج محمد خان کے گہور خان کو دی گئی ہے اب جو ہم لوگ واسطے سلام خانصاحب کے جاویں گے بموجب رسم قدیمانہ دربار میں اوّل نمبر جام عالی خان اور دوم نمبر گہور خان بجائے تاج محمد خان کے اور سوئم نمبر میر اسیم خان بجائے نورالدین کے اور باقی سرداران اپنے اپنے موقعہ اور نمبر پر بیٹھیں گے۔ اس بات کا خانصاحب سے پہلے بندوبست کیا جاوے۔ چنانچہ بذریعہ سردار امام بخش خان و جمال خان تمنداران خانصاحب نے یہ بات قبول کی۔ کیونکہ سب وقت یادداشت شرائط انجام کی پیکش ہوئی تھی اس وقت بھی اس بات کا تذکرہ ہوا تھا اور خانصاحب نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر جملہ سرداران اور مردمان اولس دستار سرداری کی گہور خان کو دیں گے تو ہم قبول کریں گے۔ جب دربار میں گئے بموجب تحریر مندرجہ صدر داخل دربار ہوئے۔ خانصاحب نے حسب دستور سب سرداران کو تعظیم دی اور معمولی حال پرسی ہوئی۔ میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے پیلچ کیا۔ کہ مدت سے علاقہ قلات میں بسبب تکرار فیما بین خانصاحب و سرداران کے بے امنی چلی آتی۔ چند گونہ فساد از طرف جانبین ہوا لوگ بھی قتل ہوئے اور نقصان مال بھی ہوا۔ آمد و رفت سوداگروں کی بند رہی ملک کی آمدنی میں خلل ہو گیا۔ اس میں سرکار انگریزی کا بھی نقصان اور سرکار قلات اور سرداران برادری کو بھی نقصان ہوا۔ اب سرکار انگریزی کا منشا ہے کہ یہ تنازعات رفع ہوں اور برائے آئندہ بذریعہ صلح امن ملک کا ہو اینجانب سردی کے موسم میں

Marfat.com

بھی اسی امید پر اس ملک میں آئے تھے۔ لیکن اس سبب سے کہ نوردین خان وغیرہ سرداران جھلاوان الگ رہے۔ ہمارے ساتھ شامل نہ ہوئے۔ ہمارے ساتھ شامل نہ ہوئے اور کچھ اور سبب تھے کہ اس وقت فیصلہ نہ ہوا اب پھر اینجانب بموجب حکم سرکار کے آئے ہیں۔ خانصاحب نے صلح منظور کر کے درخواست لکھدی سرداران پیشتر سے اینجانب کے ساتھ تھے سرداران جھلاوان بھی اب حسب الطف اینجانب آئے بہتر ہے کہ سرداران جھلاوان صدق دل سے گذشتہ رنج فراموش کر کے خانصاحب کی تابعداری کریں خانصاحب ان پر نظر مہربانی رکھیں اور ان کے حقوق واگذار فرماویں۔ سرداران جھلاوان نے یہ جواب دیا کہ خانصاحب ہمارا حاکم ہے اگرچہ خانصاحب نے ہمارے بھائی یا عزیز قتل کئے مگر وہ بھی خانصاحب کا اپنا نقصان ہوا۔ کہ اس کا اوس تھا اگر پرورش کرتا تو کسی دن اس کی مدد میں کام آتے۔ اب بھی ہم لوگ خانصاحب کے دروازہ پر حاضر ہیں۔ اگر ہم لوگوں پر نظر مہربانی رکھیں اور پرورش کریں گے تو ان کے کام آویں گے خانصاحب مالک ہیں۔

الہڈتہ کر دگذارش کرتا ہے کہ چند نفر مردمان شیرانی مری اپنے وطن سے بسبب کسی تکرار خانگی کے کوچ کر کے بھسایہ گرت مینگل براہوی کے رہتے تھے۔ اب مردمان دُمڑ نے چار نفر مری مذکور کو قتل کر کے ان کا کچھ مال مویشی غارت کیا اس بات پر مینگل کو اور ایک حصہ دُمڑ کو جو وہ بھی قریب مینگل کے رہتا تھا رنج ہوا دیکھا چاہیئے کہ اب تصفیہ اس کا کس طرح ہوتا ہے سردار محمد خان کو لکھا گیا کہ فیصلہ اس کا مناسب طور پر کر دیوے تاکہ کچھ ازدیاد تکرار کا نہ ہو۔

بیان رحمت اللہ سپاہی کمپنی نمبر ۸ ملازم پلٹن نمبر ۱ بلوچی بمعہ چٹھی صاحب کمشنر سندھ مشتبہ حکم صاحب کمشنر بہادر ڈیرہ جات بمراد تصدیق کے ہمارے پاس پہنچا جام عالیخان سے بذریعہ مراسلہ بترسیل نقل بیان کے دریافت کیا گیا اس نے جواباً تحریر کیا کہ رحمت اللہ کو نہ ہم نہ ہمارے سلازمان شناخت کرتے ہیں نہ کبھی وُہ ہماری پلٹن میں ملازم ہوا ہے ہماری پلٹن میں بغیر اطلاع ہماری کے کسی کو نوکری نہیں دی جاتی ہماری پلٹن میں کبھی یہ نوکر نہیں ہوا جھوٹ بیان کیا ہے۔

محمد خان برادر شیر زمان خان سردار سیوی نے بذریعہ عرضی خود اطلاع فوتیدگی شیر زمان خان بسبب لگنے زخم منجانب گرانی براہوی کے اور اس کے مستعد ہونے برائے انتقام برادر خود از مردمان گرانی وغیرہ تحریر کیا جواب لکھا گیا کہ فوتیدگی شیر زمان خان سے افسوس ہوا کہ خیر خواہ سرکار تھا۔ اب بجائے برادر اپنے کے

Marfat.com

تم موجود ہو خیر خواہی سرکار میں کوشش کرو۔ اور چونکہ شیر زمان خان اتفاقیہ زخمی ہوا تھا۔ چنانچہ اس نے بحین حیات عرضی خود میں یہ حال لکھا تھا بالفعل تم کو ایسی جلدی کرنی واجب نہیں بالفعل صبر کرو ملا محمد خان اس طرف آوے گا۔ تمہارے ساتھ فیصلہ اور بندوبست کریں گے۔ نیز بنام مقدمان بارزئی تحریر ہوا کہ درباب اس کے کہ دستار متوفی پر ہمراہ محمد خان کچھ تکرار نہ ہو بموجب دستور خاندان خود محمد خان کو مدد دینے اور اس کو بالفعل انتظام گرانی سے ممانعت کریں کہ ازدیاد فساد نہ ہو نیز سربلند خان سوتہ محمد خان کو تحریر ہوا کہ وہ بھی دستار پر کچھ فساد نہ کرے اور انتظام سے روکے۔

اسباب میجر سنڈیمن صاحب بہادر اور صاحبان کیمپ بتعداد ۵ اشتران سوداگران کے کچھی سے متونگ میں سلامت پہنچ گئے اور ایک چھوٹا سا قافلہ متونگ سے اور ایک چھوٹا سا قافلہ شال سے واسطے کچھی کے براہ بولان اس عرصہ میں روانہ ہو گیا اور سب طرح خیریت ہے۔

۸ جولائی ۱۸۷۶ء چونکہ سرداران و مردمان اولس سراوان براہوئی چند دعویٰ بابت ضبطی معافیات کم و بیشی حصص محصول و ملکیت زمینات جو بحالت نزاع و تکرار کے فیض محمد نائب متونگ کا وقتاً فوقتاً قابض ہوتا رہا اور برطبق گذارش سرداران براہوی جہت حقرسی اپنی کے خانصاحب نے واپس دینا ایسے زمینات اور حقوق معافی وغیرہ کا جو اس کی اپنی عملداری میں بسبب اس نزاع کے ضبط ہوئے تھے یا نائب نے خلاف حکم ضبط کی تھی منظور فرما کر واسطے فیصلہ ان امورات کے از جانب خود معتبران ذیل نواب محمد خان وکیل۔ متوفی فقیر محمد۔ ملا عبداللہ جان اور از جانب سرداران، سردار امام بخش خان۔ سردار جمال خان بنگاری سردار ملا محمد خان رئیسانی بطور کمیٹی یعنی جرگہ مقرر کئے گئے کہ وہ مدعیان کا دعویٰ اور نائب کا جواب اور سندات سنکر بموجب روئداد کے فیصلہ کر دیویں۔ ہتو رام سپرنٹنڈنٹ محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو بمراد مدد دہی اور بنانے فہرست مفصل دعاوی ہمراہ مردمان کمیٹی بطور سکریٹری دیا گیا اور کارروائی تصفیہ ان دعویات کی شروع ہوئی آج تمام دن صبح سے شام تک کمیٹی ان تنازعات کے فیصلہ میں رہی۔

۹ جولائی ۱۸۷۶ء آج بھی کمیٹی اسی کام میں مشغول رہی اور اکثر دعاوی کا فیصلہ ہو گیا صرف تھوڑا باقی رہا کل تک فیصلہ ہو جاوے گا۔

۱۰ جولائی ۱۸۷۶ء آج کمیٹی پھر فیصلہ تنازعات سراوان کے واسطے جمع ہوئی جملہ تنازعات باتفاق

Marfat.com

رائے جملہ اہالیان کمیٹی فیصلہ ہو گئے۔ چنانچہ فہرست مفصل فارسی میں ترتیب کی گئی جس میں مفصل بیان دعویٰ مدعی کا اور جواب فیض محمد نائب کا مندرج اور رائے منصفان کی درج ہو کر فہرست روبرو ے خانصاحب بہادر پیش کی گئی۔ خانصاحب بہادر نے جملہ مقدمات میں رائے منصفان بحال رکھی اور ہر ایک دعوے کے سامنے حکم منظوری تجویز منصفان کا تحریر کر کے مہر خود ثبت کر دی اور فیض محمد نائب کو فہمائش کی کہ آئندہ بموجب اس فہرست کے عمل کیا کرے۔ کچھ خلاف اس فیصلہ کے نہ ہو فہرست بعد ثبت مہر خانصاحب اور جملہ ارباب کمیٹی کے ہمارے دفتر میں واسطے یادداشت اپنے کے سپرد کی گئی۔ چونکہ چند امورات واجبی لائق پیشی خانصاحب بہادر کے سرداران جہلاوان بھی رکھتے تھے اکثر امورات کی بابت مثلاً دستار سرداری بجائے تاج محمد خان بجق گہور خان زہری وغیرہ جو بڑے بڑے امورات تھے اور خانصاحب قبول کر چکے تھے کہ خانصاحب بمراد فاتحہ خوانی نوردین مرحوم کے بموجب دستور قدیمانہ کے آویں گے۔ خانصاحب نے جواب دیا کہ بالفعل ممکن نہیں لیکن پیچھے جب کچھی میں اتریں گے تب ہم جاویں گے۔ حسب منشاء خانصاحب سرداران جہلاوان کو فہمائش ہوئی کہ وہ لوگ اپنے جملہ امورات کی بابت کل تک فہرست بطور واجب العرض مرتب کر کے پیش کریں۔ جو اسی کمیٹی کے سامنے پیش ہو گی۔

۱۱ جولائی ۱۸۷۶ء آج سرداران جہلاوان چنانچہ جام عالیخان وغیرہ حاضر ہوئے اور واجب العرض اپنا کمیٹی کے سامنے پیش کیا۔ کل ملا ۳۴ سوال تھے جو انہوں نے اپنے واجب العرض میں پیش کئے ارباب کمیٹی نے جملہ امور پر سوچ کر اپنی رائے لکھی جو روبرو ے خانصاحب پیش ہوئی۔ خانصاحب نے رائے کمیٹی کو بخوشی منظور کر کے اس پر مہر خود ثبت فرمائی منجملہ ۳۴ سوالات کے صرف ایک مقدمہ بابت املاک کمال خان امتیازی جس کی بابت سرکار انگریزی سے فیصلہ ہو چکا ہے اور اب وہ املاک خانصاحب کے قبضہ میں ہے حکم سرکار پر ملتوی رکھا گیا۔ باقی دو مقدمات جو خلاف دستور تھے نامنظور ہوئے باقی سب منظور ہوئے۔ سب سرداران جہلاوان اس فیصلہ اور حکم خانصاحب سے خوش ہوئے۔ خانصاحب نے رہائی عیال اطفال ملا عطا محمد وزیر کے معہ شاہ خاص علی خان و چہار کنیزک جو تھوڑے روز سے ملازمان خانصاحب عیال وزیر مذکور سے علیحدہ کر کے بجرم سرائے خانصاحب لے گئے تھے منظور کر کے پروانہ بنام ملازمان خود مشتملہ قلات تحریر کر دیا۔ لیکن وزیر مذکور نے درخواست کی کہ وزیر مذکور کو معہ عیال اطفال یہاں سے بالا بالا بعلاقہ سرکار انگریزی روانہ کیا جاوے۔ تاکہ پھر جائے لحاظ فساد کی نہ رہے۔ اور

Marfat.com

نیز خانصاحب نے بالفعل تاتشریف آوری صاحب کمشنر بہادر ڈیرہ جات جو یقین ہے کہ چار ماہ کے اندر ہو گی دینا خرچ خوراک واجب واسطے وزیر مذکور معہ پس ماندگان اس کے حسب صلاح درائے کمیٹی منظور کیا۔ پروانہ معہ ملازمان وزیر مذکور رقلات میں بھیجا جو عیالی و اطفال اس کا یہاں آوے گا۔ بہمراہ وزیر مذکور بندوبست اس کی روانگی کا ہوگا۔ فی الحقیقت اب زیادہ عرصہ تک رہنا وزیر مذکور کا اس علاقہ میں مناسب نہیں ہے اور چونکہ چند نفر مردمان مینگل بمقدمہ غارتگری قافلہ کے جو بمرور عرصہ تین سال کے بولان میں غارت ہوا تھا بحکم خانصاحب زیر حوالات تھے۔ خانصاحب نے ان کی رہائی منظور کر کے پروانہ جات بنام نائب ڈھاڈر اور رقلات واسطے رہائی کے جاری کئے اور وارثان قیدیاں کو واسطے لانے قیدیان کے بھیج دیا۔

۱۲ر جولائی ۱۸۷۶ء میجر سنڈیمن صاحب بہادر بمراد ملاقات خانصاحب بہادر وصلاح کرنے درباب مقرری تاریخ دربار وغیرہ مراتب خانصاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ ملاقات ہوئی خانصاحب نے ۱۴ تاریخ یعنی کل کے واسطے ہونا دربار کا منظور کیا اور کارروائی دربار کی بموجب ذیل قرار پائی۔ اوّل میجر سنڈیمن صاحب بہادر اہالیان دربار کو ایڈریس دیویں گے اور ظاہر کریں گے کہ اینجانب نے درمیان فریقین جو ایک دوسرے سے ناراض تھے آکر مصالحت کی۔ خانصاحب بہادر اس کا جواب دیویگا کہ مردمان اولس نے جو سردار گہورخان زہری کو بجائے سردار تاج محمد خان مرحوم کے سردار جھلاوان کا مقرر کیا ہے۔ اینجانب کو منظور ہے سردار شکر خان پسر سردار نورالدین خان کو بجائے پدر خود سردار قوم مینگل بحال کرنے کا حکم دیں گے اور جب تک شکر خان بالغ ہوتا ہے میر ابراہیم خان برادر سردار نورالدین خان کا اس کی سربراہی کرے گا اور کہیں گے کہ عرضی جام عالیخان وغیرہ سرداران اور جھلاوان کی بمراد رہائی جام میر خان کے ہمارے سامنے گذری جو بذریعہ مراسلہ موسومہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر بھیجی جاتی ہے کہ بمراد سفارش رہائی جام مذکور بخدمت سرکار عالیہ انگریزی کے بھیجی جاوے۔ خانصاحب سرداران کے ساتھ ہرگونہ مہربانی اور عنوہ سے پیش آویں گے۔ بشرطیکہ وہ لوگ اپنے اقرارنامہ اور فیصلہ پر جن پر تصدیق کی مواہیر خود سرداران و خانصاحب کی ثبت ہیں قائم رہیں گے۔ جام عالیخان و سردار ملا محمد خان رئیسانی سرداران کی طرف سے اڈریس کا جواب دیویں گے اور کہیں گے کہ ہم لوگ شرائط انجام کو منظور کرتے ہیں اور آئندہ

Marfat.com

قانون و دستور ریاست قلات پر عمل کریں گے اور بموجب شرائط جو کاغذات فیصلہ میں درج ہیں۔ جن کا اوپر ذکر ہے قائم رہیں گے گے۔ ہنورام سپرنٹنڈنٹ ڈپٹی کمشنر کاغذات فیصلہ تنازعات و شرائط انجام جو برضامندی فریقین مرتب ہو کر مواہیران کی ثبت میں پیش کرے گا میجر سنڈیمن صاحب بہادر خانصاحب سے پوچھے گا۔ آپ شرائط پر جو ان کاغذات میں درج ہیں اور سامنے موجود ہیں جس پر آپ نے اپنی مہر لگائی ہے منظور ہے یا نہیں تفصیل کاغذات یہ ہے یادداشت شرائط انجام پیش کردہ خانصاحب۔ صلحنامہ مثبتہ العبدات فریقین۔ اقرارنامہ بندوبست حفاظت درہ بولان۔ کاغذات فہرست تنازعات سرداران و جھلاوان جو معرفت کمیٹی کے تجویز ہو کر فیصلہ ہوا جس وقت خانصاحب جواب دیویں گے ہاں صاحب منظور ہے پھر ایسا ہی سوال سرداران سے پوچھا جاویگا جس وقت وہ بھی کہیں گے منظور ہے پھر توپوں کی سلامی ہو گی اس بات کے مشتہر کرنے کے واسطے کہ فیما بین خانصاحب و رائے قلات اور جام عالیخان و سرداران سراوان کے انجام پختہ ہو گیا ہے پھر خانصاحب بہادر بموجب دستور قدیمانہ خلعت و پوشاک عزت سرداران مندرجہ ذیل کو عطا فرماویں گے۔ میر جام مالی خان، سردار اسد خان پسر کلان سردار ملا محمد خان جو ۱۸۷۲ء سے جملہ سراوان کا سردار مقرر ہوا ہے۔ سردار گہور خان زہری۔ سردار ابراہیم خان مینگل۔ میجر سنڈیمن صاحب بہادر سرکار کی طرف سے اہلکاران و ملازمان سرکار قلات کو خلعت بصلہ ان کی خدمات کے جو انہوں نے حال کے موقعہ پر کی ہیں عطا فرمایں گے۔ میر کرم خان بھانجہ خانصاحب میر گہور خان بھانجہ خان صاحب نواب محمد خان وکیل خانصاحب۔ مستوفی فقیر محمد۔ نائب پیر جان ــــ ملا عبداللہ جان۔

۱۳ جولائی ۱۸۷۲ء بوقت پانچ بجے جلسہ شروع ہوا علاوہ صاحبان انگریزی ملکی سرداران حسب ذیل دربار میں داخل تھے۔

درمیان صدر کرسیوں پر دائیں طرف خانصاحب اور بائیں طرف میجر سنڈیمن صاحب بہادر اور دائیں اور دائیں بائیں اول صاحبان کرسیوں پر رونق افروز تھے۔ بعد اس کے دائیں طرف رشتہ داران اور ملازمان خانصاحب پر رونق افروز تھے۔ بعد اس کے دائیں طرف رشتہ داران اور ملازمان خانصاحب چانچہ میر کرم خان بھانجہ خانصاحب میر گہور خان ملا عبداللہ جان مستوفی

Marfat.com

فقیر محمد وغیرہ ملازمان خانصاحب بائیں طرف سرداران میر گہور خان سردار جھلاوان۔ میر ابراہیم برادر نورالدین خان مرحوم جھلاوان۔ ودڈیرہ شادی خان بنگلزئی۔ سراوان۔ محمد سعید خان محمد شہی سراوان۔ الہڈنہ کرد سراوان۔ رحمان خان ذکر مینگل میر چاکر خان جتک جھلاوان۔ مہیم خان گرگناڑی جھلاوان قادر بخش سرپرہ سراوان۔ علم خان رخشانی بلوچ۔ سراوان۔ فتح خان۔ لوٹھانی۔ درمیان میں سامنے خانصاحب و میجر سنڈیمن صاحب سرداران ذیل سردار امام بخش خان سردار جمال خان۔ سردار ملا محمد خان۔ ہتو رام سپرنٹنڈنٹ موجود تھے اور سرداران فوج دوسری صف پر استادہ تھے۔ قریب یکصد نفر پیادہ پلٹن جنکیب جو ہمراہ خانصاحب آیا تھا۔ علیحدہ گوشہ پر جہاں پر خانصاحب سواری سے اترے تھے۔ استادہ تھا۔ جب جلسہ آراستہ ہوگیا۔ اول میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے یادداشت کارروائی جلسہ کو جو بتاریخ ۱۲۔ درج ہوچکی ہے۔ سراجلاس انگریزی میں مقابل صاحبان انگریزی کے پڑھا اور پھر ہندوستانی زبان میں اسپیچ دیا اور فرمایا کہ ہم بموجب منشاء سرکار انگریزی کے واسطے صلاح دینے فیصلہ اور انجام کے اس ملک میں آئے خانصاحب نے بڑی دوراندیشی اور دانائی سے صلاح کو قبول کیا اور اپنے جملہ سرداران کو طلب کر کے ان کے ساتھ فیصلہ کیا اور ہر ایک کے ساتھ بموجب رواج قدیم مہربانی فرمائی چنانچہ جام عالیخان لس بیلہ سے آیا اور اسکی درخواست بابت رہائی پدر خود قبول فرمائی۔ اور جو جو حقوق اور املاک وغیرہ ہر ایک سردار اور اولس کے تھے ان کے سپرد کئے اور آئندہ کے واسطے بھی ان لوگوں کو تسلی اور تسکین دی اور سردار لوگوں نے بھی خانصاحب کا بخوبی ادب اور فرمان برداری کی۔ خانصاحب نے جواب دیا کہ سرکار انگریزی ہمارا بادشاہ ہے ہمارے پر بہت مہربانی کی ہے کہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر کو بمراد دینے صلاح امن و انتظام ملک کے ہمارے پاس بھیجدیا ہم اس بات سے سرکار انگریزی کے نہایت شکر گذار ہیں اور میجر سنڈیمن صاحب نے بڑی مہربانی اور دانائی سے درباب تصفیہ تنازعات جو فیمابین ہماری سرکار اور سرداران کے واقعہ تھے۔ صلاح دیا بموجب جس کے سب تنازعات رفع ہوگئے اور برائے آئندہ انجام ہوا جس سے یقین ہے کہ ہمارے ملک میں امن رہے گا اور ہر بات میں ترقی ہوگی۔ ہم صاحب ممدوح کے شکر گذار ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ جہاں تک ممکن ہے ہم آئندہ اپنے سرداران پر مہربانی کریں گے اور وہ ہماری فرمانبرداری میں زیادہ کوشش کریں گے جام عالیخان

Marfat.com

وسردار ملا محمد خان نے از جانب جملہ سرداران جواب دیا کہ آپ ہمارے آقا اور ہم لوگ امیر ہیں ہمیشہ آپ کی مہربانی کی امید رکھتے ہیں۔ ہم لوگوں کو آپ کی تابعداری اور چلن بموجب طریق قدیمانہ کے کچھ عذر نہیں بلکہ خوش ہیں۔ سب بات آپ کی مہربانی پہ منحصر ہے۔ آپ مہربانی رکھیں گے تو سب بات درست ہوگی بعد اس کے کاغذات صلحنامہ وغیرہ شرائط انجام وغیرہ معہ قرآن شریف کے منگوائے گئے جو قرآن مجید اور کاغذات مذکور ایک کرسی پہ نہایت ادب اور ریاقت سے رکھے ہوئے تھے جب قرآن مجید آیا۔ مسلمان لوگوں نے اس کی تعظیم کی اور مہتہر ہتو رام سپرنٹنڈنٹ محکمہ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر نے صلحنامہ جو ایما بعدات خانصاحب و جام عالیخان و جملہ سرداران سراوان و جھلاوان کے لکھا گیا تھا بزبان فارسی سر دربار پڑھ کر سنایا بعد اس کے یادداشت شرائط انجام بروقت ورود ستونگ اول خانصاحب نے پیش کی تھیں سر دربار سنائیں اور عرضی جام عالیخان و دیگر سرداران سراوان و جھلاوان موسومہ خانصاحب بدرخواست رہائی جام میر خان جو بذریعہ مراسلہ خانصاحب سفارش رہائی خانصاحب نے بخدمت میجر سنڈیمن صاحب بہادر بھیجی تھی سر اجلاس سنائی گئی اور کاغذات فہرست تصفیہ تنازعات جن پہ مواہیر خانصاحب اور اس کے معتبران اور جام عالیخان سرداران جھلاوان وسراوان کی ثبت تھیں خانصاحب اور جملہ سرداران کو نشان دیئے گئے۔ اور اول خانصاحب سے پوچھا گیا کہ یہ انجام جو بموجب شرائط مندرجہ کاغذات موجودہ ہمراہ قرآن شریف کے آپنے ہمراہ سرداران کے کیا ہے آپ کو بخوشی خاطر منظور ہے یا نہیں۔ خانصاحب نے جواب دیا۔ ہاں صاحب ہم کو دل سے منظور ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اسی طرح قائم رہے گا۔ بعد اس کے سرداران سے پوچھا گیا انہوں نے بھی تسلیم کیا سب واسطے فائر ہونے توپوں کے اشارہ ہوا چنانچہ بعد ۱۹ توپوں کی سلامی ہوئی اور باجہ نوازانِ خانصاحب نے مبارک بادکا باجہ بجایا اور سب ارباب جلسہ خوش و خرم ہوئے۔ بحکم خانصاحب وکیل محمد خان نے خلعت ہائے ذیل واسطے سرداران کے بموجب ذیل پیش کئے۔

میر اسد خان سردار سراوان پسر سردار ملا محمد خان

بشرح صدر

جام عالیخان

لونگی زرکنار کمخواب بابت چوفہ تھان ۱ مل۔ اسپ زینہ

یک یک تھان یک یک

Marfat.com

نقد سو روپیہ بابت زین وغیرہ

سردار گہور خان سردار جہلاوان میر ابراہیم خان برادر۔ نوردین خان

بشرح صدر بشرح صدر

جام عالیجان نے خانصاحب کے روبرو ہو کر سلام کیا۔ خانصاحب نے بدست مبارک خود خلعت اس کے سر پر ڈالا اور مبارک باد دیا علیٰ ہذا القیاس اسد خان و گہور خان کو۔ بروقت دینے خلعت اور مبارکباد خانصاحب کے اسد خان اور گہور خان نے ہاتھ خانصاحب کو بہت ادب سے بوسہ دے کر سلام کیا ایسا کرتے ان ہر دو سرداران سے خانصاحب نہایت خوش ہوتے اور فرخندہ پیشانی سے مبارک باد و تسکین دی۔ اور سردار ملا محمد خان نے بھی خانصاحب کو کہا کہ میر اسد خان آپ کا غلام ہے آپ کی مہربانی سے ہر خدمت ایمانداری کے ساتھ کرے گا۔ خانصاحب بہت خوش ہوئے۔ اور تسلی دی۔ میر ابراہیم خان نے بروقت لینے خلعت کے صرف اس قدر عذر کیا کہ دستار سرداری کی شکر خان پسر نوردین کو دی گئی ہے یہ خلعت اس کا حق ہے اپنے بدن پر نہیں لیں گے لیکن ہمارے سپرد ہو ہم اس کے پاس پہنچا دیویں گے۔ پھر میجر سنڈیمن صاحب بہادر نے از طرف سرکار کرم خان۔ گہور خان، نواب محمد خان وکیل مستوفی فقیر محمد۔ ملا عبید اللہ جان نائب پیر جان کو خلعت ہائے بتفصیل ذیل نونگی زرکنار یک، چوغہ یک۔ تھان ململ یک دئے لیکن سرداران نمبر ۱ و ۲ کو دو دو تھان دئے گئے۔ پھر دعا، فاتحہ خیر کا سب مسلمانوں نے پڑھا جو بمنزلہ حلف کے ہے۔

۱۴ جولائی ۱۸۷۶ء جام عالیخان و میر گہور خان و میر ابراہیم خان وغیرہ سرداران جہلاوان واسطے لینے رخصت اور مشرف ہونے کے خود بخود بخدمت خانصاحب گئے اور سلام حاصل کر کے رخصت کی۔ کل بعد رخصت میجر سنڈیمن صاحب بہادر اپنے مسکنات کو جاویں گے۔

خلاصہ مطلب صلحنامہ فیمابین خانصاحب اور سرداران براہوئی یہ ہے کہ سب سے پہلے حسب رضامندی فریقین واسطے فیصلہ تنازعات کے یہ اصول قرار پایا کہ قاعدہ قدیم قلات کو مدنظر رکھا جاوے جو وقت میر نصیر خان کبیر سے مقرر ہو کر الے میر نصیر خان صغیر قائم رہا جن جن حقوق یا املاک

Marfat.com

وغیرہ پر واسطے تعلقات یا سرداران براہوئی کا قبضہ چلا آیا۔ بدستور بحال رہے گا۔ جو جو حقوق یا املاک سرداران براہوی کی عملداری خانصاحب میر خداداد خان میں منجانب ملازمان خانصاحب چھینے گئے یا زیادہ بوجھ غم کشی سرکار خانصاحب کا ان کے اوپر ڈالا گیا یا بعضے واجبی حقوق سرکار خانصاحب کے دینے میں سرداران براہوئی منحرف ہوئے یا کوئی املاک غیر واجب طور اپنے قبضہ میں لائے واپس دئے اور لئے جاویں گے اور گذشتہ نقصانات اور رنج فریقین نے فراموش کر دیئے چنانچہ اسی اصول پر جرگہ نے جملہ تنازعات کی جو جو فہرست پیش سرداران سراوان یا جھلاوان یا ملازمان خانصاحب اور سرداران براہوئی کے آپس میں رضامندی یکدیگر فیصلہ نکر سکیں گے افسر سرکاری کو جو واسطے چلانے انجام نامہ ہذا برٹش گورنمنٹ کی طرف سے مقرر رہے گا رجوع کریں گے اور فیصلہ برٹش گورنمنٹ پر دونوں تعمیل کریں گے بدون اجازت سرکار عالیہ برطانیہ ایک دوسرے پر فوج کشی نہ کر سکیں گے درہ بولان کے کھلا رہنے کی بابت یہ تجویز ہوئی کہ خانصاحب اپنا تنگ بدستور بمقام ڈھاڈر یا شال معرفت نائبان وصول کر کے ساتواں حصہ بموجب عملدرآمد قدیمانہ سردار ملا محمد خان رئیسانی کو دیا کریں گے۔ حق بدرقی کا سردار الہڈنہ خان کرد کو سپرد ہو کہ بشمول میر قطب خان تہک زئی کے حفاظت قافلہ جات کا سریاب سے تا پیر چوکی یعنی تمام بولان میں ذمہ دار ہوگا اور بالا بالا اس بارہ میں برٹش افسر کے ماتحت ہوگا۔ کپتان سنڈیمن صاحب بہادر نے بموجب اختیار مذکورہ بالا بمنظوری گورنمنٹ عالیہ ہند سردار ملا محمد خان کو سرپرست بدرماہ صمار ۵ روپیہ اور الہداد خان عال خان بہادر الہداد خان ممبر سٹیٹ بولان کو دارو فہ بدرماہ ۵۰ روپیہ اور چند اقوام کو چنانچہ مینگل و مزاری مری و بلوچ کچک مسکونہ کرتہ کو نوکری سوار و پیادگان کی دیگر بمدد سردار الہڈنہ خان کرد کے تعینات کیا۔ چنانچہ کچھ مدت تک اسی طرح کارروائی چلتی رہی بعد اس کے جب کہ سال ۱۸۸۰ء میں بباعث جنگ افغانستان آمدورفت افواج اور رسد سرکاری اور سوداگران بے اندازہ براستہ درہ مذکور شروع ہوئی۔ مناسب متصور ہوا کہ خانصاحب اور سردار الہڈنہ کو عوضانہ تنگ بدرقی کا بطور مشخصہ سرکار کی طرف سے دیا جاوے اور درہ مذکور کلیتہً افسران سرکاری کے ماتحت ہو جاوے اور تنگ اور بدرقی یک قلم معاف ہو تا کہ تجارت اور آمدورفت میں تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ مبلغ تیس ہزار روپیہ سالیانہ عوضانہ تنگ بحق خانصاحب والئے قلات اور

Marfat.com

لعمت ۹۰۰۰ ،،، روپیہ عوضانہ بدرقی۔ سردار الہڈنہ خان سمت ۶۰۰۰ ،،، دو ثلث قطب خان سہتک زئی سمت ۳۰۰۰ ،،، ایک ثلث۔ سردار ملا محمد خان رئیسانی للعمت ۲۲۸۵ ،،، بابت ہفتم حصہ سنگ۔ سرکار عالیہ نے از خود دنیا کیا اور سنگ و بدرقی کا رواج موقوف کیا گیا اور علاوہ اس کے سرکار نے اقوام کردو سہتک زئی و مینگل وغیرہ کو نوکری بھی دی اور درّہ میں ہر ایک منزل پر سواران و پیادگان لیوی از قوم مسکونہ متصل درّہ مذکور مقرر کئے گئے۔ ملازمان لیوی نے انتظام حفاظت درّہ مذکور کا نہایت عمدہ رکھا جو قابل تعریف ہے۔ کچھ عرصہ بعد سرکار نے بمصارف کئی لاکھ روپیہ کے پختہ سڑک قابل آمد و رفت گاڑی کے بنوائی اب بمصارف کروڑہا روپیہ کے اس میں ریل جاری فرمائی ہے۔ یہ وہ درّہ ہے کہ جہاں براہوئی لوگ جب بموسم شروع سردی بجانب کچھی اور بموسم شروع گرمی بجانب خراسان بمعہ عیال اطفال آمد و رفت کرتے جب تک پانچسو خواہ ہزار نفر مسلح جمع نہ ہوتے اس درہ سے گذر نہ کر سکتے اب روزمرّہ ریل چل رہی ہے صدہا مخلوق روزمرہ بذریعہ ریل آتے اور جاتے ہیں اور صدہا مردم ہندوستانی اور پنجابی بابو ریل کے اسٹیشن ہا پر موجود اور کام نوکری میں اکیلے پھرتے ہیں۔

چار پانچ روز بعد اختتام دربار کے خانصاحب واپس قلات تشریف لے گئے۔ میجر سنڈیمن صاحب کچھ اور دن بھی رہے۔ انتظام حفاظت بولان وغیرہ کر کے سرداران مزاری اور لغاری کو واپس ضلع ڈیرہ غازی خان کی اجازت دی اور براہوئی سرداران بھی اپنے اپنے ملک کو جا کر آباد ہوئے یہ سرداران مدت سے اپنے اپنے مسکنات سے دورہ افتادہ تھے۔ ہر ایک نے اپنے اپنے گاؤں میں بمعہ عیال و اطفال واپس آکر سکونت اختیار کی اکثر فوج مستونگ سے واپس کی گئی۔ کچھ فوج بقدر اسکورڈ کے ساتھ کر کے صاحب ممدوح خود قلات میں چلے گئے چنانچہ شروع دسمبر تک قلات میں رہے وہاں سے تمامی کارروائی فیصلہ کی بابت رپورٹ سرکار میں بھیجی گئی۔ ہفتہ میں ایک دفعہ خانصاحب واسطے ملنے میجر سنڈیمن صاحب کے ان کے کیمپ میں تشریف لاتے تھے اور ایک دفعہ صاحب بہادر خانصاحب کی میری میں جاتے تھے۔ آپس میں خوب دوستی سے مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ اگر کوئی امر متعلق فیصلہ کے صلاح طلب ہوتا تھا تو صلاح ہوتی تھی۔ نیا انتظام اور فیصلہ تھا چندیں مشکلات پیش آتی تھیں۔ لیکن حسن اخلاق صاحب ممدوح سے سب

Marfat.com

رفع ہوتی گئیں۔ تمام مجلسوں میں فیما بین خانصاحب اور سنڈیمن صاحب کے دربارہ پالیسی انتظام ملک کے مجلسیں ہوتی تھیں۔ خانصاحب یہ فرمایا کرتے تھے حکومت بغیر زور کے نہیں ہو سکتی۔ ان کا مقولہ تھا۔ کہ اول لات پیچھے بات۔ اول سوٹی پیچھے روٹی۔ یعنی جب تک پہلے زور نہ دکھایا جاوے حاکم کی سیاست قائم نہیں ہوتی۔ صاحب بہادر اس کے جواب میں یہ فرماتے کہ بہ نسبت زور کے خلق اور انصاف کو بہت طاقت ہے۔ زور سے جو کارروائی ہوتی ہے تا قائم رہنے زور کے چلتی ہے مگر آخر انجام کو نہیں پہنچتی۔ جو کارروائی انصاف سے ہوتی ہے وہ ہر حالت میں قائم رہتی ہے صاحب بہادر خانصاحب کے جواب میں فرماتے تھے کہ اول بات پیچھے لات۔ اول روٹی پیچھے سوٹی یعنی اول بات سے بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اگر بات یعنی انصاف سے فیصلہ نہ مانا جاوے تو پھر لاچار پیچھے لات لگانی چاہیئے اور اول روٹی سے کام ہووے تو سوٹی کی ضرورت نہیں۔ لیکن خانصاحب کی نظر میں جس نے مدت سے اپنی پالیسی چلا دیکھی اور سیکھی تھی۔ میجر سنڈیمن صاحب کی کی پالیسی ٹھیک نہیں معلوم دیتی تھی۔ میجر سنڈیمن صاحب نے ان سے کہا کہ بارہ سال سے اوپر آپ نے اپنی پالیسی چلائی ہے۔ اب اس قدر عرصہ ہماری پالیسی بھی چلا دیکھو تب ملک کی حالت اور اپنے خزانہ کی حالت کو مقابلہ کرنے سے انصاف معلوم ہوگا۔ سو اب جو لوگ بلوچستان کی اس وقت کی حالت اور اس وقت کی حالت سے واقف ہیں مقابلہ کرنے سے خود انصاف کر سکتے ہیں کہ سنڈیمن صاحب کی پالیسی نے کہاں تک ملک میں برکت پھیلائی ہے۔ جس میں صدہا آدمی مسلح ہو کر بے خوف منزل طے نہیں کر سکتے تھے۔ اب اکیلی عورت سونا اچھالتی چلی جاتی ہے کوئی نام نہیں لیتا۔ جو سردار اور اولس کے لوگ خانہ بدوش قندھار اور کوہستان میں بمعہ عیال اطفال مارے مارے پھرتے تھے۔ آج اپنے اپنے شہروں اور جاگیروں پر مثل نواب خود مختار کے بے خوف قابض اور حکمران ہیں۔ جو غریب برا ہوئی بلوچ جن شبینہ کے محتاج تھے اب صاحب مال اور ملک کے ہیں۔ خانصاحب کے خزانہ میں دس لاکھ تک بھی جمع نہیں رہتا تھا۔ اب قریب ایک کروڑ روپیہ کے جمع ہے جو خانصاحب پانچہزار فوج قلمی واسطے حفاظت ملک اور جان خود رکھتا تھا تاہم بے خوف نہ تھا۔ نہ ملک میں امن چین تھا۔ آج ایک ہزار سے بھی کم فوج رکھ کر بے خوف تمام ملک میں دورہ کرتا ہے۔ جس ملک میں کوئی غیر ملک آدمی اپنی جان خطرہ میں ڈال کر آتا تھا اس ملک میں ہزارہا

Marfat.com

لوگ دوسرے ملکوں کے پرورش پا رہے ہیں اور بلوچستان بہ نسبت کئی ریاستوں کے عمدہ سمجھا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ جس وقت میجر سنڈیمن صاحب کا پہلا مشن روانہ ہوا یا دوسرے کی روانگی کی بابت حکم ہوا۔ لارڈ نارتھ بروک صاحب گورنر جنرل و وائسرائے ہند تھے۔ لیکن جب فیصلہ اور مستونگ میں ہوا۔ لارڈ لٹن صاحب تشریف لائے تھے۔ ہر چند ڈاڑی اور رپورٹ فیصلہ اور انتظام ملک کی بابت سرکار میں جایا کرتے تھے۔ مگر تاہم جو حالت ملک کی سرکار میں ظاہر تھی۔ وائسرائے کو پورے طور پہ اطمینان نہ ہوا کہ یہ فیصلہ اس طرح ہوا ہے جس کی تصدیق کے واسطے کرنیل کالی صاحب پرائیویٹ سیکریٹری خود کو قلات میں بھیج دیا کہ بخشم خود میجر سنڈیمن صاحب اور خانصاحب کو دیکھ کر رپورٹ دیوے۔ صاحب ممدوح جب تشریف لائے قلات میں ہر طرح امن اور انتظام دیکھا اور خانصاحب اور سرداران کو رضامند اور خوش پایا۔ تب واپس جا کر جناب وائسرے صاحب کو اطلاع دی جس نے اطمینان فرمایا اور خانصاحب کو واسطے آنے دربار دہلی کے جو حکم جنوری ۱۸۷۷ء کو بباعث اختیار کرنے قیصری خطاب جناب فیضمآب ملکہ معظمہ وکٹوریہ کے مجوز تھا۔ طلب فرمایا۔ چنانچہ خانصاحب نے بخوشی اس دعوت کو منظور فرمایا اور اول بمقام جیکب آباد جناب وائسرائے صاحب سے خانصاحب کو اور سرداران کو خلعت اور تحفہ جات دیکر رخصت کیا۔ اور واسطے قائم رکھنے فیصلہ کے جو بمقام مستونگ فیما بین خانصاحب اور سرداران برا ہوی کے ہوا تھا۔ اور امن ملک و انتظام تجارت کے ایجنسی بلوچستان قائم کی۔ چنانچہ میجر سنڈیمن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اور مسٹر پرڈس صاحب بہادر جس کی بابت شروع میں تذکرہ ہو چکا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر راجن پور سب ڈویژن ضلع ڈیرہ غازیخان مقرر تھے۔ صاحب ممدوح اسی سال ۱۸۷۳ء ماتحت کپتان سنڈیمن صاحب بہادر سرحدی کام میں مدد دیتے رہے اسی سال میں بجانب کلو ضلع کانگڑا تبدیل ہو گئے تھے۔ لیکن جب میجر سنڈیمن صاحب نے بمقام مستونگ فیصلہ مقدمہ کا کیا۔ تب کرنل مزدہ صاحب بہادر کمشنر قسمت ڈیرہ جات جو انجارج سرحد قلات کے تھے واپس اپنی نوکری پر ڈیرہ جات میں چلے گئے۔ مسٹر پرڈس صاحب بموجب درخواست میجر سنڈیمن صاحب کے بطور اسسٹنٹ جیکب آباد میں واسطے مدد دہی میجر سنڈیمن صاحب تعینات کے گئے تھے۔ فسٹ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان اور کپتان رینلڈ

Marfat.com

صاحب جواب کرنل رینلڈ صاحب رزیڈنٹ بڑودہ کے ہیں اس وقت پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ جیکب آباد کے تھے۔ سیکنڈ اسسٹنٹ اور کپتان ہنری ویلی صاحب جو دونو مشن میں شامل تھے۔ تھرڈ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور ہتورام سپرنٹنڈنٹ ورنیکولر آفس جو دونوں مشن میں ساتھ تھے۔ اور محمد امیر خان رسالدار فسٹ پنجاب کیولری جو دوسری مشن کے وقت ہمراہ رسالہ کے تھا۔ نیٹو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور دیوان گنپت رائے جو دونو مشن میں ساتھ تھے انگلش کلرک مقرر ہوئے ہیڈ کوارٹر ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اور فسٹ اسسٹنٹ کا کوئٹہ اور سیکنڈ اسسٹنٹ کا جیکب آباد اور تھرڈ اسسٹنٹ کا ہمراہ خانصاحب بطور پولیٹیکل افسر کے قرار دیا گیا اور دو کمپنی اور دو توپ اور دو اسکوارڈ رسالہ بطور اسکوارڈ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کو دئے گئے جو بمقام کوئٹہ تعینات ہوئے۔ اور جس وقت انڈیا گورنمنٹ نے کارگذاری اور فیصلہ میجر سنڈیمن صاحب کو منظور فرمایا لیا۔ انہوں نے کوشش کی کہ جن لوگوں نے اس فیصلہ اور کامیابی مشن میں ان کو مدد دی ہے ان کی خدمت منقوش ہو کر خطاب عطا فرمائے جاویں۔ چنانچہ سرداران و عہدہ داران ذیل کو پیشگاہ وائسرائے سے خطاب ہا ذیل عطا فرمائے گئے۔ سردار امام بخش خان تمندار مزاری نواب بنائے گئے۔ سردار جمال خان تمندار لغاری نیز نواب بنائے گئے۔ ہتورام سپرنٹنڈنٹ ڈینکولر آفس رائے بنائے گئے۔ اس سے ہر ایک انسان خیال کر سکتا ہے کہ صاحب ممدوح کہاں تک منصف اور قدردان تھے۔ جیسا کہ فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ سب ایک کشتی میں ہیں اگر کشتی ڈوب گئی تو سب ڈوب جائیں گے اگر کشتی کنارہ پر کامیاب ہوئی تو سب کو یکساں فائدہ ہوگا۔ سو یہ کہنا ان کا صرف زبانی نہیں تھا بلکہ دل سے تھا جس وقت موقعہ ملا اپنے سے پیشتر اپنے رفیقان کا خیال کیا۔

چونکہ خانصاحب دہلی سے پہلے روانہ ہو کر گندادہ خانصاحب سے ملتے کر جاتے تھے۔ جب منزل گاہ کے قریب پہنچ گئے تھے۔ خانصاحب کی طرف سے ان کا ہمشیرہ زادہ اور رسالہ وغیرہ واسطے استقبال کے آئے چونکہ خانصاحب کے رسالہ کے اسپان نہایت شوخ تھے ایک سوار کا گھوڑا نکل کر اسپ سواری میجر صاحب بہادر پر حملہ آور ہوا۔ جس سے صاحب ممدوح گر گئے۔ ٹانگ میں سخت چوٹ لگی آخر الامر ڈولی پر سوار ہو کر کوئٹہ میں پہنچے اور اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ اس وقت جو کوئٹہ بلوچستان کی حالت تھی۔ مختصر حال اس کا ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

پرانے قلعہ میں جس کو میری بولتے تھے۔ نائب خانصاحب کا کنبہ دو تین کمپنی پلٹن اور ایک دو تپ رسالہ کے رہتا تھا اور اسی کے اندر ایک چھوٹی سی بستی ہندو لوگوں کی اور کچھ قصباتی لوگوں کی آبادی تھی۔ کل خانہ جات قریب ایک سو تک ہوں گے۔ بستی نہایت میلی اور لوگ پریشان حالت میں تھے۔ کہ ایک تو باعث بند ہونے آمدورفت قافلہ جات قندھار روزگار نہیں تھا دوسرا قلعہ کے باہر بوجہ سرکشی اقوام دمڑ دمری و براہوئی کے غریب لوگ بے خوف آمدورفت نہیں کر سکتے تھے۔ گرد و نواح میں آبادی فصلات کی یہ حالت تھی اول تو لوگوں کو خانہ جنگیوں اور گرد و نواح کے مفسدوں سے فرصت نہیں ملتی تھی۔ اگر فرصت مل بھی گئی تو اجناس غلگی اور سبز برگ از قسم گھاس لوسن یا سبزی ترکاری کی کچھ قیمت نہیں پاتے تھے صرف اس قدر کاشت کرتے کہ خانصاحب والئے قلات کا مقررہ محصول از قسم جنسی ادا کرتے اور اپنی قوت شکمی کا گذارہ ہوتا۔ نقدی محصول خانصاحب کی ادائی کے واسطے ہندوستان میں اسپان فروخت کر کے ادا کیا جاتا۔ تمام ضلع کوہ ہڑ سے خانصاحب کو بارہ ہزار سے پندرہ ہزار تک بمشکل تمام وصول ہوتا تھا۔ زمیندار لوگ ایسی خراب حالت میں تھے کہ ارباب اور ملک لوگوں کو بمدہ کا چوتھا اور ڈھنے کو میسر ہوتا تھا۔

آج کل جو ایک ادنیٰ سے ادنیٰ زمیندار کی حالت دیکھی جاتی ہے اس وقت اعلیٰ سے اعلیٰ زمیندار کی بھی یہ حالت نہ تھی۔ مال مویشی صرف میری کے سایہ کے نیچے یا جہاں کہیں چالیس پچاس مسلح لوگ ایک دوسرے سے متفق ہو کر آتے چر سکتا تھا۔ ورنہ دمڑ اور مری غارت کر کے لیجاتے تھے۔ غارت خانصاحب کا زیادہ تر زور اور حکم ان لوگوں پر پہنچتا تھا جو کمزور تھے یا عین میری کے نیچے رہتے تھے جو لوگ کہ فاصلہ پر رہتے تھے یا زبردست تھے بے پرواہ تھے عام حالت بلوچستان کی یہ تھی۔ کہ خود خانصاحب والئے قلات خاص میری قلات سے باہر اپنے بزرگان کے قبرستان تک جو بفاصلہ قریب دو میل کے ہوگا۔ بدون کافی اسکورڈ کے نہیں جا سکتے تھے۔ ملاقہ میں دورہ کرنے کی ہرگز حیات نہیں تھی۔ نائب خانصاحب صرف ان لوگوں سے مالیات وصول کر سکتے تھے جو کمزور تھے۔ سرداران براہوئی خانصاحب سے بالکل باغی تھے۔ مالیات دینا بجائے خود از دست علاقہ میں غارتگری کرتے تھے۔ [illegible] بلوچستان قریب تمام بند تھے۔ خود براہوی لوگ درہ بولان سے بدون جمع ہونے پانچ سو نفر مسلح گذر نہیں کر سکتے تھے۔ دو دفعہ فیمابین اقوام مری اور

Marfat.com

براہوی کے بولان میں سخت لڑائی ہوئی جس میں دونوں طرف سے ایک سو سے اوپر آدمی کام آئے۔ فیما بین خانصاحب اور سرداران براہوی چند دفعہ ایسی سخت لڑائیاں ہو چکی تھیں کہ ایک ایک لڑائی میں سو سے اوپر آدمی قتل ہو چکے تھے۔ خانصاحب میر خداداد خان والئے قلات نے اگرچہ از دست میر شیر دل خان عموزیادہ خود زخم کھائے تھے۔ مگر وہ یہ زخم از جانب اقوام براہوی تصور کرتا تھا اور اقوام براہوی سے اس کو اس قدر نفرت تھی کہ باوجودیکہ وہ خود بھی از قوم براہوی ہے۔ وہ براہوی زبان میں گفتگو کرنا یا سننا ہرگز پسند نہیں کرتا تھا۔ بلکہ اس نے اپنے دربار میں یا خاندان میں اس کو قریب بند کر دیا تھا اور وہ سر دربار عام طور پر کہا کرتا تھا کہ اگر ایک بھی براہوی اتفاق سے بہشت میں چلا جاوے گا تو خدا صاحب سے درخواست کرونگا کہ یا تو مجھ کو بہشت میں جدا جگہ ملے ورنہ براہوی کے ساتھ شامل رہنے سے دوزخ میں رہنا پسند کرونگا براہوی کے ساتھ قیامت میں بھی یکجا نہیں رہوں گا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اگر بلوچستان کی تواریخ پر ۱۸۷۷ء سے بیس سال پہلے برابر نظر ڈالی جاوے تو کوئی سال خالی نہیں ہوگا کہ تمام بلوچستان میں بلوچ لوگوں کے اوپس کی خانہ جنگیوں اور خانصاحب اور سرداران براہوی کی لڑائیوں میں ایک سو جان سے کم قتل ہوئے ہوں۔ فروری ۱۸۷۷ء میں میجر سنڈیمن صاحب کا ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کے انتظام کی یہ حالت تھی جیسا کہ ایک چھپر کو چاروں طرف سے آگ لگ چکی ہے۔ وہ آگ بھی بجھائی جاوے اور وہ چھپر اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ اچھا اور مضبوط بنایا جاوے اس واسطے صاحب ممدوح کو ہر وقت متفکر رہنا پڑتا تھا صرف یہی نہ تھا کہ بلوچستان کی ایسی حالت تھی افغانستان جس کا بڑا اثر اس ملک بلوچستان پر بھی پڑتا تھا۔ کیونکہ عملداری سرکار انگریزی سے پہلے بلوچستان ماتحت افغانستان سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت امیر شیر علی خان والئے افغانستان کے ماتحت تھا۔ اس سے بھی سرکار ہند کا مکمل فیصلہ نہیں تھا اور افغانستان کی حد کوئٹہ کے قلعہ

سلہ اسی سال میں میجر سنڈیمن صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان مقررہ ہو کر آئے تھے۔

Marfat.com

سے عین ملحق تھی۔ کہ پشین اس وقت افغانستان میں شامل تھا اور کاکڑ و پانی زئی و مُرڑ وغیرہ قومیں جو گرد و نواح کوئٹہ کے رہتی ہیں۔ باغی تھیں۔ جب کوئٹہ میں پہلے آئے جہاں فی الحال کوٹھی رزیڈنسی کی بنی ہوئی ہے اسی احاطہ میں ایک باغ گرو نا ہندو کا تھا۔ اس میں خیمہ جات لگا کر رہنا پڑا۔ تعداد اسکواڈر اس وقت بہت تھوڑی تھی کہ اس موقعہ پر جہاں فی الحال کلب گھر ہے ماتحت کپتان اسکاٹ صاحب کے رہتے تھے۔ سب سے پہلے یہ کارروائی شروع ہوئی کہ زمین واسطے بنانے کوٹھی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور اسکوارڈ وغیرہ خرید کرنی پڑی۔ خوش خرید قیمت زمین کی بمعہ آب اس وقت اوّل درجہ تا ۱۰۰۔ دوم درجہ صعہ ۷۵۔ سوم درجہ ضہ ۵۰ برضامندی مالکان مقرر ہوئی تھی یہ بھی ان کے مروجہ نرخ سے جو پیشتر آنے سرکار انگریزی کے اس ملک میں مروج تھا بہت بڑھ کر تھی لیکن اہالیان جو کوئٹہ کی زمین کا بلا پانی نرخ ہے۔ یعنی درجہ اوّل گرد و نواح شہر فی ایکڑ ۱۲۰۰ درجہ دوم معما۔ درجہ سوم صما ۵۰۰ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئٹہ نے کس درجہ تک ترقی کی ہے۔ شروع میں چور لوگوں نے بہت ستانا شروع کیا کوئی رات خالی نہیں جاتی تھی کہ بندوق نہ چلتی یا ایک دو دفعہ اٹھنا نہ پڑتا۔ شروع میں بڑی کوٹھی رزیڈنسی کی قلعہ کی طرف بننی شروع ہوئی تھی۔ لیکن بباعث مارے جانے لفٹننٹ ہیوس صاحب ایگزیکٹو انجنیئر کے ملتوی رہ گئی اور یہی جگہ جو فی الحال موجود ہے۔ بنائی گئی۔ ابتداء میں کچھ عرصہ تک قلعہ میں خانصاحب کا نائب رہتا تھا۔ اور وہی مالیہ رعایا سے خانصاحب کے واسطے وصول کرتا تھا۔ اور انتظام حفاظت رعایا وغیرہ کرتا تھا۔ مگر اس سے نہ ہو سکا۔ اور مجبوراً مابین صاحب ممدوح اور خانصاحب کے صلاح قرار پائی کہ انتظام ضلع کوئٹہ کا سرکار انگریزی کو سپرد کیا جاوے۔ اس کے عوض سرکار بالمقطع صعنت ۲۵۰۰۰ روپیہ خانصاحب کو دیوے چنانچہ اب تک اسی طرح عمل ہوتا ہے۔ جب کلیتہً انتظام موضع کوئٹہ میجر سنڈیمن صاحب کو سپرد ہوا۔ انہوں نے قلعہ سرکاری فوج کو سپرد کیا اور ہندو وغیرہ لوگ جو قلعہ میں رہتے تھے۔ ان کو باہر لا کر شہر جدید آباد کیا۔ جو بڑھتا اب اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ پنجاب کے ایک بڑے سے بڑے شہر سے مقابلہ کر سکتا ہے۔ رعایا سے مالیہ وغیرہ کی وصولی میں وہی طریق بحال رکھا جو پہلے سے مروج تھا بلکہ چند امورات میں رعایا کو سہولت دی۔ یعنی جو بیگار اور رسد خانصاحب کی طرف سے رعایا سے مفت لی جاتی تھی یا

Marfat.com

نائب وغیرہ کی طرف سے زیادتی ہوتی تھی۔ یک قلم موقوف کردی۔ اور چناں معتبر ملکان کو ملازمت لیوی میں بھرتی کیا اور ان سے صلاح مشورت لینے لگے جس سے وہ لوگ میجر سنڈیمن صاحب سے ایسے مل گئے کہ ان کو اپنا سردار سمجھنے لگے۔ ملک میں ترقی ہونی شروع ہوئی ہیں۔ خیال کرتا ہوں کہ فی الحال خاص لنیڈ ریونیو کو سٹہ کا قریب ساٹھ ہزار تک پہنچ گیا ہے جس کے عوض خانصاحب کو پچیس ہزار روپیہ سالیانہ دیا جاتا ہے۔ اور خود خانصاحب کو ۱۵۰۰۰ روپیہ سالیانہ سے زیادہ آمدنی نہیں تھی۔ گویا کہ خانصاحب سرکار انگریزی دونوں اس تجویز سے فائدہ میں رہے اور ملک کو بھی خاطر خواہ ترقی ہوئی اور چوری چکاری وغیرہ واردات بھی بند ہوگئیں۔ اس وقت سب سے مقدم کام بولان کو امن میں رکھنے کا تھا کہ وہی ایک درہ تھا۔ جو بلحاظ مسافت آمد و سہولت نہ بلوچستان بلکہ جنوبی حصہ افغانستان کو ہندوستان سے ملاتا تھا۔ تجارت کے واسطے اور آمد و رفت افواج وغیرہ کے لئے نہایت مفید تھا۔ گذشتہ زمانہ کی تواریخ سے معلوم ہوگا۔ کہ اکثر بادشاہان خراسان اسی راستہ سے ہندوستان کی طرف بمعہ ہزاروں فوجوں کے سفر کیا کرتے تھے۔ بروقت فیصلہ منٹو نگ جب اس بارے میں خانصاحب والئے قلات سے گفتگو ہوئی تھی۔ وہ اس کام کو صرف مشکل ہی نہیں بتلاتے تھے بلکہ قریب ناممکن فرماتے تھے۔ اس واسطے انہوں نے اپنے میں یہ جرأت نہ دیکھی کہ خود اس کے کھلا رکھنے کا انتظام اپنے ذمہ لے لیویں۔ وہ محصول منگ جو فی شتر پر بار پر مبلغ ۵ روپیہ لیا کرتے تھے بدستور لیا کریں گے۔ پس صاحب ممدوح نے سرداران براہوئی سے پوچھا تو سردار ملا محمد خان رئیسانی اور سردار اللہڈنہ خان کرد و قطب خان سنجکزئی نے اس شرط پر کھلا رکھنا درہ بولان کا اپنے ذمہ منظور کیا کہ اقوام مری کا میجر سنڈیمن صاحب خود بندوبست فرماویں۔ کیونکہ اس درہ کے بند ہونے کا باعث زیادہ تر اقوام مری کی غارتگری تھی کہ وہ لوگ چند دفعہ قافلہ جات قندھار و براہوئی کو جب کہ بولان سے گذرتے تھے۔ غارت کر چکے تھے چونکہ تمندار و مقدم مری پہلے سے میجر سنڈیمن صاحب کے اختیار میں تھے۔ صاحب نے مری کی طرف سے ان کو تسلی دی۔ تب انتظام حفاظت بولان ان سرداران مذکورہ بالا کو سپرد ہوا اس کے عوض بموجب دستور قدیم علاوہ ۵ روپیہ فی بار تنگ خانصاحب کے ۸ تنہ فی بار حق بدرقی سرداران براہوئی کا مقرر ہوا۔

Marfat.com

جو سردار الہڈ نہ کرد۔ میر قطب خان، سہنکزئی۔ آپس میں تقسیم کریں گے اور سردار ملا محمد خان کو
اس کے عوض وہ ثلث بموجب دستور قدیم ایک ثلث منجملہ آمدنی سنگ کے کچھ حصہ ملا کرتا تھا جواب
بھی خانصاحب نے وہ حصہ دینا منظور فرمایا۔ مری تو بموجب سمجھانے میجر سنڈیمن کے بدی
بولان سے باز آگئے۔ لیکن بعضے افغانی قوموں نے چنانچہ جھلگری وخیانی خوسہ زائی شاہرگ کی طرف
جس کو زورستان کہتے ہیں رہتے تھے۔ تکلیف دینی شروع کی۔ سوان کا علاج اس وقت سوائے
اس کے اور کوئی نہیں تھا کہ براہوئی لوگوں نے بھی ان کا جواب عوض معاوضہ کرنے سے ان کو
بخوبی دیا۔ رزیڈنٹ سرکاری کا بمعہ اسکوارڈ کے کوئٹہ میں رہنا بولان کو کھلا رکھنا اور بھی
زیادہ ضروری تھا کہ صرف یہی راستہ واسطے آمد و رفت سامان و سپاہیان و ہمراہیان صاحب
ممدوح کے مفید تر تھا۔ ہر چند یہ کام بہت ہی مشکل تھا مگر حسن تدبیر صاحب ممدوح سے بخوبی چل
پڑا۔ اسی سال کے زمستان میں میجر سنڈیمن صاحب ممدوح کے مفید تر تھا۔ ہر چند یہ کام بہت ہی مشکل
تھا مگر حسن تدبیر صاحب ممدوح سے بخوبی چل پڑا۔ اسی سال کے زمستان میں میجر سنڈیمن صاحب
نے مسٹر بروس صاحب اپنے فرسٹ اسسٹنٹ کو انچارج کوئٹہ و بولان کا چھوڑ کر قلات و زہری
وغیرہ ملک سراوان جھلاوان اور لس بیلہ کا دورہ کیا اور لوگوں کو تسلی دی۔ سال ۱۸۷۸ء میں ہنوز
انتظام بلوچستان نیا تھا۔ یعنی میجر سنڈیمن صاحب کو رزیڈنسی بلوچستان پر مقرر ہوئے ایک سال
سے زیادہ نہیں ہوا تھا کہ جنگ افغانستان شروع ہو گئی۔ میجر سنڈیمن صاحب نے بہت کوشش کی
کہ وہ ہمراہ کالم جنرل اسٹورٹ صاحب بہادر پولٹیکل افسر مقرر ہو کر قندھار کو جاویں۔ مگر سرکار نے
باعث نیا ہونے انتظام بلوچستان کے اور زیادہ ضرورت رہنے صاحب ممدوح کو بلوچستان میں رہنے
کا حکم دیا۔ جہاں تک مجھ کو معلوم ہے صاحب ممدوح نے قندھار میں جانے کے لئے نہایت درجہ
سرکار ہند سے کوشش کی تھی۔ مگر جب وائسرائے نے جو اس وقت لارڈ لٹن تھے بذریعہ اپنی
تحریر خط کے ان کو ان کے بلوچستان میں رہنے کی ضرورتیں جتائیں تب وہ حکم سرکار کو مان کر
بلوچستان میں رہ گئے اور افواج کو رسد رسانی وغیرہ امداد دیتا اور بلوچستان میں امن قائم کرنا
اپنے ذمے اٹھایا۔ کوژک تک میجر سنڈیمن صاحب ہمراہ کالم جنرل اسٹورٹ صاحب گئے تھے
اور پشین جو پہلے سے ایک ضلع قندھار کا تھا اپنے قبضے میں کر لیا اسی طرح سبی کا جو وہ بھی حصہ

Marfat.com

قندھار تھا شامل ملوچستان کیا۔ جب جنرل اسٹورٹ صاحب نے قندھار پر قبضہ کر لیا اور ملک میں امن قائم کر لیا۔ تب میجر سنڈیمن صاحب نے انتظام پشین اور کوئٹہ سے فرصت پاکر علاقہ سیوی کا دورہ کیا۔ اور حدود ات سیوی کو تا زوریستان یعنی علاقہ جات سانگھان ہرنائی۔ وشاہرگ وکچھ احمدوان کو شامل سیوی کیا گویا کہ آمد رفت افواج وغیرہ ضروریات سرکاری کے واسطے ایک اور راستہ کھولا جس کو مٹھڑی کچھ روڈ کہتے ہیں۔ یا جہاں فی الحال سیوی سے پشین و کوئٹہ کو ریل چل رہی ہے۔

جولائی ۱۸۷۹ء میں جب کہ پہلی لڑائی افغانستان قریب ختم ہو چکی تھی۔ یعنی سردار یعقوب خان پسر کلان امیر شیر علی خان والئے افغانستان نے شرائط پیش کردہ سرکار منظور کر لی تھیں اور زیادہ حصہ فوج قندھار کالم کو واپس ہندوستان کا حکم ہو گیا تھا۔ تب میجر سنڈیمن صاحب نے موقعہ پاکر یہ تجویز کی تھی کہ افواج سرکار پشین سے سیدھی براہ بوری تھل چوٹالی ڈیرہ غازیخان کو جاویں۔ تاکہ ڈیرہ غازی خان سے جو ایک سیدھا راستہ بجانب پشین نکلتا ہے۔ وہ بھی دیکھ لیا جاوے۔ چنانچہ تجویز منظور ہوئی جنرل بڈلف صاحب کے کالم کو پشین سے سیدھا ڈیرہ غازیخان کو جانے کا حکم ہوا۔ ایڈوانس پارٹی جس میں ایک بلیٹن کک صاحب والی اور ایک دیگر سندھ ہارس اور دو توپ ماؤنٹڈ بیٹری پنجاب فرنٹیئر کی تھی۔ خود میجر سنڈیمن صاحب بمع ملک سرداران واسطے انتظام رسد اور دریافت حالت ملک کے روانہ ہوئے اور باقیماندہ افواج زیر کمان خود جنرل بڈلف صاحب و لیفٹیننٹ کرنل چارج میجر براؤن صاحب جو فی الحال جونل سر جیمس براؤن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ملوچستان کے ہیں تعاقب میں روانہ ہوئے شاہجہان سردار کاکڑستان بہ جمع آوری قریب ۲ ہزار لشکر سوار و پیادہ بمقام بغاد حملہ آور ہوا جس کو ایڈوانس گارڈ مذکورہ بالا نے باوجودیکہ تعداد میں بہ نسبت لشکر دشمن کے قریب ایک ربع کے تھی شکست فاش دی اس وقت سے میجر سنڈیمن صاحب کے نام نے کاکڑستان میں شہرت پانا شروع کیا اور صاحب ممدوح کے دل میں بھی ان کے ملک کی طرف خیال پیدا ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج تمام کاکڑستان زیر سایہ سرکار انگریزی کے ہے اور عین وسط کاکڑستان میں فورٹ سنڈیمن آباد ہے۔

اس لڑائی میں جو امداد منجانب ملوچستان بکوشش میجر سنڈیمن صاحب بہادر کے سرکار

Marfat.com

کو ملتی تھی۔ سرکار عالیہ ہند نے اس کا بخوبی قدر کیا چنانچہ جنرل سر ڈانلڈ اسٹورٹ صاحب نے اپنی فتح مندی قندھار میں میجر سنڈیمن صاحب کو بڑا مددگار تصور فرمایا جس کے صلہ میں میجر سنڈیمن صاحب سر لیپنی کے سی ایس۔ آئی بنائے گئے۔ بماہ ستمبر ۱۸۸۰ء سر رابرٹ سنڈیمن صاحب مقرر کرنے حدودات ضلع پشین و قندھار جو پشین وسیوی بموجب عہدنامہ فیما بین سرکار برطانیہ و امیر یعقوب خان شامل بلوچستان کئے گئے تھے اور قندھار شیر علی خان والئے قندھار کو دیا گیا اور تمام افواج سرکاری قندھار سے لوٹنے والی تھیں قندھار میں موجود تھے کہ ناگہاں خبر مارے جانے سر کوگنا ڑی صاحب رزیڈنٹ متعینہ دربار کابل موصول ہوئی۔ جس کے سبب فوج کا قندھار سے لوٹنا اور حد بندی اضلاع قندھار و پشین مابین سردار شیر علی خان و ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان ملتوی رہ گئی اور سر رابرٹ سنڈیمن صاحب فوراً بلوچستان کو لوٹ آئے اور پھر افغانستان سے لڑائی شروع ہو گئی جس کا خاتمہ سال ۱۸۸۱ء میں امیر یعقوب خان کو معزول کر کے ہندوستان میں لانے اور امیر عبدالرحمٰن خان امیر حال کابل کو امارت افغانستان پر مقرر کرنے کرنے سے ہوا اس وقت بھی جو امداد بلوچستان سے سرکار کو ملی تھی سرکار نے بخوبی تسلیم کیا جائے عمدہ خدمات کے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کو بریوٹ کرنل کا اور بموجب سفارش سنڈیمن صاحب کے چند افسران انگریزی اور نیٹو کو خطابات اور خانصاحب و لئے قلات اور سرداران براہوی کو انعام و خلعتیں عطا فرمائیں۔ ان دونوں جنگ ہا افغانستان میں جو سر رابرٹ سنڈیمن صاحب اور بلوچستان نے خدمات کی ہیں ان کو سرکار بخوبی تسلیم کر چکی ہے اور صلہ ہائے حسن خدمتی پھر عطا فرما چکی ہے جس کا اعادہ کو ذریعہ ہے زیادہ شرح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اس قدر کہنے سے بار نہیں رہ سکتا کہ اگر سرکار نے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کو ایک سال پیشتر شروع ہوتے جنگ افغانستان کے اس ملک میں نہ بھیج دیا ہوتا۔ یا صاحب ممدوح نے کہ جس طرح بباعث اپنی پولیٹکل قابلیت کے ایک سال میں اس ملک کے اوپر بہت کچھ قابو پا لیا تھا۔ خدانخواستہ اگر ناکامیاب رہے ہوتے تو گو اسقدر تکالیف نہیں تھیں جو افواج سرکاری کو اس ملک میں بوقت جنگ افغانستان ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھیں تو بھی کسی قدر تکالیف ضرور ہوتیں۔ اب اسی نسل کے لوگ جو اس وقت بباعث جہالت یا تعصب مذہبی کے اول دنوں میں سرکاری فوج کے ساتھ شامل تھے اور کس قدر بھاری

Marfat.com

تعداد شتران اور گھاس بھوسہ وغیرہ کی بلوچستان سے افواج سرکاری کو پہنچی یہ نتیجہ حسن تدبیر سنڈیمن صاحب کا تھا اگر سنڈیمن صاحب نے پہلے سے اس ملک میں آکر اس طرح برکت برٹش گورنمنٹ کو نہ پھیلایا ہوتا تو اس ملک کے لوگ تا کہاں اس قدر تعداد افواج سرکار کا حال سن کر فوراً ملک کو چھوڑ کر روپوش ہو جاتے۔ جس سے بباعث ویران ہونے ملک کے سرکاری فوج کو بڑی تکلیف پہنچتی اس خیال کی تائید میں تواریخ جنگ افغانستان کے سر رابرٹ کو کچھ سکدوشی حاصل ہوئی تب اپنی پرائیویٹ زندگی کی طرف کچھ خیال رجوع ہوا ورنہ سال ۱۸۷۱ء سے سال ۱۸۸۱ء تک ان کا خیال اس سرحد کی طرف ایسا رجوع تھا کہ ولایت یعنی گھر بھی بھول گیا تھا سال ۱۸۸۲ء میں ولایت جاکر شادی کی۔ خوش قسمتی سے لیڈی ایسی پُرحیا اور فرمانبردار ملی کہ جیسا سر رابرٹ خود عالیشان و بلند مکان تھا۔ آخر سال ۱۸۸۲ء میں جب سر رابرٹ بعد شادی کرنے کے دوبارہ بلوچستان میں واپس آئے تو بلوچستان کے لوگوں نے بڑی خوشیاں منائیں۔ چنانچہ سبوی میں سردار لوگوں کی طرف سے جلسہ چاغاں اور آتش بازی کا کیا گیا واضح ہو کہ فیما بین خانصاحب والئے قلات میر خداداد خان و سردار آزاد خان نوشیروانی سردار خاران مدت سے جب کہ میر خداداد تخت قلات پر متمکن ہوئے دشمنی چلی آتی تھی۔ سردار خاران کا کچھ ملک موروثی اور عطیہ خانصاحب میر نصیر خان مرحوم برادر خانصاحب میر خداداد خان صاحب کا جو داماد سردار مذکور کا تھا واقعہ تھا۔ خانصاحب نے ضبط کیا ہوا تھا۔ سردار مذکور نے پنجگور پر حملہ کیا۔ نائب خانصاحب متعینہ پنجگور کو قتل کر کے ملک پر قابض ہو گیا۔ اس کے اوپر خانصاحب نے لشکر خود پنجگور میں بھیج دیا۔ فیما بین دونوں کے جنگ و جدل شروع تھی اور رعایا ملک مذکور تہ و بالا ہو گئی تھی کہ انڈیا گورنمنٹ سے حکم صادر ہوا کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بذات خود جنوبی حصہ ملک بلوچستان میں جاکر اس کا بھی انتظام کریں۔ پس صاحب ممدوح نے سبوی سے دورہ شروع کیا اول کچھی میں جاکر فیما بین ملازمان خانصاحب اور سرداران براہوئی جو تنازعات تھے فیصلہ کئے پھر براہ ڈیرہ مولہ ملک سرداران جھلاوان میں گئے۔ سب سرداران جھلاوان نے حاضر ہو کر سلام کیا۔ ان کے [illegible] جو تنازعات تھے فیصلہ کئے سرداران جھلاوان و وکیل خانصاحب کو ساتھ لے کر اول خاران میں گئے۔ سرداران کو ہمراہ خود کیا

Marfat.com

پنجگور پہنچ کر فیمابین خانصاحب والیٔ قلات و سرداران گچکی و سردار خاران جو تنازعات تھے نیز آپس میں سرداران گچکی کے فیصلہ کئے۔ تسلی دی۔ سب لوگ اپنے اپنے وطن میں واپس آکر آباد ہوئے۔ پھر کیچ کو تشریف لے گئے۔ اقوام رند سرکش تھے۔ ان کے ملک کا دورہ کیا۔ گوادر میں پہنچ کر براہ جہاز کراچی میں پہنچے۔ اس سفر میں قریب پانچ ماہ صرف ہوئے۔ لیکن جنوبی حصہ بلوچستان کی خوب واقفیت حاصل ہوئی اور کسی قدر انتظام بھی ہوگیا اس دورہ کی جو رپورٹ چھپی ہے قریب ایک کتاب کے بن گئی ہے اور اس میں مفصل حال ملک کا اور تنازعات کا جو فیمابین خانصاحب اور سرداران کے تھے معلوم ہوسکتا ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یہ پہلا پولیٹیکل افسر تھا۔ جس نے خاران اور پنجگور میں جاکر سرکار انگریزی کا نشان قائم کیا۔ سردار خاران اور سرداران گچکی وغیرہ رعایا پنجگور و کیچ نے صاحب ممدوح کا بڑی عزت و محبت سے استقبال کیا اور لوگ خوش تھے کہ اس حصہ ملک بلوچستان میں بھی بمثل شمالی حصہ بلوچستان کے امن قائم ہوگیا۔ کیونکہ سر رابرٹ سال ۱۸۷۵ء سے بلوچستان میں داخل ہوئے تھے۔ یہ دورہ جنوبی حصہ بلوچستان کا سال ۱۸۸۴ء میں تھا۔ اس وقت تک قریب نو سال گذر چکے تھے لوگ کارروائی صاحب ممدوح سے جو انہوں نے شمالی حصہ بلوچستان میں کی تھی۔ بخوبی واقف تھے اس واسطے وہ اعتماد کرتے تھے کہ بمثل شمالی حصہ بلوچستان کے جنوبی حصہ میں بھی صاحب ممدوح کے انتظام سے امن قائم ہوگیا اور لوگوں میں برکت پھیلے گی۔

اسی سال ۱۸۸۴ء باؤنڈری کمیشن کو واسطے حد بندی افغانستان براہ بلوچستان بجانب ہرات جانے کا حکم ہوا تھا سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے ذمہ تھا کہ ملہند تک اس کی سلامت روی کا انتظام کریں۔ رند علی سے تا ملہند جو فاصلہ قریب ساڑھے ۳۵ میل کے ہوگا اور تمام راستہ کوہستان و ریگستان تھا۔ ایسی خوش انتظامی سے کمیشن کو پہنچایا کہ اس بارے میں سر ولیٹ رجوی صاحب سنیئر افسر کمیشن مذکور نے اپنی رپورٹ میں صاف تحریر فرمایا کہ ایسے ویرانہ سے اس طرح سہولیت سے گذرنا سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ تھا جس کی بابت سر رابرٹ کو گورنمنٹ انڈیا اور ہر میجسٹی سے نہایت اعلےٰ درجہ کی تعریف ملی تھی۔ صرف یہ نہیں کہ بلوچستان نے اس قدر تیاری اسکو اردگے ہر قسم رسد و پانی و گھاس کا انتظام کرکے یہ سہولیت ان کو گذارا بلکہ قریب چھ سات سو مہارشتران بھی مہیا کر دیئے جو تمام سفر میں یعنی قریب دو سال کمیشن

Marfat.com

کے ساتھ رہے تھے سال ۱۸۸۵ء میں بباعث اس کے کہ مابین افغاناں و روسی سپاہیوں کے بمقام پنجدہ دربارہ حد بندی کچھ تکرار ہو گئی تھی۔ اس واسطے گورنمنٹ ہند سے حکم جاری ہوا کہ کوئٹہ میں جمع آوری رسد مطلوبہ فوج کا انتظام کیا جاوے کہ شاید ایک بھاری تعداد فوج کی کوئٹہ میں جمع ہو گی۔ چونکہ اس وقت ریل صرف رند علی تک جاری تھی رند علی سے کوئٹہ تک براہ بولان سامان رسد شتران پہلانے کا تھا۔ اس واسطے سر رابرٹ خود کچھ عرصہ علی میں خیمہ زن رہے اور اکثر سرداران و معتبران بلوچستان کو جمع کیا اور شتران منگوائے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ قریب تمامی بلوچستان کے شتران بولان میں جمع ہو گئے۔ جس کی تعداد بیس ہزار سے کم نہ ہو گی۔ بڑے زور شور سے رسد کا رند علی سے کوئٹہ تک پہنچانا شروع ہوا۔ اور سب سرداران و معتبران نے واسطے جمع کرنے گھاس اور لکڑی کے ذمہ اٹھایا۔ چنانچہ لکھوکھ ہا من رسد و گھاس و دانہ کوئٹہ میں جمع ہو گیا مگر بعد اس کے صلاحیت ہو گئی تاہم اس بارے میں صاحب ممدوح و افسران و سرداران ماتحت صاحب ممدوح کو گورنمنٹ ہند سے شکریہ ملا۔ اور جو رسد زیر اہتمام صاحب ممدوح کے خرید ہوئے تھے کمسریٹ کی نسبت ارزان تھے۔ بسال ۱۸۸۶ء چونکہ اس عرصہ میں بنائے جانے ہرنائی لائین ریل کی منظوری آگئی تھی۔ کام اس کا زیر اہتمام جنرل براؤن صاحب جو فی الحال سر جیمس براؤن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے ہیں شروع ہو گیا تھا۔ سر رابرٹ کو اس طرف زیادہ مصروفیت ہوئی کہ واسطے حفاظت کارکنان ریل مذکور پولیٹیکل انتظام اور امن قائم رکھنا ضروری تھا۔ اس واسطے اب صاحب ممدوح کی زیادہ تر توجہ شمالی سرحد بلوچستان کی طرف مبذول ہوئی چنانچہ چند دفعہ بجانب بوری اور ژوب دورہ کر کے اقوام کاکڑ۔ موسےٰ خیل توخی و حمزہ زئی۔ وغیرہ کو جو اس سرحد پر رہتے تھے مطیع کیا اور بمقام لورالائی ایک پوسٹ قائم کیا۔ اور ایک ملٹری سڑک سیدھی از ڈیرہ غازی خان براہ منزو کلات و بارکھان و لورالائی و ژوب پشین تک تجویز کی جو تیار ہو گئی۔ اس سے ریل ہرنائی بھی امن میں آگئی اور ضرورت کے وقت ایک راستہ آمد و رفت فوج کا پنجاب ڈیرہ غازی خان سے پشین تک کھل گیا سال ۱۸۸۷ء میں جام صاحب جام میر خان حاکم لس بیلہ بقضائے الٰہی فوت ہو گیا اور جام عالیخان بڑا بیٹا اس کا کوئٹہ میں بباعث نا اتفاقی ہمراہ پدر خود نظر بند تھا اور دوسرے پسران جام متوفی خورد سال تھے اگرچہ جام عالیخان موجب رواج ملک حقدار گدی لس بیلہ کا تھا۔ لیکن اس کی باپ سے سخت مخالفت

Marfat.com

تھی اور اس بیلہ کے لوگ اس کے باپ کی طرف سے جام عالی خان سے لڑے تھے جام عالیخان کے واپس
اس بیلہ میں آنے سے خوف کھاتے تھے اگر یکدم جام عالیخان اس بیلہ میں بھیجے جاتے تو ممکن تھا کہ ان
سے مخالفت ہوتی اس واسطے عارضی طور پر چارج ریاست مذکورہ اپنے ذمہ پر لیا اور اپنی طرف سے
اپنے چیف نیٹو اسسٹنٹ رائے بہادر ہتو رام صاحب کو منتظم ریاست مذکورہ کیا بعد ایک سال
یعنی جنوری ۱۸۸۸ء میں جام عالی خان کو ہمراہ خود لے جاکر بہ رضامندی راج اس بیلہ کے گدی
نشین کیا جو اب تک قائم ہے۔ واضح ہو کہ اس عرصہ میں سرکار ہند کو بلحاظ فوجی اور پولٹیکل اغراض کے
واسطے کھولا جانے درّہ گومل کے بہت خیال تھا چنانچہ اس بارے میں چند دفعہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی
طرف سے کوشش بھی ہوئی تھی۔ مگر پوری کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی سال ۱۸۸۹ء میں ایک دفعہ صاحب
ممدوح بطریق دوستانہ ہمراہ سرداران کاکڑ و مندوخیل مغل کوٹ تک دورہ کیا وہاں سے گومل درّہ
کوتل جو درہ گومل میں مشہور معروف گھاٹی ہے صرف قریب تیس چالیس میل باقی رہ گیا تھا۔ تب سرکار کو
اطلاع دی کہ اگر اس کو اجازت دی جاوے تو دوسرے سال وہ براہ ژوب گومل سے گذر کر ڈیرہ
اسمٰعیل خان پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ یہ تجویز منظور ہوئی اتفاق سے مسٹر بروس صاحب بہادر جو پرانا
دوست اور اسسٹنٹ سر رابرٹ کے تھے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بعہدہ ڈپٹی کمشنری بھیجے گئے تھے
وہ بھی اس کام میں پنجاب کی طرف سے سر رابرٹ کے ماتحت کئے گئے۔ بماہ نومبر ۱۸۸۹ء سیلوی
سے یہ دورہ شروع ہوا۔ مسٹر بروس صاحب بھی یہاں شامل ہو گئے تھے۔ علاوہ ملٹری اسکوارڈ
کے صاحب ممدوح کے ہمراہ سرداران و تمنداران قریب پانصد نفر سواران بلوچی از قوم مری بگٹی و
براہوی وغیرہ شامل تھے بمقام اپوزئی قریب ایک ..... ماہ کیمپ جما رہا۔ علاوہ سرداران
کاکڑ و مندوخیل کے سرداران وزیری مسعود دانی خیل بھی حاضر ہوئے تھے۔ منجملہ تمن شیرانی صاف
چند معتبران تھے۔ مرتضےٰ سرکردہ ان کا اور نیز شیرانی لوگ حاضر نہیں ہوئے تھے۔

اقوام کاکڑ و مندوخیل اور مسعود وزیری سے کھلا رہنے درہ گومل کی بابت کسی قدر سمجھوتہ
ہو گیا تھا بلکہ کاکڑ اور مندوخیل لوگوں نے منظور کیا کہ سرکاری پوسٹ ان کے ملک میں مقرر کیا جاوے
وہ لوگ سرکار کو مالیہ دیویں گے اور بھی ہر طرح کھلا رہنے راستہ ہا گومل وغیرہ میں جو پنجاب ڈیرہ
اسمٰعیل خان و ڈیرہ غازی خان کی طرف ژوب سے جاتے ہیں مدد دیویں گے۔ چنانچہ صاحب ممدوح

Marfat.com

نے واسطے بنائے جانے بنگلہ رزیڈنسی پولٹیکل ایجنٹ ژوب کے ایک ٹھیڑی بہاڑ کی منتخب کی اور خود اس کے اوپر روزمرہ جاکر بذریعہ سفر مینا کے ہموار کرایا اور اس کے سر پہ بنگلہ رزیڈنسی کی بنیاد رکھی جو بعد اس کے سرکار نے اس کا نام فورٹ سنڈیمن دیا کہ اب سرکاری طور استعمال کیا جاتا ہے۔ صاحب ممدوح نے کپتان میکورصاحب پولٹیکل ایجنٹ تھل چوٹالی کو بمعہ کچھ حصہ فوج وہاں فورٹ سنڈیمن میں چھوڑ کر خود بمعہ کچھ حصہ فوج اور سرداران وسواران بلوچی بہمراہ سرداران ومعتبران مسعود وزیری بطریق دوستانہ ان کے ملک درہ گومل سے گذر کر ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پہنچے۔ اور مجموعہ فوج کو وہاں چھوڑ کر خود بذریعہ ریل کوئٹہ میں آئے اس دورہ میں قریب تین ماہ کیمپ میں رہنا پڑا۔ اور باعث نیا انتظام نیا ملک اور نئے فرقہ جات کے ساتھ بندوبست کرنے کے صاحب ممدوح کو بہت فکر کرنا پڑتا تھا۔ لیکن بوجہ تجربہ کاری اور قدرتی ہوشیاری کے اس دورہ کو بھی نہایت خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچایا اور اقوام وزیری کے فرقہ جات کے دل میں صاحب ممدوح کا رعب داب ومحبت بوجہ احسن جائے گزین ہوئی۔ اگرچہ اب تک سر رابرٹ کو سرکار کی طرف سے پورے لارڈ کا خطاب نہیں ملا تھا مگر وزیری وشیرانی وغیرہ فرقہ جات شمالی سرحد بلوچستان نے ان کو لارڈ صاحب پکارنا شروع کیا تھا۔ بیشک سر رابرٹ کا رعب داب اور طریق تمدن اس قسم کا تھا کہ لاٹ صاحب کر کے پکارا جانا غیر موزون نہیں تھا بلکہ زیب دیتا تھا۔ بسال ۱۸۹۱ء چونکہ کچھ اور پر ایک سال ہو چکا ہے کہ ژوب میں صاحب پولٹیکل ایجنٹ بمعہ کچھ فوج کے واسطے انتظام مذکورہ چھوڑے گئے تھے اور شیرانی لوگ جو ژوب اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کی سرحد پر کوہستان میں رہتے تھے۔ حاضر نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ دونوں طرف کچھ تکلیف دینا شروع کیا۔ اسی طرح دوست محمد و بنگل خان بٹیا اس کا منجملہ خاندان سردار خیل کاکڑ ژوب کے باعث نزاع خانگی علاقہ ژوب سے فرار ہو کر درمیان سرحد افغانستان اور ژوب جا کر رہے تھے اور رعایا ژوب کو کسی قدر تکلیف پہنچاتے تھے اس واسطے صاحب ممدوح نے سرکار سے درخواست کی کہ ایک دستہ فوج کا جہت درست کرنے انتظام اقوام شیرانی و دوست محمد و بنگل خان مذکور کے اس کو دیا جاوے کہ خود بسر موقع جاکر انتظام کریں گے چنانچہ ایک دستہ فوج زیر کمان جنرل سر جارج وائیٹ صاحب جو فی الحال کمانڈر ان چیف تمام انڈیا کے مقرر ہوئے ہیں۔ ہمراہ سر رابرٹ کے تیار ہوا شروع اکتوبر ۱۸۹۰ء اس دورہ پر براہ ہندوباغ روانہ ہوئے۔ اگرچہ دوست محمد و بنگل

Marfat.com

مذکور فرار ہو گئے مگر تمامی سرحد ژوب کی جو جانب غرب افغانستان سے ملحق تھی۔ یعنی مشہور ندی کوندر تک دورہ کیا اور اس حصہ ژوب کے لوگ جو دوست محمد و بنگل کی تعدی سے تنگ آئے ہوئے تھے۔ ان کو تسلی دی اور بمقام فورٹ سنڈیمن پہنچکر اول اقوام شیرانی کو شرائط نامہ بھیج کر واسطے حاضر ہونے کے پیغام بھیجا۔ جب وہ حاضر نہ آئے تب ان کے ملک پر چڑھائی کی۔ آخر الامر سب معتبران شیرانی حاضر ہو گئے اور شرائط انجام کو منظور کیا قریب دو ماہ اس دورہ پر رہے جب کہ یہ دورہ ختم ہوا پھر جانب جنوبی حصہ بلوچستان کیچ مکران کی طرف عزم کیا۔ چنانچہ شروع ماہ دسمبر ۱۸۹۰ء بمقام کراچی پہنچکر بمعہ معمولی اسکوارڈ کے اول لس بیلہ میں گئے۔ وہاں سے سیدھا پنجگور میں گئے۔ قریب دو ہفتہ وہاں قیام کر کے جو جو تنازعات فیما بین ملازمان خانصاحب و سرداران نوشیروانی و گچکی کے تھے۔ ان کا فیصلہ کیا اور پھر براہ بلیدہ کیچ میں آئے وہاں بھی قریب ایک ہفتہ قیام کیا جو جو امور فیصلہ طلب تھے ان کا فیصلہ کیا۔ پسنی سے جو ایک پرانا بندر بلوچستان کا تھا۔ جہاز پر سوار ہو کر شروع فروری ۱۸۹۱ء کو واپس کراچی میں پہنچے۔ واضح رہے کہ اگرچہ ملک مکران کا برائے نام ماتحت خانصاحب والئے قلات کے تھا۔ مگر دراصل مالک اس کے سرداران گچکی تھے اور وے اپنی خانہ جنگیوں سے نہایت خستہ حال ہو گئے تھے اور باوجودیکہ ان کے بزرگان نے نصف حصہ مالیہ جات خان قلات کو واسطے حفاظت ملک خود کے دیا ہوا تھا۔ مگر خانصاحب کی طرف سے کچھ مدد ان کو نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اور وے لوگ از دست اقوام نوشیروانی نہایت تنگ آئے تھے۔ خانصاحب انتظام ملک تو بجائے خود اپنے مالیات وصول کرنے میں بھی عاجز تھے۔ .....

سرداران گچکی اور خود خانصاحب نے درخواست کی تھی کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل انتظام ملک مذکور کا اپنے ہاتھ میں لے لیویں اس واسطے صاحب ممدوح کو ضرورت معلوم ہوئی کہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ ساؤتھ ایسٹرن بلوچستان کو بمع فوج کے واسطے انتظام ملک مذکور کے پنجگور اور کیچ میں چھوڑ دیں۔ آخر ماہ فروری ۱۸۹۱ء ہنوز صاحب موصوف بمقام سیوی جلسا سپان موجود تھے کہ کیچ سے خبر زخمی ہو جانے میجر میور صاحب پولٹیکل ایجنٹ متعینہ مکران کے پہنچی جس پر صاحب ممدوح دوبارہ بمقام پسنی خود تشریف لے گئے اور بعد انتظام مناسب واپس تشریف لائے بماہ مئی ۱۸۹۱ء چھ ماہ کی خاص رخصت پر ولایت تشریف لے گئے بماہ نومبر ۱۸۹۱ء

Marfat.com

واپس تشریف لائے اور آخیر سال تک کوئٹہ میں رہے۔ سال ۱۸۹۲ء اس کمبخت سال کے پہلے ہی مہینے میں صاحب ممدوح بمقام لس بیلہ اس جہان فانی سے ہمیشہ کے واسطے کوچ کر گئے جس کا مفصل حال نیچے لکھا جاتا ہے چونکہ ملک مکران کا انتظام منوزہ بنا تھا اور صاحب ممدوح اس ملک کے انتظام کو اپنے ماتحت رکھنا نہایت ضروری سمجھتے تھے۔ اور بایام رخصت ان کے میر کمال خان پسر کلان جام عالی خان صاحب حاکم لس بیلہ کا بھی اپنے باپ سے ناراض ہو کر کوئٹہ میں چلا آیا تھا اس واسطے صاحب ممدوح کو ضروری معلوم ہوا کہ بمقام لس بیلہ خود تشریف لے جا کر فیمابین جام لس بیلہ اور پسر اس کے انجام کرائیں۔ اور سرداران گچکی وغیرہ معتبران ملک مکران اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ متعینہ مکران سے بذات خود ملیں اور مشورہ کریں اس واسطے کوئٹہ سے بمعہ لیڈی صاحبہ روانہ ہو کر تاریخ ۱۴ ماہ جنوری ۱۸۹۲ء کراچی میں پہنچے۔ ۱۸۹۲ء کو بسواری جہاز پیٹرک سٹورٹ سون میانی آئے۔ ۱۸ جنوری کو بھی وہیں مقام کیا۔ ۱۹ مقام شیخ راج اور ۲۰ اوتھل میں پہنچے۔ اس جگہ کچھ آثار بیماری کھانسی کے معلوم ہوتے تھے۔ لیکن معمولی کھانسی تھی۔ کچھ چنداں سخت نہیں تھی۔ ۲۱ تاریخ مقام تھارا پہنچے رات کو کچھ بارش ہوئی اور سخت آندھی چلی قریب نصف شب جب کہ آندھی چلتی تھی۔ خیمہ کی چوبیں کسی قدر ہلتی تھیں۔ صاحب ممدوح خلاصیوں کے پکارنے کے لئے باہر نکل آئے۔ جس سے کچھ سردی لگ گئی۔ اس واسطے اس دن فجر کو علی الصباح روانہ نہ ہوئے۔ لیکن بعد حاضری کھانے کے ۲۲ جنوری مقام پیر تھارا پہنچے۔ بتاریخ ۲۳ جنوری خاص بیلہ میں داخل ہوئے بڑی دھوم دھام سے استقبال اور سلامی ہوئی۔ جام صاحب کی فوج میں اتر کر ملاحظہ کیا اور دن بھر کام میں مصروف رہے شام کو شہر میں جا کر چراغاں کا جو اس رات صاحب ممدوح کی خاطر جام صاحب نے کرایا تھا ملاحظہ فرماتے رہے رات کو کھانا کھا کر جیب خوابگاہ میں گئے۔ بیمار ہو گئے ۲۴ و ۲۵ تاریخ بخار میں رہے۔ چونکہ کیمپ صاحب موصوف کا نشیب جگہ کنارہ ندی پر لگا ہوا تھا۔ خیال ہوا کہ باعث نمدار ہونے زمین کے بخار ہو گیا ہے اس واسطے بصلاح ڈاکٹر فلرٹن صاحب رزیڈنسی سرجن کے اوپر کی طرف جہاں خشک زمین تھی۔ کیمپ بدلا گیا۔ صاحب کو چارپائی پر اٹھا لے گئے۔ بتاریخ ۲۶ بوقت فجر طبیعت میں کسی قدر آرام تھا۔ اسی دن مجھ کو بلایا۔ ہنس کر فرمایا کہ کل ہم نے ایسا سمجھا تھا۔ کہ شاید ہم بھی بشل سرکور سنیٹ جان صاحب کے اس دنیا سے کوچ کرتے ہیں۔ اگر جیپتان

Marfat.com

ہمارے ساتھ بھی ایسا کرے گا۔ تو پھر کوئی صاحب بلوچستان کی ایجنسی پر خوش ہو کر نہیں آوے گا۔ پھر کاروبار کی بابت ذکر کرتے رہے اور فرمایا کہ افسوس ہے کہ کچھ کے سردار لوگ دور سے ہمارے ملنے کے واسطے آئے ہیں۔ اور ہم ان کو نہیں دیکھ سکے اور بہت باتیں ملک مکران کے متعلق فیصلہ طلب تھیں۔ ہم نے ان کو تسلی دی کہ آپ فکر نہ کریں جو جو امورات متعلق مکران فیصلہ طلب ہیں۔ ہم نے فہرست بنائی ہے آپ کے فسٹ اسسٹنٹ کپتان اسٹرٹن صاحب پولٹیکل ایجنٹ مکران لفٹنٹ میکڈانلڈ صاحب کے ساتھ بیٹھ کر سب باتوں کی تجویز کر لیویں گے۔ جب آپ بالکل "تندست ہو جاویں گے۔ صرف مختصر آپ سے بعضے امور کی بابت حکم لیا جاوے گا۔ آپ اس کی بابت کچھ فکر نہ کریں اور سب سردار لوگ آپ کی بیماری کی حالت دیکھ کر نہایت فکر میں ہیں ان کو آپنے دیر تک رہنے کا چنداں فکر نہیں ہے۔ صرف یہ فکر ہے کہ آپ جلدی اچھے ہو جاویں۔ اسی دن شام کو پھر صاحب ممدوح کو سخت بخار ہو گیا۔ رات بھر بخار میں رہے بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور قریب بارہ بجے دن کے پھر ہم کو بلایا اس وقت بخار کا سخت زور تھا اس وقت یہ کلمات فرمائے۔ مائے صاحب ہم ماخوذ ہو گیا ہے ہم جال میں پھنس گیا ہے اس وقت بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں کسی کے اوپر کیا ایسا ظلم ہوا ہے کہ ہم کو ایسی تکلیف ہو رہی ہے۔ آخر کا وقت بڑا مشکل ہوتا ہے دیکھو کہ کسی کے اوپر کچھ ظلم نہ ہووے۔" اس قسم کے چند کلمات کہے اور دو تین دفعہ آہ سرد نکالی۔ فی الحقیقت اس وقت صاحب کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔ کہ بخار کا بہت زور تھا اور بیچینی تھی۔ بہت دیر تک میں ان کے ساتھ بیٹھا رہا اور تسلی دیتا رہا۔ مگر معلوم ہوتا تھا کہ صاحب اپنی موت کو جان چکے ہیں۔ اور دوامی جدائی کی باتیں کر رہے ہیں۔ اسی دن لیڈی صاحبہ نے ایک اور ڈاکٹر کراچی سے منگوانے کی تجویز کی۔ چنانچہ جام صاحب نے برابر کراچی تک ڈاک لگا دی۔ اور جو کچھ دوائی ڈاکٹر فلرٹن صاحب کو کراچی سے منگوانی ہوتی ڈاک کا ایسا انتظام تھا کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر پہنچ جاتی۔ نیز ایک پارٹی فوج کی پنجگور سے اس طرف آنے والی تھی۔ اس کے ساتھ ایک یورپین ڈاکٹر تھا۔ اس کے واسطے ڈاک لگائی گئی اور میر یوسف خان کرد لیسر سردار الہڈینہ خان کرد جو ہمراہ کیمپ تھا خود چٹھی لے کر آٹھ گھنٹے میں قریب پچاس میل پہ ڈاکٹر صاحب کو پہنچائی۔ مگر ڈاکٹر صاحب بتاریخ ۲۹ ماہ مذکور قریب دو پہر دن کے پہنچے جو اس وقت صاحب ممدوح سخت حالت میں پہنچ چکے تھے بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۹۲ء قریب دو گھنٹہ پیشتر رحلت فرمانے کے سب سرداران اور دوستان کو واسطے آخری ملاقات کے یاد فرمایا

Marfat.com

سب سے پہلے میں بشمول جام عالی خان حاضر ہوئے۔ اس وقت صاحب ممدوح کی حالت قریب المرگ پہنچ چکی تھی۔ دم چڑھ گیا تھا۔ بول بھی بمشکل سکتے تھے۔ تاہم جب ہم دونوں پہنچے اور جام عالیخان نے کہا کہ صاحب کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ کیا یہ حال ہے۔ جو دیکھ رہے ہو اور ہاتھ سے سلام کیا اور کہا کہ اب ہم رخصت ہوتے ہیں اور ہم کو بھی یہ فرمایا کہ رائے صاحب۔ اب ہماری آخری ملاقات ہے۔ سب کو ہمارا سلام دو۔ جام عالیخان تو افسوسناک حالت دیکھ کر واپس اپنے مکان کو چلا گیا۔ اور میں اسی جگہ صاحب کے پاس بیٹھا رہا۔ قریب آدھا گھنٹہ اور بیٹھا مگر پھر صاحب کی حالت لمحہ بہ لمحہ زیادہ کمزور ہوتی جاتی تھی۔ آخر بحکم ڈاکٹر صاحب ہم لوگ سب باہر چلے گئے۔ لیڈی صاحبہ اور ڈاکٹر صاحب نے آخری دم دیا اس وقت جو رنج لیڈی صاحبہ کو یا رفیقان صاحب ممدوح بلکہ تمام کیمپ کو ہوا۔ بیان اس کا تحریر سے باہر ہے قریب تمام براہوی کیمپ چنانچہ سرداران وغیرہ نے اس رات روٹی نہیں کھائی تھی۔ بتاریخ یکم فروری ۱۸۹۲ء کو تجہیز و تکفین صاحب ممدوح کی اس موقعہ پر جو جہاں سال ۱۸۸۹ء میں صاحب ممدوح کا کیمپ تھا اور جہاں بتقریب گدی نشینی جام عالیخان کے بڑا عالیشان دربار کیا تھا۔ عمل میں آئی۔ جنازہ کے ساتھ فوج سہراہی سکوارڈ اور فوج جو پنجگور سے اتفاقیہ تبدیل ہو کر آئی تھی اور فوج جام صاحب کی اور سرداران کیچ پنجگور وغیرہ ہمراہ تھے۔ اچھے شان و شوکت سے جنازہ قبرگاہ تک پہنچایا گیا۔ اور بموجب دستور اور رواج مذہب عیسائی کے صاحب لوگوں نے انجیل پڑھی اور قبر میں داخل کیا اس وقت قریب ایک ہزار نفری خورد و کلان قبرستان تک گئے تھے سب کی حالت ایسی تھی کہ مارے غم کے سب کے چہرے اداس ہو رہے تھے۔ جن لوگوں نے سال ۱۸۸۹ء میں اسی موقعہ پر جہاں اب سر رابرٹ کی قبر بنائی جاتی تھی۔ شاہانہ دربار صاحب ممدوح کا بروز گدی نشینی سردار جام عالیخان کے دیکھا تھا وہ نہایت ہی حیرت میں تھے کہ ایک دن اس موقعہ پر رابرٹ شیر کے موافق گرج گرج کر اپیل دے رہے تھے یا آج اسی موقعہ پر زمین دفن کئے جاتے ہیں۔ درحقیقت یہ دنیا سراسر فانی ہے اور اس چرخ نیلوفری نے چندیں نامور زیر زمین دفن کئے ہیں۔ جن کا اب نشان بھی باقی نہیں ہے۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بلوچستان میں نہایت نامور اور ہر دلعزیز تھے۔ صاحب ممدوح قریب آٹھ برس ضلع ڈیرہ غازیخان میں جو وہ بھی ایک حصہ بلوچستان کا ہے۔ ڈپٹی کمشنر رہ چکے تھے اور سال ۱۸۷۵ء سے ۱۸۹۲ء تک قریب اٹھارہ سال خاص بلوچستان میں بعہدہ ایجنٹی رہ چکے تھے اور ابتداء میں تمام بلوچستان کے

Marfat.com

کرنل سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر کے۔سی۔ایس۔آئی

COL SIR ROBFRT SANDEMAN. K.C.S.I.

Marfat.com

انتظام کی بناء پر بدست خود کر لی تھی - اس واسطے صاحب ممدوح کو قریب بلوچستان کے لوگ تمام خورد و کلان جانتے تھے۔ جب یہ خبر فوتیدگی صاحب ممدوح کی ملک میں مشہور ہوئی تمام بلوچیان نے نہایت رنج اور افسوس ظاہر کیا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ جس طرح بلوچ براہوئی لوگوں نے اپنے خان میر نصیر خان کلان کی فوتیدگی پر کہ وہ نہایت سپہ دلعزیز خان قلات ہو گزرے ہیں۔ افسوس ظاہر کیا تھا اسی طرح سر رابرٹ کی فوتیدگی پر افسوس ظاہر کیا۔ قریب آخیر ماہ فروری ۱۸۹۲ء جلسہ اسپان بمقام سبوی ہونیوالا تھا جس میں سر رابرٹ کے دربار کرنے کی سب کو امید تھی۔ سر رابرٹ کے اس دنیا سے کوچ کر جانے کے سبب اگرچہ جلسہ اسپان معمولی طور پر ہوا۔ لیکن وہ لطف نہیں تھا جو سر رابرٹ کی موجودگی میں ہوتا۔ مسٹر بارنس صاحب بہادر ریونیو کمشنر بلوچستان نے جو پہلی مدت تک سر رابرٹ کے پرسنل اسسٹنٹ بھی رہ چکے تھے اور اس وقت قائمقام ایجنٹ گورنر جنرل تھے۔ سر رابرٹ کی ماتم داری کا دربار کیا جس میں سرداران بلوچستان نے سر دربار سر رابرٹ کی فوتیدگی کا نہایت درجہ رنج و افسوس کیا اور تمامی سرداران بلوچستان اس بات پر کوشش ہوئی کہ سر رابرٹ کے نام پر بلوچستان میں ایسی یادگار قائم کی جائے جو ہمیشہ کے واسطے بلوچستان میں نشان بنا رہے۔ اس پر چندہ جمع کرنے کی تجویز ہوئی چنانچہ لسٹ کھلنے پر قریب دو گھنٹہ میں قریباً ۱۵۰۰۰ء چندہ سرداران و معتبران و اہلکاران وغیرہ نے اپنے نام لکھ دیا اور قرار پایا کہ تمام علاقہ میں نوٹس دیا جاوے بہت لوگ اپنی خوشی سے اس کام میں شریک ہوں گے۔

سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے ماتمی دربار سبوی میں جو فہرست چندہ واسطے تعمیر یادگار صاحب ممدوح کھولی گئی تھی جس کی تعداد مبلغ ۱۸۰۰۰ء تک روز اول پہنچ گئی تھی اسی طرح چلتے چلتے تعداد چندہ کی صرف بلوچستان کے باشندگان کی طرف سے کیا سرداران براہوئی بلوچ کیا اہلکاران سرکاری کیا معتبران شہر کوئٹہ و سبوی ہر خاص و عام از قوم ہندو و مسلمانان و پارسی بخوشی خود ہر ایک نے ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کار خیر میں شامل ہونا سعادت خود تصور کیا ان کی تعداد ستر ہزار روپیہ تک پہنچ گئی جو علاوہ اس کے قریب تیس ہزار روپیہ کا سرکار عالیہ نے بلوچستان کی آمدنی سے دینا منظور فرمایا قریب ایک لاکھ روپیہ کے مصارف سے ایک عالیشان مکان بمعہ باغ بنام یادگار سنڈیمن جو گرمی کے موسم میں سرکاری دفاتر کے رہنے سے شان و شوکت دربار دلعزیز صاحب ممدوح معلوم ہو سکتی ہے زیب

Marfat.com

سرداران ورئیسان ضلع ڈیرہ غازی خان نے از خود بہت روپیہ چندہ جمع کرکے بمقام سنزہ قلات کہ جہاں صاحب ممدوح نے پہلی بنا دجرگہ کی قائم رکھی تھی جرگہ ہال تعمیر کیا اور سنڈیمن جرگہ ہال نام دیا۔ وفات صاحب ممدوح پر سرکار عالیہ ہند کی طرف سے گورنمنٹ گزٹ میں اور پبلک کی طرف سے اخبارات ہندو انگلینڈ میں جو مضامین دربارہ تعریف حسن خدمات صاحب مشارالیہا ور افسوس مرگ ناوقت اور وفات ناگہان صاحب موصوف پر مطبوع ہوئیں اگر سب کو جمع کرکے اس باب میں چھپوایا جائے ایک بڑی کتاب بن جاوے گی۔ نمونہ کے واسطے صرف کراچی اخبار میں جو نامہ نگار نے اس وقت ایک نوٹ چھپوایا تھا جس میں کہ حال ابتداء میں آنا ہندوستان میں اور خاندان وغیرہ صاحب ممدوح کا بھی درج ہے۔ ترجمہ اس کا علیحدہ شامل کرتا ہوں۔

اس وقت سے آج دن تک اخبارات میں اور سرکاری خط و کتابت میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کی پالیسی کی بابت از حد تعریف کی جاتی ہے۔ خصوصاً جب ہندوستان کی کسی سرحد پر کوئی بحث چھڑتی ہے ضرور سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کی پالیسی یاد آتی ہے عوام الناس ساکنان بلوچستان اور ڈیرہ غازیخان و سرحد سندھ ضلع جیکب آباد صاحب ممدوح کے نام کو اکثر نہایت عزت و شوق سے یاد کرتے ہیں۔ اگرچہ صاحب محتشم الہہ کے بیوقت و ناگہانی فوت سے تمامی احباب خیرخواہان صاحب ممدوح کو سخت رنج ہے مگر ساتھ ہی کسی قدر تسلی کی بات ہے کہ صاحب ممدوح ایسا نام چھوڑ گئے ہیں کہ جب تک دنیا قائم ہے تواریخ میں اور عوام الناس میں ان کا نام یادگار رہے گا۔ بقول اس مصرعہ۔

نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت

نوٹ از اخبار فری نکس بابت مرحوم کرنل سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر کے سی ایس آئی ایجنٹ گورنر جنرل و چیف کمشنر بلوچستان مورخہ ۶ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء

Marfat.com

ہاؤس آف کامنز میں فرقہ بازی کے جھگڑوں اور تنازعات پر اسقدر توجہ اور طوالت کی جاتی ہے کہ جس سے فوائد بادشاہت کو اکثر نقصان پہنچتا ہے۔ اور جس قدر لحاظ فوائد مذکور کا ہونا چاہیئے وہ نہیں کیا جاتا۔ پس اس صورت میں کچھ تعجب نہیں ہے کہ برٹش رعایا کو کونسل کے ان ممبران کی بابت جنہیں فرقہ بازی کے جھگڑوں میں ناپائدار کامیابی حاصل ہوئی ہو۔ اکثر بہت کچھ واقفیت ہے۔ بہ نسبت ایسے افسران کے جن کی نمایاں کارگذاریوں سے تاج شاہی میں نئے نئے جواہرات آویزاں ہو جاتے ہیں۔ ایڈیٹران روزانہ انگریزی اخبارات نے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب جیسے افسر کی، وفات پر جن میں پرانے زمانہ کی شجاعت اور دلیری کا مادہ بھرا ہوا تھا ایک کالم بھی لکھنے سے پہلوتہی کی درحالیکہ ان میں مدام کئی کالم فضول ناٹک کے ایکٹران و مذہبی فصاحت درج ہوتے ہیں۔ سلطنت عظیم برطانیہ کی وسعت جس کی نظیر تواریخ دنیا میں نہیں ملتی بغیر رکاوٹ کے روز افزوں ہے نئے نئے ملک فتح ہو کر برابر زیر اور تابع کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس ناٹک میں جو خاص ایکٹر ہیں اخبارات میں ان کے نام پر اکثر کم توجہ کی جاتی ہے۔ ان کی فتوحات وسیع سلطنت کے دور دور کے کونوں میں واقعہ ہوتی ہیں اور انگریزی مطبع کی تیز روشنی ان دور دراز ملکوں تک صرف دھندے پن سے ہی پہنچ سکتی ہے۔

شروع سال حال میں جب کہ تمام سلطنت شاہی خاندان کے ایک ممبر کی رحلت کے سبب ماتم میں تھی ایک افسر برطانیہ سرکاری خدمت بجالاتا ہوا۔ بحین دورہ جنوبی بلوچستان اس دنیا سے چل بسا۔ جس کی موت کو انڈیا گزٹ نے بموجب بدقسمتی مشتہر کیا۔

رابرٹ گروس سنڈیمن میجر جنرل آرٹی سنڈیمن متعلق فوج احاطہ بنگال ضلع پرتھ شائر کے ایک مشہور خاندان سے تھے۔ وہ ۱۸۳۵ء میں پیدا ہوئے تھے اور سینٹ اینڈریوز اور پرتھ میں انہوں نے تعلیم پائی تھی۔ ہندوستان میں ملازمت کا حکم حاصل کر کے وہ ۱۸۵۶ء میں بنگال نیٹو انفنٹری نمبر ۱۴ میں شامل ہوئے پلٹن مذکور اس وقت ان کے باپ کے زیر کمان تھی۔ بعد میں ان کو یورپین پلٹن نمبر ۴ میں تبدیل کیا گیا اور بایام بغاوت ۱۸۵۷ء وہ سکھ رسالہ نمبر ۱ میں تھے جو اس وقت کالم متعینہ اودھ کا جزو تھا۔ صاحب موصوف کانپور کی لڑائی میں موجود تھے اور محاصرہ اور لکھنو کی فتح میں بھی شامل تھے اس موقعہ پر وہ سخت زخمی ہوئے تھے۔ فی الواقع رپورٹ ہو چکی تھی کہ صاحب موصوف جان بحق

Marfat.com

ہو گئے ہیں۔ اور دوسرا صاحب ان کی بجائے رجمنٹ کا ایڈجوٹنٹ ہو کر بذریعہ گزٹ مشتہر ہو چکا تھا۔ جب سنڈیمن صاحب شفایاب ہوئے تو وہ نوکری پر شامل ہونے کے واسطے حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے اپنے اصلی عہدہ کا دعویٰ کیا۔ دیگر افسران اس امر سے متعجب ہوئے۔ اور اس امر کی کورٹ جنرل صاحب ہند کو رپورٹ ہوئی اور فیصلہ ہوا۔ کہ چونکہ عہدہ ایڈجوٹنٹ پر ہو چکا ہے لفٹننٹ سنڈیمن صاحب کو ان کے دلاسہ اور دلجوئی کے واسطے پنجاب کمیشن میں اسسٹنٹ کمشنری دی جاوے ان ایام میں فوجی افسران عہدہ ہائے سول کے واسطے بہت خواہشمند تھے اور پنجاب میں تین آسامی خالی ہونے پر ایک فوجی افسر کو دی جاتی تھی ۱۸۵۹ء سے صاحب موصوف اضلاع سرحد پر مختلف عوامد پر تعینات رہے اور امبیلا کی لڑائی میں انہوں نے ایک باغی سردار کو گرفتار کیا اور اس کے صلہ میں گورنمنٹ کا شکریہ ان کے پاس بھیجا گیا۔ پھر وہ بعہدہ ڈپٹی کمشنری ڈیرہ غازیخان مترقی ہوئے اور گیارہ برس تک وہ اس ضلع کے چارج میں رہے۔ اس عہدہ سے پھر وہ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان بنائے گئے وصولی مالیات اور عدالت گستری کے علاوہ ان کے فرائض ایسے تھے جن کے سبب ان کو اقوام سرحدی سے تعلقات رکھنے پڑتے۔ اور ان کے ضلع کی سرحد پر تمام پنجاب فرنٹیئر کی نسبت زیادہ امن اور آرام ہو گیا۔

جنوب کی طرف صوبہ سندھ واقعہ تھا۔ سر ولیم میری وید صاحب کمشنر ضلع مذکور کراچی میں رہتے تھے اور ان کے نامور مددگار جنرل جیکب صاحب بمقام جیکب آباد تعینات تھے۔ سرحد پر آمد و رفت بند تھی۔ اور علاقہ سرکار سے باہر کا ملک علاقہ غیر سمجھا جاتا تھا اور اقوام باشندہ علاقہ مذکور سے تعلقات پیدا کرنے کی سخت ممانعت تھی اور عہدہ داران کے واسطے سرخ لکیر کے پار جانا گویا ملازمت سے قطع تعلق کرنا تھا۔ بلوچستان اس علاقہ کا نام تھا۔ جس کے شمال میں افغانستان ہے۔ جنوب میں بحر عرب مغرب میں فارس اور مشرق میں سندھ ہے یہ تمام ملک برائے نام خان قلات کے زیر حکومت تھے اور سرداران بلوچی اور اقوام اس کو اپنا حاکم مانتے ہیں۔ مگر یہ تابعداری اصلی نہ تھی۔ صرف برائے نام تھی، کیونکہ مدام فساد اور خونریزی جاری تھی اور خان قلات برٹش گورنمنٹ کی مدد کے بغیر سرداران کو زیر نہیں رکھ سکتا تھا۔ ملک میں برابر خان اور اقوام کی باہمی لڑائی۔ کشت و خون لوٹ مار اور حملہ آوری جاری تھی۔ خان کے ساتھ خط و کتابت وغیرہ از جانب

Marfat.com

گورنمنٹ بذریعہ پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ اپر سندھ فرنٹیئر متعینہ جیکب آباد ہوا کرتی ہے۔

منجملہ نیم مہذب بلوچ فرقوں کے دو قومیں یعنی مری اور بگٹی جو نہایت وحشی اور طاقتور تھے سلیمان کوہ پر رہتے ہیں جو سرحد علاقہ سرکار سے ملحق ہے۔ مری کے اپنے مقولہ ذیل سے اس کے چال چلن کا اندازہ ہو سکتا ہے "نیم اپنے سب ہمسایوں کے دشمن ہیں اور ہم کسی سے بھلائی نہیں کرتے اور کوئی ہمارا خیر خواہ نہیں ہے۔ پس ہم ان پر چاروں طرف جھگڑہ فساد برپا ہونے میں مدد دیتے ہیں۔ اور کوئی ہمسایہ ہمارا دوسرے کی آزار رسانی کے واسطے ہمارے علاقہ سے گذرنا چاہتے۔ ہم اس کو گذرنے دیتے ہیں۔ ہم کو پرواہ نہیں اگر کسی فریق کو نقصان پہنچے یا تباہ ہو۔ کیونکہ ہم کو ہر حالت میں جیتنا ہے"

بگٹیوں کی یہ بات زبان زد عام ہے کہ علاقہ سندھ میں ایک دھاوا کیا تھا اور پندرہ ہزار مال مویشی وہاں سے پکڑ لائے تھے، ۱۸۶۷ء میں قریب ایک ہزار مری اور بگٹی نے ہرنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان علاقہ پنجاب پر دھاوا کیا تھا اور انہوں نے چند بستیوں کو جلا دیا تھا۔ کپتان سنڈیمن صاحب نے ان کو پسپا کیا اور ان کے بہت آدمی مارے گئے اور صاحب ممدوح نے پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ جیکب آباد کو تحریر کیا کہ نقصان رعایا علاقہ سرکار کا معاوضہ وہ خان قلات سے وصول کر کے بھیج دیوے جواب میں صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ نے لکھا کہ خانصاحب کی حکومت صرف برائے نام تھی۔ اور وہ اپنی اقوام بلوچی کا انتظام نہیں کر سکتا تھا۔ اور یہ کہ افسران پنجاب کو دھاوا مروم بلوچ کے رد کنے کے واسطے اپنی ہی سرحدی چوکیات سے کام لینا چاہیئے تس پر کپتان سنڈیمن صاحب نے اقوام سے براہ راست خط و کتابت کی اور یہ انتظام اپنے ہی ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے سرداران کو دلاسہ دے کر اپنے سلام اور ملاقات کے واسطے منگوایا اور عام دربار میں ان سے مبادا انتظامی کے روکنے پر بحث کی۔ یہ بات بنی نوع انسان کی ذات میں ہے کہ دوسروں کے واسطے بلا لینے مزد کوئی کچھ نہیں کرتا۔ اور یہ عادت افغان اور بلوچ میں خاص کر کے مروج ہے۔ کہ اگر اس کے واسطے کچھ نہ کیا جاوے تو وہ آپ کے واسطے کچھ نہ کریگا۔ پس اگر ہم خواہش کریں کہ فرنٹیئر مقوم کا آدمی ہمارے واسطے کچھ کرے تو پہلے لازم ہے کہ ہم اسکے واسطے کچھ کریں۔ اسلئے نوجوان کپتان صاحب نے اول ہی اول اس جگہ قدرتی دانائی سے ملازمت لیوی کا سلسلہ قائم کیا۔ جوان کو بعد ازاں برے

Marfat.com

بڑے نمایاں فائدوں کا باعث ہوا قوم کے سرکردگان یا مقدمان میں روپیہ تقسیم کیا گیا تاکہ وہ اپنے اپنے فرقوں پر زیادہ قادر ہو جاویں اور بے ضبط و سرکش انسان کو اچھی طرح اپنے ضابطہ میں رکھ سکیں اور روپیہ یعنی تنخواہ پاکر سرحد پر امن قائم رکھیں اور اسکو اپنا فرض سمجھیں اور تن دہی کریں۔ اسکے واسطے اسکو چند سوار اور پیادہ آدمی سرحد پر رکھنے پڑھتے تھے جب کبھی واردات ہوتی تو تنخواہ لیویز بند نہ کی جاتی تھی بلکہ اسکو بحال رکھکر مقدمان کو مجبور کیا جاتا تھا کہ اصل مجرمان کو حاضر لاویں اور پھر ان ملزمان کو جرگہ میں پیش کیا جاتا تھا اور بموجب رواج قوم مذکورہ کے اس کو سزا دیجاتی تھی۔ یہ دونوں قومیں تب سے صرف علاقہ سندھ میں دھاوا لے جاتیں مگر حکام پنجاب سے انہوں نے اپنے اقرار کا پورا پورا ایفا کیا۔

والئے قلات کے ساتھ جو بلوچستان کا برائے نام حاکم تھا اور مجمع براہوئی کا سرکردہ تھا سرکار برطانیہ کے چند عہدنامہ جات ہو چکے تھے۔ عہدنامہ جات ۱۸۴۳ء ۱۸۵۴ء کی سالانہ وظیفہ نقدی کے عوض جو سرکار سے خانصاحب کو ملتا تھا۔ تجارت کا رستہ کراچی سے جنوبی بلوچستان تک کھل گیا۔ اور تار برقی کنارہ بحر عرب پر درمیان ممالک ہند و فرنگستان کے لگائی گئی۔ مگر ریاست کے اندر بدستور پرانی بغاوت پھیلی ہوئی تھی۔ اور جب خان قلات نے قلمی فوج بھرتی کرنی شروع کی اور معافیات مردم براہوئی کی ضبط کرلیں اور بجائے کونسل براہوئیان سرداران و جھلاوان کے میر مجلس و پریذیڈنٹ ہونیکے خلاف دستور قدیم اس نے حاکم مختار کل بننا چاہا تو معاملہ خطرناک ہو گیا۔ اقوام مری اور مگٹی فوراً اس کے برخلاف لڑائی کے واسطے آمادہ ہو گئے۔ سر ولیم میری ڈیرہ نے سرحد پر شورش اور لوٹ مار کے انسداد کے واسطے تجویز کیا کہ سرداران بغاوت پیشہ کو زیر کرنے اور انسے اسلحہ لے لینے کے واسطے خانصاحب کو فوج کی مدد دی جاوے مگر گورنمنٹ ہند اس سخت کارروائی کے برخلاف تھی علی الخصوص بدیں وجہ کہ پنجاب گورنمنٹ نے کپتان سنڈیمن صاحب کی رائے سے صلاحیت کی پالیسی پیش کی تھی اور گورنمنٹ موصوف نے اس امر پر زور دیا تھا۔ کہ خان قلات محض مجمع بلوچیہ کا ایک سرکردہ بطور مختار و وکیل کے تھا۔ پنجاب گورنمنٹ نے نیز ظاہر کیا کہ تاوقتیکہ تنازعات فیما بین خان قلات و سرداران فیصلہ ہو کر پرانے رواج اور دستور کا عمل درآمد نہ ہو دیگر کارروائی سے فائدہ حاصل نہ ہوگا اور کہا کہ اقوام بلوچستان پر اعتبار ہو سکتا تھا کہ قدیمی رواج کی رو سے وہ فیصلہ کریں گے چونکہ کپتان سنڈیمن صاحب کو مری و مگٹی کیساتھ عہدنامہ کرنے سے کامل کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اس لئے ان کو ہی حکم دیا گیا کہ وہ سلسلہ کوہ سلیمان کے اندر جا کر تنازعات کے بند کرنیکی کوشش کریں اور وہاں کے موجودہ حالات کی رپورٹ دیویں۔

Marfat.com

سنڈیمن صاحب کو یہ عمدہ موقعہ ہاتھ آیا اور انہوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ان کو اپنی طاقت کا اندازہ معلوم تھا اور ان کو اپنے اوپر اور اپنی راست بازی اور انصاف پر پورا اعتماد تھا۔ سنڈیمن صاحب شجاعت و سخاوت و دلیری کا ایک نمونہ تھا۔ جس کی نظائر پرانی تاریخ میں پائی جاتی ہیں مثلاً کے صاحب نے اپنی تواریخ مفسدہ دہلی میں ہر دو لارنس صاحبان جو چیف کمشنران پنجاب اور اودھ ہو گذرے ہیں یوں لکھا ہے "صاحب بہادر نواب مستطاب گورنر جنرل ہند کو ان دونوں پر پورا اعتبار تھا۔ ان کی دلیری پر پورا یقین تھا۔ ان کی وفاداری پر کامل اعتماد تھا۔ اور انکی لیاقت حکمرانی پر بھروسہ واثق تھا۔ اور سب سے زیادہ وجہ ان کے محل اعتبار ہونے کی یہ تھی کہ وہ ذمہ داری کے کام کرنے کی دل سے آرزو اور خواہش رکھتے تھے۔ ایسی خواہش صرف اپنی اندرونی تعمیل ایک اندرونی قدرتی آواز یا ہدایت کے ہے طاقت ور آدمی دوسرے کام کو ہاتھ میں لینے اور سرانجام کرنے کے واسطے شوق سے آگے قدم رکھتا ہے جس کو کم دل آدمی ہاتھ ڈالنے سے خوف کھاتے ہیں" کپتان سنڈیمن صاحب اپنی دلی توکل اور بھروسہ سے مسلح ہو کر دلیرانہ پہاڑ کے اندر داخل ہو گیا جو اس کی کامیابی کا صحیح راستہ تھا اس کی زندگی اس آدمی کے اپنے ہاتھوں میں تھی۔ کیونکہ اس کے ساتھ تھوڑی تعداد کا قابل اعتبار نیٹو اسکوارڈ تھا۔ شب و روز سفر کرتے کرتے براہ بولان مستونگ میں داخل ہوئے۔ ان کا راستہ ایسی گھاٹیوں سے گذرا جن کو محکمہ پیمائش کے افسران دوزخ کی مثال بتلاتے ہیں۔ اچانک دارالخلافہ خانصاحب میں پہنچ کر انہوں نے فریق ہا متنازعہ کنندگان کے درمیان ثالث کے طور پر صلاحیت کرنے کی ذمہ داری اٹھالی صاحب موصوف کا مشن کامیاب ہوا انجام و صلح کر کے صاحب ممدوح ایک پیغام از جانب والئے قلات لیکر وائسرائے صاحب کی خدمت میں واپس گئے جس کا مطلب خانصاحب کی طرف سے درخواست معافی مضی ما مضیٰ کا عرض کرنا تھا آخر الامر گورنمنٹ عالیہ ہند نے سندھ کا تعلق تمام معاملات بلوچستان سے قطع کر دیا اور ان کو صاحب کمشنر ڈیرہ جات کے پاس منتقل فرمایا۔

۱۸۷۶ء میں میجر سنڈیمن صاحب کو پھر قلات بھیجا گیا اس مرتبہ انہوں نے از جانب گورنمنٹ ہند خانصاحب کے ساتھ عہد نامہ مقام مستونگ پر تحریر کیا۔ ایک مصنف نے عہد نامہ مذکور کو بطور سند مداخلت ملک بلوچستان ذکر کیا ہے۔ پھر وہ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان مقرر ہوئے اور وقت فوتیدگی تک اسی عہدہ پر مامور رہے۔

Marfat.com

ان کی ہمدرد اور فیاض حکومت کے نیچے علاقہ بلوچستان جو مدام خانہ جنگی اور خونریزی کا ملک تھا قیصرۂ ہند کے با امن ممالک میں سے ایک صوبہ بن گیا۔ مالیہ اس علاقہ کا سہولیت سے وصول ہوتا ہے تجارت کو ترقی ہے اور مال اور جان کی حفاظت بمثل دیگر ممالک بادشاہت مذکور کے ہے جیسا کہ درجل شاعر نے ایک فتح مند افسر کے بارے میں لکھا ہے۔ انہوں نے معاملہ رس اور خداداد ذہانت کے ذریعہ سے تنازعات متمردی اور خونریزی لڑائی کو بند کیا رعایا سے متابعت کرنا سکھلایا۔

بلوچ لوگ مضبوط البدن جفاکش اور بہادر آدمی ہیں اور ان میں بہت سے نیک خصائل ہیں انہوں نے اپنے ملک میں ہی جہاں سکندر اعظم کے وقت سے لڑائیوں کا ہنگامہ گرم رہا ہے فن سپاہ گرت سیکھا ہے اور یہ مثل سلیکہ فیلسوف کے وقت سے مشہور ہے کہ جس آدمی نے اپنی جان پر کھیلنا سیکھا ہے اس نے اس بات کی بھی تعلیم پائی ہے کہ کس صورت سے اپنے آپ کو غلام ہونے سے بچا دے چونکہ میجر سنڈیمن صاحب کو ان اقوام کے رواج اور رسومات کی جلد ماہلیٹ حاصل ہوئی اور صاحب موصوف رسوم مذکور کا بخوبی پاس فرماتے تھے۔ اس لئے وے لوگ ان کی شجاعت کے ثنا خوان تھے اور ان پر پورا بھروسہ رکھتے تھے۔ صاحب موصوف کو بھی ان لوگوں پر پورا اعتبار تھا۔ بجائے اس کے کہ ان نیم مہذب لوگوں سے حقارت کے ساتھ بمثل غلاموں کے سلوک ہوتا ان سے مصافحہ کیا جاتا تھا اور ان کے پرانے رسوم و رواج کا لحاظ کیا جاتا تھا صاحب ممدوح کو اس مسئلہ کا پورا علم تھا کہ تاوقتیکہ رعایائے علی العموم کی خیر خواہی اور نیک نیتی حاصل نہ ہو بادشاہت کو استحکام نہیں ہو سکتا۔ ان کو یہ بھی علم تھا کہ درشتی اور نرمی شرقی ولایت کے لوگوں پر کیا کیا اثر پیدا کرتے ہیں۔ اور کسی موقعہ پر ان میں سے کسی کا برتاؤ مناسب ہے اور کس موقعہ پر عقلمندانہ درشتی کی نسبت نرمی دکھلانا باعث ظلم اور غیر انصاف ہوگا۔ اگرچہ باقی ہندوستان اس وقت ایک سیلف گورنمنٹ کے لباس میں ملبوس ہے تاہم جب سے سرکار برطانیہ نے بلوچستان پر قبضہ کیا ہے اس ملک میں بہت جلد ترقی ہوئی ہے۔ خفیف دعویات کا ضلع کے ممبران جرگہ سماعت کر کے فیصلہ کرتے ہیں۔ اور اہم معاملات جن میں ایک سے زیادہ فرقوں کا تعلق ہوتا ہے۔ شاہی جرگوں میں سرداران بلوچستان سماعت کر کے فیصلہ کرتے ہیں۔ شاہی جرگہ سال میں دو مرتبہ موسم گرما میں بمقام کوئٹہ اور موسم سرما میں بمقام سبی منعقد ہوتا ہے۔ بلوچ اکثر

Marfat.com

براہوی رنگروٹ پولیس اور لیوی میں بھرتی کئے جاتے ہیں اور ان کو قلمی تنیٹو رجمنٹوں میں بھی بھرتی ہونے کی ترغیب دی جاتی ہے اس ملک کی حفاظت کے واسطے ملکی آدمیوں کو مامور کرنے سے بڑے فوائد حاصل ہوئے ہیں ۱۸۸۳ء میں ۵ ملٹری چوکیات کا کام لیویز کو سونپا گیا تھا۔ قوم کا کسی زمانہ میں میں وحشی ہونا کوئی بڑی بدنامی کا امر نہیں ہے مگر وحشی قوم کے ساتھ وحشی ہونا موجب الزام ہے اس وقت ہندوستان بھر میں بلوچ کے برابر نمک حلال اور وفادار قوم کم ہوگی اور یہ قابل یادگار تبدیلی ایک آدمی کی راست بازی حکمت عملی اور دلسوزی و تبدہی کا نتیجہ ہے جنگ افغانستان ۱۸۷۸ء میں صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے رعب سے جس قدر فوائد حاصل ہوئے شمار میں نہیں آسکتے افواج کو بجائے اس کے کہ ہر قدم پہ تکرار کر کے غیر علاقہ سے گذر کر قندھار پہنچتے ان کو معلوم ہوا کہ ملکی قومیں نہ صرف خیر خواہ ہیں بلکہ مدد وہی پہ آمادہ پائے گئے۔ علاقہ براہوئی کی پیدائش از قسم شتران بار برداری درسد حاضر کئے گئے اور بلوچوں کی مدد سے آمد رفت ڈاک وغیرہ جاری رہی گورنمنٹ عالیہ نے میجر سنڈیمن صاحب کی خدمات کا قدر کر کے ۱۸۷۹ء میں ان کو تمغہ کے سی ایس۔ ای عطا فرمایا۔

سنڈیمن صاحب کے نام نے اس قدر شہرت پائی کہ تھوڑے عرصے کے بعد رعایا کی اپنی درخواست پہ علاقہ بوری برٹش بلوچستان میں شامل کیا گیا ۹۰-۱۸۹۱ء میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب علاقہ ژوب میں صلح جو مہم پر تشریف لے گئے اور مقام اپوزئی میں ایک افسر بطور پولیٹیکل ایجنٹ برائے وصولی مالیات و انتظام نئے ضلع کے تعینات کر آئے آخری مہم ژوب قوم شیرانی کے برخلاف ۱۸۹۱ء کے آخر میں بھیجا گیا اور یہ مہم مذکور کو پوری کامیابی حاصل ہو کر تواریخ کی اس فہرست میں درج ہوئی جس میں نمایاں فرنٹیئر پالیسی کی کارروائیاں مندرج ہوتی ہیں قوم مذکور نے بغیر ایک بندوق کے فائر ہونے کے یا ایک آدمی کی جان ضائع ہونے کے متابعت منظور کی۔ کچھ بھی مقابلہ قوم نے نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ درہ گومل سے جنوب کی طرف تمام علاقہ ممالک برطانیہ میں شامل کیا گیا۔ متوطنان علاقہ مذکور اس وقت تک اپنے ہمسایگان سے ہمیشہ جنگ اور فساد میں مصروف رہتے تھے۔ اور زمینات کاشت نہ کر سکتے تھے اب ان میں امن پھیل گیا ہے اور اپنی ذمہ داری کے ذریعہ فارغ البالی سے گذران کر رہے ہیں یہ امر درست ہے کہ ایک بڑا کالم فوج کا اس مہم کے ہمراہ تھا۔ اور اس کا انتظام رسد

Marfat.com

وغیرہ صاحب پولٹیکل افسر کی حکمت اور دانائی سے خاطر خواہ طور پر ہوا۔ اگر اس مہم کا مقابلہ ان دو مہموں سے جو چند ماہ بعد میں واقع ہوئی ہیں کیا جاوے تو بڑا فرق معلوم ہوگا۔ گورنمنٹ پنجاب نے اب تک تشدد کی کارروائی بحال رکھی ہوئی تھی۔ یعنی ناکہ بندی و تعزیری مہم روک ٹوک وغیرہ اقوام شیرانی کے ساتھ عمل میں آتی تھی اگرچہ مہم میران زئی میں فوجی کارروائی قابل تعریف تھی۔ لیکن اوورریک ماؤنٹین کی مہم میں کوئی پولٹیکل کامیابی کا حاصل ہونا نہیں کہا جا سکتا۔ علاقہ ژوب اور درہ گومل کی کامیابی سے کھو دیے جانے کی یادگار قائم رکھنے کی غرض سے ازراہ قدردانی گورنمنٹ عالیہ نے اپوزئی کا نام فورٹ سنڈیمن رکھ دیا۔

شروع سال رواں میں سر رابرٹ جنوبی بلوچستان کے دورہ پر کوئٹہ سے روانہ ہوئے ان کو اثناء راہ میں زکام نے پکڑا اور بتاریخ ۲۶ جنوری مقام لسبیلہ میں وہ جاں بحق ہوئے۔

یہ اس کارگذاری کا ایک مختصر خاکہ ہے جو بغیر کہ دفتر کے خاموش سے بجا لائی گئی اور اس زندگی کا نقشہ ہے جو ملک کی خدمت میں صرف اور نذر ہوئی سب سے بڑا ایک وصف صاحب ممدوح میں یہ تھا کہ وہ دلی اور روحانی راست بازی میں لاثانی اور یکتا تھے۔ ان کی وفات نے گویا علم سیاست مدن کے میدان سے ایک نہایت مشہور اور نامور آدمی دانما کے واسطے علیحدہ کر دیا ہے کیونکہ ان کے رنگ و ڈھنگ اور مزاج کا آدمی یا ان کے برابر کی مورت اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اخبار ٹائمز میں ایک آدمی نے یوں ان کا ذکر درج کیا کہ صاحب موصوف نے امن سے بلوچستان کو فتح کیا۔ جو علاقہ انہوں نے ممالک برطانیہ میں ایزاد کیا۔ وسعت میں ملک جرمنی کے برابر ہے اور جب حقوق تقسیم ہونے کا وقت آوے گا تو تواریخ میں سنڈیمن صاحب کا نام جان لارنس اور جیمس اور رڈام جیسے نامور آدمیوں کے برابر میں درج کیا جاوے گا۔

سنڈیمن صاحب کو قیافہ شناسی کا بڑا مادہ تھا۔ ان کی عقل خداداد گواہی دیتی تھی کہ کون کون آدمی لائق اعتبار ہے ان میں کام کی طرف سرگرمی اور شوق پیدا کرا دینے کی خاصیت تھی۔ اور ان کے افسران ماتحت تعمیل احکام میں ان کو بڑھ کر مدد دیتے تھے ان کے واسطے جانفشانی سے کام کرنا عین راحت سمجھتے تھے۔ کیونکہ صاحب بہادر ہمیشہ ترغیب و تحریص کا شفقت آمیز کلمہ منہ سے نکالتے تھے اور اچھی خدمت کو تسلیم فرماتے تھے۔ قصہ مندرجہ ذیل یہ ثبوت امر بالا زبان

Marfat.com

زدِ عام ہے ایک غیر متعہد افسر جس نے عمدہ کارگذاری کی تھی۔ بلوچستان میں رہنا چاہتا تھا۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب رخصت پر ولایت کو تشریف لے جا رہے تھے اور بمبئی میں جہاز پر سوار ہونے والے تھے کہ ان کو تار خبر ملی کہ افسر مذکور کی تبدیلی دوسرے صوبہ میں کی گئی تھی سنڈیمن صاحب فوراً ریل پر سوار ہو کر کلکتہ پہنچے وائسرائے صاحب سے ملاقات کی اور افسر مذکور کی تبدیلی کا حکم منسوخ کرا دیا۔ پس ناظرین خود خیال کر سکتے ہیں کہ اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتا اور وطن سے بہت عرصہ غیر حاضر رہ کر عین وطن کو رخصت ہو جانے کے موقعہ پر کیونکر اپنی عزیز رخصت کا ایک حصہ خرچ کرتا ایک ماتحت کو فائدہ پہنچاتا ان کا مزاج شفقت اور فیاضی سے بھرا ہوا تھا۔ صاحب موصوف ایک سچا دوست تھا اور اول درجہ کا مہمان نواز یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ خوشامد ہر کہ ناگوئی خوشامد سنڈیمن صاحب کا برتاؤ سرداران وغیرہ سے انصافانہ اور پُرمانہ ہمدردی تھا اور وہ لوگ صاحب ممدوح کو تعظیم عزت اور ادب کی نگاہ سے دیکھتے تھے جس شخص نے ہندوستان کی دیگر ریاستوں میں اوالیان ریاست ہا اور پولیٹکل افسران کے درمیان کشیدگی و کم گوئی یا حجاب و لحاظ کو اکثر حائل ہوتا ہوا دیکھا ہے اس کے واسطے یہ بالکل تازہ اور مزیدار تماشہ ہوگا۔ جب وہ دیکھ رہا ہے کہ ایک بڑے جلسہ مثلاً میلہ اسپان سبی میں سردار لوگ سنڈیمن صاحب کے پاس جاتے ہیں۔ اور گفتگو سے پہلے اس کے نام سے پکار کر اسکی پیٹھ پر دوستانہ طور سے ہاتھ کے ساتھ تھاپی لگاتے ہیں۔ شوق دل سے ان کے ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں گویا کہ وہ آپس میں یار باش تھے مشہور اہل روم کے مقبروں پر جیسا کہ ڈی۔ ایم۔ ایس کے حروف کندہ کئے گئے تھے۔ اسی طرح متوطنان بلوچستان اگر ان کو اجازت دی گئی تو اپنے مرحوم معزز دوست کے مقبرہ کو جائے زیارت سمجھیں گے۔ فقط۔

کراچی ۶۔ اپریل سنہ ۱۸۹۲ء

آبوی ہیملٹن

سر رابرٹ کی پوری سوانح عمری اور بلوچستان سے متعلقہ کارگذاریوں کے پڑھنے سے ہر ایک کو منظور کرنا پڑے گا کہ سر رابرٹ معمولی آدمی نہیں تھے بلکہ قدرت نے ان کو بلوچستان کے بگڑے ہوئے ملک کے سدھارنے کے واسطے پیدا کیا تھا۔ اور جب قریباً سدھار چکے تھے قدرت نے واپس اپنے پاس بلا لیا۔ سال ۱۸۷۵ء میں جو بلوچستان کی حالت تھی سال ۱۸۹۲ء سے مقابلہ کرنے سے فرق معلوم ہو سکتا ہے کہ بلوچستان نے زیر اہتمام سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے کیا کیا برکتیں حاصل کی تھیں۔

Marfat.com

بلوچستان کی ایجنسی گوادر یا لسبی بندر سمندر سے تا گومل سرحد ڈیرہ اسمٰعیل خان قریب سات سو میل لمبائی میں ہو گئی تھی اور ماسوائے براہوئی و بلوچ و نوشیروانی و گچکی و مری و بگٹی کے بہت فرقہ جات افغانی چاپچہ کاکڑ۔ پانی زئی۔ ترین۔ مخیانی۔ لوہانی موسےٰ خیل۔ حمزہ زئی میسوٹ۔ شیرانی۔ مندوخیل وغیرہ وغیرہ بلوچستان ایجنسی میں شامل ہو گئے تھے اور صاحب ممدوح ہر ایک قوم کے ساتھ ان کے رواج و دستور کے موافق برتاؤ کرتے تھے اس واسطے ہر ایک فرقہ کے لوگ صاحب ممدوح سے خوش رہتے تھے۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بلوچ اور پٹھان لوگوں کے بیچ بیدریغ بلا لحاظ دل مل کر گشت کیا کرتے تھے۔ اپنی صاف دلی اور نیک نیتی کے سبب ان کو کچھ بھی کسی سے خوف نہیں ہوتا تھا اور لوگ بھی ان کو ایسا عزیز رکھتے تھے کہ ان کے پسینہ پر اپنا خون گرانے کو تیار تھے ہم کو یاد ہے کہ اسی آخری دورہ پر جب سر رابرٹ مقام اوتھل میں تھے ایک دن شام کو اکیلے بمعہ لیڈی صاحبہ کے جنگل کی طرف بفاصلہ قریب دو تین میل کیمپ سے دور ہوا خوری کے واسطے چلے گئے۔ جنگل میں خان بہادر حسن خان کھیری جو شکار کھیل رہا تھا کہیں صاحب کو ملاقی ہوا اور کہا کہ سنڈیمن صاحب تم بڑا زبردست ہو اس طرح اکیلا جنگل میں چلے آئے ہم لوگوں کو جو تمہاری خدمت کے واسطے ہمراہ آئے میں خبر بھی نہیں ہوئی اور نہ ہم کو یا کسی اور کو اپنے ساتھ لے آئے اگر خدانخواستہ جنگل میں تمہارے ساتھ کوئی واقعہ ہو جاوے تو بلوچستان کی کیا حالت ہو گی

سر رابرٹ جب بعد ہوا خوری کے کیمپ میں واپس آئے ہم سے ہنس کر فرمایا کہ حسن خان خوف کرتا ہے کہ ہم اس طرح اکیلے جنگل میں جاتے ہیں شاید ہم کو کوئی مار ڈالے گا کیا تم ایسا خیال کر سکتے ہو کہ بلوچستان کے لوگ ہمارے ساتھ ایسا سلوک کریں گے یعنی ہم کو اکیلا دیکھ کر ماریں گے ہم نے جواب دیا کہ ہرگز نہیں بلکہ اگر کہیں بھی کوئی بلوچ یا دیگر قوم باشندہ بلوچستان آپ کو اکیلا ملے گا۔ تو وہ یہ خیال کرے گا کہ اگر موقع ملے تو ہم بھی سر رابرٹ کے واسطے کچھ خدمت کریں۔ خدانخواستہ اگر آپ کو کوئی ضرورت پیش آوے گی تو وہ فوراً آپ کی خدمت کرنے کو حاضر ہو گا۔ نہ کہ آپ کو کسی طرح تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

اگرچہ سر رابرٹ بلوچستان میں بہت کچھ کر چکے تھے مگر بقول شخصے کہ کار دنیا کسے تمام نہ کرد سر رابرٹ کو بھی ہنوز بلوچستان میں دو تین امورات کرنے کا خیال باقی تھا۔ ایک یہ کہ ملک مکران کی طرف سر رابرٹ

Marfat.com

کا بہت خیال تھا۔ چنانچہ اسی کے واسطے لس بیلہ میں آئے تھے جہاں اپنی جان بھی دے دی۔ صاحب ممدوح ایک تو لوگوں کی خراب حالت دیکھ کر افسوس کرتے تھے کہ مکران میں ایسی بے امنی پھیلی ہوئی ہے کہ غریب لوگوں کی جان ایک ایک پارچہ قیمتی چار آنے کے اوپر ضائع کی جاتی ہے اور اکثر لوگ خانہ بدوش ہو کر دوسرے ملکوں کو چلے گئے ہیں۔ زمینات غیر آباد پڑی ہیں۔ دوسرا یہ ملک سرکار انگریزی کے واسطے ایک دن نہایت مفید ہوگا۔ اس سے تجارت کو ترقی ہو سکتی ہے اور پنجگور سے براہ ناصر آباد مشہد اور ہرات کو راستہ جاتا ہے ایک دن بوقت ضرورت بہت کار آمد ہوگا۔ صاحب ممدوح ضرور اس راستے کو کھولنا چاہتے تھے۔ چنانچہ پہلے دورہ پنجگور سے کچھ لوگ واسطے معلوم کرنے راستہ الی ناصر آباد بھیج دیئے تھے بلکہ اسی راستہ سے جنرل مکلین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ مشہد کو چٹھی بھیج دی تھی۔ اور وہ بہت خیال میں تھے کہ کراچی سے براہ لس بیلہ و نال سیدھا خاران کو یا پنجگور کو ایک شاخ ریلوے کی بنائی جا سکتی ہے جو بلوچستان و افغانستان کے واسطے ایک سیدھی اور بلا خطر ریلوے لائن ہو جاوے گی۔ اسی دورہ پر جب کہ وہ سوران میانی میں پہنچے تھے تو لارڈ رابرٹ صاحب کمانڈر ان چیف افواج ہند کو ایک چٹھی لکھی تھی کہ دوسرے زمستان میں اگر لارڈ صاحب ممدوح منظور کریں گے تو ان کو اسی راستہ سے سیدھا خاران اور وہاں سے نوشکی اور کوئٹہ میں لاویں گے۔ اور تمام ملک دکھا دیں گے۔ راستہ میں اس آئندہ سال کے دورے کی بابت بہت تجویز سوچ رہے تھے۔ دوم یہ کہ ایک دفعہ ژوب سے براہ مسعود و زیری اور حدیش خیل و زیری درہ ٹوچی تک جاؤں گا۔ ٹوچی کا درہ ضرور دیکھنا چاہیئے اگر سرکار ہم کو اجازت دے تو جس طرح ہم نے گومل کا درہ کھولا تھا اسی طرح ٹوچی درہ بھی کھول آؤں گا۔ بشرطیکہ سرکار ہماری تجویزیں منظور کرے اور ہماری پالیسی پر چلے۔ سوم۔ امیر عبدالرحمٰن والئے کابل اور گورنمنٹ ہند کے درمیان جو حالت چل رہی ہے اس کی بابت صاحب ممدوح بہت تجویزیں سوچتے رہتے تھے اور خیال میں تھے کہ اگر سرکار کبھی دوستانہ مشن امیر صاحب کے پاس بھیجے گی اور ہم کو یاد کرے گی تو میں اس طرح کارروائی کروں گا۔ یہ تین خیالات تو بہت بڑے تھے۔ اور چھوٹے چھوٹے خیالات مفید بلوچستان بہت قسم کے تھے۔

Marfat.com

باب چہارم

شروع سال ۱۸۷۷ء سے ایجنسی بلوچستان قائم ہوئی سر رابرٹ سنڈیمن صاحب سیکنڈ کلاس ڈپٹی کمشنر کے گریڈ میں ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان مقرر کیے گئے اور تین یورپین اسسٹنٹ اور ایک نیٹو اسسٹنٹ ان کی مدد کے واسطے منظور ہوئے چنانچہ مسٹر ریس صاحب فسٹ اسسٹنٹ خاص کوئٹہ میں جہاں ہیڈ کوارٹر ایجنٹ گورنر جنرل کا تجویز ہوا تھا اور کپتان رینلڈ صاحب جو پہلے سے جب کہ پولیٹیکل انتظام سرحد سندھ کا جو بلوچستان سے تعلق رکھتا تھا ان کے سپرد ہوا۔ اور کپتان ویلی صاحب بہادر جو پہلی مشن کے ساتھ بمعہ پلٹن ٹرپ پنجاب رجمنٹ نمبر ۲۴ کے بطور کمانیئر آئے تھے اور آج کل کرنیل ہنری ویلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان مقرر ہیں۔ تھرڈ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان مقرر ہو کر قلات میں بہ دربار خانصاحب والئے کلات تعینات کئے گئے اور رائے ہتو رام سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازی خان جو پہلی جو پہلی مشن کے وقت سے ہمراہ جناب سنڈیمن صاحب بہادر آئے تھے نیٹو اسسٹنٹ گورنر جنرل مقرر ہو کر خاص پیشی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر میں مقرر کئے گئے اس وقت گورنمنٹ کا منشاء یہ تھا کہ صلحنامہ فیما بین خانصاحب والئے قلات اور سرداران براہوی کے ہوا ہے وہ بدستور قائم رکھا جاوے اور درہ بولان کا راستہ تجارت اور آمد و رفت افواج وغیرہ کے واسطے کھلا رہے اور تمام بلوچستان میں امن قائم کیا جائے نیز اس وقت امیر شیر علی خان والئے کابل سے بھی گورنمنٹ ہند کی کچھ صورت اچھی نہ تھی۔ چنانچہ بمقام پشاور سید نور محمد شاہ وزیر اعظم افغانستان آیا ہوا تھا۔ اور گورنمنٹ ہند بہ سرپرستی سر لٹورٹ بیلی صاحب بہادر دربار چند امورات متعلقہ سرحد افغانستان گفتگو کر رہے تھے مگر بعد اس کے کامیابی نہ ہوئی۔ بروقت مقرر کرنے ایجنسی بلوچستان کے گورنمنٹ ہند کا یہ بھی مطلب تھا کہ

Marfat.com

اگر افغانستان سے صلاحیت سے فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور نوبت فوج کشی تک پہنچی تو درہ بولان اور ملک بلوچستان اس بارہ میں خوب مدد دیوے گا۔ چنانچہ یہ پیش بینی گورنمنٹ ہند کی نہایت مفید ہوئی کہ نہ صرف افواج سرکاری کو بجانب افغانستان درہ بولان اور ملک بلوچستان سے گذرنے میں سہولیت ہوئی بلکہ ملک بلوچستان نے بہم پہنچانے باربرداری اور رسد مطلوبہ افواج میں اور آمد و رفت ڈاک و حفاظت تار اور راستہ ہا میں خوب مدد دی بلکہ سرداران براہوئی و بلوچ ہمراہ میجر سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان الیٰ قندھار وغیرہ سرحدات افغانستان شامل رہے اور اسکوارڈ کی بابت مفصل حال ملاحظہ تواریخ جنگ افغانستان سال ۸۰-۱۸۷۸ء سے واضح ہو سکتا ہے اس وقت سے ہی ایجنسی بلوچستان بڑھ چلی چنانچہ علاقہ جات پشین اور سیوی بموجب عہدنامہ گنڈمک فیما بین سرکار ہند اور امیر یعقوب خان والئے کابل سرکار ہند کو ملے جس کا انتظام ماتحت ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کیا گیا اسی عرصہ میں گورنمنٹ نے بنانا ریل کا سیوی سے مالی پشین منظور فرمایا جس کے سبب علاقہ ہرنائی اور تھل چوٹالی بھی قبضہ میں رکھنا پڑا بلکہ پوری میں بھی واسطے حفاظت لائن ریلوے ہرنائی پوسٹ مقرر کرنے کی ضرورت ہوئی کچھ عرصہ بعد سرکار ہند نے واسطے آمد رفت افواج کے ایک سڑک ڈیرہ غازی خان سے براہ کوہستان فورٹ منرو الیٰ پشین تجویز کی خوبوری سے سرحد کاکڑستان کے نزدیک گزرتی ہے اقوام کاکڑ کسی قدر تکلیف دینے لگے۔ بلکہ سال ۱۸۷۹ء میں جب کہ بعد صلاحیت فیما بین گورنمنٹ ہند اور امیر یعقوب خان والئے کابل کے افواج سرکاری قندھار سے براستہ پشین و گوال و کوہستان کاکڑ و تھل چوٹالی بالا بالا بجانب ڈیرہ غازی خان پنجاب کو جاتی تھیں بمقام بنگاؤ قریب سرحد چوٹالی اقوام کاکڑ بسرکردگی سردار شاہ جہاں خان ژوبلی کاکڑ کے قریب تین چار ہزار نفری جمع ہو کر فوج سرکاری پر حملہ کیا تھا اگرچہ انہوں نے شکست کھائی تھی تاہم تکلیف دیا کرتے تھے اسی طرح بمقام کچھی ان لوگوں نے پوسٹ سرکاری پر حملہ کیا تھا اور ہر وقت تکلیف دیا کرتے تھے۔ سر رابرٹ صاحب کمانڈر انچیف خار کے چھتے تھے چند بار ان کے علاقہ میں دورہ کیا وہ لوگ بھی مقابلہ سے پیش آتے رہے آخر الامر بجائے مقاومت نہ دیکھی تابعداری اختیار کی۔ تب سے تمام کاکڑستان جو مدت سے باغی رہتا تھا بلوچستان ایجنسی کے ماتحت ہوا اقوام کاکڑ کی شمالی طرف اقوام مندوخیل رہتی تھی جن کے اور پار اقوام

Marfat.com

کاکڑ غالب تھی جب کہ اقوام کاکڑ ماتحت سرکار انگلیسیہ کے ہو گئی تب وہ لوگ خود بخود خواہاں ہوئے کہ سرکار کی ماتحتی میں آویں۔ چنانچہ پہلے دورہ پر انہوں نے بڑی خوشی سے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کا استقبال کیا اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو بھی سرکاری رعایا میں قبول کیا جاوے۔ چونکہ سرکار ہند کو بخیال فوجی فوائد کے درّہ گومل کے کھولنے کے کا جو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے سیدھا غزنی اور کلات غلزئی وغیرہ ممالک افغانستان کو جاتا ہے۔ خواہش تھی۔ چنانچہ چند دفعہ صاحبان کمشنر ضلع اسمٰعیل خان اس بارے میں کوشش بھی کر چکے تھے مگر کامیابی نہ ہوئی تھی اور چونکہ باعث ماتحت ہونے اقوام کاکڑ و مندوخیل سرحد ایجنسی بلوچستان کی درہ گومل کے قریب پہنچ چکی تھی۔ صرف باقی دو اقوام وزیری و شیرانی درمیان رہ گئی تھیں اور ایجنسی بلوچستان ان دونوں قوموں کے سر پہ بالائی رستہ سے حاوی ہو گئی تھیں یعنی جس وقت ڈیرہ اسمٰعیل خان سے ان پر زور پڑتا تھا تو ان کو اس کوہستان کی اقوام مندوخیل و کاکڑ جائے پناہ تھی جب یہ ملک سرکار کے ماتحت ہو گیا تب اقوام شیرانی و وزیری کی طاقت میں بڑا فرق آ گیا۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے سرکار ہند کو دکھایا کہ اگر اس کو اجازت دی جاوے تو وہ درہ گومل کو کھول سکتے ہیں۔ سرکار نے منظوری دے دی سر رابرٹ نے متواتر دو تین دورہ کر کے اقوام شیرانی اور وزیری کے ساتھ کچھ زور اور کچھ حکمت عملی سے صلاحیت کر کے درہ مذکور کو کھول دیا۔ بہ نظر قائم رکھنے امن ملک کاکڑستان اور مندوخیل اور درّہ گومل کے ژوب میں ایک پولٹیکل ایجنٹ کا مقرر رکھنا ضروری معلوم ہوا۔ چنانچہ بمقام اپوزئی علاقہ مندوخیل میں ایک پہاڑی پر بنگلہ پولٹیکل ایجنٹ کا تجویز کیا گیا اور ایجنسی قائم کی گئی۔ چنانچہ اب اس کا نام فورٹ سنڈیمن مشہور ہے اور ژوب کا ایک ضلع بن گیا ہے۔ چونکہ حدود ات ایجنسی بلوچستان کی جنوباً گومل اور بندرگاہ سمندر ہے اور شمالاً گومل سرحد ڈیرہ اسمٰعیل خان پنجاب تک طول میں قریب ۷۰۰ میل اور غرباً چمن سے شرقاً الی کشمور عرض میں قریب تین سو میل تک پہنچ گئی تھی دیکھو نقشہ بلوچستان مشمولہ اس واسطے ریذیڈنٹ سے فسٹ کلاس ریذیڈنٹ پولیٹی باب ہو کر واسطے انجام دہی خدمات متعلقہ بلوچستان تعلقہ علاقہ قلات ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کی حیثیت میں اور واسطے انجام دہی خدمات بلوچستان جدید ژوب و ٹھل چوٹالی کوئٹہ پشین وغیرہ جس کو برٹش بلوچستان نام دیا گیا تھا چیف کمشنر کی حیثیت میں نامزد کئے گئے ایجنسی ہا کی تقسیم

Marfat.com

بموجب ذیل قرار پائی اور کچھ عرصہ بعد ایک سیکنڈ کلاس سپرنٹنڈنٹ بعہدہ ریونیو جوڈیشل کمشنر تحت چیف کمشنر کے مقرر کیا گیا۔ اور خاص اسٹاف صاحب ممدوح میں فسٹ اور سیکنڈ اسسٹنٹ بطور سکریٹری رکھے گئے اور محکمہ پولیس کا بھی قائم ہوا جو ایک ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بمعہ دو تین اسسٹنٹ کے متعین ہو کر تمام ایجنسی اور ریلوے لائن پہ انتظام پولیس کا قائم ہوا۔

تفصیل ایجنسی ہا در علاقہ بلوچستان قدیم قلات

ایجنسی قلات بلوچستان۔ ایجنسی ساؤتھ ایسٹرن بلوچستان

ایجنسی نوشکی وچاغی

تفصیل ایجنسی ہا در علاقہ بلوچستان جدید یعنی برٹش بلوچستان۔ ایجنسی کوئٹہ پشین۔ ایجنسی تھل چوٹالی۔ ایجنسی ژوب۔

اب ہر ایک ایجنسی کے حالات تفصیل وار ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

ایجنسی قلات خاص:۔

اس میں ایک یورپین پولیٹیکل ایجنٹ اور اس کے ماتحت ایک پولیٹیکل ایڈوائزر خان قلات ایک نیٹو اسسٹنٹ بولان اور ایک ناظم علاقہ مکران مقرر ہیں۔ علاقہ ذیل ایجنسی ہذا میں شامل ہیں قلات خاص۔ درہ بولان علاقہ سرداران سراوان وجھلاوان۔ علاقہ مکران یعنی کیچ و پنجگور۔ علاقہ خاران۔ ہر ایک علاقہ کا انتظام مختلف حسب ذیل ہے۔

اول خاص قلات یہ علاقہ قدیماً دو اضلاع میں منقسم ہے۔ خراسان۔ کچھی جو ملک بالائے کوہستان واقع ہے جہاں برف پڑتی ہے اس کو خراسان اور جو ملک زیر دامن کوہستان میں واقع ہے اس کو کچھی کہتے ہیں۔ پہلے علاقہ میں نیابت ہائے ذیل۔ مستونگ۔ قلات۔ سوراب۔ خضدار۔ زہری اور کچھی میں ڈھاڈر۔ جھالاوان۔ گندواہ۔ نصیرآباد۔ لہڑی۔ واقع ہیں۔ نیابت بمثل تحصیلات کے ہیں۔ نائبان اکثر ناخواندہ ہیں۔ ایک ایک منشی ان کو ملا ہوا ہے تقدرے سواران و پیادگان بھی ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ خراسان میں آبادی زمینات زیادہ کاریزات اور چشمہ ہا آب جریان پر ہوتی ہے

Marfat.com

کسی قدر زمینات بارانی بھی ہیں جو بشرط بارش باران آباد ہوتی ہیں کاریزات اور چشمہ ہا پر تو زمانہ
قدیم سے محصول سرکاری بنام نہاد زری وکلنگ مقررہ چلا آتا ہے اور اس تعداد مقررہ سے نائبان
خانصاحب کم و بیش وصول نہیں کر سکتے البتہ خشکابہ سے بذریعہ بٹائی وصول کرتے ہیں خراسان
میں زیادہ تر آبادگار از قوم دہوار و افغان ہیں جو حکومت خانصاحب سے بھی پہلے سے مالک
زمینات و کاریزات چلے آتے ہیں ہر ایک نیابت میں کم و بیش زمینات ملکیت خاص خانصاحب
کی بھی ہیں جو کسی نہ کسی بہانہ سے ان کے ہاتھ آئی ہیں۔ خراسان میں براہوئیوں کی زمینات عموماً
علیحدہ ہیں جو زمانہ قدیم سے ان کے قبضے میں آئی ہیں۔ انہوں نے اس پر اپنی بستیات بھی بنائی
ہیں اور اکثر خود کاشت کرتے ہیں محصول سرکاری سے کلیتاً معاف ہیں البتہ جو زمینات مالیہ
گذار سرکار تھیں۔ انہوں نے دہوار وغیرہ زمینداں سے خرید کی ہیں ان کی بابت حصہ محصول
دینا پڑتا ہے۔ علاقہ خراسان میں بلوچ بالکل نہیں رہتے تھوڑے سے کلوئی لوگ منگوچہ اور
نرمکھ میں رہتے ہیں جو بشمول اقوام لانگو کے جنوب سرکاری ادا کرتے ہیں۔ چونکہ علاقہ کچھی
کا عیوض خون بہا عبداللہ خان کے بحکم نادر شاہ بادشاہ قندھار حاکمان سندھ کلہوڑہ
سے ملا تھا بوقت مقتولی عبداللہ خان کے بہت اولس یعنی بقدر سات صد نفر براہوئی کا
بھی جنگ میں کام آیا تھا اس واسطے زمین کچھی سے بقدر حیثیت نقصان جان و خدمات کے سرداران
براہوئی کو حصہ دیا گیا تھا جو زمینات حصص براہوئی میں آئے ان سے خانصاحب کچھ مالیہ نہیں لیتے
ہیں۔ بلکہ سرداران براہوئی خود وصول کرتے ہیں جو زمینات خانصاحب کے اپنے حصہ میں ان پر
مالیہ مقرر کیا جو نائبان کی معرفت بذریعہ بٹائی وصول ہوتی رہتی ہیں۔ نیابت ڈھاڈر میں علاوہ رود بولان
کے جو بموسم برسات بارانی پانی کوہستان کا لاتی ہے اور چند مواضعات کو آباد کرتی ہے کچھ کالا پانی
بھی ہے جو رود بولان سے ہمیشہ جاری رہتا ہے اس نیابت میں جنس نیل کی بھی کاشت ہوتی ہے
نیابت بھاگ میں صرف آبادی خشکابہ ہے ایک خشکابہ تو رود بھاگ ناڑی سے آباد ہوتا ہے دوسرا
دامن پہاڑ پر بارش باران سے آباد ہوتا ہے کچھ جاری پانی اس میں نہیں ہے۔ نیابت گنداوہ۔
میں زیادہ آبادی رود مولہ سے بارانی ہوتی ہے۔ کچھ کالا پانی بھی ہے جو رود مولہ سے ہمیشہ جاری
رہتا ہے منجملہ زمولہ کا بڑا حصہ پانی کا میر کرم خان و گہور خان ہمیشہ زادگان خانصاحب کلات

Marfat.com

کے قبضہ میں ہے وہ لوگ از خاندان ایتمازئی لوگ خود برادری احمدزئی خان قلات سے ہیں اس واسطے ان کو مولہ کی طرف سے اضعات معاف چلے آتے ہیں نیابت نصیر آباد عملداری سرکار انگریزی سے قائم ہوئی یعنی جب سے جبکیب آباد کا علاقہ آباد ہوا سرکار انگلشیہ نے نالہ جات دریائے سندھ سے کھدوائے ایک دو شاخ نالہ حیات کی زمینات پٹ واقع حدود ات کچھی میں بھی لائے میر نصیر خان صغیر خان قلات سے اقرار کیا کہ جو زمینات پانی نالہ حیات سرکاری سے آباد ہوں نصف مالیہ عوض پانی سرکار انگلشیہ اور نصف مالیہ عوض زمینات سرکار قلات لیویں گے۔ تب سے یہ نیابت قائم ہوئی اصداب اس پر خاصی آمدنی ہے قریب پون لاکھ روپیہ سالیانہ خانصاحب کو اس سے ملتا ہے۔ نیابت لہڑی کی کی زمینات رود لہڑی سے جو کوہستان مری سے بوقت بارش پانی لاتی ہے آباد ہوتی ہیں بلوچ لوگ کچھی میں خان قلات کی حکومت سے پہلے آباد چلے آتے ہیں۔ چنانچہ میر چاکر رند و میر گوہرام لاشاری پہلے قلات خراسان میں بعد اس کے کچھی میں چلے آئے تھے جب تک بلوچوں کا زور تھا وہ خود مختار رہتے۔ بعد اس کے کچھ باعث جنگ ایک دوسرے کے جو فیما بین رند و لاشاری کے ہوئی تھی کچھ باعث چلے جانے میر چاکر ہمراہ ہمایوں بادشاہ بجانب دہلی ہندوستان کے زور کم ہو گیا اول ملک میں کچھی وسیوی پر باروزئی افغان قابض ہوا تب بلوچ ان کے ماتحت ہوئے جب کچھی کلہوڑہ سے خان براہوئی کو ملی۔ تب بلوچ لوگ بھی ان کے ماتحت ہو گئے چونکہ بلوچ لوگ ہی اہل سیف اور محنت کش لوگ تھے اس واسطے وہ بھی اکثر اپنی اپنی زمینات کی بابت ادائے محصول سرکاری سے معاف رہے البتہ بروقت ضرورت مدد لشکر کی دیا کرتے تھے۔ اور خانان قلات کو کچھ بطور مہمانی اور نذرانہ بھی دیتے تھے لشکر صرف بلوچوں سے نہیں بلکہ اقوام براہوئی سے بھی لیا جاتا تھا۔ کیونکہ خان قلات پر علاوہ سال[1] جو کچھ مزدمان ہمیشہ بلوچستان سے بادشاہ قندھار کی خدمت میں حاضر رہا کرتے تھے یعنی ۱۲۰۰۰ بارہ ہزار لشکر جس وقت بادشاہ طلب کرے خان قلات کر دینا ہوتا تھا خان قلات براہوی بلوچ سے بذریعہ تفریق لیتا بلکہ خود خانصاحب کو کسی مہم کے واسطے لشکر درکار ہوتا تو پھر براہوئی بلوچ سے لیتا تھا۔ خانصاحب کی فوج اور زور خود اولس کے لوگ تھے کوئی علیحدہ فوج مقرر نہیں تھی اس واسطے زیادہ تر اولس کے

---

[1] یرغمال

Marfat.com

لوگ جو فوج کشی میں مدد دے سکتے تھے۔ معاف رہے جب سے خان قلات کا تعلق بادشاہان افغانان سے قطع ہو کر سرکار انگلشیہ نے ایک لاکھ روپیہ سالیانہ خانصاحب کا مواجب مقرر کیا جس سے خانصاحب نے فوج رکھنا شروع کیا میر خداداد خان کا ارادہ تھا کہ براہوئی بلوچ سے کچھ مالیہ لیوے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ موجودہ زمانہ میں براہوئی بلوچ سے بابت ان زمینات کے جو زمانہ قدیم سے ان کے قبضہ میں چلے آتے ہیں۔ کچھ محصول نہیں لیا جاتا بلکہ بقدر مناسب ہر ایک سردار کو برٹش گورنمنٹ کی طرف سے یا خان قلات کی طرف سے تنخواہ ملتی ہے مجموعی آمدنی و خرچ خانصاحب قلات کی موجودہ زمانہ میں بموجب ذیل ہے۔

آمدنی نیابت ہا علاقہ قلات

کچھی	بھاگ	ڈھاڈر
یک لکھ بیس ہزار روپیہ سالانہ		صلع ۲۵ ،، ہزار روپیہ
گنداواہ		لہڑی
یک لکھ بیس ہزار روپیہ		صلع ۲۰ ،، ہزار روپیہ
نصیر آباد المعروف سرحد		نصیر آباد میر پور
۵ ،، ہزار روپیہ		ع ۱۰ ،، ہزار روپیہ
خراسان	مستونگ	قلات و منگوچر
صلع ۲۵ ،، ہزار روپیہ		ع ۱۰ ،، ہزار روپیہ

میزانیہ
صلع یک لکھ ۱۵ ،، ہزار روپیہ

Marfat.com

سوراب	مشکے
سات ہزار روپیہ	دو ہزار روپیہ
خضدار	زہری
۱۵ ہزار روپیہ	یک ہزار روپیہ
نوشکی	جوہان وکشان
سات ہزار روپیہ	یک و نیم ہزار روپیہ

میزان
۹۴۵۰۰
للعلعصا ۱۱۱ روپیہ

مکران	کیچ	پنجگور
	۱۵ ہزار روپیہ	۱۲ ہزار روپیہ

میزان
۲۷ ہزار روپیہ

سرکار	مقررہ سالیانہ	بولان
	یک لکھ روپیہ	۳۰ ہزار روپیہ
کوئٹہ		سود روپیہ مامونہ
۲۵ ہزار روپیہ		یک لکھ للعہ ۴۵ ہزار روپیہ
		میزان ۳ لکھ روپیہ

Marfat.com

کل میزان آمدنی سالانہ
سے لکھ یہ صمار/// ہزار روپیہ ۸۲۶۵۰۰۰

سالانہ خرچ ریاست قلات

قلمی فوج

لعہ ۳/// ہزار روپیہ

میزان ماہوار

یک لک عہ ۲/// ہزار روپیہ

سات نفر نائب اول گریڈ

فی اسامی ۱۳۵/// روپیہ سالانہ

لعہ اسامی ۹۴۵/// روپیہ

دیگر عملہ

سمہ ۳/// ہزار روپیہ

سالیانہ

یک لک عہ ۲/// ہزار روپیہ

آٹھ نفر نائب دوم گریڈ

فی اسامی ۵۶/// سالانہ

شمہ ۵۶۸/// روپیہ

متفرقات

للعہ ۴/// ہزار روپیہ

میزان نائبان
عہ ۱۶۲۵۰/// ہزار

تنخواہ جانشین ہا و منشی ہا

میزان للعہ ۴۰۰۰/// ہزار روپیہ

کل میزان

کل میزان

محکمہ پولیٹکل ایڈ وائزر بمعہ تنخواہ سرداران جہلاوان و اسباب ترقی ریاست مثلاً" پختہ سڑک از کوئٹہ تا قلات وغیرہ۔

یک لکھ للعہ ۴۰ عہ ۱۴۰۲۵۰/// روپیہ

دو لکھ عہ ۲۰ عہ ۲۸۵۲۵۰/// روپیہ

Marfat.com

نوٹ

جو مبلغ ایک لاکھ ۴۵ھزار روپیہ سالیانہ بابت سود مبلغان مامونہ کا سرکار مالیہ سے ملا کرتا ہے اسی سے پولیٹیکل ایڈوائزر کی تنخواہ بمعہ عملہ وسرداران جھلاوان کے ادا ہوتی ہے اور جو بچ رہتا ہے ترقی ریاست کے کام میں خرچ کیا جاتا ہے مثلاً سڑک پختہ کوئٹہ سے قلات تک تیار ہو رہی ہے۔ مستونگ میں اسپتال کھولا گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ بموجب شریعت مسلمانان سود کھانا جائز نہیں۔ خانصاحب والئی قلات بفضلہٖ مسلمان ہیں سود کا روپیہ اپنے خزانہ میں جمع ہونا پسند نہیں فرماتے اس واسطے یہ روپیہ بالا بالا معرفت پولیٹیکل ایڈوائزر خرچ ہوتا ہے۔

خانصاحب کا انتظام وصولی مالیات وملک داری کا پرانے نمونہ پر چلا آتا ہے جو بلحاظ خرچ کے نہایت ارزان ہے۔ جس قدر باعث کمی خرچ ریاست کو وہ انتظام مفید معلوم ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ آمدنی میں نقصان ہے۔ ہمارے خیال میں اگر خانصاحب خرچ میں کچھ اضافہ کریں دو معتبر بطور ناظم یعنی سرپرست ایک اوپر نائبان خراسان مقرر فرمادیں جو ترقی آبادی اور نگرانی حساب کتاب وغیرہ میں کوشش رکھیں ممکن ہے کہ آمدنی مالیات سرکار خانصاحب کی دوگنا تک پہنچ جاوے۔ چنانچہ متصل علاقہ جات خانصاحب جو علاقہ جات خانصاحب جو علاقہ جات سیوی اور کوئٹہ سرکار عالیہ انگریزی کے زیر انتظام ہیں کس قدر ترقی کر گئے ہیں۔ سرکار انگلشیہ انتظام ملک پر دل کھول کر خرچ کرتی ہے آمدنی خاطر خواہ ہوتی ہے۔ خرچ میں خانصاحب کی قدرتاً جب سے صلح نامہ فیمابین خانصاحب وسرداران براہوی بمقام مستونگ وقوع میں آیا تخفیف ہوئی یعنی اس وقت جمع خرچ وعملہ وغیرہ واسطے انتظام ملک کے خانصاحب کے پاس قریب پانچ ہزار نفری ملازم رہتی تھی علاوہ شتران اور اسپان کا کس قدر بھاری خرچ تھا اب تعداد فوج پانچ سو نفری سے زیادہ نہ ہوگی شتران ندارد گلہ اسپان بقدر سواری خود اور سواران اردلی کا ہوگا۔ زیادہ لشکر اور جانور بدون خرچ کے نہیں رہ سکتے اس میں سرکار قلات کو بہت بچت ہوئی اسی کے سبب خزانہ قلات میں روپیہ جمع ہوا ورنہ پہلے اس سے کچھ بچت نہیں ہوتی تھی انتظام ملک داری کا یہ ہے کہ معاملات براہوئی وبلوچ میں جو زیادہ تر قابل لحاظ بھی یہی قومیں ہیں نائبان خانصاحب کچھ دخل نہیں

Marfat.com

دیتے بلکہ اگر برا ہوئی بلوچ کا کچھ معاملہ لین دین یا چوری چکاری کا ہندو خواہ مسلمان رعیت خانصاحب کے ساتھ ہو تو صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو رپورٹ کرتے ہیں کہ صاحب ممدوح معرفت ان کے سرداران کے ان کو بلوا کر فیصلہ کرتے ہیں باقی ماندہ رعیت از قسم ہندو مسلمان جو علاقہ نیابت میں رہتے ہیں ہر ایک نائب فیصلہ کرتا ہے مگر کوئی قاعدہ ان کا بطور قانون مقررہ نہیں جس طرح نائب لوگوں کی مرضی ہوتی ہے فیصلہ کرتے ہیں۔ خانصاحب بر خلاف نائبان کے شکایت سن سکتے ہیں مگر بہت کم لوگ خانصاحب تک پہنچتے ہیں مابین نائبان اور خانصاحب تک کے اور کوئی عدالت برخلاف نائبان فریاد سننے کے لئے نہیں ہے۔

سرداران سراوان وجھلاوان کی چونکہ مدت دراز تک خانصاحب والئے قلات سے جنگ و جدل و دشمنی جاری رہی اس لئے یہ لوگ خان قلات کے مخالف فریق بن چکے تھے اس لئے ان کی خانصاحب کے دربار میں آنے جانے کی عادت بھی ترک ہو گئی نہ خان ان کو دربار میں دیکھ کر خوش ہوتا نہ یہ لوگ خوش ہو کر دربار خان میں جاتے تھے اس واسطے فریقین نے بروقت صلح نامہ مستونگ یہ فیصلہ کیا تھا کہ آئندہ ان کا تعلق صرف برگش افسر سے ہی رہے گا اس واسطے ان کے مقدمات اور آمد و رفت متعلق صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے رہتی ہے بروقت جنگ افغانستان سرداران سراوان نے سرکار انگریزی کو خوب مدد دی تھی اس واسطے اس وقت سے سرداران سراوان کے واسطے مواجب ماہوار بموجب تفصیل ذیل سردار سراوان سردار شاہوانی وڈیرہ بنگلزئی سردار محمد شہی۔ سردار کرد سردار لہڑی۔ سرکار ہند منظور ہوا

سا۳۰۰ سا۳۰۰ سا۳۰۰ سا۳۰۰

سا۳۰۰

اور اب جب سے میر محمود خان گدی نشین ہوئے سرداران ذیل کے واسطے تنخواہ از خود منظور فرمائی کہ معرفت صاحب پولٹیکل ایڈوائزر خانصاحب بصلاح صاحب پولٹیکل ایجنٹ تقسیم ہوتی ہے۔ سردار جھلاوان۔ سردار منیگل۔ وڈیرہ

سا۴۰۰ سا۳۰۰

گمسی۔ سردار محمد حسنی۔ سردار بیزنجو۔

سا۳۰۰ سا۳۰۰ سا۳۰۰

Marfat.com

سردار موسیانی	سردار گرگناڑی
ماہانہ ۲۰۰	ماہانہ ۲۰۰
سردار ساسولی	سردار جنگ
ماہانہ ۲۰۰	ماہانہ ۲۰۰
سردار لوٹھانی	سردار خدرانی
ماہانہ ۱۰۰	ماہانہ ۱۰۰
سردار نیچاری	سردار ڈایہ
ماہانہ ۱۰۰	معہ ۷۰
سردار سیدزئی	سردار رئیس
معہ ۷۰	معہ ۷۰
سوار پندرانی	
معہ ۷۰	

میزان اعلیٰ ۲۹۸۰

میزان سال تمام معہ ۲۵۷۶۰

جو مبلغ سالانہ ۳ ہزار منجانب سرکار برطانیہ سردار جلاوان کو ملتا تھا وہ وڈیرہ رند دفعہ سرداران میں منتقل کیا گیا۔ علاوہ اس کے برٹش گورنمنٹ کی طرف سے چند معتبران اولس کو بزمرہ لیوی کی بھی نوکری ملی ہوئی ہے ان وجوہات کے باعث ان لوگوں کا تعلق زیادہ تر صاحب پولٹیکل ایجنٹ قلات سے ہے جہاں کے مقدمات اپنے اپنے تمن کے آپس میں ہوتے ہیں عموماً سرداران خود فیصلہ کرتے ہیں جہاں سے نہیں ہو سکتے صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی طرف رجوع کرتے ہیں نیز جو مقدمات فیمابین ایک دوسرے تمن کے یا رعایا و نائبان خان قلات کے متعلق ہوتے ہیں جن کو خود بخود فیصلہ نہیں کر سکتے صاحب پولٹیکل ایجنٹ قلات بذریعہ جرگہ سرداران جس میں چند نیٹو افسر سرکاری بھی ہوتے ہیں، بموجب رواج ملک کے فیصلہ پاتے ہیں بہ نسبت سابق سرداران کی حالت خوب آسودہ ہے۔ فیصلہ مستونگ

Marfat.com

سے پہلے دربدر خراب پھرتے تھے اب اپنے اپنے مکنات پر آرام سے آباد ہیں زمینات کی آبادی ترقی پر ہے خان قلات کی تکالیف سے بالکل چھوٹ گئے ہیں۔ برٹس گورنمنٹ اور خان قلات سے اچھی تنخواہیں ملتی ہیں اس میں شک نہیں ہے کہ یہ نسبت براہوئی سرداران کے بلوچ سردار زیادہ آسودہ ہیں کہ ان کی زمینات بہت ہیں اور سیر حاصل ہیں۔ چنانچہ عام مشہور ہے کہ سردار مگسی کہ بشرط اچھی فصل ہونے کے قریب ایک لاکھ روپیہ سالیانہ تک آمدنی ہوتی ہے اس سے اُتر کر قریب نصف وڈیرہ رند اور وڈیرہ ڈومبکی کی آمدنی ہوگی زیادہ تر آبادی ان وڈیرہ ہا رند ڈومبکی کی بارشی باران پر ہوتی ہے بعض بعض سال بارش باران کافی نہیں ہوتی اس واسطے آمدنی مستقل نہیں رہتی وڈیرہ مگسی کی آمدنی البتہ کسی قدر مستقل ہے۔ کہ جاری پانی مولہ کا اس کے علاقہ میں جاتا ہے۔ خانان قلات خصوص میر خداداد خان ان سے کسی نہ کسی بہانہ پر روپیہ لیا کرتے تھے۔ اب اس سے محفوظ ہیں۔ بلکہ سرکار سے مواجب پاتے ہیں براہوئیوں میں یہ نسبت سراوان سردار کے جھلاوان سردار کی آمدنی زیادہ ہے علاوہ آمدنی زمینات کے وہ اپنے تمن اور راج سے مالی بھی وصول کرتا ہے جو سالیانہ فی رمہ یا فی بگ مقرر ہے سردار سراوان کچھ مالی کسی سے وصول نہیں کرتا مالی کا رواج زیادہ تر جھلاوان سرداروں میں سراوان کچھ مالی کسی سے وصول نہیں کرتا مالی کا رواج زیادہ تر جھلاوان سرداروں میں ہے۔ سراوان میں بالکل نہیں ہے۔ کیچ۔ پنجگور۔ خاران۔ لس بیلہ۔ ان علاقوں میں اس کا بہت رواج ہے بلکہ سردار خاران کا زیادہ تر گذران اور آمدنی اسی پر ہے بلوچستان کی خاص رعیت یہ اولس براہوئی اور بلوچ سمجھے پاتے ہیں جس حاکم کے ساتھ یہ متفق ہیں وہ حاکم مضبوط اور دیرپا ہوتا ہے بقول شیخ سعدی ؎

رعیت چو بیخ است سلطان درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

نمبر ۲ درہ بولان

موجودہ زمانہ میں بنظر جاری ہونے ریل کے بہت لوگ اور رعایا ہندوستان جس کو برٹش سبجیکٹ کہتے ہیں از قسم بابو منشی قلی وغیرہ اور بعضے یورپین افسر و پورلیشن انجن ڈرائیور گارڈ

Marfat.com

وغیرہ لوبلان میں رہتے ہیں اور آمد رفت کرتے ہیں اس واسطے جو نیٹو اسسٹنٹ تعینات رہتا ہے۔ وہ فسٹ کلاس مجسٹریٹ اور سول جج بھی ہے زیادہ تر اس کو یہ کام رہتا ہے البتہ ملازمان لیوی وغیرہ جو برائے حفاظت لائن پر رہتے ہیں ان کی بھی نگرانی کرتا ہے لوبلان میں البتہ مثل بازار کے آمد رفت رہتی ہے کسی قسم کا خطرہ نہیں بیرونی حملہ سے بالکل محفوظ ہے معمولی چوری وغیرہ کے واسطے لیوی اور پولیس کافی ہے۔ اس درہ کے ساتھ زیادہ تعلق سردار کرد اور سہتک زئی کا ہے۔ جن کو مبلغ لغت ۹۰۰۰ سالیانہ عوضانہ بدرقی کا ملتا ہے اور علاوہ ملازمت لیوی وغیرہ بھی ہے۔

نمبر ۳ مجموعی و تواریخی حالات اولس براہوئی و بلوچ

براہوئی۔ براہم کی اولاد ہونے سے مشہور ہوئے اس علاقہ میں سات فرقہ جات ذیل براہوئی ہیں قنبرانی۔ احمد زئی۔ میروانی۔ سمالانی۔ قلندرانی۔ گرگناڑی۔ دگر مینگل۔ احمد زئی قنبرانی سے پیدا ہوا ہے چونکہ خانی قلات کی میر احمد کے خاندان میں چند پشت سے چلی آتی ہے اس واسطے زیادہ تر معزز فرقہ احمد زئی کا سمجھا جاتا ہے پایا جاتا ہے کہ جب بوقت جنگ فیمابین۔ امابین اور یزید کے دیگر قوم بلوچ حلب سے خانہ بکوش ہو کر اس طرف آئے براہوئی بھی اس طرف آیا۔ اگر باعث تفاوت زبان اور دیگر چند رسومات و عادات کے فرقہ براہوی کا فرقہ بلوچ رند۔ لاشاری۔ ہوت۔ کورائی۔ جتوئی سے جو یہ پانچ قومیں یک جدی ہیں۔ جدا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بلوچ کا لفظ براہوی پر بھی یکساں حاوی ہو سکتا ہے کہ صحرانشینی اور خانہ بدوشی اور مویشی رکھنے میں براہوئی ہم صفت بلوچ کے ہیں پایا جاتا ہے کہ جب اقوام بلوچ کیچ مکران میں تھے۔ براہوئی ان سے کچھ عرصہ پہلے کلات کی طرف چلے آئے چنانچہ علاقہ قلات کا پہلے مغل سے میروانی نے چھینا اس کے بعد چاکر سردار لہذ و گواہرام سردار لاشاری کیچ سے چل کر قلات میں آئے عمر میروانی حاکم قلات کو قتل کر کے قلات پر قبضہ پایا۔ جس کے عوض میں مسمی بجار ابن عمر مذکور نے مسمی مندو بلوچ حاکم قلات کو قتل کر کے قلات واپس لے لیا لیکن بجار اپنے قبضہ میں نہ رکھ سکا اس لئے پھر مغل نے لے لیا مغل کو دہوار نا قلات نے نکال کر میر حسن کو جو از خاندان قنبرانی براہوئی معتبر و لائق تھا بلوا کر حاکم قلات کا بنایا یہ ضرب المثل مدور قنبر۔ شاندہ شمس الدین گوہرام مردم دہوار قلات میں مشہور چلی آتی ہے یعنی بخت بلند خاندان قنبر کا جس کو ہاتھ سے بٹھایا۔

Marfat.com

شمس الدین و گوہرام تے جو اس وقت منجملہ دہوار قلات کے معتبر تھے فی الحال ان کی اولاد سے خان محمد محمد علی۔ بہرام معتبر دہوار ہیں اس وقت احمد زئی مشہور نہیں تھا۔ قنبرانی تھا بعد اس کے میر حسن کے بعد جو احمد خان والئے قلات ہوا اس کی اولاد احمد زئی مشہور ہو چلی۔ میر حسن کو پہلے اپنی قوم براہوئی سے مدد ملی بعد اس کے اس وقت سے اقوام افغان و بلوچ جو خراسان میں رہتے تھے شامل ہوتے گئے اور اس کا نام براہوئی پڑتا گیا۔ چنانچہ میر حسن کے وقت سے عبداللہ خان کی خانی تک اقوام ذیل قوم افغان و بلوچ سے براہوئی میں شامل ہو چکے تھے۔ رئیسانی افغان ترین سے۔ زرک زئی افغان سے شاہوانی بلوچ سے بنگل زئی بلوچ سے۔ محمد شہی بلوچ سے۔ کرد بلوچ سے۔ لہڑی بلوچ سے۔ شاہی زئی مینگل بلوچ سے موسیانی بلوچ سے۔ بیزنجو بلوچ سے ایسے شامل ہو گئے کہ براہوئی کہلانے لگے۔ بلوچ کا نام ہی چھوڑ دیا۔ بموجب اس کلام کے الناس۔ علی دین ملوکہم۔ جب عبداللہ خان حاکم قلات تھا وہ قندھار کی طرف جو اس وقت شاہ حسین بھی بادشاہ قندھار تھا اور کچھی دسیوی کی طرف جو میاں کلہوڑا والئے سندھ کے قبضہ میں تھا۔ لشکر کشی کیا کرتا تھا اور آخر کچھی میں از دست لشکر میاں مورچہ خود مارا گیا۔ قریب سات سو نفری از قوم براہوئی سرداران میدان جنگ میں کام آئے جملہ ان کا لشکر موقعہ جنگ پر نہیں پہنچ سکا تھا۔ اس واسطے اس کی طرف سے کوئی نہیں مارا گیا تھا۔ بعد اس کے نادر شاہ نے جب ملک کچھی کا میر محبت خان کو عوض خون عبداللہ خان کے والئے سندھ سے لے دیا تھا۔ محبت خان نے علاقہ کچھ کا اقوام سرداران براہوئی کو بموجب تفصیل ذیل کے تقسیم کر دیا۔ موضع مٹھڑی رئیسانی کو موضع تاج ردو دینی کو۔ موضع حاجی شاہوانی کو۔ موضع کوٹ گڑھ میر حسن کو۔ موضع ہانی لہڑی کو۔ موضع زرداد محمد شہی کو۔ چند ڑ بنگل زئی کو۔ یہ مواضعات رود بھاگ ناڑی کچھی میں واقع ہیں۔ اور اب تک سرداران براہوئی کے قبضہ میں ہیں باقی ملک کچھی کا اپنے قبضے میں رکھا۔ مگر بعد اس کے عوض خدمات سرداران کے مختلف اوقات پر خان قلات سے بہت مواضعات بطور انعام مل چکے ہیں۔ جب کچھی محبت خان کو مل گئی تھی۔ تب سرداران بلوچ چنانچہ رند و مگسی و لاشاری و دنیاری و ڈومبکی وغیرہ جو زیر تخت میاں صاحب کلہوڑہ کے رہتے تھے خانصاحب والئے قلات کے ماتحت ہو گئے پہلے بوقت دینے کچھی کے نادر شاہ نے بعد اس کے احمد شاہ درانی نے اپنا حق بادشاہی اور پر اس ملک کے قائم رکھنے کے واسطے خان قلات و سرداران براہوئی پر غم لشکر بہ تفصیل ذیل

Marfat.com

اوّل بارہ ہزار لشکر سوار و پیادہ خانصاحب اور سرداران کو عند الطلب فوراً بخدمت بادشاہ حاضر کرنا ہوگا جس کو خانصاحب اور سرداران نے آپس میں اس طرح تقسیم کیا۔ سرداران رئیسانی۔ شاہوانی

۳۰۰ سار ۷۰۰ تحمار

بنگلزئی۔ ذگر مینگل۔ محمد شہی۔ کرد۔ لہڑی۔ سرپرہ۔ لانگو

۷۰۰ تحمار ۷۰۰ تحمار ۴۰۰ اسار ۳۰۰ سار ۵۰۰ صمار ۵۰۰ صمار ۵۰۰ صمار

رودینی و پرکانی۔ سمالانی۔ رند بمعہ جملہ بلوچ جو ان سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۱۰۰۰ ال

۶۰۰۰ سمت

جہلاوان دستہ زہری۔ دستہ مینگل۔ دستہ محمد حسنی میزان۔ ۶۰۰۰ سمت

۲۰۰۰ اغ ۲۰۰۰ اغ ۲۰۰۰ اغ

ملازمان عملہ خانصاحب جو اکثر اقوام براہوئی سے ہوتا ہے غم لشکر میں اپنی اپنی قوم کے ساتھ حصہ دیا کرتے تھے۔

دوم

ایک ہزار نفری ہمیشہ بخدمت بادشاہ حاضر رہا کرتے تھے۔ جس کو سان کہتے تھے اس ایک ہزار نفری کو بھی سرداران براہوئی بموجب پیمانہ بالا آپس میں تفریق کرتے تھے۔ یعنی ۱/۱۲ غم لشکر کا سب قوم سے لیا جاتا تھا ہر ایک لشکر اور سان کے ساتھ خود سرداران و معتبران یا اس کے رشتہ داران جایا کرتے تھے۔ سان کو تو احمد شاہ نے عوض اس نمایاں خدمت کے جو میر نصیر خان و سرداران براہوئی نے فتح کرنے قلعہ ترشش متصل ہرات و شکست دینے علی مردان مغل کو کی تھی معاف کر دیا تھا۔ لیکن لشکر کا لینا جب تک بادشاہی افغانستان خاندان احمد شاہی میں رہی برابر جاری رہا۔ چنانچہ خود میر نصیر خان بمعہ سرداران کے لشکر لے کر دہلی تک ہمراہ احمد شاہ گیا تھا۔ جس کی بابت عام کہاوت اس ملک میں مشہور ہے کہ میر نصیر خان اسپ سواری خود سے گر کر بیہوش ہو گیا تھا۔ منجملہ سپاہ دشمن کے ایک سپاہی از قوم سکھ میر نصیر خان کو مارنا چاہتا تھا لیکن دوسرے سکھ سپاہی نے اس کو روک دیا کہ یہ بھی ہمارا سکھ بھائی ہے اس کو مت مارو بوقت گرنے

Marfat.com

سکھے میر نصیر خان کی دستار اُتر پڑی تھی اور بال سر کے کھل گئے تھے براہوی بلوچ مثل سکھوں کے بال لمبے رکھتے ہیں اور اکثر باندھے رکھتے ہیں۔ میر نصیر خان کے بال سر کے دیکھنے سے اس سکھ کے خیال میں ایسا تصور ہوا کہ یہ بھی سکھ ہے۔ دو دفعہ ایک بحکم احمد شاہ دوسری دفعہ بحکم تیمور شاہ میران ٹھاپور حاکم سندھ پر لشکر کشی ہوئی۔ لشکر براہوئی اور سرداران براہوئی ساتھ گئے۔ ایک دفعہ میر کمال خان سوتر بھائی نصیر خان ہمراہ لشکر گیا ایک دفعہ آخوند وزیر خانصاحب ساتھ گیا تھا اگر خود خانصاحب کو لشکر کی ضرورت ہوتی تو بھی بموجب پیمانہ بالا سرداران براہوئی سے لشکر لیا جاتا رہا۔ چنانچہ بوقت عملداری میر نصیر خان ناصر آباد علاقہ کچھی کران پر خان موصوف نے چند بار لشکر کشی کی سرداران براہوی بمعہ لشکر ساتھ رہے اور بہت براہوی مارے گئے بوقت عملداری میر محمود خان۔ بہرام خان سوتر بھائی اس کا باغی ہو کر ملک کچھی پر قابض ہو گیا۔ سرداران براہوئی نے لشکر جمع کر کے بہرام خان کو شکست دی بوقت عملداری میر نصیر خان صغیر و شروع عملداری میر خداداد خان اقوام مری پر سرداران بمعہ لشکر کے بخدمت خانصاحب حاضر رہے اور خدمت بجالائے۔ جب لشکر خدمت بادشاہ پر جاتا تو بادشاہ کی طرف سے اور جب لشکر خدمت خانصاحب پر جاتا تو خانصاحب کی طرف سے حسب حیثیت سرداران و معتبران و اولس کو خرچ و خوراک ملا کرتا تھا جب سے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے اس ملک میں تشریف لا کر فیمابین خانصاحب اور سرداران کے صلاحیت کرائی تو سرداران براہوئی و بلوچ صاحب موصوف کو بھی جنگ افغانستان اور وقت قبضہ کرنے ملک بوری و ژوب وغیرہ کے دونوں دفعہ خوب مدد دیتے رہے اگرچہ سرکار برطانیہ شہنشاہ ہند و انگلینڈ کی ہے اور لشکر بے شمار آراستہ و پیراستہ رکھتی ہے بمثل نادر شاہ و احمد شاہ محتاج لشکر براہوئی و بلوچ کا نہیں ہے تاہم سرحدات گرد نواح ملک خود پر یہ اولس بہت کچھ مدد دے سکتا ہے موجودہ زمانہ میں تفصیل اقوام بمعہ تعداد نفری اسلحہ بندوبست سکونت اس کی دستہ وار و نمبردار فہرست علیحدہ میں دکھائی گئی ہے اور بعضے بعضے جو ضروری اور بڑی قومیں تھی۔ ان کا مفصل حال علیحدہ علیحدہ بمعہ شجرہ نسب وغیرہ باب دوم میں دکھایا گیا ہے براہوئی قوم لڑائی میں خوب بہادر ہیں بوقت جنگ بلوچ اسپان سے نیچے اتر کر لڑائی کرتے ہیں یہ ہمیشہ سواری کے اوپر لڑائی کیا کرتے ہیں۔ اور اکثر عادات براہوئی کی بلوچ سے مطابق ہیں۔ لیکن بعضے عادات میں اختلاف

Marfat.com

ہے بلوچ ناطہ نسبت دختران کا غیر قوم میں ہرگز نہیں دیتے ان میں چنداں عار نہیں اور شیرو روغن بیچنا بھی عار نہیں سمجھتے۔ پوشاک میں بھی تھوڑا فرق ہے۔ زبان براہوئی کی اپنی ہے جو براہوئی مشہور ہے اور بڑی مشکل زبان ہے کسی زبان یعنی افغانی و فارسی و جغدالی وغیرہ سے نہیں ملتی بلوچی زبان فارسی سے بہت مطابقت رکھتی ہے۔ لیکن براہوئی زبان کا ایک لفظ بھی اس سے مطابق نہیں ہوتا۔ تعداد شکر براہوئی بموجب مندرجہ فہرست میراوان، جھلاوان۔ میزان ہوتی ہے۔ یہ خالص براہوئی بلوچ اسلحہ بند درج کئے گئے۔ چند اور قومیں بھی ماتحت خانصاحب والئے قلات و سرداران کے رہتے ہیں جو زمینداری کرتے ہیں۔ مثلاً علاقہ کچھی میں جغدال یا جاٹ۔ خاص قلات میں زہوار۔ مستونگ میں خواجہ خیل۔ کوئٹہ میں کانسی و بازئی وغیرہ وغیرہ فن سپاہ گری و جنگ و جدل میں خوب واقف ہیں۔ اور اکثر لڑائیوں میں شامل ہوتے رہے ہیں اور بعضے وقت براہوئی و بلوچ سے خوب لڑتے رہے ہیں۔ قریب ایک ربع کل اولس براہوئی بلوچستان کے متفرق لشکر علاقہ قلات بلوچستان سے جمع ہو سکتا ہے زمانہ قدیم سے بہ لحاظ مدد لشکر کے خانصاحب قلات کی طرف سے وصولی مالیات وغیرہ میں سہولیت رہی اور اولس براہوئی و بلوچ تو کلیتاً مالیات وغیرہ تکالیف سے معاف رہا۔ لیکن دیگر اقوام رعایا سے جو قابل خدمات لشکر کے تھے رعایت رہی اور یہ خدمت ان سے ہی لی جاتی تھی۔

میر نصیر خان صاحب صغیر تک کوئی باضابطہ تنخواہ دار فوج نہیں تھی ملک گیری یا ملک داری کا سب انتظام اولس اور رعیت کی مدد سے ہوتا تھا اور میر نصیر خان کلان کے وقت انتظام ملک نہایت عروج اور ترقی پر تھا باعث یہ تھا کہ تمام انتظام بذریعہ صلاح اولس و سرداران کے ہوتا تھا۔ میر نصیر خان کا انتظام اولس داری ایسا تھا کہ جیسا برٹش گورنمنٹ انگلستان میں بذریعہ پارلیمنٹ کر رہی ہے سرداران سراوان و جھلاوان اولس کی طرف سے ہر ایک امر انتظامی میں شامل رہتے تھے اور ان کی صلاح سے صلح و جنگ ہوتی تھی اور ان کی صلاح سے قرارداد ملک داری مرتب کئے جاتے تھے۔ وہی لوگ فوج اور وہی لوگ نائب و وزیر و وکیل تھے جب تک یہ رواج اولس داری کا رائج رہا ہمیشہ یہ ملک ترقی کرتا گیا۔ جب سے یہ رواج بند ہوا خانصاحبان نے فوج تنخواہ داری علیحدہ رکھنا شروع کی۔ اور چاہا کہ وہ بادشاہ بن جاویں۔ اور اولس کو بعد فوج زیر کر کے رعیت بنا دیویں تب

Marfat.com

سے خلل پیدا ہوا۔ چونکہ آمدنی ملک کی اس قدر زیادہ نہیں تھی کہ خانصاحب کافی فوج رکھ کر اولس پر غالب آجاتا۔ پہلا طریقہ اولس داری کا بھی جاتا رہا۔ بنا راستہ بھی کوئی نہ نکلا اس واسطے بلوچستان کی حالت ابتر رہی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ بقول شیخ سعدی ؎ شیشۂ بشکستہ را پیوند کردن مشکل است ہرگز ممکن نہ تھا کہ آپس میں خان قلات اور اولس بمثل سابق مِل جُل کر ملک کو امن میں رکھ سکیں اس واسطے امن ملک کو امن میں رکھ سکیں اس واسطے امن ملک کی خاطر ایک زبردست طاقت کی جو خان و اولس کو اپنے قبضہ میں رکھ سکے میں ضرورت تھی سو خدا کی طرف سے ایک ایسا شخص یعنی سر رابرٹ سنڈیمن صاحب جو بہر وجوہ اس کام کے لائق تھا۔ پیدا ہو چکا تھا اور شمالی سرحد بلوچستان پر اس انتظام کی کوشش کر رہا تھا گورنمنٹ ہند نے بھی اسی شخص کو اس کام پر تعینات کیا جس کی کوشش و عقلمندی سے فیمابین خانصاحب و سرداران صلح ہو کر ملک میں امن قائم ہوا۔ اور دونوں نے برٹش گورنمنٹ کے سایہ میں رہ کر ایک دوسرے کی دشمنی سے نجات پائی۔

نمبر ۴ مکران

علاقہ مکران فی الحال شامل بلوچستان کے ہے حدودات اربعہ اس کی حسب ذیل ہیں۔ شمالاً علاقہ خانصاحب والئے قلات و سرداران جھلاوان و سردار نوشیروانی غرباً اقوام زند و سرحد ایران جنوباً گوادر سرحد والئے مسقط و سمندر شرقاً حاکم صاحب لس بیلہ و سردار ہیز بخ علاقہ جاؤ وغیرہ کچھ حصہ مکران کا علاقہ ایران میں شامل ہے جو حصہ مکران شامل بلوچستان کے ہے اس میں علاقہ جات ذیل واقع ہیں: پنجگور[۱] ریچ[۲] کولواہ[۳] بلیدہ[۴] سامی[۵] بندر پسنی[۶] کلمت اور مند[۷]

اولس

پنجگور طول شرقاً غرباً قریب اکیتو میل عرض شمالاً جنوباً قریب ستر میل حدودات اربعہ حسب ذیل شرقاً کمنڈگ سولی و علاقہ مشکے و کولواہ غرباً پہ دمی شم شمالاً گرگ حد غاران کوہ سبز جنوباً کنڈ ماوک۔

وجہ تسمیہ، پنجگور کا یہ ہے کہ زمانہ قدیم میں اس کا نام خرما آباد تھا۔ باشندگان اس علاقہ

Marfat.com

کے سرکش و چوری پیشہ تھے۔ سرحد ایران بلکہ عربستان تک چوری اور غارت گری کرتے تھے (زمانہ قدیم میں) بعضے کہتے ہیں کہ یہ زمانہ امیر المومنین امیر عثمان کا تھا بعضے کہتے ہیں کہ شاہان ایران کا زمانہ تھا۔ فوج بادشاہی اس علاقہ میں تاخت لائی عند المقابلہ ساکنان پنجگور کی طرف سے بہت لوگ تہ تیغ ہوئے۔ لیکن منجملہ فوج کے بھی پنج نفر معتبرین مارے گئے۔ جن کی قبریں اس جگہ بنائی گئیں۔ جس کے سبب پنجگور (بمعنی پانچ قبر) اس جگہ کا نام پڑ گیا۔ رفتہ رفتہ غلط عام پنجگور مشہور ہو گیا۔ مواضعات ذیل اس علاقہ میں آباد ہیں۔

۱ کلگ	۲ خدابادان	۳ عیسیٰ	۴ تسپ	۵ گرم کان	۶ وژ بود	۷ سری کوران	۸ سوردو
۳۰ خانجات	مار ۱۰۰	سار ۳۰۰	مار ۲۰۰	مار ۱۰۰	مار ۱۰۰	مار ۱۰۰	مار ۱۰۰
۹ چتکان	۱۰ شاپاماں	۱۱ وزِ ناپ	۱۲ دنب	۱۳ میرزنگی کہن			
۱۰	۳	۳۰	۱۰	۲۰			

میزان موضع

۱۳

میزان خانجات

الماسے ۱۱۰۳

آبادی رود رخشان سے جو اکثرہ جاری رہتی ہے اور تیرہ کاریزات جاری ہیں ہمیشہ ہوا کرتی ہے۔ بوقت بارش خشکابہ علاوہ ہوتا ہے۔ زیادہ آبادی نخلستان کی ہے اور نیز تھوڑے درخت میوہ دار از قسم انگور انار انجیر۔ توت۔ زرد آلو بھی موجود ہیں بقدر گذارہ بموسم ربیع گندم و جو بھی پیدا ہوتے ہیں۔ بشرط بارش زمینات خشکابہ میں جواری اور کالا پانی پر مکی ہوا کرتی ہے اقوام ذیل اس علاقہ میں آباد ہیں۔

نمبر شمار	نام قوم	نام معتبر	تعداد نفری اسلحہ
۱	کچکی	سردار امیر خان	ما ۱۱۵
۲	کینہ زئی	داد محمد	۵۰

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام معتبر	تعداد نفری اسلحہ بند
۳	کمبرانی	شیفیع محمد	۵۰
۴	کاشانی	ملاہتیان	۵۰
۵	برہ	محمد خان	۶۰
۶	دشتی	عزیزہ خان	۵۰
۷	جہانگیرزئی	گل محمد	۱۰۰
۸	مزارزئی	عمر	۳۰۰ سے نفر
۹	رادک زئی	میردوست	۱۰۰
۱۰	ملازئی	فیض محمد	۱۰۰
۱۱	رئیس	اسمٰعیل	۳۰
۱۲	شہروانی	محراب	۲۰۰
۱۳	دہانی	مستی خان	۲۰۰
۱۴	گوارگوئی	رحیم داد	۱۰۰
۱۵	نخیب	سردار گچکی	۴۰ نفر
		سردار گچکی	۴۰ نفر

میزان نفری

سال ۱۳۴۳ ھ

مشہور ہے کہ خاص علاقہ پنجگور سے بروقت لشکر کشی ہزار نفر اسلحہ بند نکل سکتا ہے علاوہ اس کے چند قومیں بلوچ کوردائی وغیرہ بھی علاقہ میں رہتے ہیں تمام کے واسطے ایسا مشہور ہے کہ اس علاقہ کی مالیات نصف سرداران گچکی اور نصف خانصاحب لیتا ہے لیکن موجودہ زمانہ میں بہ نسبت خانصاحب اور سرداران گچکی کی زیادہ تر مالیات سردار نوشیروانی کے قبضہ میں ہے حصص چند مواضعات از سرداران گچکی بطور ارث کے سردار نوشیروانی کو ملی ہوئی ہیں کہ بعض

Marfat.com

سرداران گچکی نے بخاندان سردار نوشیروانی شادی کی اور بعض گچکی سرداروں نے نوشیروانی سرداروں کو ناطے دیئے اگرچہ عملداری میر نصیر خان سے اقوام براہوئی و بلوچ دختران کو جائداد غیر منقولہ میں حصص شرعی نہیں دیتے۔ لیکن گچکی لوگ اب تک بموجب شرع محمدی مستورات کو حصہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ میں برابر دیا کرتے ہیں اس سبب علاقہ پنجگور میں سرداران نوشیروانی کا بہت قبضہ دخل ہو گیا ہے اور چند مواضعات میں نصف حصہ خود میر نصیر خان صغیر والئے قلات نے بروقت فراری خود از قلات و بعوض خدمات مدد دہی و شادی کرنے با دختر سردار آزاد خان نوشیروانی سردار مذکور کو بخش دیا تھا۔

نمبر ۲ علاقہ گیچ

وجہ تسمیہ اس کا یہ ہے کہ اول اس ملک کا نام گنج آباد تھا یہاں کی حکومت ملک شیر یار خان کے ہاتھ میں تھی کیخسرو شاہ ایران کی تابعداری منظور نہ کی تب بادشاہ مذکور نے فوج بھیج کر گنج آباد کو ویران کر دیا اس وقت ایرانی فوج نے اظہار فخر میں یہ کلمہ نکالا کہ گنج آباد کو ہیچ کر دیا گیا ہے۔ تب سے غلط عام ہیچ سے گیچ مشہور ہو گیا۔ حدود اربعہ شرقاً زمانہ قدیم میں کوہ واہ تک اب آب سر تک حد غرباً زمانہ قدیم میں گہ و کسر کند و ملکی چھیدہ فی الحال حد تمپ تک حد شمالاً بلیدہ جہل جنوباً گوادر علاقہ والئے مسقط پسنی بندر اور ماڑہ بندر علاقہ جام صاحب والئے لس بیلہ مواضعات ذیل ان حدود میں واقع ہیں:

۱ ۲ ۳ ۴
قلعہ تربت خانجات قلعہ گشتگ خانجات۔ قلعہ کوش قلات کو داقلات۔ قلعہ

۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱
ناصر آباد۔ قلعہ نوروز۔ قلعہ چُرُبک خانجات۔ قلعہ تمپ۔ قلعہ پل آباد۔ قلعہ دشت

۱۲
گدان اب۔ سر۔ جُوسک۔ سری کہن خانجات جُک۔ استلا آباد۔ سہت آباد۔ بوگان۔ گنہ خانجات

Marfat.com

ڈگارکان۔ ملک آباد۔ گوک دان۔ رستہ۔ قلعہ پیدارک۔ قلعہ نودبر خانجات۔ کلگ۔ قلعہ بان۔ کوچہ پاڈال۔ بیلدار۔ فلیٹ۔ سردشت۔ گوکری خانجات۔ گودی۔ بالاچی چاہ میزان خانجات ۴۸۲۵ منجملہ ان مواضعات کے تربت جوسک۔ آپ سرکلا تک خاص ماتحت خانصاحب والئے کلات کے ہیں۔ سرداران گچکی کا ان سے کچھ واسطہ نہیں تربت نائب خانصاحب کا صدر مقام تھا کوش قلات سردار گچکی کا صدر مقام ہے۔ جہاں ایک عمدہ قلعہ ہے۔ میر عبدالکریم برادر زادہ سردار گچکی کا رہتا ہے نوذر میں ایک چھوٹا سا قلعہ ہے اس میں میر بہرام خان گچکی رہتا ہے۔ اس موضع کی مالیات نصف خانصاحب اور نصف بہرام خان مذکور لیتا ہے۔ ناصر آباد میں خوب مضبوط قلعہ ہے اولاً یہ قلعہ میر محراب خان ولد دوست محمد گچکی کی ملکیت تھا۔ مگر اب شیر محمد ولد میر حسن گچکی نے محراب خان کو نکال کر خود قبضہ کر لیا ہے۔ چربک میں سردار شیر محمد مذکور سکونت رکھتا ہے۔ دشت میں بہت سا رقبہ قابل آباد ویران پڑا ہے اور ایک بارانی ندی ہے جس کا باعث کمی مخلوق اور بے امنی ہے بشرط امن آبادی میں خوب ترقی ہو سکتی ہے۔

اقوام جو ان مواضعات میں آباد ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے: گچکی للعہ ۴۰ نفر۔

رئیس ماللعہ ۱۴۰ نفر۔ درزادگ للعہ ۴۰۰۰ ،،،۔ عیسیٰ زئی ص ۵۰۔ غلام الـ ۱۰۰۰ ،،، بلوچ للعہ ۴۰۰۰ جغدال للعہ ۴۰۰۰ ،،،۔ بیز بخو ۶۰ ۔ رند۔ ۱۱ ص ۲۵۰۔ ساجدی الـ ۱۰۰۰ ،،،۔ کٹور عہ ۲۰ شاہد اوزئی ۲۵ عہ۔ سنگر ۸۰۰۔ محراب زئی لنڈی عہ ۱۰ لوارزئی صعہ ۵ دوناکات ہندوان عہ ۱۶۔ میزان نفری قریباً پانچہزار لشکر اسلحہ بند بوقت ضرورت اس علاقہ کیچ و کلاچ سے جمع ہو سکتا ہے۔ وسائل آب پاشی آب جریان۔ جوئے۔ کاریزات۔ خشکابہ بارش باران سے ورد ہا رہا رانی سے تخمیناً پیداوار اوسط سالیانہ خرما ۴۸ للعہ ہزار کتل (یعنی بنڈی) گندم للعہ ۴۰۰۰ ،،، من۔ برنج ۱۰۰۰۰ من زرت یعنی جواری اعہ ۲۰۰۰ ،،، من۔ چنیا الـ ۱۶ ،،، من۔ پنبہ اعہ ۲۰۰۰ ،،، من۔ پنبہ اعہ ۲۰۰۰ ،،، من مٹرا عہ ۲۴۰۰ ،،، من۔ اگر برسات اچھی ہو تو جوار بہت پیدا ہوتی ہے۔ شرح بٹائی جنسی خرما وغیرہ ۱/۱۰ دہم حصہ۔ علاوہ نقدی ٹھیکہ جس کو زرشاہ کہتے ہیں وصول ہوتا ہے۔ تجارت پیشہ یا پیشہ ور لوگ دوناکات ہندوان عہ ۱۶ لوہار پندرہ۔ ترکھان چار۔ زرگر پانچ۔ ہندو اکثر ساکن نگر ٹھٹھہ علاقہ

Marfat.com

کراچی کے ہیں مالیات سے نصف آمدنی خانصاحب والئے کلات اور نصف سرداران گچکی لیا کرتے ہیں۔

نمبر ۳ کولواہ

وجہ تسمیہ اس کا یہ ہے کہ جغدانی زبان میں باد کودا کہتے ہیں۔ اس میدان میں ہوا بہت چلتی ہے۔ اس واسطے کولواہ مشہور ہو گیا ہے۔ حدودات اربعہ۔ شمالاً علاقہ مشکے۔ غرباً علاقہ پنجگور جنوباً علاقہ کیچ۔ شرقاً ملک جاؤ علاقہ سرداران بیزنجو و میروانی مواضعات ذیل۔ بیدی کوتوال ازاں سردار عبدالکریم میروانی آوان۔ ازاں سردار صفرخان بیزنجو بزداد۔ سردار کیہرہ بیزنجو مالار۔ مالدالو میروانی کتاتک ازاں سردار ولی محمد کولوای و میروانی۔ ریک چائی۔ چنبر سومار عمرانی تو ہزاران۔ سردار بلوچ خان نوشیروانی۔ مادگ گودری۔ ناگ کولوائی۔ کلگ۔ آبادی زیادہ تر بارانی ہے۔ موسم گرما میں پانی بارانی از جانب مشکے آتا ہے۔ اس نالے کو کولواہ میں ڈھور مشکے کہتے ہیں اور مشکے میں اس کا نام ڈولری کہتے ہیں علاوہ برآں بعض بعض مکانات پر چشمہ ہا مدام روان ہیں۔ اس لئے پانی پینے کے واسطے چاہات سے لیتے ہیں جو اکثرہ چاہات آٹھ دس بارہ گز پر پانی دیتے ہیں۔ زیادہ تر گذارہ ان لوگوں کا مال مویشی پر ہے اور پشم و روغن زرد بہت ہوتا ہے ہندو لوگ خرید کر کے براہ بندر اور ماڑہ و بندر گوادر کراچی کو لے جاتے ہیں۔ بشرط ہونے بارش باران کے زیادہ تر جو و جواری قدرے گندم و ماش بھی پیدا ہوتے ہیں۔ شرح بٹائی ساتواں و آٹھواں حصہ مقرر ہے۔ نائب خانصاحب والئے کلات کا صرف مردمان کو وائٹی اور رعیت لوگوں سے مالیہ لیتا ہے۔ لیکن میروانی نوشیروانی کچھ نہیں دیتے۔ اقوام ذیل اس علاقہ میں آباد ہیں۔

نمبر شمار	نام قوم	نام معتبر	تعداد نفری اسلحہ بند
۱	نوشیروانی	سردار بلوچ خان	لعہ ۹۰
۲	میروانی	سردار عبدالکریم	مہ مت ۲۸
۳	کودائی	دوست محمد	ععہ ۲۲
۴	بیزنجو	سردار صفرخان	ع ۱۰

Marfat.com

نمبر شمار	نام قوم	نام معتبر	تعداد نفری اسلحہ بند
۵	رخشانی	عبدالغنی	مارتہ ۱
۶	کوہ بلوچ	شیر محمد	مارتہ ۱۰
۷	خالد	ہارون	۶۰
۸	کوتوال	مہیان خان	بلغ ۴۰
۹	کلچہ	متفرق	۵۰
۱۰	کوتوال	متفرق	ماعت ۱۴۰
۱۱	المار	〃	ماعت ۱۲۰
۱۲	سیلاچی	〃	مارتہ ۳۰
۱۳	جلنبانی	〃	ماعت ۱۲۰
	میزان نفری اسلحہ بند		
	الی مائتہ	〃	۱۱۹۰

اس علاقہ میں بہ نسبت خانصاحب کے جب تک بلوچ خان نوشیروانی جیتا تھا۔ زیادہ غالب رہا بلکہ اکثر علاقہ ہذا کو اس نے ویران کیا چندبار خانصاحب والئے کلات نے اس کے اوپر فوج بھی بھیجی مگر کامیابی نہ ہوئی اب تھوڑے عرصہ سے یہ مشہور لیڈر از دست افواج سرکار انگلشیہ قتل ہو چکا ہے۔

نمبر ۴ بلیدہ

وجہ تسمیہ اس کا یہ ہے کہ جس زمانہ میں بلوچ لوگ علاقہ مکران میں داخل ہوئے اس مقام پر اقوام پلندی نے سکونت اختیار کی اس سبب سے اس کا نام بلیدہ مشہور ہو گیا۔ مواضعات ذیل اس علاقہ میں آباد ہیں قلعہ کوشک اقوام نوشیروانی۔ قلعہ بٹ نامی پہ دی۔ قلعہ بلیدہ۔ قلعہ چنب مزار زئی۔ مینا ز بلوچ۔ دشت و رادگ۔ تعداد نفری تخمیناً مرد ۲۵۰ عورت ۲۰۰ بچہ ۲۰۰۔ آبادی زیادہ تر جوئے باکالا پانی سے ہوتی ہے جوئے ہامدام جاری ہیں منجملہ مواضعات علاقہ بلیدہ کے قلعہ بٹ و قلعہ کوشک خانصاحب

Marfat.com

کے ماتحت ہیں بٹ میں ایک مضبوط قلعہ ہے کوشک میں خورد قلعہ یہ ہمیشہ خانصاحب کے ملازموں کے قبضہ میں رہتا ہے باقی مواضعات پر سردار محراب خان نوشیروانی کا قبضہ ہے۔ گچکی سرداروں کا اس علاقہ میں کچھ دخل نہیں۔

نمبر ۵۔ سامی

اس میدان میں دو مشہور گاؤں ہیں ایک کا نام سامی دوسرے کا نام شارک۔ سامی میں ایک مضبوط قلعہ ہے اور سردار محمد حسن گچکی چوپنجگوری گچکیوں کی اولاد سے ہے اور معزدل خان کلات میر خداداد خان کا خسر پورہ ہے وہ یہاں سکونت رکھتا ہے جس کے ماتحت اقوام کوہائی و بلیدی رہ کر آبادی کرتے ہیں۔ خانصاحب کو اس گاؤں سے کچھ آمدنی نہیں ہوتی کہ کل مالیہ سردار مذکور پر معاف ہے۔ شارک میں میر شاہداد خان جو سردار محمد حسن کا چچا ہے اور خانصاحب کی طرف سے علاقہ کیچ کا نائب مقرر تھا۔ جس نے میجر میور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو زخمی کیا تھا۔ کچھ مدت تک فرار رہا اب گرفتار ہو کر سزا قید بھگت رہا ہے۔ اس کے پسران قائم خان اور بوہیر خان اس گاؤں پر قابض رہتے ہیں اس سے بھی خانصاحب کو کچھ مالیات نہیں ملتے۔ کیونکہ شاہداد خان پر معاف تھے اس موضع پر ایک چھوٹا سا قلعہ بھی ہے۔

نمبر ۶ بندر پسنی و کلمت

یہ دو بندر کنارہ سمندر پر واقع ہیں پسنی میں میدلوگ اور کلمت میں کلمتی لوگ رہتے ہیں ان کا پیشہ شکار ماہی ہے جو سمندر سے شکار کیا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے کبھی کبھی کشتیوں پر مال سوداگری کا بھی گرادر سمارہ سے آیا کرتا ہے آمدنی مالیات شکار ماہی اور تجارت کا محصول ہے۔ نصف مالیات خانصاحب ان بندرہا پر مقرر ہے۔ لیکن میدان کیچ سے کسی قدر ناصلہ پر ہیں۔ اگر نائب خانصاحب مضبوط ہوتا ہے تو ان سے نصف مالیات وصول کر لیتا ہے۔ بصورت سستی کے وہ لوگ خود تمامی

Marfat.com

مالیات پر متصرف رہتے ہیں۔ جب تھوڑے سال کے واسطے علاقہ کیچ میں افسران سرکاری انگریز کی طرف سے انتظام تھا۔ تب ان بندرہا کے واسطے ایک ساہوکار ساکن اور ماڑہ نے ۱۲۰۰۰ ہزار روپیہ کے عوض برائے دو سال ٹھیکہ لیا تھا۔

نمبر ۷ مند

وجہ تسمیہ زبان جغدالی میں مند خراب کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ علاقہ اکثر غیر آباد اور پہاڑی ہے۔ اور اس میں جو لوگ آباد ہیں۔ نیم وحشی عادات اور خستہ حال ہیں اس لئے اس علاقہ کا نام مند ہے حدود اربعہ شمال اور جنوب میں پہاڑ مغرب میں پیش مشرق میں دو کوہان علاقہ تمپ۔ پانی پینے کا خام چاہات سے لیا جاتا ہے کالا پانی اس علاقہ میں کوئی نہیں ایک دو چشمہ البتہ ہیں۔ مگر ان کا پانی کافی نہیں ہے ایک رود بارانی ہے جس کا نام رود مندی ہے۔ تمپ کی طرف سے اس میں پانی آتا ہے اور دشت کی طرف چلا جاتا ہے پیداوار اگر بارش خوب ہو تو گندم بویا جاتا ہے سوائے گندم کے اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی یا یوں کہنا چاہیئے کہ زمین قابل زراعت کم ہے اور نیز لوگوں کو دوسری جنس بونے کا وقوف نہیں ہے۔ کوئی سوداگری اس علاقہ میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ کوئی حرفت کار اس میں آباد نہیں اکثر گذارہ۔ باشندگان علاقہ کا مچھلی پر ہے۔ اور نیز چوری و رہزنی سے جو مال وہ حاصل کرتے ہیں اس آمدنی سے اوقات بسر کرتے ہیں۔ اقوام ذیل اس علاقہ میں آباد ہیں۔

آسکانی الف ۱۰۰۰ نفر۔ نوہانی سما ۶۰۰ نفر۔ وامنی با ۸۰۰ نفر۔ وہانی لا ۷۰۰ نفر۔ رودانی اغ ۲۰۰۰ نفر رندا غ ۲۰۰۰ نفر بوقت ضرورت دو ہزار مسلح سپاہی اس علاقہ سے بہم پہنچ سکتے ہیں۔ اس علاقہ میں چار بستیاں ہیں گوئک خانجات تار۔ گیاب ما ص ۱۵۰ سورو ما ص ۱۵۰۔ سورگ الف ۱۰۰۰ ؛

یہ لوگ پیداوار زمین کا محصول کسی کو نہیں دیتے اور نہ کوئی سنگ اس علاقہ میں وصول ہوتا ہے اور یہ علاقہ عین سرحد ایران و بلوچستان پر ہے۔ باشندگان علاقہ خصوصیت کے ساتھ ان میں سے کسی ایک ریاست کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے۔ اس علاقہ کا کوئی ایک آدمی سردار مقرر نہیں ہے ہر فرقہ میں اس کا سرکردہ بمثل چھوٹے سردار کے ہے۔ دراصل یہ علاقہ حدودات بلوچستان میں شامل ہے مگر بباعث کمزوری

Marfat.com

سرداران گچکی اور خانصاحب کے اب فرمان سے باہر ہے بلکہ باشندگان علاقہ ہذا علاقہ کیچ اور گوادر میں چوری وغیرہ سے تکلیف دیا کرتے ہیں۔

حالات تواریخی علاقہ ہذا

اس ملک کی سیر کرنے سے چند نشانات زمانہ قدیم کے پائے جاتے ہیں تربت کے قلعہ کے نزدیک تین کاریزات واقع ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں :۔

کاؤسی[1]۔ ملکی[2]۔ ہوت زئی یا خسروی[3] پہلی کاریز کی بابت کہا جاتا ہے کہ کیکاؤس بادشاہ نے بنوائی تھی۔ چنانچہ یہ کاریز نہایت گہری ہے۔ اور بعضے جگہ دور تک چٹانوں میں نکل گئی ہے ایسے کام بادشاہوں کے ہاتھ سے ہو سکتے ہیں۔ عام زمینداران کا کام نہیں تب سے اس نام کاؤسی مشہور چلا آتا ہے دوسرے ملکی یہ کاریز ملک لوگوں کے وقت میں بنائی گئی تھی۔ یہ ملک لوگ بھی حاکم بمنزلہ بادشاہ اس علاقہ کے ہو گذرے ہیں۔ چنانچہ فیمابین کیخسرو بادشاہ ایران اور شہریار حاکم کیچ جو ملک خاندان سے تھا لڑائی بھی ہوئی تھی۔

تیسرے خسروی یا ہوت زئی اس کی بابت یہ مشہور ہے کہ کیخسرو بادشاہ ایران کے زمانہ میں کھودی گئی اس واسطے اس کا نام خسروی مشہور ہوا بعد اس کے جب سے مردم بلوچ اس علاقہ میں آئے۔ اقوام ہوت نے اس کاریز پر قبضہ کر لیا اس کا نام ہوت زئی مشہور ہوا اسی طرح علاقہ بلیدہ میں اقوام بلیدی بلوچ نے قبضہ کیا اس کا نام بلیدہ مشہور ہو گیا۔ اسی طرح ایک پرانا بھیڑ پڑا ہے۔ جس کی بابت باشندگان ملک ہذا کہتے ہیں کہ بہمن بادشاہ کا قلعہ تھا رستم مشہور پہلوان کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں رہتا تھا ایک پرانا ویرانہ قلعہ کے ساتھ اس کا نام منسوب کیا جاتا ہے اور متصل خاران وجاغی کے ایک پہاڑی میدان میں واقعہ ہے جس کو میخ رستم کہتے ہیں اس کی بابت بھی ایسی کہاوت ہے کہ رستم کے نام سے میخ رستم اس کا نام مشہور ہے ان شاہان و نامور آدمیوں کا یعنی کیکاؤس۔ کیخسرو۔ بہمن رستم پہلوان کا مفصل حال شاہنامہ کے پڑھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے

Marfat.com

یہ لوگ ظہور اسلام سے بھی پہلے ہو گذرے ہیں ظہور اسلام سے تھوڑا پیچھے یعنی سال نہ ہجری میں اقوام بلوچی حلب سے نکل کر اول کرمان آئے تھے پھر رفتہ رفتہ اس ملک مکران میں پہنچ گئے جس طرح اقوام بلوچی نے یہ ملک کیچ مکران کا آپس میں تقسیم کیا اور جس طرح اقوام ہوت بلوچ بمعہ چند اقوام دیگر اس ملک میں رہ گئے اور اقوام رند و لاشاری بجانب کلات بلوچستان سردار ہوت سے تنازعہ کر کے چلے گئے اور ملک کلات پر قبضہ کیا وغیرہ حال ملاحظہ باب اول کتاب ہذا سے واضح ہو گا۔ ملک ہذا پر اقوام گچکی کے قبضہ اور خان قلات کے شراکت کے بارے میں جو حالات آخوند صاحب نے اپنی کتاب میں درج کئے ہیں ان کو بجنسہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

قصہ ملک پنج گور و سائر مکران اینچنیں است کہ اولاً ملک مذکور از ہوت بود و بعد ازان از ملک ہاد و بعد ازان از بلیدی و بعد ازان از گچکی شد و گچکی ہا مانہ ملک ہندوستان آمدند و قوم شان، راج پوت بود در کوچہ گچک مے آیند و مقدار چہل سوار بہم بودند کہ از ہندوستان آمدند و یک روز ہمیں ہا بہم تیر اندازی کمان میکردند یک فقیر از انجا گذر کرد و تیر یک گچکی در پائے ہمین فقیر خورد و ہمین تیر انداز گچکی گفت کہ تیر گچکی کش کردہ از پائے فقیر بدر نسازند کہ تیر گچکی مے باشد بریدہ از جان فقیر بدر سازند۔ بعد از چند یوم زخمہائے فقیر کہ درست شد روزانہ گردیدہ در نزد ملک مرزا نام بادشاہ کیچ حاضر بودہ استغاثہ خود نزد از انجا ملک مرزا لشکر بہ قوم گچکی ہا فرستاد کہ تمام را بقتل رسانید ند و دو پسر از گچکی ہا ماندند کہ بلوچان ہمیں عذر در نزد لشکر ملک مرزا نمودند کہ ہمیں ہر دو تحمل از ما بلوچان اند و ز گچکی ہا نیستند بدیں وجہ رہائی جان طفل ہا شد پس ہر دو طفل ہا از انجا روانہ شدہ بملک زہری آمدند و بعد از چند ایام ملک مرزا بادشاہ کیچ ہمیں ہر دو طفل ہا را طرف خود بکیچ طلب فرمود و ملک گچک را در عوض خون بہا ہمیں ہر دو پسران داد و بعد از ملک مرزا پسرش حاکم کیچ شد و بعد از نواسہ او کہ نام او را نیز ملک مرزا گذاشتہ بودند او ہم حاکم کیچ شد بوسعید از ملک عرب آمدہ در ملک بلیدی نشست و ہمراہ مردم گچکی ہا مشورت نمود و یک اتفاق شدہ کہ ملک مرزا بقتل رسانیم و ملک او را ہم چناں قسمت نمایم و ملک کیچ از من بوسعید و ملک پنجگور از شا گچکی ہا بہمیں سخن بہم عہد وفا نمودہ و ملک مرزا را کشتہ و بعہد خود استوار شدند و گچکی ہا بعد از چند روز بہ سعید گفتند کہ ملک ما گچکی ہا اندک است و ملک شما بسیار است و بایان حصہ در سد ملک را برابر بدہند و ہمیں

Marfat.com

دعوئے راہمراہ بوسعید مارسنگ نمود دریں ہنگام دعوئے رسید ملک جنگ طرفین بر ملک کیچ واقع گردید دو
مارسنگ نام برادر زادہ حلب گچکی از دست بوسعید در کیچ مقتول شد و شہ قاسم نواسہ بوسعید عرب مے
باشد و ملک دینار بنسیرۂ مارسنگ نام گچکی مے باشد پس ملک دینار بملک کیچ بطریق سپاہ گرت رفتہ و بداد و
دہش دست فیض خود را دراز نمود و عالم کیچ باد متفق شد و ملک کیچ را از شہ قاسم گرفت و ملک دینار
برادر زادہ میرالہ داد است چنانچہ بی بی بانو دختر میر احمد بود اول در خانہ میر ابراہیم نوشیروانی بود و
خود میر ابراہیم خدمت میر احمد در جنگ بارو زئی کشتہ شدہ بود و میرالہ داد گچکی خواہر زادہ میر ابراہیم
نوشیروانی بود بعد از مرگ۔

میر ابراہیم بی بی بانو را میر اللہ داد گچکی عروس کرد و میر عیسےٰ کلان از شکم بی بی بانو تولد شد پس
ملک کیچ و پنجگور تا حال برائے گچکی ہا میراث ماند و ملک دینار پسر خود را کہ شہ عمر نام داشت بطرف
ملک پنجگور برائے طلب معتبران پنجگور را بدست خود نمود و ملک پنجگور بہ دلدینار عمر نام داد کہ شخصے
زانی و بیحد کمال ظالم بے خبر و ناکامل بود میر عیسےٰ خویش شاہو کہ در قریہ گرم کان بود و نواسہ میر احمد نیز
بود دید کہ ملک عیسیٰ را گرفت مبادا ملک گرم کان را از یخا تسخیر بگیرد بعدہ چار لاکھ چار از انجا روانہ شدہ
در خدمت والا درجت خان ذیشان میر محبت خان آمدہ استغاثہ نمود و محبت خان خود بمعہ تجملات
سرایان و جہلا بان و بلوچ روانہ شدہ رفتہ قلعہ عیسیٰ را الی مدت چہل روز محاصرہ نمود بعد ازاں زوجہ
ملک دینار و والدہ شہ عمر از ملک کیچ آمدہ بخدمت میر محبت خان عرض نمود و مرحبہ و الدہ شہ عمر کہ اسم
ادمائی روز خاتون بود خالصاحب فرمود کہ عیسےٰ چادر شما است دمائی در خدمت خان عرض نمود کہ قلعہ
عیسےٰ را بمن چادر کردہ بخشید سے لاکن قلعہ محکم است آسان گرفتہ نخواہد شد میر محبت خان از گفتہ او در غضب
شد و بمائی فرمود کہ رفتہ قلعہ خود را محکم نمایند دمائی پسر خود را نادم کردہ از شہر خارج ساخت و قلعہ عیسےٰ
را بہ میر محبت خان داد باز خالصاحب قلعہ را از انہا گرفتہ بہ پدر میر عیسےٰ داد باز کہ میرالہ داد نام داشت و
بعد از وفات میرالہ داد پسرش میر عیسےٰ نام نشست و میر گاجیان برادر خورد میر عیسےٰ برد برادر کلان خود را کشتہ و
قلعہ بدست خود نمود و پسر میر عیسےٰ میر کرم شاہ تام بعد از میر محبت خان کہ نوبت حکمرانی بر سر خان عدالت
نشان میر نصیر خان رسید آمدہ بنیادت خان بلند مکان شد و خان عظیم الشان لشکر برداشتہ بملک پنجگور
رفتہ در تصرف آورد و ہر گاہ کہ خان کلان بملک پنجگور رفت گاجی پسر میر اللہ داد در ملک پنجگور حاضر نہ بود

Marfat.com

که اورا رفته بازار تمپ وقلعه گشنگ را گرفت چون احوال گرفتن ملک پنجگور بسمع گاجی خان رسیده
که خانصاحب گرفته است وگاجیخان مردم پنجگور آنچه که همراه خود داشت همه را رخصت داد وباینها
گفت که شما تمام بسلام خانصاحب رفته مشرف شوند که ملک پنجگور از دست من گاجی خان رفت وعالم
پنجگور از گاجی خان مرحض شده روانه آمده بسلام مشرف گشتند وهرچه در پنجگور بودند از ملک پنجگور
خانصاحب والامناقب بکلات مراجعت فرمود ومیر یوسف موسیانی را همراه سه صد نفر در شهر علیی
تائب کرده نشانید ومیر یوسف بعد از چند روز در ملک پنجگور دست تطاول دراز نمود وعالم پنجگور
را بتنگ رسانیده آخر الامر اهل پنجگور حیله گری خود را شعار خود نموده به بهانه کدام شادی سه صد
نفر میر یوسف را بتماشائے گوئی زون افراط تفریط ساخته از شهر بدر ساختند ومیر یوسف بمعه چند نفر
معدوده در شهر تنها ماند پس میر یعقوب گچکی دست یافته - بفریب از قلعه علیے میر یوسف را پائین نموده ومیر کرم
شاه را میر یعقوب گچکی دست یافته بفریب از قلعه علیے میر یوسف را پائین نموده ومیر کرم شاه را میر یعقوب
از کیچ طلبانیده در قلعه علیے نشاندو بعده میر کرم شاه بمجرد استماع احوال کشیدن میر یوسف از قلعه علیے
بر آئے تنبیه وخذلان اهل پنجگور خانصاحب آخوند ملا محمد حیات را بسمت پنجگور فرستاد وآخوند صاحب
از راه راغئے رفت ومیر کرم شاه از راه رخشان آمده ازین سبب در راه هم مقابل نشاندو آخوند
ملا محمد حیات بپاس انتظام میر یوسف موسیانی هفت صد نفر آنها را بند کرده در پنجگور داشت ومیر
کرم شاه نزد سرکار آمده حاضر گردیده احوال بند کردن اهل پنجگور را آخوند صاحب بخدمت سرکار
معروض داشت پس از روئے مهربانی موجب عرض واستدعائے میر کرم شاه سرکار از تصفیه آنها در
گذر فرموده سرفراز نامه برائے آخوند فرستاد که بند آنها را خلاصی نموده واگذارند وسرداری ملک
پنجگور را بمیر کرم شاه عطا فرمود بعد از چند ایام بندگان عالی دام اقباله نواب محمد نصیر خان برائے
تسخیر ملک کیچ رفت واز ملک کیچ گذشته سرسات آنها طلب فرموده مردم ناصر آباد از کوته اندیشی
وبدبختی دادند وخان ذی شان حکم زون ناصر آباد فرمود وجنگ واقع شد - ومقدار هفت صد نفر پیاده
عمله در جنگ مقتول شدند وسردار میر مهر دل خان قوم دگر مینگل نیز در آن جنگ کشته شده وخانصاحب
قلعه ناصر آباد را گرفت ولیسر ملک دینار شه بیگ نام گچکی در حضور احمد شاه استغاثی رفته چپری بادشاه
را آورده وخانصاحب را چپری بادشاه را آورده وخانصاحب را چپری بادشاه برداشته بملک

Marfat.com

خودش آورد دو بار ثانی آخوند ملا محمد حیات را برائے محافظت ملک کیچ فرستاد و به آخوند این نیز فرمود
که هرگاه واپس مراجعت نمودند ملک دینار را به تسلی تمام همراه خود آورده حاضر حضور سازند و آخوند
بملک کیچ رفته باشندگان آنجا را استمالت نموده و حفاظت نموده بعد بازوے ملک دینار را همراه خود
برداشته آورده حاضر حضور خانصاحب ساخت و خانصاحب مهربانی ها ئے گوناگون در باره ملک
دینار فرموده که خود ملک دینار به اخوند گفت که شما ضامن شده رسانید۔ اینجانب را از ملک کیچ آورده
حال در باره اینجانب مهربانی سرکار شامل حال است شما یعنی آخوند از عهده ضمانیت من ملک دینار
خلاص اند پس آخوند در جواب فرمود که خیریت شما دانند و سرکار دانند و از چند ایام معدوده برگرام
حرف ملک دینار را خانصاحب گشت و بعد از چند ایام خان ذیشان حاجی محمد خان شاهوانی را بملک
کیچ بمعه لشکر فرستاد چرا که باشندگان کیچ چیزے فتنه به پا نموده بودند و حاجی محمد خان در انجا رفته
پسر ملک دینار شه عمر را بدست خود نموده کیچ را گرفت و با دمان کیچ تنبیه ساخته و تابع نموده شه
عمر را همراه خود آورده در حضور خانصاحب حاضر ساخت و شه عمر را سرکار عالی سرفراز نموده واپس
بملک کیچ فرستاد و ملک کیچ را تسلیم شه عمر فرمود چونکه شه عمر رفته در میری کیچ نشست شکر الله نام
برادر خورد شه عمر را بکدام وجه از میری کیچ پائین نموده خود شکر الله در میری کیچ نشست و شه عمر
بار ثانی بطریق استغاثے در حضور خانصاحب واپس آمده در رسید و جناب خانصاحب لشکر سراوان را
برداشته بطریق شبخون و چاپا از گنجا به سوار شده بروز هفتم بسرزمین ملک کیچ و مکران داخل گردیده
تاراج نموده و به ملک باشندگان که از قوم بلیدی می باشد لشکر سرکار سوار شده رفته مقدار هفتاد نفر از
آنها مقتول نموده واپس آمده بخدمت سرکار حاضر شدند و شکر الله را از میری کیچ پائین نموده و شه
عمر را بمیری کیچ نشاندند بعده شه عمر در خدمت خانصاحب عرض نمود که بدمن حصه سرکار ملک کیچ
در ضبط من شه عمر نخواهد ماند بعد ازان سرکار نصف مالیه ملک کیچ را باهم خود مقرر فرموده و نصف ثانی
را یشه عمر گچکی تسلیم فرمود و شه عمر الی چهده ملک حد خانصاحب را معین نموده بود و شه عمر را بعد از چند
ایام مردم بلیدی ها کشتند و شه محمد پسر شه عمر و میر هائے خان برادر زاده شه عمر در حضور خانصاحب
استغاثے آمدند که شه عمر را مردم بلیدی مقتول نمودند بعد ازان خانصاحب دام اقبال و آخوند
صاحب ملان فتح محمد خان را بسمت کیچ فرستاد که موجب امر خانصاحب رفته از مردم گچکی

Marfat.com

پسر عشه عمر شه محمد خان را بروه بر میری کیچ نشانده و عالم آنجا را ولا ساو استمالت نموده واپس مراجعت بملک خود نموده آمده مشرف حضور خانصاحب گردید و بعد از آمدن آخوند صاحب اندک خرخشه در ملک کیچ واقع گردید و خانصاحب میر چیزو شاهوانی را بمعه لشکر سمت کیچ فرستاد و عالم کیچ سابق برفتن اخوند صاحب ملا فتح محمد خان بدل و جان طاعت پذیر شده بودند و ملک در تصرف خانصاحب بود تا این حد شه قاسم نام بلیدی را و شه بهائے خان گچکی را اخوند صاحب آورده بخدمت خانصاحب حاضر ساخته بود و خانصاحب در عوض خون شه عمر قصد کشتن قاسم بلیدی نمود پس آخوند ملا فتح محمد خان در خدمت والا درجت خانصاحب عرض نمود که من آخوند همراه آنها وعده کرده ام که اگر سرکار نصف ملک را او سرداری آنجا را بتوئے بهائے خان داده بهتر و قاسم خان نام بلیدی را که همراه در حضور سرکار مے بزم و همیں عرض نیز مے نمایم که قاسم نام بدون اقرار معافی سر خود که شه عمر را کشته بود نمے آمد و من آخوند ملا فتح محمد خان همراه اینها همیں وعده کرده ام که بسبیل سلامت الی کیچ مے رسانم - پس خانصاحب موجب عرض آخوند از سر او گذشته و شه بهائے خان و قاسم را بدست میر چیزو شاهوانی داد که برده نامبردگان را به کیچ رسانیده و ملک آنجا را به ضبط سرکار در آرد و میر چیزو ملک تربت را بمیر بهائے خان داد و بدیگر ها همیں امر کرد که اگر از شهر بدر شده مے آیند ملک هر کس را خواهم داد و آدمیان تمام ملک و شهر آمده سلام کردند و ملک هر کس را داد و مردم بلیدی ها مقدار چهل نفر در میری کیچ بودند آنها پائین نه شده و سلام نه کردند و همیں احوال را میر چیزو بخدمت سرکار معرض داشت و منتظر جواب شد پس خان صاحب میر چهپر خان ایلتازئی را و میر شهباز خان محمد حسنی را با لشکر بر کمک میر چیزو شاهوانی بملک کیچ فرستاد و میر چیزو که ملک را بدست خود نموده بود و چهل نفر بلیدی که در میری کیچ نشسته بودند آدم خود را همان بلیدی ها طرف میر چیزو و میر چهپر خان ایلتازئی فرستادند که اگر ضامن مایان یعنی بلیدی ها میر چیزو شاهوانی مے شود آمده سلام خواهم کرد و میر چیزو گفت من طرف آنها پیشتر پیغام فرستاده بودم که اگر آمده سلام مے کند ضامن سر شما من میر چیزو مے باشم و مردم بلیدی بر اینجانب اعتبار نه کردند و نیامدند حال من میر چیزو ضامن بلیدی ها نخواهم شد پس میر شهباز خان محمد حسنی را میر چپر خان ایلتازئی ضامن داد بلیدی ها را از میری

Marfat.com

کچھ پائین ساختہ و ہمیں ہر چہل نفر بلیدی را بقتل رسانیدند و شہر کچ را بہ شہ بہائے خان دادند
کہ آخوند صاحب او در حضور سرکار آوردہ عرض او را نمودہ بود

حالات سرداران گچکی وغیرہ بموجب بیان سردار میر بہائے خان وغیرہ ساکنان کچھ و پنجگور
شجرہ نسب خاندان گچکی کا جو خود سردار بہائے خان نے اپنی کتاب سے لکھایا تھا۔ منسلک کیا جاتا ہے
سردار مذکور نے اپنے خاندان کا حال اس طور بیان کیا تھا کہ عرصہ ٹھیک یاد نہیں تین سرداران مارنگھ
جگت سنگھ۔ چڑت سنگھ جو آپس میں حقیقی بھائی تھے جن کے باپ کا نام بھینا سنگھ از قوم راجپوت پنجاب
ملک ہند سے بباعث کسی خوشنہ کے بمعہ چالیس نفر ہمراہیان کے اس علاقہ مکران میں آئے بکوچہ گچک
جو توابع پنجگور میں واقع ہے۔ سکونت اختیار کی اس وقت علاقہ پنجگور ملک لوگوں کے اور کچھ
اقوام بلوچ ہوت بلیدی لوگوں کے قبضہ میں تھا اگرچہ یہ سردار لوگ ہندو مذہب سے تھے۔ لیکن
اس ملک میں کوئی ہندو نہیں تھا۔ اقوام ملک و بلوچ وغیرہ مسلمان قابض تھے۔ ان سرداروں نے
مسلمانی عورات خاندان ملک میں شادی کی اگرچہ تینوں سردار تاحین حیات خود اپنے مذہب ہندو
پر قائم رہے۔ لیکن جو اولاد ان سے پیدا ہوئی اپنی ماؤں کے خاندان کی طرف رجوع کر کے مذہب اسلام
قبول کیا باعث رہنے کوچہ گچک کے ان کی قوم گچکی مشہور رہو گئی پہلے ان کے نام کے ساتھ خطاب ملک
جو ماؤں کے خاندان کا تھا بولا جاتا تھا۔ چنانچہ ملک دینار بعد ازاں شیخ کا خطاب دیا گیا۔ جواب تک شیخ
کو مخفف کر کے شہ عمر شہ قائم بلائے جاتے ہیں۔ ملک پنجگور تو زیادہ تر بطریق دوستانہ بموجب رشتہ داری
کے ان کے ہاتھ آیا لیکن ملک کچ لڑائی سے ملک دینار کی لڑائی کچ کی بابت ایک شعر بزبان بلوچی ان لوگوں
میں سینہ بسینہ یاد چلا آتا ہے جو بجنسہ شجرہ نسب کے بعد درج ہے۔

Marfat.com

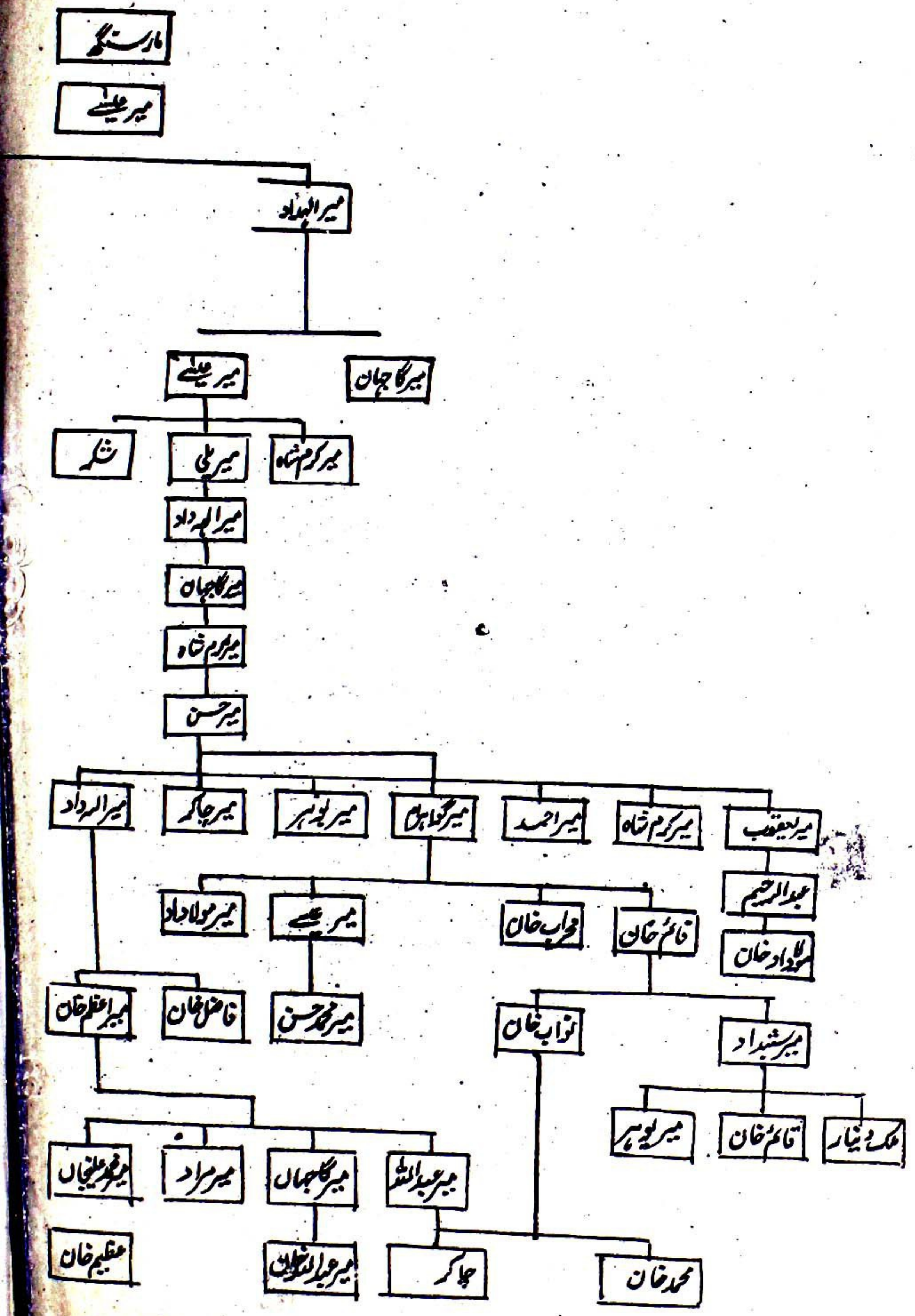
مارسنگھ
میر عیسے
میر الہداد
میر گاجہان
میر عیسے
شکر
میر علی
میر کرم شاہ
میر الہ داد
میر جاکر
میر یوسف
میر گواہیں
میر احمد
میر کرم شاہ
میر یعقوب
عبدالرحیم
مولاداد خان
میر مولاداد
میر عیسے
محراب خان
قائم خان
میر اعظم خان
فاضل خان
میر محمد حسن
نواب خان
میر شہداد
میر یوسف
قائم خان
ملک دینار
میر محمد علیخان
میر مراد
میر گاجہاں
میر عبداللہ
عظیم خان
میر عبدالشکور
جاکر
محمد خان

Marfat.com

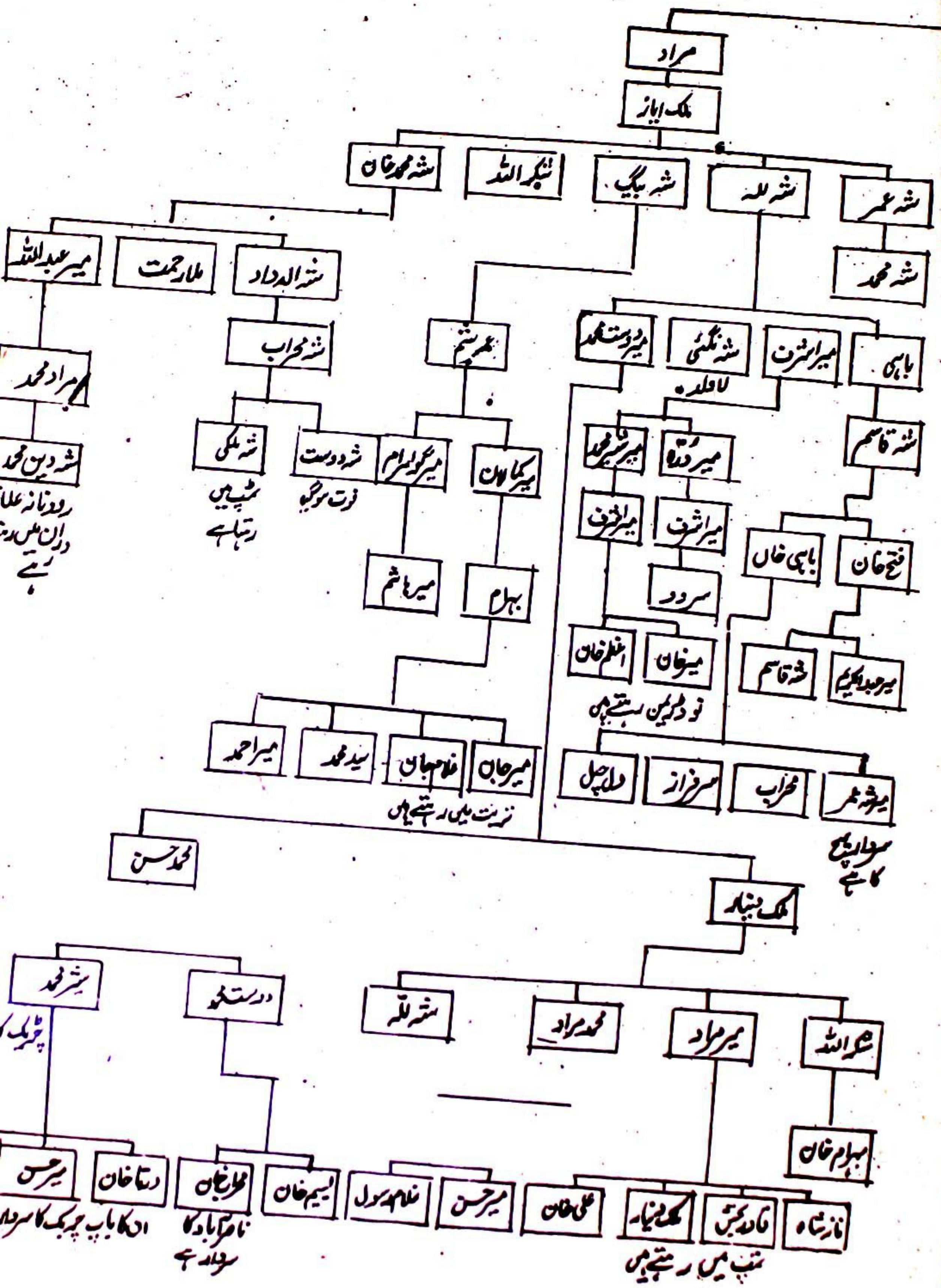
مراد
ملک ایاز
شہ عمر
شہ للہ
شہ بیگ
شکر اللہ
شہ محمد خان
شہ محمد
میر عبداللہ
ملا رحمت
شہ الہ داد
شہ محراب
عمر شم
میر دوست محمد
شہ نگئی
لاولد
میر اشرف
باہی
مراد محمد
شہ دین محمد
شہ ملکی
شہ دوست
میر گوہرام
میر کمالان
میر شیر محمد
میر دُرّہ
شہ قاسم
میر اشرف
میر اشرف
باہی خاں
فتح خان
میر ہاشم
بہرام
سردو
میر خان
اعظم خان
میر عبدالکریم
شہ قاسم
میر جان
غلام جان
سید محمد
میر احمد
میر شہ عمر
محراب
سرفراز
دل چل
محمد حسن
ملک دینار
شہ للہ
محمد مراد
میر مراد
شکر اللہ
بہرام خان
دوست محمد
شیر محمد
میر حسن
درتا خان
محراب خان
لیسیم خان
غلام رسول
میر حسن
علی خان
ملک دینار
قادر بخش
نازشاہ

Marfat.com

نوٹ

معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں قلعہ دزک کا شامل علاقہ کیچ کے تھا۔ جس سے اوپر فیما بین ملک دینار و شاہزادہ سپ کے جنگ ہوئی تھی اور فی الحال یہ قلعہ ذرک کا شامل سرحد ایران کے ہے سردار نوشیروانی اب تک دعویدار ہے کہ یہ قلعہ مدت تک اس کے قبضہ میں رہا۔

مطلب یہ ہے کہ ہنوز مارڑ سنگھ و چڑت سنگھ جگت سنگھ خود زندہ تھے کہ کیچ پر حملہ کر کے شہ بلار بلیدی کو قتل کر کے میری کیچ ہوا قوام بلیدی کے قبضہ میں تھی چھین لی۔ جس کی فریاد برادر شہ بلار کا بادشاہ ایران کے پاس لے گیا۔ کچھ عرصہ بعد جب کہ سرداران مذکور فوت ہو چکے تھے ملک دینار ملک کیچ پر قابض تھا اور اس وقت نادر شاہ بادشاہ ایران کا تھا۔ بموجب فریاد برادر شہ بلار مقتول کے ایک دستہ فوج زیر کمان تقی بیگ کے ملک دینار پر بھیجا۔ چنانچہ بمقام دشت فیما بین فریقین سخت جنگ ہوئی۔ آخر ملک دینار بسیار ہو کر میری میں قلعہ بند ہوا خندق گرد اگرد میری کے پانی سے لبالب بھرا دی اور اوپر اس کے بھوسہ ڈال کر ایسا ڈھانپ دیا کہ سوائے بھوسہ کے پانی نظر نہ آتا تھا اور اپنے ہمراہیان سے ایک دستہ فوج کو حکم دیا کہ لشکر ایرانیوں سے مقابل جا کر جلدی واپس میری میں بھاگ آویں۔ لشکر جو ان کے تعاقب میں آوے گا۔ خندق میں پڑ کر پھنس جاوے گا۔ پھر ان کو شکار کریں گے۔ چنانچہ یہ منصوبہ ایسا چلا کہ بہت ایرانی فوج اس دھوکے سے ماری گئی تاہم ایرانی فوج نے محاصرہ نہ چھوڑا آخر ملک دینار نے مجبور ہو کر اطاعت کی اور ایک سو کنیز و ہر ایک اپنے علاقہ کا ایک ایک معتبر بطور یرغمال بادشاہ کی خدمت میں روانہ کیا کہ بادشاہ نے اطاعت منظور کر کے محاصرہ اٹھا لیا اور حدودات علاقہ کیچ کی الیٰ ملک جندہ مقررہ کی جو فی الحال یہ علاقہ ملک چیدہ کا حد ایران میں داخل ہے۔ بعد ملک دینار کے بشہ عمر پسر ش تک ملک کیچ کا کلیتاً تحت گچکی سرداران کے تھا۔ مگر اسی سردار کے زمانہ میں اقوام بلیدی وغیرہ سے ناسازی ہوگی۔ خانگی تنازعات سے سردار ان گچکی کمزور ہو گئے۔ سوائے اس کے اس کو کوئی چارہ نہ رہا کہ خان قلات سے مدد کے خواہاں ہوں آخر ش تن بہ تقدیر ہو کر نصیر خان کلان کے پاس جا کر بایں عہد و پیمان مدد کے خواہاں ہوئے کہ در صورت ہماری شد کہ نیکے تن علاقہ کا نصف حصہ محصول آپ کی نذر ہوگا۔ چنانچہ خانصاحب

Marfat.com

ان کی کمک کی اور بموجب اس عہد و پیمان کے اسی دن سے نصف علاقہ خانصاحب کے ماتحت چلا آتا ہے ورنہ قبل ازیں اس ملک کے ساتھ خان صاحب قلات کا کچھ تعلق نہیں تھا۔ شجرہ نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک مراد کے دو پسران تھے۔ میر الہداد ملک دینار میر عیسےٰ ولد میر الہداد تو علاقہ پنجگور میں قابض چلی آتی ہے اور ملک دینار کی اولاد علاقہ کیچ پر قابض ہوئی۔ اقوام بلوچ وغیرہ جو پہلے علاقہ ہذا میں رہتے تھے سرداران گچکی کی تابعداری منظور کر کے ان کی رعیت بن گئے ان کی طرف سے زمینات کاشت کرنے اور مالیہ دینے لگ گئے اس علاقہ میں ایک قوم معروف بنام ذگری یا ذکری چلی گئی ہے جو میر مراد کو اپنا مرشد سمجھتے تھے میر مراد کی قبر پر جو ایک پہاڑی پر واقع ہے بنام کوہ مراد مشہور ہے اور قریب تربت کے واقع ہے زیارت کو جایا کرتے ہیں ان لوگوں کا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان کسی سے نہیں ملتا یہ میر مراد خاندان گچکی سرداروں میں ہوا ہے۔ شاید سب سے پہلا میر مراد تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندو راجپوت سرداران کی نسل سے تھا۔ اس کا مذہب نہ ہندو نہ مسلمان بلکہ ان سے مختلف تھا۔ جس کی نسبت معلوم نہیں کہ کس طرح پیدا ہوا۔ کل نفری مردمان گچکی ایک سو نفر سے زیادہ نہ ہوگی۔ ان میں سے اکثر سرداران کہلاتے ہیں اور علیحدہ علیحدہ گاؤں بساتے ہوئے ہیں۔ مختلف اقوام بطور رعیت کے ان کے ماتحت ہیں زبان ان کی بلوچی ہے اور اکثر بلوچی رواج پر چلتے ہیں مگر تقسیم جائیداد موروثہ میں شریعت محمدی کے پابند ہیں براہوی و بلوچ ساکنان علاقہ قلات اہل نسوان کو جائیداد غیر منقولہ سے کچھ حصہ نہیں دیتے گچکی لوگ برابر دیتے ہیں۔ اس سبب علاقہ پنجگور زیادہ تر سرداران نوشیروانی کے قبضہ میں آگیا ہے اگر گچکی لوگ میر نصیر خان کے قاعدہ پر عمل کر کے اہل نسوان کا ورثہ جائیداد غیر منقولہ میں بند کرتے تو جو تکالیف انکہ پنجگور میں باعث شامل ہو جاتے اقوام نوشیرانی وغیرہ پیش آرہی ہیں۔ بچے رہتے برائے نام اگرچہ دربار خانصاحب میں ان کی جگہ بعد سردار جھلاوان کے ہے مگر چونکہ سرداران گچکی باعث لین دین ناطہ نسبت ہمراہ خانصاحبان والی قلات و جام صاحب لس بیلہ و سردار نوشیروانی بہ نسبت سرداران براہوی و بلوچ بالاتر سمجھے جاتے رہے اور انتظام ملک کا ان کے اپنے ہاتھ میں رہا۔ چنانچہ علاقہ پنجگور میں خانصاحب کی طرف سے خود سردار پنجگور کا نائب مقرر ہوتا رہا۔ جو تمام مالیہ جمع کر کے نصف پر خود متصرف ہوتا اور نصف خانصاحب کو پہنچا دیتا تھا۔ بشرط ضرورت خانصاحب مدد فوج کی دیا کرتے تھے کیچ میں کبھی گچکی سرداروں سے کبھی

Marfat.com

کوئی دوسرا سردار نائب ہوتا تھا۔ مگر بصلاح سردار کے کارروائی کرتا تھا۔ میر خداداد خان والی قلات نے دو شادیاں خاندان گچکی سرداران میں کیں۔ ایک دختر سردار اعظم خان سے جس کی اولاد میر اعظم خان پسر خانصاحب موجود ہے۔ جس کو نانا کا نام دیا گیا ہے اور سردار گاجیان و محمد علی خان کے حقیقی ماموں ہیں والدہ میر اعظم خان فوت ہو چکی ہے دوسری شادی دختر سردار علیے خان گچکی سے جو یہ بی بی بنام بی بی مریم اب تک حیات ہے اور سردار محمد حسن سامی اس بی بی کا حقیقی بھائی ہے۔ باشندگان مکران اکثر بلوچ کہلاتے ہیں۔ لیکن بلوچ کم دیگر اقوام زیادہ۔ بعضے حبشی سیدی بھی اس علاقہ میں رہتے ہیں زیادہ غلام بعضے آزاد رہتے ہیں۔ مکرانی بلوچی میں فارسی زیادہ ملی ہوئی ہے۔ بوجہ ایران کی ماتحت رہنے کے۔

سال ۱۸۸۳ء میں جب کہ بلوچستان ایجنسی بخوبی قائم ہو چکی تھی اور شمالی حصہ بلوچستان میں خوب امن اور انتظام قائم ہو گیا تھا اور ہر دو جنگ ہا افغانستان سے فراغت ہو چکی تھی۔ سرکار ہند کو انتظام جنوبی حصہ بلوچستان کی بابت جس سے مراد علاقہ مکران اور خاران ہے۔ خیال پیدا ہوا باعث یہ تھا کہ ایک تو شاہ ایران کی طرف سے بابت متواتر غارتگری منجانب سردار نوشیروانی سرحد ایران پر دیم والی مسقط کی طرف سے حملہ آوری غارتگری علاقہ گوادر میں نسبت اقوام رند ہا سکنائے علاقہ مسند شکایتیں پہنچتی رہتی تھیں اس لئے سرکار ہند سے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کو ایما ہوا کہ بذات خود دورہ کر کے علاقہ ہذا کا انتظام مناسب کریں بموجب اس حکم کے شروع ماہ دسمبر ۱۸۸۳ء صاحب ممدوح اسکوارڈ معمولی اور سرداران سراوان کو سیوی سے ہمراہ لے کر کچھی میں آئے بمقام شہران علاقہ سردار رند میں جا کر فیما بین سردار رند تنازعات تھے ان کو فیصلہ کرتے ہوئے براہ گاجان مولہ میں پہنچے درہ مولہ میں اکثر سرداران جہاوان بھی شامل ہو گئے ان کے تنازعات فیصلہ کرتے ہوئے خاران میں آئے نواب محمد خان وکیل خانصاحب والئی قلات بھی ساتھ تھا سردار نوروز خان نوشیروانی نے صاحب ممدوح کا بخوبی استقبال کیا بڑا دن خاص صدر مقام سردار خاران پر ہوا تھا۔ سردار خاران کو وہاں سے اپنے ساتھ لے کر پنجگور میں آئے میر محمود خان پسر کلان والی قلات جو فی الحال خود خان قلات ہے بمعہ افواج وہاں ٹھیرا ہوا تھا جو باعث تازہ مقتول ہونے سردار گاجیان نائب پنجگور از دست سردار نوشیروانی واسطے انتظام ملک پنجگور آیا تھا۔ پس جو جو تنازعات فیما بین خانصاحب اور سردار آزاد

Marfat.com

خان نوشیروانی کے تھے۔ بموجب سنداتِ قدیم فیصلہ فرمائے پھر کیچ میں تشریف لے گئے سردار نوشیروانی کیچ تک ہمراہ گیا اور سردار مذکور نے اطاعت سرکار برطانیہ قبول کر کے برائے آئندہ باز رہنے از بدی بدکاری علاقہ بلوچستان و ایران سے اقرار کیا اقوام رند نے حاضر ہو کر سلام کیا۔ ان کی نسبت جو دعویات والیٔ مسقط کی طرف سے تھے ان کو ساتھ لے جا کر بمقام گوادر بموجودگی نائب مسقط کے فیصلہ کئے بعدہ براہ اگنبوٹ گوادر سے سوار ہو کر کراچی میں پہنچے۔ کوٹہ میں پہنچ کر خانصاحب والیٔ قلات کو فیصلجات سردار نوشیروانی و سردار گچکی و نائب پنجگور کی بابت اطلاع دی خانصاحب نے مجبوراً یہ فیصلہ منظور کیا کیونکہ سردار نوروز خان سے سخت ناراض تھا۔ ان کے نائب نے سردار گاجیان کو تازہ مقتول کیا تھا۔ ہر چند خانصاحب کو تاکید ہوئی کہ ملک مکران کا اپنی معرفت انتظام کریں۔ مگر خانصاحب نے شوق ظاہر نہ کیا وجہ یہ تھی کہ خانصاحب بخوبی جانتے تھے کہ اس ملک سے زیادہ امید آمدنی کی نہیں ہو سکتی کہ اخراجات انتظام ملک سے کچھ بچت ہو۔ خصوصاً علاقہ پنجگور میں تو خانصاحب کی آمدنی محصول بہت تھوڑی رہ گئی تھی۔ کیچ میں بھی بابت نصف حصہ خانصاحب کی کچھ زیادہ آمدنی نہیں تھی۔ میرے خیال میں خانصاحب کو پنجگور سے سالیانہ پانچہزار تک بصد مشکل آمدنی تھی اور کیچ سے قریب بارہ پندرہ ہزار سالیانہ تک ہو گی اگر فوج رکھی جاوے تو خرچ آمد و رفت فوج کے واسطے بھی یہ آمدنی مکتفی نہیں تھی خانصاحب نے یہ تجویز سوچی کہ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان اپنے ماتحت اس ملک کا انتظام کرے منجملہ آمدنی کے بعد منہائی واجبی اخراجات کے جو کچھ خانصاحب کو سالیانہ دیا کریں گے وہ بخوشی قبول کریں گے۔ چونکہ سرکار ہند کو اس ملک کی طرف بوجوہات پولٹیکل بہت خیال تھا اس واسطے دوبارہ سال ۱۸۹۰ء میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب اس ملک میں تشریف لے گئے اور اضلاع پنجگور و کیچ کا دورہ کر کے میجر میور صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو بمعہ اسکوارڈ کیچ میں اور مسٹر ٹیٹ صاحب کو بمقام پنجگور واسطے انتظام ملک مقرر کیا اور خود براہ بندر پسنی اگنبوٹ پر واپس آئے چونکہ میر شہباد خان گچکی از طرف خانصاحب نائب کیچ مقرر رہتا تھا۔ صاحب پولٹیکل ایجنٹ و سرکاری فوج کے علاقہ کیچ پنجگور میں تعینات رہنے سے ان کے روزگار میں خلل واقع ہوا اس واسطے نائب مذکور بروقت پرتال حساب کتاب دربار ایک باغیچہ میں ایک صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو زخمی کر کے فرار ہو گیا۔ جس کی اطلاع پہنچے پر سہ بارہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب سبوی سے براہ کراچی اگنبوٹ پر سوار ہو کر بمقام پسنی پہنچے اور سب لوگوں کو جمع کر کے پھر انتظام کیا اور واسطے گرفتاری شہباد مذکور اشتہارات

Marfat.com

جاری کئے۔ شروع سال ۱۸۹۲ء میں ہنوز صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور مسٹر ٹنیٹ صاحب اور دستہ فوج سرکاری کا بلاقہ کیچ و پنجگور تعینات رہتا تھا اور معرفت افسران سرکاری انتظام ملک چل رہا تھا۔ صاحب ممدوح نے لس بیلہ میں صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور عبدالکریم نائب کیچ سردار محمد علی خان نائب پنجگور کو بمعہ دیگر سرداران علاقہ مذکور طلب فرمایا۔ خود لس بیلہ میں جہاں کچھ اور ضرورت بھی تھی تشریف لے گئے ہنوز سرداران و نائبان سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ کہ صاحب ممدوح بمقام لس بیلہ فوت ہوئے۔ جس کے سبب انتظام ملک مکران کو بہت صدمہ پہنچا اگرچہ کچھ عرصہ تک اور بھی افسران سرکاری اس علاقہ میں رہے۔ مگر کام خاطر خواہ چل سکا۔ وہ جو خواہش کر کے سرکاری فوج افسران کو بڑے تپاک سے اپنے علاقہ میں لے گئے تھے برخلاف ہو گئے۔ چنانچہ پنجگور میں کچھ خلل ہوا اسی طرح باقی علاقہ میں بھی ناراضگی پھیل گئی۔ آخر الامر سرکار کو اپنے افسران و فوج واپس منگوانی پڑی جیسا کہ فوج کوچ کر آئی پھر بے امنی شروع ہو گئی متواتر رعایا اور سرداروں کی طرف سے فریادیں آنے لگیں۔ ایک دو دفعہ صاحبان پولٹیکل بمعہ اسکوارڈ دورہ پہ گئے اور کچھ تنازعات فیصلہ کئے مگر جب واپس چلے آئے پھر وہی صورت ہو گئی سال ۱۸۹۵ء میں خانصاحب والئی قلات کی طرف سے دیوان ادھو داس ناظم مقرر ہو کر بمعہ ایک کمپنی فوج خانصاحب کیچ میں تعینات کئے گئے سال ۱۸۹۷ء میں محراب خان برادر زادہ عمر سردار گچکی نے جو شروع سے اپنے بھائی سے برخلاف رہتا تھا اور بلوچ خان نوشیروانی نے جو مشہور ڈاکو تھا۔ ناظم پر حملہ کر کے روپیہ جو جمع تھا اور سامان لوٹ کر لے گیا ناظم کو قلعہ بند کیا اور ملک میں بے امنی پھیلائی۔ جس کے روکنے کے واسطے سرکار کو فوج بھیجنی پڑی۔ چنانچہ فوج سرکار کے ہاتھ سے بلوچ خان قتل ہوا اور محراب خان فرار ہو گیا۔ فوج سرکاری پھر امن قائم کر کے واپس چلی آئی۔ لیکن جب کہ فوج واپس آئی پھر شورش مچ گئی۔ خانصاحب نے ناظم اور فوج اپنی کو واپس بلوا لیا اور ملک کو اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ اب تھوڑے عرصہ سے میر مہراللہ خان عموی سردار غوث بخش رئیسانی سردار کلان سراوان کو بصلاح صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کے خانصاحب نے ناظم مکران مقرر کیا ہے اور کچھ سوار ملازم وہاں مقرر کئے ہیں جو سردار مذکور از قوم خود بھرتی کر کے لے گیا ہے۔ اب تک انتظام اچھا چل رہا ہے۔ آئندہ دیکھا جاوے اس میں شک نہیں کہ میر مہراللہ خان خاندانی آدمی ہے رئیسانی کا خاندان بعد خان قلان کے کل سرداران بلوچستان میں اول نمبر پہ ہے اور تمام بلوچستان میں مشہور رہے۔ اس واسطے اغلب ہے کہ مکران کے لوگ اس کا ادب

Marfat.com

اور لحاظ کریں گے۔ سرداران نوشیروانی اور گچکی سے بھی قدیمانہ رابطہ دوستی چلا آیا ہے۔ اقوام ملازئی سے بھی جو علاقہ پنجگور اور کوہ واہ میں مضبوط قوم ہے۔ اس سے بھی کچھ تعلقات ہیں۔ یعنی سردار ملا محمد خان باپ میر مہراللہ خان کی آخوند محمد عمر ملازئی کی دختر سے شادی ہوئی۔ وہ ملازئی لوگ اپنے آپ کو آخوندخیل سے وابستہ سمجھتے تھے۔ خانصاحب کی طرف سے اس ملک کے واسطے اس سے بہتر بندوبست نہیں ہو سکتا تھا کہ بہ لحاظ آمدنی کے زیادہ فوج رکھنے یا خرچ کرنے کی گنجائش نہیں۔ ابتداء سے خانصاحبان اپنی طرف سے نائب ناظم مکران کوئی سردار جو ادلس دار ہو جن کو قومی طاقت حاصل ہو رکھتے رہے پہلے خانان قلات کا قبضہ تو آخوند محمد صدیق کی تحریر سے واضح ہوگا اور میر خداداد خان صاحب کے وقت بھی بہت حد تک سردار فقیر محمد جو قوم بیزنجو براہوئی کا سردار تھا اور اپنی قوم کا کافی زور رکھتا تھا۔ نائب کیچ کا رہا اور بعد اس کے میر شہداد خان گچکی جو علاقہ کیچ میں طاقتور سردار تھا۔ نائب رہا اسی طرح پنجگور میں ہمیشہ نائب خانصاحب کی طرف سے سردار پنجگور مقرر ہوتا رہا۔ اس سے خانصاحب کو فوج یا عملہ بھیجنے کا خرچ کم اٹھانا پڑتا تھا۔ البتہ گاہے گاہے۔ جب ضرورت پڑتی فوج بھی بھیجدی جاتی تھی ہاں اس میں شک نہیں کہ یہ علاقہ مکران بہ لحاظ واقع ہونے مابین حدودات مختلف سلطنتوں کے یعنی اسکے شمال و مغرب کی طرف حدودات سرحد افغانستان اور ایران ملتی ہیں۔ اور گوادر کی طرف سے والئی مسقط سے اور مشرق کی طرف حاکم لس بیلہ سے اور شمال کی طرف خان قلات اور سردار خاران سے ملتی ہیں۔ اور چند راستہ ہا بجانب سیستان و کرمان و ناصر آباد بلکہ پائے تخت ایران و مشہد تک جاتے ہیں۔ اسی طرح دریا ہلمند بلکہ ہرات وغیرہ علاقہ افغانستان کو جاتے ہیں۔ اس واسطے یہ علاقہ پولیٹیکل خیال سے بہت مفید ہے اس واسطے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کو اس علاقہ کے انتظام کرنے کا بڑا خیال تھا۔ جو عمدہ انتظام زیادہ خرچ سے ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ زیادہ خرچ سے آمدنی میں بھی ترقی ہو کیونکہ ملاحظہ نشان ہا پرانا قلعہ جات اور کاریزات اور زمینات و مطالعہ تواریخ گذشتہ ملک ہذا سے یقین ہوتا ہے کہ کسی زمانہ میں یہ ملک ترقی پر تھا۔ انتظام امن و خرچ سے پھر بھی ترقی کر سکتا ہے۔ مگر خرچ اور بڑا حوصلہ اور نہایت قابل کار و تجربہ کار افسر چاہئیں۔ راستہ ہا جو اس علاقہ سے بجانب حدودات ایران یا افغانستان جاتے ہیں۔ درج ذیل میں کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

احوال قوم نوشیروانی

شجرہ نسب

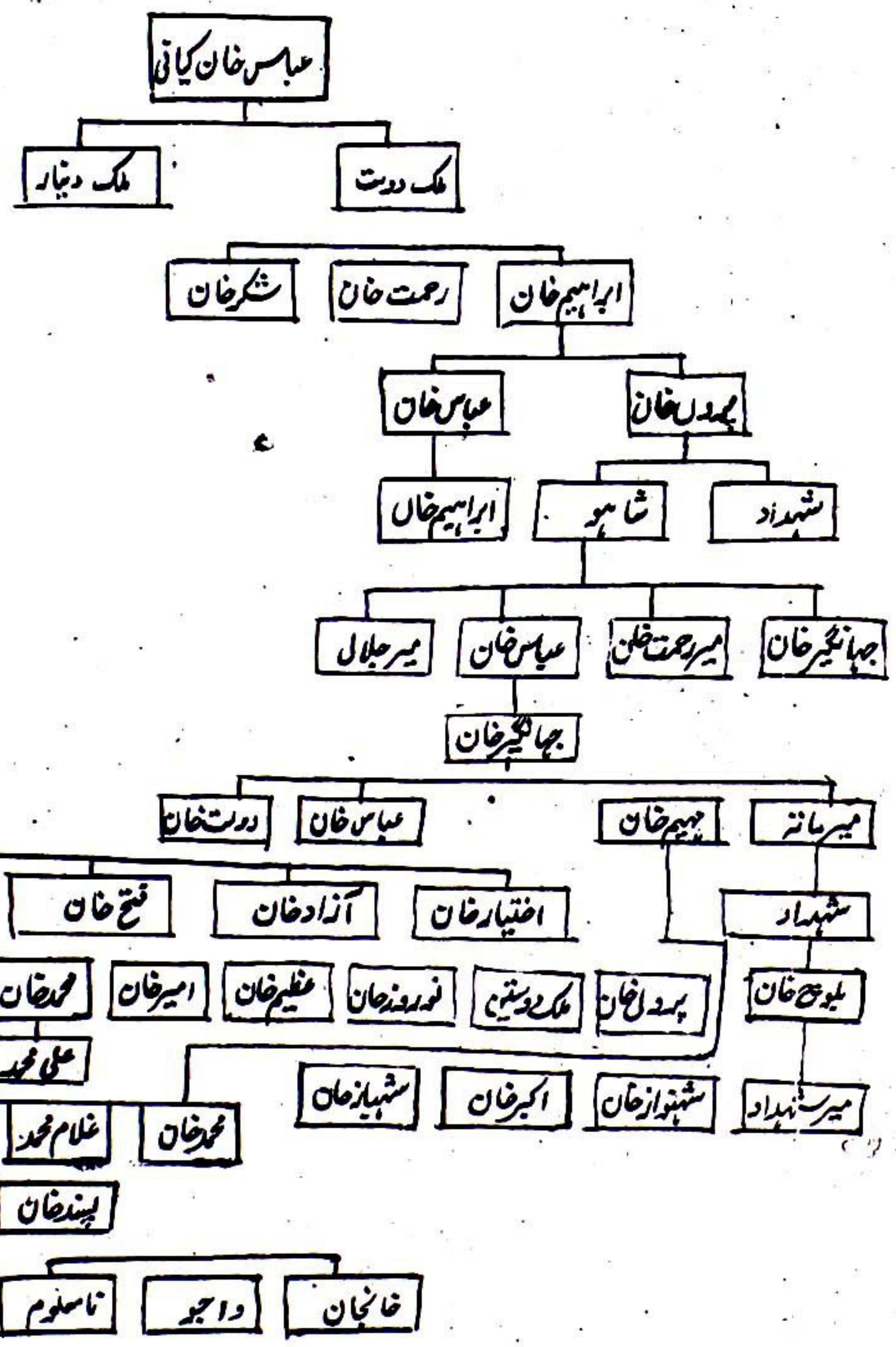

Marfat.com

اصل اس قوم کی ملک ایران سے ہے۔ سردار قوم نوشیروانی اپنے شجرہ نسب کو جو اوپر درج کیا گیا ہے۔ عباس خان کیانی اولاد نوشیروان عادل شاہ ایران سے شامل کرتا ہے اگرچہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں مگر ممکن ہے کہ بیان سردار درست ہو۔ عباس خان نمبر ۲ بوجہ تکرار اور تنازعات ملک زابلستان یعنی ایران سے فرار ہو کر معہ متعلقین خود اول گرم سیل میں جو مشہور علاقہ ملک افغانستان کا ہے آکر آباد ہوا۔ مگر جو لوگ اس کے ساتھ فرار ہو کر آئے تھے۔ ان کے پاس مال مویشی وغیرہ جانوران بہت تھے اور گرم سیل میں چارہ جانوران کمیاب تھا۔ اس لئے انہوں نے گرم سیل کو چھوڑ کر خاران میں بود و باش اختیار کی۔ یہ واقعہ بہ ایام سلطنت نادر شاہ وقوع میں آیا۔ چنانچہ سند مہری نادر شاہ اسمی امیر عباس خان اور ان کے بھائی امیر پہ دل خان سے و سردار حال قوم نوشیروانی کے پاس موجود ہے واضح ہے کہ علاقہ جات اقوام ذیل سکنائے علاقہ بلوچستان اور ایران پرستی امیران مذکور کے مقرر تھے۔ رخشانی۔ ریکی۔ بامری۔ سربازی جدگال۔ محالات کیچ و تمپ۔ بمپور۔ کولواہ۔ قصر کند۔ گہ۔ صافل۔ جالک و زک بعد ازاں بعہد احمد شاہ درانی پانچ پرگنہ جات یعنی جالک۔ دزک۔ بمپور۔ سرحد مزار خان اور رودبار کی نیابت میر شہداد خان جد اعلےٰ سردار نوشیروانی کرتا رہا۔ مگر بعد میں بوقت حد بندی افغانستان اور ایران کے یہ پرگنہ جات اندر حد ایران کے قرار دیئے گئے اور سردار نوشیروانی کو ان سے بیدخل کیا گیا جب سے یہ قوم خاران میں آباد ہوئی بلوچستان کے لوگوں سے خلط ملط ہو گئی۔ مثلاً مردم گچکی سکنائے پنجگور سے انہوں نے سلسلہ رشتہ داری شروع کیا اور خواتین قلات کے ساتھ راہ و رسم مدد دہی بوقت جنگ جاری کی۔ چنانچہ امیر ابراہیم منجملہ ابراہیم منجملہ بزرگان سردار نوشیروانی بوقت لڑائی فیمابین میر احمد خان قلات سرداران بارزئی کے بمقام ہرمکھن از جانب خان قلات مقتول ہوا تھا۔

جب آزاد خان پر دستار سرداری قوم نوشیروانی رکھی گئی تو پہلے پہل اس نے اپنے خاندان پر ہاتھ صاف کیا اور پھر گرد و نواح کے ہمسایگان پر چنانچہ رعایائے ایران و بلوچستان و افغانستان پر تاخت لاکر لوٹ مار کرنا شروع کیا۔ اس کا علاقہ خاران تین سلطنتوں کے درمیان واقعہ تھا اور وہ ہر سہ بادشاہ سے فریب کرتا رہا۔ یعنی اگر ایک سلطنت سے اس پر زور ڈالا جاتا تو وہ دوسری سلطنت کی پناہ لیتا اور اگر دوسری بادشاہت سے باز پرس یا سخت گیری ہوتی تو تیسری کی پناہ میں چلا جاتا۔ خان قلات سے اگرچہ اس کا کچھ تعلق پہلے سے تھا چنانچہ امیر ابراہیم نوشیروانی جنگ بارزئی میں از طرف خان مقتول

Marfat.com

ہو چکا تھا اور نیز دربار قلات میں سردار توپ شیروانی دستار سر اوان میں شامل تھا اس کی بجائے نشست نمبر ۲ پر سردار رئیسانی کے نیچے مقرر تھی۔ چنانچہ اس امر کو سردار آزاد خان نے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے سامنے بمقام خاران تسلیم کیا تھا اور دربار صاحب بہادر میں وہ سردار اسد خان رئیسانی سے دوسرے نمبر پر بیٹھا تھا لیکن یہ تعلق صرف برائے نام تھا۔ اگر اس کی مطلب براری ہوتی رہتی تو بے شک وہ خان قلات کو مدد لشکر دیتا۔ مگر بمثل اول بس بر اہوئی کے وہ کبھی خان قلات کے ماتحت نہیں تھا ۱۸۴۲ء میں جب میر محراب خان خان قلات انگریزوں کے ہاتھ سے مارا گیا اور اوس کا بڑا بیٹا میر نصیر خان سردار آزاد خان کے پاس جاکر خاران میں پناہ گزین ہوا تو سردار نے اس کی بہت خاطر اور تواضع کی بلکہ اپنی دختر سے اس کی شادی کر دی اور جب نصیر خان تخت قلات پر بیٹھا تب سے سردار آزاد خان کا دربار قلات میں زیادہ رسوخ پیدا ہوا۔ چنانچہ پنجگور میں اس کو چند دیہات بطور جاگیر ملے۔ پیشتر بھی علاقہ پنجگور میں بسبب رشتہ داری ہمراہ مردم گچکی کے کچھ زمینات اس کے بزرگوں کو ملی تھیں۔ اس لئے پنجگور پر اس کو زیادہ عمل اور دخل حاصل ہو گیا۔ اور اس کے ہاتھ سے مردم گچکی نے تنگ آکر خان قلات کو فریاد دی۔ چنانچہ ایک مرتبہ میر نصیر خان خود نے جاگیر آزاد خان کو جو اس نے خود عطا کی تھی۔ ضبط کر لیا مگر بعد میں بلحاظ شرم رشتہ داری واگذار کر دیا۔ بعد فوت ہونے میر نصیر خان کے اس کا بھائی میر خداداد خان جب خان قلات بنایا گیا۔ شروع سے آزاد خان کی اس کے ساتھ اعلانیہ دشمنی ہو گئی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ میر خداداد خان بیوہ میر نصیر خان مرحوم یعنی دختر آزاد خان سے نکاح کیا چاہتا تھا۔ مگر بیوہ مذکور اس سے نکاح کرنا نامنظور کرتی تھی۔ آزاد خان بلا رضامندی میر خداداد خان کے دلیری سے اپنی دختر کو خاص میری قلات سے ہمراہ خود خاران کر لے گیا۔ تب سے میر خداداد خان نے اس کی جاگیر واقعہ پنجگور ضبط کر لی۔ جب فیما بین میر خداداد خان اور سرداران اور جھلاوان کے نزاع برپا ہوا۔ آزاد خان سرداران کے ساتھ شامل اور ہر لڑائی میں خان قلات کے برخلاف وہ سرداران کو مدد دیتا؛ پنجگور میں نیز اس کا دست تطاول دراز رہا تا بحدیکہ ۱۸۸۸ء میں نوروز خان پسر آزاد خان نے میر گاجیان گچکی سردار پنجگور اور نائب میر خداداد خان کو معہ چند ہمراہیان کے سرحد پنجگور پر قتل کر ڈالا۔ اس کے انتقام کے واسطے میر خداداد خان نے قریب ایک ہزار فوج اور ایک توپ بہ سرکردگی پسر کلان خود میر محمود خان حال والئی قلات کے بھیجدی لیکن کچھ کامیابی نہ ہوئی ۱۸۸۳ء میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب خاران میں پہنچ کر سردار آزاد خان

Marfat.com

کو پنجگور میں لے گیا اور صاحب ممدوح نے تمام تنازعات فیمابین سردار مذکور اور خانصاحب فیصلہ فرما کر آئندہ کے واسطے صلح اور انجام کرایا۔ سردار آزاد خان قومی ہیکل مہیب اور غیر معمولی طاقت کا آدمی تھا اور بعض کتب سیاحان برٹش گورنمنٹ میں اس کا نام آزاد خان رہزن درج ہے۔

اس موقع پر آزاد خان کی طاقت جسمانی کا مشتے نمونہ از خروارے۔ ذکر کرنا موزوں نہ ہوگا۔ ایک مرتبہ سردار مذکور ایک جمّاز یعنی اونٹ پر سوار سفر کر رہا تھا۔ اتفاقاً مہار اونٹ کی ناک سے نکل گئی۔ سردار نے اس سے اترنے کے بغیر مہار کو اس کے ناک میں باندھنے کی کوشش کی اور اونٹ کی گردن کو پکڑ کر اس کے دونوں کان اپنے دونوں ہاتھوں میں قابو کر لئے۔ اونٹ بھی زور آور تھا۔ اور اپنے سر کو کھینچتا تھا مگر سردار نے کانوں کو نہ چھوڑا۔ آخرالامر کشمکش میں ہر دو کان اونٹ کے سر سے اکھڑ کر سردار کے ہاتھوں میں رہ گئے۔ گینڈے کے چمڑے کی ڈھال کو ہاتھ سے توڑ ڈالنا اور روپیہ کے حروف کو انگوٹھے کے زور سے مٹا دینا تو سردار آزاد خان کے لئے ادنیٰ کام تھا۔ یہ سردار سو برس کی عمر طبعی کو پہنچ کر ۱۸۸۹ء میں فوت ہوا تھا۔ بلوچستان کے علاوہ افغانستان میں بھی سردار نوشیروانی کو عیوض خدمات کے امیر کابل سے زمین بطور جاگیر عطا ہوئی ہے چنانچہ قندھار میں ایک کاریز اب تک زیر قبضہ سردار نوشیروانی چلی آتی ہے خاص قوم نوشیروانی کے متعدد آدمی ہیں۔ شاید ۲۰ یا ۳۰ نفر سے زیادہ نہ ہوں گے۔ لیکن یہ سب اپنے اپنے اولس کے سرکردہ اور مختلف علاقہ جات میں بمثل سردار کے ہیں اور ان کا بڑا سردار اب نوروز خان ہے چنانچہ چند سرداران نوشیروانی علاقہ ایران میں اور چند پنجگور اور بلیدہ اور کولواہ علاقہ مکران میں اور اولس ان کا مردم رخشانی بلوچ وغیرہ اقوام جو سردار خاران کے ماتحت میں حسب ذیل ہیں۔

سیاہ پھاد۔ میدانی۔ سیاہ پھاد کوہی۔ حال زئی۔ مموجہ۔ سُہر۔ ٹیموکی۔ میراڑی۔ یلان زئی واشوکی۔ جنگلی۔ یہ اقوام خاص رعایا ہیں اور سردار کو غم یعنی مالیہ چند مہار شتر سالانہ دیتے ہیں۔ اور اقوام ذیل بطور ہمسایہ کے اس علاقہ میں بود و باش رکھتے ہیں۔ ہیج واڑی ہوتکانی۔ محمد حسنی۔ ساسولی ریکی۔ توتازئی۔ کنبرانی۔ ٹونڈائی۔ نخیب۔ زبان مردم نوشیروانی کی بلوچی اور مکران فارسی ہے۔ اگرچہ میر چاکر مورث اعلیٰ اقوام بلوچ سے نوشیروانیوں کا کچھ تعلق نہیں۔ تاہم بوجہ سکونت بلوچستان کے اب انکو قوم بلوچ شمار کیا جاتا ہے جس ٹکڑہ خاران

Marfat.com

رخشان بہتا ہے اس علاقہ کو رخشان اور باشندگان اس علاقہ کو رخشانی بھی کہتے ہیں۔ کل مردم شماری خاران کی چھ ہزار ہے اور بوقت لشکر کشی دو ہزار نفر اسلحہ بند اس علاقہ سے میسر ہو سکتا ہے علاقہ کا نام خاران یا زبان بلوچی کی رو سے حاران کہا جاتا ہے کیونکہ آب و ہوا یہاں کی گرم ہے۔ حدود علاقہ شمالی میں تا کوہ شیخ حسین خشکیں نلی جانب شرق تا دنگ تیغ آپ اور بطرف جنوب تا پنجگور اور مغرب میں تا چاغی دماشکیل ہیں۔ یہ ملک بارانی ہے اگرچہ بلحاظ آبادی اور آمدنی کے یہ علاقہ کچھ کارآمد نہیں۔ لیکن بنظر سرحد اور راستہ تجارت بہت مفید ہے۔ جب سر ایرٹ سنڈیمن صاحب نے میر آزاد خان سے انجام کیا اور چھ ہزار روپیہ سالانہ جو کسی زمانہ میں سردار مذکور کو سلطنت افغانیہ سے ملا کرتا تھا۔ برٹش گورنمنٹ نے اس کو دینا منظور کیا تب سے سردار قوم نے ایران اور افغانستان سے قطع تعلق کر کے برٹش گورنمنٹ کی ماتحتی قبول کی اور اب تک برابر خیر خواہ سرکار برطانیہ چلا آتا ہے۔ اور دربار میں سردار سرداران سے دوسرے نمبر پر بیٹھتا ہے۔ سردار نوروز خان طاقت بدنی میں اپنے باپ آزاد خان کے برابر نہیں لیکن رعب داب میں اس سے کچھ کم نہیں ہے چونکہ نوروز خان افغان عورت کے شکم سے ہے۔ اس کی والدہ نورزئی سرداران قندھار کے خاندان سے تھی۔ اس لئے اس کے عادات اور لباس زیادہ تر افغانوں سے ملتے ہیں۔ براہوئی اور بلوچ سے مطابقت نہیں کھاتے اور وہ اپنے باپ کی حین حیات میں زیر دست سردار سمجھا جاتا تھا۔

خاران سے پنجگور کی طرف منازل بموجب ذیل ہیں۔

۱۔ نہ ئی ۱۴۔ میل جانب جنوب و مغرب۔ پانی زئی کا۔ چارہ شتران وافر ہے۔ گھاس اسپان کم

۲۔ نظر تیچہ ۲۰۔ " کنوؤں سے پانی ملتا ہے مگر کھارا۔ لکڑی و چارہ شتران بہت۔ گھاس اسپان کم

۳۔ نادر طی مم ۸۔ " پانی بارش کا۔ لکڑی و چارہ شتران بہت ہے۔

۴۔ لڈیا ۲۰ " پانی چشموں کا مگر کم۔ اکیلا مسافر اگر راستہ بھول جاوے تو پانی کے نہ ملنے سے مر جاتا ہے۔

۵۔ داشوک ۱۳ " پانی واہی کا عام۔ گھاس پہاڑی و لکڑی عام ہے ایک بستی ہے۔

Marfat.com

۶- گذرزئی ۱۲ میل تہ رود میں کھودنے سے شیریں پانی ملتا ہے۔ گھاس لکڑی وچارہ شتران بافراد رہے۔

۷- مزار آپ ۲۰ " پانی رواں شیرین مگر بقدر گزران۔ گھاس ولکڑی وچارہ شتران بافراط ہے۔

۸- جوژ ۱۵ " پانی بقدر گذارہ مگر قدرے کھارا۔ گھاس ولکڑی وچارہ شتران کافی

۹ سگارسنگ ۱۷ " پانی وافر۔ گھاس ولکڑی بقدر گذارہ وچارہ شتران بہت راستہ خراب پہاڑ زمین اتراؤ چڑھاؤ ہے۔

۱۰- پنجگور قلعہ عیسیٰ ۹ " کالا پانی عام۔ گھاس ولکڑی وغیرہ وافر۔ شہر عیسیٰ آبادی اچھی ہے۔

راستہ نمبر ۲ جو خاران سے پنجگور تک جنگل و پہاڑ و ریگستان سے جاتا ہے، خاران[1]۔ آمری[2] نوڑل گز[3]۔ پینا[4]۔ لوت[5]۔ ماشکیل[6]۔ ریسکان[7]۔ لوت[8]۔ جوے[9] مزاری۔ رود[10]۔ گرو کی تنگ[11]۔ کب گوش[12]۔ شہر عیسیٰ[13]۔ علاقہ پنجگور۔

نوٹ

یہ راستہ لشکر یا بہت آدمیوں کے واسطے دشوار گزار ہے۔ خاران کے لوگ اکیلے آمدورفت اس سے رکھتے ہیں رسد اپنے ہمراہ اٹھاتے ہیں۔

راستہ از پنجگور تا کرمان

۱- چاہ ۱۰ میل۔ پانی ایک چاہ کا ہے۔ گھاس ولکڑی بہت ہے پڑاؤ پر آبادی نہیں۔

۲- وشتک ۱۴ " پانی ولکڑی وگھاس وافر ہے۔ پڑاؤ پر آبادی نہیں۔

۳- رود ۱۰ " آب روان ہے۔

۴- کوہک ۱۰ " ایک قلعہ ہے۔ آبادی بہت درختان خرما۔ آب روان ہے۔

۵- دہن کنارلیت ۱۰ " پانی رواں۔ لکڑی وگھاس وافر آبادی ندارد

۶- اسپندک ۱۰ " شہر اور قلعہ ہے باغ خرما لکڑی گھاس پانی عام ہے۔

Marfat.com

۷-	دیہک	۱۴ میل	ایضاً	ایضاً
۸-	کوہ گوانکو	۱۲ "	- گھاس وٹکڑی کم پانی رواں ہے	
۹-	روہنک	۱۰ "	آبادی ندارد- لکڑی وگھاس عام ہے پانی جاری ملتا ہے۔	
۱۰-	دیہاں	۱۰ "	پانی کاریز کا ہے۔ لکڑی وگھاس عام ہے۔ قلعہ وشہر پیشتر تھا۔ میر آزاد خان نے مسمار کر دیا تھا۔	
۱۱	سوران	۱۰ "	آبادی ہے پانی کاریز کا ہے۔ لکڑی وگھاس بہت ہے۔ باغ نخلستان ہے۔	
۱۲	ملانی شہر	۸ "	پانی کاریز۔ آبادی شہر وقلعہ۔ لکڑی وگھاس وافر باغات خرما موجود۔	
۱۳	مگس	۱۰ "	پانی ندی اور کاریز کا۔ آبادی شہر اور قلعہ ہے۔ گھاس و لکڑی بہت باغات خرما ودیگر میوہ جات۔	
۱۴-	کنارو	۱۲ "	پانی ندی کا ہے لکڑی وگھاس بہت ہے آبادی نہیں ہے۔	
۱۵-	اپتر	۱۴ "	شہر اور قلعہ ہے پانی کاریز لکڑی اور گھاس عام ہے۔	
۱۶	بمپور	۱۶ "	بڑا شہر اور قلعہ ہے فوج ایرانی رہتی ہے۔ رسد عام مل سکتی ہے۔	
۱۷	کنارو تہ	۱۵ "	ایک بستی ہے آب روان ہے اور لکڑی اور گھاس بہت ہے۔	
۱۸	درکہپ کنارہ	۱۰ "	لکڑی وگھاس بہت ہے آب روان ہے آبادی نہیں ہے۔	
۱۹	حاہ درین	۱۲ "	پانی ایک چاہ کا ہے فوج کے واسطے کافی نہیں گھاس جنگلی و لکڑی بافراط ہے۔	
۲۰	وکیل الاباد	۱۰ "	پانی کاریز اور جوہ کا ہے گھاس اور لکڑی بہت ہے آبادی ہے۔	
۲۱	لائی	۱۰ "	آب رواں ہے گھاس جنگلی اور لکڑی بہت ہے آبادی نہیں۔	

Marfat.com

۲۲- گراں ریگ ۱۰ - میل یہاں آبادی ہے آب رواں ہے گھاس و لکڑی بافراط ہے۔

۲۳ گرم آف ۱۲ ″ آبادی ندارد۔ آب جو بہت گرم گھاس و لکڑی عام ہے۔

۲۴ ریگان ۱۰ ″ یہ ایک شہر ہے اور قلعہ میں نائب ایران رہتا ہے۔ رسد و پانی عام ہے۔

۲۵ نرماشیر ۱۲ ″ یہاں کے قلعہ کا نام برج ہے۔ آب کاریز و میوہ و لکڑی و گھاس بہت ملتا ہے۔

۲۶ وکیل الاباد ثانی ۱۰ ″ ایک بستی آب رواں اور گھاس و لکڑی بہت ہے۔

۲۷- کارواں سرائے ۸ ″ یہاں کاروان ایرانی رہتا ہے اور سنگ لیتا ہے آب رواں ہے گھاس اور لکڑی کم۔

۲۸ بم ۱۰ ″ بڑا شہر ہے اور قلعہ مضبوط ہے فوج ایرانی رہتی ہے سوداگر لوگ یہاں رہتے ہیں رسد ہر قسم موجود ہے۔

۲۹ دارزین ۱۲ ″ آبادی زراعت ہے آب رواں ہے لکڑی و گھاس تھوڑا تھوڑا ہے۔ یہاں سے کرمان تین منزل ہے فقط۔

منازل از خاران تا چاغی انتھ کہا۔

۲ زرد

۳ کنڈ کمانڈ

۴ چاغی

منازل سابستہ ثانی

۱- بہارود

۲ پل چوٹہ

۳- چاغی

Marfat.com

منازل از خاران تا رود بار ملمند۔

۱- بوئی چاہ

۲ زرد

۳ چاری کوہ

۴- پیشک ہو دکان

۵ گلچہ خورد

۶ تلا رانی آب

۷- براچہ

۸ گلچہ کلاں

۹ ملک ممو

۱۰ خواجہ عالی

۱۱ رودبار

ایضاً راستہ ثانی۔ ۱ نتھ کہار ۲ زرد ۳ ناورڈ دال بندین ۴ چل گزیں ۵ رباط عیدوزئی ۶ سگالک ۷ ملک دوکنڈ دو منزل ریگستان ہے پانی ساتھ اٹھانا پڑتا ہے) ۸ خواجہ علی - ۹ پلالک ۱۰ رودبار ؛

منازل از رودبار تا گرشک :

۱ خواجہ علی ۲- پلاخان ۳ لنڈہی -

۴ لکھی ۵ ہزار جفت ۶ کاریز

۷ گرشک :

از خاران تا قندھار بن آف :

۲ بہارود ۳ چاغی ۴ نلی آب

۵ سبا ۶ شاہ سمائیل ۷ نواب خان

ریگستان ب دو ۔ کا پانی ساتھ اٹھانا چاہیے ، ۸ کزم سیل - ۹- قندھار ؛

Marfat.com

راستہ ثانی:

۱ ہزار جفت

۲ گوہ در برانہ ۳ بن تیمبر ۴ سراخور کلہ

۵ اسپین زیارت ۶ قندھار ؛

ازخاران تا قلات:

۱۔ گرگ ۲ محمودہ ۳ گرادگ

۴ سوراب ۵ قلات "

ایضاً راستہ ثانی:

(۱) دشت گوران ۴۰ میل (۲) قلات ۲۵ میل - یہ راستہ شتران برادری کے لائق نہیں۔ صرف سوار اور پیادہ اس سے جا سکتا ہے۔

ایضاً راستہ برداری:

۱۔ قلعہ نوروز ۲۔ لجے ۳ دہن وقاب

۴ قلات ؛

فہرست صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ضلع قلات ایجنسی من ابتدائے تاریخ تقرر ایجنسی مذکور

۱	سرجن میجر ڈیوک صاحب	۳۱ مارچ ۱۸۷۵ء	۱۴ مئی ۱۸۷۷ء
۲	کپتان دایلی صاحب	۱۵ مئی ۱۸۷۷ء	۱۸ دسمبر ۱۸۷۷ء
۳	سرجن میجر ڈیوک صاحب	۱۹ دسمبر ۱۸۷۷ء	یکم مارچ ۱۸۸۴ء
۴	کپتان ہوپ صاحب	۲۲ دسمبر ۱۸۸۴ء	۹ مئی ۱۸۸۵
۵	کپتان ٹمپل صاحب	۹ مئی ۱۸۸۵ء	۳۰ اپریل ۱۸۸۷ء

Marfat.com

۶	کپتان میکابور صاحب	۳۰ اپریل ۱۸۸۷ء	۶ مئی ۱۸۸۷ء
۷	مسٹر نیو مارچ صاحب	۶ مئی ۱۸۸۷ء	۲۹ نومبر ۱۸۸۷ء
۸	کپتان ٹمپل صاحب	۲۹ نومبر ۱۸۸۷ء	۳۰ مارچ ۱۸۸۸ء
۹	کرنیل رابرٹس صاحب	۳۰ مارچ ۱۸۸۸ء	۲۴ اپریل ۱۸۸۸ء
۱۰	کپتان ٹمپل صاحب	۲۴ اپریل ۱۸۸۸ء	۲۰ مارچ ۱۸۹۵ء
۱۱	لفٹننٹ سپنس صاحب	۲۱ مارچ ۱۸۹۵ء	۳ اپریل ۱۸۹۵ء
۱۲	لفٹیننٹ بشیر ار صاحب	۴ اپریل ۱۸۹۵ء	۲۲ نومبر ۱۸۹۶ء
۱۳	کپتان بی صاحب	۲۲ نومبر ۱۸۹۶ء	۲۴ دسمبر ۱۸۹۶ء
۱۴	کپتان بشیر ار صاحب	۲۴ دسمبر ۱۸۹۶ء	یکم مارچ ۱۸۹۷ء
۱۵	لفٹننٹ تاکس صاحب	یکم مارچ ۱۸۹۷	۲۱ مارچ ۱۸۹۷ء
۱۶	کپتان میکڈانلڈ صاحب	۲۱ مارچ ۱۸۹۷ء	۶ اپریل ۱۸۹۷ء
۱۷	لیفٹننٹ تاکس صاحب	۶ اپریل ۱۸۹۷ء	۲۵ نومبر ۱۹۰۰ء
۱۸	خان بہادر قاضی جلال الدین صاحب	۲۶ نومبر ۱۹۰۰ء	۲۵ دسمبر ۱۹۰۰ء
۱۹	کپتان شاورس صاحب	۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء	تاحال

ایجنسی سوتھ الیسٹرن بلوچستان

صدر مقام پولیٹیکل ایجنٹ کا کراچی میں ہے اور زیادہ تر ریاست لس بیلہ کا انتظام ان کے زیر نگرانی چلتا ہے۔ منجملہ ریاست قلات کی نیابت سرحد متصل جیکب آباد بھی ان کے ماتحت ہے پس ان دونوں علاقہ جات کا حال علیحدہ علیحدہ ذیل میں لکھا جاتا ہے چونکہ نیابت سرحد خانصاحب قلات سے تعلق رکھتی ہے اور قلات ایجنسی کا حال اوپر درج ہو چکا ہے اس واسطے پہلے مختصر حال نیابت سرحد کا تحریر کرتا ہوں۔

۱۔ **حال نیابت سرحد قلات** :- واضح رہے کہ سال ۱۸۴۲ء میں جب افواج سرکار

Marfat.com

کابل سے براہ قندھار کوئٹہ پہنچیں اور میر محراب خان والی قلات میری قلات میں شہید ہوا افواج سرکاری نے براہ درہ بولان کچھی و سندھ میں پہنچ کر ملک سلہدھ کا میرتالپور سے لے لیا۔ اور ادھر میر نصیر خان فرزند میر محراب خان کو علاقہ قلات اور کچھی کا واپس دیدیا۔ تب خانگڑھ میں جو ملک سندھ اور کچھی کی سرحد پہ ایک بلوچی گاؤں تھا۔ پوسٹ سرکاری قائم کی۔ چونکہ بچاؤ ملک سندھ کے واسطے یہ موقعہ نہایت ضروری تھا۔ کہ اس کی جنوب بگٹی اور مری اور غرب کی طرف ملک کچھی علاقہ خانصاحب والی قلات کا واقع تھا اور میر نصیر خان کو جو سرکار عالیہ بجائے پدر بزرگش خان قلات منظور فرمایا تھا۔ ایک عہد نامہ لکھا گیا تھا۔ پس بخیال بحالی عہد نامہ خان قلات اور امن سرحد سندھ و نگرانی اقوام بگٹی و مری و جکھرانی وغیرہ لیڑی قوموں کے مناسب معلوم ہوا کہ خانگڑھ میں مضبوط چھاؤنی رکھی جاوے۔ چنانچہ قریب سال ۱۸۵۵ء جب کہ جان جیکب صاحب کمان افسر اور پولٹیکل افسر تھے نئے قصبہ کا بنیاد ڈالا۔ جو صاحب ممدوح کے نام سے جیکب آباد مشہور ہوا صاحب موصوف بڑے لائق اور منتظم افسر تھے ان کے حسن انتظام سے تھوڑے عرصہ میں بڑا قصبہ آباد ہو گیا۔ چونکہ اس موقعہ پر زمینات پٹ میدان بکثرت ویران پڑی تھیں کہ کوئی وسیلہ آبپاشی کا نہیں تھا۔ صرف بارش پر قدرے بندات آباد ہوتے تھے کوئی رود بارانی یا نہر دریائی نہیں تھی جان جیکب صاحب کی کوشش سے دریائے سندھ سے متصل سکھر ایک بڑی نہر مصائب سرکار سے نکالی گئی جس کو شاہی واہ کہتے ہیں اس سے تمام زمینات علاقہ سرکار متصل جیکب آباد آباد ہوئیں۔ بلکہ ہنوز پانی کثیر نہر میں فالتو تھا۔ پس صاحب موصوف نے بخیال افراط پانی و پولیٹیکل کے میر نصیر خان والئی قلات سے بندوبست کیا کہ ان کی حدودات میں جو زمینات ویران پڑی ہیں نالہ سرکاری سے پانی لایا جاوے۔ جس قدر زمینات حدودات خانصاحب میں آباد ہوں اُن کے مالیات سے ایک نصف سرکار برطانیہ عیوض حقوق ملکیت پانی کے لیوے۔ تب سے دو تین شاخہا نہر سرکاری سے حدودات خانصاحب میں لائی گئیں اور بلوچ لوگوں کو زمینات واسطے آبادی کے سپرد ہوئیں۔ مشہور اقوام بلوچی حسب ذیل ان جات پر آباد ہیں۔ جمالی۔ بلیدی کھوسہ۔ جکھرانی۔ گچکی متفرقہ ابتدا سے شرح مالیہ سرکاری فی ایکڑ دو روپیہ مقرر تھی ایک سپرنٹنڈنٹ اور چند تپہ دار سرکار کی طرف سے مقرر ہوئے جن کی تنخواہ بنام نہاد سبی کے آباد کاران سے لی جاتی ہے وہ لوگ سالیانہ پیمائش کر کے جمع مقرر کرتے اور خانصاحب کی طرف سے ایک نائب واسطے انتظام آبادی کے مقرر رہتا تھا کاغذات اُن کے پاس بھیجے جاتے وہ مالیہ وصول کر کے نصف سرکار میں جمع کرتا اور نصف

Marfat.com

خانصاحب کو پہنچاتا۔ چونکہ جب سے میر نصیر خان نے کرنیل جان جیکب صاحب سے عہدنامہ کیا۔ ایکدیل ان کی طرف سے جیکب آباد اس کو سپرد رہی تھی۔ چنانچہ سب سے پہلے ملا احمد۔ بعد اس کے نواب ملا محمد خان پسر ملا احمد ازاں بعد پیر جان پسر نواب ملا محمد خان مقرر رہے۔ خانصاحب خدا داد خان نے نسبت ملا پیر جان وکیل اور نائب سرحد کے تغلب مالیہ سرکاری کا الزام لگایا۔ چنانچہ بموجب تحقیقات کپتان ٹمپل صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ثابت پایا گیا اور پیر جان کو سزا ہوئی تب سے مناسب معلوم ہوا کہ ایک تحصیلدار صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر کی طرف سے مقرر رہے جو پیمائش وغیرہ انتظام آبادی کا عمدہ نگرانی رکھے تب سے ایک تحصیلدار مقرر ہے اور عملہ کی آمدنی سس و مالیہ سے ملتی ہے اور باقی مالیات نصفا نصف کی جاتی ہیں۔ تاہم منجانب خانصاحب کے نائب بھی مقرر رہتا ہے اکثر فیما بین نائب اور تحصیلدار کے چند امورات پر کش مکش ہوا کرتی ہے باعث دو حکم انتظام ٹھیک نہیں ہمارے خیال میں جب کہ تحصیلدار زیر نگرانی پولٹیکل ایجنٹ کے مقرر رہتا ہے۔ نائب کی کیا ضرورت ہے آمدنی مالیات اس کا قریب یک نیم لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ جو خانصاحب اور سرکار عالیہ کو نصفا نصف ملتا ہے جب سے نرخ میں گرانی اور پانی میں ترقی ہوئی ہے۔ زمینداران خوب دولتمند ہو گئے ہیں اور زمینات جنیت میں آگئی ہیں۔ ہنوز زمینات بہت غیر آباد پڑی ہیں۔ پانی کی کوشش میں جس قدر پانی کی ترقی ہو گئی آمدنی مالیات میں ترقی ہو گی۔ بلکہ بعد معزولی خانصاحب خدا داد خان جب کہ خزانہ قلات کا قریب چالیس لاکھ روپیہ پر امسری نوٹ پر امانت رکھا گیا۔ سر جیمس براؤن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کا خیال تھا کہ یہ روپیہ ایک نہر پر خرچ کیا جاوے جو علیحدہ نہر کشمور سے نکل کر بیل پٹ تک لائی جاتے اور زمینات ویرانہ علاقہ خانصاحب آباد ہوں۔ جس سے امید ہے کہ تھوڑے سال میں اس سے زیادہ روپیہ پھر خزانہ قلات میں جمع ہو جاوے گا۔ زمینداران علاقہ جیکب آباد و سرحد کچھی نہایت شوق میں تھے کہ اگر یہ نہر آباد ہوئی تو زمینات ویرانہ کلہم آباد کرے گی۔ مگر کسی سبب سے یہ تجویز ملتوی رہ گئی۔ چونکہ ابتداء میں یہ علاقہ مابین سرکار برطانیہ اور سرکار قلات کی سرحد پر مقرر تھا۔ تب سے اس نیابت کا نام سرحد مشہور ہوا اور اب تک سرحد چلا آتا ہے۔ پہلے یہ نیابت پولٹیکل ایجنٹ قلات کے ماتحت تھی۔ اب پولٹیکل ایجنٹ قلات زیادہ موزوں معلوم ہوتا ہے پولٹیکل سوتھ البرڈن کے ماتحت اس واسطے رکھی گئی ہے کہ ان کے پاس صرف ریاست لس بیلہ کا ہی کام سمجھا جاتا

Marfat.com

ہے۔ ہماری رائے میں پولٹیکل ایجنٹ قلات کو کیچ مکران سپرد کیا گیا ہے یہ اس سے دور ہے اس لئے یہ بہتر ہے کہ سوتھ الیسٹرن ایجنسی سے کیچ مکران ملحق کیا جاوے اور نیابت سرحد قلات ایجنسی میں ملائی جاوے کہ علاقہ کچھی اور نیابت سرحد میں متصل ہے اور آبادکاران دونو علاقہ میں تعلق رکھتے ہیں۔ اور والئی قلات کی رعایا ہیں۔ جس مطلب کے واسطے جرنیل سرجان جیکب صاحب نے احداثی نالہ جات و آبادی زمینات ویرانہ علاقہ قلات کا شروع کیا تھا۔ وہ حسب مدعا برآیا یعنی جکھرانی وکھوسہ وغیرہ اقوام بلوچی زمینات ملنے سے زمیندار بن گئے ہیں۔ اور آمدنی مالیات سے بھی دونو سرکارین کو خاطر خواہ فوائد حاصل ہوتے۔

۲۔ ریاست لس بیلہ

وجہ تسمیہ لس بیلہ کا یہ ہے کہ بیلہ سندھی زبان میں جنگل کو کہتے ہیں یہ ملک کسی زمانہ میں سخت بیابان جنگل تھا۔ چنانچہ اب تک بھی قریب شہر و بیاری ایک قطعہ جنگل قریب پچاس میل مربع موجود ہے جس میں علاوہ ہیزم سوختی کے شہتیر وغیرہ لکڑی ہا قابل عمارت بہت نکل سکتے ہیں اور ابتدا میں اس کو اقوام لاسی یا لومڑی از اقوام جدگال نے آباد کیا تھا۔ اس واسطے اس کا نام لس بیلہ مشہور رہ گیا۔ حدودات اس کے حسب ذیل ہیں۔

شمالاً ۔ ملک بیزنجو۔ براہوئی اولس خان قلات و باران لک و ملک اقوام شاہی زئی مینگل۔

مشرقاً : ملک چھٹہ و رود حب و کوہ کنراچ و ملک سرکار انگریزی ضلع کراچی۔ جنوباً دریائے عرب یعنی سمندر۔ غرباً۔ ملک بیزنجو یعنی جاؤ لک و علاقہ مکران کولواہ وغیرہ

طول : از کوہ کنراچ تا سرحد اورماڑہ قریب چہار سو میل

عرض : از رود حب تا باران لک قریب دو صد میل۔

آبادی، مواضعات کلاں۔ لس بیلہ خاص۔ اوتھل۔ لیاری۔ بندر سون میانی بندر اورماڑہ۔ کل مخلوق زن و مرد قریب پچاس ہزار نفری لشکر اسلحہ بند قریب دہ ہزار نفر۔

Marfat.com

شجرہ نسب جام صاحب حاکم لس بیلہ

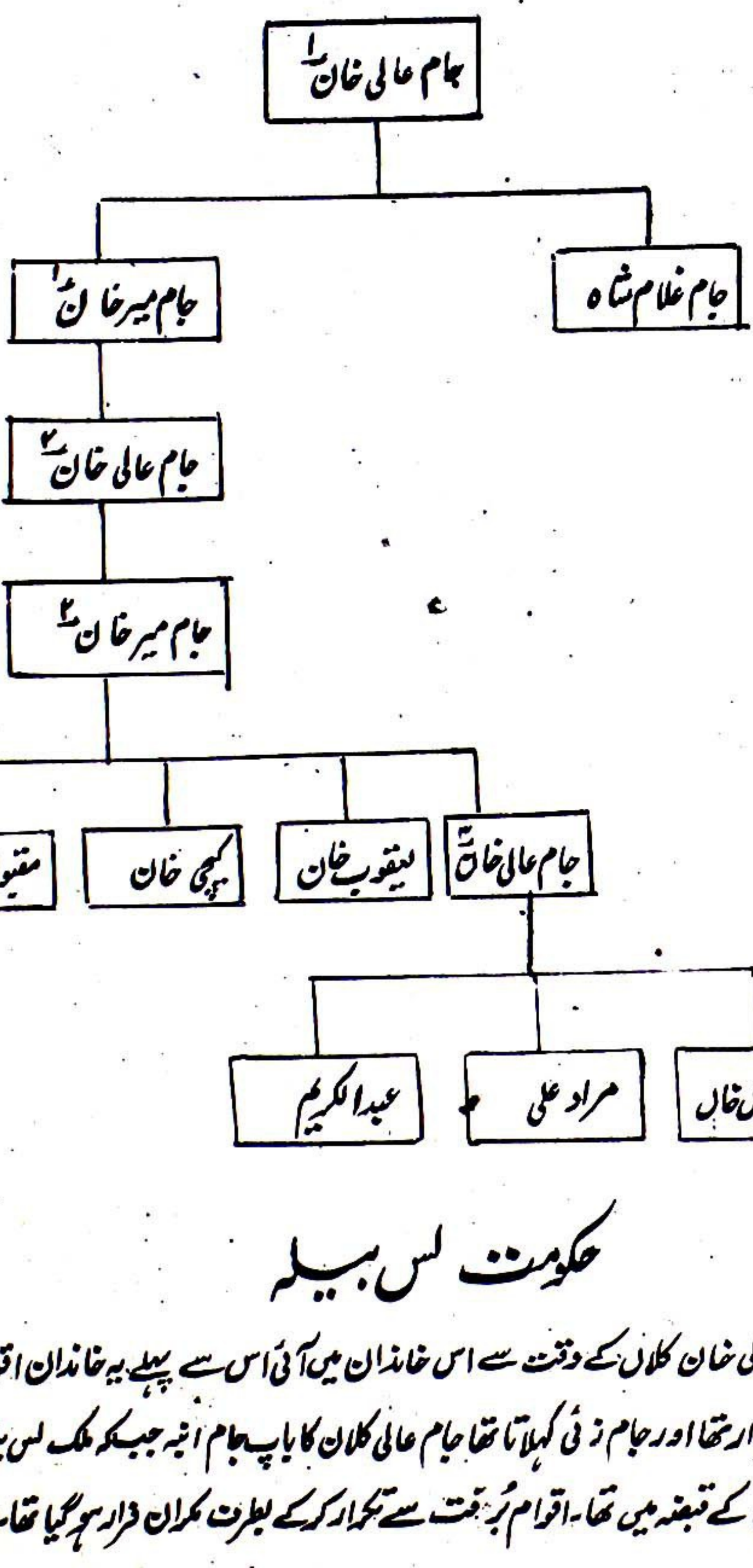

حکومت لس بیلہ

جام عالی خان کلاں کے وقت سے اس خاندان میں آئی اس سے پہلے یہ خاندان اقوام جاموٹ کا سرگروہ یا سردار تھا اور جام زئی کہلاتا تھا جام عالی کلان کا باپ جام انبہ جبکہ ملک لس بیلہ کا قوم بلفت بابو قت بلوچ کے قبضہ میں تھا۔ اقوام بُرفت سے تکرار کر کے بطرف مکران فرار ہو گیا تھا۔ جام میر خان

Marfat.com

کی زبانی ہم نے ایسا سنا تھا کہ اس کا بزرگ دراصل ہندو راجہ ہا جام نگر سے تعلق رکھتا تھا اور کسی سبب کوچ کر کے اس ملک میں آیا اور بعد میں دین اسلام اختیار کیا۔ جیسا کہ کچھی ہا کچھ دراصل ہندو تھے اور ملک پنجاب سے آئے تھے۔ اور پرانا نشانات قبرستان سے پایا جاتا ہے کہ اسی ملک پر کسی زمانہ میں اقوام یہودی یا ایسی قوم رہ چکی ہے۔ جو نہ ہندو نہ مسلمان تھی کہ ان کے نشانات قبرستان اور تحریر بر سنگ ہا قبرستان وغیرہ نشانات ایسے ہیں جو موجودہ زمانے کے مذاہب و رواج سے بالکل الگ ہیں علاوہ اس سے تین چہار مشہور قصص کے نشانات اس علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔

سیفل الملوک اور بدیع الجمال کا قصہ

علاقہ پنجاب میں عام مشہور رہے کہا جاتا ہے کہ سیفل الملوک کی قبر اس علاقہ میں شہر لس بیلہ کے شمالی طرف تھی اور ایک بلند کوہ موجود ہے۔ جہاں پہاڑ کی ڈھلوان پر ایسی غاریں بنی ہوئی ہیں۔ جہاں انسان کا پہنچنا مشکل ہے لوگ کہتے ہیں کہ اس پہاڑ پر پری ہا رہتی ہیں۔ اس واسطے اس کا نام پری وڈھ مشہور ہے خالص لس بیلہ کے مغربی طرف جاؤ لک کے راستہ پر ایک سوراخ پہاڑ میں بنا ہوا تھا جو ناتمام رہ گیا تھا لوگ کہتے ہیں کہ فرہاد نے بنایا تھا۔ اس کے قریب ایک چغل کی قبر ہے اور دو قبریں شیریں و فرہاد کی موجود ہیں۔ اب تک لوگ اس چغل کی قبر پر لعنت دیتے ہیں اور شیریں فرہاد کی قبر پر دعا مانگتے ہیں سال ۱۸۸۸ء میں جب میں انچارج لسبیلہ کا تھا اس ناتمام سوراخ کو پورا کر کے راستہ قابل گذر شتران باربرداری بنا دیا تھا جو اب مابین جاؤ لک و کوہ لواہ و لس بیلہ ایک راستہ تجارت کا ہو گیا ہے لیکن قبریں اب تک موجود ہیں اور یہ قصہ شیریں و فرہاد کا بھی تمام ملک ہندوستان میں مشہور ہے۔

لسبیلہ کے مشرقی حصہ میں حب ندی کی طرف قبر سسی و پنوں کی موجود ہے جس کی بابت میں حالات ہوت بلوچ میں مفصل لکھ آیا ہوں۔ چہارم کنارہ سمندر پر متصل اورماڑہ بندر ایک مکان پرستش ہندو لوگوں کا بنام نہاد ہنگ لاج موجود ہے۔ جہاں اکثر تمام ہندوستان کے ہندو فقیر زیارت کو جایا کرتے ہیں۔ اب جس طرح یہ ملک قبضہ جام نزئی میں آیا اس کی بابت آخوند محمد صدیق اپنی کتاب میں اس طرح تحریر کرتا ہے بقولہ کیفیہ قبضہ ملک لس بیلہ کہ آنرا امیر محبت خان گرفت بدنیوجہ ملک بیلہ اصل از ابراہیم نام کہ در قوم گسنگہ جت گال بود خاصیت کاہ برگشتہ اقبال ایں بود کہ یک نیم ہزار اسپ داشت و شمر اسپ ہا ایں بود کہ الیٰ حد سیوستان و

Marfat.com

ملک ٹھٹہ و حکمران با فواج خود تاخت نمودہ مال موریشی ہر مکانے راتا راج مے نمودند بلکہ الی انغار کہ حد ملک سوراب است یکمرتبہ آتش انیز تاراج نمودہ موگ و تخریبش ازاں گشت کہ معتادیاں عادت ہائے ذمیمہ بود کہ بشہر ٹھٹہ رفتہ تاخت نمودہ و شہر او را تاراج ساختہ والپس مراجعت نمودہ چوں ارکان شرفائے اہل ٹھٹہ جمع شدہ روبنجا نگاہ شیخ عالی نمودہ ملتجی گشتند کہ بدون رفتن شما مال شہر والپس بزور حیلہ گری بمایاں نمیرسد چہ اکہ ان اللہ عبادا خلقہم لحوائج الناس از انجا کہ شیخ حل مشکلات و مقتدا ہمعصراں وقت بود استرخاء اہل شہر را دراں دیدہ چار لاچار جناب خود شیخ عالی بسبب التجاء ایشان روبسمت لشکر ابراہیم نمود حتی کہ بحدود حالات کہ نزدیک چہار کروہ مفاصل بشہر ٹھٹہ داشت ابراہیم را در انجا رسیدہ دست بلجام اسپ ابراہیم سخت محکم گرفت و باد فرمود کہ ایں مرتبہ مرا تعظیم دادہ مال موریشی بلدہ واگذار ند کہ بردہ بمالکانش برسانم کہ او شاں اسم حق سبحانہ و تعالے جلشانہ را در نزد من شفیع آوردہ اند ترا نیز بشارت شرف حکم لس بیلہ از جناب حق تعالے امید ہم و نسلاً بعد نسلاً از شما و از اولاد شما خواہد بود از انجا کہ سعادت ازلی ابراہیم را نصیب نہ بود در جواب گفت کہ اے عالی بگذار گاہے شنیدہ باشی کہ مالے را ابراہیم تاراج بردہ باز کسے از او گردانیدہ است کہ امروز تو از من والپس مے خواہی۔ آخر الامر شیخ عالی از ابراہیم مایوس شدہ با ابراہیم فرمود امید است کہ تیر دعائے ایں بندہ بدرگاہ اللہ بہدف اجابت خواہد رسیدہ کہ سر ترا ببریدیم و بیخ ترا از زمین کشیدیم ہرگاہ کہ ابراہیم بشہر بیلہ مال ہا را قسمت نمودہ در حصہ ورسد چیزے بملازمان و غلامان خود پیش داد مرار ببا وردن کہ طائفہ گنگہ مے باشند اندک دادہ بعدہ کلان تر ان طائفہ او شاں باہم مصلحت نمودہ مقدار شانزدہ نفر انجام بستہ کردہ شخصے را کہ معتبر او شاں بود بجرم سرائے ابراہیم فرستادند و پانزدہ نفر بگرد دیوان خانہ ابراہیم نشستہ ہمیں مصلحت بہم بستند و ہمیں حرف رانشانی وقت خفیقت باہم استوار نمودند کہ اگر ابراہیم باشما در سخن درست آمد خوب والا نہ ہماں را کہ طرف حرم سرائے باشد بگوش خود دست بر ندمایاں بمجرد ایں سخن بشمشیر ہا او را پارہ خواہیم نمود چونکہ تیر قضا و قدر در حق ابراہیم بسبب دعائے شیخ عالی در باب تخریب او در رفتہ بود دیگر گوں نے شد چونکہ از حرم سرا بدر شد گوش ہمیں معتبر خارش پیدا کردہ از قصہ بند و بست خود خارج الخیال شدہ دست بگوش برائے خارش بردہ ہا ندم ہمیں پانزدہ نفر شمشیر ہا کشیدہ رو بجانب ابراہیم نمودہ بزدن او مشغول شدند ہر چند کہ ہماں شخص کہ معتبر اینہا بود بارہا بار منع کرد پانزدہ شمشیر بیک بارگی بسر ابراہیم رسید قضا و قدر دعائے اہل اللہ کار خود را بانصرام رسانیدہ او را از دار فنا بدار بقا رسانید

Marfat.com

القصہ عثمان نامی از طائفہ گدور کہ وکیل ابراہیم بود پائے برہنہ گریختہ بجانب پاہر خان کہ سردار طائفہ بلفت وخالوئی ابراہیم بود استغاثی رفت کہ خواہر زادہ ترا یعنے ابراہیم را بقتل رسانیدند ایں شخص نیک برداری نمودہ لشکر اولس خود را جمع ساختہ حرکت بسمت طائفہ گنگہ ہا کہ قاتلان ابراہیم بودند آمد و بجدو داو تھل جنگ طرفین واقع گردید تا کہ فتح نصیب بلفت شد و طائفہ گنگہ ہا چنانچہ جناب شیخ عالی صاحب بزرگ فرمودہ بود ہمہ بقتل رسیدند و بعد از قتل ایشاں ملک بیلہ بدست باہر خان بلفت آمد تا کہ باہر خان زندہ بود حکومت بیلہ در تصرف پاہر خان بود چونکہ نامبردہ باجل خود مرد و دستار حاکمی ملک بیلہ را بطریق میراث بر سر عزت خان پسر باہر خان بستند از انجا کہ پسرش خورد سال بود لجام حکومت ایں ملک باختیار والدہ اش چاگلی نام گرفت و خود عزت خان خورد والدہ اش بیوہ بود در بے خبری افتادند جام عالی نام کہ جد ہمیں جام میر خان مے باشد سردار اولس خود کہ طائفہ جاموٹ است فہمید کہ طبیعت حاکم قلات میر محبت خان از چاگلی نامی رنجیدہ است از حد بیلہ روانہ شدہ بقلات آمد خانصاحب در خلوت او را طلبیدہ پرسید کہ ملک بیلہ چگونہ گرفتہ شود جام عالی خان عرض نمود کہ شما مہربانی فرمودہ الی شہر وڈ بیایند من ہمین ضعیفہ بیخبر را از شہر کشیدہ بدست صاحب خواہم داد بعد ازاں آخوند محمد حیات را کہ وزیر میر محبت خان بود خانصاحب طلب نمودہ احوال جام عالی بروئے آخوند اظہار نمودہ و آخوند عرض نمود کہ رفتن شما صلاح ندارد۔ اگر امر بر من بشود تا رفتہ انصرامی این امور را بجا آرام پس روانہ شدہ رفت جمع آوری لشکر براہوی را چناں نمود کہ لشکر براہوی را جمع کردہ بخدمت بادشاہ خواہم برد و بعد از جمع آوری لشکر رو بطرف ملک بیلہ نمودہ وقتے کہ از کوہ باران لک گذشتہ بحد بیلہ نزدیک شدند جام عالی ضعیفہ را از شہر بیلہ وقت نیمروز کشید فردائے آن آخوند ملا محمد حیات بشہر بیلہ معہ عساکر رسید نصف حصول ملک را بجام عالی داد و بعد از میر محبت خان میر محمد نصیر خان حاکم شد جام غلام شاہ کہ برادر کلاں جام میر خان بود او را داماد نمود حکمت اللہ جام غلام شاہ بزودی وفات نمود بعد ازاں جام میر خان برادر خورد جام غلام شاہ را داماد خود کرد و نصف دیگر ملک بیلہ را باو بخشید و سرداری جاموٹ و ملک بیلہ تا الان بر آن ہا قرار گرفت۔ سال تاریخ آں سہ سرور۔ دو صد و یک ہزار و ہشت شمر۔

واضح ہو کہ تا میر نصیر خان صغیر فیما بین خانصاحبان قلات و جام صاحبان لس بیلہ خوب

Marfat.com

دوستی بنی رہی۔ بلکہ بموجب رشتہ داری کے جام غلام شاہ و جام میر خان نمبر ا میر نصیر خان کلان کے داماد تھے اور میر خان نمبر ۲ میر محراب خان کا داماد تھا کہ بی بی الہ ڈنی دختر میر محراب خان جو بی بی گنجان کے شکم سے تھی۔ ان کے گھر میں تھی۔ ایک دوسرے کا پورا لحاظ تھا جام لس بیلہ اگرچہ بذمرۂ سرداران جھلاوان شمار ہوتا تھا۔ مگر بباعث رشتہ داری خان قلات کے زرک زئی سردار سے بالاتر تھا اور بوقت ضرورت خان قلات کو مدد دیا کرتا تھا اور دربار میں بھی آمد و رفت تھی لیکن جب سے میر خداداد خان گدی نشین ہوا فیمابین میر خداداد خان اور جام میر خان نمبر ۲ کچھ تو بباعث اس کے کہ جام میر خان کی والدہ میر کمال خان ایلتازئی کی دختر تھی اور میر کمال خان بلا چھوڑنے اولاد نرینہ فوت ہوا۔ اور کچھ زمینات بعلاقہ باغبانہ و حضدار جام میر خان سے ناسازی ہو گئی اور بی بی مذکور لس بیلہ سے کوچ کر کے واپس اپنی والدہ بی بی گنجان کے پاس چلی آئی اور بی بی گنجان کا خداداد خان پر بڑا رعب تھا۔ اس کی خاطر خداداد خان جام میر خان سے سخت برخلاف ہو گیا۔ اور جام میر خان بھی سرداران سراوان جھلاوان کے دوامیں ایسا چڑھ گیا کہ اکثر خرچ وغیرہ کی مدد سرداران کو جو خداداد خان سے برخلاف ہو گئے تھے اسی جام سے ملتی تھی اور سرداران ملا محمد خان رئیسانی و تاج محمد زرک زئی و آزاد خان نوشیروانی الہڈنہ کر وغیرہ نے اس کو یہ دم دے رکھا تھا۔ کہ خداداد خان کو خانی قلات سے اتار کر جام میر خان کو خان قلات بنائیں گے جام میر خان سادہ لوح اور صاف دل آدمی تھا اسی دم دلاسے پر سرداران براہوی خوب اس کا مال کھاتے رہے چونکہ مابین قلات و لس بیلہ نے اپنی قوت بڑھانے کے واسطے سردار شاہی زئی مینگل کی لڑکی سے شاہی زئی مینگل کی لڑکی سے شادی کر لی۔ جس سے جام عالی خان نمبر ۳ اس کا بڑا بیٹا پیدا ہوا۔

جو جو لڑائیاں فیمابین خانصاحب والئی قلات، و جام لس بیلہ کے ہوئی ہیں ان کی بابت مفصل حال خداداد خان کی سوانح عمری میں اسی کتاب کے باب دوم میں درج ہو چکی ہیں۔ اس واسطے دوبارہ درج کرنے کی ضرورت نہیں یہ کافی ہو گا کہ آخر لڑائی میں خداداد خان غالب آیا۔ جام میر جان بمعہ عالیخان ولیعہد و نوردین و ابراہیم خان سرداران مینگل و خیرپورہ ہا خود فرار ہو کر سر ولیم میری ڈیرہ صاحب کمشنر سندھ کے پاس چلا گیا۔ جس کے حکم سے نظر بند ہوا اور ملک لس بیلہ کا خداداد خان کے قبضہ میں آیا اور خان قلات کی طرف سے شہ غاسی غلام جان کچھ مدت تک حکمرانی کرتا رہا۔ لیکن بعد میں جام عالی خان

Marfat.com

نے نظر بندی سے فرار ہوکر بمعہ نوردین خان و ابراہیم خان مینگل سرداران ماموں ماخوذ واپس ملک پر قبضہ پایا۔ لیکن ہنوز پوری استقامت نہیں تھی فیما بین خانصاحب اور جام عالیخان و مینگل سرداران جنگ و جدل جاری رہتی تھی۔ چنانچہ عین ان دنوں میں جب کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب پہلی مشن پر بحیثیت ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان علاقہ قلات کو روانہ ہوئے تھے۔ سردار نوردین مینگل حسب الطلف خانصاحب والئی قلات واسطے پختہ انتظام لس بیلہ کے قلات میں آیا ہوا تھا جس کو خانصاحب نے بمعہ ہفتاد نفر اقوام مینگل کے قتل کرا دیا۔ اسی پر اور کشت و خون ہونے والے تھے۔ لیکن سر رابرٹ سنڈیمن صاحب دوبارہ مستونگ میں پہنچ کر جملہ سرداران سراوان و جھلاوان و جام عالیخان کو بلوا کر فیصلہ کرا دیا اس وقت جام میر خان پونہ علاقہ بمبئی میں نظر بند تھا۔ جام عالی خان نے بہت کوشش کی کہ اس کا باپ آزاد کیا جاوے اور واپس لس بیلہ آوے۔ چنانچہ حسب رضامندی خداداد خان و درخواست جام عالیخان و جملہ سرداران سرکار عالیہ نے منظور فرمایا کہ جام میر خان نظر بندی سے آزاد ہوکر واپس اپنے ملک میں آوے۔

واضح ہو کہ جب جام میر خان پونہ ستارہ میں نظر بند تھا اس نے وہاں ایک ہندوستانی حکیم کی دو دختران سے یکے بعد دیگرے (یعنی پہلی دختر سے دو پسران پیدا ہوئے۔ وہ فوت ہو گئے پھر دوسری سے شادی کی۔ چنانچہ ایک سے دو پسران یعقوب خان و کیچی خان اور ثانی سے مقبول خان پیدا ہوئے جب جام میر خان واپس اپنے مسکن مالوفہ لس بیلہ میں آیا تو تین پسران اور ایک بی بی کو ہمراہ لایا۔ دوسری بی بی وہاں فوت ہو چکی تھی جام عالی خان بمعہ ملازمان اور پسران کے اپنے باپ کو کراچی میں جا کر ملا تھا جیسا کہ حسب ندی کے مشرقی کنارہ یعنی پہلی منزل اپنے علاقہ میں جام میر خان وارد ہوا دونو باپ بیٹوں کا کیمپ علیحدہ علیحدہ اور ملازمان اور رعایا کی بھی گندی معلوم ہونے لگی۔ لس بیلہ میں پہنچتے ہی جام میر خان نے خان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ جام عالی خان کو یہ امر ناگوار گذرا۔ اگرچہ جام عالی خان نے خود کوشش کر کے اپنے باپ کو نظر بندی سے خلاص کرایا تھا مگر اس کا یہ خیال تھا کہ جام صاحب واپس اپنے ملک میں پہنچ کر صرف بطور وظیفہ خوار کے آزادانہ گذران کریں گے کاروبار ریاست میں ..... کچھ دست اندازی نہ کریں گے حالانکہ جام میر خان نئی بی بی اور نئے پسران ہمراہ خود لایا تھا۔ اس کو شوق ہوا کہ خود حکومت کروں اور اپنے نئے عیال اطفال کو بھی عیش و عشرت اور خوشحال کرنے کا موقعہ دوں۔ جیسا کہ جام میر خان نے خان حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ اکثر ملازم اور رعایا ان کی سرمایہ

Marfat.com

طرف ہو گئی۔ جام عالیخان نے چونکہ چند سال اکیلا حکومت کر دیکھی تھی اب اپنے باپ کا دست نگر ہو کر رہنا اس کو مشکل معلوم ہونے لگا۔ مشکلات سے بہت تھوڑے دن اتفاق سے گذرے اگرچہ دل میں تو ہر دو نو کے پہلے دن سے نفاق پڑ گیا تھا۔ صرف بخیال جہانداری تھوڑے دن گذارہ کیا بعد اس کے ظاہر اکش مکش شروع ہو گئی۔ صرف یہ سبب نہیں تھا کہ جام میر خان نے آتے ہی خان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور جام عالی خان بیکار ہو گیا۔ بلکہ آئندہ کی بابت بھی خلل معلوم ہونے لگا کہ جام صاحب کی رغبت بہ نسبت جام عالی خان کے یعقوب خان کی طرف زیادہ تھی کہ جام عالی خان ایک پرانی ہوی عورت اور یعقوب خان ایک ہندوستانی عورت سے تھا شکل شباہت و تعلیم و تہذیب میں بہت فرق تھا ایک دفعہ دو نو باپ بیٹوں نے تحریری عہد نامہ بھی لکھا کہ بعد جام میر خان کے اگر جام عالیخان گدی نشین ہوئے تو اس قدر روپیہ نقدی و بعضی زمینات یعقوب خان و کیچی خان و مقبول خان کو گذارہ کے واسطے دیویں۔ مگر حکومت کے لالچ یا غیرت نے دونوں کو ایسا اکسایا کہ فیمابین باپ و بیٹا کھلے طور جنگ شروع ہو گئی چنانچہ منجملہ راج ہا کے اقوام جاموٹ جو خاص قوم و برادری جام زئی کے ہے اور خوب مضبوط فرقہ ہے جام عالیخان کی طرف ہو گیا اور فرقہ جات میں سے بھی بعضے جام عالیخان کی طرف ہو گئے فوج اور چند فرقہ ہا چنانچہ گنگا الگاریہ۔ گدورو وغیرہ جام میر خان کی طرف رہے۔ جام عالی خان نے اوتھل میں اور جام میر خاں نے خاص لس بیلہ میں صدر مقام رکھا فیمابین دونوں کے خوب لڑائی ہوئی۔ آخر الامر جام عالی خان مغلوب ہوا جام میر خان نے اس کو قید کر لیا کچھ مدت اپنے پاس رکھا بعد اس کے حوالہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے کر دیا کہ پہلے جہلم علاقہ پنجاب میں بعد اس کے خاص کوئٹہ دسلیوی میں زیر نظر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان رہتا تھا اور میر خان حکومت پر تھا۔ ایک دفعہ جبکہ سر آلیور سنٹ جان ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے تھے۔ جام عالی خان فرار ہو کر علاقہ شاہی زئی مینگل میں جہاں کا سردار شکر خان پسر سردار نور دین مینگل اس کا داماد تھا جا کر پناہ گزین ہوا اور مینگل سے مدد لشکر کی لے کر پھر باپ سے دوبارہ مقابلہ ہوا لیکن کوئٹہ سے ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کو ہمراہ خود لا کر سخت قید میں رکھا سال ۱۸۷۷ء میں جام میر خان لس بیلہ میں واپس آیا تھا۔ قریب ایک سال جام عالیخان باپ کے ساتھ رہا سال ۱۸۷۸ء سے تا سال ۱۸۸۸ء جب تک کہ جام میر خان فوت نہیں ہو گیا جام عالیخان نظر بند رہا جنوری ۱۸۸۸ء میں جام میر خان فوت ہوا اس نے نہایت زور سے وصیت نامہ لکھا کہ جام عالیخان محروم الارث اور یعقوب

Marfat.com

خان ولیعہد و جائز وارث حکومت لس بیلہ کا سمجھا جاوے بلکہ وہ بحین حیات خود اسی کوشش میں رہا کہ یعقوب خان اس کا جانشین ہو جاوے۔ سرکار عالیہ نے تو کچھ جواب نہ دیا تھا مگر وہ فوج اور راج خود کو خوب سبق دے گیا کہ اس کا آئندہ حاکم یعقوب خان ہوگا۔ بلکہ بوقت فوتیدگی خود یعقوب خان کو قائمقام خود مقرر کر گیا اس وقت یعقوب خان قریب ۱۲ سال کا ہوگا۔ جب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس جو اس وقت سر رابرٹ سنڈیمن صاحب تھے یہ رپورٹ پہنچی صاحب ممدوح بہت سوچ میں آگئے کہ بموجب استحقاق و رواج۔ بلوچستان حق جام عالی خان کا ہے۔ مگر جام میر خان برعکس وصیت کر گیا تھا صاحب ممدوح نے تاوقتیکہ سرکار سے قطعی فیصلہ ہوا پنے فسٹ اسسٹنٹ کپتان نیو مارچ اور ہم کو واسطے دریافت کرنے حال رعایا لس بیلہ کے کہ کس طرف زیادہ رغبت رکھتے ہیں۔ اور نیز معلوم کرنے جملہ حالات ملک کے لس بیلہ میں بھیجدیا چنانچہ فروری ۱۸۸۸ء میں ہم لوگ وہاں پہنچے اور دریافت شروع کی چونکہ میر یعقوب خان وہاں موجود تھا۔ اور وزیر وکیل وغیرہ ملازمان اور معتبران قوم میر خان وقت فوتیدگی اس کا باندھ سپرد کر گئے تھے اور خصوص بایں غیر حاضری جام عالی خان کے جام میر خان نے ان لوگوں کو جو جام عالی خان کے طرفدار تھے۔ نہایت بے وقار کر دیا تھا اور جو لوگ جام عالی خان کے برخلاف اور اپنے طرفدار تھے۔ ان کو بلند مرتبہ پہ پہنچا رکھا تھا۔ اس واسطے عام لوگ یعقوب خان کی طرف تھے جام عالیخان کے نام سے بھی نفرت کرتے تھے۔ حتی کہ جب ملازمان اور رفوج اور راج کو معلوم ہوا کہ سرکار عالیہ ہند جام عالی خان کے حقوق بباعث بڑا بیٹا ہونے کے بہ نسبت یعقوب خان کے فائق تصور کرتی ہے یہ لوگ کچھ بلوہ کرنے کی افواہ اڑانے لگے جس پر سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بمعہ کرنیل رینلڈ پولٹیکل ایجنٹ کے بذات خود تشریف لائے۔ مگر بمقام سون میانی سواری سے گر پڑے اس لئے لس بیلہ تک نہ آسکے صاحب ممدوح یعقوب خان و کیمپی خان کو بمعہ ملازمان ریاست و معتبران راج لس بیلہ سونمیانی میں بلوا کر یعقوب خان و کیمپی خان کو ہمراہ خود لے گئے اور ان کو واسطے تعلیم کے ایچیسن کالج لاہور میں بھیجدیا اور تاوقتیکہ سرکار عالیہ ہند درسابرہ گدی نشینی کے قطعی فیصلہ کرے راقم کو انچارج ریاست ہذا کا مقرر کر کے بھیجدیا۔ بعد تشریف لے جانے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے جب میں واپس لس بیلہ میں گیا۔ ملازمان ریاست و معتبران راج کسی قدر تکلیف دینے لگے کہ یعقوب خان کے تازہ لس بیلہ سے نکالے جانے سے ناراض تھے مگر رفتہ رفتہ پند و نصیحت کرنے اور کارروائی ریاست میں ان کے مشورے لئے جانے سے خوش ہو گئے اور کاروبار حکومت لس بیلہ میں خوب مدد دینے لگے یہاں تک ملازمان و معتبرین ریاست ہمارے

Marfat.com

ساتھ متفق ہو گئے کہ پہلے جو ایک کمپنی فوج سیکنڈ بلوچی کی کراچی سے کپتان نیو مارچ صاحب ہمراہ خود لائے تھے اور ہماری مدد کے واسطے لس بیلہ میں چھوڑ گئے تھے۔ ہم نے خود درخواست کر کے فوج سرکاری کو واپس کراچی میں بھیج دیا۔ ریاست کو بحال رکھا البتہ بعضے امورات جو واسطے ترقی ریاست کے ضروری تھے ایجاد کئے مفصل حال کے واسطے رپورٹ خود جو بماہ جنوری ۱۸۸۹ء بروقت گدی نشینی جام عالیخان کے ہم نے سردربار بالمواجہ جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر پیش کی تھی ذیل میں درج کرتا ہوں۔

از روئے مصلحت وقت میں نے دونو گندی یعنی جام عالی خان و یعقوب خان کے طرفداران کے مابین اپنے آپ کو بطور ثالث اور صلح کل کے رکھا دونوں فریق ہمارے دوست بنے رہے۔ جب جام کے گندی داروں کو کسی قدر آزادی مل گئی اور کچھ بھروسہ ہوا کہ شاید جام عالی خان کو ریاست ملے گی تب یہ لوگ ظاہرا جام عالی خان کے حق میں کلمہ خیر کہنے لگے۔ بلکہ بعضوں نے کوئٹہ میں جا کر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے بھی درخواست کیا کہ جام عالی خان اصل حقدار حکومت کا ہے چونکہ جام عالی خان بموجب رواج بلوچستان کے اصل حقدار ریاست کا تھا آخر الامر سرکار عالیہ ہند نے بموجب سفارش صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کے جام عالی خان کے حق میں فتوے گدی نشینی کا دے کر حکم دیا کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر اس کے اوپر خوب نگرانی رکھیں اور کوئی سینئر اہلکار بمنظوری صاحب ممدوح وزیر مقرر کر دیا جاوے۔

آخر دسمبر ۱۸۸۸ء میں جناب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر بمعہ جام عالیخان خاص لس بیلہ میں تشریف لائے چونکہ جام عالی خان کا رعب داب مشہور تھا اکثر ملازمان اور رعایا وغیرہ نے جام عالی خان کے طرف سے بلاچون وچرا کے جام عالی خان کی حکومت کو منظور کر لیا۔ تاریخ ۲۱ جنوری ۱۸۸۹ء سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر نے اپنے کیمپ میں جو مشرقی کنارہ ندی متصل شہر کے تھا۔ جہاں اب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کا مقبرہ ہے دربار منعقد فرمایا جس میں جملہ ملازمان و معتبران رعایا لس بیلہ حاضر تھے یہ دربار نہایت خوشنما اور شاندار تھا میرے خیال میں جب سے ریاست لس بیلہ کی خاندان جام صاحب میں آئی لس بیلہ میں نظارہ کبھی نہیں ہوا ہوگا۔

اس موقع پر جو ایڈریس منجانب رعایا لس بیلہ کے دربار میں بالمواجہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب پیش ہوئے تھے بجنسہ درج کرتا ہوں۔ موقع دربار بموجب سفارش روسا اور رعایا لس بیلہ کے جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے منجانب ریاست کے ایک ہزار روپیہ کی خلعت رنجانب کو

Marfat.com

عطا فرمائی اور سرکار ہند کی خدمت میں ہماری خدمات کی تعریف فرمائی لالہ تولارام تحصیلدار سیوی حسب خواہش جام عالی خان کے وزیر مقرر ہوا۔ اور وزیر وکیل وغیرہ ملازمان جام میر خان کو پیش دلوا کر علاقہ ریاست سے باہر کیا گیا اور باختیارات جام عالی خان کو بدیں شرائط کہ وزیر منظوری سرکار تا چہار سال مقرر رہے گا اور جن لوگوں نے بروقت لڑائی فیمابین جام میر خان و جام عالی خان برخلاف جام عالی خان ہتھیار اٹھائے تھے ان سے کچھ عرض نہ لیویں گے اور لواحقان جام میر خان مرحوم کو وظیفہ ریاست سے حسب ذیل ملا کرے گا۔

بی بی صاحبہ بیوہ جام میر خان مرحوم بمعہ میر مقبول خان ماہواری ۴۰۰ تنا۔ یعقوب ۳۰۰ تنا۔ کیچی خان ۳۰۰ تنا۔ یعقوب خان اور کیچی خان پہلے سے ایچیسن کالج لاہور میں پڑھتے تھے بی بی صاحبہ اور میر مقبول خان جب تک ہمارا چارج تھا خاص بیلہ میں رہتے تھے۔ مگر ان کو کراچی میں پہنچایا گیا۔ کیونکہ بی بی صاحبہ جام عالی خان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی۔

اگرچہ لالہ تولارام کیسا نرم مزاج اور مسکین تھا۔ مگر جام عالی خان سے اس کی تھوڑے روز میں بگڑ گئی جام عالی خان وزیر کی صلاح کی پرواہ نہ کر کے بمرضی خود چلنے لگا اور اس اقرار کو کہ میں ان لوگوں سے جنہوں نے میرے برخلاف ہتھیار اٹھائے تھے عوض نہ لوں گا۔ بالکل بھول گیا۔ اور اس نے ان لوگوں کو تکلیف دینی شروع کی صرف ایک سہ ماہی جام عالی خان کو حکومت لس بیلہ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے گذری تھی کہ بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۸۹ء ایک شخص مسمی حبیب اللہ نے جام عالی خان پر قاتلانہ حملہ کیا۔ جس سے جام عالی خان سخت مجروح ہو گیا اس وقت سر رابرٹ سنڈیمن صاحب رخصت پر ولایت چلے گئے تھے جنرل سر ہنری پرنڈر گاسٹ صاحب ان کی جگہ بطور قائمقام ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کام چلاتے تھے اور میں بعد سپردگی چارج ریاست لس بیلہ کے رخصت تین ماہ پر واسطے سیر ملک پنجاب چلا گیا تھا۔ لیکن ہنوز رخصت پوری نہ ہوئی تھی کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے ہم کو طلب کر کے حکم فرمایا کہ میں واپس لس بیلہ میں جاؤں اور بابت مجروحی جام عالی خان اصل دریافت کروں اور انتظام ریاست پر نگرانی رکھوں تاکہ فساد زیادہ نہ ہونے پاوے

جام عالی خان کو اس کی بابت بہت لوگوں پر اشتباہ تھا کہ ان کی سازش سے یہ حملہ ہوا ہے حتیٰ کہ اپنے پسر کلان جام کمال خان کے اوپر بھی اس بارے میں شکی تھا۔ مگر خالی شک تھا۔ حبیب اللہ

Marfat.com

مذکور پھانسی ہوا۔ جام عالی خان کچھ عرصہ بعد تندرست ہو کر کاروبار میں مشغول ہوا۔ مگر اس کا دل کئی لوگوں سے بدظن ہو گیا۔ وزیر تولا رام اور بعض اہلکاران نے جو سرکار کی منظوری سے وہاں رہ گئے تھے کنارہ کشی اختیار کی بجائے لالہ تولا رام شیخ نبی بخش تحصیلدار وزیر مقرر کیا گیا۔ جس کی صرف چند ماہ جام عالی خان سے بنی رہی۔ مگر اس کے بعد بگڑ گئی۔ بقول سعدی ؎

تو بجائے پدر چہ کردی خیر
کہ ہماں چشم داری از پسرت

چونکہ باپ اور بیٹا میں اختلاف اور نوبت جنگ تک پہنچنے کا رواج خود جام عالیخان نے ڈالا تھا۔ اسی سے کمال خان پسر جام عالیخان بھی باپ سے برخلاف ہو گیا۔ جام عالیخان شروع سے بہ نسبت کمال کے مراد علی خان دوسرے بیٹا کو جو کئی سال ایچیسن کالج لاہور میں تعلیم بھی پاتا رہا تھا زیادہ پسند کرتا تھا اس کے اوپر پیار اور اعتبار رکھتا تھا۔ میر کمال خان پر اپنے زخمی ہونے کے دن سے اس کو کچھ شک ہو گیا تھا۔ بلکہ جب گدی نشینی کی بابت سرکار سوچ رہی تھی یہ بھی خیال تھا کہ جام عالی خان کو اگر بباعث اس کے چلن چال کے گدی دی جاوے۔ بہرحال بوجہ من الوجوہ فیمابین جام عالی خان اور کمال خان کی ناسازی ہو گئی اور وزیر نبی بخش اور بہت لوگ منجملہ راج لس بیلہ کے کمال خان کے طرفدار ہو گئے۔ بمثل جام میر خان اور جام عالیخان کے فیمابین عام عالیخاں اور میر کمال خان کے ظاہراً نوبت تکرار تک پہنچ گئی فی الفور سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے بر سر موقعہ پہنچکر وزیر نبی بخش خان کو نکال دیا اور مابین باپ بیٹا کے صلح کرادی۔ لیکن یہ صلح عارضی تھی۔ سال ۱۸۹۱ء میں پھر کمال خان کو جام عالیخان نے قید کر کے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو سپرد کیا اور سب لوگ منجملہ قوم انگاریہ وغیرہ جو کسی زمانہ میں جام میر خان کے طرفدار ہو کر جام عالی خان سے لڑے تھے جام عالیخان کی بدسلوکی سے شاکی ہو کر کراچی میں پاس صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے فریادی آئے۔

شروع جنوری ۱۸۹۲ء میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب واسطے دریافت اس معاملہ کے اور نیز واسطے ملنے سرداران کچھ بھگور کے جو لس بیلہ میں بلائے گئے تھے بتقریب دورہ علاقہ لس بیلہ براہ سمندر سون میانی میں تشریف لائے جہاں صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور جام عالیخان سے ملاقات ہوئی اور فیمابین جام عالی خان سے ملاقات ہوئی اور فیمابین جام عالی خان و کمال خان و انگاریہ وغیرہ

Marfat.com

کے صلاحیت کرادی۔ سون میانی سے صاحب ممدوح بیمار ہو چلے لس بیلہ میں پہنچکر تاریخ ۲۷ ماہ جنوری ۱۸۹۲ء جان بحق تسلیم ہوئے۔

اگرچہ لیڈی سنڈیمن صاحبہ کا خیال صاحب ممدوح کی نعش ولایت یا کوئٹہ لیجانے کا تھا مگر بباعث سختی موسم اور فاصلہ درانہ فیما بین لس بیلہ و کراچی کے ڈاکٹر صاحب نے اجازت نہ دی اور جام عالی خان بھی خواہاں ہوا کہ اس کے مربی کی نعش اس کے علاقہ میں دفن کی جاوے چنانچہ اسی موقعہ پر جہاں جام عالی خان کی گدی نشینی کا دوبارہ ہوا تھا۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کی قبر بنائی گئی جس کے اوپر جام عالی خان نے کی ایک اچھا مقبرہ اور باغ بنایا اور تاحین حیات خود خوب خبر گیری کرتا رہا۔ سر رابرٹ سنڈیمن کی وفات سے تمام بلوچستان کو بھاری سنخ ہوا اور جام عالی خان کو کئی لوگوں کی نسبت زیادہ فیما بین جام عالیخان اور کمال خان کے اگرچہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے صلاحیت کرادی تھی۔ مگر جب تک جام عالیخان زندہ رہا کمال خان زندہ رہا کمال خان نظر بند تھا اور جام عالیخان نے دوسرے بیٹے مراد علی خان کو ولیعہد نبا رکھا تھا۔ جنوری ۱۸۹۶ء میں جام عالی خان فوت ہوا۔ بعینہ وہی سفارش کر گیا کہ جو اس کا باپ کر گیا تھا۔ یعنی کمال خان کو مرحوم الارث مراد علی خان کو ولیعہد۔ مگر گورنمنٹ نے بھی وہی فیصلہ دیا جو جام عالی خان کے حق میں دیا تھا۔ یعنی کمال خان کو تسلیم کیا اور دیوان گنپت رائے صاحب کو وزیر مقرر کر کے ہمراہ کمال خان کے انتظام لس بیلہ پر بھیجدیا۔ مگر مراد علی خان نے کمال خان اور وزیر دیوان گنپت رائے سے مخالفت کی۔ بلکہ مراد علی خان فرار ہو کر بجانب افغانستان چلا گیا اور دیوان گنپت رائے نے بیدل ہو کر وزارت لس بیلہ کو چھوڑ دیا۔ اب خان بہادر احمد یار خان ہمراہ کمال خان کے بمنظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے وزیر مقرر ہے کاروبار ریاست کا اچھا چل رہا ہے رشتہ داری جام صاحب حسب ذیل ہے۔

اوّل خانصاحب والئی قلات سے کہ غلام شاہ و میر خان نمبر ۱ میر نصیر خان کلان کے داماد تھے اور جام میر خان نمبر ۲ میر محراب خان کا داماد تھا۔ دوم جام میر خان نمبر ۲ کی ایک والدہ چھٹہ کے خاندان سے تھی۔ بیبو بیگم التیانزئی سے کہ مادر میر خان نمبر ۲ کی میر کمال خان التیانزئی کے خاندان سے تھی۔ چہارم شاہی زئی مینگل سے کہ والدہ جام عالی خان سردار نوروین و ابراہیم خان شاہی زئی مینگل کی ہمشیرہ تھی اور خود جام میر خان نے دختر خود میر ولی محمد ولد ابراہیم خان کو اور جام عالی خان نے دختر خود سردار شکر خان مینگل کو دی تھی۔ پنجم گچکی سے میر کمال خان جام حال نے بجانہ میر محراب خان گچکی شادی کی ہے ششم بزدلک سردار خان وغیرہ سکنائے کوڑی سے کہ جام میر خان نمبر ۲ اپنی دختر کی منگنی اس طرف کر گیا ہے

Marfat.com

ہفتم سردار سر نوروز خان نوشیروانی سے پیر یعقوب خان دختر سردار موصوف سے منسوب ہے۔

از جانب رائے بہادر رائے ہتو رام سی آئی ای نیبو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان انچارج ریاست لس بیلہ۔

بخدمت کرنیل سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر کے سی ایس آئی۔ ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان۔

واضح ہو کہ اگرچہ اینجانب ۱۱ فروری ۱۸۸۸ء سے سپیشل ڈیوٹی پر ڈیپوٹ ہوا۔ لیکن ۲۵ مارچ ۱۸۸۸ء کو حسب الحکم آپ کے چارج ریاست کا اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس وقت جو حالت اس ریاست کی تھی آپ کو خط و کتابت سے بخوبی معلوم ہے مالیات کی یہ حالت تھی کہ واسطے تقسیم تنخواہ فوج اور مزدی اخراجات کے مجبوراً مبلغ صمت ۵۰۰۰/// قرض لینا پڑا۔ لیکن آخیر دسمبر ۱۸۸۸ء کو یعنی چارج لینے کی تاریخ سے ۹ ماہ ۵ یوم بعد حسب ذیل خانہ ریاست میں بچت ہے۔

مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۸۸۸ء

۲۳۴۵۲

بعد اخراجات ///

ساخت وردی پر خرچ ہوا۔

	پلٹن	رسالہ	توپخانہ
	۱۳۰۲	۳۷۴	قرضہ پیشگی ۲۹
الماما ///	۳۰۹ ت	۹/۷ پا	لعہ ۹/۶ پ

قرضہ پیشگی	بابت وردی	قرضہ	بابت وردی
شمار عار ۲۶۴	جو وصول ہوتا ہے	۱۳۶ تا	۳۸ ت
۹/۳ پا	۷/ت	۳ پ	۷/۸

وصولی طلب از ٹھیکہ داران لوہ رہاڑہ بابت قسط سوم جس کا میعاد ۶ دسمبر ۱۸۸۸ء ختم ہو چکا ہے

مجموعہ /// ۳۹۵۰

از خزانچی سابقہ اجارہ دار از اجارہ دار

Marfat.com

حب ندی بابت

سویمنانی قسط دوم جس کا میعاد ختم ہوا منجملہ ال ۱۰۰۰

ال ۱۰۰۰ سمار ۶۰۰

از اجارہ دار آبکاری بابت قسط دویم جسکا میعاد بتاریخ ۴ جنوری ۱۸۸۹ء کو ختم ہوگا۔	از اجارہ دار شکار ماہی بابت قسط دوم جسکا میعاد بتاریخ ۴ جنوری ۱۸۸۹ء ختم ہوگا۔	از رعایا بابت قیمت جواری جو مہلت پر دی گئی۔
۵۳۷ صماسے ۸ر	۵۶۳ صماسے ۱۰ر۶ پا	۹۵۱ لعار لہ صہ

متفرقہ ۲۳۹۹ اعسالعہ ۱۵ غلہ جنسی موجودہ انبارہا

عملہ سول	بقایا قیمت گھاس	بذمہ خوشحال بقایا سالگذشتہ
۱۰۸ ما ر سے ۰۲ر	۶۵ صہ ۱۰ر	۸۵ صہ

موجودہ انبار بیلہ خاص	موجودہ انبار شہ
۱۰۲۶۷ عاسہ	۱۱۴۷۶ لہ اسار سے

منجملہ قیمت شالی قیمت کپاس وکماد از ملازمان ڈسچارج شدہ

۲۹۰ ما لعہ	۳۰۰ سار	۳۵۷ سامعہ صہ

Marfat.com

جواری	مونگ	جواری	مونگ
۲۷۰	۱۹	۳۲۵	
[illegible] دونگی	[illegible] دونگی	[illegible] دونگی	ایک دونگی ۱۲ کاسہ
فی [illegible] ۳۵	فی [illegible] ۴۳	فی [illegible] ۳۵	فی [illegible] ۴۳
[illegible] ۹۴۵۰	[illegible] ۸۱۷	[illegible] ۱۱۳۷۵	[illegible] ۷۱
بقایا و سنگ گذشتہ		موجودہ انبار اوتھل	موجودہ انبار سونمیانی
[illegible] ۱۱۹۴		[illegible] ۱۲۹۵	جواری [illegible] دونگی [illegible] ۳۵
		جواری [illegible] دونگی فی [illegible] ۳۷ ۳۵	[illegible] ۳۵۰
		[illegible] ۱۲۹۵	

گویا کہ کل مبلغ [illegible] ۵۸۵۲۳ ریاست کو منافع ہے۔ علاوہ اس سے مرمت سڑک بیلہ و جاؤلک

جو آخیر دسمبر تک دیا گیا ہے [illegible] ۶۷۲۵

واسطے خرچ سردار جام عالی خان حسب الحکم

ایجنٹ گورنر جنرل کوئٹہ بھیجا گیا

[illegible] ۶۰۰۰

قرضہ سابقہ دنگی جام صاحب

ادا کیا گیا ۱۴۰۱۵

[illegible] ۱۴۰۱۵

۸۶/۲

Marfat.com

میزان

عـ لاللعـ ۲۶۷۴۰ ///

۲/۶ ما

بطور غیر معمولی کے ادا کئے گئے ہیں۔ اس حساب سے کل بچت جو تاریخ لینے چارج ہمارے سے ہوئی ہے مبلغ ۸۵۲۶۳ ۶/۱۱ ما /// سمجھنی چاہیئے۔ اس وقت تک کچھ قرضہ باقی واجب الادا نہیں صرف قریب مبلغ سمت ۶۰۰۰ /// بابت بقایا سڑک کے ٹھیکیدار کو دینا ہوگا۔ باوجودیکہ امسال فصل بسبب کم ہوتے بارش کے خاطر خواہ نہیں ہوئی۔ تفصیل جملہ رقومات آمدنی اور خرچ کی نقشہ مشمولہ سے واضح ہوگی۔

ٹھیکہ جات میں جواز روئے نیلام فروخت کئے گئے مبلغ سمت ۶۰۰۰ ///

حسب تفصیل اضافہ ہوا ہے

اور ماڑہ	سالگذشتہ	سال حال	اضافہ
	۱۴۵۰۰ للعـ صمار ///	۱۵۸۰۰ صـ مار ///	۱۳۰۰ الـ سار ///
حب ندی	۲۲۷۵ اعـ ما صـ ///	۴۰۰۰ للعـ ///	۱۷۲۵ الـ لا صـ عـ
ناکہ اپنی وکنراج	۲۲۵۰ اعـ ما صـ ///	۳۶۰۰ سمـ سمار ///	۱۳۵۰ الـ سا صـ ///
ٹھیکہ سنگ دیہات		۱۱۰۰ الـ مار ///	۱۱۰۰ الـ مار ///
ٹھیکہ مسکرات بیلہ		۵۲۵ صما صـ عـ	۵۲۵ صما صـ عـ

Marfat.com

میزان سمت ۶۰۰۰ ///

آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ وصولی محصول جنسی اور سنگ نقدی میں جو قانون جام صاحب مرحوم کا مقرر تھا۔ اس سے تار موئے فرق نہیں کیا گیا۔ جو لوگوں کے اوپر وقت جام صاحب سے مالیات معاف تھے۔ اس کے ساتھ کچھ بھی مزاحمت نہیں کی گئی اور روز مواجب ملازمان اور معتبران راج کے جس طرح جام صاحب کے وقت سے مقرر چلے آئے تھے۔۔۔۔۔۔ بدستور امروز تک ادا کئے گئے ہیں۔ بلکہ ابتدائے ماہ۔ اپریل ۱۸۸۸ء سے جو میر یعقوب خان اور کیچی خان واسطے پانے تعلیم کے لاہور میں بھیجے گئے ہیں ان کے واسطے مبلغ ستمار ۶ ماہوار ریاست سے دیئے گئے ہیں۔ البتہ بعضے اخراجات جو غیر ضروری تھے بمنظوری آپ کے کم کئے گئے ہیں۔ چنانچہ خرچ فوج کا جو پہلے تھا۔

پلٹن	ماہانہ	رسالہ	توپخانہ
تعداد نفری	تعداد مواجب	نفری	تعداد مواجب نفری مواجب
۳۰۹ سالعہ	۲۳۲۶ اعسار عیسہ	۵۸ مت	اساص ۴۸۵ ۸ ر بیعہ ۴۸ اسا ۴۰۸ ۴ ر

جو فی الحال ہے ——

پلٹن	رسالہ	توپخانہ
تعداد نفری	مواجب نفری	مواجب نفری مواجب
۱۴۰ ماللعہ	۱۱۷۲ الماعہ ۱۱۱	۳۷ ۳۵۵ ساص ۱۹ ۱۸۴ ماللعہ

یعنی ماہوار مبلغ قریباً الصما ۱۵۰۰ /// تخفیف کیا گیا بموجب حیثیت ریاست اور ضرورت کام کے موجودہ تعداد نفری و خرچ کے کافی ہے بلکہ ہنوز کسی قدر زیادہ ہے۔ اور آگے کوئی انتظام انکی حاضری اور پریٹ اور وردی کا نہیں تھا۔ اب ہر ایک قسم کا انتظام ان کا برابر کیا گیا ہے۔ ہمارے خیال میں بہ نسبت سابقہ کثیر تعداد کے اب موجودہ تھوڑے نمبروں سے زیادہ کام ہو سکتا ہے مودیخانہ

Marfat.com

کا خرچ سالیانہ اوسط مبلغ لہ سمارعے ۳۱۶۱۶ تھا۔ چنانچہ گذشتہ دو سال میں حسب ذیل ہوا۔

سال ۱۳۰۳ھ	سال ۱۳۰۴ھ فی الحال اوسط سالیانہ
۳۷۴۹۵	۲۵۷۳۶
اسا لعہ ۳۱۹	لارسے ۱۴

خرچ مبلغ سمت ۵۰۰۰ چنانچہ ۹ ماہ ۵ یوم کیواسطے مبلغ اعلہارسے ۲۸۶۶ خرچ ہو چکے ہیں۔ مستری خانہ کا ماہواری خرچ قریباً مبلغ ۲۰۰ تھا۔ وہ غیر ضروری سمجھ کر یک دم موقوف کیا گیا اور بھی بعضے غیر واجبی خرچ تھے۔ بمنظوری آپ کے تخفیف کئے گئے جو نقشہ بچت آمدنی اور خرچ کا بابت سال ۱۸۸۸ء و ۸۹ء کے میں نے بذریعہ چٹھی نمبر ۱۵۴ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۸۸ء بخدمت پولٹیکل ایجنٹ بھیجا تھا۔ اب تک جو اخراجات ہوئے ہیں۔ اسی کے اندر اندر ہیں اور آمدنی کی بھی آخیر سال تک قریب اسی کی امید ہے احتیاطاً دوبارہ نقل نقشہ مذکور کی شامل کرتا ہوں۔ اس ناقص سال میں قریب پچاس ہزار روپیہ بچت ہوا ہے تو اگر خوب برسات ہوئی۔ عمدہ سال میں بہت زیادہ امید بچت کی ہو سکتی ہے۔ آپ کو بخوبی معلوم ہے کہ تا تاریخ ہمارے چارج لینے کے کچھ دفتر حساب کتاب وغیرہ فارسی میں نہیں تھا۔ صرف مودی لوگ ہندی میں حساب رکھتے تھے اور نائب وغیرہ بھی اگر کبھی ضرورت ہوتی تھی۔ تو ہندی میں رپورٹ بھیج دیتے تھے۔ اب میں نے بیلہ میں ایک مکان خزانہ کا بنایا اور روزنامچہ فارسی میں رکھایا۔ جو روزمرہ لکھا جاتا اور اسی سابقہ مودی ٹیک چند کو خزانچی مقرر کیا۔ اور وہ ہندی میں بھی بدستور حساب کتاب رکھتا ہے۔ مقابل اس کے فارسی میں لکھا جاتا ہے۔ وہ روزمرہ محاسب فارسی کی کتابات پر اور محاسب اس کی بندی پر میں دونوں پر دستخط کرتا ہوں۔ اسی طرح ہر ایک نیابت میں سابقہ مودی ہندی نویس بھی بحال رکھے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں فارسی نویس بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ روزمرہ ہر ایک نیابت سے روزنامچہ اور رپورٹ معمولی و ضروری فارسی میں آیا کرتی ہے اور ڈاک کراچی سے لگا کر تمام نیابت سے روزمرہ آتی اور جاتی ہے۔ تجاران وغیرہ بھی اپنی چٹھیات اسی ڈاک کے ذریعہ سے بھیجا کرتے ہیں آگے کچھ بھی انتظام آمد و رفت ڈاک کا نہیں تھا۔ آمدنی سنگ تجارت کا آگے کوئی طریقہ چک کرنے کا نہیں تھا

Marfat.com

اب ناکہ کھارڑی ہر ایک منشی تعینات کیا گیا ہے۔ جو مال کی درآمد برآمد ہوتی ہے۔ روزمرہ ہم کو رپورٹ دیتا ہے۔ نیز مثیثان متعینہ ریاست کو اطلاع کرتا ہے بموجب اس کے ہر ایک معدی سنگ کا حساب چک کیا جاتا ہے۔ کراچی سے بیلہ تک دوطرفہ یعنی پکے براہ اوتھل و شیخ راج ثانی براہ شہر و لیاری سڑک تیار کی گئی ہے۔ جس سے بہت آسانی ہو گئی ہے۔ اسی طرح مابین بیلہ اور جھاؤ و پنجگور کے ایک پہاڑی نے راستہ بند کیا ہوا تھا۔ جس میں نہایت مشکلات سے خالی شتران گذر سکتے تھے۔ اب وہ پہاڑ توڑا گیا ہے۔ اس سے پُر بار شتران بہ سہولت تمام گذر سکتے ہیں۔ اس سبب سے کسی قدر تجارت میں ترقی ہوئی ہے اور آئندہ ہونے کی امید ہے۔ مفصل حال سابقہ اور حال تک جھاؤ کا رپورٹ سرویر سے جو جس کو اپنے میری مدد کے واسطے بھیجا تھا۔ واضح ہوگا۔ واسطے علاج بیماران ایک عمدہ مکان ہسپتال کا بنایا گیا ہے جس پر قریب ۱۰۰۰ روپے خرچ ہوگا آپ نے براہ مہربانی کسی قدر ادویات انگریزی منظور کیں جو نیٹو ڈاکٹر ہمراہی پارٹی پلیٹن کا مدت سے معالجہ بیماران کر رہا ہے اس سے صرف خاص باشندگان ریاست بیلہ کو فائدہ نہیں ہوا۔ بلکہ سب لوگ جھاؤ و پنجگور و کوہستان مینگل سے بھی آکر دوائی لیا کرتے ہیں۔ جو کوئی محتاج ہوتا ہے اس کو خرچ شکمی سے مدد کی جاتی ہے اور ایک اسکول کھولنے کی تجویز کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ نے براہ مہربانی واسطے اسکول ماسٹر کے منظوری دیدی ہے جس کو طلب کیا گیا ہے۔ اس سے ریاست کو بڑا فائدہ ہوگا۔ اس ملک کے باشندہ نویسندہ مل سکیں گے اور لوگوں میں علم بہت پھیلے گا۔ پولٹیکل انتظام کی بابت مجھ کو قلم اٹھانے کی ضرورت نہیں کہ آپ خود واقف ہیں۔ بلکہ جس طرح میرا برتاؤ رعایا معتبران اولس اور ملازمان ریاست سے رہا اس کی بابت آپ کو آگے بخوبی معلوم ہے اور آپ براہ مہربانی ریاست میں تشریف لائے ہیں زیادہ نیک روشن ہو جاوے گا۔ منجملہ ملازمان ریاست اور سرکاری کے اہالیان ذیل نے مجھ کو اچھی مدد دیا۔ جن کا نام آپ نے نوٹس میں لانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

منجملہ ریاست کے ملازمان کمانیئر نثار علیخان قاضی عبداللہ۔ قلندر خان

منجملہ ملازمان سرکار انگلشیہ مایو ہیمراج ہیڈ ماسٹر اسکول۔ منشی گلاب رائے

رسالدار چراغ الدین جمعدار رسالہ

محرر مال محکمہ سیبوی حال ہیڈ کلارک نیٹو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مبارک خان دفعدار سیبوی حال نائب شہ

Marfat.com

گوشوارہ حساب آمدنی و خرچ ریاست لس بیلہ از ابتدائے ۲۵ مارچ ۱۸۸۸ء لغایت آخیر دسمبر ۱۸۸۸ء

آمدنی		خرچ	
بیلہ خاص	۴۹۷۲۰ لعل لاعینہ ۱۱۷ ہد	بیلہ خاص	۸۵۲۱۶ ص ۱۳ ع ۸ ۱۳ ہد

بقایا سالگذشتہ خزانہ ریاست آمدنی نمک پلٹن رسالہ توپخانہ عملہ سرل

۵۷۴۸ سمہ لاسہ للعہ ۱۵ ہد | ۱۵۱۵۷ ص ۱۱ ماسہ ۷۰۰ پد | ۱۲۷۳ ع ۱۱ ال ۱۳ پد | ۱۲۷۴ لاللعہ ۱۲ ر | ۳۴۴۰ سمہ اسا للعہ ۲ | ۲۰۴۲ ای للعہ ۱ ر | ۱۳۸۸۴ ع سا للعہ ۱۳ ۸ ہد

جرمانہ	فیس کورٹ	آمدنی ڈاک	سٹریخانہ	نمک	مویشیخانہ	خرچ ڈاک
۲۱۵۶ اعہ ماسہ ۴ ر	۲۸۶ مارسہ ۹ ر	۷۵ ص سہ ۲ ر	۱۳۱ مالہ سہ	۳۰۰ سار ۶ ر	۲۸۲۸ اع سا للعہ	۵۰۱ سمار عسہ ۱۰ ۸ ہد

آمدنی چھاپک وصولی بقایا جنگ پنشنی قیمت جرای عمارت و مرمت سڑک از کراچی تا بیلہ جھاؤ لک

۷۶۱۰ ہد | ۱۱۱۱۱ لہ عطا عہ ۱۴ ۴ ہد | ۳۶۰۴ سمہ سما للعہ ۱۵ ۶ ہد | ۱۴۷۱ اسالہ ہ سہ | ۴۱۰۰ للعہ مار ۱۱ | ۲۶۲۸ اع سما ہ لمسہ

چاول مونگ سرسوں پیاز خرچ اسپتال خرابی مرمت اسلحہ لباس قاسم جام صاحب

۷۹۷ لاسہ للعہ | ۴۰۹ اسالہ ۹ ۹ پد | ۱۵۳۸ ال صا سہ | ۳۹ سالو | ۴۸۶ اسا ل ۱ ر | ۳۳۷ سا سہ | ۶۳۲ سمار سہ ۱۳ ر

کماد تمباکو ابیانہ قیمت فروخت شتران کرایہ اجناس قرضہ جام صاحب سردار جام علی خان

Marfat.com

۱۴۱	۲۲۱	۲۹	۳۲۰۸	۱۴۹	۱۲۷۰۱	۶۸۲۱
ماله للعه	عه عسه	لوعه	سمال ///	ماله للعه ۸۹/۱۰	لاله /// ۹/۱۵	ماله عسه /// ۳/۱

قیمت اسپان	مال لاوارث	کاٹ وروی	متفرق	میر یعقوب خان و کیچی خان	خرچ گدی نشینی	تنخواه رائے صاحب بہادر
۱۶۴۰	۱۰۴	۱۷۰	۱۴۰۸	۵۰۱۲	۸۰۱	۹۰۱۱
السما للعه ///	ما للعه ۶/۱۱	ما معه	الساما عه /// ۴/۶	صمعه /// ۳/۱۳	ما عسه	لعه ۴ عسه /// ۶/۷

میزان	لعه للعه لاعسه /// ۴۹۷۲۰ ۱۱/۷	ٹریولنگ ایلاؤنس گلاب رائے	تنخواه لاله ہیمراج کلارک
		لاعصه ۷۵۲	ما معه ۸/

آمد فی ٹھیکہ جات	۲۳۲۸۲ عه ما عله /// ۹/۱۵	تنخواه لاله گلاب رائے سررشته دار	ٹریولنگ ایلاؤنس گلاب رائے
وصول شده از اجاره دار	از اجاره دار حب ندی	۷۱۲ لاعه ۸/	۳۸ سه
۱۱۸۵۰ لیه عه صه	۲۴۰۰ اعه اسار ///	تنخواه غلام کلرک پولیٹیکل ایجنٹ ماه اگست و ستمبر ۱۸۸۸ء ما ۱۰۰	

از اجاره دار پنی و کنبراچ	از اجاره دار آبکاری	تنخواه جونده رام محاسب	شیر علی شاه سیاهیه دار
۱۸۰۰ ما ما الـ ///	۱۵۰۰ الـ صمار ///	۱۹۳ ما لعه ۸/۱۳	۷۱ له معه ۷/

از اجاره دار سنگ دیہات	از اجاره دار مسکرات	چپڑاسیان رائے صاحب بہادر	پولیس پیاده سواران
۸۵۵ ما عه	۳۹۳ ما لعه ۱۲	۲۱۷ ما معه ۱۵	۹۳۶ لعمار عه ۶/۸

Marfat.com

از اجارہ دار	بابت سال گذشتہ	بحساب سال رواں	ٹریولنگ ایلاؤنس ماہ فروری ۱۸۸۸ء	ریفنڈ جرمانہ
۱۳۱۳	۴۸۶		۷۶	۳۰
[illegible] ۱۰/۶	[illegible] ۶/۵		[illegible] ۶/	[illegible] ۱۱/

از اجارہ دار پینی کنراج	بقایا اجارہ ناکہ کھارڑی	خرچ وردی	سٹیشنری و کنٹنجنٹ	متفرق
بابت سال گزشتہ	۱۹۹۰	۳۶۱	۲۳۲	۷۲۱
۶۱۴	[illegible] ۷/	[illegible] ۱۴-۶	[illegible] ۱-۶	[illegible] ۳/۴
[illegible] ۱۲/۹				

میزان ۲۳۲۸۳ [illegible] ۱۵/۱/

نیابت اوتھل ۱۹۵۱۸ [illegible] ۱۳/۱۱ — نیابت اوتھل ۵۳۳۵ [illegible] ۱۴/۹

بقایا سال گذشتہ	سنگ اوتھل	سنگ شیخ راج	تنخواہ سپاہیان پلٹن	عملہ نیابت	سائیس و گلپان
۲۲۳	۷۵۹۹	۲۰۳	۳۴۹	۱۲۱۶	۱۳۷
[illegible] ۸/۷	[illegible]	[illegible] ۸	[illegible] ۱۰/۳	[illegible] ۱۵/۶	[illegible] ۸/

آمدنی نمک	جرمانہ	کورٹ فیس	آمدنی ڈاک	ایلاؤنس سردار جام عالی خان	سیٹھ گوہر بادائے قرضہ زنگی جانصاحب
۲۵۵	۳۲۱	۲۶	۱۲	۱۸۰۰	۱۳۱۳
[illegible] ۱۴/	[illegible] ۴/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۹/۲	[illegible]	[illegible] ۹/۲

آمدنی پھاٹک	فروخت جواری	سنگ	عوضانہ مقدمات فوجداری	مرمت و عمارت	کرایہ جنس

Marfat.com

۶۱	۹۷۹۰	۵۷۵	۲۰	۱۱۱	۶۲	
لہ ۱۰/	لالعہ /// ۴۰۸ مد	صامعہ ۱۱/۳ مد	عشہ	مالعہ ۱۱/	عسہ ۴/	
سرسوں	مالیہ سابرہ	متفرق	خرچ نمک	معافی سنگ بحق	حصہ سنگ شیخ تمن	
۳۰۱	۸۵	۲۰	۵	۸	منجلہ سنگ شیخ راج	
ساحصم / ۹/	ہسہ ۹/۲ مد	عشہ	صہ ۲/	مہعہ ۲۶/۱۳	۴۳	
			مہتر	متفرق	سرللعہ ۱۱-۶ مد	
میزان	۱۹۵۱۸ لعہ صامہ /// ۱۳/- ۱۱ مد		۲۷ ۳/۷ مد	۱۹۳ مالعہ		
نیابت شہ دیاری ء	لعہ سطہ صہ ۱۴/۱ مد	۱۹۶۵۷	نیابت شہ دیاری =	اعہ للاہ عسہ /// ۸/۶ مد	۲۸۲۵	
سنگ جرمانہ	آمدنی بھاٹک	آمدنی ڈاک	بقایا سابقہ واجب الادا	تنخواہ عملہ نیابت	تنخواہ سپاہیان پلٹن	
۳۱۷۰	۲۸۹	۴۰۲	۱	۱۴۶۳	۴۱۱	
سمہ ما معہ ///	۴ الہ لسہ	اسار عار	عنصہ / ۶/۳ مد	الہ اسا ہ سہ	اسالہ عسہ	
			۲۰۳ م رسے / ۶/۶ مد	۱۱/۳ مد	۱۴/۹ مد	
کورٹ فیس	فروخت جواری تل	مونگ	تنخواہ گلپان وسائیس	مرمت وعمارت	خرچ ڈاک	
۲۳	۵۶۱	۵۶	۴۲۹	۵۴	۳۴	
ہدعسہ / ۴	سمہ لالہ سہ ///	حصہ ۶/۱۲	الصلعہ ۴	اسالعہ / ۸	سہ صہ ۴/۴ م	للعہ ۶/۱ مد
گھاس خشک	سرسوں	آمدنی نمک	خرچ نمک	واپسی از نیلام مویشی	متفرق	
۵۳۳	۴۶۰۳	۴۳	۸۸	۳۴	۱۰۳	
صمامہ سہ / ۱۲	للعہ سمامہ /// ۸/۱۰ مد	سہ للعہ ۳/۶ مد	مہ سہ	للعہ سہ / ۵	مار سے / ۳/۱۳ مد	

Marfat.com

متفرق — نیابت سونمیانی - ۱۰۶۶ / ۰۶/۳ ۱۱۱

۶۴ — ۳۰ / ۳/۶ ۱۱۱ — تنخواہ عملہ نیابت — خرچ نمک — خرچ ڈاک

میزان — ۱۹۶۵۶ / ۱/۴ ۱۱۱ — ۵۶۰ / ۸ — ۳۲۰ / ۹/۵ ۱۱۱ — ۶۰

نیابت سونمیانی - ۴۹۲۷ / ۰۹/۳ ۱۱۱ — کرایہ جنس — متفرق — عملہ ناکہ کھارڑی

سنگ — آمدنی پھاٹک — آمدنی نمک — ۱۲ / ۱۱ — ۱۱۲ / ۰۹/۱۰ ۱۱۱ — ۱۹۹ / ۹/۳ ۱۱۱

۴۴۵۶ / ۶/۵ — ۵ — ۴۵۸ / ۹/۹ ۱۱۱ — عملہ ناکہ — سٹیشنری کنٹیجنٹ — متفرق

ڈاک — ۱۶۸ — ۷ / ۶/۶ ۱۱۱ — ۲۳ / ۳/۱۳ ۱۱۱

۷ / ۶/۴ ۱۱۱

نیابت حب معرفت وکیل ولیداد خان — نیابت حب معرفت وکیل ولیداد خان ۲۵۹۴ / ۰۱ ۱۱۱

بقایا گذشتہ — جرمانہ — سنگ حب — تنخواہ وکیل و عملہ — سائر خرچ — خرچ ڈاک

۳۲۹ / ۶/۳ ۱۱۱ — ۲۸۹ — ۱۰۸ / ۵ — ۸۵۸ — ۱۹ / ۱۵ — ۶۳۰

سنگ علاقہ چھٹہ — محصول ثمر — وصول شدہ از اردلیان — تنخواہ منشی چراغ الدین — تنخواہ عملہ حب

میر یعقوب خان

Marfat.com

ما ۲ ۶۳ ۴۲ ۸ ۱۰ ۱۳۰ ۷،۶ ۸

میزان ۲۷۳۲

میزانکل - یک لاکھ ۱۲۲۳۲۱ ۱۲ ۲ ۸

تنخواہ سپاہیان ہمراہ میر یعقوب خان — محمد نور وزیر — صاحب خان چھٹہ

۱۳۸ — ۱۲۷ ۲ — ۱۰۹ ۸

سنتری مطلوبہ دفتر بیلہ — سنتری مطلوبہ ناکہ — خرچ اسپان

۵۰ ۳ — ۴ ۱۵ — ۲۱۴ ۱۱ ۳

متفرق — میزان

۲۱۱ — ۲۵۹۴ ۱۰۱

۲ ۴ ۰ ۸

نقد بچت ریاست بہ تفصیل ذیل

۲۵۰۷۳ ۱۵ ۱۰ ۸

خزانہ بیلہ — در محکمہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ

۱۳۳۵۲ — ۹۸۳ ۱۱ ۳

۹ ۱۱ ۸

بقایا بذمہ موضع لیاری — بذمہ موضع میانی — بذمہ مودی ناکہ کھاڑی

Marfat.com

للعہ للعہ ۴۴	للعہ ۴	اسالعلہ
۱۴/۲ ۲	۲/۲	۴ ۷ ۰ ۲

بذمہ ولیداد خان وکیل

لعہ للعہ ۴۹
۱۳/

۱۲۲۳۲۱
میزان کل ہ ایک لاکھ عہ عہ سالہ عہ
۱۲/۲ ۲ ///

Marfat.com

فہرست صاحبان پولٹیکل ایجنٹ سوتھ البسٹرن بلوچستان ایجنسی

۱	کرنیل رینالڈ صاحب	یکم اپریل ۱۸۸۴ء	۴ مئی ۱۸۸۷ء	فرلو
۲	کپتان ٹمپل صاحب	۴ مئی ۱۸۸۷ء	۱۷ نومبر ۱۸۸۷ء	
۳	کرنیل رابرٹس صاحب	۱۷ نومبر ۱۸۸۷ء	۱۴ مارچ ۱۸۸۸ء	
۴	کرنیل رینالڈ صاحب	۴ اسٹوبر ۱۸۸۸ء	۱۲ فروری ۱۸۸۹ء	رخصت بیماری
۵	مسٹر کرافورڈ صاحب	۱۲ فروری ۱۸۸۹	۱۶ اپریل ۱۸۸۹ء	
۶	کپتان ٹمپل صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۸۹ء	۸ مئی ۱۸۸۹ء	
۷	میجر نیول صاحب	۹ مئی ۱۸۸۹ء	۳۰ جولائی ۱۸۸۹ء	
۸	کرنیل رینالڈ صاحب	۳۱ جولائی ۱۸۸۹ء	۸ اپریل ۱۸۹۰ء	
۹	میجر میور صاحب	۹ اپریل ۱۸۹۰ء	۱۲ اپریل ۱۸۹۱ء	رخصت
۱۰	مسٹر فنچ صاحب	۱۲ اپریل ۱۸۹۱ء	۸ جولائی ۱۸۹۱ء	
۱۱	کپتان مکیڈ ابلڈ صاحب	۹ جولائی ۱۸۹۱ء	۳۱ مئی ۱۸۹۳ء	
۱۲	کپتان کیوبٹ صاحب	۳۱ مئی ۱۸۹۳ء	۱۴ نومبر ۱۸۹۳ء	
۱۳	میجر رامزی صاحب	۴ نومبر ۱۸۹۳ء	۲۱ اکتوبر ۱۸۹۴ء	
۱۴	کپتان سٹریٹن صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۹۴ء	۲۲ نومبر ۱۸۹۴ء	رخصت
۱۵	کپتان شاورس صاحب	۲۳ نومبر ۱۸۹۴ء	۲۴ دسمبر ۱۸۹۴ء	
۱۶	کپتان کمبال صاحب	۲۴ دسمبر ۱۸۹۴ء	۱۳ مئی ۱۸۹۵ء	
۱۷	کپتان کیوبٹ صاحب	۱۳ مئی ۱۸۹۵ء	۲۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء	
۱۸	کرنیل فریزر صاحب	۲۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء	۱۹ مارچ ۱۸۹۶ء	
۱۹	کپتان ٹائی صاحب	۱۹ مارچ ۱۸۹۶ء	۲ اپریل ۱۸۹۸ء	
۲۰	کپتان شاورس صاحب	۳ اپریل ۱۸۹۸ء	۷ جولائی ۱۸۹۸ء	
۲۱	کپتان بن صاحب	۸ جولائی ۱۸۹۸ء	۲۶ اگست ۱۸۹۸ء	تبدیلی ڈویژن

Marfat.com

۲۲	کپتان شاورس صاحب	۲۷ر اگست ۱۸۹۸ء	۱۷ ستمبر ۱۸۹۸ء
۲۳	کپتان بن صاحب	۱۸ر ستمبر ۱۸۹۸ء	۱۱ر نومبر ۱۸۹۸ء
۲۴	کپتان شاورس صاحب	۱۲ نومبر ۱۸۹۸ء	۲ر اپریل ۱۸۹۹ء تبدیلی ثوب
۲۵	کپتان میکانگی صاحب	۳ر اپریل ۱۸۹۹ء	۱۲ر اپریل ۱۸۹۹ء
۲۶	میجر ملول صاحب	۱۳ر اپریل ۱۸۹۹ء	۲۷ر مئی ۱۸۹۹ء
۲۷	کپتان میکانگی صاحب	۲۸ر مئی ۱۸۹۹ء	۱۳ر جولائی ۱۸۹۹ء
۲۸	کپتان ٹائی صاحب	۱۴ر جولائی ۱۸۹۹ء	۱۷ر اپریل ۱۹۰۱ء
۲۹	کپتان جیکب صاحب	۱۸ر اپریل ۱۹۰۱ء	۱۹ر مئی ۱۹۰۱ء
۳۰	کپتان وینٹر صاحب	۲۰ر مئی ۱۹۰۱ء	۲۳ر جولائی ۱۹۰۲ء
۳۱	کپتان رامزبی صاحب	۲۴ر جون ۱۹۰۲ء	اب تک

ایجنسی نوشکی

یہ ایجنسی تھوڑے عرصہ سے بہ خیال کھولنے اور امن میں رکھنے راستہ تجارت از کوئٹہ تا سیستان قائم ہوئی ہے اس راستہ کی ضرورت بوجوہات پولیٹیکل و مالی تجارت کے پہلے پہل سال ۱۸۸۴ء میں جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بطرف پنجگور و کیچ براہ خاران تشریف لے گئے تھے صاحب ممدوح نے سرکار ہند کو جتلائی تھی اس سے پہلے جو معلومات سرکار میں اس راستہ اور ان ملکوں کی بابت پہنچ چکے تھے۔ اس سے سرکار کو یہ خیال تھا کہ یہ راستہ ہا اور ملک ہا نوشکی و خاران و چاغی و پنجگور و کیچ بلکہ تمام ملک مکران ایسے ریگستان و بیابان ہیں کہ افواج کثیر تعداد تو بجا رہے رہا بڑا قافلہ تجارت بھی ان ملکوں سے بخوف کمی پانی و خوراک کے مشکل سے گذر سکے گا۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے جب بچشم خود ان ملکوں کو دیکھا ان کے خیال میں ان ملکوں سے جو راستہ ہا بیستان و ایران و افغانستان کو جاتے ہیں نہایت ضروری معلوم ہوتے اور تھوڑی توجہ سے واسطے گذر کثیر التعداد افواج کے و قافلجات تجارت کے کارآمد ہو سکتے تھے۔ چنانچہ صاحب موصوف نے اپنی رپورٹ میں تمام راستہ جات اور

Marfat.com

ملک ہا کا حال درج کیا۔ اس سے تھوڑے عرصہ بعد سال ۱۸۸۶ء میں جب کہ افواج روس نے پنجدیہ علاقہ افغانستان ضلع ہرات پر حملہ کر کے افواج امیر کابل والئی افغانستان سے مقابلہ کیا۔ بلکہ خوف تھا کہ فوج روس ہرات پر قبضہ کر لیوے گی۔ سرکار عالیہ ہند کو بموجب درخواست امیر صاحب کابل ایک کمیشن بہ سرکردگی کرنیل رجوی صاحب بہادر ڈپٹی سیکرٹری فارن ڈیپارٹمنٹ ہرات کو بلکہ تا سرحد روس واسطے حد بندی مابین روس افغانستان کے بھیجنا پڑا۔ جس کے ساتھ تعداد جانوران شتران واسپان وغیرہ قریب چار ہزار و کل نفری افواج وغیرہ قریب دو ہزار ہوگی۔ بخیال چند وجوہات کے سرکار عالیہ ہند نے گذرنا کمیشن کا براہ کوئٹہ و نوشکی و چاغی و خواجہ علی و رباط علاقہ افغانستان سے بجانب ہرات تحریر فرمایا جس کی امداد کے واسطے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان نے مسٹر بارنس صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ پشین کو جو بعد اس کے خود مسٹر بارنس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان رہ چکے ہیں۔ اور اب فارن سیکرٹری گورنمنٹ ہند کے ہیں اور مجھ کو انتظام رسد رسانی کمیشن کے واسطے تعینات فرمایا۔ چنانچہ تا گلہ چپہ غربی سرحد چاغی و ریگستان کے کمیشن کو پہنچایا گیا۔ تمام جانوران اور فوج ہمراہ کمیشن اس راستہ سے بلحاظ پانی و خوراک کے نہایت سہولیت کے ساتھ خواجہ علی رود بار سرحد افغانستان تک پہنچ گئی۔

راستہ جو باؤنڈری کمیشن نے کوئٹہ سے تا سرحد افغانستان اختیار کیا حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام منزل	تعداد مرحلہ	کیفیت
۱	گردی تالاب	۸ میل	علاقہ کوئٹہ ہے گھاس و پانی و آبادی بہت ہے۔
۲	کہنک	۱۰ ″	یہ موضع سردار رئیسانی و رستم زئی کا ہے پانی گھاس وغیرہ سب کچھ مل سکتا ہے۔
۳	پنج پائی	۱۰ ″	یہاں سے پانی گھاس سب کچھ مل سکتا ہے۔ ایک موضع بھی آباد ہے۔
۴	چمن سنگ برمہ	۱۲ ″	پہاڑی راستہ چشمہ پانی
۵	خیصار	۱۰ ″	پہاڑی راستہ چشمہ پانی

Marfat.com

نمبر شمار	نام منزل	تعداد مرحلہ	کیفیت
۶	نوشکی	۱۲ میل	خاص نوشکی کی بستی میں ہندو لوگوں کے دکان بھی ہیں سرداران دگر مینگل درخشانی وہاں رہتے ہیں۔
۷	سندوری	۹ "	یہ جگہ نوشکی سے جانب غرب ریگستان میں واقع ہے آبادی کسی قسم کی نہیں پانی چاہان کھودنے سے بقدر ضرورت کافی مل سکتا ہے۔
۸	نبد	۱۳ "	جانب غرب زمینات اس علاقہ کی بہت عمدہ اول درجہ کی ہیں اگرچہ بارانی ہے مگر نبد بنانے سے خوب آبادی ہو سکتی ہے۔ مگر کچھ تو سردار آزاد خان نوشیروانی کے حملوں سے کچھ درخشانی و مینگل کے نااتفاقی سے ویران پڑی ہیں۔ یہاں صرف ایک دو بستیات واقع ہیں پانی بذریعہ بند کے روکا جاتا ہے۔ وہ واسطے پینے انسان و حیوان کے استعمال میں آتا ہے۔
۹	عمر شاہ	۱۰ "	جانب غرب و جنوب یہاں بھی ایک بستی ہے اور مردم دگر مینگل آباد ہیں ایک خانقاہ عمر شاہ کی موجود ہے اس کے نام پر یہ جگہ مشہور ہے پانی بارانی ہر وقت مل سکتا ہے۔
۱۰	زہرو	۱۰ "	یہ بھی علاقہ ایک خانقاہ فقیر زہرو کی ہے اس کے نام سے مشہور ہے۔ قافلہ کے لوگ خیرات کرد وغیرہ مجاور خانقاہ کو دیا کرتے ہیں پانی

Marfat.com

			بارانی موجود رہتا ہے اور کنوئیں بھی کھودے جا سکتے ہیں۔
۱۱	گز چاہ	۱۸ میل	آبادی ندارد کچے چاہان کھودنے سے پانی ہر وقت بہم پہنچ سکتا ہے۔ پانی چھ فٹ عمق پر ملتا ہے۔ بعض چاہان کا پانی کھارا ہوتا ہے سامان رسد کا چاغی سے آتا ہے جو یہاں سے ۱۰ میل جنوب کی طرف ہے چارہ جانوران اور ہیزم بکثرت ہے۔
۱۲	پیر سماعیل	۱۲ "	راستہ ریتیلا ہے اور شمال کی طرف پھرتا ہے آبادی کوئی نہیں پانی کچے چاہان سے دستیاب ہوتا ہے۔ مقبرہ پیر سماعیل یہاں واقعہ ہے۔
۱۳	ممہ	۱۱ "	یہ پڑاؤ ریگستان کے بیچ میں واقع ہے۔ پانی کچے چاہان سے ملتا ہے گھاس وغیرہ یہاں نہیں پیدا ہوتا ہے
۱۴	گلہ چہ	۱۰ "	سڑک کوہ ملک دد کنڈ کے شرقی دامن سے گذرتی ہے یہاں کمیشن کے واسطے بہت چاہان کھودے ہوئے تھے اس مقام سے ریگستان لوت جس کا عرض پچاس میل ہے شروع ہوتا ہے۔ مشن کے تمام پیادگان کے واسطے سردار آزاد خان نے جمازشتران بہم پہنچائے اور اس ریگستان سے پیادہ فوج و ہمراہیان کیمپ یہ تمام سہولیت پار ہو گئے۔

Marfat.com

دوسرا راستہ نوشکی سے براہ چاغی یہ ہے

نمبر شمار	نام منزل	تعداد مرحلہ	کیفیت
۱	برو	۱۲ میل	رود جاری ہے گھاس لکڑی مل سکتا ہے آبادی تھوڑی علاقہ عالم خان رخشانی۔
۲	پدگ	۱۲ ″	پانی کنواں ۲ گز عمق گھاس لکڑی مل سکتا ہے علاقہ داد کریم خان رخشانی۔
۳	خشکین نئی	۱۳ ″	پانی کنواں لقدر ۲ گز عمق گھاس لکڑی مل سکتا ہے آبادی مالپران علاقہ سنجرانی
۴	چارسر	۱۱ ″	بشرح صدر
۵	تارگر	۱۲ ″	بشرح صدر
۶	زرشالہ	۵ میل	پانی جاری گھاس لکڑی بہت آبادی خوب علاقہ سنجرانی۔
۷	چاغی قلعہ	۸ ″	کنواں و جوئے گھاس لکڑی بہت آبادی خوب قلعہ سرفراز خان
۸	بھدگیابان	۱۰ ″	آب رود جاری گھاس لکڑی کافی آبادی مالداران علاقہ سنجرانی
۹	رامن	۱۲ ″	جوئے رود جاری بشرح صدر
۱۰	سباپچاہ	۱۶ ″	رود و چشمہ جاری باقی کیفیت شرح صدر
۱۱	کوہ سالی	۱۰ ″	چشمہ رود بشرح صدر

Marfat.com

۱۲	ممو	۱۱ میل	چاہات
۱۳	گلہ چپہ	۱۳ "	چاہ ہائے آباد علاقہ سنجرانی گھاس لکڑی عام۔

واضح ہو کہ گلہ چپہ سے آگے ہلمند تک قریب پچاس میل ریگستان ہے جس کو اس علاقہ میں لوت کہتے ہیں امیر صاحب کے لوگ جو چاغی تک اپنی سرحد بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ امیر صاحب کی طرف سے چند خاصہ دار واسطے انتظام رسد چاغی میں آئے تھے۔ لیکن بموجب حکم مسٹر بارنس صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے اینجانب پہلے پہنچ گیا تھا اور علاقہ چاغی میں انتظام رسد و پانی وغیرہ معرفت سردار سنجرانی کے کر لیا تھا۔ سردار و قوم سنجرانی اپنے آپ کو از قوم بلوچ و رعایا خانصاحب بیان کرتے تھے تب سے علاقہ سنجرانی کا یقینی طور پر بلوچستان کے ساتھ ملحق سمجھا گیا۔ اور سردار علی خان بخدمت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان حاضر ہوا۔ اور اس کو خدمات کے صلہ میں جو کمیشن کی مدد دینے میں کی تھی خلعت دی گئی اور بمثل دیگر سرداران سراوان کے اس کے مواجب کے واسطے گورنمنٹ میں سفارش ہوئی جو منظور فرمائی گئی اور بھی سردار ان خاران و نوشکی نے اس کمیشن کے گذرنے میں خوب مدد دی۔ ان کو بھی بقدر مناسب پہنچیگا ۰ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان سے خلعت ہائے عطا ہوئے اس وقت سے پورا یقین ہوا کہ علاقہ جات نوشکی۔ چاغی۔ خاران۔ اس قسم کی آمد و رفت افواج سرکاری اور قافلہ جات تجارت کے خوب کارآمد ہیں۔ جب سے چاہ ڈنی کوئٹہ میں مقرر ہوئی۔ قدرے قلیل آمد و رفت قافلہ جات کی سیستان سے شروع تھی۔ مگر سوداگر لوگ ایک تو سختی سنگ یعنی محصول راہداری کی اور دوسرا کم حفاظتی کی شکایت کرتے تھے۔ سوداگران نے بیان کیا سیستان سے چلکر تا کوئٹہ پہنچنے میں ان کو قریب دس جگہ سنگ دینا پڑتا ہے اگر سرکار شمل بولان کے اس راستہ کا انتظام کرے تو آمد و رفت تجارت میں بڑی ترقی ہو گی۔ بقول سوداگر سیستانی۔ سیستان ایک بڑا میدان ہے اس میں چند شہر ہیں۔ اقوام ذیل اس میں رہتی ہیں۔

ناروی سردار شریف خان بخرانی۔ سردار ابراہیم خان طوقی زند۔ سردار ابراہیم خان کرد عرصہ آٹھ سال سے پہلے یہ ملک بلوچوں کے اپنے قبضے میں تھا۔ سردار شریف خان و تاج محمد سرہندی اس ملک کے بڑے سردار سمجھے جاتے تھے۔ عرصہ تخمیناً آٹھ دس سال سے بادشاہ ایران علاقہ سیستان اپنے

Marfat.com

قبضہ میں لایا علم خان از طرف بادشاہ ایران حاکم مقرر ہوا۔ پانی کی رود جاری ہے۔ زمین قابل زراعت بہت ہے خاص شہر ہرات وہاں سے قریب آٹھ دس منزل ہوگا۔ نوشکی سے سوار سیستان میں دسویں روز پہنچ سکتا ہے راستہ ہموار شتر وغیرہ سامان بخوبی جا سکتا ہے راستہ میں گھاس لکڑی پانی کافی ہے موجودہ قافلہ جات کے منازل نوشکی سے تا سیستان حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام منزل	کیفیت
۱	از نوشکی جبار	منزل گاہ پر میدان گھاس لکڑی وافر۔ پانی جاری ملک غیر آباد ہے
۲	غرقاب	میدان آب لکڑی وافر ہے راستہ صاف غیر آباد
۳	پھل چوٹہ	بر سر کوہ آب جریان گھاس لکڑی کافی ملک ویران۔
۴	زڑالہ	چاہان درمیان رود آب و لکڑی بسیار آبادی مردم سنجرانی سردار سرفراز خان۔
۵	چاغی	خاص قلعہ سردار سرفراز خان سنجرانی علاقہ خانصاحب کلات۔ رسد ہر قسم مل سکتی ہے
۶	لاکھ گڑھو	یہاں اقوام کرد رہتے ہیں۔ سردار۔ مسرد علاقہ خانصاحب میں رہتا ہے۔
۷	براپ چاہ	اقوام سیاہی زئی از پھلی مردم سنجرانی یہاں آباد ہیں ان کا مقدم چاکر علاقہ خانصاحب میں رہتا ہے۔
۸	اِسن سنت	اقوام محمد حسنی یہاں آباد ہیں۔ شاہ گل ان کا مقام علاقہ خان صاحب میں رہتا ہے۔

Marfat.com

۹	ادار تہ	اقوام حسنی مالدار لوک جن کا مقدم مسمی امیر خان ہے یہاں رہتے ہیں۔
۱۰	سگائک	پانی جاری ہے آب و لکڑی بسیار ملک ویران
۱۱	بھراپنج	پانی کمیاب گھاس لکڑی وغیرہ کافی
۱۲	خواجہ علی	یہ موقع بر سر رود جاری کے ہے پانی لکڑی بسیار ملک ویران سرحد امیر صاحب کابل ہے۔
۱۳	لنڈی	علیسب خان برنجی افغان یہاں کا معتبر ہے یہ جگہ داخل سرحد امیر صاحب والی کابل ہے۔
۱۴	رودبار	اعظم خان سنجرانی سرکردہ قوم سنجرانی یہاں رہتا ہے۔ لیکن مالیہ کسی کو نہیں دیتے۔
۱۵	اشکہک	قوم محمد حسنی بردہی جن کا معتبر شاہ گل خان ہے یہاں آباد ہیں
۱۶	چہار بزرگ	یہ علاقہ سنجرانی کا ہے امام خان سوتر بھائی سردار براہیم خان سنجرانی یہاں رہتا ہے۔
۱۷	قلعہ پٹ	ایک بڑا شہر ہے علاقہ امیر صاحب والی کابل کا ہے جب سے سیستان بادشاہ ایران نے لے لیا ہے۔ شریف خان اس جگہ

Marfat.com

رہتا ہے۔

۱۸ نوحنیں برج — شہر کلان اقوام ناروی سرحد شاہ ایران یہاں رہتے ہیں۔

× × ۱۹

سوداگر کہتے ہیں کہ ہر ایک قوم جس کے علاقہ سے قافلہ جات گذرتے اپنے واسطے سنگ و بدرقی وصول کرتے ہیں۔ علاوہ اس سے دو راستہ قافلہ جات جو بندر کمال خان سے جاتے ہیں اور تیسرا جو ہرات تک پہنچتا ہے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ان راستوں کے متعلق تین چار اضلاع مندرجہ ذیل ہیں جن میں اقوام بلوچی رہتے ہیں ان کی بابت مختصر حال یہ ہے اول نوشکی اس جگہ مستقل مالک اقوام ذیل ہیں۔ دگر مینگل سردار محمد علی خان قریب ۲۰۰۰ رخشانی سردار علم خان قریب ۱۰۰۰ کنبرانی قریب ۱۰۰۰ نفر دگر مینگل خوب مضبوط تن ہے۔ مگر سردار محمد علی خان اور قادر بخش خان کی آپس میں نا اتفاقی ہے اسی طرح رخشانی بھی دو فرقہ ہیں جمالدینی دونو آپس میں سخت مخالفت رکھتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔ اس واسطے زمینات علاقہ ہذا بہت ویران پڑے ہیں۔ خانصاحب والی کلات کی طرف سے یہاں ایک نائب مقرر رہتا تھا۔ بعض زمینات سے خانصاحب بٹائی بھی لیتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر آمدنی سنگ قافلہ جات کی ہے اب سرکار نے یہ ضلع خانصاحب سے عوض مبلغ ۹۰۰۰ سالیانہ اجارہ پہ لے لیا ہے امید ہے کہ سرکاری انتظام سے علاوہ آمدنی تجارت کی زمینات ویرانہ بہت آباد ہو جاویں گی علاوہ ان تین مستقل و مالکان زمین کے اقوام سمالانی مینگل و پرکانی بھی اس علاقہ میں بطور مالچر رہا کرتے ہیں یہ لوگ خانہ بدوش ہیں پہلے تو علاقہ سیوی میں بھی بموسم زمستان آیا کرتے تھے۔ مگر جب سے سرکار عالیہ برطانیہ کے حسن انتظام سے آبادی زمینات ترقی پہ ہو گئی ہے مالداران کے واسطے گاہچری کا موقع کم رہا ہے اس واسطے اب بجائے سیوی و کوئٹہ کے زیادہ تر شوراوک کی طرف علاقہ امبر صاحب میں چلے جاتے ہیں۔

علاقہ شوراوک اس ضلع کے سر پر ایک دنبل ہے کہ ہر وقت اس سے تکلیف میں رہتے ہیں۔ بدمعاش لوگ اس علاقہ سے بدی کر کے وہاں جا کر پناہ گزین ہوتے ہیں۔ جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے پشین کا چارج لیا۔ ان کی رائے تھی کہ شوراوک ہمراہ پشین کے ان کو ملنا چاہیئے مگر سکریٹ

Marfat.com

جان صاحب نے جو پولیٹکل افسر قندھار کے تھے۔ شوراوک کو پشین سے علیحدہ حصہ ضلع قندھار قرار دیا تھا۔ قلعہ چاغی سردار و اقوام سنجرانی پہلے سے ماتحت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے ہو چکے ہیں اور وہ لوگ خوشی سے مدد دینے پر تیار ہیں اور اچھے خیر خواہ ہیں۔ ان کی طرف سے کچھ تکلیف نہ ہوگی۔ بلکہ جب سے سرکار نے یہ راستہ کھولا وہ بہت خوش ہیں اور خوب مدد دے رہے ہیں۔ چنانچہ خاران یہ بھی پہلے سے بزمرہ بلوچستان تصور ہوتا ہے۔ چنانچہ سردار خاران کو مواجب وغیرہ بھی ملتا ہے اسکی بابت اسنجانب مفصل حال پہلے لکھ چکا ہوں۔ باقی اقوام جو مابین خاران اور سیستان کے رہتے ہیں۔ زیادہ اقوام سنجرانی ہیں۔ بلوچ لوگ بہ نسبت افغان کے سرکار عالیہ برطانیہ کے سایہ میں آنے سے خوش ہیں۔ چنانچہ انہوں نے افسران سرکاری جو اس راستہ کے انتظام پر مقرر ہیں یا پہلے اس سے اس راستہ سے آمد و رفت کیا صدق دل سے مدد دیا اور دے رہے ہیں۔

یہ راستہ تجارت سیستان کے علاوہ ہرات۔ مشہد، ایران تاروس خوب کارآمد ہوگا۔ عجب نہیں کہ سرکار ایک دن اس سے ریل لے جاوے۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کو اس راستہ کی بابت بہت خیال تھا۔ چنانچہ آخیر وقت جب کہ لس بیلہ کو جا رہے تھے سون میانی سے ایک چٹھی لارڈ رابرٹس صاحب جنگی لاٹ کو خود اس راستہ کے بارہ تحریر کی تھی۔ ان کی بابت میں ان کے باب خدمات میں مفصل حال درج کر آیا ہوں گویا کہ اس راستہ کا کھولنا سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کی وصیت کا ایک جزو ہے۔

الف فہرست منازل قافلہ جات از بند کمالخان

نمبر شمار	نام منازل	تعداد مرحلہ	کیفیت
۱	قلعہ دوست محمد خان	۱۰ میل	آب رواں چارہ بکثرت۔ مردم سنجرانی بلوچ نیہاں آباد ہیں۔
۲	ممبر آباد	۱۱ ″	نہر کا پانی۔ چارہ وافر۔ مردم سنجرانی یہاں آباد ہیں۔
۳	قلعہ فتح	۱۱ ″	نہر کا پانی۔ چارہ وافر۔ شتران زئی بلوچ یہاں

Marfat.com

			آباد ہیں
۴	شورو	۱۰ میل	نہر کا پانی۔ چارہ وافر سنجرانی بلوچ یہاں آباد ہیں۔
۵	قلعہ فقیر محمد	۱۱ ″	نہر کا پانی۔ چارہ وافر سنجرانی بلوچ یہاں آباد ہیں۔
۶	نادعلی		یہ علاقہ بڑا شہر ہے دریائے ہلمند کے شرقی کنارہ سے راستہ گذرتا ہے۔

ب فہرست منازل قافلہ جات از بندر کمالخان

نمبر شمار	نام منازل	تعداد مرحلہ	کیفیت
۱	وک ویلم	۱۰ میل	آب رواں۔ چارہ وافر۔ آبادی مردم سنجرانی حکومت سردار ابراہیم خان
۲	خواجہ احمد	۱۱ ″	آب رواں۔ چارہ وافر۔ زمینات کاشت شدہ ہے
۳	جان محمد	۹ ″	آب رواں۔ چارہ وافر۔ اس موقع پر دریا میں بند کیا ہوا..... پانی سیستان کو لے گئے ہیں۔ یہاں سے ایک راستہ ہرات کو جاتا ہے۔ دوسرا سیستان کو جاتا ہے۔
۴	اسکل	۱۰ ″	آب روان۔ چارہ وافر۔ یہاں مردم سیستانی آباد ہیں اور حکومت تاجار کی ہے۔
۵	شہر سیستان	۱۲ ″	بموجب ہر ایک بڑا شہر ہے یہاں کا حاکم میر علم خان ایرغاین حشمت الملک ہے۔

Marfat.com

۶	نادعلی	۱۱ میل	آب رواں۔ چارہ وافر۔ آبادی مردم سنجرانی زیر سردار میر اعظم خان
۷	چکانسور	۱۲ ″	پانی چاہات سے باقی بموجب صدر
۸	شند	۱۱ ″	آب دریا
۹	پوزہ ڈک تیر	۱۰ ″	بشرح صدر
۱۰	اسک	۱۱ ″	بشرح صدر
۱۱	تخت رستم	۱۲ ″	ایضاً
۱۲	جوائن	۱۱ ″	پانی اور چارہ بموجب سکزئی درانی یہاں آباد ہیں، سرحد افغانستان ہے۔
۱۳	کاروان ریزہ	۱۲ ″	بشرح صدر
۱۴	خوش رودک	۱۱ ″	آب چشمہ آبادی ندارد
۱۵	غالک شاہ کوہ	۱۰ ″	آب کاریزہ و چشمہ زراعت
۱۶	کاریزہ	۱۲ ″	ایضاً
۱۷	کلاتا	۱۳ ″	ایضاً
۱۸	زکن	۱۲ ″	ایضاً
۱۹	انار درہ	۱۱ ″	ایضاً
۲۰	خام گردن	۱۲ ″	ایضاً
۲۱	جمال غازی	۱۲ ″	ایضاً آبادی ندارد
۲۲	رباط	۱۰ ″	ایضاً زراعت
۲۳	اکل	۹ ″	ایضاً
۲۴	اورسکان	۱۰ ″	ایضاً
۲۵	خواجہ فرمان سر	۱۲ ″	ایضاً
۲۶	چاہ گزیاپ	۱۱ ″	آب چشمہ

Marfat.com

۲۷	کنارہ	۱۱ میل	آبادی ندارد۔
۲۸	قلعہ یسین	۱۰ "	کاریز آبادی افغانستان
۲۹	ہرات	۱۲ "	مشہور شہر افغانستان کا ہے۔

کوئٹہ ایجنسی

کوئٹہ۔ وجہ تسمیہ اس کا یہ ہے کہ پشتو زبان میں کوٹ قلعہ کو کہتے ہیں یہ قطعہ میدان جس میں کوئٹہ آباد ہے۔ قدرتی بمثل قلعہ کے ہے۔ چنانچہ چاروں طرف پر وہ کوہستان سے خوب محفوظ ہے۔ صرف چند راستے اس کے بیچ میں واسطے آمدورفت علاقہ ہائے غیر کے قدرتی طور کھلے ہوئے ہیں شمالاً صرف ایک راستہ بجانب کچھ احمدون وغیرہ جاتا ہے۔ غرباً دو راستے پہلا براہ کچلاغ و پشین قندھار کو جاتا ہے۔ جس راستہ سے اب ریل بھی بنائی گئی ہے۔ دوسرا براہ سمنگلی و درہ غزہ بند پشین و شوراوک و قندھار و توشکی کو جاتا ہے جنوباً بھی دو راستہ جاتے ہیں۔ ایک سرلاب سے بجانب مستونگ ثانی براہ دشت و بولان کچھی دسیوی و جیکب آباد کو جاتا ہے۔ شرقاً براہ درہ ہنہ۔ پہلا بجانب نوذرستان یعنی علاقہ شاہرگ و ہرنائی۔ دوسرا بجانب سانگھان و بادرہ و کٹ منڈای کوہستان مری دسیوی کو جاتا ہے۔ اگر یہ راستے محفوظ کئے جاویں تو میدان کوئٹہ میں کوئی دوست یا دشمن بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتا۔ میدان کوئٹہ کا طول شمالاً و جنوباً بشمول سرلاب تا حدود دشت قریب ۳۰ میل اور عرض شرقاً و غرباً قریب ۲۰ میل۔ اسی قطعہ کا نام زمانہ قدیم میں بزبان پشتو کوٹ مشہور تھا۔ اس میں دیہات کا نام قوموں کے نام پر یا کاریزات یا آب ہا سے رواں کے نام پر مختلف کانسی و بازئی و سرلاب وغیرہ مشہور تھا۔ اسی کے ہم مثال کوٹ منڈای ملک مری میں موجود ہے۔ وہ بھی اسی طرح چاروں طرف قدرتی دیوار ہائے کوہستان سے محفوظ ہے اس کا نام بھی اسی واسطے کوٹ منڈای افغان لوگوں کے زمانے سے مشہور چلا آتا ہے چونکہ علاقہ کوئٹہ کا زمانہ قدیم میں عرصہ دراز تک زیر قبضہ افغان لوگوں کے شامل حکومت قندھار کے رہا۔ چنانچہ اب تک بھی زیادہ اقوام افغان کانسی بازئی۔ درانی یاسین زئی وغیرہ اس علاقہ میں آباد ہیں اس

Marfat.com

واسطے اس کا قدیم نام کوٹ تھا۔ لیکن بعد اس کے بعملداری احمد شاہ ابدالی سدوزی درانی بادشاہ قندھار عوض خدمات میر نصیر خان کلان بمقدمہ جنگ ہمراہ علی مردان خان مغل حاکم علاقہ مشہد و حملہ آوری احمد شاہ بر ملک ہندوستان و جنگ ہمراہ راجہ گان مرہٹہ جس میں میر نصیر خان بذات خود زخمی ہُوا تھا وغیرہ علاقہ کوٹ کا والدہ میر نصیر خان کو پیشگاہ بادشاہ موصوف سے بطور خلعت و بخش کے ملا تھا دستور ہے کہ عورتوں کو جو بادشاہوں یا امیروں سے خلعت دی جاوے ان کو بلوچی میں سری ہندی میں چادر پشتو میں شال کہا جاتا ہے۔ چونکہ علاقہ ہذا والدہ شریفہ میر نصیر خان کو عطا ہُوا تھا اس واسطے اس کا نام شال مشہور ہُوا تب سے شال کوٹ کہلانے لگا۔ اس کے ثبوت میں دو باتیں موجود ہیں۔ ایک یہ کہ جو علاقہ رودہنہ کا سرداران دُرانی کے قبضہ میں ہے۔ اصل ملکیت شاہ ولی خان پوپل زئی درانی کے جو احمد شاہ کا وزیر تھا پائی جاتی ہے۔ جس کی بابت براہوی لوگ کہتے ہیں کہ جب احمد شاہ نے علاقہ شال میر نصیر خان کو دیا اس وقت میر نصیر خان نے بطور نذرانہ علاقہ ہنہ کا وزیر شاہ ولی خان کو دیا تھا۔ دوئم جو علاقہ سریاب وغیرہ مردم شاہوانی براہوئی کے قبضہ میں ہے ملاحظہ سندات سے پایا جاتا ہے کہ مردم شاہوانی جنگ مشہد میں بہت کام آئے تھے اس صلہ میں یہ ملک ان کی سندات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ اس ملک پر عملداری خانصاحبان قلات سے پہلے قابض تھے۔ اور ان کا تعلق بالا بالا بادشاہان قندھار سے تھا۔ منجملہ سندات پیش کردہ مردم کانسی کی دو سندات کی نقل ذیل میں درج ہے۔

مہر
میر نصیر خان

نقل مطابق اصل

حکم عالی شد آنکہ رفعت پناہان صدارت و اخلاص دستگاہان و کارکنان حال و استقبال محال شال تبو جہالت خاطر عاطر عالی مستمال بودہ بدانند کہ درینوقت ارباب یوسف خان و دولت خان و بادین خان جماعہ ملکان کانسی ہا بعرض عالی رسانیدہ اند کہ حدمایاں ازین قرار راست کہ شرقاً دکان نرئی غرباً کوہ اجرم شمالاً لوہڑہ تکتو و چہیدہ شیخ صدا جنوباً دروازہ کاہنک و لنڈہ

Marfat.com

غڑکی کلان لہٰذا امر مقرر فرمودیم کہ مالیات سرکار عالی را بہ نامبردگان اجارہ کردہ ازیں قرار کہ شش صد خروار غلہ گندم وجو و سہ ہزار نقدی بدون مواجب اوشان کہ ہفتاد خروار است اگر اربابان ، در دادن اجارہ رضامند نبودند پس مالیات را از قرار بٹائی کہ زمین ہائے خشکابہ کاریز ہا دوازدہم رسد و از جوے ہا کلان ششم رسد گرفتہ باشند از روناس و تمباکو سیزدہم رسد بٹائی کنند و بیگار و سرسات و صادرات را بر اوشاں معاف کردہ شدہ بحال اوشاں مزاحم نشوند مالیات را از اقرار مرقومہ فوق بعمل آوردہ فراہم سازند و در عوز پرداخت ملک وار بابان مذکور متوجہ و ساعی گردیدہ کہ در امور بیچارگی خود شاغل و سرگرم بودہ باشند۔ تحریر فی التاریخ ۱۱ شہر محرم ۱۱۵۲ھ

مہر
احمد شاہ درانی

آنکہ عالیجاہاں رفیع جایگان امیر الامراء العظاماں پکار خان و زماں خاں و جمع قوم ٹبی زئی و ترینی بالطاف روز افزوں شاہانہ امیدوار بودہ بدانند چوں الکائے شال بہ مردمان کانسی ہا مرحمت و معاف فرمودہ شدہ و الکاے پشنگ باں عالیجاہان عنایت و معاف فرمودہ شدہ۔ و الکاے پشنگ باں عالیجاہان عنایت و معاف گردیدہ لہٰذا امر مقرر فرمودیم کہ بمجرد ورود تعلیقچہ شاہانہ از آب و زمین حدود شال دست بردار شدہ بقریب آب و زمین کانسی ہا ہرگز و اصلاً مطلب نکنند اندریں باب تاکید اکید قدغن بلیغ دانستہ در عہدہ شناسند۔ تحریر التاریخ ۱۵ صفر ۱۱۵۴ھ

ان میں سے ایک سند مورخہ سال ۱۱۵۲ھ منجانب میر نصیر خان کلاں والی کلات بنام نائب شال کے ہے۔ جس میں حدودات اربع علاقہ شال کی حسب بیان ارباب یوسف خان و دولت خان خان و بادین خان کانسی بموجب ذیل درج ہیں۔ شرقاً دکان نرمی غربا کوہ اجرم شمالاً کوہ ہڑہ تکتو و

Marfat.com

چہیدہ شیخ صدا جنوباً دروازہ کاہنگ و لنڈہ غرڑکی کلاں اور جس میں مالیات سرکاری بذریعہ اجارہ شش صد خروار غلگی از قسم گندم وجود مبلغ سہ ہزار روپیہ نقدی مقرر کیا گیا تھا۔ دوسری سند مورخہ سال ۱۱۵۴ھ از پیشگاہ احمد شاہ درانی پادشاہ قندھار بنام پکار خان و زمان خان و جمیع قوم ٹبی زئی و ترین مالکان کانسی کو اور علاقہ ٹپنگ تم سردار پکار خان و زمان خان وغیرہ ٹبی زئی و ترین کو معاف کیا گیا ہے۔ چاہیئکہ آب و زمین مردم کانسی سے کچھ تعلق نہ رکھو اس سے ناظرین کو تعجب ہوگا۔ کہ پہلے احمد شاہ نے علاقہ شال کوٹ میر نصیر خان کو معاف کر دیا تھا اور میر نصیر خان نے اجارہ پر کانسی لوگوں کو دیا۔ تو پھر کیونکر اقوام کانسی کو علاقہ مذکور معاف کیا گیا۔ باب دوم میں جہاں کارنامہا میر نصیر خان والی قلات کے درج ہیں۔ ان کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ میر نصیر خان بعد گدی نشینی قلات کے فی الفور احمد شاہ سے منحرف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے شاہ موصوف کو قلات پر لشکر کشی کرنی پڑی تھی اس سبب سے ممکن ہے کہ بادشاہ موصوف نے میر نصیر خان سے ناراض ہو کر ملک شال اقوام کانسی کو جو قدیمانہ مالکان تھے معاف کر دیا ہو۔ لیکن جہاں تک ہم نے تحقیقات کیا اس سند احمد شاہ کا عملدرآمد کچھ نہیں ہوا۔ یعنی جو اجارہ میں نقدی اعلعماء ۲۹۱۲ جنسی لا ۷۳۵ خروار غلہ۔ بعد منہائی مواجب وغیرہ خالص جمع سرکاری اوپر مردمان کانسی کے رہ گئی ہے جو اقوام کانسی ہفت ٹکری حسب ذیل تقسیم کر کے ادا کرتے رہے۔ نقدی آکا زئی کانسی اسا ۴۱۶ جنسی ماصہ ۱۰۵ خروار۔ کانسی سکنائے ہدّا و حبیب و نوحصار جنسی ماصہ ۱۰۵ خروار۔ فرقہ کانسی سکنائے کوتوال نقد اسا ۴۱۶ جنس ماصہ ۱۰۵ خروار۔ احمد خان زئی و کنیز و کچلاغ نقدی اسا ۴۱۶ جنسی ماصہ ۱۰۵ خروار سملی گدہ زئی۔ نقدی اسا ۴۱۶ جنسی ماصہ ۱۰۵ خروار۔ بلیلی و چشمہ نقدی اسا ۴۱۶ جنسی ماصہ ۱۰۵ خروار سمنگلی نقدی اسا ۴۱۶ جنسی ماصہ ۱۰۵ خروار۔ چونکہ سند مورخہ ۱۱۵۲ھ مہری میر نصیر خان میں تین تین ارباب یوسف خان و دولت خان و بادین خان درج ہیں موجودہ زمانہ میں ان تین اربابوں کی اولاد یہ ہے۔

ارباب یوسف خان

ارباب بدل خان۔ ارباب شیر زمان

کام اربابی فی الحال رسالدار لیوی

کوئٹہ

Marfat.com

دولت خان۔ ارباب خداداد خان

غفار خان۔ خان بہادر کام اربابی

پیر سال جانشین

بادین خان

ارباب سمند خان ارباب عبدالرحمان

واضح ہو کہ ایک خروار ایک سو کاسہ کی ہوتی اور کاسہ قریب چہار سیر پختہ وزن انگریزی کے ہوتا ہے اس حساب سے ایک خروار ۱۰ من پختہ وزن انگریزی سمجھنا چاہیئے جنسی کلنگ میں گندم و جو بحصہ مساوی یعنی نصفا نصف لے جاتے تھے۔ عملداری افغانستان یا خانصاحب والئے قلات میں زیادہ سے زیادہ نرخ غلہ فی خروار ۱۰ سمجھنا چاہیئے بلکہ جہاں تک مجھ کو واقفیت ہے اس قدر نرخ پر غلہ کے واسطے زر نقد نہیں مل سکتا تھا کہ روپیہ بالکل کمیاب تھا غلہ جنسی تو رعایا سے بروقت عبور فصل وصول ہو جاتا تھا۔ مگر جو مالیہ بنام مال زری نقدی میں مقرر تھا اس کا وصول ہونا خیلے دشوار تھا۔ سرکار جو غلہ جنسی وصول کرتی اس میں سے غلہ جو خوراک اسپان کے واسطے کارآمد ہوتا اور غلہ گندم تنخواہ میں سپاہیان کو حکماً دیا جاتا ..... جو بچ جاتا حکماً ہندو لوگوں کو دیا جاتا جس کو پایہ کہتے تھے۔ جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کا پہلا مشن کچھی و کوئٹہ و مستونگ و قلات میں گذرا۔ اکثر ہندو دکانداران کی یہ فریاد تھی کہ جو غلہ حکماً بنام نہاد پایہ کے نائبان خانصاحب دیتے ہیں۔ اس سے سخت عاجز آگئے تھے۔ کیونکہ جنس غلہ پرانا علاقہ سرکار انگریزی میں بھیج نہیں سکتے اور اس ملک میں کوئی خریدار نہیں تھا۔ چونکہ تمام علاقہ شال پر ابتداء سے علاوہ مبلغ ۲۹۱۲ یا تین ہزار روپیہ نقدی کے ۷۳۵ خروار جنسی مالیہ سرکاری مقرر تھا جس کی قیمت بحساب اوسط ۱۰ فی خروار ۷۳۵۰ ہوتی تھی گویا کہ کل مالیہ علاقہ شال کا اس وقت مبلغ ۱۰۰۰۰ مقرر تھا۔ بعد اس کے عملداری خانصاحب ان میں آبادی زمینات کو کسی قدر ترقی ہوئی یعنی علاقہ نوحصار کا اقوام بازئی کو دیا گیا۔ جنہوں نے کچھ بذریعہ کاریزات اور کچھ بطور خشکابہ بارانی آباد کیا۔ اسی طرح سریاب کی طرف چند کاریزات اقوام براہوئی نے زمینات کانسی میں احداث کیں اگرچہ اکثر زمینات اقوام براہوئی کو پیشگاہ خانصاحب سے معاف چلی آتی تھیں۔ مگر خانصاحب خداداد خان نے ان سے مالیہ لینا شروع کر دیا تھا۔ اس صورت میں کسی قدر مالیہ بڑھ گیا تھا۔ تاہم سال ۱۸۸۰ء

Marfat.com

میں جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے علاقہ شال کوٹ کا خانصاحب سے عیوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ سالانہ اجارہ پر لیا۔ اس وقت جو بموجب حساب پیش کردہ متوفی خانصاحب والئے قلات اوسط پنج سالہ مالیات علاقہ شال کی نکالی بمعہ آمدنی سنگ قافلہ جات بیس و پچیس ہزار کے اندر تھی جب تک اقوام کانسی مشخصہ مقررہ خانصاحب تعدادی مبلغ اعلعا ۲۹۱۳ نقدی و لا ۷۳۵ خروار غلہ جنسی ادا کرتے رہے حسب ذیل بروے پیمانہ جدی و ملکیت کے آپس میں باچہہ کر کے ادا کرتے رہے۔

ماتحت ارباب خداداد و سمندر و عبدالرحمٰن

۳ حصہ ۴ حصہ

فرقہ اکازی بڈھ زئی میرزئی احمد خان زئی علاقہ سمگلی و میرزی

ارباب محمد اداد

و ملک وزیر محمد چشمہ خدو کاریز حبیب حبیب کاریز نوحصار

کچلاغ و کتیر و مکان محمد عظیم و ذکریہ و کاریز تازی چشمہ خدو نوحصار

۴ شبانہ ارباب عبدالرحمان ۱۲ شبانہ ۱۲ شبانہ اسپین زئی۔ ملک۔ عبدالودود و

بدل۔ چشمہ ترخہ ملک شیر محمد ملک سلام اربابی ایرسازلہ

ایک حصہ ۔ حصہ ۔ حصہ وزیر محمد کتیر والہ یک حصہ

اچوزی

یک نیم حصہ یک حصہ

موضع کوتوال ارباب خداداد خان میزان ۳ حصہ

گدازی و سملی مالکان مالکان عطا محمد و شیر محمد

و ملک عمر خان داد محمد و مہربان و عبداللہ مواضعات

چشمہ بلیلی و خیزی

یک حصہ یک حصہ یک حصہ

اربابوں ملکوں کو علاوہ مواجب مقررہ کے کچھ زمین بھی معافی ہوا کرتی تھی۔ جیسا کہ عملداری سرکار عالیہ برطانیہ میں ذیلدار و نمبردار مقرر ہیں۔ اسی طرح عملداری افغانستان و بلوچستان میں ارباب

Marfat.com

اور ملک مقرر تھے علاوہ محصول زمینات کے جو قافلہ جات قندھار سے بجانب ہندوستان درہ بولان مولہ کے آتے یا ہندوستان سے بجانب قندھار جاتے تھے ان کے اوپر فی بار شتر مبلغ ۵ روپیہ سنگ یا محصول خانصاحب والئے قلات کا مقرر تھا جو نصف شال میں اور نصف ڈھاڈر میں وصول کیا جاتا تھا۔ نائب شال کا بمعہ توپخانہ جس میں قریب دوسو پیادہ ایک سو سوار اور ایک توپ شامل تھی۔ میری شال میں رہتا تھا۔ میری ایک اونچے ٹیلہ پر تھی جو مشہور ہے کہ سلطان سکندر کے زمانہ میں لشکر بادشاہ نے مٹی جمع کر کے یہ ٹیلہ بنایا تھا اور اس کے اوپر مکان بنایا گیا اور اس کے چاروطرف کوٹ یعنی قلعہ دیوار خام سے بنا ہوا ہے اور قلعہ سے باہر خندق ہے۔ قلعہ کے صرف دو دروازہ ہیں۔ ہندوان دکاندار قصابی لوگ بھی اس میری کے سایہ میں اندرون قلعہ رہتے تھے۔ البتہ کانسی وغیرہ زمینداران اپنی اپنی زمینات پر آباد تھے۔ جس وقت احمد شاہ بادشاہ قندھار نے علاقہ شال کا میر نصیر خان کو عطا فرمایا تھا۔ اس وقت علاقہ ہنہ کا جو اسی میدان شال میں بجانب شرق و شمال میری کے واقع ہے۔ بقول سرداران براہوی میر نصیر خان سے بطور نذرانہ یا بقول سرداران درانی احمد شاہ سے شاہ ولی خان بامہ زئی غزنلزئی کو جو وزیر شاہ موصوف کا تھا عطا ہوا تھا۔ بعد اس کے اولاد شاہ ولی خان نے پاس درانی بامہ زئی قبیلہ فروخت کیا اس کی تصدیق سندات موجودہ نزد سرداران درانی سے ہوتی ہے خلاصہ جس کا حسب ذیل ہے۔

بیعنامہ مورخہ اخر ربیع الثانی ۱۲۱۴ھ

بالیان:- حافظ شیر محمد خان سعلی محمد خان

میر احمد خان۔ پسران شاہ ولی خان درانی

بامہ زئی صالح زئی۔ مشتری۔ رحمیداد۔

سمندر خان۔ عبدالوہاب خان۔ پسران

محمد رحیم خان بامہ زئی درانی حصہ بیع

شدہ کل حجرے نہر بمعہ زمین آب

وغیرہ حقوق بیع عوض مبلغ ۸۳۰۰۰/-

سند مورخہ ۱۷ ماہ ذیقعدہ ۱۲۱۱ھ

بالیان میر عالم خان وغیرہ پسران حاجی عبدالرحیم خان

Marfat.com

ولد شاہ ولی خان ۱/۱۲ عوض سمت ۳۰۰۰ ///

عبدالمجید خان ولد شاہ ولی خان میر دلیں خان

ولد دوست محمد خان ۱/۱۲ عوض سمت ۳۰۰۰ /// ولد

شاہ ولی خان

۱/۱۲ عوض سمت ۳۰۰۰ ///

گل محمد خان پسر شاہ ولی خان قمر الدین خان

پسر شاہ ولی خان ۱/۱۲ عوض سمت ۳۰۰۰ /// ۱/۱۲ عوض

سمت ۳۰۰۰ /// مشتری آزاد خان بامہ درانی

سندات سے پایا جاتا ہے کہ وزیر شاہ ولی خان صالح زئی اور سرداران رحیم داد خان و سمندر خان و عبدالوہاب خان پسران محمد رحیم خان الہ داد خان بامہ زئی ہر دو نو فو فلزئی اور آپس میں رشتہ دار تھے اولاد شاہ ولی خان نے بامہ زئی سرداران کے پاس یہ ملک فروخت کر دیا تب سے سرداران بامہ زئی نے اپنی سکونت مستقل طور پر اس علاقہ میں کر لی چنانچہ اب تک ان کی اولاد رہتی ہے۔ جب ملک ہذا وزیر شاہ ولی خان کو عطا ہوا یا سرداران درانی اولاد شاہ ولی خان سے خرید کیا اس سے پہلے اس ملک پر اقوام یاسین زئی بطور زمیندار و کاشتکار کے قابض تھے جیسا کہ اقوام کانسی دیگر علاقہ شال پر جب یہ پانی وزمین نہر کی وزیر شاہ ولی خان کو مل گئی یاسین زئی لوگ وزیر شاہ ولی خان کی رعایا بن گئے۔ وہ ان سے حق مالیات وصول کرتا تھا۔ جب سرداران بامہ زئی نے خرید کر لیا۔ یاسین زئی ان کی رعایا بن گئی اسی کو حق مالیات وما لکانہ دیتے اور خدمت بمثل رعایا کے بجا لاتے اور جنگ و جدل و لشکر کشی میں سرداران بامہ زئی سے شامل رہتے تھے۔ پانی ہنہ کا ہمیشہ جاری رہتا جس سال برسات و برف زیادہ ہوتی ہے پانی زیادہ ہوتا ہے۔ جس سال بارش باران کم ہو جاتا ہے جس جس زمین پر پانی نہر کا پہنچ سکتا ہے۔ اس زمین کا نام بھی ہنہ ہے۔ علاوہ جاری پانی کے چند کاریزات بھی برائے آبپاشی زمینات احداث کی گئی ہیں۔ زمانہ قدیم سے یاسین زئی وغیرہ زمینداران میں تقسیم پانی اس طرح چلی آتی ہے ایک مشت پانی شروع میں یاسین زئی لوگوں کو بطور ملکی یا معتبری کے ملتا تھا۔ باقی کو چھ حصہ پر حسب ذیل تقسیم کرتے تھے۔

یاسین زئی سکنائے توغلی جن کا ملک لعل خان ہے۔

Marfat.com

یک حصّہ

یلے خیل جن کا ملک عبد اللہ ہے۔

دو حصّہ

مردم کانسی سکنائے کوتوال جنکا ملک عمر ہے

یک حصّہ

میزان چھ حصّہ

منجملہ پانی مردم کانسی سکنائے کوتوال و حاجی حلیم غلزئی کے تیسرا حصّہ لیلین زئی و یارہ لیسین زئی کو علاوہ ملتا تھا۔ جب سرکاری چھاؤنی کوہاٹ میں تعینات ہوئی نصف حصہ پانی ہنہ منجملہ حصہ یلے خیل کے سرکار عالیہ برطانیہ نے بقیمت خرید کیا اب تقسیم پانی حسب ذیل ہوتی ہے۔ کل ۲۶ حصّہ بنائے جاتے ہیں۔

اقوام بابی جن کا ملک شیر محمد ہے

یک حصہ

حاجی حلیم غلزئی علی خیل و عثمان خیل

یک حصہ

یاسین زئی ۱۴

بابی حصہ قدیم

۴

یلے خیل

سرکار عالیہ برطانیہ واسطے

کارروائی چھاؤنی وغیرہ

۴ حصّہ

حوض ایک مشت حصّہ رسد بردے

حق قدیمانہ

۲

بنام بابی

۴ حصہ

پیمانہ ملکیت

۴

کوتوال غلزئی علی خیل

۴ ۴

زمانہ قدیم سے درّانی سرداران تمام زمینات سے مالیات حسب ذیل وصول کرتے تھے۔ آب ہنہ سے سوم حصّہ کاریزات جو علاقہ ہنہ میں نئی کھودی گئی ششم حصّہ خشکابہ دہم حصّہ۔

Marfat.com

سردار محمد سعید خان درانی کی اولاد عبدالواحد خان معہ برادران اولاد محمد اسلم خان سے سردار محمد عثمان خان تھا۔ وہ نوعمری میں فوت ہوگیا۔ اب صرف ایک طفلک خوردسالہ مسمی امیر خان موجود ہے۔ اس کی سرپرستی افسران سرکاری ضلع کوئٹہ کے سپرد ہے۔ جب سرکار انگریزی کا تسلط ہوا محمد اسلم خان فوت ہوگیا۔ اس کا پسر محمد عثمان خان کم عمر تھا۔ لیکن مسٹر بارنس صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ پشین نے اس کی خوب سرپرستی کی کہ اس کے حقوق ضائع نہ ہونے دیئے۔ جب عاقل بالغ ہوا اپنے حقوق پر بخوبی قائم ہوا۔ تقدیراً تھوڑے عرصہ میں وہ فوت ہوگیا۔ امیر خان برادر اس کا کم سن تھا۔ تاہم صاحب موصوف نے بحالت ریونیو کمشنری کے اور بحالت ایجنٹی کے اس کی خوب نگرانی کی۔ اب وہ عاقل بالغ اور اپنے خاندان پر بخوبی قابض ہے۔

واضح رہے کہ جب تک سلطنت افغانیہ خاندان سدوزئی میں رہی سرداران بامہ زئی باعث ہونے ہم قوم اور قریبی رشتہ داری ہمراہ صالح زئی خاندان شاہ ولی خان وزیر کے خوب زور میں رہے خانان قلات بھی ان کا لحاظ رکھتے تھے۔ جب سلطنت افغانیہ خاندان سدوزئی سے چلی گئی۔ یہ لوگ بھی کمزور ہوگئے۔ شاہ شجاع جب کہ سلطنت افغانستان محمد زئی پائندہ خیل افغان سے جو فی الحال موجودہ امیر کابل اس خاندان سے ہے چھنوا کر افغانستان سے بجانب ہندوستان فرار ہوا۔ ادل قلات میں پاس میر محراب خان خانصاحب والی قلات گیا۔ اور مدد کا طلب گار ہوا۔ لیکن خانصاحب اور سرداران براہوی نے سرداران محمد زئی سے مقابلہ کرنا اپنے مقدور سے باہر سمجھ کر انکار کر دیا۔ تب ناامید ہو کر امیران سندھ سے ہوتا ہوا پاس مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب کے گیا۔ مہاراجہ صاحب نے اگرچہ خاطر تواضع خوب کی تاہم یہ کہ اس سے تبادلہ دستار کا کیا اور مشہور ہیرا کوہ نور کا جو اس وقت تاج برطانیہ پر لہلہا رہا ہے اس وقت مہاراجہ صاحب کو شاہ شجاع سے تبادلہ دستار میں ہاتھ آیا تھا لیکن ایران افغانستان کے مقابلہ کے واسطے کچھ مدد نہ دے سکا۔ آخرالامر شاہ شجاع سرکار برطانیہ میں جو اس وقت شرقی کنارہ دریائے ستلج تک پہنچ گئی تھی۔ حاضر ہوا۔ اگرچہ سرکار برطانیہ اور افغانستان کے درمیان ہنوز چند بادشاہان خود مختار مثلاً مہاراجہ رنجیت سنگھ امیران اودھ نواب بہاولپور خان قلات حد فاصل تھے تاہم سرکار برطانیہ نے بلند خیالات ملک داری اور ملک گیری کو مدنظر رکھ کر شاہ شجاع کو واسطے واپس فتح کرنے ملک افغانستان کے اور دینا

Marfat.com

منظور کر کے فوج کثیر بمعہ سامان جنگ وغیرہ کے ہمراہ دے دیا یہ سال ۱۸۴۰ء تھا اور افواج سرکاری بمعہ شجاع الملک براہ ریاست بہاولپور و سندھ و کچھی علاقہ قلات براستہ درہ بولان کوئٹہ میں پہنچے تھے۔ میر محراب خان والی قلات کو شاہ شجاع اور فوج سرکاری نے ہر چند واسطے ملاقات کے بلایا مگر حاضر نہ ہوا۔ بلکہ افواج سرکاری کو خانصاحب والی قلات اور ان کے سرداران اور رعایا کی طرف سے بہت تکلیف پہنچی تھی۔ جس کے عوض میں جب افواج سرکار عالیہ واپس آئی۔ میر محراب خان پر فوج کشی کر کے اس کو خاص میری قلات میں قتل کیا۔ اور کچھ عرصہ کے واسطے علاقہ قلات بلوچستان اپنے تصرف میں رکھا اس وقت سے شال کوٹ کا نام انگریزی میں کوئٹہ مشہور ہو گیا۔

سرداران درانی بامہ زئی سکنائے قلعہ علاقہ ہنہ نے جس کی بابت اوپر ذکر ہو چکا ہے افسران سرکار عالیہ اور شاہ شجاع کو خوب مدد دی تھی چنانچہ سردار محمد سعید خان والد سردار عبدالواحد خان اس وقت شاہ شجاع اور سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں زخمی ہوا تھا جس کو تاحین حیات مبلغ ۶۰ ماہوار سرکار انگریزی کی طرف سے بصلہ بہادری اور خیر خواہی کے ملا کرتا تھا۔

قریب سال ۱۸۴۰ء جب کہ سرکار عالیہ ہند نے میر نصیر خان صغیر پسر میر محراب خان مقتول سے عہد نامہ کیا۔ علاقہ ملک بلوچستان بمعہ کوئٹہ و کچھی حوالہ میر نصیر خان کیا گیا اور چھاؤنی سرکاری جیکب آباد سرحد سندھ پر قائم ہوئی اور ادھر علاقہ پنجاب سرکار برطانیہ کے تسلط میں آگیا۔ سرکار کے نزدیک اس مقام کوئٹہ کی بہ لحاظ سرحد افغانستان پر اور قدرتاً محفوظ میدان ہونے کے زیادہ قدر ہونے لگی۔ بعضے افسران سرکار برطانیہ جو پولٹیکل میں زیادہ مہارت رکھتے تھے کوئٹہ کو چابی ہندوستان کہنے لگ گئے سال ۱۸۷۵ء میں جب کپتان سنڈیمن صاحب بلوچستان میں پہلا مشن لے گئے ۲۰، ۲۱ دسمبر ۱۸۷۵ء کو خاص شال میں اس کا مقام تھا۔ نائب عبداللطیف بمعہ دو تین سو نفر سپاہیان پلٹن ایک سو سوار رسالہ ایک توپ کے قلعہ میں رہتا تھا تاہم حکومت ان کی جہاں تک میری کا سایہ پڑ سکتا تھا۔ وہاں تک محدود تھی۔ البتہ ہندو لوگ اور کاسی وغیرہ غریب زمیندار ان جو عین میری کے متصل رہتے تھے۔ سختی میں تھے مگر بازی وغیرہ جو ذرہ دور رہتے تھے یا زور آور تھے از دست نائب روز و مواہب کھاتے تھے ایک تو بباعث خانہ جنگی ہمراہ سرداران براہوئی کے بے امنی رہتی تھی۔ اول ایک سے زیادہ مرتبہ سرداران براہوئی قلعہ شال کو فتح کر کے اپنے قبضہ میں لا چکے تھے۔ دوئم اقوام دومڑ

Marfat.com

جو کوہستان جانب شرق و شمال میدان شال کے سکونت رکھتے تھے۔ ہر وقت لوٹ مار کیا کرتے تھے
درہ بولان بھی اقوام مری و مگسی کے متواتر حملہ آوریوں سے بند پڑا تھا۔ قندھار اور ہندوستان
کا راستہ براہ بولان تو بالکل بند پڑا تھا۔ صرف کبھی کبھی قافلہ ہا کلان قندھار سے آتے تو براہ قلات و
مولہ کراچی کو زیر حفاظت افواج خانصاحب روانہ کئے جاتے۔ چنانچہ جس دن کپتان سنڈیمن صاحب
کا شال کوٹ میں مقام تھا۔ ایک قافلہ قندھار سے آیا تھا اور اس نے بہت منت کی کہ ان کو براستہ بولان
بھیجا جاوے کیونکہ سوداگر لوگ راستہ بولان اس واسطے زیادہ پسند کرتے تھے کہ ان کے تعلقات
ساہوکاران شکارپور سے زیادہ وابستہ تھے۔ ورنہ براہ قلات و مولا ان کو مجبوراً وقہ اُجانا پڑتا تھا
کپتان سنڈیمن صاحب نے نائب کو سمجھایا کہ سرداران براہوی ذمہ داری کرتے ہیں کہ براہ بولان کچھی تک
سلامت پہنچا دیویں گے۔ لیکن نائب نے نامنظور کیا۔ چونکہ کپتان سنڈیمن صاحب صرف واسطے دریافت
حال اور واسطے تصفیہ تنازعات فیما بین خانصاحب اور سرداران براہوئی کے تشریف لائے تھے
اس واسطے انہوں نے نائب کو مجبور نہ کیا۔ دریافت پر پایا گیا۔ کہ اقوام مری بھی میدان کوئٹہ تک چند
دفعہ چھاپہ مار چکے تھے بلکہ اخیر دفعہ چند ماہ ہوئے تھے کہ ..... ایک لشکر مری کا آیا تھا۔
اور علاوہ قتل کرنے چند نفر کے مال مویشی بھی غارت کر گیا تھا اس موقعہ پر سرداران درانی بامہ زئی بھی
کپتان سنڈیمن صاحب سے ملنے آئے تھے۔ سردار محمد سعید خان خود زندہ تھا۔ بباعث ملنے پلٹن از خزانہ
سرکاری اس کی خط و کتابت صاحبان سندھ متعینہ جیکب آباد سے رہتی تھی۔ وہ خان قلات سے بالکل الگ
تھا۔ بلکہ نائب شال اس سے لحاظ کرتا تھا۔ اگرچہ یہ درانی سردار خانہ جنگی خانصاحب و سرداران براہوئی میں
کچھ دخل نہیں دیتے تھے۔ مگر دلخواہی ان کی سرداران براہوئی کی طرف تھی خانصاحب کو ظالم تصور کرتے تھے
علاقہ سیوی کا بادشاہان سلف سے ماتحت قندھار ضمیمہ ملک افغانستان تصور کیا جاتا تھا اور علاقہ ہرنائی و
شاہرگ جس میں زیادہ تر اقوام چھلگری و مخیانی پٹھان رہتے ہیں اور بنام ہنادزورستان کے مشہور ہے سیوی
کا حصہ تبع سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ سردار محمد سعید خان وغیرہ درآنی سرداران سکنائے قلعہ درانی حد کوئٹہ دل سے
امیر صاحب والیٔ کابل کے ساتھ خیر خواہ نہیں تھے۔ کیونکہ جب حکومت افغانستان خاندان سدوزئی میں
تھی سوزارت خاندان نوفلزئی میں چلی آئی۔ یہ سرداران از فرقہ نوفلزئی ہیں اور شاخ صالح زئی جس خاندان سے
شاہ ولی خان وزیر احمد شاہ کا تھا۔ شاخ بامہ زئی سے قریب تر ہے اور پہلی لڑائیوں میں شاہ زمان

Marfat.com

وغیرہ کے وقت یہ لوگ بادشاہان سدوزئی کی طرف سے بزرگان امیر صاحب سے لڑتے رہے آخر وقت شاہ شجاع الملک کے ساتھ بھی کابل تک گئے تھے۔ بلکہ خود محمد سعید خان بروز مقتولی شاہ شجاع کابل میں محمد زئی سرداران کے ہاتھ سے زخمی ہوا تھا۔ تاہم زمانہ امارت امیر شیر علی خان والئے کابل میں ان سرداران نے امیر صاحب سے رابطہ بنا لیا تھا۔ چنانچہ اس زمانہ میں جب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر بلوچستان میں پہلے تشریف لائے وصولی مالیات وغیرہ کا ربار متعلقہ سیوی و زورستان منجانب امیر صاحب و سردار غلام محی الدین جو منجانب امیر صاحب جاگیردار علاقہ سیوی کا تھا۔ سردار محمد سعید خان کو سپرد تھا۔ اگر سردار مذکور سال میں صرف ایک دفعہ علاقہ سیوی کا تھا۔ سردار محمد سعید خان کو سپرد تھا۔ اگر سردار مذکور سال میں صرف ایک دفعہ علاقہ سیوی و سانگھان وغیرہ زورستان کی گشت کرتا۔ بزور تلوار جس قدر مالیات مل سکتی وصول کر آتا مگر انتظام ملک میں دست اندازی نہ کرتا تاکہ بوجہ باغی ہمسایہ قوموں کے علاقہ میں بے امنی نہ پھیل جاوے تاہم وہ نام کے واسطے حاکم سیوی و زورستان کی گشت کرتا۔ بزور تلوار جس قدر مالیات مل سکتی وصول کر آتا مگر انتظام ملک میں دست اندازی نہ کرتا تاکہ بوجہ باغی ہمسایہ قوموں کے علاقہ میں بے امنی نہ پھیل جاوے تاہم وہ نام کے واسطے حاکم سیوی و زورستان کا کہلاتا تھا۔ اس نے کپتان سنڈیمن صاحب کو بہت سمجھایا کہ سرکار کو سٹہ میں پھر فوج لاوے اور خان قلات اور براہوئیوں کا انجام کرے اور راستہ ہا قندھار و بولان و سرنائی و تل چوٹیالی کو کھولے اور وعدہ کیا کہ وہ اقوام کاکر و دومڑ چلگری و مخیانی کو سلام و خدمت کے واسطے حاضر کرے گا۔

دوسری دفعہ بمہ مارچ ۱۸۷۶ء میں میجر سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مقرر ہو کر بمہ ایک پلٹن کے کوئٹہ میں تشریف لائے اور بمنظوری گورنمنٹ ہند و صلاح خانصاحب و سرداران کے ہیڈ کوارٹر خود کوئٹہ میں پسند فرمایا۔ چنانچہ اول اس موقعہ پر جہاں کوٹھی ایجنسی کی بنی ہوئی ہے۔ زمین گھرنا کاریز پر گھرنا ایک ہندو تھا اس نے زمین کانسی لوگوں سے لیکر کاریز کھودی تھی اور باغ لگایا تھا اس واسطے ان کے نام پر یہ کاریز مشہور تھی۔ اور اسی کے متصل ایک چشمہ پانی کا تھا جس سے تازہ پانی جاری رہتا تھا، خیمہ ڈالے گئے اور اس کے شمال کی طرف جہاں اونچی اور پتھریلی زمین تھی اور جہاں کا پانی پہنچ سکتا تھا رائے پشاورمل کی چھاؤنی بنانے کی تجویز ہوئی۔ نیز مستقل مقام ایجنسی کے واسطے بھی قریب چھاؤنی کے کوٹھی بنانی پسند کی گئی۔

Marfat.com

چونکہ شروع منظوری ایجنسی ٹیا میجر سنڈیمن صاحب کو تین یورپین اسسٹنٹ اور دو نیٹو اسسٹنٹ اور ایک سول سرجن اور ایک ونگ چار کمپنی پلٹن اور ایک ترب رسالہ اردل کے واسطے ملے تھے بورپین اسسٹنٹ مسٹر بروس صاحب فسٹ اسسٹنٹ۔ کپتان رنیلڈ صاحب سکنڈ اسسٹنٹ۔ کپتان ہنری ویلی صاحب تھرڈ اسسٹنٹ رائے بہادر متھورام صاحب فسٹ نیٹو اسسٹنٹ۔ محمد امیر خان رسالدار سکنڈ نیٹو اسسٹنٹ۔ کپتان۔ رنیلڈ صاحب فسٹ نیٹو اسسٹنٹ۔ محمد امیر خان رسالدار سکنڈ نیٹو اسسٹنٹ کپتان رنیلڈ صاحب کا ہیڈ کوارٹر حبیب آباد مقرر ہوا اور ویلی صاحب کا ہیڈ کوارٹر ہمراہ خانصاحب والی قلات اور ایجنٹ گورنر فسٹ اسسٹنٹ مسٹر بروس صاحب اور دو نیٹو اسسٹنٹ اور عملہ انگریزی و فارسی نہایت مختصر کوئٹہ میں رہنا تجویز ہوا۔ کوئٹہ میں پہلا کام یہ تھا کہ قیمت سے زمین خوش خرید کی جاوے جس میں ایجنسی اور چھاؤنی اور مختصر بازار واسطے گذارہ ملازمان ایجنسی کے ہو سکے۔ وکیل و نائب خانصاحب و سرداران براہوئی درانی اس وقت محمد سعید خان فوت ہو چکا تھا۔ اس کا بیٹا عبدالواحد خان وغیرہ سرداران حاضر تھے۔ ملکان کانسی کو بلوا کر واسطے تشخیص قیمت زمین کی اس اصول پر تشخیص ہوئی کہ موجودہ نرخ زمین کا زمینداران سے دریافت کیا گیا۔ ان دونوں میں جو آپس میں خرید و قیمت ہو رہی تھی مثال کے واسطے ایک شبانہ روز ایک کاریز کے بعضے قطعات خشکابہ بغیر پانی کے جو ..... تازہ آپس میں زمینداران نے خرید و فروخت کی تھیں۔ معلوم کر کے ان کو بروئے حساب ایکڑ و کنال وغیرہ پیمائش کیا گیا جو قیمت زمینداران نے بتلائی وہ ۲۵ فیصد ان کے اوپر اضافہ نکال کر قیمت زمین زیر آمد ایجنسی و چھاؤنی وغیرہ تین نرخ پر حسب ذیل۔

بمعہ آب	بمعہ آب	بمعہ آب
زمین درجہ اول	زمین درجہ دوئم	زمین درجہ سوئم
فی ایکڑ مارتا	فی ایکڑ روپے ۷۵	روپے ۵۰

خرید کی گئی اس نرخ پر زمینداران بہت خوش تھے اور قیمت زمین کی بموجب ان کے اپنے کہنے کے مقرر ہو کر ۲۵ فیصدی اضافہ دی گئی۔

اس نرخ کے دکھانے سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ بعد چند سال کے جب چھاؤنی سرکاری مستقل طور پر کافی تعداد میں کوئٹہ میں بیٹھ گئی۔ اور پولیٹیکل و سول انتظام ضلع کوئٹہ کا خاطر خواہ سرکاری

Marfat.com

افسران کے ماتحت چل پڑا۔ اور ملک میں امن قائم ہوا۔ تجارت و آبادی نے ترقی پائی اور دولت کی افزائش ہوئی اسی زمین کا نرخ جو سرکار نے واسطے ایزادی شہر یا چھاؤنی کے یا ساکنان شہر نے واسطے بنانے مکانات متصل شہر کے کانسی وغیرہ زمینداران نے خرید کی اس حد تک پہنچ گیا۔ درجہ اول بدوں آب فی ایکڑ ۱۱ روپے۔ درجہ دوم بدوں آب فی ایکڑ ۵ روپے۔ درجہ سوم فی ایکڑ ۲ روپے درجہ سوم پر وہ زمین لی گئی ہے جو عین پتھریلی تھی اور کاشتکاری کے لائق مشکل ہوتی۔ ایسی زمین چھاؤنی کے اغراض کے واسطے خریدی ہوئی ہے۔

جب سال ۱۸۷۶ء میں زمین خرید ہو چکی اور واسطے ایجنسی کے کوٹھی کی تعمیر زیر نگرانی درصاحبان پولیٹیکل انجینئر چنانچہ لفٹیننٹ ہیوسن صاحب لفٹننٹ کن ہارٹ شروع ہوئی بزور روشن جب صاحبان موصوف بنیاد میں پختہ چنائی کرا رہے تھے۔ دو تین افغان مسلح ناگہاں حملہ لاکر ہیوسن صاحب کو قتل کیا اور دوسرے کو زخمی کیا۔ چونکہ کپتان سکاٹ صاحب کمان افسر ملٹن سکھ نزدیک پریڈ لے رہے تھے فوراً پہنچ کر افغانوں کو پکڑ لیا جو پھانسی دئے گئے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ یہ افغان از فرقہ بازئی تھے۔ اور نائب خانصاحب عطا محمد خان کی کچھ اس میں شرارت تھی۔ وجہ یہ تھی کہ اگرچہ سردار و معتبرین رعایا و زمینداران جو عزت دار اور صاحب جائداد تھے۔ سرکاری چھاؤنی کے قائم ہونے میں خوش تھے۔ لیکن جو بدمعاش چوری پیشہ یا غارت گر تھے جن کی گذران لوٹ مار پر تھی۔ وہ خوش نہیں تھے بلکہ سمجھتے تھے کہ چھاؤنی کے قائم ہونے سے ان کا کاروبار بند ہو جاوے گا۔ خانصاحب والی قلات اگرچہ ظاہراً اس چھاؤنی اور بنانے کوٹھی ایجنسی کی بابت اجازت دے چکے تھے اور اپنے وکیل اور نائب کو تحریری حکم بھی بھیجا تھا کہ میجر سنڈیمن صاحب کو خرید زمین وغیرہ میں مدد دیوے تاہم دل میں خوش نہیں تھے اور نائب شال کوٹ تو بالکل ناراض تھا کہ اس کی غیر واجب آمدنی اور خود مختاری میں رخنہ پڑتا نظر آتا تھا۔ علاوہ اس سنگین واردات قتل لیفٹیننٹ ہیوسن صاحب کے اور بھی چور دل اور بدمعاشوں کی طرف سے رات کو حملہ ہونے لگے اور باعث اس کے کہ انتظام وصولی مالیات وغیرہ علاقہ شال کا نائب کو از جانب خانصاحب سپرد تھا اور نائب قیام چھاؤنی و ایجنسی سے ناخوش تھا۔ کچھ انتظام ہوتا ہوا نظر نہ آیا بخود افسران سرکاری پر حملہ ہونے لگے رعایا بھی ناامید ہونے لگی اور تم

Marfat.com

لوگ ان کی حفاظت اور امن کے واسطے کیا انتظام کر سکیں۔

چونکہ ۱۸۷۸ء میں گورنمنٹ ہند کی امیر کابل شیر علی خان صاحب والی کابل سے ناسازی ہو گئی۔ اس واسطے سرکار کو کوئٹہ کا مضبوط کرنا زیادہ ضروری معلوم ہوا۔ پس میجر سنڈیمن صاحب نے خانصاحب والئے قلات سے ملاقات کر کے ضلع کوئٹہ کا مبلغ ۲۵۰۰ روپے سالیانہ پر اجارہ کر لیا۔ اس شرط پر کہ جب تک سرکار کو ضروری ہو ضلع کوئٹہ کا اپنے قبضہ میں رکھے جملہ حقوق مالیات وغیرہ کی بابت مبلغ ۲۵۰۰ روپے سالانہ سرکار قلات کو دیتی رہی۔

تب سے نائب وتوج خانصاحب رخصت ہوئے میری قلعہ کو واسطے سامان فوج سرکار عالیہ کے خالی کیا گیا اور رہنے والے وغیرہ جو قلعہ میں رہتے تھے ان کو باہر میدان میں جہاں اب شہر کوئٹہ کا آباد ہے۔ ان کے گھروں سے دوگونہ ساخت کے زمینات واسطے رہائش کے بلا قیمت سرکار کی طرف سے دی گئی اور خوشی سے لوگ قلعہ سے باہر نکل کر شہر جدید میں آباد ہوئے۔

پہلے بنیاد شہر کوئٹہ کی بصلاح میجر سنڈیمن صاحب بہادر کے مسٹر بروس صاحب بہادر و رائے بہادر ہتو رام نے بہ نمونہ کوٹ مٹھن جدید تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان رکھی تھی۔ ہنوز صرف ایک بازار بنی تھی کہ بروس صاحب و رائے ہتو رام واسطے انتظام قوم مری کے سبوی میں تعینات کئے گئے ان کے بعد مسٹر بارنس صاحب پولٹیکل ایجنٹ اور پنڈت سورج کنول صاحب نے اس کی تکمیل کی جس کی بابت مفصل حال پیچھے درج ہوگا۔

چونکہ سال ۱۸۷۹ء سے امیر کابل کے ساتھ جنگ شروع ہو گئی۔ قریب دس ہزار فوج براہ لورالائی و کوئٹہ کے قندھار کو گئی اور قریب چار پانچ ہزار فوج کوئٹہ میں ریزرو رکھی اس وجہ سے بہت لوگ سوداگر نجار مزدور حرفت پیشہ وغیرہ ہمراہ فوج کے آئے۔ جن میں سے زیادہ قندھار کو چلے گئے اور تھوڑے کوئٹہ میں رہے۔

اس وقت دولت کا دریا جاری تھا۔ کیا سرداران کیا زمینداران علاقہ بلوچستان کیا تجاران وغیرہ جو ملک سندھ پنجاب وغیرہ سے آئے تھے۔ بموجب اپنے نصیب کے سب نے خوب روپے کمائے۔ سال ۱۸۸۲ء میں حبیب امیر عبدالرحمن خان سے عہد نامہ ہو کر ملک افغانستان کا اس کو سپرد ہوا فوج سرکاری و پولٹیکل افسران افغانستان سے واپس آئے مسٹر بارنس صاحب بہادر جو پولٹیکل ڈیوٹی پر قندھار تعینات

Marfat.com

تھے۔نیز فارغ ہوکر واپس آئے اور میجر سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے ماتحت جو اس وقت بھلہ خدمات جنگ افغانستان میجر سنڈیمن صاحب کے سی۔ایس۔آئی سے ملقب کئے گئے تھے۔فسٹ اسسٹنٹ یعنی سیکرٹری مقرر ہوئے۔قریب دو سال وہ فسٹ اسسٹنٹ رہے بعد اس کے چونکہ ضلع کوہاٹ میں مخلوق بڑھ گئی تھی اور سول انتظام کی زیادہ ضرورت تھی۔سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے مسٹر بارنس کو لائق افسر پاکر پولیٹیکل ایجنٹ یعنی ڈپٹی کمشنر ضلع کوہاٹ کا مقرر کیا۔اور ان کی مدد کے واسطے پنڈت سورج کنول صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب کو (جو اس وقت راجہ پنڈت سورج کنول رائے بہادر سی ای آئی آنریبل ممبر کونسل وائسرائے کے ہیں) پنجاب سے منگوا کر کوہاٹ میں تعینات کیا۔ان دونوں صاحبان نے شہر کوہاٹ کے باترتیب بنانے میں خوب کوشش کی۔چنانچہ ہر ایک چیز موقع موزون پر نصب کی گئی تھی۔درخت۔سڑکجات۔سرائے و مارکیٹ سب عمدہ نمونہ کے بنائے گئے۔چنانچہ بارنس سرائے بارنس کاریز سورج گنج ان صاحبان کی زندہ یادگاریں موجود ہیں۔انہوں نے پولٹیکل و سول اور جوڈیشل کام خاطر خواہ طور پر چلایا باوجودیکہ نیا انتظام تھا۔اور ساکنان خاص ضلع کوہاٹ ناواقف تھے۔اور جو لوگ ہندوستان سے آئے مختلف اقسام کے لوگ تھے سب کے ساتھ ان کے حسب حال کاروائی کی۔

مسٹر بارنس صاحب نے یہاں قدیمی خاندانوں کے قائم رکھنے میں خوب نیکنامی حاصل کی چنانچہ محمد اسلم خان درانی کا خاندان جو اب تک بحال ہے۔ان کی نیک ذاتی کا نشان ہے کیونکہ جب محمد اسلم خان فوت ہوا پسر خرد محمد عثمان خان خورد سال تھا۔اور اس کے ہمسایہ درشتہ دار سخت خائن تھے۔لیکن صاحب موصوف کی نیک ذاتی سے ان کی جائداد بچ گئی اور محمد عثمان خان لائق ہوکر جائداد پر قابض و متصرف رہا۔مگر تقدیر اُسے چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا۔امیر خان برادر خرد کم سن تھا اور اس کے اوپر بھی صاحب موصوف نے اسی طرح نظر مہربانی رکھی۔اس کی جائداد کو بچایا۔اب وہ عاقل بالغ ہوکر اپنی جائداد پر قابض ہے۔اسی طرح ارباب جمل جان و شیر زمان کانسی احمد خان زئی اولاد ارباب یوسف خان جو اب تک اپنی جائداد پر قابض اور عزت میں ہیں۔صرف مسٹر بارنس صاحب کی نیک ذاتی کا نتیجہ ہے۔ورنہ جب پہلے ضلع کوہاٹ کا برٹش افسران کے چارج میں آیا۔شیر زمان تو نوشیر خوارہ بچہ تھا۔اور جمل خان بباعث عادات نشہ خواری کے دیوانہ سمجھا جاتا تھا۔ملکیت اس کی کچھ بیع ہو چکی تھی۔کچھ لوگوں نے جبراً دبالی تھی۔کچھ رہن تھی۔مسٹر بارنس صاحب نے جب کوہاٹ کا چارج لیا۔ان کو خوب سنبھالا چنانچہ اب ارباب جمل خان اپنا کام ارباب کا اچھا چلا رہا

Marfat.com

ہے اور خوش گذران کر رہا ہے اور شیر زمان لیوی میں رسالدار ہے۔ اور اس نے خوب لیاقت حاصل کی ہے۔ یہ خاندان بھی مسٹر بارنس صاحب کی زندہ یادگار موجود ہے سال ۹۲ء میں مسٹر بارنس صاحب نے بعہدہ ریونیو کمشنری بلوچستان کے ترقی پائی۔ کپتان گیسفورڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کے ہوئے انہوں نے بھی کوئٹہ شہر اور سڑک جات و درختان کے لگانے میں خوب دلچسپی لی چنانچہ بہت درختان ان کے ہاتھ کے لگے ہوتے ہیں۔ اور اکثر فجر کا وقت وہ ان کاموں میں صرف کرتے تھے بلکہ درختوں کی صفائی وغیرہ اپنے ہاتھ سے کرتے ہیں بھی عار نہیں کرتے تھے بعد مسٹر بارنس صاحب کے کرنیل گیسفورڈ صاحب کا نام بھی ضلع کوئٹہ میں نیکی سے یاد کیا جاتا ہے۔

موجودہ حالت ضلع کوئٹہ کی یہ ہے کہ آمدنی چونگی یعنی محصول میونسپلٹی خاص شہر کوئٹہ کا جو مثل پنجاب اخباس درآمد پر بصیغہ امانی وصول کیا جاتا ہے۔ قریب ایک لاکھ روپیہ سالیانہ ہوتا ہے اور ۱۵/۰ اوسط آمدنی آبکاری مسکرات کی ہے اور چالیس ہزار سالیانہ کا اسٹامپ کورٹ فیس وغیرہ فروخت ہوتا ہے اور آمدنی مالیات بندوبست حال میں بعد منہائی معافیات وانعام وغیرہ قریب ۸۰۰/۰ تشخیص ہوئی ہے شہر کوئٹہ کا ایک اچھا قصبہ بن گیا ہے۔ اور خوب صورتی اور صفائی وغیرہ میں بڑے شہروں سے مساوات کا دعویٰ کرتا ہے

ممبران کمیٹی اور آنریری مجسٹریٹ و افسر مال و جوڈیشل وغیرہ انتظام سب بمثل پنجاب کے ہے کیونکہ شروع سے جو افسران بلوچستان میں گئے زیادہ تر پنجاب کے تھے۔ اہل عملہ وغیرہ بھی زیادہ تر پنجابی تھا۔ اس واسطے دفاتر میں رواج کار روائی بمثل پنجاب رائج ہو گیا باشندگان بلوچستان اگرچہ فارسی زبان زیادہ جانتے تھے اور عملداری خانصاحب میں فارسی خط و کتابت کا رواج تھا مگر کچھ چنداں خط و کتابت نہیں ہوتی تھی۔ نہ فارسی خواندہ کافی مل سکتے تھے۔ ساکنان بلوچستان زبان اردو اچھی سمجھ گئے تھے کہ پہلے زمانہ میں جو فوج سرکاری اس ملک میں رہی اور بہت لوگ بتقریب سوداگری وغیرہ ہندوستان کی طرف آمد و رفت کیا کرتے تھے اس واسطے اردو زبان سے واقف تھے۔ اور اب بالکل اچھی طرح اردو زبان سمجھتے اور بولتے ہیں۔ ایک اچھا اسکول انگریزی اور اردو کا انٹرنس کلاس تک جاری ہے۔ بلکہ لڑکیوں کے واسطے بھی اسکول کھولا گیا ہے جس کو لیڈی سنڈیمن گرلس اسکول کہتے ہیں۔ پانی کا ریزات اور چشمہ ہا بکثرت جاری ہے۔ زیادہ احتیاط اور صحت کے واسطے واٹر ورکس بھی کھولا گیا ہے۔ شہر کوئٹہ

Marfat.com

ہیں تمام ہندوستان کے مختلف احاطوں کے لوگ اور افغانستان ہیں سے زیادہ تر قندھاری اور ایرانی و سیستانی آباد پائے جاتے ہیں۔

قدیمی باشندگان ضلع کوئٹہ کی خوراک و پوشاک و شکل شباہت و لیاقت میں بڑا فرق آگیا ہے یہ فرق وہ شخص بخوبی معلوم کرسکتا ہے جس نے شروع میں ان لوگوں کو دیکھا تھا سال ۱۸۷۵ء سے تاحال پچیس سال کامل گذر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں اس ضلع نے باعث حسن انتظام سرکار انگریزی کے بڑی ترقی کی ہے۔ بے شک جیسا کہ رواج ہے۔ اب تک بعضے لوگ پچھلے زمانہ کو اچھا سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ پچھلی بات زیادہ پیاری لگتی ہے۔ منصف مزاج لوگ اب بھی دل سے تسلیم کرتے ہیں کہ کیا کیا برکتیں ضلع ہذا پر سرکار عالیہ برطانیہ کے قدم مبارک سے حاصل ہوئی ہیں۔

جس طرح لوگوں نے شروع عملداری میں باعث شروع ہو جانے جنگ افغانستان کے روپیہ کمایا تھا زمینداروں کو فروخت گھاس و اناج وغیرہ سے اور سارباناں کو کرایہ کشی وغیرہ سے آمدنی ہوئی تھی اسی قدر نہیں ہے تاہم بباعث ترقی تجارت و آبادی شہر کوئٹہ کی طرح طرح کی اشیاء ملکوں سے چلی آتی ہیں۔ اور مختلف قسم کے لوگ متمول و متوسط و غریب شہر میں آباد ہیں ان کو دیکھ کر تو طنان ضلع کوئٹہ کے بھی اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ بموسم تابستان بباعث خنکی آب و ہوا و پیدائش میوہ جات و گلزار پھولوں کے کوئٹہ سے بہشت کی ہوا آتی ہے۔ لیکن زمستان میں اس کے برخلاف موجودہ زمانہ میں خاص شہر کوئٹہ میں مکانات ذیل قابل دید ہیں۔ کوٹھی ایجنسی۔ گرجا گھر مکان کچہری سول افسران۔ باغ و کارخانہ سیٹھ برجوجی خان بہادر و آنریری مجسٹریٹ سنڈیمن میموریل ہال۔ قلعہ کوئٹہ۔

حالات علاقہ پشین حصہ ضلع کوئٹہ

صورت حال علاقہ ہذا کی یہ ہے کہ علاقہ ہذا قدیم الایام سے متعلق قندھار کے رہا سال ۱۸۷۷ء میں جب کہ کوئٹہ میں ایجنسی قائم ہوئی۔ امیر شیر علی خان والی کابل کا تھا اور محمد افضل خان نائب الحکومہ قندھار یہ دونوں صاحبان برٹش ایجنسی کا کوئٹہ میں قائم ہونا پسند نہیں کرتے تھے چونکہ ماہین کوئٹہ و پشین کے کھلا راستہ ۔ باغہ کپلاغ وغیرہ چند دیہات کوئٹہ کے پشین کے میدان میں ملحق الحدود واقع ہیں اور

Marfat.com

اکثر اقوام دونوں علاقہ جات کی ایک دوسرے کے ساتھ آمدورفت و دوستی تھی۔ حکام پشین کے اکسانے سے بدمعاشان علاقہ پشین نے جن میں زیادہ تر نام مردم اچک زئی کا لیا جاتا تھا۔ علاقہ کوئٹہ میں چوری اور رہزنی کرنا شروع کیا۔ عموماً سرکاری اور رسول کیمپ پر بوقت رات حملہ ہوا کرتا تھا کوئی رات خالی نہیں جاتی تھی کہ ایک دو حملہ چوروں کے نہ ہوتے کوئٹہ کی حدود ات میں زبردست قومیں تھیں۔ مثلاً بازئی وغیرہ وہ بھی ان سے مل کر تکلیف دیتے تھے سال ۱۸۷۷ء میں باعث نافرمانی امیر شیر علی خان والی کابل کے سرکار عالیہ ہند نے علاقہ افغانستان پر فوج کشی کا حکم صادر کیا چنانچہ ایک دستہ فوج کا براہ پشاور و درہ خیبر کابل کی طرف گیا اور ثانی دستہ فوج کا براہ سبوی اور درہ بولان و کوئٹہ کے زیر کمان جنرل اسٹورٹ صاحب بہادر کے قندھار کو روانہ ہوا۔ چونکہ قریب ایک سال یا کچھ اوپر سے کوئٹہ میں ایجنسی قائم ہو چکی تھی اس لئے جو دستہ فوج کا قندھار پر تعینات ہوا اس کا جملہ انتظام رسد رسانی اور پولیٹیکل چارج علاقہ بلوچستان میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کو جو اس وقت میجر سنڈیمن صاحب تھے سپرد ہوا۔ صاحب ممدوح سبوی سے کوژک (خوجک) یعنی مغربی سرحد پشین تک جنرل اسٹورٹ صاحب کے کیمپ کے ساتھ شامل ہو گئے جب افواج کوژک سے گذر کر قندھار کی حد میں چلی گئی۔ صاحب ممدوح نے علاقہ پشین کا چارج اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور افواج زیر کمان جنرل اسٹورٹ صاحب کو ہر طرح پشین اور کوئٹے سے امداد پہنچاتے رہے۔

تاریخ ۲۳ دسمبر ۱۸۷۷ء کو جب پشین پر سرکار عالیہ ہند کا قبض و دخل ہوا تھا۔ قوم اچکزئی مشہور سرکش تھی۔ چنانچہ کوئٹہ میں افواج سرکار کو تکلیف دیا کرتی تھی جب کہ سرکاری فوج کا خاص پشین میں قیام ہوا۔ وہ لوگ زیادہ تکلیف دینے لگے۔ چنانچہ ایک دفعہ قریب کاریز گلستان ایک مختصر پارٹی فوج پر جو رسد لے جاتی تھی۔ اچک زئی لوگوں نے شبخون مارا جس کے عوض میں صاحب ممدوح نے بذات خود پلٹن کوک صاحب سے دو کمپنی لے جا کر بوقت شب اربنی کاریز پر جہاں اچک زئی لوگ رہتے تھے بوقت شب دھاوا کیا کچھ اچک زئی بدمعاش گرفتار ہوئے اور کچھ بھاگ گئے۔ تب سے قدرے آرام ہوا شروع میں چارج علاقہ پشین کا میجر سنڈیمن صاحب نے کپتان براؤن صاحب کو جو اس وقت صاحب ممدوح کے اسسٹنٹ تھے۔ بعد اس کے سر جیمس براؤن ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کے ہوتے تھے سپرد کیا اور اللہ داد خان رئیسانی برادر کوچک جو بعد میں خان بہادر اللہ داد خان مجسٹریٹ بولان ہو گذرے ہیں۔

Marfat.com

واسطے مدد کے صاحب ممدوح کو سپرد کیا۔ ایک دفعہ سیدان حرم زئی مسکونہ علاقہ پشین نے کپتان براؤن صاحب کے سامنے کچھ گستاخی کی تھی جس کے جواب لینے کے واسطے خود میجر سنڈیمن صاحب ایک دستہ فوج کا ہمراہ خود لے کر ان کے مسکن پر گئے تھے اور چند معتبر سیدان کو گرفتار کر کے قید کیا تھا تب سے سید لوگ وغیرہ رعایا پشین پر خوب رعب داب سرکار برطانیہ کا قائم ہوا۔ بعد اختتام جنگ اول افغانستان جب کہ امیر یعقوب خان سے سرکار برطانیہ کا عہد نامہ ہوا۔ علاقہ پشین اور سبی کا امیر مذکور سے اجارہ پر لیا گیا اور سپرد میجر سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے ہوا۔

صاحب ممدوح نے اپنی طرف سے کپتان ہنری وایلی صاحب کو جو کچھ عرصہ کے واسطے قائمقام ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان کے ..... رہے ہیں۔ چارج علاقہ پشین کا دے کر نور محمد خان تہ دار کو جو باشندہ علاقہ راجنپور ضلع ڈیرہ غازی خان کا تھا اور ریاست بہاولپور میں ناظم رہ چکا تھا اور اس وقت پنشن پر تھا۔ ناظم علاقہ پشین کا مقرر کیا۔

دوسری جنگ افغانستان میں جو تھوڑے عرصہ بعد باعث متعلقی میجر کوگناری صاحب متعلقہ دربار کابل کے وقوع میں آئی تھی رعایا پشین نے میجر سنڈیمن صاحب کو رسد رسانی و خبر رسانی وغیرہ میں خوب مدد دی۔ چنانچہ اکثروں کو صاحب ممدوح نے خلعت عطا فرمائی چونکہ نور محمد خان ناظم استعفا دیکر گھر کو چلا گیا تھا۔ اور کپتان وایلی صاحب بھی تبدیل ہو کر ہندوستان کو تشریف لے گئے تھے۔ مرزا حیدر قلی خان تحصیلدار پشین مقرر ہوا۔ رعایا پشین کم و بیشی مالیہ کی بابت کسی قدر شاکی تھی۔ بمنظوری گورنمنٹ مالیہ ہند یکم ستمبر ۱۸۸۲ء سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے اینجانب کو واسطے پڑتال اور تجویز مالیہ پشین کے خاص کام پر تعینات کیا۔ ہم نے دو ماہ کامل پشین میں رہ کر تمام علاقہ کا دورہ کیا۔ اور اس بارے میں مفصل رپورٹ تحریر کی۔ جس میں علاوہ حال مالیات ہر قسم کے تواریخی حالات اقوام مسکونہ علاقہ پشین کا بھی درج ہے اس واسطے رپورٹ مذکور کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے

خلاصہ

پہلی تاریخ ستمبر ۱۸۸۲ء کو اینجانب وارد پشین ہو کر دریافت اور تحقیقات امورات شروع

Marfat.com

کی۔ پشین کا نام دفتر قندھار میں فوشنج درج ہے وجہ تسمیہ اس کا ایسا سنا جاتا ہے کہ بعہد نوشیروان فوشنج نام پہلوان تھا۔ اس نے پہلے یہ ملک آباد کیا تھا اس لئے اس کے نام سے مشہور ہو گیا۔

علاقہ پشین میں زیادہ تر پانچ اقوام ذیل۔ ترین[1]۔ سید[2]۔ پڑیزون[3]۔ کاکڑ۔ اچکزئی سکونت پذیر ہیں جس قدر ترین اس علاقہ میں رہتے ہیں۔ تور ترین ہیں۔ ترین اصل چار فرقہ ہے۔ بور[1] ژڑخیل[2]۔ اسپین[3] ترین۔ تور[4] ترین۔ بور نمبر ۱ سے ابدال ہوا۔ جس سے سب قوم درانی اچک زئی۔ بارک زئی۔ سدوزئی۔ فوفل زئی۔ محمد زئی۔ وغیرہ پیدا ہوئے۔ ژڑخیل نمبر ۲ خود مشہور فرقہ ہے۔ لیکن فی الحال اس علاقہ میں کچھ نہیں علاقہ کلات غلزئی اور قندھار کی طرف پایا جاتا ہے اسپین ترین نمبر ۳ تل چوٹالی اور زورستان کی طرف رہتا ہے تور ترین نے بمعہ جمعیت برادری اور اولس کے پہلے یہ علاقہ زمند سے چھین کر اس پر قابض ہوا۔ اس وقت یک جدی اولاد تور ترین کے بموجب شجرہ ذیل کے تھی۔ جس نے ملک پشین کو آپس میں تقسیم کیا۔

Marfat.com

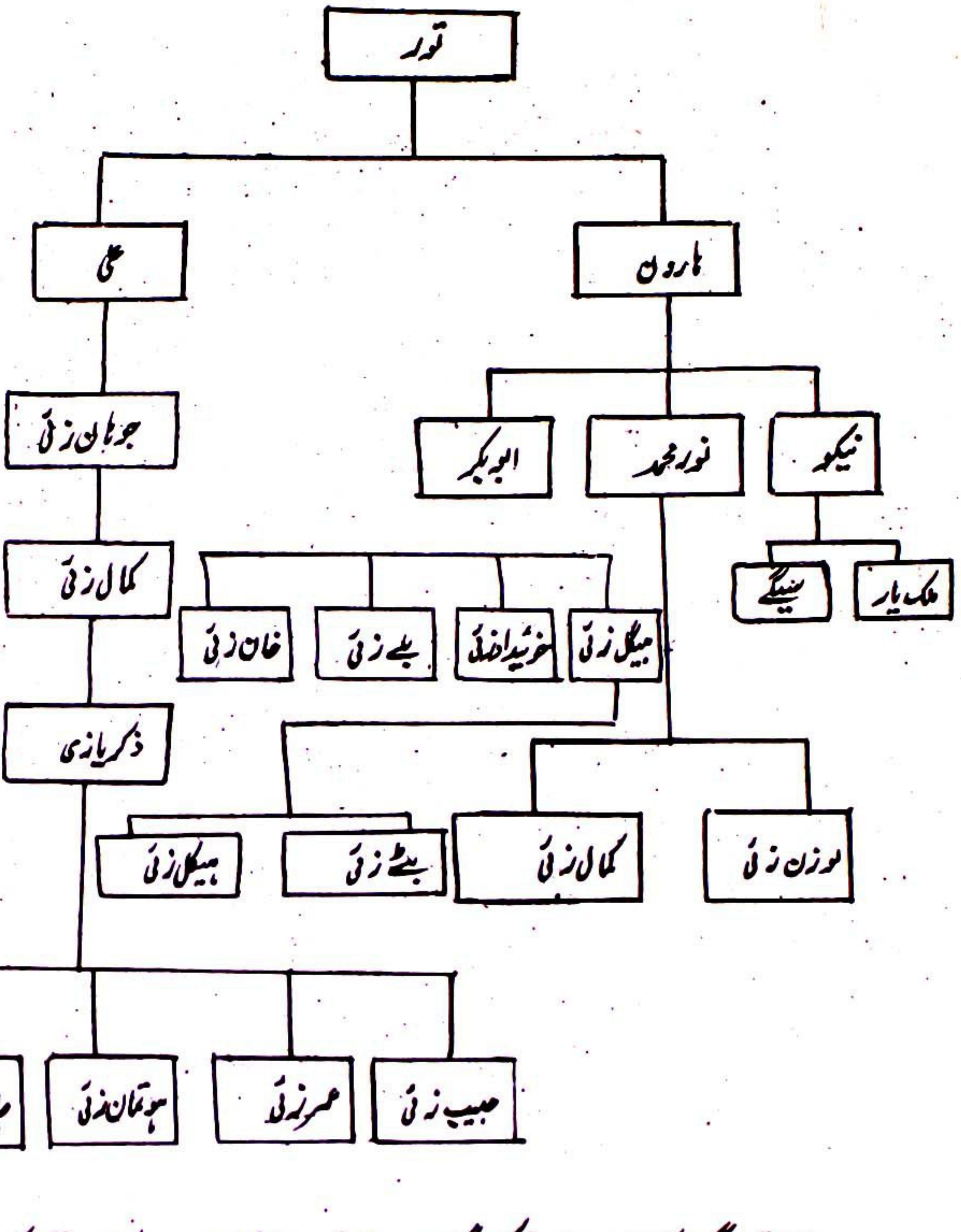

اس وقت اگرچہ کاریزات ذیل۔ نورک۔ گلستان۔ رودخانی۔ ارمنی۔ کاریز عبداللہ خان تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ان کاریزات پر قبضہ ترین لوگوں کا ہوا۔ صرف رود اور چشمہ اور نوین خشکابہ کو جو قریب تھے انہوں نے آپس میں بموجب حیثیت ہر ایک علاقہ کے تقسیم کی۔

ملک یار و نورزئی

رود پرشور۔ رود ترخہ۔ چشمہ منزکی

سیگی و ژرغیل

Marfat.com

علی زئی

توغی - چشمہ سنزل

ابو بکر زئی یعنی زئی وغیرہ

رود تور مرغہ - چشمہ سنگری بیدار - چشمہ لعل خان - چشمہ تسی سرخاب، رود لوڑھا

اسی زمانہ میں تین خاندان سید لوگوں کے آئے

مڑدہ زئی	شادی زئی	حیدر زئی
سماعیل زئی - ابراہیم زئی - بگڑ زئی	شادی زئی	حیدر زئی - یار و زئی
حرم زئی عمانگل زئی - شیخ زئی	یاسین زئی	
حجاب زئی - حاجی زئی اور		
کاکا زئی		

ان تین خاندانوں کو ترین لوگوں نے چہارم چہارم حصہ کل آب و زمین خرد ہا دیگر اپنے میں شامل کر لیا - چنانچہ مڑدہ زئی ہمراہ علی زئی اور شادی زئی ہمراہ ملک یار و نورزی اور حیدر زئی ہمراہ ابو بکر زئی حصہ دار بن گئے - حیدر زئی نے عوض اپنے چہارم حصہ کے رود لہوڑہ لے لیا - باقی رود سرخاب کو فرقہ ابو بکر زئی حسب حصہ رسد کھاتے رہے - طائفہ سیگی نے اگرچہ پہلے تور مرغا لیا تھا، لیکن بعد ازاں کسی اتفاق سے انہوں نے کوچ کر کے نیچے کی طرف قریب کاریز نورک اور گلستان کے سکونت اختیار کیا - اسی وقت سے کاریز نورک پہ چلے آتے ہیں -

فرقہ خان زئی نے جو ہیکل زئی کے ساتھ پہلے شامل تھا - ہیکل زئی کو چھوڑ کر یہ موضع تور مرغا وغیرہ کا جو پیشتر قبضہ طائفہ سیگی میں تھا قبضہ کر لیا - اسی عرصہ میں جب ترین اس ملک پہ قابض ہوا - یا دوسرے سید لوگ آئے ایک طفلک کم عمر بھی ان لوگوں کے ساتھ آیا - جس کو اگرچہ سید لوگ صحیح نہیں جانتے تھے - لیکن کربلا میں جو عرب کی طرف ہے ان سید لوگوں کو ملا تھا - انہوں نے اس طفلک کو حوالہ سردار ترین کے کیا - سردار مذکور نے اس کو پرورش کیا اور بالغ ہونے پر زمینات جو مردم خان زئی نے چھوڑ دی تھی - اس کے سپرد کی زمینات مذکور اب تک کربلا کے نام سے پکاری جاتی ہیں - اول سرداری قوم ترین کے

Marfat.com

خاندان ملک یار میں تھی۔ بعد ازاں بٹے از خاندان ہیکل زئی کے پیدا ہوا جو خواہر زادہ ملک یار کا تھا۔ بٹے مذکور بقوت بازو خود بعد مقدمہ اور جنگ کے سرداری ترین کے خاندان ملک یار سے چھین کر اپنے قبضہ میں لایا۔ چنانچہ جائے سکونت ان کی بازار کہنہ میں تھی اور مقبرہ بٹے کا قریب بازار نو موجود ہے اس وقت سے اب تک ترین لوگوں میں سردار یا خان بٹے زئی لوگ سمجھے جاتے ہیں۔ پیشتر عملداری نادر شاہ سے ترین کے اوپر کچھ مالیہ یا حکومت کسی بادشاہ کی نہیں تھی۔ لیکن خاندان بٹے زئی سے جو سردار ہوتا تھا وہ بمنزلہ حاکم کے کچھ لیتا تھا۔ جب نادر شاہ بادشاہ ہندوستان کی طرف گیا۔ اس وقت ایک ہزار نوکر اوپر کل علاقہ پشین کے مقرر کیا۔ کہ جس وقت بادشاہ کو ضرورت ہوئی یہ لوگ ایک ہزار نفر مسلح سپاہی از خاندان خود ہا واسطے کمک بادشاہی کے دیویں گے۔ چنانچہ چند بار ترین لوگوں نے بعہد بادشاہی نادر شاہ و احمد شاہ وغیرہ ہندوستان تک نوکری دی۔

جب احمد شاہ ابدالی درانی سدوزئی بادشاہ قندھار کا ہوا۔ اس نے دو صد نفر نوکر سید لوگوں کو معاف کیا۔ باقی آٹھ سو نفر نوکر طائفہ ترین بحال رکھے۔ اس وقت سے اقوام پڑیزون جو از طائفہ مالچران کے اس علاقہ میں آیا کرتے تھے دینے غم نوکر وغیرہ میں ہمراہ ترین کے شریک ہو گئے اور انہوں نے مستقل سکونت علاقہ پشین میں اختیار کی۔ اور آبادی زمینات وغیرہ میں حصہ دار ہوئے۔ اسی زمانہ میں مردمان اچکزئی بھی زیادہ فیض و دخل کرنے لگے اور انہوں نے زمینات ویرانہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ اور چونکہ وہ فرقہ کوہستانی اور زور آور تھے۔ اس لئے ادائے مالیہ سے بری رہے۔ تفصیل ۸۰۲ نفر غم نوکر کی فرد علیحدہ نمبر ا سے ظاہر ہو گی جب تک بادشاہی قندھار کے خاندان سدوزئی میں رہی۔ اقوام ترین صرف نوکر جنسی بروقت ضرورت بادشاہ قندھار کے دیا کرتے تھے۔ لیکن بعد ان کے جب بادشاہت افغانستان کے خاندان سدوزئی سے منتقل ہو کر بخاندان وزیر فتح خان پہنچی اور قندھار قبضہ سرداران کو ہندل خان وغیرہ میں آئے تب سے سردار کو ہندل خان نے لینا نوکر جنسی موقوف کر کے بجائے اس کے فی نفر ۲۸ روپے قندھاری اور للعہ کلدار مقرر کئے۔ سید لوگ اس وقت بھی غم نوکر یا مالیہ نقدی سے معاف رہے۔ برشور اور لہوڑہ و کاریزات کاکڑی پہلے سے بری تھے۔ اور باغی کہلاتے تھے۔ بلکہ پشین میں ترین لوگوں کو اکثر تکلیف دیا کرتے تھے سال ۱۸۸۰ء میں خوشدل خان پسر مہر دل خان نے حاجی خان سردار کاکڑ وغیرہ اقوام کاکڑی سے لڑائی کر کے ان کو مطیع و فرمانبردار کیا۔ اس وقت سے علاقہ جات برشور غم نوکر لعہ ۹۰ نفر۔ قنوات کاکڑ

Marfat.com

مشخصہ فی قنات بشرح مختلف۔ لہوڑہ کا کرڑای مشخصہ فی قنات بشرح مختلف پر مالیہ بطور جمع بست یعنی مشخصہ کے مقرر کیا۔ اب تک اسی شرح پر وصول ہوتا رہتا ہے۔ واسطے قابو رکھنے سرحد پشین اور دکھنے زور اور پہ کاکڑ لوگوں کے اس نے ایک قلعہ بنایا۔ جس کا نام قلعہ خوشدل خان مشہور ہے۔

حال پشین ماتحت قندھار کے تھا۔ جب تک قندھار بہ قبضہ سرداران قندھاری کے رہا۔ تب تک ترین سے پہلے بموجب شرح مذکور بالا ۲۰۸ نفر کے واسطے مبلغ ۲۲۱۸ روپے نقد لیا جاتا تھا۔ بعد ازاں جس وقت امیر دوست محمد خان نے قندھار کو بھی اپنے تصرف میں لیکر محمد امین خان کو حاکم قندھار مقرر کیا۔ اس وقت بباعث اس کے کہ فی مابین اقوام ترین رعایا پشین و حاکم پشین اس بات پر تمکرار تھا۔ کہ حاکم پشین غم نوکر طائفہ ژڑخیل وغیرہ جو پشین سے مفرور ہو کر دیگر علاقہ جات کو چلے گئے تھے۔ باقیماندہ رعایا سے طلب کرتا تھا۔ اور اقوام ترین کو اس بات سے عذر تھا آخر امیر صاحب نے روبرو ے خود طلب کر کے یہ حکم دیا یا تو غم نوکر کو پورا ۸۰۲ نفر کا بموجب شرح نقدی ادا کرو۔ یا جنسی بٹائی حسب شرح ذیل اپنے اوپر قبول۔ آبپاشی رودہائے حصہ سوم۔ آبپاشی چشمہ ہائے۔ پنجم حصہ۔ خشکابہ بارانی ششم حصہ مکاریزات ششم حصہ منجملہ ۸۰۲ نفر صابطہ ۵۹ نفر کے ملکان نے ضبطی حسب العمل یعنی شرح بٹائی جنسی ۲۴۳ نفر ادا ے مالیہ نقدی بدستور غم نوکر کے قبول کیا کہ پیشگاہ امیر صاحب سے یہ تجویز مندرجہ بالا منظور ہو کر اسی سال ۱۸۷۷ء جب تک عملداری امیر شیر علی خان والی کابل کی رہی۔ اسی طرح عملدرآمد ہوتا رہا۔ چنانچہ جمع خرچ ۱۸۷۷ء سے جو اس وقت حاجی سربلند خان حاکم پشین کا تھا جس کو ہم نے از دفتر قندھاری حرف بحرف ترجمہ کیا ہے حال آمدنی مالیہ امیر صاحب کا بخوبی واضح ہوتا ہے۔ جس سے گوشوارہ آمدنی مالیہ ترین نمبر ۲ شامل رپورٹ ہذا کیا گیا۔ واضح ہو کہ کل آمدنی مالیات سال مذکور اور بعد اس کے ۳ سال میں جو جب سے عمل دخل سرکار انگریزی کا ہوا اس کا گوشوارہ نمبر ۳ شامل رپورٹ ہذا کیا جاتا ہے جس کے دیکھنے سے ہر ایک سال کی کم و بیشی بخوبی ظاہر ہوگی۔ ہم نے ہر ایک سال کی آمدنی مجملاً نقشہ مذکور میں درج کی ہے۔ گذشتہ دو سالوں میں وصولی مالیات میں سررشتہ مندرجہ دفتر امیر صاحب پر بہت لحاظ نہیں ہوا۔ سال اول میں نور محمد خان ناظم پشین کا مقرر تھا۔ اس کی صلاح و مشورہ سے مالیہ لیا گیا۔

بعضے دیہات سے بموجب شرح امیر صاحب بعضے سے بموجب حیثیت ذاتی و زمین کے از سر نو ایک

Marfat.com

شرط مقرر کر کے وصول کیا۔ مال داغی ہر ایک قوم اور فرقہ سے یکساں وصول کی گئی دوسرے سال میں کچھ کم و بیشی بموجب تجویز تحصیلداراں ہوتی رہی۔ پار سال سے وصولی مالیہ میں زیادہ تر دفتر امیر صاحب کی طرف رجوع دلایا گیا ہے جب کہ گورنمنٹ کا منشاء ہے کہ مالیہ بموجب قانون امیر صاحب کے رعایا سے لیا جاوے۔ تو پس پہلے سے ہر ایک قسم کے مالیہ کے واسطے شرح مقرر ہے۔ اکثر بموجب ان کے بسہولیت تمام وصول ہو ہو سکتا ہے۔ صرف بعضے اقسام جو از سر نو وقوع میں آویں گے ان کے واسطے تجویز چاہیئے۔ سو جس وقت کوئی نیا امر پیش ہووے ان کے واسطے تحصیلداران کو چاہیئے کہ اول منظوری حکام بالادست کی حاصل کر کے اس پر عملدرآمد کریں۔

ملازمان سرکار انگریزی کو پہلے وصولی مالیہ میں عملدرآمد کرنا بموجب دفتر امیر صاحب کے زیادہ تر یہ مشکل تھی۔ کہ جو دفتر صاحب بروقت لینے چارج پشین کے حکام انگریزی کے ہاتھ میں آیا تھا اس کے رقوم و ہندسہ اور چلن سکہ و وزن اجناس عملداری سرکار انگریزی سے بالکل مختلف تھا جو سمجھنے میں نہیں آتا تھا۔ اب ہم نے مشروحاً ترجمہ جمع و خرچ سال ۱۸۷۷ء کیا ہے جس سے تمام تشریحات وصولی مالیہ ہر ایک موضع اور طائفہ کی بخوبی معلوم ہو سکتی ہیں۔ اور بلکہ جو جو مشکلات یا معمات ان کے پڑھنے میں تھے۔ ہم نے شروع ترجمہ مذکور میں درج کر دیئے ہیں۔ اب ہر ایک اہلکار عملداری سرکار انگریزی کا اس کو بخوبی پڑھ اور سمجھ سکے گا۔ بلکہ بموجب قانون امیر صاحب اکثر علاقہ پشین کا جمع بست یا معافی خارج از جمع ہے صرف چند مواضعات ضبطی حسب العمل ہیں۔ جن کی وصولی بموجب شرح بٹائی مقررہ امیر صاحب کے ہوتی ہے

برشور و کاریزات کاکڑی اور لہوڑہ کاکڑی بالکل جمع بست ہیں سواء اس مقرری مالیہ کے جو فرد نمبر ۳ میں درج ہے ان سے اور کچھ مطالبہ واجب الطلب نہیں ہاں اگر کوئی کاریز از سر نو آباد کریں گے۔ تو انکے واسطے پہلے اطلاع دینا چاہیئے۔ بموجب شرح مقررہ امیر صاحب جو ہر ایک کاریز کے اوپر مشخصہ نقدی و جنسی مقرر ہے لیا جاوے گا یا جو حاکم وقت مناسب تصور کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی کاریز غیر آباد ہو جاوے گی۔ اس کے واسطے مجرا دینا ہو گا۔ چنانچہ میں نے فرد نمبر ۳ پر یہ یادداشت مفصل درج کر دی ہے۔

ترین دو قسم کا مالیہ گذار ہے۔ اول چند مواضعات بباعث ادا کرنے غم نوکر جو ماہ للعہ ۲۴۳ نفر سے

Marfat.com

نقدی غم نوکر دینا کیا تھا۔ اور بعضے چشمہ ہا اور کاریزات کے اوپر تحصیلداران وقتاً فوقتاً حاکمان وقت سے مشخصہ نقدی اور جنسی مقرر ہوتا رہا مالیہ بطور جمع بست کے لی جاتی ہیں۔ وہ لوگ جمع بست دیتے ہیں۔ دیگر ہر ایک قسم غم مثلاً مال داغی اور کاہ بھوسہ رشقہ وغیرہ سے بری ہیں۔ اگر یہ لوگ کاریز نو احداث کریں۔ یا خشکابہ کاشت کریں کچھ بیشی ان سے مطالبہ نہیں ہوتا تھا۔ دوسری ضبطی حسب العمل جن سے مالیات بموجب آمدنی پیداوار بہ شرح بہاولی بہ لحاظ آبپاشی رود اور کاریز و خشکابہ وغیرہ کے وصول ہوتی ہے۔ یہ وہ مواضعات ہیں جنہوں نے بعہد عملداری امیر دوست محمد خان نقدی غم نوکر سے انکار کر کے جنسی بٹائی اپنے اوپر قبول کی تھی۔ ان مواضعات سے ہر ایک قسم کا غم لیا جاتا ہے۔ مال داغی ان سے وصول ہوتی ہے۔ خشکابہ سے بھوسہ و رشقہ وغیرہ ان سے بموجب شرح بہاولی کے برابر لیا جاتا ہے تفصیل ہر دو قسم مواضعات اور آمدنی کی فرد نمبر ۲ سے واضح ہو سکتی ہے

پہلے وقت میں جب کہ ان مواضعات کے ملکان نے بجاء نقدی غم نوکر کے ضبطی جنسی اپنے اوپر قبول کی تھی۔ اس وقت بباعث ارزانی نرخ اور کمی پیداوار کے یہ لوگ بہ نسبت ان لوگوں کے جنہوں نے غم نقدی اپنے اوپر بحال کرایا تھا خوش تھے۔ لیکن اب بالکل پشیمان ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہی غم نوکر ان کے اوپر بجائے بہاولی جنسی کے مقرر کیا جاوے۔ لیکن بموجب روئیداد حال کے یہ امر مشکل ہے کہ صما لعہ ۵۵۹ نفر کے واسطے غم نوکر نقدی شرح للعہ ۱۴ فی نفر صرف معہ للعہ ۷۸۲۶ ہوتے ہیں۔ آمدنی پیداوار اوسط سہ سالہ ان مواضعات کی بموجب نقشہ نمبر ۴ کے بہت زیادہ ہے اور آئندہ ترقی کی بھی امید ہو سکتی ہے۔ اگر سرکار بہ لحاظ سہولیت وصولی مالیہ و پرورش رعایا کے تجویز نقدی مالیہ کی ان مواضعات کے اوپر منظور فرمادے تو ان مواضعات کے لوگ بہ نسبت جمع سابقہ کے جو ایزادی غم نوکر کی معہ للعہ ۷۸۲۶ ہوتی تھی کچھ زیادہ یعنی دس ہزار تک بخوشی قبول کریں گے۔ لیکن میرے خیال میں آمدنی مالیہ کے واسطے جنسی بٹائی بحق سرکار بہ نسبت نقدی جمع کے زیادہ مفید ہے۔

چند تجاویز ذیل سے ان لوگوں کے ساتھ رعایت ہونی چاہیئے۔ اول شرح بٹائی کاریزات کی جو از سر نو احداث ہوں چند سال پختہ ہونے پانی کے جس کی میعاد پانچ سال سے کمتی نہ ہووے وہم حصہ رکھنی چاہیئے بعد اس کے بموجب دستور قدیم ششم حصہ دوئم مال داغی جو ان مواضعات سے بموجب شاخ شماری ہر سال کی لی جاتی ہے اس میں ہم وصول کنندگان کو اور ہم رعایا کو تکلیف ہے۔ واجب ہے کہ ایک دفعہ ان مواضعات

Marfat.com

کی ماں شماری ہوکر بعد رعایت کرنے کچھ حصّہ کے بطور جمع بست ہر ایک کے نام مقرر ہونی چاہیئے۔ جس سے ہر ایک سال میں تکلیف شاخ شماری نہ ہووے اور سہولیت سے معرفت ہر ایک ملک کے وصول کی جاوے اور خر اور گاؤ مادہ شمار میں نہیں لانا چاہیئے کہ تمام رعایا ان مواضعات کے وصول ہونے مال داغی خر اور مادہ گاؤ سے ناخوش ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ پیشتر عملداری امیر صاحب میں کبھی نہیں لی گئی۔ دفتر امیر صاحب میں سری رمہ گلہ وغیرہ درج ہے خر اور مادہ گاؤ کی تفصیل نہیں۔ تحصیلدار پشین نے غلط وغیرہ سے مراد مادہ گاؤ اور خر کی سمجھ کر پارسال وصول کیا۔ لیکن غائبانہ ایسا سنا جاتا ہے۔ کہ مادہ گاؤ اور مرکب خر کے اوپر مالی داغی نہیں تھی اگر یہ معاف ہوگی۔ تو کچھ اس سے بہت زیادہ نقصان آمدنی مالیہ میں نہیں ہوگا۔ لیکن یہ لوگ بہت خوش ہونگے سوم مواضعات بٹائی سے بھوسہ اور گھاس رشتہ وغیرہ بموجب شرح بٹائی کے بانٹ لیا جاتا ہے۔ امسال یہ تجویز ہوئی ہے کہ جس قدر آمدنی محصول کی ہر ایک خرمن سے ہو۔ اسی قدر مساوی بھوسہ زمیندار سے یا جاوے۔ اور اسی کے ذمہ رہے کہ تحصیل تک پہنچا دیوے اگرچہ بموجب دفتر قندھار کے ان مواضعات کے اوپر مقرر ہے کہ سبز یہ و خشک برجو پیدا ہو۔ بموجب شرح مذکورہ بالا کے سرکار کو حصّہ بانٹ دیویں۔ لیکن اس وقت اس قدر ضرورت یا قیمت بھوسہ رشتہ وغیرہ کی نہیں تھی اس واسطے نہ حاملان سرکار لینے میں اور نہ زمینداران دینے میں کچھ پرواہ کرتے تھے اب دونو کو اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں بالکل معاف کرنا سرکار کے واسطے نقصان ہے۔ مگر جو مساوی غلہ کے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ زیادہ ہے اور اس کو زمیندار ان خوشی سے نہیں ادا کرتے اس لئے بہتر ہوگا کہ یا تو بقدر آمدنی غلہ محصول کا نصف لیا جاوے یا جنسی خرمن پر بانٹ لیا جاوے۔ پھر ان کے اٹھانے کے واسطے کرایہ بموجب حیثیت منزل کے سرکار کے ذمہ ہوگا۔

جو مواضعات طائفہ کاکڑی یا ترین زیر جمع بست ہیں۔ ان کے اوپر پہلے سے بہت رعایت ہے اب وہ خوب نفع میں ہیں اور زیادہ ضرورت رعایت کی نہیں رکھتے نہ ان پر مالیہ ایزاد کیا جا سکتا ہے کیونکہ سرکار کا منشاء خلاف دستور امیر صاحب کے نہیں ہے معافیات۔ اول سیدہ پہلے جس قدر زمینات پر پانی اقوام ترین نے اس علاقہ پشین میں اپنے قبضہ میں کیا چہارم حصّہ ان لوگوں کو دیا اس وقت تو کچھ محصول کسی بادشاہ کا مقرر نہیں تھا۔ بعد ازاں اگرچہ نادر شاہ نے ان کے اوپر بھی کچھ نوکر مقرر کئے۔ مگر عہد احمد شاہ درانی ان کے اوپر وہ نوکر بھی معاف کئے گئے۔ بعد اس کے جس وقت سے اقوام ترین کے

Marfat.com

اوپر بجائے عشر نوکر جنسی کے نقدی مالیہ مقرر کیا گیا۔ یہ لوگ بالکل معاف رہے۔ ان لوگوں کو بھی موقعہ خرید کرنے زمینات اور پانی کا از سر دمان ترین کے ملا۔ چنانچہ کرنے زمینات اور پانی کا از سر دمان ترین کے ملا۔ چنانچہ زمینات اور پانی ان لوگوں نے از اقوام ترین زر خرید کیا۔ بعض نے تو معافی محصول کی بابت رقم ہا از طرف امیر صاحبان کے حاصل کی اور بعض صرف بہ لحاظ اس کے کہ سید نور محمد شاہ وزیر امیر شیر علی خان جو خاص متوطن پشین کا تھا۔ ان سید لوگوں کے واسطے بڑا وسیلہ تھا۔ اب اگر سر دست ان لوگوں کی معافیات میں کچھ دست اندازی ہو گی تو موجب ناراضگی کا ہو گا لیکن اگر عموماً قومیت کے لحاظ سے معافی مالیہ کی ان کی ان لوگوں کے واسطے بحال رہے گی تو آئندہ اور بھی زیادہ ترغیب ان لوگوں کو واسطے خرید کرنے زمینات جمعی کے ہو گی اب اس طرح واجب ہے۔ جو زمینات اول وقت زمین سے حصہ رسدان سید لوگوں کو ملی تھی جو وقت احمد شاہ سے عشر نوکری سے معاف ہوئی۔ جس کی کیفیت ہم نے اوپر بیان کی ہے بحق ان سید لوگوں کے فی الحال بدستور معاف سمجھی جاویں۔ لیکن بعد ازاں جو زمینات زر خریدی ہیں۔ جس کی خاص رقم معافی کی کسی کے پاس ہے۔ وہ تو بموجب منشاء رقم معافی کے حین حیات تک یا وقت مناسب تک معاف دیجاویں۔ جن کی رقم کوئی نہیں اور بزرگانہ بھی نہیں خود خرید کی ہیں۔ ایسی زمینات کے اوپر کچھ مالیہ بشرطیکہ کوئی خاص امر مانع نہ ہو لگا یا جاوے چنانچہ نور محمد خان ناظم پشین نے بھی بروقت تحقیقات معافیات کے یہی رائے دی تھی کہ نقشہ علیحدہ معافیات سے ظاہر ہو گا اور آئندہ کے واسطے اگر کچھ زمین از سر نو خرید کریں۔ یا کاریز لگا دیں تو تحصیل دار کو چاہیئے کہ بابت زمین نو خریدہ کے جس قدر جمع یا شرح بٹائی ان کے اوپر مقرر ہو بدستور وصول کرے اور بابت کاریز جدید کے اگر کوئی سبب رعایت کا نہ ہوئے تو برابر دیگر رعایا کے مشخصہ نقدی یا جنسی ان سے لینا چاہیئے ہاں عوض تردد آبادی کے جیسے دوسرے لوگوں سے رعایت کی جاوے ان سے بھی ہونی چاہیئے دوئم اگرچہ یہ لوگ بھی زیادہ تر وقت احمد شاہ درانی سے اس علاقہ میں دخیل ہوئے باعث اس کے کہ ایک زبردست کوہستانی فرقہ تھا۔ اب تک ادائے مالیہ سے بری رہے اب بھی پہلی زمینات جس قدر ان لوگوں کے قبضہ میں ہیں۔ بموجب دفتر قندھار خارج جمع سمجھنی چاہیئے۔ لیکن آئندہ کے واسطے صاف حکم ہونا چاہیئے کہ جو زمین لوگ از سر نو خرید کریں گے جمع بست ہو گا۔ جمع مقررہ اگر ضبطی حسب العمل ہو گا۔ تو ان سے شرح ضبطی لی جاوے گی اور اگر زمینات مقبوضہ قدیم میں کوئی کاریز احداث کریں۔ تو پہلے اطلاع دینا چاہیئے۔ سرکار کو اختیار ہو گا

Marfat.com

کہ کچھ مالیہ ان کے اوپر مقرر کرے یا کسی خاص سبب سے معاف دیوے۔ سوئم۔ صاحبزادہ و آخوندزادہ جو بطور مرشد یا ملا افغانان کاکڑ وترین میں چند زمینات بطور معاف کھاتے ہیں۔ لیکن ان کی معافی بموجب سند کے جائز ہے بے سند ہرگز قابل لحاظ نہیں۔ اکثر اس قسم کی معافیات کی نسبت پہلے معرفت نور محمد خان ناظم واللہ داد خان تحصیلدار کے تحقیقات ہو کر ہر ایک کی نسبت از صاحب افسر انچارج ضلع پشین کے منظوری لی گئی۔ بلکہ نقشہ مرتبہ عرض کا بخدمت سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے بھی پیش ہوا تھا جس پر صاحب ممدوح نے یہ حکم دیا۔ کہ فی الحال صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل پشین بموجب رائے خود عملدرآمد کرے۔ بروقت دورہ پشین کے زیادہ دریافت ہو کر حکم مناسب ہوگا۔ لیکن صاحب موصوف کو موقعہ نہ ملا خصوص وہ وقت ضرورت اور مقدمہ جنگ کا تھا۔ اب ہم نے بھی اس کے سامنے کیفیت اپنی تحریر کر کے نقشہ مذکور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ چاہیئے کہ از پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ہر ایک امر کی نسبت حکم صاحب صادر ہو۔ عموماً ایسی معافیات حین حیات تک معاف رکھی جاویں۔ بعد فوتیدگی معافی خوار کی تحقیقات ہو کر حکم مناسب ہونا واجب ہے۔

ترقی آبادی علاقہ مذا چند وسائل سے ہو سکتی ہے۔ اوّل چند کاریزات بباعث کم استطاعتی مالکان، بے امنی ملک کے ویران پڑی ہوئی ہیں۔ اور چند کاریزات از سر نو احداث ہو سکتی ہیں اب مالکان واسطے آبادی کاریزات ویران یا جدید کے مستعد پائے جاتے ہیں۔ بلکہ علاقہ خوشدل خان میں دو تین ملکان نے احداثی کاریزات جدید کی شروع کی ہوئی ہے۔ چنانچہ ملک سیاہی اور ملک یار ملک لعل محمد درخان زئی اور بھی بعضے مستعد ہیں۔ البتہ کچھ روپیہ بھی بطور تقاوی کے مانگتے ہیں چنانچہ اس وقت تک چار پانچ درخواست تقاوی کی از طرف ملکان ہمارے پاس گذری ہیں جو ہر ایک کاریز کا موقع خود دیکھ کر رپورٹ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ گذارش کر دی ہے۔ لیکن بہ نسبت تقاوی کے زیادہ شرح بٹائی میں مالکان کاریز زمانت چاہتے ہیں۔ عام شرح بٹائی کاریزات ششم حصہ مقرر ہے۔ لیکن زمینداران کا بیان ہے کہ قندھار میں اگر کوئی کاریز جدید احداث کرے تو شرح بٹائی اس کا دہم حصہ مقرر کی جاتی ہے بلکہ وہ لوگ نظیر دیتے ہیں کہ خود علاقہ پشین میں سردار عبداللہ خان اچک زئی نے اس کاریز موسومہ ..... عبداللہ خان کو جو صرف مدفونہ پرانا تھی۔ از سر نو پاک صاف کیا تھا۔ تو از پیشگاہ امیر صاحب کے شرح بٹائی دہم حصہ مقرر ہوئی تھی۔ جو اب تک لی جاتی ہے۔

Marfat.com

میرے نزدیک اگرچہ کچھ رعایت بوجہ خاندانی عبداللہ خان کی بھی مقرر کرنے شرح بٹائی کاریزہذا میں ہوئی ہوگی۔ لیکن تاہم کاریزات جدید کے احداث کرنے میں بڑا روپیہ خرچ ہوتا ہے اور چند سال تک جب تک کہ کنارہ ہا چاہات پختہ نہ ہوں۔ ہر سال محنت کرنی ہوتی ہے اگر بہ لحاظ محنت زمینداران شرح بٹائی کاریزات جو از سر نو بنائی جاویں۔ یا ویرانہ قدیم کہ وہ بھی بمنزلہ نو کشیدن کے ہیں۔ چند سال کے واسطے دہم حصہ مقرر کی جاوے تو خوب ترقی ہوگی۔ میعاد اس رعایت کی پانچ سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ دوئم چاہات چند موقعوں پر چنانچہ متصل سیگی و عبدالرحمان زئی اور حبیب زئی وغیرہ کے چاہات پختہ بنائے جاسکتے ہیں۔ ان میں پانی اکثر ۲۰ فٹ سے ۴۰ فٹ تک عام ہے۔ اور بہت زمینات لائق آبادی بہ باعث نہ ہونے پانی کے ویران پڑی ہوئی ہیں۔ ان کے ذریعے سے خوب آباد ہو سکتی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس علاقہ میں رواج نہیں رہا اور لوگ اس کی کارروائی سے ناواقف ہیں۔ میں نے چند ملکان سیگی سے اس بارے میں تذکرہ کیا وہ لوگ ہماری اس تجویز کو پسند کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بہت ممکن ہے صرف یہ عذر پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم لوگ اس حکمت سے ناواقف ہیں کہ اگر ان کو سرکار کنواں لگا دیوے اور اس کی کارروائی سے واقف کرے تو باوجودیکہ علاقہ سیگی کا باعث مقرر ہوئے غم نوکر کے بٹائی جنسی سے بری ہے تاہم وہ لوگ ششم حصہ محصول جنسی بھی دینا قبول کرتے ہیں۔ سوئم یہ بھی منظوری کرتے ہیں کہ اگر سرکار کچھ روپیہ بطور تقاوی کے دیوے اور بہم پہنچانے مستری غواص وغیرہ کے مدد دیوے تو وہ از خود بھی کنواں لگانے پر مستعد ہیں۔ میری رائے میں ایک عمدہ موقعہ پر ایک کنواں از طرف سرکار کے لگا کر جاری کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے فائدہ حاصل ہوا تو ہم کو یقین ہے کہ علاقہ پشین میں بہت آبادی بذریعہ چاہات کے ہو جاوے گی۔ چہارم لہوڑہ ترین سے قریب یاسین زئی ایک نالہ جاری ہو سکتا ہے۔ جس سے بہت زمینات ویرانہ مواضعات خوئیداد زئی و ہیکل زئی و کربلا دبلے زئی کے آباد ہو سکتی ہیں جو قریب چھ سات میل زمین مربع لائق آبادی ویران پڑی ہوئی ہے۔ لہوڑہ کا پانی ضائع چلا جاتا ہے۔ شاید بطرف شوراوک کچھ آبادی کرتا ہوگا۔ لیکن اس نالہ کے نکالنے سے سب پانی لہوڑہ کا خشک نہیں ہو جائے گا۔ خصوص ہر ملک میں قانون ہے کہ جو کوئی زمین مشروع رخ رودیا نالہ طرف ہوتی ہے۔ پہلے حق آبپاشی اس کا ہوتا ہے اس واسطے بھی اور خصوص یہ پانی خود علاقہ پشین میں نکلا ہے۔ اس پانی کے واسطے پشین زیادہ مستحق ہے اس کی بابت ہم نے مفصل رپورٹ بمعہ نقشہ بمراد منظوری کے بتوسط مسٹر جگس صاحب کے بخدمت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ارسال کی تھی۔

Marfat.com

انتظام سول اَور پولیس

واضح ہو کہ جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے اول علاقہ پشین پر قبضہ کیا۔ اس وقت اینجانب بھی ہمراہ صاحب موصوف کے تھا۔ اس وقت سے صاحب موصوف کا منشاء واسطے مقرر کرنے ایک تحصیل کے تھا چنانچہ عملہ بھی واسطے ایک تحصیل کے مقرر فرمایا۔ لیکن باعث اسکے کہ اس وقت پولٹیکل لحاظ سے دونوں مقامات چنانچہ خوشدل اور گلستان میں فوج تعینات کرنے کی ضرورت تھی۔ اور علاوہ برآن باعث آمد و رفت افواج رسد رسانی وغیرہ کاروبار بہت تھے۔ مناسب نظر آیا کہ بالفعل کے واسطے دو حلقے بنائے جاویں۔ چنانچہ ایک ایک حلقہ خوشدل خان پسر و تحصیلدار دوسرا حلقہ گلستان سپرد نائب تحصیلدار کے کیا گیا تھا۔ ناظم ان دونوں تحصیلات کے اوپر علاوہ مقرر ہوا تھا اور صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کل ضلع پشین کے انچارج تھا۔ بعدہٗ ناظم تخفیف ہو گیا۔ لیکن دونوں حلقہ جات زیر تحت صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کے بدستور بحال رہے۔ بموجب حالت اس وقت کے تجویز مذکورہ بالا خوب تھی۔ لیکن فی الحال جب کہ فوج کی آمد و رفت کچھ نہیں اور انتظام پولٹیکل بھی قائم ہو چکا ہے میرے خیال میں کل عملہ تحصیل کا ایک جگہ جمع کرنا چاہیئے اور ایک موقعہ پر جو وسط علاقہ پشین میں ہو مقام تحصیل کا نچہ قائم کرنا چاہیئے کیونکہ جو عملہ تحصیل فی الحال ہے دو تحصیل کے واسطے ہرگز کفایت نہیں اس واسطے دونو حلقہ جات کی کارروائی مرتب کرنے رجسٹر اٹ وغیرہ باضابطہ نہیں ہو سکتی ایک تحصیل کے واسطے یہی عملہ کافی ہے صرف تھوڑا ترمیم کرنا ہوگا۔ ہم نے بعد پھرنے تمام علاقہ پشین کے واسطے مقرر کرنے مکان تحصیل کے ایک جگہ جس کا نام سرہ کلا ہے بالکل پسند کیا اس جگہ ایک عمدہ میری موجود ہے اور جب تک خاندان بٹے زئی کو اس علاقہ پشین میں کچھ اختیار تھا۔ اسی جگہ خان بٹے زئی کا رہتا تھا۔ دیکھنے نشانات پرانا آبادی سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہاں ایک عمدہ شہر تھا۔ صرف قریب چالیس پچاس سال سے ویران ہوا۔ اس جگہ زمین لائق آبادی بہت ہے لیکن بے غوری سے ویران پڑی ہوئی ہے صرف بارسال سے قدرے کشت بٹے زئی لوگوں نے آب سرخاب سے کی ہے اس جگہ پانی رود سرخاب کا بھی آسانی سے پہنچ سکتا ہے اور دو کاریزات پرانا متصل اس کے ویران پڑی ہیں جو تھوڑی محنت سے آباد ہو سکتی ہیں۔ اس میری کے اوپر تمام علاقہ پشین کا گلستان سے قلعہ خوشدل تک برابر

Marfat.com

دکھائی دیتا ہے۔ اس میدان پر چاہات بھی احداث ہو سکتے ہیں چنانچہ سنا جاتا ہے کہ آگے بھی چند چاہات آباد تھے اب بھی تھوڑے فاصلے پر دو چاہ بنام موجود ہیں۔ جن کا پانی چالیس فٹ سے زیادہ نیچے نہیں ہوگا کہ مدت سے یہ قلعہ ویران پڑا ہے اور اسی قلعہ کے نیچے سڑک قندھار اور ہندوستان کی جو فی الحال زیادہ تر براہ ہرنائی اور سیبی کے جارہی ہے گذرتی ہے اس میدان میں اور کوہ متصلہ پر بموسم بارش گھاس بے اندازہ پیدا ہوتا ہے۔ لکڑی سرخاب نالہ میں جو اس موقعہ سے دو تین میل ہوگا بہت مل سکتی ہے۔

میری رائے میں مکان تحصیل اور بنگلہ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور صدر مقام پولیس کا اس جگہ پر ہونا چاہیئے۔ بلکہ جس قدر فوج لشئین کے واسطے مقرر ہو اس کا بھی ہیڈ کوارٹر اسی جگہ ہونا مناسب ہے صرف بمقام خوشدل اور گلستان بطور پوسٹ کے چند سواران رہنا چاہیئے۔ اسی طرح پولیس کا بھی صدر مقام سرہ کلا میں اور چوکیات خوشدل اور گلستان میں تعینات ہونی واجب اس تجویز سے اس موقعہ پر ایک خوب بازار بھی آباد ہو جائے گا۔ جس سے تجارت لشئین کو ترقی ہوگی۔

میرے خیال میں یہ علاقہ لشئین ایک حصہ ضلع ہے اس کا انتظام سول اور پولیس بموجب ایک سب ڈویژن کے ہونا واجب ہے جس کی تفصیل ذیل میں درج کرتا ہوں۔

صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل انچارج سب ڈویژن لشئین

عملہ جو فی الحال منظور ہے۔

ہیڈ کلرک	سیکنڈ کلرک	چپڑاسی
۱۰۰	۵۰	۱۶
میزان	بیشی	
۱۷۶	۱۱۴	

عملہ جو اب ہونا چاہیئے

سرشتہ دار	کلرک محافظ دفتر	محرر	
۱۰۰	۵۰	۴۰	۲۰
چپڑاسی اردلی	چپڑاسی دفتر	میزان	
۲۰	۲۰	۲۹۰	

Marfat.com

عملہ تحصیل

جو فی الحال منظور ہے — [illegible] — جواب ہونا چاہیئے۔

تحصیلدار	نائب تحصیلدار	ہیڈ منشی	سیکنڈ منشی	تحصیلدار	نائب تحصیلدار	محاسب بطور پیشکار واسطے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	مدد بٹائی جنسی یک [illegible]

محاسب	خزانچی	دھنوائی	قانونگو	واصلباقی نویس	سیاہیہ نویس	پٹواری
دو فی [illegible]	یک	دو فی [illegible]	یک	یک	یک	۴ فی [illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بیشی	خزانچی	دھنوائی دو	جمعدار چپڑاسیاں
[illegible]	یک	فی [illegible]	یک
	[illegible]	[illegible]	[illegible]

چپڑاسیان تحصیل جو اکثر ملکی لوگ بھرتی کرنے چاہئیں۔

[illegible] فی [illegible] — [illegible]

میزان	سائر خرچ	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]

پولیس

موجودہ حال — [illegible] — جو فی الحال ہونا ہے

ڈپٹی انسپکٹر	دفعدار	سواران	ڈپٹی انسپکٹر درجہ دوم	ڈپٹی انسپکٹر درجہ سوم
یک	[illegible]	۲۵ فی نفر [illegible]	یک	دو فی [illegible]

Marfat.com

للعہ ۴ عسہ ۶۲ سما عسہ ۶۲۵ ۶۰ سے ل ۸۰

سارجنٹ درجہ اول سارجنٹ درجہ دوئم دفعدار سواران محررتیں عدد لہ

یک سے ۳ فی عسہ ۱۵ یک عسہ ۱۵

۲۵ عسہ صللعہ ۴۵ ۳۱ ۴ سہ سا عسہ ۳۷۵ یک نفر سہ ۳۰ دو نفر فی عسہ ۲۵

کنسٹیبل درجہ اول درجہ دوئم ل ۸۰ نفر سارجنٹ درجہ اوّل درجہ دویم

عسہ ۱۲ نفر فی عسہ ۱۰ فی سے ۸ یک سے ۳ فی عسہ ۱۵

ما عسہ ۱۲ سما للعہ ۶۴ عسہ ۲۵ صللعہ ۴۵

درجہ سویم فی عسہ ۱۲ کنسٹیبل درجہ اول

۴ نفر سہ ۳۰ نفر فی لعہ ۹

للعہ ۴۸ ما سہ ۲۷۰

کنسٹیبل درجہ دویم کنٹجنٹ یعنی سائر خرچ

للعہ ۴۰ نفر فی سے ۸۰

۳۲۰ ساعسہ ۲۷ عسہ ز

میزان کمی

۱۳۲۳ الساعسہ ۲۳۴ ما للعہ

اس انتظام میں صرف مبلغ ما عسہ ۱۱ کی بیشی ہوتی ہے پولیس سے ظاہراً کچھ تخفیف کی گئی ہے لیکن پولیس کی جو حالت موجود ہے اس سے اس انتظام میں پولیس کو نہایت فائدہ ہے اب چپڑاسی تعمیل کا کام یا چپڑاسی رول صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کا کام سب اس پولیس سے لیا جاتا ہے جب ہر ایک محکمہ کا عملہ چپڑاسی وغیرہ برابر ہو گئے۔ پولیس کا متفرقہ کام بچ جائے گا۔ اپنے فرائض منصبی کی طرف زیادہ توجہ کرے گا۔ پولیس کے تین تھانہ

Marfat.com

جات ہونے چاہئیں اور مذکورہ بالا نفری کو حسب ذیل تقسیم کرنا چاہیئے۔

صدر تھانہ سرہ کلایا جہاں عدالت صدر و تحصیل ہو　　تھانہ خوشدل خان　　تھانہ گلسرخ

ڈپٹی انسپکٹر درجہ اول	سارجنٹ	ڈپٹی انسپکٹر درجہ دوم	ڈپٹی انسپکٹر درجہ دوم
دفعدار	سوران درجہ اول دوئم	سوئم سواران یک	محرر تھانہ محرر سواران یک سارجنٹ
یک	مئہ نفر یک یک	دو ۴	یک یک ۴ دو
یک محرر	کنسٹیبل	کنسٹیبل ۱۵ نفر	کنسٹیبل ۱۵ نفر

صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کی اردل کے واسطے بھی سواران اور گارد پیادہ کی پہلے تھانے ہر سہ تھانہ جات سے روزنامچہ بخدمت صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کے آنا چاہیئے۔ جب صاحب موصوف خیر حاضر ہوں تو تحصیلدار کے پاس آنا چاہیئے ڈپٹی انسپکٹر درجہ اوّل جو صدر تھانہ ہے بشرط فرصت کبھی کبھی دوسرے تھانہ جات میں واسطے نگرانی کے بھیجا جا سکتا ہے علاوہ اس کے کم سے کم جمعدار یک دفعدار دو سواران مئہ ۲۵ نفر بوچ گائیڈ بھی اس ضلع کے واسطے منظور ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ سیوی میں ہیں اور سب عہدہ دار اور سواران ملکی لوگوں سے ہونے چاہئیے جب یہ منظور ہو۔ بٹے زئی کے خاندان پر زیادہ خاطر کرنا چاہیئے۔ کہ وہ قدیمانہ خاندان ہے۔ اور اس قوم میں بہت لوگ نوکری کے لائق ہیں اور ان لوگوں کی معرفت علاقہ پر خوب حکومت ہو سکتی ہے اور کسی کو ان کی نوکری ملنے سے جائے خدر یا غیرت نہیں ہو سکتی کہ پہلے سے یہ خاندان علاقہ پشین پر حکومت کر چکا ہے۔ منجملہ ان ملکی سواران کے پانچ پانچ سواران ایک ایک دفعدار تھانہ جات خوشدل و کتہ ان میں تعینات رہیں گے باقی ایک جمعدار اور ۱۵ سوار صدر مقام پر ماتحت تحصیلدار کے رہنے چاہئیں۔

تحصیلدار کو ملکی کاروبار میں ان سواران سے نہایت عمدہ مدد ملے گی۔ نیز صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بھی بوقت ضرورت چند سواران منجملہ ان کے ہمراہ خود لے جا سکتے ہیں یہ انتظام جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے مطابق انتظام سیوی کے ہے۔ جس کا تجربہ بخوبی ہو چکا ہے یقین ہے کہ اس انتظام سے حاکمان ضلع پشین کو کسی قسم کی تکلیف باقی نہیں رہے گی اور جملہ حسابات دفتر وغیرہ باضابطہ ہو جاویں گے احتیاطاً اینجانب ایک دستور العمل بھی بابت کارروائی ہر ایک عملہ تحصیل کے مرتب کر کے پیش کرے گا جو ہر ایک عہدہ دار اپنے کاروبار ذمگی سے بخوبی آگاہ ہو کر عمل کیا کرے گا۔

Marfat.com

ہمارے خیال میں اگر انتظام ضلع بندی کا گورنمنٹ سے منظور ہوئے تو علاقہ پشین کا ماتحت ضلع کوئٹہ کے ایک سب ڈویژن تصور ہونا چاہیئے جو امورات باقی اختیار صاحب انچارج سب ڈویژن پشین سے

زیادہ معلوم ہوں۔ صاحب انچارج ضلع سے منظوری یعنی چاہیئے۔ جب تک ضلع بندی کی منظوری نہیں ہوتی صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل انچارج ضلع پشین بالا بالا ماتحت صاحب گورنر جنرل بہادر کے رہے گا۔

جو عملہ تحصیل کا ہم نے اوپر بیان کیا۔ یہ لحاظ جاری رہنے دستور جنبی بتائی بتائی گئی ہے جب انتظام جمع نقدی کا ہو گیا۔ اس میں کچھ تخفیف ہو سکے گی۔

سال ۱۸۸۴ء سے پشین کو حصہ ضلع کوئٹہ کا قرار دیا گیا اور مسٹر بارنس صاحب بہادر بلوچستان رہ چکے ہیں۔ اور اب فارن سیکرٹری گورنمنٹ ہند کے مقرر ہیں، پولیٹیکل ایجنٹ انچارج ضلع کوئٹہ کے ہوئے۔

صاحب ممدوح کی پشین کے اوپر خاص توجہ تھی اور صاحب ممدوح بہت حصہ اپنے وقت کا ترقی و انتظام علاقہ ہذا میں صرف فرماتے تھے۔

صاحب ممدوح کے وقت میں نئے بازار بنائے گئے اور سول اسٹیشن قائم ہوا۔ اور پولیٹیکل ایجنٹ کا بنگلہ بنایا گیا اور لہوڑہ کی سد تیار ہوئی اور نالہ نکالا گیا۔ اور چند کہنہ کاریزات کی مرمت ہوئی اور چند نئی نکالی گئیں اس تمام میں قاضی جلال الدین خان تحصیلدار پشین صاحب ممدوح کے دست راست تھے۔ قاضی جلال الدین خان چند سال علاقہ میں تحصیلدار رہے اور بعد اس کے بعہدہ مہتمم بندوبست ترقی پاکر کام تحصیل ہذا بلکہ تمام ضلع کوئٹہ کا قاضی صاحب نے سرانجام کیا جو قابل تعریف ہے۔ چونکہ بباعث واپس چلے آنے افواج سرکاری از کابل و قندھار کے اور شامل ہو جانے علاقہ پشین ضلع کوئٹہ سے گویا کہ سرحدی علاقہ بلوچستان کا پشین تصور کیا جاتا تھا خصوصاً شروع ہونے کام ریلوے بنائے جانے ٹنل کوژک کے پشین ضلع کوئٹہ کا زیادہ ضروری حصہ تھا صاحب ممدوح اکثر وقت پشین میں رہا کرتے تھے۔ ہماری رپورٹ کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ امیر صاحب کے زمانہ میں علاقہ پشین کا مالیہ قریب بارہ ہزار روپیہ تک تھا اب میرے خیال میں بندوبست جدید میں جو جمع تشخیص ہوئی ہے مالیہ علاقہ پشین کا قریب ستر ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ اس کی وجہ زیادہ تر ترقی آبادی اور امن ہے اور کچھ یہ بھی ہے کہ امیر صاحب کے زمانہ میں غلہ اور بھوسہ وغیرہ ارزان تھا۔ اب عملداری سرکار میں سب چیز کا نرخ گران ہے اس واسطے جمع نقدی میں زیادہ حاصل آتا ہے۔ فی الحال تحصیل ہیکل زئی

Marfat.com

کے متصل بنائی گئی ہے جو ریلوے اسٹیشن سے قریب چھ میل ہے۔ یہ موقعہ عین وسط میں ہے ایک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اس سب ڈویژن میں تعینات رہتا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع کوئٹہ بھی اکثر آیا کرتے ہیں کہ کوئٹہ سے کوژک تک ریل جاتی ہے۔ بلکہ چمن میں جہاں سرحد قندھار ملتی ہے چھاؤنی مقرر ہے اور وہاں ایک نیٹو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل پولیٹیکل ڈیوٹی پر تعینات رہتے ہیں اور ایک اچھا بازار آباد رہتا ہے۔

اب قافلہ جات قندھار وہاں تک شتران پر آتے ہیں۔ وہاں سے بذریعہ ریل کراچی و شکارپور و پنجاب کو مال سوداگر لے جاتے ہیں اس چھاؤنی سے خاص شہر قندھار قریب ۷۰ میل ہے۔ راستہ صاف ہے صرف ایک رود ادغستان کو گذرنا ہوتا ہے۔ یہ رود موسم سرما میں پایاب مگر ایام گرمی میں طغیانی پر ہوتی ہے۔

تفریق کل ۸۰۲ نفر غم نوکر دفعہ ترین

علی زئی ما ۱۳۶ نفر ملک یار و نور زئی ما ۱۳۲ نفر۔ ابوبکر زئی ما ۲۲ نفر خان زئی ۵۵ نفر سیگی ۶۷ نفر۔ پڑیزون ما ۱۶۲ نفر۔ ژڑخیل ترین ۳۰ نفر

بباعث ضبطی ملک کے ملکان نے خود بخود شرح بہاولی اپنے اوپر منظوری یا جو فرار ہو گئے انکا ملک بھی ضبط ہوا صما ۵۵۹ نفر

از طائفہ علی زئی ۵۲ نفر ملک یار و نور زئی تماماً ما ۱۳۲ نفر۔ ابوبکر زئی تماماً ما ۲۲ نفر خان زئی تماماً ۵۵ نفر۔ از پڑیزون ۷۰ نفر۔ ژڑخیل ۳۰ نفر

وصولی نقد ما ۲۴۲ نفر

علی زئی ۸۴ نفر سیگی ۶۷ نفر از پڑیزون ۹۱ نفر

گوشوارہ نمبر ۴

مالیہ طائفہ ترین

بموجب جمع بست

نقد صما ۵۳۸ لا وصول ۳۰۰ جنس

۱۰/۸ ۱۹/۱۰

صمہ سال ۵۳۸۰ (،،،) تفصیل ذیل

بابت غم نوکر بموجب تفصیل مندرجہ فرد علیحدہ

۲۴۲ ما ع للعہ نفر بابت سرساو

نصف

۲۳۹۵ سما صہ لعہ ،،،

۲۲۹ ما لعہ عہ ۴ ر

محصول طواحین یعنی اسباب سود کا کیں

۱۰۵ ما لعہ ر

۴۸ سما للعہ

تنخواہ قنات ہائے چشمہ ہائے

۴۹ لعہ للعہ

۱۵۴ ما للعہ صہ ر

بابت قلبہ ہائے خشکابہ

۹۱ لہ لعہ ۸ ر اجارہ سنگ ۲۴۰ ما للعہ

مال داغی حسب تفصیل علیحدہ از مواصعات ضبطی ۷۶۴ لا للعہ ۱۴ ر ۸ ر

طائفہ کاکڑی

نقد جنسی

۶۲۲۸ ما سما عہ ،،، ۱۲ ر

ضبطی حسب العمل یعنی بٹائی

نقد

۳۶۸ سما سہ

Marfat.com

معرفت حاجی سربلند خان	معرفت غلام صدیق خان
۱۶۴	۲۰۳
[illegible]	[illegible]
۱۴ ر ۸ ر	۸ ر ۱۱ ر

جنسی	جواری
۵۲۳۷	۷۵۱
[illegible]	[illegible]
۵ ر	۶ ر

فرد اوسط کل مواضعات جنسی ضبطی حسب العمل

نام جنس	اوسط پیداوار سہ سالہ دفتر انگریزی	پیداوار یکسالہ دفتر امیر	میزان اوسط	نرخ اوسط	قیمت
گندم	۷۸۳ [illegible] ۳۸ ر	۵۲۳۷ [illegible] ۵ ر	۱۰۰۳۹ [illegible] ۳۶ ر	۵۰۲۰ [illegible]	۱۰۰۴۰ [illegible]
جو	۱۴۰۹ [illegible] ۱۱ ر	[illegible]	۳۲۸۵ [illegible]	[illegible]	۲۴۶۴ [illegible]
جواری	۷۳۳ [illegible]	۷۵۱ [illegible] ۱۶ ر	۱۳۱۸ [illegible] ۱۹ ر	۶۵۹ [illegible] ۱۰ ر	۳۸۹ [illegible]
[illegible]	۲۳۴ [illegible] ۱۳ ر	×	۲۲۴ [illegible] ۱۲ ر	۲۲۹ [illegible] ۱۳ ر	۲۲۴ [illegible] ۱۳۱۰ [illegible]

Marfat.com

گھاس بھوسہ	سمت اسماعیل للعہ ۶۴۴۸ ۲۱	سامت سہ ۳۶۸ ۷ر۸ ند	الصالعہ ۱۰۰۹ ۶ وعہ ۱۵۲۲

تین سال گذشتہ میں اگرچہ بھوسہ نسبت عملداری امیر صاحب سے برابر احتیاط سے وصول کیا گیا ہے۔ لیکن غلہ کی وصولی میں برابر احتیاط نہیں ہوئی اور نہ ان تین سال میں کچھ بارش ہوئی ہے۔ جس سے خشکابہ آمدنی خاطر خواہ ہوتی۔

Marfat.com

گوشوارہ سال وار پیداوار مالیہ ضلع پشین از دفتر قندھار و سرکار دولتمدار

نمبر شمار	نام دفتر	نام سال	جنسی: گندم	جو	مکی	ارزن	تمباکو	روغن	میزان	بھوسہ سفید	کرلی	سبز خفیل	رسغہ	میزان	نقدی: خم نوکر	سرساد	قاطرات	مشخصہ	اسپار	پیشہ وران	مالداخی	روغن	جرمانہ بہبود	جلد ہائے خشکابہ	۵
۱	دفتر قندھار	۱۸۸۸ء	۷۰۱۶	الاموعیا ۱۲۵۷	سمار ۳۵۱	۱۲ ساعت ۳۹۰	.	.	۱۰۱۰۷	.	.	.	.	۳۶۸	۵۸۸۸	لے سا	.	۲۲۸۸	۱۷۳	[illegible]	۳۰۱۴	۲	[illegible]	۹۱	۱۱۶۰۹
اضافہ	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	۱۸۳
نہائی	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	.	میزان

| | | |

آمدنی سالانہ ضلع کوئٹہ و پشین

کوئٹہ	پشین	توبہ	میزان
۷۲۸۴۶ [illegible] ۱۱/۹	۵۹۶۹۶ [illegible] ۹/۴	۲۰۸۳ [illegible] ۵/۳	۱۳۴۶۲۶ ایک لاکھ [illegible] ۱/۲
منہائی بابت جاگیر و انعام	باقی خالص مالیہ	محصول نمک	فروخت اسٹام
۹۰۵۵ [illegible] ۱۱/۴	۱۲۵۶۰۰ ایک لاکھ [illegible] ۲/۱۳	۱۲۵۵ [illegible] ۱۰/	۴۶۳۸۵ [illegible] ۳/
آبکاری	رجسٹری	کرایہ مکان سرکاری	انکم ٹیکس
۷۵۳۴۹ [illegible] ۲/۵	۷۶۹۰ [illegible] ۲/۳	۴۷۷ [illegible] ۶/۴	۱۳۷۴ [illegible] ۱۱/۱۵
کل میزان آمدنی	دو لاکھ [illegible] ۸/۱	۲۶۰۸۹۴	۸ — ۱ — ۲۶۰۸۹۴

خرچ

مالیہ جو واپس داخل خزانہ ہوا	والی قلات یا کوئٹہ	عملہ مال بندوبست	اسٹامپ	رجسٹری
۱۴۶۰ [illegible] ۱/۱	۲۵۰۰۰ [illegible]	۷۴۰۳۴ [illegible] ۲/۲	۸۲۲ [illegible] ۱۰/	۴۷۱ [illegible] ۵/
خالص بندوبست	ڈاک ضلع	عدالت ہا	جیل	پولیٹیکل
۴۹۹۰۶ [illegible] ۲/۴	۱۶۵۶ [illegible]	۳۰۵۱۴ [illegible] ۲/۴	۷۹۰۳ [illegible] ۹/۸	۱۳۰۶۴۱ یک لاکھ [illegible] ۱/۴

Marfat.com

متفرقات ۔ تعمیرات ۔ کل میزان سرکار للعمہ ۳۴۰۷۰۶ لاعا ۷۸ء

لعالہ للعمہ ۹۴۱ ۱۵ء ۲۲۹۷۶ عمہ لعا ۱۰۴ء

اس وقت آمدنی میں بہ نسبت خرچ کے تخمیناً للعمہ ۷۴۰۰۰ کی کمی ہے مگر چونکہ خرچ میں للعمہ ۴۹۰۰ کی رقم بندوبست کی درج ہے جو عارضی ہے اگر وہ منہا کر دی جاوے تو آمدنی و خرچ قریب برابر ہیں۔ اور آمدنی نہر شبوا اور تالاب خوشدل خان اس میں جمع نہیں کی گئی۔ محکمہ انہار کے متعلق جو نیا قائم ہوا ہے دکھائی گئی ہے اور اگر اس میں ایزاد کی جاوے تو آمدنی میں اضافہ ہوگا۔ آمدنی مذکور عمہ لعا ۵۸۴۲۶ سالانہ ہے۔ اور آمدنی میونسپلٹی کوئٹہ ایک لاکھ عمہ لعا ۱۷۲۸۶۳ ہے جس میں سے خالص چونگی لعمہ ۹۹۲۷۶ ہے۔

فہرست صاحبان پولٹیکل ایجنٹ جو من ابتدا تقرر ایجنسی تا حال ضلع کوئٹہ و پشین میں تعینات رہے

۱	مسٹر بارنس صاحب	اپریل ۱۸۸۳ء	نومبر ۱۸۸۵ء	رخصت
۲	مسٹر ٹار ٹینڈیل صاحب	نومبر ۱۸۸۵ء	۷ نومبر ۱۸۸۸ء	تبدیلی بطرف اندر
۳	مسٹر بارنس صاحب	۷ نومبر ۱۸۸۸ء	۲۰ اپریل ۱۸۸۹ء	ر فارن آفس
۴	میجر گیسفورڈ صاحب	۲۰ اپریل ۱۸۸۹ء	۲ جولائی ۱۸۹۴ء	رخصت
۵	کپتان میکسویل صاحب	۳ جولائی ۱۸۹۴ء	۳۱ اگست ۱۸۹۴ء	
۶	کرنیل مگسفورڈ صاحب	۳۱ اگست ۱۸۹۴ء	۷ جولائی ۱۸۹۵ء	رخصت
۷	کپتان بروس صاحب	۷ جولائی ۱۸۹۵ء	۲۴ جولائی ۱۸۹۵ء	
۸	کپتان ملول صاحب	۲۴ جولائی ۱۸۹۵ء	۹ مئی ۱۸۹۷ء	

Marfat.com

۹	کپتان میکانگی صاحب	۱۰ر مئی ۱۸۹۷ء	۲۱ر مئی ۱۸۹۷ء
۱۰	مسٹر ولیمس صاحب	۲۲ر مئی ۱۸۹۷ء	۲ر نومبر ۱۸۹۷ء
۱۱	کپتان شاورس صاحب	۲ر نومبر ۱۸۹۷ء	۷ر دسمبر ۱۸۹۷ء
۱۲	مسٹر ولیمس صاحب	۸ر دسمبر ۱۸۹۷ء	۱۸ر اکتوبر ۱۸۹۸ء
۱۳	مسٹر ڈرامنڈ صاحب	۱۹ر اکتوبر ۱۸۹۸ء	۱۱ر نومبر ۱۸۹۸ء
۱۴	کپتان ریمزے	۱۲ر نومبر ۱۸۹۸ء	۱۱ر دسمبر ۱۸۹۹ء
۱۵	کپتان شاورس صاحب	۱۲ر دسمبر ۱۸۹۹ء	۳۱ر مارچ ۱۹۰۰ء
۱۶	کپتان ریمزے صاحب	یکم اپریل ۱۹۰۰ء	۲۰ر مئی ۱۹۰۱ء
۱۷	کپتان وہائیٹ صاحب	۲۱ر مئی ۱۹۰۱ء	۱۴ر جون ۱۹۰۱ء
۱۸	میجر ریمزے صاحب	۱۵ر جون ۱۹۰۱ء	یہ صاحب اب موجود ہیں۔

حالات ضلع تھل چوٹیالی

اگرچہ اس ضلع کا نام تھل چوٹیالی مشہور ہے۔ لیکن تھل چوٹیالی میں صدر مقام ضلع بجائے خود بلکہ تحصیل کا صدر مقام بھی نہیں ہے۔ تھل چوٹیالی دو مختلف علاقوں کا نام ہے جو علاقہ تحصیل ڈکی میں واقعہ ہیں تھل کے علاقہ میں ڈکی کا موضع بھی واقع ہے۔ جہاں صدر مقام تحصیل کا ہے اور چند دیہات آباد ہیں اس تمام علاقہ کا نام تھل مشہور ہے چوٹیالی علیحدہ علاقہ ہے جو کوہستان مری کے زیر دامن واقعہ ہے اور ایک بستی بھی آباد ہے اور اس میں ایک خانقاہ رحمت اللہ شاہ سید کی ہے یہ سید باشندہ قندھار کا تھا اور جب یہ علاقہ قندھار کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ یہاں اس کا وصال ہوا۔ اور خانقاہ بنائی گئی۔ افغان لوگ اس کو بڑا صاحب کرامات اور ولی خیال کرتے ہیں۔ اور چند قصص اس کی بابت افغانوں و بلوچوں میں مشہور چلے آتے ہیں۔ چونکہ یہ علاقہ تھل چوٹیالی کا چاروں طرف کوہستان سے گھرا ہوا ہے۔ اگرچہ اس میں زیادہ تر اقوام شادوزی، ترین افغان آباد ہیں۔ لیکن بباعث قریب ہونے کے اقوام مری ان کے اوپر غالب تھے بلکہ علاقہ چوٹیالی کا زیر قبضہ مری کے آگیا تھا۔ کوہ ہر بھی اس علاقہ کا ایک حصہ تھا۔ جس کے اوپر ذکر

Marfat.com

...ان آباد رہتے تھے۔ وہ علاقہ تو قطعی طور پر اقوام مری نے اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔ چوٹیالی کا علاقہ بھی انہوں نے قریباً اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔ تھل کا علاقہ لیا چاہتے تھے۔ مگر چونکہ اس علاقہ سے راستہ قندھار اور ڈیرہ غازیخان کا گذرتا ہے جب کبھی ڈیرہ غازی خان قندھار کے ساتھ تھا۔ یا قندھار کا علاقہ بادشاہت دہلی سے تعلق رکھتا تھا۔ آمدورفت افواج واہلکاران وتجاران کی اس راستہ سے ہوا کرتی تھی اور سال ۱۸۷۵ء میں جب کہ کپتان سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ڈیرہ غازی خان واسطے کھولنے راستہ بولان اور کرنے انجام فیما بین خانصاحب والئے قلات اور سرداران براہوئی وبلوچ کے تعینات ہوئے اس راستہ تھل چوٹیالی کی بابت پہلے سرکار عالیہ ہند کا خیال تھا کہ اگر ممکن ہو یہ راستہ بھی واسطے آمدورفت قافلہ جات کے کھولا جاوے تب صاحب ممدوح نے سال ۱۸۸۰ء میں جب علاقہ سیوی کا اپنے قبضہ میں لیا یہ علاقہ تھل چوٹیالی وہرنائی کا بھی متعلق سیوی کے سمجھ کر قبضہ کر لیا۔ چونکہ ان علاقہ جات سیوی وتھل چوٹیالی وہرنائی میں باشندگان کو جو زیادہ حصہ از قوم افغانوں کے تھی اقوام مری سے خوف رہتا تھا اور مری کے سبب یہ علاقہ جات قریب ویران رہتے تھے تھوڑے تھوڑے قطعات متصل دیہات جہاں تک برج ہاء کے اوپر چڑھ کر گولی ہا بندوق پہنچ سکتی آباد تھے۔ پس مریوں کی غارتگری اور راہزنیوں کے روکنے کے واسطے میجر سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان نے بمقام چوٹیالی ملٹری پوسٹ کی ایک چھاؤنی مقرر کی اور ایک یورپین افسر واسطے انتظام چھاؤنی اور وصولی مالیات علاقہ تھل چوٹیالی کے مقرر فرمایا بعد اس کے جبکہ ضلع بندی کی تجویز ہوئی تب سے اگرچہ ہیڈ کوارٹر صاحب ضلع کا بموسم سردی بمقام سیوی اور بموسم گرمی زیارت تجویز ہوئی۔ لیکن ضلع کا نام بدستور تھل چوٹیالی رہا ضلع ہذا میں جہاں تحصیلات حسب ذیل واقعہ ہیں۔ تحصیل سیوی تحصیل شاہرگ تحصیل دکی۔ تحصیل بارکھان۔ ہر ایک تحصیل کا مفصل حال اس طور ہے۔ تحصیل سیوی حدودات اربعہ حسب ذیل شمالاً علاقہ تحصیل شاہرگ ودکی وکوہستان مری۔ جنوباً علاقہ کچھی ریاست قلات شرقاً علاقہ لہڑی ملک قوم ڈومکی ریاست قلات غرباً علاقہ بولان ڈھاڈر ریاست قلات اس تحصیل میں تین مختلف قسم کے علاقہ جات ہیں۔ خاص سیوی سانگھان کٹے منڈائی خاص سیوی زیادہ حصہ کا کالا پانی سے آباد ہوتا ہے جو کوہستان سے ایک رود شمال کی طرف سے آتی ہے۔ جس کا نام رود ناڑی مشہور ہے شہر بھاگ واقعہ کچھی علاقہ والئے قلات اسی پر آباد ہے بموسم تابستان آب بارانی نہایت زور شور سے اس میں چلتا ہے اور یہ پانی

Marfat.com

علاقہ سیوی سے گذر کر ملک کچھی کو آباد کرتا ہے اور فالتو پانی دریائے سندھ میں جا ملتا ہے لیکن بموسم زمستان قدرے پانی یعنی بقدر ایک بڑے نالہ کے مدام جریان رہتا ہے۔ جس کو رعایا سیوی بذریعہ لگانے سد کے روک لیتے ہیں اور اس میں حصص ذیل پر تقسیم کر کے لے جاتے ہیں اور اپنی اپنی زمینات کو آباد کرتے ہیں۔

کڑک ۹ - مرغزانی ۸ - صافی ۸ مزری وہپال چچک ۱۶ لونی ۲ غلام بولک ۱ وشکر ۱ مرغزانی نودھانی شہر گلو ۴ - جس پر شہر جدید سیوی آباد ہوا میزان ۶۰

علاوہ اس کے بجانب مشرق ایک رود کوہستان مری سے بارانی پانی لاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے بموسم فصل خریف مواضعات تلی - گواہرام چانڈیہ - مل آباد ہوتے ہیں۔ اس علاقہ کا نام خشکابہ اور رود کا نام تلی مشہور ہے مالیہ بذریعہ بٹائی کے وصول ہوتا ہے۔ منجملہ ۶۰ حصہ کالا پانی کے ۹ حصہ کڑک والا سرداران باروزئی کو معاف ہے باقیوں سے ششم حصہ بٹائی لی جاتی ہے۔

سانگھان نمبر ۲ - یہ علاقہ کوہستان ہے باروزئی سردار اس کے مالک ہیں آبادی کالا پانی اور بارانی سے ہوتی ہے تمام زمینات سے چہارم حصہ بٹائی لی جاتی ہے نصف سرداران باروزئی کو عوض جاگیر کے ملتا ہے۔ نصف داخل سرکار ہوتا ہے۔ پہلے کچھ مدت یہ علاقہ تحصیل شاہرگ کے ساتھ تھا اب تحصیل سیوی کے ساتھ ہے۔

کٹ منڈائی اگرچہ زمانہ قدیم سے یہ علاقہ سانگھان سے شامل اور ماتحت سرداران باروزئی کے ساتھ تھا مگر قریب پچاس سال سے اقوام مری نے بزور شمشیر باروزئی سے چھین کر اپنے تحت میں کیا جب سرکار برطانیہ نے علاقہ سیوی پر قبضہ کیا یہ علاقہ بدستور تمن مری میں رہا لیکن سال ۱۸۸۲ء میں اقوام مری نے جبکہ افغانستان میں دوبارہ فوج کشی ہوئی تھی بمقام کچالی واقعہ ضلع ہرنائی جہاں قلی لوگ سڑک ریلوے تیار کر رہے تھے حملہ کر کے کچھ قلی مار ڈالے تھے اور کچھ روپیہ سرکاری غارت کر کے لے گئے تھے اقوام مری پر سرکار نے دو لاکھ روپیہ جرمانہ تجویز کیا تھا۔ منجملہ جس کے قریب سوا لاکھ روپیہ وصول ہوا۔ اور پونا لاکھ باقی تھا جس کے عوض سردار وغیرہ معتبران مری نے علاقہ کٹ منڈائی کا بطور رہن کے سرکار کو سپرد کر دیا تب سے سرکار اس علاقہ سے بٹائی لیتی ہے اور تحصیل سیوی کے ساتھ شامل سمجھا جاتا ہے۔ مگر پولیٹیکل انتظام بدستور

Marfat.com

سردار مری کی معرفت ہوتا ہے۔ کوئی علیحدہ پولیس وغیرہ وہاں تعینات نہیں رہتی۔

تواریخی حالات سیوی کے یہ ہیں کہ سیوی سے راجہ سیوا[1] کا نام ظاہر ہوتا ہے یعنی سیوا کے وقت میں سیوی کا شہر آباد ہوا تھا۔ اسی کے نام سے سیوی مشہور ہوا۔ یہ راجہ اپنے وقت میں بہت نامور ہو گذرا ہے۔ صرف سیوی اس کی یادگار نہیں ہے۔ بلکہ قلات بھی اس کا آباد کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اب تک اس کی اولاد جو سیوانی کے نام سے مشہور ہے قلات میں موجود ہے سیوان جو علاقہ سندھ میں ایک مشہور شہر ہے وہ بھی اسی سیوا راجہ کے نام سے موسوم ہے۔ بلکہ سیوان جو علاقہ سندھ سے لگا کر تمام علاقہ قلات بمعہ علاقہ سرداران جھلاوان وسراوان ومستونگ وشال کچھی جس کو مورخ انگریزی کچھ گنداوا ہ نام دیتے ہیں اور سیوی وسانگھان بمعہ علاقہ دکی ویارکھان تمام سیوستان کہلاتا تھا۔ آئین اکبری میں قلات بلوچی کا نام قلاتؔ وبنجارہ اور باج گذار سلطنت ہندو درج ہے ممکن ہے کہ اکبر بادشاہ کے زمانہ میں قلات سے کچھ نذرانہ یا لشکر لیا جاتا ہوگا کیونکہ راجہ سیوا کا زمانہ اس سے پہلے گذر چکا تھا۔ جب تک سیوا کا راج تھا وہ خود مختار تھا۔ کسی کو خراج نہیں دیتا تھا۔

آئین اکبری میں قلات وبنجارہ ایک محال یعنی ضلع صوبہ قندھار کا جو سالیانہ اسپان بلوچی بشکر پیادہ سیوا راجہ بادشاہ کو دیا کرتا تھا درج ہے۔ چونکہ اقوام بلوچی زمانہ ہمایوں میں قلات وکچھی وکوہستان ملحقہ پر قبضہ رکھتے تھے۔ بلکہ اسی وقت سے اس حصہ کا نام جس کے اوپر بلوچ قابض ہو گئے۔ بلوچستان شروع ہو چلا تھا وہ لوگ ضرور بادشاہ کو لشکر واسپان بطور نذرانہ دیتے ہوں گے۔ چنانچہ بلوچوں میں مشہور ہے کہ میر چاکر سردار بلوچوں کا بمعہ لشکر بلوچی واسطے مدد بادشاہ موصوف ہند کو گیا تھا۔ سیوی میں راجہ سیوا کے زمانہ کا کوئی نشان سوائے

نوٹ: ایک راجہ سیوا جی مرہٹہ ہندوستان میں مشہور راجہ ہو گذرا ہے لیکن یہ اس سے علیحدہ ہے۔

[1] قلات وبنجارہ کا نام بنجارہ ہندی میں بنجارہ بیوپاری کو کہتے ہیں ہندو لوگ زیادہ بیوپاری ہوتے ہیں اس قلات کے آباد کرنے والا ہندو راجہ تھا مسلمانوں نے اس واسطے اس کا نام قلات بنجارہ یا وبنجارہ رکھ دیا۔

Marfat.com

اس کے نہیں ہے کہ قلعہ کے متصل جو پرانا بھبھر[1] پڑا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس جگہ پرانا شہر سیوی کا تھا۔ اور قلعہ کی بابت بھی کہا جاتا ہے کہ یہ قلعہ شروع میں راجہ سیوا نے بنایا تھا۔ بعد اس کے جب بلوچوں نے ڈھاڈر و سیوی و کچھی پر قبضہ پایا۔ جس طرح قلات سیوا یا قلات و بخارہ کا نام قلات بلوچی میں اور سیوستان کا نام بلوچستان میں تبدیل ہو گیا۔ اس طرح یہ بھی چاکر سیوی کہلانے لگے لیکن چاکر جب ہندوستان کو چلا گیا۔ پھر کلہوڑہ جو ملک سندھ کا والی تھا۔ کچھی اور ڈھاڈر اور سیوی و سانگھان و باد رہ کٹ منڈای پر قابض ہو گیا۔ بلکہ ایک وقت ڈیرہ غازیخان بھی زیر حکومت کلہوڑہ کے رہا ہے۔ چنانچہ تواریخ ڈیرہ غازی خان سے ظاہر ہے کہ غلام شاہ والیٔ سندھ بحکم بادشاہ خراسان ڈیرہ غازی خان میں پہنچکر نواب غازی خان مرانی کو قید کر کے حیدر آباد میں لے گیا تھا اور وہاں فوت ہوا کہ اس کا مقبرہ وہاں موجود ہے ان علاقہ جات پر تھوڑے عرصہ تک کلہوڑہ کی حکومت رہی۔ لیکن جب نادر شاہ نے عوض خون بہاء میر عبداللہ خان احمدزئی کے ملک کچھی کا یار محمد خان کلہوڑہ والیٔ سندھ سے چھین کر میر محبت خان و میر نصیر خان پسران عبداللہ خان کے حوالہ کیا تب سے کلہوڑہ کی حکومت سیوی و سانگھان وغیرہ کی طرف سست ہو چلی۔ اقوام بنی جن کا سردار باروزئی ہے۔ سیوی و سانگھان وغیرہ پر قابض ہو گئے۔ چنانچہ اب تک اکثر زمینات علاقہ سیوی و سانگھان پر بھی بنی لوگ چلے آتے ہیں۔ اب اقوام بنی کا مفصل حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

چونکہ بنی میں سے باروزئی کا خاندان قدیم سے معزز اور حاکم علاقہ سیوی و سانگھان بلکہ شکارپور سندھ کے چلے آئے ہیں جیسا کہ تنبرانی سے احمدزئی خان قلات پر فیما بین خانان قلات اور خانان باروزی مدت تک جنگ جدل رہی اور بعدہ ان کی رشتہ داری بھی ہو گئی اور خانان باروزی مدت تک جنگ جدل رہی اور بعدہ ان کی رشتہ داری بھی ہو گئی اور خانان قلات کی تواریخ میں بھی بہت جگہ خانان باروزئی کا ذکر آیا ہے اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ خانان باروزئی کا بھی مفصل حال جو ان کے خاندانی کتاب سے یا قصص قدیم

---

[1] ویرانہ شہر

Marfat.com

بارو زئی بنی سے نکلتا ہے اور جہاں تک ہم کو پیشین میں دریافت سے معلوم ہوا تھا۔ وہ یہ ہے کہ بارو زئی بیٹے زئی درانی سے ملتا ہے۔ بموجب کتاب بارو زئی جو بزمانہ نواب بختیار خان و مصری خان کے ملا فاضل نے تصنیف کی تھی۔ شجرہ نسب بارو زئی بموجب فرد علیحدہ کے تھے معلوم ہوتا ہے کہ بعد میاں صاحبان کلہوڑہ کے خانان بارو زئی زیر تخت شاہان ہندوستان حاکم علاقہ سیوی و شکارپور و سانگھان کے رہے چنانچہ ملا فاضل اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جب بارو خان کا دوسرا پسر حاکم سیوی کا تھا اقوام مزری طائفہ بنی بباعث کدورت خانگی نسبت جنید خان بحضور شاہجہان بمقام دہلی فریادی گئے کہ اس عرصہ میں علاقہ سیوی مورد لولان ہندوستان سے تعلق رکھتا تھا بلکہ در لولان کا نام اس وقت جہان آباد مشہور تھا شاہجہان نے جنید خان کو دہلی میں طلب کیا اور بعد تحقیقات نسبت جنید خان جرم ثابت پایا اور حکم دیا کہ در پیش پل ڈالکر مرایا جاوے۔ لیکن دارا شاہ پسر شاہجہان نے بحضور بادشاہ سفارش کر کے جنید خان کی خلاصی کرائی اور جنید خان واپس سیوی میں آیا بعد اس کے اورنگ زیب شاہجہان پدر خود کو نظر بند کر کے خود کو نظر بند کر کے خود تخت پر بیٹھا اور دارا شاہ باعث ہراس اورنگ زیب دہلی سے فرار ہوا اور بخیال اس کے کہ اس نے جنید خان کو مرگ سے نجات دلائی تھی جانب سیوی رخ کیا۔ جب وہ سیوی میں پہنچا اتنے میں از پیشگاہ اورنگ زیب کے بھی حکم بنام جنید خان واسطے گرفتاری و حاضر کرنے شاہزادہ دارا شاہ کے پہنچ گیا۔ جنید خان نے تعمیل حکم بادشاہ وقت کو احسان شاہزادہ موصوف پر ترجیح دیکر شاہزادہ کو گرفتار کر کے بحضور شاہ موصوف خود دہلی جا کر حاضر کیا۔ جس کے عوض میں بادشاہ نے جنید خان کو بہت انعام و اکرام دے کر خطاب نواب بختیار خان کا عطا کیا۔ نواب مذکور سیوی میں واپس پہنچ کر حکومت کرتا رہا کہتے ہیں کہ ایک دن کسی ہندو نے نواب مذکور کو فریاد کی کہ پسر شاہ بیگ مندرانی بلوچ نے حلقہ ہائے زر اس کے گوش سے جبراً اتار لئے ہیں۔ جس کے عوض میں نواب مذکور نے اوپر تن شاہ بیگ مذکور حملہ کر کے پسر شاہ بیگ مذکور و چند نفر دیگر قتل کر ڈالے۔

شاہ بیگ پاس میر احمد خان تبزانی حاکم قلات فریادی گیا۔ اس عرصہ میں نواب بختیار خان خود فوت ہو چکا تھا۔ اس کا پسر کلان مرزا خان بجائے پدر خود حاکم سیوی کا ہوا۔ از پیشگاہ بادشاہ

Marfat.com

دہلی اس کو خلعت اور خطاب بخت بلند خان کا عطا ہوا اس وقت تک علاقہ جات شکارپور سیوی۔ ڈھاڈر خان موصوف کے زیر حکومت تھے۔

میر احمد خان قنبرانی بموجب فریاد شاہ بیگ مندوانی لشکر جمع کر کے سیوی پر حملہ آور ہوا اس کے لشکر میں براہوئی۔ بلوچ اور نواب بخت بلند خان کے لشکر میں کرڑک۔ صافی۔ لوتی۔ عبداللہ خیلی پیرانی وادی۔ وہپال۔ مزاری۔ آبانی۔ حسنی۔ مرغزانی جملہ پنی ہا سادات شادی زئی از تعلقہ سیوی دسانگھان وکٹ منڈائی وبادرہ شامل تھے بمقام شیخ ماندہ[1] مقابلہ ہوا چنانچہ میر احمد خان شکست کھا کر واپس قلات کو گیا۔ چونکہ میر احمد خان کی ایک ہمشیرہ جس کا نام بیبو تھا۔ اگرچہ ظاہراً عورت تھی۔ لیکن دل اس کا مردوں سے بھی بہادر تھا۔ میر احمد خان کے شکست کھا کر واپس آنے سے بہت آزردہ ہوئی۔ اور برادر خود کو ملامت کر کے اس نے خود بیڑا جنگ کا اٹھایا شکرات براہوئی بلوچ جمع کر کے براستہ درہ بولان قریب ڈھاڈر بمقام بیری پہنچے۔ ادھر سے مرزا خان المعروف نواب بخت بلند خان۔ بارو زئی لشکر پنی کا سیوی سے جمع کر کے بمقام ڈھاڈر پہنچا۔ مابین درہ بولان اور ڈھاڈر کے جنگ ہوئی۔ چنانچہ بیبو مذکورہ بمعہ چھ سو نفراز لشکر خود بمقام چک حانو قتل ہوئی اور بخت بلند خان بعد فتحیابی کے واپس سیوی میں پہنچا۔ خود نواب بخت بلند خان بطرف شکارپور کہ اس وقت تک حکومت شکارپور نیز بہ تصرف بارو زئی کے تھی چلا گیا اور مسمی رحیم خان پڑانگ از طائفہ پنی کو حکومت سیوی پر تعینات کیا۔ میر احمد خان قنبرانی حاکم قلات براہوئی مرتبے پا کر بجمع آوری لشکر خود براہ بولان تلی میں پہنچ کر گلہ شتری از رعایا سیوی غارت کیا۔ رحیم خان پڑانگ نے خبر پا کر جمع آوری لشکر پنی کر کے متصل رودخانہ لونی میدان سیوی میں راہ بندی کی۔ مابین ہر دو لشکروں کے مقابلہ ہوا۔ لشکر پنی نے شکست کھائی۔ میر احمد خان فتحیاب ہوا۔ باستماع اس خبر کے نواب بخت بلند خان شکارپور سے واپس آیا اور جمع آوری لشکر کر کے طرف قلات حملہ آور ہوا۔ جب قلات پہنچا مابین میر احمد خان و بخت بلند خان کے صلح ہو گئی چنانچہ میر احمد خان نے نکاح دختر خود ہمراہ سعید خان برادر بخت بلند خان کر دیا۔ بخت بلند خان واپس سیوی میں آیا۔

---

[1] ایک جگہ کا نام ہے جو علاقہ سیوی میں ہے۔

Marfat.com

تمابچہ حالات جنگ ہا مابین براہوی و بارو زئی میں ملا فاضل ملازم بارو زئی نے ایسے لکھا ہے کہ اٹھارہ دفعہ فیما بین دونوں کے جنگ ہوئی۔ سترہ دفعہ بارو زئی اور ایک دفعہ براہوی نے فتح پائی اور آخر کار رشتہ داری ہونے سے صلح ہوئی۔ اس کی بابت جو کچھ آخوند صاحب ملازم خانصاحب تلات نے تحریر کیا ہے وہ باب دویم میں درج ہو چکا ہے۔

نواب بخت بلند خان قضا الٰہی سے فوت ہوا اس کا پسر کلان احمد خان حاکم سیوی کا ہوا اس وقت بھی اورنگ زیب بادشاہ دہلی کا تھا۔ جس نے احمد خان کو خطاب نواب بختیار خان بمعہ خلعت کے عطا کیا۔ اس عرصہ میں اورنگ زیب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے بادشاہت ہندوستان کا زوال شروع ہوا۔ احمد خان المعروف نواب بختیار خان سیوی میں خود مختار بن گیا۔ شاہزادہ موجدین یا معزالدین نے جو اس وقت صوبہ ملتان کا تھا۔ بحکم بادشاہ دہلی نواب بختیار خان کو طلب کیا نواب مذکور نے صرف جانے سے انکار نہ کیا بلکہ لشکر خود جمع کر کے واسطے لڑائی شاہزادہ موصوف مستعد ہوا۔ قصہ ہے کہ ایک دفعہ نواب بختیار خان بمعہ لشکر بنی الی اوچ تا خت لاکر مال شتری پیر گنج بخش صاحب کا غارت کیا۔ جس کی واپسی کے واسطے پیر موصوف نے وکیل خود بھیجے شتران تو واپس کئے۔ لیکن ایک شتر واپس نہ دیا۔ جس کے باعث پیر مذکور نے بددعا دی کہ اسی شتر پر جنازہ بختیار خان کا لدیگا چنانچہ بعد اسکے نواب مذکور جنگ میں از دست شاہزادہ مذکور مقتول ہوا۔ اور اسی شتر پر جنازہ اس کا لادا گیا تھا۔

چونکہ اوچ مقابل راجنپور کے بجانب مشرق آب و آب دریا واقع ہے اور سیوی بجانب مغرب راجنپور ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت یہ علاقہ کوہستان مابین سیوی و راجنپور ماتحت بارو زئی شامل سیوی کے تھے اسی راستہ سے بارو زئی یا تو اوچ تک لشکر لائے ہوں گے یاد رہے کہ اورنگ زیب کے زمانہ تک بارو زئی کا تعلق بادشاہت ہندوستان سے رہا بعد فوتیدگی اورنگ زیب کے سلطنت ہندوستان سست اور بادشاہت خراسان تیز ہو چکی۔ چنانچہ نادر شاہ جب تخت دہلی پر حملہ لاکر بادشاہ دہلی کو زیر تخت خود کیا۔ اس پر محمد شاہ کی بابت مشہور ہے کہ بڑا عیاش تھا کہتے ہیں کہ جب سے نادر شاہ قندھار

باد چ آب و آب دریا علاقہ ریاست بہاولپور میں واقع ہے۔

Marfat.com

بجانب ہندوستان روانہ ہوا۔ اس کو اطلاع ہونے لگی کہ نادرشاہ اس کے اوپر آتا ہے اس نے کچھ بھی پرواہ نہ کی یہاں تک کہ جب نادرشاہ سر پر پہنچ گیا۔ اس وقت تک محمد شاہ نشہ شراب میں سرشار اور ناچ دیکھ رہا تھا جب نادرشاہ سر پر پہنچ گیا خیابین دونوں بادشاہان جو گفتگو ہوئی تنظم مندرجہ ذیل سے واضح ہوگی اور عوام الناس میں بباعث عیاشی محمد شاہ کے اس کا نام محمد شاہ رنگیلا ہے۔

از جانب نادرشاہ ؎

دیدۂ عبرت کشا و تماشۂ حق را ببیں

از جانب محمد شاہ ؎

شامتِ اعمال ما ایں صورت نادر گرفت

اگرچہ نادرشاہ نے بعد مصالحت علاقہ دہلی کا واپس محمد شاہ کو دیدیا لیکن تاہم اٹک کے مغربی طرف کا علاقہ زیر تخت خود شامل بادشاہت خراسان کے کر لیا۔ بارزئی سرداران کے پاس سند بادشاہ ہند کی تو کوئی موجود نہیں مگر چند سندات احمد شاہ درانی کی ان کے پاس موجود ہیں۔ جن کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سند مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۱۷۲ھ مطابق سال ۱۷۵۹ء منجانب احمد شاہ درانی بنام محمد خان بارزئی جس میں لکھا ہے کہ محمد خان نے بحضور بادشاہ موصوف حاضر ہو کر شکایت کی کہ وہ مسمیان اسمٰعیل خان و بشرش جیلے خان کے ساتھ برادرانہ سلوک رکھتا ہے۔ لیکن وہ لوگ اس کے ساتھ ویسا سلوک نہیں رکھتے بادشاہ موصوف نے ہر سہ سرداران بارزئی کو تاکید فرمائی کہ آپس میں برادرانہ طور سلوک رکھیں اور مالیات سیوی و بارکھان وحسنی بشامل ہو کر جمع کریں۔

سند ۲ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۱۷۵ھ مطابق ۱۷۶۲ء بنام بختیار خان پسر اسمٰعیل خان جس میں لکھا ہے کہ بختیار خان حاکم سیوی کہتا ہے کہ قدیم الایام سے اقوام پنی کار بیگار وغیرہ مالیات سے بشل برابر ہوئی و ترین درانی افغان کے معاف رہی ہیں چنانچہ بادشاہ موصوف نے بموجب سند سابقہ موسومہ اسمٰعیل خان باپ ان کے اقوام پنی کو کار بیگار وغیرہ سے معاف کر دیا۔

سند نمبر ۳ مورخہ تاریخ ۱۰ معلوم بنام اسمٰعیل خان پنی درانی بارشاد تقرری مواجب اسمٰعیل خان سالانہ ۳ تمن بترزی۔ محمد خان برادر اسمٰعیل خان ۲۰۰ تمن۔ علی خان ۱۰۰ تمن از مالیات سیوی عوض خدمات جمع آوری مالیات سیوی و بارکھان و علاقہ حسنی۔

Marfat.com

ان سندات سے صاف پایا جاتا ہے کہ علاقہ بارکھان کھتیران وعلاقہ حسنی (کوہستان مری ومیدان تھل چوٹیالی زہرو پھیلا دغ وغیرہ میں پیشتر مری سے فرقہ حسنی زیادہ تھا۔ چنانچہ اب تک بھی فرقہ حسنی علاقہ بارکھان ودکی میں موجود ہے۔) سیوی کے ساتھ کہ جو قومیں اسلحہ بند بوقت ضرورت لشکر سوار و پیادہ دے سکتے تھے ان سے کچھ چھیڑ سرکار و مالیات نہیں لئے جاتے تھے بوقت ضرورت ان سے لشکر بقدر ان کی حیثیت کے لیا جاتا تھا۔

چنانچہ نادر بادشاہ و احمد شاہ چند باز بجمع آوری لشکرات عظیم ملک ہندوستان پر حملہ آور ہوئے اقوام براہوئی بلوچ۔ باروزئی۔ پنی ترین سکنائے پشین و تھل چوٹیالی۔ کاکڑ وغیرہ ہمراہ جاتے رہے۔

ملا فاضل اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ بعد خدمت ہندوستان کے میر نصیر خان والئے قلات احمد شاہ بادشاہ قندھار سے منحرف ہو گیا اور سرداران باروزئی سے جو احمد شاہ کے خیر خواہ و فرمان بردار تھے۔ عداوت شروع کی۔ چنانچہ اقوام دمڑ کاکڑ ستان کو بمعہ بہادر خان سردار دمڑ کے سانگھان پر لشکر بھیجدیا۔ اس وقت باروزئی کے سردار محمد شاہ خان و خلیل خان سانگھان میں تھے انہوں نے بعد کشت و خون بسیار لشکر دمڑ سے شکست کھائی اور بہادر خان زخمی ہوا۔ بزمانہ سردار اسمٰعیل خان پسرش عیسٰے خان حکومت شکارپور بھی منجانب احمد شاہ سپرد باروزئی سرداران کے تھی اور عیسٰے خان کو بھی پیشگاہ شاہ موصوف سے خطاب نواب بختیار خان ملا تھا۔ اور اس نواب نے خود دختر میر محبت خان سے اور اس کے پسر نے دختر میر نصیر خان سے شادی کی۔ اور یہ نواب بعہد تیمور شاہ پسر احمد شاہ ملتان پہنچکر سکھان پنجاب سے لڑا تھا۔ اور بمقام عمر کوٹ اس نے زیر حکم سردار مدد خان میران ٹال پور و نغاریان سے جنگ کی تھی۔ چنانچہ سردار محمد خان نغاری اس لڑائی میں قتل ہوا۔ اور بمقام دوئیکہ اختیار خان داد پوترہ سے لڑائی کر کے مبلغ دو لاکھ روپیہ سالانہ نذرانہ بادشاہ مقرر کیا۔

بعد فوتیدگی اس کے اس کا بیٹا خدا یار خان جو شکم دختر میر محبت خان سے پیدا ہوا تھا سردار باروزئی کا ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جب میر مصطفےٰ خان خانی قلات پر متمکن تھا۔ جب مصطفےٰ خان نے قلعہ سرنائی و کوہستان گرد و نواح قلعہ مذکور پر حملہ کیا۔ خدا یار خان نے اسکو مدد دی اس وقت

Marfat.com

فیما بین خانان باروزئی اور احمدن قلات بباعث رشتہ داری دوستی تھی۔ بعد فوتیدگی خدایار خان کے محمد خان پسرش حاکم سیوی کا رہا۔ اس نے دو مرتبہ بارکھان پر حملہ کرکے اقوام کھیتران وچھپہ ولغاری ساکنان بارکھان کو نقصان پہنچایا۔ اس وقت بحکم خان قلات اقوام مری ڈومکی۔ گشکوری۔ کھیری وغیرہ اس کے شامل تھے۔ محمد سعید خان سردار باروزئی نے بحکم نادر شاہ بشمول برخوردار خان اچکزئی ونواب خان الکوزئی تا ملک بیجے و باغلان و غوری و قندوس کے خدمت کیا۔ اس کے بعد حکومت خراسان سست بلکہ خانہ جنگی شروع ہو چلی یعنی بادشاہت میں تفرقہ پڑ گیا۔ ادھر حسنی وغیرہ اقوام کوہستانی بے فرمان ہو چلے۔ چنانچہ نور خان سردار حسنی جملہ اقوام حسنی وغیرہ کوہستانی کو جمع کرکے تلی میں[1] لشکر جمع کرکے آیا اور مردمان سیلاچی ساکنان درمایا تلی سیوی سے سازش کرکے ملک تلی پر قبضہ کرکے بیٹھ گیا۔ جس کے اوپر سرداران باروزئی جو اس وقت احمد یار خان و محمد سعید خان مشہور و معروف بہادر تھے۔ بجمع آوری لشکر نجگ۔ لونی صافی۔ عبداللہ خیلی۔ پیرانی غلام بولک اربابی۔ مزری مرغزانی جلبانی۔ وادی۔ دیہپال۔ مانبی۔ چاچڑ۔ ماچھی۔ کرڑک۔ حسینی ساکن علاقہ سیوی۔ افغان کاکڑی از دیہہ کٹ منڈائی و بادرہ۔ حملہ کیا لیکن شکست کھائی اور خود سردار محمد سعید خان بمعہ معتبران ذیل۔ غنی خان عبداللہ خیلی۔ یحییٰ خان خان مرغزانی مدت خان غلام بولک بہادر خان نجگ۔ بلند خان۔ عبداللہ خیلی۔ میدان جگ میں مارا گیا تب سے حسنی کا زور کوہستان میں جہاں اب مری قابض ہے ترقی کر چلا اور باروزئی کا زوال شروع ہو چلا۔ چنانچہ سندھ کی طرف شکارپور تک حکومت ٹالپر کی ہو گئی اور کوہستان میں اقوام حسنی باغی ہو گئے مگر بعد میں اقوام حسنی کو نصیر خان والئے قلات نے کس قدر سیدھا کیا اور کوہستان مری بگٹی پر سکہ خود جمایا۔ صادق سردار حسنی کا از دست لشکر میر نصیر خان جس میں برا ہوئی سرداران و جھلاوان و مری و بگٹی شامل تھے۔ بمقام کوہ تلو قتل ہوا۔ اس دن سے حسنی سست ہو گیا۔ اس کی بجائے مری کوہستان میں کسی قدر زور پکڑ چلا۔ جب تک میر نصیر خان حکومت پر رہا کوہستان میں امن قائم رہا۔ مگر بعد فوتیدگی نصیر خان نمبر اکے باعث مشکلات علاقہ کوہستان کے خانصاحب والئے قلات ملک کوہستان پر بخوبی قبضہ رکھ سکے۔ خانصاحب والی قلات بھی سرداران

---

[1] میدان سیوی میں واقعہ ہے۔

Marfat.com

سرداران اور جھلاوان سے خانہ جنگی میں پھنس گئے اور کوہستان میں اقوام مری و بگٹی و کھیتران باغی بن گئے۔

بلکہ دیہات۔ بادرہ۔ کٹ۔ منڈائی جو مدت سے باروزئی کے قبضہ میں چلے آتے تھے اقوام مری نے چھین کر اپنے قبضہ میں کر لئے سال ۱۸۴۰ء میں جب لشکر سرکار برطانیہ واسطے مدد شاہ شجاع الملک کی طرف خراسان گیا تھا۔ اسی درہ بولان سے گذرا تھا۔ اقوام مری بگٹی و براہوی وغیرہ نے بہت تکلیف دی تھی جب کابل سے لشکر سرکار انگریز واپس ہوا۔ سرکار نے ملک قلات و سیوی کا اپنے قبضے میں کر لیا۔ چنانچہ علاقہ سیوی سے چند سال مالیات بذریعہ بٹائی کے وصول کئے بلکہ قلعہ سیوی جہاں اناج غلہ سرکاری کے جمع ہوتے ہیں سرکار انگریزی نے اس کو مرمت کیا تھا۔

سرداران باروزئی اور رعایا سیوی نے سوائے خجک کے (جو فرقہ خجک اس وقت سرداران باروزئی سے برخلاف تھا۔) سرکار کو کچھ تکلیف نہ دی۔ بلکہ باقی سب رعایا سیوی نے مدد دی اور صدق دل سے تابعداری اختیار کی۔

سال ۱۸۴۵ء میں سرکار عالیہ نے جب کہ میر نصیر خان صاحب صغیر سے عہد نامہ کر کے علاقہ قلات کا اس کو واپس دیا تھا۔ اسی وقت علاقہ سیوی کا سرداران باروزئی کو حوالہ کر کے اپنی حدودات سندھ میں شکارپور تک جہاں تک ملک میران سندھ کے قبضہ میں تھا قائم رکھی۔ اور بخیال نگرانی سرحد کچھی و کوہستان کے بمقام جیکب آباد چھاؤنی مقرر کی چونکہ بعد چلے آنے افواج سرکاری از علاقہ کابل و قندھار حکومت اس ملک کی خاندان محمد زئی میں منتقل ہو گئی تھی۔ اور بہت مدت سے علاقہ سیوی کا قندھار کے ماتحت رہ چکا تھا اس واسطے سرداران باروزئی کو بھی ان کے ماتحت جانا پڑا۔ چونکہ علاقہ سیوی و ہرنائی جس کو زورستان کہتے ہیں۔ قندھار سے دور اور سرحد پر واقع تھا اس واسطے امیر کابل نے یہ علاقہ عوض جاگیر کے سردار غلام محی الدین خانصاحب درانی کو دے دیا۔ اور سردار موصوف نے واسطے وصولی مالیات سردار محمد سعید خان بامہ زئی درانی کو جو متصل کوئٹہ قلعہ درانی میں سکونت رکھتے تھے۔ سپرد کیا۔ اگرچہ سرداران باروزئی ماتحت قندھار ہو گئے تھے۔ سرکار برطانیہ کی طرف ان کا خیال بدستور خیر خواہانہ دوستانہ رہا۔ چنانچہ پولیٹیکل افسران مقیم جیکب آباد بلکہ کپتان سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان سے نواب بختیار خان

Marfat.com

کی جو یہ آخری نواب بختیار خان خاندان باروزئی میں بہت لائق اور عقلمند ہو گذرا ہے۔ جس کے انصاف کی چند مثالیں اب تک سیوی میں مشہور چلی آتی ہیں۔ خط کتابت رہتی تھی اور یہ نواب صرف ایک سال پیشتر بلوچستان میں کپتان سنڈیمن صاحب کے تشریف لے جانے سے پہلے فوت ہوا تھا

چونکہ خان قلات کا بموجب عہدنامہ فیمابین میر نصیر خان نمبر ۲ و سرکار برطانیہ امیران کابل سے قطع تعلق ہو چکا تھا قندھار کا علاقہ پشین تک محدود رہا۔ اقوام مسکونہ کوہستان بالکل باغی ہو گئیں۔ اقوام مری نے اس قدر زور پایا کہ علاقہ بادرہ و کٹ منڈائی سرداران باروزئی سے چھین لیا۔ اور ہمسایہ قوموں پر جو دامن کوہستان پر سکونت رکھتی تھیں۔ لوٹ مار شروع کر دی۔ سردار غلام محی الدین محمد سعید خان مجبور تھے کہ علاقہ سیوی و زورستان میں امن قائم رکھ سکتے۔ آخر الامر علاقہ زورستان تو بالکل اسکے ہاتھ سے نکل گیا علاقہ سیوی کا میدان میں تھا۔ سرداران باروزئی کو نائب سیوی کا مقرر رکھ کر مبلغ ۱۰۰۰۰ ؍؍ کل علاقہ سیوی پر مالیات مقرر کئے جو بصد مشکل وصول ہوتا تھا۔ تفریق اس مالیہ دس ہزار کی حسب ذیل تھی۔ بموجب بندی ہر داس مل کاردار علاقہ سیوی مورخہ سمت ۱۹۰۲ ہندی اقوام پنی ہا مسکونہ علاقہ سیوی

۵۷۲۵ صمہ لاوعہ ؍؍؍ — اقوام — ۲۶۹۶ اعسمالعہ ؍؍؍

حصہ آب سیاہ ۲۶ پاؤ — حمید زئی مٹھہ خان و کرم خان۔ کرموزئی

قوم صافی۔ مرغزانی — مزری دہپال — محمد خان۔ جعفر زئی محمد خان ۱ پاؤ۔ لوشے حاصل خان

۸ پاؤ — ۸ پاؤ — ۴ پاؤ — ۶ پاؤ — بہرام زئی ۱ پاؤ پیرو گونہ زئی ۱ پاؤ دولت زئی۔

ملک عبدالوہاب — ملک۔ حسین و برخوردار — ساق زئی ۱ پاؤ

ملعو ۱ پاؤ — یعقوب ندی ۱ پاؤ — گل محمد ۱ پاؤ

موضع بکھرڑہ صاللعہ ۵۰۴ — نودہانی — کہان کہدف واقعہ کچھی

غلام بولک میر خان — شکر خان مرغزانی — مسمی شادیخان — لاللعہ ۷۴ — مار ۱۰۰

موضع سانگھان ۱ پاؤ — موضع مل ہمیر خان ۱ پاؤ ورادت خان ۲ پاؤ — میزان کل

مار ۱۰۰ — گواہرام زئی براہوئی — مار ۱۰۰ — عہ ۱۰۰۰۰ ؍؍

اس دس ہزار روپیہ کی وصولی کی یہ حالت تھی کہ خود سردار غلام محی الدین یا سردار محمد سعید خان بمعہ کافی

Marfat.com

لشکر کے سیوی میں آتے۔ ایک دو ماہ قیام کر کے بصد مشکل وصول کرتے۔ ایک سال پیشتر قبضہ ہوتے سرکار برطانیہ کے فیض محمد و داد محمد برادر زادگان محمد سعید خان بامرزئی سیوی میں واسطے وصولی مالیات مقررہ کے آئے قریب نصف تک بھی نہ وصول کر سکے بلکہ اقوام خجک نے ادای سے بالکل انکار کر دیا جس پر بامرزئی سرداران اقوام خجک کا مال مویشی جو جنگل میں چرتا تھا۔ بشل ڈاکو کے چرا کر کے چلے اقوام خجک نے بہ جمع آوری لشکر خود ان کا تعاقب کیا۔ طرفین کا بمقام کرتہ مقابلہ ہوا۔ اکثر مال مویشی چھڑا کر واپس لائے۔ اس عرصہ میں مردم خجک خوب گستاخ ہو گئے تھے۔ سرداران بارہ زئی سے کھلم کھلا ان کی دشمنی تھی۔ باوجودیکہ بستیات خجک و کرڑک میں صرف دو تین میل کا فاصلہ ہے۔ لیکن چند بار ایک دوسرے سے لڑائی کرتے رہے۔ چند سرداران بارہ زئی خجک کے ہاتھ سے تلف ہوئے۔ اکثر بروقت مسدودی سد کالا پانی لڑائی ہو اکرتی تھی۔ اسی سبب سے اکثر پانی ضائع چلا جاتا تھا۔ ادھر سے اقوام مری ایسے زور میں تھی۔ کہ باوجودیکہ نواب بختیار خان ان کی کسی قدر مہانداری وغیرہ خاطر تواضع کرتا تھا۔ مگر یہ لوگ دست تطاول باز نہیں رکھتے تھے۔ تلی کا علاقہ سالم اقوام مری نے اپنے تصرف میں کر لیا۔ چنانچہ اقوام سیلاچی سردار مری کا رساج کہلاتے تھے اور کچھ خراج بھی علاقہ مری کو دیتے تھے۔ علاقہ مل کا یہ حال تھا کہ صرف تھوڑے خانجات گوہ اہرام زئی کے باقی زیر پناہ کوٹ کے آباد تھے۔ اور سب لوگ فرار ہو گئے تھے۔ ادھر سے سردار ملا محمد خان رئیسانی ڈیرہ شادی خان بنگل زئی و محمد سید خان محمد زئی و اللہ ڈنہ خان کرد خانصاحب خداداد خان سے خانہ جنگی کر کے سیوی میں نزد نواب بختیار خان بارہ زئی پناہ گزین تھے۔ اگرچہ پہلے سے خداداد خان کے ساتھ بختیار خان کی دوستی نہیں تھی۔ لیکن سرداران مذکور کو پناہ دینے سے زیادہ دشمنی ہو گئی۔ چونکہ سیوی علاقہ قندھار سمجھا جاتا تھا۔ اس واسطے خانصاحب والئے قلات سرداران براہوی پر سیوی میں لشکر کشی نہیں کر سکتے تھے۔

سال ۱۸۷۵ء میں جب کپتان سنڈیمن صاحب بہادر پہلے مشن پر براہ کوہستان مری سیوی میں تشریف لائے اس وقت سرداران براہوی سیوی میں پناہ گزین تھے اور سیوی کی اس وقت جو حالت تھی ڈائری مندرجہ باب سوم سے واضح ہو گی۔

سال ۱۸۷۸ء میں جب افغانستان پر فوج کشی ہوئی جنرل اسٹورٹ صاحب اور جنرل بڈلف صاحب کا اکثر افواج براہ ڈیرہ غازی خان اور ساہن پور روجھان و ڈیرہ بگٹی براستہ درہ بولان کوئٹہ میں پہنچا

Marfat.com

تھا مسٹر فریزر[1] صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان ہمراہ افواج مذکور کوئٹہ تک آئے تھے۔ جب افواج درہ کوژک سے گزر کر بطرف قندھار چلی گئیں میجر سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان نے مسٹر فریزر صاحب ممدوح اور اینجانب کو واسطے لینے چارج حکومت علاقہ سیوی کے تعینات فرمایا ہم نے بتاریخ ۲۳ ماہ نومبر ۱۸۷۸ء سرداران و ملکان و رعایا سیوی کو طلب کر کے حکم سنایا۔ کہ اب وہ لوگ زیر سایہ برٹش گورنمنٹ کے آگئے ہیں۔ چونکہ وہ لوگ پہلے سے شوق مند تھے کہ زیر سایہ سرکار عالیہ برطانیہ کے آویں اس واسطے اکثر رعایا سیوی اس سے خوش ہوئے البتہ منجملہ فرقہ خجک کے کچھ لوگ ناراض تھے۔ اس وقت ایک چارنی وٹاکری علاقہ بارکھان میں تعینات ہوئی تھی۔ اور اکثر آمد و رفت افواج وغیرہ براستہ بارکھان و بگٹی دمری کے ہوا کرتی تھی۔ مسٹر ڈیمس صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان وہاں پولٹیکل ڈیوٹی پر تعینات تھے۔ علاقہ سیوی کا بھی ان کو پولٹیکل چارج دیا گیا۔ کچھ مدت صاحب ممدوح کا چارج رہا اس کی رپورٹ دوبارہ انتظام سیوی کے بخط انگریزی دفتر میں موجود ہے۔ بعد اس کے ولی محمد خان بزدار مسکونہ راجن پور را تحت نور محمد خان بزدار ناظم پشین نائب ناظم یعنی تحصیلدار مقرر کیا گیا۔

سال ۱۸۸۰ء میں جب کہ میر یعقوب خان ولیئے کابل سے عہدنامہ ہو کر علاقہ پشین اور سیوی کا گورنمنٹ عالیہ ہند نے اپنے تصرف میں لے لیا۔ اینجانب زیر تحت میجر رینلڈ صاحب سیکنڈ اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مقیم جیکب آباد بطور سب ڈویژنل افسر کے برادا انتظام علاقہ سیوی کے مقرر ہوا۔

اس وقت تک افواج سرکاری قندھار میں جا رہی تھیں۔ واسطے امداد افواج و سہولیت تجارت ریلوے لائین حوبہ جیکب آباد سے تا پشین براہ شاہرگ و ہرنائی منظور ہوئی تھی چنانچہ سیوی تک جو میدان صاف تھا جلدی پہنچ گئی تھی اور آگے کام شروع ہو گیا تھا۔

سیوی میں سوائے پرانا قلعہ کے جو وہ بھی شکستہ اور خراب تھا۔ کوئی مکان یا زدیک اس کے کوئی آبادی نہ تھی۔ تحصیلدار اور خرد اینجانب نے اس پرانے قلعہ میں رہائش اختیار کی۔ چونکہ لائن ریلوے کے ساتھ کچھ دوکانات و مزدوری پیشہ لوگ بھی آتے تھے۔ جیسا کہ دستور ہے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اینجانب نے بمنظوری و صلاح میجر سنڈیمن صاحب بہادر نیا بازار و شہر بنانا شروع کر دیا۔ چنانچہ

---

[1] فی الحال لفٹیننٹ گورنر ملک ہمارے جاتے ہیں۔

Marfat.com

لوگوں نے بڑے شوق سے زمینات لیں اور اپنے اپنے مکانات بنانے لگے۔ چونکہ زمین ویرانہ عام پڑی تھی۔ اس لئے اس موقع پر جہاں شہر آباد ہے ایک اچھا اور وسیع میدان دیکھ کر قبضہ کیا گیا اور مناسب نرخ یعنی قیمت لے کر آباد کنندگان کو دی گئی اور بازار ہا و کوچہ ہا وغیرہ بہ نمونہ کوٹ مٹھن جو ضلع ڈیرہ غازی خان میں باعث بردگی پرانا شہر کے نیا آباد ہوا تھا۔ تجویز ہوئی اکثر مکانات سرکاری مثلاً قافلہ سرائے و مارکیٹ و مدرسہ کہنہ بدرروہا روفرش وغیرہ اسی آمدنی سے تیار ہوتے تھے۔ بخیال اس کے کہ ہر چہار بازار بارونق آباد رہیں ہر چہار بازار کے آخر سرے پر ایسے مکانات جس کے سبب آمد و رفت ہوا کرے۔ تجویز ہوئے مثلاً شرقاً کوٹھی جناب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر جو اکثر بموسم سردی سبی میں تشریف لایا کرتے ہیں۔ شمالاً مارکیٹ یعنی سبزی منڈی و گوال منڈی غرباً مکانات کچہری ہا تحصیل و ضلع و پولیس وغیرہ جنوباً قافلہ سرائے جو اس وقت اکثر قافلہ جات قندھار یہاں تک آیا کرتے تھے اور بنگلہ ہا سرداران علاقہ بلوچستان جو بموسم زمستان واسطے ملاقات صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر و تصفیہ مقدمات چرگہ آیا کرتے ہیں۔

تحصیل دُکّی

حدودات اربعہ شرقاً کوہستان مری۔ شمالاً حدودات تحصیل موسیٰ خیل غرباً علاقہ لہری المعروف لورالائی۔ جنوباً سرنائی و کوہستان مری۔

اس تحصیل میں آبادی کے واسطے پانچ حصص یا میدان مشہور ہیں۔ تھل۔ جلالہ۔ چوٹیالی۔ دکی۔ لونی آبادی کا لا پانی اور کاریزات اور خشکابہ سے ہوتی ہے۔ پیداوار زیادہ تر گندم و جو کی ہوتی ہے۔ جواری بھی تھوڑی ہوا کرتی ہے۔ قریب دو ہزار نفری مرد اس میں رہتے ہیں۔ تفصیل اقوام حسب ذیل ہے۔

پسین ترین۔ شادوزئی۔ بوتی۔ حسنی۔ سید۔ ہندو۔ ملاں۔ ترکھان۔ لوہار۔ موچی۔ زرگر۔ متفرق میزان ۲۰۱ زیادہ تر قابل ذکر کرنے کے چہار فرقہ جات ہیں۔ پسین ترین ان کا خاندان ترین باشندہ پشین سے بھی کچھ ملتا ہے۔ کیونکہ دراصل یہ فرقہ پشین سے آیا ہے۔ اور اسی سے رئیسانی سردار ہوا ہے۔ کیونکہ رئیسانی دراصل اسپین ترین ہے۔ اب مدت سے خان قلات کے ماتحت ہونے سے براہوئی کہلاتا ہے۔ چنانچہ مفصل حال

Marfat.com

ان کا دوسرے باب میں درج ہو چکا ہے یہ لوگ شروع سے آخر تک خیر خواہ سرکار کے رہے سماعیل خان سردار اس قوم کا اچھا شریف آدمی تھا

شادوزئی یہ فرقہ کاکڑ سے ملتا ہے۔ شادو کی اولاد ہونے سے شادوزئی کہلاتا ہے۔

قریب دو سو سال ہوا کہ شادو کی اولاد نے ایک جد سے اس قدر ترقی پائی یہ لوگ خوب لڑاکے ہیں۔ اگرچہ تعداد میں کمتی تھے۔ تاہم مری و لونی سے سیالداری کرتے رہے باوجودیکہ مری نے انکو بھی تنگ کر رکھا تھا۔ لیکن سال ۱۸۸۱ء میں جب چند فرقہ ہا اقوام مری نے بمقام کوہ چالی خزانہ و قلی سرکاری پر حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد رعایا تحصیل دکی نے جس میں زیادہ تر شادوزئی اور متعدد لونی تھے۔ باغی ہو کر گودام سرکاری کو جو فوج سرکاری وہاں چھوڑ آئی تھی لوٹ لیا تھا۔ لونی یہ فرقہ بھی کاکڑ افغان سے ملتا ہے اس کا اپنا تمن اور علاقہ بھی ہے خوب بہادر لوگ ہیں۔ پیشتر آنے سرکار انگریزی سے یہ لوگ اپنی سیالداری اقوام مری سے خوب طور کر رہے تھے بلکہ عملداری سرکار میں بھی چند بار فیما بین مری اور لونی کے جنگ ہوئی۔ اب بباعث دباؤ عملداری سرکار انگریزی کے ہر دو فرقہ جات میں الس ہے سال ۱۸۷۳ء میں جب کہ کپتان سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان تھے انہوں نے مردم اقوام مری و بگٹی و کھیتران کو سرکاری نوکری میں لے لیا تھا صاحب ممدوح کو بروقت دورہ کوہستان مری و کھیتران کے معلوم ہوا تھا۔ کہ چاکنگ پہاڑ میں جو سرحد اقوام مری و کھیتران و لونی پر واقع ہے۔ کوئلہ کی کان ہے۔ جس پر صاحب ممدوح نے سردار فرقہ لونی کو جو اس وقت سمندر خان تھا۔ بلوا کر پانچ سو الس کی نوکری دی اور اس سے اقرار نامہ لیا کہ چاکنگ تک آنے جانے اور قافلہ جات کی آمد و رفت میں وہ مدد دیوے گا۔ چنانچہ چاکنگ میں پہنچ کر کان کوئلہ کا صاحب ممدوح نے ملاحظہ فرمایا اگرچہ کوئلہ اول درجہ کا تھا۔ مگر تعداد میں کمتی تھا۔ اس لئے اس موقعہ پر کارخانہ جاری نہ ہوا۔ فی الحال سردار لونی کا نواب خان پسر سمندر خان ہے۔ واضح رہے کہ جب پنجاب میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کا تسلط ہوا۔ ڈیرہ غازی خان شامل پنجاب ہو گیا۔ شروع میں کچھ آمد و رفت قافلہ جات براہ سنجی سرو چوٹی کے ہوا کرتی تھی۔ اس وقت لونی سردار کو بھی کچھ عوض محافظت قافلہ جات ملتا تھا۔ مگر بعد اس کے جب مری کا زور کوہستان پر پڑ گیا تو پھر آمد و رفت قافلہ جات بجائے خود تمام کوہستان کے لوگ ایسے رہزن ہو گئے تھے کہ کوئی مسافر گذر نہیں کر سکتا تھا۔ اقوام لونی بھی مانند تنات

Marfat.com

مری و بگٹی و کھیتران کے ایک تمن شمار کیا جاتا تھا اور ان ہر سہ تمنات سے مری و بگٹی و کھیتران کے ایک تمن شمار کیا جاتا تھا اور ان ہر سہ تمنات سے اپنی سیالداری برابر کیا کرتا تھا۔

حسنی اس کی بابت اوپر مفصل ذکر ہو چکا ہے۔ کہ بعد بارونزئی کے اس قوم کو ایسا زور تھا کہ انہوں نے بمقام تلی میدان سیوی تاخت تاراج کر کے ڈیرہ لگا دیا اور عند المقابلہ سردار بارونزئی ان کے ہاتھ سے قتل ہوا۔ اقوام مری و بگٹی و کھیتران و براہوی و بلوچ سکنائے سرحد کچھی و ڈیرہ غازی خان ان کے ہاتھ سے نالاں تھے اس وقت میر نصیر خان نمبر اکو علاقہ داجل ہڑند بھی عرض خدمت پیشگاہ احمد شاہ سے ملا ہوا تھا۔ آمد و رفت اہلکاران و ملازمان کی کچھی سے بجانب داجل براہ اس کوہستان کے ہوا کرتی تھی۔ مگر یہ حسنی لوگ تکلیف دینے لگے۔ چنانچہ میر نصیر خان ایک بڑا بھاری لشکر جس میں مری و بگٹی وغیرہ شامل تھے حسنی کے اوپر بھیج کر صادق سردار حسنی کو قتل کیا تب سے حسنی تمن ٹوٹ گیا اس وقت اس قوم کا کچھ حصہ بابرکھان میں زیر تحت سردار کھیتران کے اور کچھ حصہ میدان دکی میں شمول شاہوزئی و تزین کے رہتا ہے۔

تحصیل بارکھان

اس تحصیل کی حدودات شرقاً منزو قلات ضلع ڈیرہ غازی خان پنجاب سے ملتی ہیں اور شمالاً سنہ دارہ و بلوچ و لونی پٹھان اور غرباً کوہستان مری و جنوباً کوہستان مری و بگٹی سے ملتی ہیں۔ تمن کھیتران کا پہلے سے جب کہ سنڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازی خان کے تھے نوکری میں تھا اور بلوچ خان تمندارہ کھیتران کا پہلے مشن پر ہمرکاب صاحب ممدوح دورہ پر بھی ہمراہ آیا تھا۔

جب کہ ایجنسی قائم ہوئی اور علاقہ سیوی اور تھل چوٹیالی و ہرنائی پر سرکاری قبضہ ہوا تمنات مری و بگٹی و کھیتران کو ادائے مالیات سے باہر رکھا گیا تھا۔ لیکن چونکہ کھیتران بہ نسبت مری و بگٹی کے زم تمن تھا اقوام مری و بگٹی ان کو تکلیف پہنچاتے تھے اور آبادی خاطر خواہ نہ کرنے دیتے تھے۔ خصوص فیما بین بلوچ خان تمندارہ اور قادر بخش خان عموزادہ اس کے نزاع تھا۔ اس واسطے بلوچ خان تمندارہ نے خود سررابرٹ

Marfat.com

سنڈیمن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کو درخواست دی کہ سرکار بمثل علاقہ سیوی اور تھل چوٹیالی وہرنائی کے ان کے علاقہ سے بھی ششم حصّہ مالیات کا وصول کرے اور انتظام حفاظت ملک کا اپنے ہاتھ میں لیوے بموجب ان کے بارکھان میں تحصیل مقرر ہوئی۔ اور تھانہ پولیس و سوار ان سیوی رکھے گئے اور تب سے مالیات جنسی بذریعہ بٹائی بذریعہ بٹائی وصول کی جاتی ہیں اور سرداران کو بھی بطور جاگیر وانعام کے منجملہ مالیات کے حصّہ دیا جاتا ہے۔

آبادی کالا پانی اور بارانی ہوتی ہے اور زمین نہایت عمدہ ہے چند شہر قدیمانہ آباد چلے آتے ہیں۔ باغات انگور و انار موجود ہیں۔ خانجات ہندوان دو سو سے اوپر ہوں گے اور اس میدان بارکھان میں قریب ایک سو بستیات خرد و کلان ہوں گی۔

اسی میں نہر کوٹ کورلغاری بارکھان بھی کہتے ہیں کہ سردار لغاری کا خود فی الحال چوٹی ضلع ڈیرہ غازی خان میں سکونت رکھتا ہے۔ پہلے اس علاقہ میں سکونت رکھتا تھا۔ باوجودیکہ بہت عرصہ سے کوچ کر کے چلا گیا تاہم زمینات لغاری بارکھان ان کے قبضہ میں بدستور رہتی ہیں۔

وٹاکری مشہور میدان ہے کہ یہاں کالا پانی جاری رہتا ہے جب ۱۸۷۷ء میں افواج پنجاب خراسان کی طرف براستہ ڈیرہ غازی خان گئی تھیں۔ بمقام وٹاکری ایک چھاؤنی مقرر کی گئی تھی۔ ڈیرہ غازیخان سے تا قندھار زمانہ قدیم سے راستہ قافلہ چلا آتا ہے بلکہ زمانہ قدیم میں سے راستہ قافلہ چلا آتا ہے بلکہ زمانہ قدیم میں بعلداری بادشاہان مغلیہ جبکہ ملک ہندوستان و خراسان ایک بادشاہ کے ماتحت تھا۔ آمد و رفت افواج بھی اسی راستہ سے ہوتی تھی چنانچہ متصل لغاری بارکھان کے ایک پرانا مقبرہ موجود ہے۔ جس میں چند سنگ ہا پر الفاظ تاریخ و سبب تعمیر وغیرہ لکھے ہوئے ہیں۔ جو کچھ حروف ان کے پڑھنے میں آئے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

نقل سنگ اول

بتاریخ ہفتدہم ماہ رمضان سنہ ۱۰۰۰ھ بحکم بندگان
حضرت نورالدین محمد جہانگیر شاہ بادشاہ غازی
بہ کمک قندھار تعین شد۔ بود ازین منزل مسعود نمود
مقبرہ میر بزرگ ابن نواب مرحومی میر محمد معصوم

Marfat.com

بکری المتخلص بنا ہے۔

نقل سنگ دوئم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نباشد مسجد ازاں ملک بویا تور ترینی از خیل
موسیانی در عہد سلطان فیروز شاہ شانزدہم
ماہ ذوالحج روز دوشنبہ نقل گردید و بستم از ماہ
ذوالحج روز آدینہ مسجد برآوردہ شد سن سبعین
وسبعمائۃ ۷۷۰ ہجریہ۔ خدا بر آن بندہ رحمت
کند ہر کہ دریں مقام رسد فاتحانہ با اخلاص ورد نماید
حسن خیر حسین خیر۔

در دار یکے کوکب رخشندہ نماند زاں خواجہ شبیہ یکے زندہ نماند
آن کرۂ آتشیں پر تودہ لیل خواہندہ کجا رود کہ بخشندہ نماند

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ جہانگیر بادشاہ ہندوستان میں علاقہ ہندوستان و خراسان ایک ہی بادشاہ کے ماتحت تھے اور امیر خسرو اس کے وزیر نے بمعہ افواج بجانب قندھار اسی راستہ ڈیرہ غازی خان و بارکھان سے گذر گیا۔ ایک امیر ہمراہی اس کا بارکھان میں فوت ہوا جس کی نعش یہاں دفن کر کے مقبرہ بنایا گیا اور مسجد اس سے بھی پہلے کی ہے۔ اب سرکار برطانیہ نے اس راستہ پر ایسے سڑک بنوائی ہے کہ گاڑی پر ڈیرہ غازی خان سے قندھار تک پہنچ سکتے ہیں اس کا نام پشین روڈ رکھا گیا ہے۔

تمن کھیتران چہار قوموں کا مجموعہ ہے اور ہر چہار قوم مختلف قسم کی ہیں اور بہت عرصہ سے سردار کھیتران کے ماتحت ہونے سے کھیتران کہلاتے ہیں۔ اول خاص کھیتران

گنجورہ			تفصیل پھلی ہا کھیتران			دھریوال المعروف چچہ		
نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری	نام پھلی	نام مقدم	تعداد نفری
مرزانی	بلوچ خان	۱۰۰	عیسائی	دکھو	۴۵۰	چچہ	شیر محمد خان	۱۵۰

Marfat.com

جوگھانی	گانمن	۵۰	جمالانی	کرم خان	۱۰۰	سین	گانمن	۴۰۰
بی بی آنی	خان محمد	۴۰	ہسانی	مخو	۱۰۰	دعانی	ربہ	۱۴۰
موسیانی	زبرخان	۶۰	سلارانی	دلدار	۱۰۰	للہ	للہ	۸۰
قاسمانی	لعلو دفتو	۱۲۰	جیابانی	میرن	۲۰۰	مگہ	غلام حیدر شیخ	۱۵۰
روتھر	علی محمد	۳۰۰	ذکرانی	نورو	۸۰	مٹ	سلطان	۶۰
موہمان	کرم خان چوہر خان	۱۰۰	لنجانی	موسے	۲۵۰	کل میزان	لعان	۹۸۰ نفر
شہدادانی	درم	۱۵۰	لوہمان	سید خان	۱۵۰			
صوفیانی	موسیٰ خان	۶۰	مرزانی	جلال شیخ	۶۰			
عیسانی	خانن	۲۰۰	سیلاچی	جلال شیخ	۸۰			
چاکرانی	نورن	۱۰۰	کل میزان		۱۵۷۰ نفر			
رحمانی	پیارا خان	۸۰						
میزان کل		۱۳۶ نفر						

سنی			ناہڑ			
پشمیرانی	خان محمد	۴۰ نفر	شیہانی	موسے خان	۸۰ نفر	ناہڑ گل خان ۱۵۰ نفر
پہلوانی	روستم	۱۰۰ نفر	فقیرو خانی	مارو خان	۱۵۰ نفر	
جمنانی	توگلی	۲۰۰ نفر	ہتکانی	علی کلان	۳۰۰ نفر	

حسنی جو کھیتران میں دکی میں رہتے ہیں سب ایک ہی قوم ہیں کسی وقت سب بارکھان میں کسی وقت سب دکی میں چلے جاتے ہیں۔

اول خاص کھیتران صرف گنجورہ ہے۔ شجرہ نسب اس کا تورترین پٹھان سے ملتا ہے۔ چنانچہ جو مسجد ۷۷۰ ہجری میں بنائی گئی تو اس کی بنیاد رکھنے والا بھی تورترین پٹھان تھا چنانچہ مطالعہ سنگ سے جو اس مسجد پر لگا ہوا ہے تصدیق ہو سکتا ہے سرداری قوم مرزانی میں چلی آئی اس واسطے شجرہ نسب ان کا مرزا سے تا زمانہ حال حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

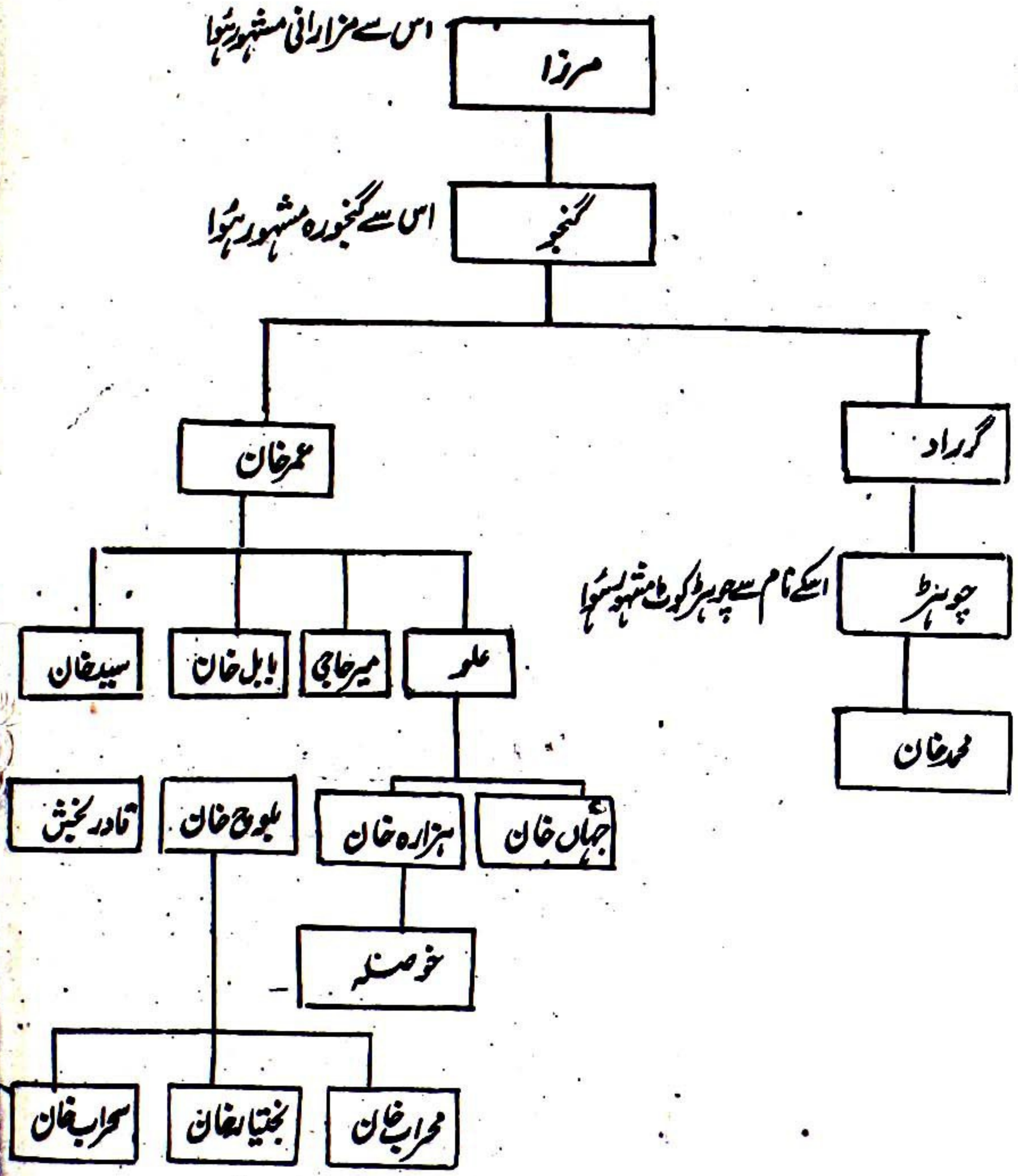

ایک حصہ اس قوم کا وہوا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بھی رہتا ہے جس کا سردار پہلے سلطان محمود خان تھا۔ اب اللہ داد خان پسر اس کا ہے کہا جاتا ہے کہ جو قوم کھتیران کی بارکھان میں موجود ہے یہ وہوا کی طرف سے آئی ہے پہلے سرداری کھتیران کی گرداد پسر گنجورہ کے ہاتھ میں تھی۔ اس کے بعد چوہڑ پسر گرداد کا سردار ہوا۔ لیکن میرحاجی پسر عمرخان نے جو ایک زبردست آدمی تھا محراب خان پسر چوہڑ خان کو قتل کیا بائے نام دستار سرداری علو برادر خود کو دی۔ مگر کام خود کرتا تھا۔ یہ سردار بڑا نامور اور دلیر ہو گذرا ہے۔ اس کے وقت باقی اقوام چچہ وحسنی وغیرہ اس کے ساتھ شامل ہو کر کھتیران کہلانے لگے۔ اس

Marfat.com

نے مری وبگٹی وغیرہ سے خوب سیالداری کی۔ بعد فوتیدگی ملو و میر حاجی کے دستار سرداری جہاں خان پسر ملو پہ آئی۔ مگر جہاں خان لاولد فوت ہوا۔ اس کے بعد دستار سرداری ہزارہ برادر ثانی پہ آئی۔ وہ جنگ مہیانی لغاری میں مارا گیا۔ اس کے بعد خوصلہ پہ دستار نام کے واسطے تھی۔ کام سرداری کا اول بابل خان و سید خان بعد اس کے بلوچ خان کرتے رہے۔

تحصیل شاہرگ

حدودات اربعہ حسب ذیل۔ شرقاً کوہستان مری و علاقہ تحصیل دکی شمالاً علاقہ سنجاوی و لورالائی غرباً علاقہ پشین۔ جنوباً علاقہ سانگھان تحصیل سبوی و علاقہ کوئٹہ۔

یہ علاقہ بزمانہ قدیم سے بنام بہادر ورستان مشہور چلا آتا ہے اور اس میں زمانہ قدیم کا مشہور شہر نائی تھا پٹھانوں میں مشہور ہے کہ یہ دونوں نام ہندو راجوں کے وقت سے مشہور چلے آتے ہیں اس میں شک نہیں کہ پہلے یہ تمام کوہستان ہندو راجوں کے قبضہ میں تھا چنانچہ ایک راجہ کا نام رائے سہانرا تھا جس نے کشمیر سے قندھار تک تمام کوہستان پر حکمرانی کی تھی۔ قریب سات سو سال گذرا کہ اس علاقہ ورستان بمعہ متعل چوٹیالی و بارکھان پہ اقوام ترین پٹھان نے قبضہ کیا۔ اب تک ان علاقوں میں زیادہ تر قوم ترین کی قابض زمانہ جہانگیر و شاہجہان میں یہ علاقہ ہندوستان سے تعلق رکھتا تھا چنانچہ سال ۱۰۱۸ھ میں جو لشکر بادشاہی براہ ڈیرہ غازی خان و بارکھان بجانب قندھار گیا تھا۔ اسی راستہ سے گذرا اور یہ راستہ واسطے آمد و رفت قافلہ جات و افواج سرکاری مامون و محفوظ تھا۔ دوست محمد خان میں یہ علاقہ بشمول علاقہ سبوی کے سردار کیچی خان درانی کو جاگیر میں ملا تھا۔ سردار موصوف سے محمد سعید خان بامرزئی درانی مسکونہ کوئٹہ کے سپرد تھا۔ مگر باعث خلیہ مری کے نہ حکومت کی طرف سے کچھ انتظام ہو سکتا تھا نہ خود اقوام مسکونہ علاقہ مذکورہ باعث نا اتفاقی ایک دوسرے کے کچھ انتظام کر سکتے تھے۔ سرکار برطانیہ کی عملداری سے پہلے یہ علاقہ اکثر ویران تھا۔ البتہ اقوام پانے زئی اور سارنگ زئی اپنے اپنے علاقے میں خاطر خواہ آبادی کر سکتے تھے۔ کیونکہ یہ دونوں قومیں مری کی حدودات سے دور تھیں اور قوت مقابلہ کی بھی رکھتی تھیں۔ اقوام مغیانی و چلگری

Marfat.com

محمد سعید خان علاقہ میں آتا۔ وہ بھی مالیہ سرکاری لوٹ مار کر کے لے جاتا تھا سال ۱۸۷۸ء میں جبکہ سرکار برطانیہ نے علاقہ سیوی پہ قبضہ کیا اگرچہ معلوم تھا کہ علاقہ زور یا ہرنائی کا متعلق سیوی سے ہے مگر کچھ عرصہ کے واسطے چشم پوشی کی گئی۔ بعد اس کے جب سرکار کا خیال بنا نے ملٹری روڈ اور لائن ریلوے براہ ہرنائی و شاہرگ تا پشین مصمم ہو گیا۔ تب اس علاقہ پر قبضہ کرنا ضروری ہوا۔ اور اسی خیال پہ اول علاقہ ہرنائی و شاہرگ پر قبضہ ہوا۔ مگر اقوام پانے زئی و سارنگ زئی جو اپنے آپ کو بڑی طاقت قوم میں سمجھتی تھیں اور ان کے کوہستان بھی زیادہ سخت تھے۔ چنانچہ چھپر کوتل جو تمام کوہستان علاقہ بلوچستان میں مشہور و دشوار گذار ہے۔ سرکار سے برخلاف ہو گئیں۔ جن دنوں میں افغانستان میں لڑائی شروع تھی۔ ان قوموں نے بشمول شاہجہان سردار کاکڑ وغیرہ کے حملہ کیا تھا۔ کپتان شاور صاحب بہادر جو براستہ پانے زئی کاکڑ بطرف کوئٹہ جاتا تھا۔ اقوام پانے زئی کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

آخر الامر سال ۱۸۷۹ء میں خود سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر اقوام پانے زئی و سارنگ زئی پہ لشکر لے کر گئے۔ اسی چھپر کوتل پر صاحب ممدوح کو ٹوپی پہ گولی لگی تھی جو ما کچھ نقصان کرنے کے صرف ٹوپی کو چیر کر نکل گئی تھی۔ آخر الامر اقوام پانے زئی اور سارنگ زئی نے متواتر سزا رسانی سرکار سے تنگ آکر سلام کر کے رعیت ہونا سرکار کا منظور کیا۔ جو بعد مقرر کرنے مالیات سرکاری کے ان کے قصور معاف ہوئے۔ تب سے ان سے محصول لیا جاتا ہے پہلے تحصیل ہرنائی میں تھی۔ اب شاہرگ میں ہے۔ پہلے مالیہ بذریعہ بٹائی جنسی وصول ہوتا تھا۔ اب نقدی جمع بست مقرر ہو گئی ہے۔ تعداد مالیہ وغیرہ فرد علیحدہ سے واضح ہو گی چھپر کوتل سے ملٹری روڈ کے علاوہ ریلوے جاری ہے جو قریب دو میل کے اس میں دو ٹنل یعنی سوراخ بنائے گئے۔

سرکار برطانیہ کی اس قسم کی حکمت عملی اور طاقت کو دیکھ کر اس نواح کے افغان لوگ صدق دل سے سکہ سرکار کا مان گئے ہیں اور تب سے سرکار تابعداری اور فرمانبرداری میں ثابت قدمی سے چل رہے ہیں۔ ہر ایک قوم کو بقدر حیثیت واسطے حفاظت لائن ریلوے کے نوکری دے رہے ہیں زیادہ تر اقوام ذیل مخیانی چھلگری دینچی۔ سارنگ زئی پانے زئی۔ دمڑ۔ تارن خمیس۔ اس علاقہ میں رہتی ہیں جو کہ تماماً افغان ہیں۔ ان کا تواریخی حال شمول دیگر افغانوں کے علیحدہ درج کیا جاوے گا

Marfat.com

پہلے علاقہ سانگھان کا بھی شاہرگ کے ساتھ شامل تھا اس سے جدا ہو کر تحصیل سیوی سے شامل کیا گیا ہے۔

عملداری سرکار میں دو بازار از سر نو آباد ہوئے ہیں۔ ہرنائی۔ شاہرگ۔ اس میں ہندو دکاندار اور قصباتی مسلمان و ہندو ملک پنجاب و سندھ سے آکر آباد ہوئے ہیں اور مستقل دکانات تعمیر کر کے بیٹھ گئے ہیں۔ باوجودیکہ اب زیادہ آمد و رفت مسافران کی برا بولان ریلوے کے ہے تاہم ہرنائی لائن پر بھی روزمرہ آمد و رفت ریلوے کی ہے۔

غوسکی المعروف زیارت جو واسطے حکام بلوچستان کے گرمائی صدر مقام ہے اس تحصیل کے علاقہ میں واقع ہے۔ یہ تمام سبزی اور سردی و خوشنمائی میں مانند شملہ کے ہے۔ واضح ہو کر اس ضلع تھل چوٹیالی میں افسران ذیل صاحب پولٹیکل ایجنٹ یک۔ صاحب اسسٹنٹ پولٹیکل یک صاحبان اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنران دو۔ انچارج تحصیل سیوی و شاہرگ یک انچارج دکی و بارکھان یک تعینات رہتے ہیں۔ پولیس کا انتظام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئٹہ کے ماتحت ہے۔ حال آمدنی ضلع کا نقشہ علیحدہ سے واضح ہوگا۔ جب سے عملداری سرکار برطانیہ کی ہوئی۔ صاحبان پولٹیکل اسسٹنٹ حسب ذیل ہوئے۔

آمدنی سالانہ ضلع تھل چوٹیالی

مالیہ تحصیل سیوی	مالیہ تحصیل شاہرگ	مالیہ تحصیل دکی	مالیہ تحصیل بارکھان
یک لاکھ [illegible] ۱۴۳۷۹۰ ۲/۷	۳۰۶۳۲ [illegible] ۸	۷۹۵۹۷ [illegible] ۱۲/۲	۲۸۳۰۵ [illegible] ۱۲/۷

مالیہ کوہلو	مالیہ سنجاوی	میزان سہ لاکھ [illegible] ۳۰۹۵۴۵ ۱۴/۲	اس میں سے مبلغ
۸۰۵۰ [illegible] ۱۴/	۱۹۱۸۱ [illegible] ۲/۲		

Marfat.com

۲۸۷۰۳ [illegible] ۱۵ر۵ر بابت ٹیکس چرائی کی ہے۔ اور باقی دو لاکھ [illegible] ۲۸۰۸۴۴ ۱۴ر۲ر خالص مالیہ ہے۔

دیگر آمدنی بموجب ذیل ہے۔

محصول نمک	محصول اسٹامپ	آبکاری	انکم ٹیکس	رجسٹری	عدالت
۲۸۰۰ [illegible] ۸ر۱۱ر	۱۱۷۱۲ [illegible] ۸ر	۱۷۰۹۳ [illegible] ۱۳ر۲ر	۳۰ [illegible] ۲ر۸ر	۲۴۳ [illegible]	۱۲۰۶۶ [illegible] ۱۳ر۲ر

پولیس محصول کہار وغیرہ کل میزان سہ لاکھ۔ [illegible] ۳۶۱۴۲۳ ۲ر۹

[illegible] ۷۴۶۷ ۱۲ر۸ر [illegible] ۴۶۷ ۱۰ر

آمدنی میونسپلٹی سبی [illegible] ۲۷۱۱۳ ۱۵ر۷ر جس میں سے خالص چونگی [illegible] ۱۴۰۴۰ چونگی شاہرگ [illegible] ۳۴۸۵ ہے۔

فہرست صاحبان پولٹیکل ایجنٹ ضلع تھل چوٹیالی

سبی جیکب آباد

۱	کرنیل رینالڈ صاحب	۲۱ر فروری ۱۸۷۷ء	۱۹ر جنوری ۱۸۸۰ء
۲	لفٹننٹ جننگس صاحب	۲۰ر جنوری ۸۰ء	۱۶ر اگست ۸۰ء
۳	کپتان مارٹیلی صاحب	۱۷ر اگست ۸۰ء	۱۱ر جون ۸۲ء
۴	مسٹر ریمزی صاحب	۱۲ر جون ۸۲ء	۱۰ر نومبر ۸۲ء
۵	کرنیل بارکلی صاحب	۱۱ر نومبر ۸۲ء	۱۶ر مارچ ۸۳ء

Marfat.com

تھل وسزائی

۶ سر جن میجر ڈیرک صاحب
۷ لفٹنٹ جنگس صاحب

تھل چوٹیالی ایجنسی

۸	مسٹر بروس صاحب	۱۸۵۵ء	۲ر مئی ۱۸۷۸ء
۹	کپتان گیسفورڈ صاحب	۲۶ر جولائی ۱۸۸۶ء	۲۵-اکتوبر ۱۸۸۶ء
۱۰	مسٹر بروس صاحب	۲۶ر اکتوبر ۱۸۸۶ء	۲ر مئی ۱۸۸۷ء
۱۱	کپتان میکاپور صاحب	۳ر مئی ۱۸۸۷ء	۶-اپریل ۱۸۹۰ء
۱۲	میجر ژیٹ صاحب	۷-اپریل ۱۸۹۰ء	۲۳ ستمبر ۱۸۹۱ء
۱۳	کپتان ٹمپل صاحب	۲۴ر ستمبر ۱۸۹۱ء	۲۴-نومبر ۱۸۹۱ء
۱۴	میجر ژیٹ صاحب	۲۵ر نومبر ۱۸۹۱ء	۲۰-اپریل ۱۸۹۲ء
۱۵	لفٹیننٹ میکماہن صاحب	۲۱ر اپریل ۱۸۹۲ء	۱۷ر اپریل ۱۸۹۳ء
۱۶	لفٹننٹ میکسویل صاحب	۱۸-اپریل ۱۸۹۳ء	۱۹-ستمبر ۱۸۹۴ء
۱۷	کپتان شاورس صاحب	۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء	۳۰ر نومبر ۱۸۹۴ء
۱۸	میجر میکالپور صاحب	یکم دسمبر ۱۸۹۴ء	۱۶ر مارچ ۱۸۹۶ء
۱۹	مسٹر فورلس صاحب	۱۷ر مارچ ۱۸۹۶ء	۲۵ مارچ ۱۸۹۶ء
۲۰	کرنیل گیسفورڈ صاحب	۲۶ر مارچ ۱۸۹۶ء	۱۴ مارچ ۱۸۹۸ء
۲۱	لفٹننٹ ونٹر صاحب	۱۵ر مارچ ۱۸۹۸ء	۹ر اپریل ۱۸۹۸ء
۲۲	کپتان ٹاٹی صاحب	۹ر اپریل ۱۸۹۸ء	۱۵ر مارچ ۱۸۹۹ء

Marfat.com

۲۳ کپتان آرچر صاحب ۱۶ مارچ ۱۸۹۹ء ۴ اپریل ۱۸۹۹ء

ژوب ایجنسی

اس ایجنسی میں ژوب اور لوری دونو مشہور حصص ملک کے شامل ہیں۔ لیکن بباعث رہائش سردار کاکڑ علاقہ ژوب میں زیادہ مشہور تھا۔ اس واسطے ایجنسی کا نام ژوب مشہور ہوگیا۔ اس ایجنسی کی حدودات اربعہ حسب ذیل ہیں۔ شمالاً بگا شیرانی علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحدی کوہستان مسعود وزیری بترتیب اقوام ناصر و غلزئی علاقہ امیر صاحب والئے کابل و قندھار۔ جنوباً علاقہ پشین و شاہرگ و دکی علاقہ برٹش بلوچستان شرقاً علاقہ بارکھان کھیتران و بزدار و قیصرانی تمنات ضلع ڈیرہ غازی خان پنجاب صدر مقام ایجنسی کا اپوزئی میں ہے۔ جہاں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر نے ابتداء میں بروقت قبضہ کرتے ملک ہذا کے ایک چھوٹی پہاڑی کے اوپر بنگلہ بنایا اور چھاؤنی قائم کی۔ جس کا نام فورٹ سنڈیمن مشہور ہے۔ یہ موقع اقوام مندوخیل کے بیچ اور اقوام شیرانی و کاکڑ طوکب زئی کے وسط میں واقع ہے۔ پانی عمدہ میدان صاف آبادی خوب آب و ہوا مرعوب۔ اس موقع پر ایک اچھی بازار بن گئی ہے اور راستہ آمد و رفت بجانب ریلوے براہ لورالائی و ہرنائی تک اور براہ کوہستان شیرانی مدرہ و ہنہ سر ڈیرہ غازیخان تک بنی ہوئی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں علاقہ ژوب پانچ تحصیل مندرجہ ذیل پر منقسم ہے۔

تحصیل اپوزئی۔ تحصیل موسیٰ خیل تحصیل لوری۔ المعروف لورالائی۔ ہندوباغ۔ تحصیل قلعہ سیف اللہ علاوہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ کے ایک یورپین اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ اور دو دیسی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تعینات رہتے ہیں۔ ایک لیوی کور رس جس میں چند کمپنی پلٹن اور چند ٹرپ رسالہ شامل ہیں۔ خاص اپوزئی میں بھرتی کیا گیا ہے اس میں کچھ حصہ پٹھانوں کا کچھ حصہ بلوچ براہوی کا ہے۔ اور ایک یورپین ملٹری افسر کے ماتحت بمثل جنگی فوج کے کام دیتا ہے۔ کارروائی مقدمات زیادہ تر جرگہ ہا بموجب رواج قوم کے ہوتی ہے۔ مالیہ سرکاری بذریعہ کنکوت یعنی تشخیص کے جنسی وصول کیا جاتا ہے۔

آمدنی خرچ سال ۹۰-۱۸۹۷ء کا بموجب کاغذات سرکاری حسب ذیل ہے۔

Marfat.com

آمدنی	خرچ
۲۵۴۹۳۷	۲۸۶۴۸۱
دو لاکھ ملی ملے	دو لاکھ ۔ ۔ ۔ ۔
۱۱۷ ء	۶/۴ ء
خالص مالیہ	۵۸۶۴۸۱
متفرقات	خرچ پانچ لاکھ ۔ ۔ ۔ ۔
۶/۴	

اپر ژوب	بوری	اسٹامپ	عملہ مال	اسٹامپ
۵۴۴۷۳	۵۹۵۶۲	۷۶۶۹	۴۱۵۰۸	۱۳۹
ملی ۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	ملی ۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔
۷۸ ء	۵/۸ ء	۲ ء	۹/۲ ء	۳/۲ ء

لوئر ژوب	موسیٰ خیل	آبکاری	رجسٹری	ڈاک ضلع
۷۱۰۴۹	۳۸۱۵۷	۱۵۵۷۰	۴۵	۵۸۳۱
۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔
۱۰/۱۱ ء	۳/۱۰ ء	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔

میزان	حق نمبرداری	مکمات	عدالت	جیل
۲۳۳۲۸۲	۱۱۶۱۸	۲۸۵۲	۵۹۷	۳۸۳۶
دو لاکھ ۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔
۸/۱۳ ء		۶/۷ ء	۸/ ء	۱۰/۲ ء

باقی	رجسٹری	پولیس	تعلیم
۲۲۱۶۶۴	۹۳	۵۵۱۳۴	۴۰۰
دو لاکھ ۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	اسٹار
۵/۱۳ ء		۳/۵ ء	

عدالت	شفاخانہ	پولیٹیکل
۵۰۲۹	۱۱۹۸۸	۴۴۲۳۸۲
۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	چار لاکھ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ ۔	۔ ۔ ۔ ۔	۱۴/۵ ء

Marfat.com

پولیس	کنٹنجنٹ	پنشن و انعام
۵۶۰ [illegible] ۳ ۱۱	۳۷۹ [illegible] ۱۱ ۲ ۱۱	۳۴۸ [illegible]

سٹیشنری

۲ [illegible] ۴ ۳ ۱۱

متفرقات	متفرقات	تعمیرات
۳۴ [illegible] ۱۲ ۳ ۱۱	۲۳۸۵۵ [illegible] ۱۰ ۹	

۹۵۸ [illegible] ۱ ۳ ۱۱

تعمیرات

۳۱۵ [illegible] ۹ ۷

میزان کل
دو لاکھ [illegible] ۷ ۱۱ پد

چونکہ سال مذکورہ بالا میں سے تین لاکھ [illegible] ۳۳۱۸۴۴ بہ نسبت آمدنی کے خرچ زیادہ تھا۔ ہر سال قریب تین لاکھ روپیہ سرکار کو واسطے سول انتظام کے خزانہ سے دینا پڑتا ہے فوج اور افسران کی تنخواہ علاوہ ہے یہ علاقہ ژوب کا بہ خیال آمدنی کے سرکار نے بلوچستان ایجنسی سے منسلک نہیں کیا بلکہ پولیٹیکل اور ملٹری وجوہات کے لحاظ سے قبضہ کیا ہے۔

اول اس علاقے سے چند راستہ ہائے بجانب قندھار و غزنی و قلات غلزنی نکلتے ہیں۔ بطور نمونہ ایک راستہ جو ڈیرہ اسمٰعیل خان سے قندھار تک بطور شارع عام کے ہے۔

دوسرا راستہ ڈیرہ غازی خان سے براہ تھل چوٹیالی و بوری و ژوب بھی اکثر قافلہ جات بوری و تھل و ژوب اس راستہ سے ڈیرہ غازیخان آیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

ان ہر دو راستہ کی تفصیل ایک رفرد علیحدہ میں شامل ہے، جس سے ظاہر ہوگا کہ چالیس روز میں قافلہ قندھار سے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں بہ سہولیت پہنچ سکتا ہے۔ دوئم زمانہ قدیم میں مابین ملک خراسان و ہندوستان جس طرح درہ بولان آمد و رفت افواج تجارت کے واسطے مشہور تھا اسی طرح درہ گومل بھی مشہور تھا۔ جب تک علاقہ ژوب و شیرانی و وزیری پر سرکاری تسلط نہ ہو۔ درہ گومل امن میں نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرف سے پنجاب گورنمنٹ نے اس درہ کے امن میں رکھنے کے واسطے چند بار کوشش کی مگر کامیابی نہ ہوئی سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے صرف ایک مرتبہ کوشش کی درہ گومل کھولا گیا۔ مگر جو سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے صرف ایک مرتبہ کوشش کی درہ گومل کھولا گیا۔ مگر جو سر رابرٹ کا دلی منشا تھا سرکار نے پورا نہ کیا یعنی اس کا خیال تھا کہ شیرانی کا تمن سالم ان کے ماتحت رکھا جائے لیکن سرکار نے دو حصہ میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصہ ڈیرہ اسمٰعیل خان پنجاب کے ماتحت اور ایک حصہ ایجنسی ژوب بلوچستان کے ساتھ کر دیا صاحب موصوف چاہتا تھا۔ کہ درہ گومل بمعہ مسعود وزیری کے ٹوچی تک ان کے سپرد کیا جاوے لیکن سرکار عالیہ نے علاقہ ہذا پنجاب کے ماتحت رکھا۔ جب پنجاب کی طرف سے خاطر خواہ انتظام نہ چل سکا۔ اب تھوڑے عرصہ سے علاقہ آنزو آب اٹک پشاور سے تا ڈیرہ اسمٰعیل خان علیحدہ صوبہ قائم کر کے ایک ایجنٹ گورنر جنرل مقرر فرمایا ہے۔ دیکھا جائے کہ اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے

میرے خیال میں جب تک سرحدی اقوام پر کچھ حکومت نہ قائم کی جاوے یہ لوگ اپنا ہاتھ نہیں روکیں گے۔

چنانچہ کاکڑ لوگوں کی بلوچستان کے ساتھ مدت تک یہی حالت رہی یعنی جب تک ان کے ملک پر سرکار نے قبضہ کر کے حکومت قائم نہیں کی وہ لوگ راستہ ہا کو لوٹتے تھے اور سرکاری فوج پر حملہ کرتے رہے اب وہ لوگ اپنے آپ کو رعایا اور سرکار کو بادشاہ سمجھتے ہیں اور ہر کام میں سرکار کے محتاج ہیں۔ اس واسطے ان کو کچھ موقعہ حرکت کا نہیں رہا۔

سوئم۔ براستہ ہرنائی و شاہرگ و کچھ۔ سبی سے پشین تک پہلے سڑک بنائی گئی۔ بعد اس کے لائن ریلوے قائم ہوئی۔ یہ راستہ اقوام کاکڑ کے قریب گذرتا ہے۔ اقوام کاکڑ نے چند بار اس سڑک پر حملہ کیا، ایک مرتبہ بماہ مارچ ۱۸۷۹ء جب کہ نہ کوئی سڑک نہ ریل بنی تھی) بعد اختتام جنگ اول افغانستان کے افواج سرکاری قندھار سے براہ پشین قلعہ خوشدل خان و تھل چوٹیالی بطرف ڈیرہ

Marfat.com

غازی خان پنجاب روانہ ہوئیں۔ جس پر شاہجہان خان سردار کاکڑ نے بمعہ ملکان بوری وژوب و زوررستان کے لشکر کثیر جمع کر کے حملہ کیا اور شکست کھا کر پسپا ہوا۔ مفصل حال منزلات وحالات ملک رپورٹ مشمولہ مورخہ ۱۰ اپریل ۱۸۷۹ء سے واضح ہوگا۔ اس کے بعد سال ۱۸۸۱ء میں جب دوسری دفعہ افغانستان پر فوج کشی ہوئی اقوام کاکڑ نے بہ سرکردگی شاہجہان مذکور دو دفعہ پوسٹ کچھ پر حملہ کیا اور شکست کھائی۔ گویا کہ اس وقت حالت ان اقوام کی ایسی تھی کہ یہ لوگ برٹش افواج کو اپنے نزدیک آنے سے روکتے تھے اور برٹش حکومت یا افغانستان سے ایسے ڈرتے تھے۔ کہ ان کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتے تھے ۱۸۸۹ء سے جب کہ ژوب پر قبضہ ہوا اور وہاں ایجنسی قائم ہوئی ضلع ہذا میں امن قائم ہے۔ اور اب یہ لوگ فوج لیوی اور سول میں اچھی ملازمت سے رہے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ بروقت ضرورت ہمسایہ اقوام مثلاً وزیری یا غلزئی وشیرانی کے ملک میں ضرورت پڑنے تو ان لوگوں سے بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بنگل خان پسر سردار دوست محمد خان جس کے اوپر سال ۱۸۹۰ء میں فوج کشی کی ضرورت ہوئی تھی۔ اب سرکار کا ایک خیر خواہ سردار ملازم بنا ہوا ہے۔

اس ایجنسی میں تمام رعایا از قوم افغانان ہے۔ منجملہ جس کے اقوام ذیل کاکڑ سران مندوخیل حمزہ زئی۔ موسیٰ خیل۔ کاکڑ سینڑہ۔ شیرانی۔ زیادہ تر نامور ہیں۔ زمانہ قدیم سے یہ اقوام خود مختار رہی ہیں۔ کسی بادشاہ کو سوائے گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کے اب تک مالیہ نہیں دیا نہ رعیت کہلایا ہے بادشاہان خراسان احمد شاہ سے تا امیر عبدالرحمان ان اقوام کو رعیت بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر پورے طور کامیاب نہ ہوئے اس میں شک نہیں کہ سرداران کاکڑ نے گاہ گاہے بادشاہ کا سلام کیا اور خلعت ہا و روزمرہ جیب لیتے رہے گاہ گاہ مدد بھی دیتے رہے۔ لیکن اب تک انہوں نے مالیہ کسی کو نہیں دیا تھا اور نہ رعایا کہلاتے تھے۔ برخلاف اس کے جب موقع ستی حکومت کا دیکھا تو لوٹ مار بھی کرتے رہے۔

امیر عبدالرحمان صاحب جب کہ امیر شیر علی خان سے شکست کھا کر ملک کاکڑستان ہذا میں آئے تھے انکے ساتھ جو اقوام کاکڑ نے سلوک کیا اس کا افسوس تادم زیست یاد کیا کرتے تھے صرف سرداران کاکڑ نہیں بلکہ سب ملکان جو ہر ایک قوم یا بستی میں بڑے مانے جاتے تھے اپنے آپ کو بادشاہ کہلاتے تھے۔ جب پہلے اس ملک کے ساتھ کچھ تعلق ہوا۔ اس قدر بادشاہوں

Marfat.com

کا نام سن کر تعجب ہوا۔ لیکن بعد اس کے یہ لفظ معمولی ہوگیا کہ ملک یعنی نمبردار کو بادشاہ کہتے ہیں پہلے یہ لوگ بڑے شوق سے اپنے آپ کو بادشاہ کہلاتے تھے۔ لیکن اب شرماتے ہیں سردار یا ملک اپنے واسطے بڑی عزت سمجھتے ہیں۔ عملداری سرکار انگلشیہ سے پہلے ان قوموں کا حال بھی بمثل مری و بگٹی اور وزیری و شیرانی کے لوٹ مار اور ہمسایہ قوموں سے جنگ و جدل کا تھا۔ مگر اب زمینداری و سوداگری میں لگے ہوئے سرداروں اور ملکوں کی حالت بہ نسبت سابق کے اچھی معلوم ہوتی ہے کیونکہ جیسا مشہور ہے افغان لوگ اپنے سردار یا ملک کو بہت کم مانتے ہیں اب جب کہ سرکار عالیہ کا ہاتھ سرداروں اور ملکوں کی پشت پر ہے۔ رعایا بھی ان کو بہ نسبت سابق کے اچھا مانتا ہے۔

علاج بھی خوشگوار معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کی دشمنی سے فارغ البال ہو کر زراعت میں لگا ہوا ہے۔ زمینات کافی ہیں اور سیر حاصل ہیں۔ علاوہ کاریزات اور دیالہ ہا کالا پانی کے بارانی ملک بھی بہت ہے جو ان دنوں میں باعث کمی برسات کے ویران پڑا ہوا ہے۔ اگر برسات خاطر خواہ ہوا کرے تو ملک کی پیدائش اور زمینات بہ نسبت آبادی مخلوق کے زیادہ ہے۔ باوجود خشک سالی کے بھی یہ لوگ تنگ حالت میں نہیں آئے۔

پولٹیکل افسر جتنے لوگوں کو یہ کہتا سنا ہے کہ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے واسطے انتظام بلوچ و براہوئی و کاکڑ و افغان کا اس واسطے سہل یعنی آسان تھا کہ قدرتاً جو اقوام بلوچستان ایجنسی کے حصہ میں آئے ہیں۔ بہ نسبت اقوام آفریدی و وزیری وغیرہ جو سرحدی صوبہ کے ماتحت ہیں نرم تر ہیں۔ لیکن میری رائے میں جو لوگ پچھلے زمانہ کے حالات ان اقوام مری بگٹی۔ براہوئی۔ افغان۔ کاکڑ۔ پانے زئی۔ اچکزئی و حمزہ زئی۔ ولوتی وغیرہ سے واقف ہیں۔ وہ انصافاً قبول کریں گے کہ موجودہ زمانے کے آفریدی و وزیری سے ان کی حالت سخت تر تھی۔

سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کا کامیاب ہونا زیادہ تر وجہ ان کی خداداد لیاقت اور پالیسی جو اس کام کے چلانے میں اس نے اختیار کی ہوئی تھی سمجھنا چاہیئے۔ دو تین وصف ان کے مزاج میں قدرتاً ایسے تھے کہ ہر ایک انسان میں نہیں ہو سکتے۔ اوّل وہ ایسا خوش مزاج اور خوش تقریر تھا کہ پہلی ملاقات میں انسان کو اپنا کر لیتا تھا۔ دوسرا وہ تجربہ شناس ایسا تھا کہ پہلی ملاقات میں انسان کو پہچان لیتا تھا۔ کہ کس قسم کا آدمی ہے۔ تیسرا فیاض اور راست رو اول درجہ کا تھا

Marfat.com

کام چلانے کی پالیسی میں دو تدابیر اس نے عمدہ سوچ کر اختیار کی تھی۔ ایک اُس یعنی ہر ایک قوم کے مقدمات بموجب انکے رواج کے قومی جرگہ سے فیصلہ کرانے دوم جو لوگ کارکن اور بارعب معلوم ہوئے ان کو ملازمت میں لے لیا۔ جس سے وہ لوگ گذارہ کی طرف سے آسودہ ہو کر بجائے تکلیف دہی کے خدمت گذاری میں شامل ہو گئے اور انہی لوگوں کے ذریعہ سے دوسری قوموں پر فتح پائی۔ صاحب بہادر فرمایا کرتے تھے۔ کہ جس طرح سیکھے ہوئے اور پلے ہوئے تیتر سے اور بہت تیتر ہاتھ آتے ہیں اسی طرح ایک قوم کے سردار یا معتبر کو خوب سکھانے اور پرورش کرنے سے ان کے ذریعے اور قومیں اعتبار کرتی ہیں۔ چنانچہ اسی طرح صاحب موصوف نے اوّل نواب سر امام بخش خان کے سی آئی ای تمندار مزاری کو تعلیم اور پرورش دے کر اس کے ذریعہ اقوام مری و بگٹی اور براہوئی وغیرہ بلوچ پر اعتبار جمایا اور سرداران مری و بگٹی و براہوئی کے ذریعہ سے سرداران کاکڑ وغیرہ افغان پر قبضہ پایا۔ ہر ایک دورہ یا مہم پر صاحب موصوف ان سرداران کو ہمراہ خود رکھتے۔ اور انہی کی معرفت نو آمد سرداروں کے ساتھ ملاقات کرتے اور نو شامل شدہ علاقہ کا ان کی صلاح سے انتظام کرتے۔ چونکہ ہمسایہ قومیں ہمیشہ ایک دوسرے کے حال سے واقف ہوتی ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر بھروسہ کرتی ہیں۔ اقوام مری اور بگٹی نے جب دیکھا کہ سرداران بلوچی ضلع ڈیرہ غازی خان جب سے سنڈیمن صاحب کے ماتحت ہوئے ہیں۔ خوش گذران اور خوش اقبال رہتے ہیں۔ انہوں نے بھی صاحب موصوف کے ماتحت ہونا خوشی سے منظور کر لیا۔ اسی طرح براہوئی سرداران نے مزی اور بگٹی کو فائدہ اٹھاتے دیکھ کر شوق ظاہر کیا۔ اس سے افغانان کو ترغیب ہوئی۔ خالی قیل و قال سے مطلب حاصل نہیں ہوتا بلکہ عمل اور فعل سے زیادہ بھروسہ ہوتا ہے ان کے واسطے ہمسایہ قومیں اور سرداران کا ایک ظاہر نمونہ موجود تھا۔ وہ ان کی پہلی حالت سے بھی واقف تھے۔ جب سے سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کا سایہ ان کے اوپر ہوا تب سے جانتے تھے کہ کس طرح ان کے ہر ایک امر نسبت عزت و گذارہ وغیرہ میں ترقی ہوئی ہے۔

بقول سر رابرٹ سنڈیمن صاحب کے جس طرح شکاری جانور مثلاً شیر یا باز یا بھیڑیا وغیرہ بہ نسبت دیگر جانوران کے زیادہ چالاک ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ ساری قومیں بھی شکاری ہیں کیونکہ ان کا گذارہ دوسرے لوگوں کی لوٹ مار پر منحصر رہا ہے۔ ان کے ساتھ چالاکی کی پالیسی چلنا

Marfat.com

بالکل خطا ہے۔ صرف یہ لوگ راستی اور فیاضی کا برتاؤ کرتے رہے۔ نہ قومیں پہلے سے خانصاحب والئے قلات اور حاکمانِ قندھار بلکہ صاحبان سرحد سندھ سے سخت بے اعتبار ہو چکی تھیں اس واسطے ان کا اعتبار بڑھانے کے واسطے غایت درجہ کی راستی اور صفائی کی پالیسی چلانی پڑی جب ان کا پورا اعتبار ہو گیا پھر یہ قومیں خود بخود سر رابرٹ کے پیچھے پھرتی تھیں۔ سر رابرٹ اگر کچھ عرصہ اور زندہ رہتے اور سرکار وزیری کا انتظام ان کے سپرد کرتی تو کچھ شک نہیں کہ صاحب موصوف سرداران کاکڑ اور شیرانی کے ذریعہ اسے اقوام مسعود پر کامیاب ہوتے۔ ہمیشہ صاحب موصوف کا خیال تھا۔ کہ جو قومیں ان کے ماتحت ہوئی ہیں ان کو خوش گذران رکھا جاوے اور ان کے ساتھ انصاف کی پالیسی چلائی جاوے تاکہ ہمسایہ قومیں ان کا نمونہ دیکھ کر خود برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ ان کی خواہش کریں۔ زبانی ہزار دفعہ سمجھانے سے ایک عمل نمونہ دکھلانا زیادہ اثر رکھتا ہے اور ہمیشہ صاحب موصوف کی یہ خواہش تھی کہ لوگوں کو دل سے دوست بنایا جاوے تاکہ مشکل وقت میں بھی دوستی بنی رہے زور کی دوستی اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک زور قائم ہے لیکن ہر وقت زور قائم نہیں رہ سکتا۔ انقلاب زمانہ کا ہر شاہ و گدا کے واسطے یکساں ہے۔ دور اندیشی اسی میں ہے کہ ہر حال میں دوستی قائم رہے۔ جب سے اس ملک پر قبضہ ہوا۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب بہادر نے کپتان میکور صاحب کو جو اس وقت تھل چوٹیالی کے پولٹیکل ایجنٹ تھے چارج اس ایجنسی کا سپرد فرمایا۔ بعد اس کے جب میکور صاحب رخصت پر ولایت تشریف لے گئے لفٹننٹ حال میجر میکموہن صاحب کو جو اس وقت جوڈیشنل و ریونیو کمشنر بلوچستان کے ہیں۔ تعینات فرمایا دونو صاحبان نے سر رابرٹ کی پالیسی کو خوب چلایا۔ اور باوجودیکہ نازک وقت تھا انتظام خوب قائم رکھا گویا کہ ان کی قابلیت سے ایجنسی کی بنیاد قائم ہوئی خان بہادر حق نواز خان صاحب سی آئی ای شروع سے تا حصول پنشن اس ایجنسی میں تعینات رہا اور اس کی خدمات قابل قدر پائی گئیں۔

تفصیل منازل از ڈیرہ اسمٰعیل خان الیٰ قندھار

نمبر شمار	نام منزل	تعداد فاصلہ	کیفیت

Marfat.com

نمبر شمار	نام منزل	تعداد فاصلہ	کیفیت
۱	مندی	۱۲	منزل گاہ تک سڑک جاری اور چھوٹا سا گاؤں علاقہ سرکاری میں واقعہ ہے۔
۲	کلاچی	۱۲	سڑک برابر کلاچی میں تحصیل سرکاری ہے۔
۳	کنڑو کوٹ	۱۴	یہ جگہ بھی علاقہ سرکاری میں ہے چھوٹا سا گاؤں ہے سڑک برابر
۴	گوہل بازار	۱۴	یہ شرح صدر
۵	گرلوادی	۸	یہ جگہ علاقہ سرکاری ہے باہر واقعہ ہے کوئی گاؤں نہیں پہاڑ کے دامن پر رود گوہل جاری ہے گھاس لکڑی بہت راستہ ہموار
۶	سپنگی کچ	۱۰	اس جگہ کوئی گاؤں نہیں گردونواح اس کے وزیری لوگ بہت رہتے ہیں پانی گھاس اور لکڑی بہت ہے۔ راستہ ہموار دو جگہ پر تھوڑی تنگی ہے۔
۷	تیلی	۱۰	منزل گاہ پر کچھ آبادی نہیں لیکن گھاس لکڑی مل سکتا ہے۔ اور میدان صاف راستہ میں کوئی تنگی نہیں البتہ قدرے سنگ ہیں وزیر لوگ کا علاقہ ہے۔
۸	غونڑئے سنڑی	۱۲	راہ میں ایک جگہ اترائی اور چڑھائی آتی ہے۔ اس سبب درہ مشکل ہے۔ منزل گاہ پر پانی کم وہ بھی کچھ نمکین ہے۔ گھاس لکڑی عام علاقہ وزیری۔
۹	کجورہ	۱۵	راستہ ہموار قدرے پتھر راستہ میں آتا ہے

Marfat.com

			منزل گاہ پر کچھ آبادی نہیں گرد و نواح میں بہت ہے۔ پانی گھاس لکڑی بہت علاقہ وزیری ہے۔
۱۰	پستہ کچ	۱۲	راستہ ہموار پانی گھاس لکڑی بہت وزیری لوگ رہتے ہیں۔
۱۱	کوٹ کائی	۱۱	بشرح صدر
۱۲	رینی تیزی	۱۲	بشرح صدر
۱۳	کنجورہ	۱۳	منزل گاہ ایک خوب میدان ہے گھاس لکڑی پانی بہت علاقہ وزیری کا ہے راستہ میں پتھر ہیں کچھ اترائی چڑھائی ہے۔
۱۴	چچندی	۱۲	راستہ ہموار رود کے بیچ میں جاتا ہوتا ہے پانی راستہ میں بہت منزل گاہ فراخ جگہ ہے گھاس لکڑی بہت آبادی کچھ نہیں علاقہ وزیری کا ہے۔
۱۵	زیارت حسین بابا	۱۳	یہ جگہ ایک فقیر کی زیارت ہے آبادی کچھ نہیں لیکن علاقہ سلیمان خیل غلزئی میں ہے۔ راستہ ہموار گھاس لکڑی پانی مل سکتا ہے۔
۱۶	گرمتو	۱۰	مندوخیل خلجی کا علاقہ ہے۔ منزل گاؤ پر کچھ آبادی نہیں گرد و نواح میں آبادی بہت ہے۔ راستہ رود میں جاتا ہے ہموار ہے پتھر بہت ہے گھاس لکڑی پانی مل سکتا ہے۔
۱۷	سرمغہ کچ	۱۰	یہ بھی خلجی کا علاقہ ہے۔ راستہ برابر رود میں جاتا ہے۔ پانی گھاس لکڑی بہت مل سکتا ہے

Marfat.com

منزل گاہ خوب میدان ہے۔

۱۸	لکھ شہترا	۱۱ میل	بشرح صدر
۱۹	نام کانہ	۱۲ ″	ایک زیارت کسی فقیر کی ہے غلجی کا علاقہ ہے گھاس لکڑی پانی بہت ہے۔
۲۰	نخل	۱۳ ″	راستہ برابر نالہ میں جاتا ہے پانی شور ہے گھاس لکڑی تھوڑا مل سکتا ہے۔
۲۱	پڑی کڑایہ	۱۰ ″	راستہ برابر پانی شیریں گھاس لکڑی بکثرت مل سکتا ہے۔
۲۲	زری دگر	۱۲ ″	راستہ ہموار منزل گاہ خوب میدان پانی گھاس لکڑی برابر مل سکتا ہے۔
۲۳	تروہی	۱۰ ″	غلجی لوگوں کے چند گاؤں موجود پانی کاریز کا چلتا ہے صاف میدان سب چیز مل سکتی ہے۔
۲۴	تہ پان	۹½ ″	راستہ ہموار گھاس لکڑی و پانی بہت منزل گاہ کشادہ جگہ ہے غلجی کا مالک ہے۔
۲۵	تلی خیل	۱۰ ″	بشرح صدر
۲۶	کاپچہ	۱۰ ″	بشرح صدر
۲۷	سرغڑی	۱۰ ″	راستہ ہموار منزل گاہ پر آبادی کچھ گرد نواح میں غلجی رہتے ہیں گھاس لکڑی پانی قدرے قلیل مل سکتا ہے۔
۲۸	دروزائی	۸ ″	راستہ ہموار پانی گھاس لکڑی مل سکتا ہے غلجی۔
۲۹	بانگلی	۱۰	بشرح صدر
۳۰	سرخواب	۱۰ ″	سرخواب نالہ کا نام ہے پانی عام گھاس لکڑی ملتا

Marfat.com

			ہے۔ راستہ ہموار
۳۱	معروف	۱۵ میل	راستہ ہموار گھاس لکڑی مل سکتا ہے پانی عام
۳۲	شیخ زئی	۱۰ ″	علاقہ قندھار
۳۳	توغزئی	۸ ″	″
۳۴	دام	۷ ″	″
۳۵	سرغز	۸ ″	″
۳۶	تلک	۱۰ ″	″
۳۷	ترنک	۱۰ ″	″
۳۸	مانف	۸ ″	″
۳۹	قندھار	۸ ″	″

فہرست راستہ ہا از ڈیرہ غازیخان تا ژوب

راستہ نمبر ایراہ تل چوٹالی و بورہ

نمبر شمار	نام مقام	تعداد فاصلہ	کیفیت
۱	شہر میر خان علاقہ تل	۱۲ میل	ڈیرہ کوٹ سے منزل گاہ فاصلہ ۱۲ میل ہوگا۔ راستہ صاف علاقہ تل کا ہے۔ پانی گھاس و لکڑی منزل گاہ پر بسیار ملے گا۔
۲	بے زور علاقہ لوتی	۱۴ میل	مابین راستہ کے لاکھے چتیا پر پانی ہے اور پانی نہیں ہے راستہ ہموار منزل گاہ پر آبادی اقوام لوتی کا ہے گھاس لکڑی پانی بہت ملے گا یہ آبادی لاکھے پر ہے۔ لاکھے نام رود کا ہے۔

Marfat.com

۴	وڈھ علاقہ لورئی	۱۰ میل	راستہ ہموار منزل کا ہے۔ پانی بقدر گذران کافی ملے گا۔ گھاس لکڑی عام آبادی کچھ نہیں ملک لورئی کا ہے۔
۴	پنداول علاقہ لورئی	۱۲ "	راستہ ہموار منزل گاہ پر پانی و لکڑی و گھاس کافی ملک لورئی کا ہے۔ لیکن غیر آباد ہے۔
۵	کھجوری علاقہ موسیٰ خیل	۱۲ "	راستہ ہموار پانی و لکڑی و گھاس تمام منزل گاہ پر
۶	لوڑی تنگ "	۱۰ "	راستہ برابر منزل گاہ پر پانی و لکڑی و گھاس بقدر ضرورت ملے گا۔
۷	تھل کلان یا ردو موسیٰ خیل	۱۲ "	منزل گاہ پر آبادی ہے۔ گھاس لکڑی و پانی بہت ہے اور راستہ میں چھوٹی تنگ ہے اس سے گذرنا پڑے گا۔
۸	مین بازار	۱۲ "	یہ شہر موسےٰ خیل کا ہے اس میں ہندو لوگ بھی رہتا وغیرہ سے آکر سوداگری کرتے ہیں۔

بازار سے بجانب لوری

۹	فریاس علاقہ موسےٰ خیل	۱۲ میل	راستہ خراب ہے کہ راستہ میں پتھر بہت ہے پانی کی البتہ قلت ہے۔
۱۰	سیان علاقہ موسےٰ خیل	۱۵ "	راستہ واجبی ہے منزل اس واسطے زیادہ ہے کہ راستہ میں پانی نہیں ہے۔ منزل گاہ پر پانی لکڑی و گھاس بہت ہے۔
۱۱	مخیر علاقہ حمزہ زئی	۱۰ "	راستہ ہموار آبادی اقوام حمزہ زئی کے ہے گھاس لکڑی و پانی کافی ملے گا۔

Marfat.com

۱۲	تور علاقہ شنواری حمزہ زئی	۱۰ میل	آبادی شنواری لوگوں کی ہے گھاس لکڑی پانی کافی
۱۳	چمن یا چیڑھ صوباخان علاقہ حمزہ زئی	۸ ″	راستہ برابر ملک آباد گھاس و لکڑی اس جگہ سے ایک راستہ ژدب کو جاتا ہے جس کا نام مہر ہے چہارم روز ژدب میں پہنچ جاوئے گا۔ لیکن راستہ میں تنگی ہے راستہ کچھ مشکل ہے آب بہت۔
۱۴			ایک راستہ لوری کو جاتا ہے۔
۱۵	وہار حمزہ زئی علاقہ لوری	۱۰ میل	ملک آباد گھاس لکڑی و پانی
۱۶	شبوزئی علاقہ لوری	۱۲ ″	ملک آباد گھاس لکڑی و پانی کافی ملے گا۔
۱۷	درکھے علاقہ	۱۲ ″	راستہ برابر ملک آباد گھاس
۱۸	ترخے زئی	۱۲ ″	سرحد ژدب کا ہے اس موقع کے قریب ایک تنگی ہے اس تنگی سے گذر کر آگے ژدب میں داخل ہو گا یہ موقع سرحد ژدب و لوری پر ہے راستہ کا نام بھی ترخے زئی ہے۔
۱۹		۱۲ ″	راستہ میں ایک جگہ مقام ہو گا نام نہاد نہیں پانی بوقت بارش بہت ہوتا ہے۔
۲۰	ژدب	۱۲ ″	یہاں سے علاقہ ژدب کا شروع ہوتا ہے۔

راستہ لوری از شہر لونی ژدب

۱	انم بارہ	۱۲ میل	یہ موقعہ سرحد لونی اور لوری کا ہے اسی جگہ ایک

Marfat.com

			تنگی بھی ہے سا سجگہ سے روانہ ہو کر بوری میں داخل ہو گا۔
۲	وھار	۱۲ "	منزل گاہ خاص بوری میں ہے اس جگہ آبادی اور پانی گھاس بہت ہے۔
۳	مڑہ	۱۲ "	یہ تنگی ہے اس سے گذر کر برت خیل میں جاوے گا۔
۴	برت خیل	۱۲ "	برت خیل بابین بوری اور ژوب کے۔
۵	ژوب	۱۳ "	اس جگہ سے لہوڑہ علاقہ ژوب شروع ہوتا ہے۔

Marfat.com

فہرست صاحبان پولٹیکل ایجنٹ جو شروع تقرر زوب ایجنسی سے اسوقت تک ضلع مذکور میں تعینات رہے

نمبر شمار	نام صاحب پولٹیکل ایجنٹ	از تاریخ	تا تاریخ	
۱	کپتان میکالیوڈر صاحب	۲۲ جنوری ۱۸۹۰ء	۱۴ مارچ ۱۸۹۳ء	ایک سال فرلو پر تشریف لے گئے۔
۲	میجر ڈیٹ صاحب	۱۵ مارچ ۱۸۹۳ء	یکم اپریل ۱۸۹۳ء	کشک افغانستان میں برٹش مقرر ہوئے۔
۳	لفٹننٹ میکانگی صاحب	یکم اپریل ۱۸۹۳ء	۱۷ اپریل ۱۸۹۳ء	علاوہ کام اسسٹنٹ پولٹیکل ایجنٹ کے انچارج رہے
۴	کپتان میکموہن صاحب	۱۷ اپریل ۱۸۹۳ء	۲۱ اگست ۱۸۹۳ء	خاص ڈیوٹی پر کابل تشریف لے گئے
۵	لفٹیننٹ میگانکی صاحب	۲۲ اگست ۱۸۹۳ء	۲۴ جنوری ۱۸۹۴ء	
۶	کپتان آرچر صاحب	۲۴ جنوری ۱۸۹۴ء	۲۴ اگست ۱۸۹۲ء	رخصت پر تشریف لے گئے۔

Marfat.com

نمبر شمار	نام صاحب پولٹیکل ایجنٹ	از تاریخ		
۷	کپتان سپنس صاحب	۲۵ر اگست ۱۸۹۶ء	۱۸ر نومبر ۱۸۹۶ء	
۸	کپتان آرچر صاحب	۱۹ر نومبر ۱۸۹۶ء	۲۱ر دسمبر ۱۸۹۷ء	رخصت
۹	کپتان میکڈانلڈ صاحب	۲۲ر دسمبر ۱۸۹۷ء	۱۸ر دسمبر ۱۸۹۸ء	رخصت
۱۰	کپتان شاورس صاحب	۱۸ر دسمبر ۱۸۹۸ء	۵ر نومبر ۱۸۹۸ء	
۱۱	کپتان میکڈانلڈ صاحب	۵ر نومبر ۱۸۹۸ء	یکم مئی ۱۸۹۹ء	
۱۲	کپتان شاورس صاحب	۲ر مئی ۱۸۹۹ء	۲۰ نومبر ۱۸۹۹ء	
۱۳	کپتان میکڈانلڈ صاحب	۲۱ر نومبر ۱۸۹۹ء	۲۸ مارچ ۱۹۰۱ء	
۱۴	میجر گاڈفری صاحب	۲۹ر مارچ ۱۹۰۱ء	موجود ہیں۔	

Marfat.com

رپورٹ کاروائی گذرنے افواج براہ تھل چوٹیالی قلعہ خوشدل خان سے وٹاکری تک از جانب رائے بہادر ہتورام سی آئی ای نٹیو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بخدمت جناب میجر سنڈیمن صاحب بہادر گورنر جنرل بلوچستان ،

واضح ہو کہ برطبق ورود حکم سرکار در باب گذرنے افواج و ملاحظہ راہ تھل چوٹیالی کے اول حضور قندھار میں تشریف لے جاکر بعد کہنے صلاح ہمراہ جناب جنرل اسٹورٹ صاحب بہادر بندوبست گودام ہا چمن و قلعہ عبداللہ خان و گلستان کرتے ہوئے بتاریخ ۱۴ مارچ ۷۹ء وارد قلعہ خوشدل خان ہوئے ۱۰ مارچ قلعہ خوشدل خان میں پہلے واسطے جمع آوری رسد جو ہر ایک فوج کے واسطے علاوہ خرچ ان مقامات کے جو یہاں توقف ہوگا ہفتہ کی رسد خرچ راہ کے واسطے ساتھ بھی لے جاتا تھا اور نمبر ۲ علاوہ دریافت اور محقق کرنے اس بات کے کہ کون راستہ گذرنے افواج کے سہل تر اور سیدھا ہے نمبر ۳ اور بخیال قریب تر پہنچ جانے افواج مقررہ کالم اول و دوئم و سوئم جو آرہی تھی۔ چوتھا اطلاع دہی ملکان اور معتبران اقوام افغان جو مابین اور متصل راہ مقررہ کے رہتی تھی۔ توقف کیا چنانچہ تاریخ روانگی تک ہر چہار امورات کا خاطر خواہ سرانجام ہوگیا۔ یعنی اول بابت رسد اس روز رسد بہ تفصیل ذیل۔ آرد

Marfat.com

لکڑی	روغن زرد	دال ہر قسم	قند سیاہ و شکر سرخ	مصری و شکر تری	جاول	نمک
۸۵۶	۲۵	۱۱۸	۱۹	۱۴	۵۹	۳۶
۲۰	۳۱	۳۸			۳۲	۲۸

گودام قلعہ خوشدل خان میں موجود ہو گئی اور کی بھی آمد اور خرید شروع تھی اس کام کے سرانجام پر حضور نے نور محمد خان ناظم کو تعینات کیا اور نرخنامہ و یادداشت واسطے واقفیت اور مدد دہی افسران افواج تحریر کر کے اس کے ہاتھ میں دے کر ناظم کو حکم دیا کہ آخر کالم جرنیل بڈلف صاحب بہادر کے ساتھ آوے ہر ایک پڑاؤ جو آگے بندوبست کیا جاوے گا۔ صاحب موصوف اور افسران افواج کو مدد دیتا آوے۔

دوئم بابت تشخیص راہ اول بموجب رپورٹ و دریافت کرنیل براؤن صاحب بہادر (بعد میں سر جیمس براؤن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر بلوچستان) نے ہمراہ جرنیل بڈلف صاحب کے احمدون تک دورہ کیا تھا۔ اور نیز بعد دریافت لوگوں کے راہ گذر نے افواج کا براہ کوتل چپر اور اوّر کے مقرر تھا۔ لیکن جب کپتان شاورس صاحب بہادر جو بعد میں از دست اقوام بامی زئی مابین درگی و کوئٹہ کے قتل ہوا تھا۔ حسب الحکم حضور نگاند میں پہنچ کر اس کوتل کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کوتل مذکور ایسا سخت ہے کہ اگر ایک ماہ تک اس کے بنانے میں کوشش کیا جاوے تو بھی شتران بمعہ اسباب مشکل سے اس سے گذرینگے جس پر حضور درپے دریافت اصل ہموار اور سیدھا راہ کوتل چوٹیالی کے ہوئے بموجب بیان مرگیٹ وغیرہ ملکان کاکڑ جو اس وقت کمپ حضور میں حاضر تھے اور ملاحظہ کتاب گلبہار جو کمترین نے سال ۱۸۷۱ء میں جب حضور ڈپٹی کمشنر ضلع ڈیرہ غازیخان کے تھے متضمن حالات تواریخی ضلع ڈیرہ غازیخان و حالات بلوچستان تصنیف کئے تھے۔ اس وقت راستہ تھل چوٹیالی کا حال بھی مفصل اور بہ ثبوت سندات قدیمانہ مثلاً امیر خسرو کا اس راستہ سے گذرنا وغیرہ لکھا تھا۔ یہ قرار پایا کہ تھل چوٹیالی کا ہموار اور سیدھا راہ براہ چیری مومن اور چھجن اور سنجاوی وغیرہ کے ہے۔ چنانچہ یہی راستہ حضور نے واسطے گذارنے افواج کے پسند فرما کر بندوبست جمع آوری گودام وغیرہ کا درپیش کیا۔

تیسرا فوج کالم اول کا ہمرکاب حضور کے چلنا مقرر ہوا تھا وہ شامل کمپ حضور ہو گئی اور

Marfat.com

دوسرے کالم کی افواج کل پہنچنے والی تھی اور تیسرے کالم متعاقب اور متصل ان کے آرہی تھی۔ چوتھا سب ملکان کے نام پر جو مابین یا متصل راہ کے رہتے تھے پروانجات باطلاع آنے افواج سرکار طریق دوستانہ صرف راہ گذر خراسان سے ہندوستان کو اور جمع آوری رسد ہر قسم واسطے فوائد خود جو افواج صرف خوش خرید اور روپیہ نقد دے کر پیچھے خرید کرے گی۔ واسطے دل جمعی ملکان و معتبران جاری ہو کر بہمدست قاصدان اعتباری کے بھجوائی گئی۔ تب حضور نے بتاریخ ۱۱ مارچ ۷۹ء قلعہ خوشدل خان سے کوچ کیا اب ہر ایک منزل کا حال روزانہ کارروائی حسب ذیل لکھی جاتی ہے

نمبر شمار	تاریخ	نام مقام	تعداد فاصلہ	کیفیت
۱	۱۱ مارچ ۷۹ء	شیرین کاریز	۸ میل	قلعہ خوشدل خان سے منزل گاہ تک راستہ ہموار منزل گاہ کے قریب اقوام پانی زی آباد رعایا علاقہ پشین کا ہے۔

مسمیان بیکر و کلی ان کے ملک میں انہوں نے پیشتر روانگی سے قلعہ خوشدل خان حاضر ہو کر کاہ و چوب واسطے افواج دینی کی تھی۔ اور واسطے پہنچانے ڈاک چٹھیات سرکاری کے نوکری قبول کی تھی بموجب ذیل جمعدار یک ۱۵ پیادگان ۱۵ فی ۸ کل ماعہ ۱۲۰ ملازمان اقوام ملکان مذکور تعینات کئے گئے اور انتظام آمد رفت چٹھیات قلعہ خوشدل خان سے بلوزئی تک ان کے سپرد ہوا۔ جب حضور منزل گاہ پر پہنچے کاہ و چوب و پیادگان ملازمان بموجب اقرار مذکور سب موجود تھے۔

نمبر ۲۔ ۱۱۔ بلوزئی ۹ میل راستہ میں ایک چھوٹا سا کوتل ہے جو بنام نگاند مشہور حسب الحکم حضور دو تین روز پہلے سے زیر نگرانی لفٹننٹ وہیل صاحب اسسٹنٹ انجنیئر درست ہو چکا تھا۔ شتران بمعہ بار برداری بلا کچھ تکلیف کے وہاں سے گذرے۔ یہاں سے دو راستہ نکلتے ہیں ایک موضع نگاند کی طرف جو یہاں سے بجانب احمدون اور چیر کوتل راہ جائے گا۔ دوسرا بلوزئی کی طرف موضع بلوزی اور چند بستیات میدان میں واقع ہیں۔ مسمیان خان علی محمد وغیرہ قوم پانے زی آباد جود رعایا پشین ہیں۔ سوائے کوتل کے باقی راستہ بالکل ہموار و میدان صاف ملک لوگوں نے واسطے افواج آئندہ رسد حسب ذیل دیا۔ آرد ۲ من۔ جو ۲ من۔ بھوسہ ۲ من۔ بکری ۲ راس گوسفندان ۴۰ راس۔ جو سرکار کی طرف سے خرید ہو کر گودام سرکاری بنایا گیا اور مسمی فیض محمد پانے زئی جمعدار زیر نگرانی مولا داد خان

Marfat.com

اس گودام پر تعینات ہوا اور نرخنامہ ان کے ہاتھ میں دیا گیا اور چوکی پیادگان جمعدار۔ پیادگان واسطے آمدورفت چٹھیات ڈاک و راہبری افواج معرفت مالکان مقرر کی گئی۔

نمبر ۳-۱۲ و ۱۳ و ۱۴ یوسف کچ ۱۰ میل سڑک ہموار میدان اور رود ہے منزل گاہ کے قریب چند خورد بستیات ہیں اقوام پانے زئی اس جگہ رہتے ہیں۔ رعایا علاقہ پشین کا ہے۔ اس جگہ بھی حضور نے واسطے سہولیت افواج جمع آوری گودام کا بندوبست کیا۔ چنانچہ سرانجام کرنے کے واسطے دو روز مقام کیا پیشتر روانگی حضور سے اشیاء ذیل گودام میں موجود ہو چکی تھیں آرد۔ جَو گھاس۔ بھوسہ۔ لکڑی گوسفندان ۸۰ راس ۷۰۰ لاکھ ۳۹۰ سالہ ۵۰۰ صامند

اور ابھی خرید ہو رہی تھیں۔ مولاداد خان داروغہ بولان کو حضور نے واسطے دینے رسد وغیرہ مدد دہی افواج کے اس جگہ تعینات کیا اور نرخنامہ و نوٹس واسطے دکھانے افسران افواج بخط انگریزی فارسی تحریر کر کے ان کے ہاتھ میں دیا اور چوکی پیادگان بمراد آمدورفت حساب ڈاک و رہبری افواج معرفت ملک لوگوں کے مقرر کی گئی ملک گلداد وغیرہ نے جمع آوری رسد وغیرہ میں خوب مدد دیا چنانچہ ان لوگوں کو لونگی و انعام عطا ہوا اور نیز واسطے مدد دہی آئندہ سپرد مولاداد خان ہوئی۔

نمبر ۴-۱۵-۱ سپیرہ راغہ ۱۵ میل۔ راستہ برابر ہموار و صاف پہلے رود میں جانا ہوتا ہے۔ پھر میدان ہے مگر چھوٹے چھوٹے تو وہ پہاڑ کے ہیں جو اکثر نرم مٹی کا پہاڑ ہے۔ راستہ میں جنگل بھی بہت ہے یوسف کچ سے سات میل پر ایک بستی کودن والا اس سے بعد کچھ آبادی نہیں اکثر جنگل اپرس کا ہے۔ اسی جنگل سے بہت لکڑی لائق تعمیرات مل سکتی ہے۔ ریل کے جلانے کے واسطے ایک مدت کا ذخیرہ ہوگا۔ منزلگاہ پر گھاس لکڑی عام کودن میں عام کودن میں اقوام پانے زئی و مہتر زئی رہتے ہیں۔ منزل گاہ کے قریب تک ان لوگوں کی سرحد ہے ملکان اس بستی کے نیز ایک دو معتبر بستیات بلوزئی و ملیت کچ واسطے مدد دہی حضور کے ہمراہ آئے مسمیان بختیار و خلیل وغیرہ سرداران پانے زئی بھی سوا فیضو خان کے ہمرکات حضور تھے۔ اسپیرہ راغہ چیری مومن کی بنیاد پر واقعہ ہے یہاں سے آگے سرحد اقوام سارنگ زئی براہم زئی و بادن زئی کی شروع ہوتی ہے۔ اس روز بمعہ معمولی پارٹی کے اور چند بلوچی اور افغانی سرداران کے حضور ایڈوانس گارڈ سے پہلے موقعہ منزل پر پہنچ گئے دیکھا گیا کہ پہاڑ چیری مومن پر چند لوگ مسلح جمع اور شور و غل کر رہے ہیں۔ حضور نے اول ملک

Marfat.com

بستی کو دن کو جو ہمراہ تھا واسطے دریافت حال ان کے اور آگاہ کرنے ان کو یہ افواج صرف دوستانہ طور پر جا رہی ہیں اور اگر کوئی مزاحمت نہ کرے گا تو کسی کو نقصان نہ پہنچا دیں گے وغیرہ بھیج دیا۔ بوالپسی ملک مذکور واضح ہو کہ یہ لوگ فرقہ جات سارنگ زئی دباون زئی وافضیل دومڑ ہیں اور باستماع حال آمد افواج بقدر پانچ چھ سو آدمی جمع آوری کر کے اپنا راستہ قابو کیا ہے اور آنے سے انکار کرتے ہیں۔ تب حضور خود بمعہ میجر کیپی صاحب اور ایک کمپنی پلٹن دو دستہ سواران ہمراہ لے جا کر موقع پر گئے اور معززان کو خبر دیا کہ اگر ابھی حاضر ہو کر سلام کرتے ہیں بہتر ورنہ ان کے اوپر بجرم بند کرنے شارع عام کے حملہ ہوگا۔ تین چار ملکان لبسر کردگان اقوام مذکور نیچے اتر آئے اور سلام کیا اور کیمپ حضور میں چلے آئے اور معذرت کیا کہ بخوف خود جو بعضے لوگوں سے سنا تھا کہ سرکاری فوج معتبر لوگوں کو قید کر کے ہمراہ لے جائیگا جمع آوری کیا تھا۔ اب ہم مطمئن ہوئے چنانچہ ہمراہ ہو کر اپنی سرحد سے گذار دیویں گے۔

نمبر ۵:۱۶ اونشنگی۔ ۱۱ میل۔ یہاں سے چڑھائی چیڑی سومن کی شروع ہوتی ہے مگر کچھ مشکل نہیں راستہ ہموار ہے اور آہستہ آہستہ پہاڑ بلند ہوتا ہے اس سبب سے چڑھائی معلوم نہیں ہوتی پہاڑ بھی اکثر نرم مٹی کا ہے معلوم ہوا کہ برف اس جگہ زیادہ پڑتی ہے ملکان باون زئی و سارنگ زئی وغیرہ فوج کے ایڈوانس پارٹی کے ساتھ ہمراہ حضور تھے۔ تین چار میل کے فاصلہ پر ایک شخص از قوم سارنگ زئی راستہ پر برہنہ تلوار ہاتھ میں لے کر کھڑا ہو گیا کہ ہم بغیر اپنے ہونے کے اس جگہ سے گذرنے نہ دیوے گا۔ جس کو ملکان مذکور نے بعد تھوڑی مار پیٹ کرنے کے باندھ کر پیش حضور کیا تھا پھر ایک دو میل کے اوپر قریب ساٹھ لغری کے ایک ٹیلہ پر مردم پہاڑی کا مجموعہ تھا۔ جو بندوقیں ہاتھ میں لے کر لڑائی کا اشارہ کرتے تھے ملکان خود ان کے پاس گئے اور ان کو راستہ سے الگ کیا مگر پھر وہ لوگ قریب راستہ بفاصلہ پاؤ میل جا کر کھڑے ہو گئے خصوص ایک دفعہ بندوق بھی ان لوگوں نے چلائی تھی واسطے تنبیہ ان لوگوں کے حضور دستہ افواج رسالہ کو بمراد گرفتاری ان کے تعینات کیا چنانچہ دستہ رسالہ ایسی حکمت اور پوشیدہ سے گیا کہ جب تک ان کے سر پر نہیں پہنچ گیا۔ ان لوگوں کو کچھ خبر نہ ہوئی۔ مجبوراً ان لوگوں نے آپ کو بمعہ اسلحہ خود افسر رسالہ کے سپردگی میں حوالہ کیا جو بطور قیدی کے کیمپ میں لائے گئے۔ مترلگاہ پہا اقوام باون زئی رہتے ہیں جہاں دنوں میں بخوف آمد افواج دوسرے مقامات کو جا رہے تھے تاہم جو سہ لکڑی و پانی بقدر ضرورت لگ گیا تھا۔

Marfat.com

نمبر ۶، ۷ و ۸: چنجن - ۹ میل - سڑک ہموار آہستہ آہستہ اترائی شروع ہوتی ہے۔ موضع چنجن کا یہ مثل دیہاتی گاؤں کے ہے اس کے متصل ایک اور گاؤں بنام گورمی ہے جو چنجن سے آبادی میں زیادہ ہے ان مواضعات میں اقوام سنزرخیل کاکڑ و افضیل دومڑ پٹھان رہتے ہیں پہلے یہ لوگ بہ لحاظ آمد فوج خوف سے کوچ کر گئے تھے اور جو قیدی پکڑے گئے تھے۔ زیادہ تر ان مواضعات کے تھے لیکن جب ان کے ملک لوگوں نے سلام کیا قیدی بھی حضور کے ہاتھ میں تھے سب لوگ مواضعات میں واپس آکر آباد ہوئے اور رسد رسانی وغیرہ میں انہوں نے خوب مدد دی۔ دوسرا دن بھی اس جگہ مقام ہوا ملکان واسطے افواج آئندہ کے آرد - جو دمکی - لکڑی - بھوسہ - کو سفندان دینے کئے۔ اور نوکری ڈاک رسانی و رہبری افواج

چنانچہ چوکیات بموجب ذیل تعینات کی گئیں۔

بذمہ ملکان سارنگ زئی و پاتے زئی و معتبران — بذمہ براہم زئی سارنگ زئی بمقام چیری مومن

چوکی دکان کچ — چوکی روشن تر — ما ۱۳۵

ما ۱۳۵ — بشرح صدر

جمعدار یک پیادگان ۱۵

۱۵ — ما ۱۲۰

بذمہ باون زئی چوکی او بشتکی — بذمہ ملکان چنجن و درگی چوکی بمقام

ما ۱۳۵ — ما ۱۳۵

ہر ایک ملک نے اپنی اپنی حدودات کے اندر پہنچانے چٹھیات و بھوسہ و حفاظت قافلہ جات وغیرہ بہ تجویز مذکورہ بالا اپنی ذمہ داری پر بخوشی قبول کیا تنخواہ ایام باقی ماندہ کی ان کو دی گئی واسطے ذمہ داری قیدیان کے انہوں نے ضمانت نامہ داخل کیا تب قیدیان رہا ہو کر سیر و ملکان کئے گئے اور محمد قاسم خان رشتہ دار حاجی خان مرحوم سردار کاکڑ بمعہ نرخنامہ و نوٹس واسطے مدد دہی رسد رسانی اور راہبری وغیرہ افواج پسینہ کے چنجن میں تعینات کیا گیا اور ملک انور وغیرہ دو تین معتبران از ملکان مذکور جہت مدد دہی آئندہ کے ہمرکاب حضور ہوئے۔ ان ملکان کو بھی لونگی اور انعام معمولی دیا گیا۔ جس سے وہ لوگ بخوشی خوش اور مطمئن ہوئے۔

Marfat.com

نمبر ۷۔ ۱۹۔ چڑھائی ۱۱ میل۔ راستہ ہموار میدان صاف صرف تھوڑا سا پتھر ہے درمیان میں متصل راہ ایک کوہ سازگی کا آتا ہے۔ عوام میں مشہور ہے کہ کسی زمانہ میں جس کو قریب عرصہ آٹھ نو سو سال کا ہوگا کوئی حاکم اس ملک یا غستان پر حکمران تھا اس کی فوج کے لوگ اس پہاڑ کے اوپر اور نیز اس کی تہ میں جہاں ایک بڑا ہموار غار ہے۔ جس میں صدہا اسپان سما سکتے ہیں رہتے تھے۔ منزلگاہ پر ایک چھوٹا سا موضع ہے جس میں تیس چالیس خانجات غریب خستہ حال لوگوں کے ہیں اس کے بائیں طرف ایک اور بستی درگی کی ہے۔ وہ اس سے زیادہ آباد ہے یہ بستیات بھی اقوام سنزرخیل کاکڑ کی ہیں۔ ملکان نے حاضر ہو کر سلام کیا حتی الامکان جمع آوری رسد میں مدد دیا اور آئندہ افواج کے واسطے دینے رسد و کرنے نوکری ڈاک وغیرہ کا ذمہ اٹھایا۔ یہاں سے دو راستہ نکلتے ہیں ایک براہ دینپی سنجادی کو جاتا ہے دوسرا براہ کچ سنجادی کو جاتا ہے۔ یہ خیال اس کے کہ دینپی ویرانہ ہے کچ کا راستہ گذران افواج کیواسطے زیادہ پسند ہوا یہاں سے آوازہ غارتگری اقوام مری کا شروع ہوا کہ ایک دفعہ وہ اس بستی کو بھی غارت کر گئے تھے۔

۲۰۰۸۔ کچ ۱۰ میل۔ سڑک۔ خوب ہموار صرف چھوٹا سا ایک کوتل ہے۔ مگر کچھ تکلیف نہیں صرف نام کے واسطے کوتل ہے۔ راستہ پہلے میدان پھر رود میں ہے۔ البتہ پتھر ہے روانگی سے پہلے عبداللہ خان برادر زادہ حاجی خان مرحوم سردار کاکڑ بمعہ چند معتبران پانے زئی وغیرہ واسطے اطلاع دہی و تسلی ملک کچ وغیرہ کے بھیجا گیا چنانچہ نصف راہ پر وہ لوگ ملک خدون کو لائے اور مشرف سلام کیا چنانچہ ملک مذکور نے خود راہبر ہو کر اپنے موضع میں پہنچایا ظاہر ہوا کہ مردمان موضع مذکور ایک دو روز پہلے بباعث خوف آمد افواج کے کوچ کر گئے تھے۔ لیکن ملک کے سلام کرنے سے بعضے لوگ واپس آئے اور اجناس غلہ و گھاس وغیرہ بہ قیمت دیا۔ جو مدفون نہ چھوڑ گئے تھے۔ اچھا اوسط درجہ کا دیہاتی گاؤں تھا کھیت گندم کا سرسبز پایا گیا یہاں سے تین راستہ نکلتے ہیں۔ ایک سالن کی طرف۔ دوسرا بوری، تیسرا ژوب کی طرف شام کو دو سواران از طرف مسمی خورٹ سردار اوتمان خیل وغیرہ کاکڑان کاکڑان و بوری کی طرف سے بمعہ ایک خط کے حاضر آئے جس کا منشا یہ تھا۔ کہ خورٹ وغیرہ سرداران گزرا فواج سے اس راستہ پر کچھ اعتراض نہیں کرتے۔ بلکہ خوش ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر براہ بوری کے میجر سنڈیمن صاحب تشریف لاویں تو بھی کچھ انکار نہیں۔ سواران مذکور کو مطلب آنے فوج وغیرہ سے خوب آگاہ کیا گیا اور جواب خط لکھا گیا کہ اس کارسائی و خیرخواہی سرداران مذکور سے میجر سنڈیمن صاحب نہایت خوش

Marfat.com

ہیں۔فی الحال فرصت آنے بطرف بوری کے نہیں۔کیونکہ بخیال راہ راست اور ہموار کے براہ سمالن تھل چوٹیالی کو جاتے ہیں۔لیکن اگر سرداران مذکورہ واسطے ملاقات صاحب موصوف کے بمقام سنجاوی جہاں ایک دو روز ضرور مقام ہوگا۔آویں گے تو صاحب موصوف بہت خوش ہوں گے سواران کو بھی کہا گیا کہ بات سرکار کی مہمانداری پر قریب کیمپ کے ٹھہریں صبح ان کو رخصت کیا جاوے گا۔چنانچہ سوار مذکور رخصت ہوکر بستی کی طرف چلے گئے۔بوقت دس بجے رات مربگیٹ سنزرخیل کی معرفت جو پشین سے ہمراہ آیا تھا رپورٹ ملی کہ ملک خدوزن جو بہانہ لانے آرد مطلوبہ افواج کیمپ سے نکل کر بستیات کی طرف گیا تھا خبر بھیجا ہے کہ کچھ سوار و پیادہ لشکر شاہجہان کاکڑ و غورٹ داؤد تمان خیل وغیرہ نے مذکور کو پکڑ کے واپس کیمپ کی طرف آنے سے بند کیا ہے اور وہ لوگ سرکار سے برخلاف ہیں۔ہر چند رات کو خبرداری مناسب ہوئی مگر کچھ نشان اس بات کا ظاہر نہ ہوا اور وہ بلکہ دونوں سواران بموجب میعاد صبح حاضر آئے بطریق دوستانہ سلام کیا اور جواب خط اپنے سردار کا لے کر رخصت ہوئے اس وقت فوج بھی کوچ کر کے بجانب سنجاوی رواں تھی۔

نمبر ۹۔۲۱ و ۲۲ و ۲۳ سنجاوی ۱۷ میل۔راستہ ہموار میدان صاف مابین راہ دو تین مرتعوں پر پانی مل سکتا ہے گھاس پہاڑی بھی ہے۔جب متصل کوہ اغبرگ درہ کندیل کے پہنچے تو معلوم ہوا کہ بعضے مفسدان مسلح بہ خیال بند کرنے درہ کے پہاڑ کے اوپر نمودار ہیں۔اول ان کو واسطے نیچے آنے یا چھوڑنے راہ کے اطلاع ہوئی اکثر وہاں سے ہٹ گئے مگر کچھ باقی رہ گئے تھے پھر ان کے اوپر توپ چلائی گئی۔جس سے سب بھاگ گئے اور راستہ کھل گیا بغیر کسی تکلیف کے گذر ہوا۔متصل درہ مذکور کچھ توقف ہوا۔اتنے میں ملکان سمالن و سنجاوی مسمیان پیرنج و عالم خان وغیرہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور پیشوا ہو کر منزل گاہ پر لے گئے لیکن جب ریئر گارد نے درہ مذکور سے گذر کیا تو مفسدان نے ایک سپاہی پلٹن کا قتل کیا مفسدان سے بھی کئی مارے گئے ارادہ تھا کہ ان مفسدان پر جو اوپر کوہ اغبرگ سکونت رکھتے ہیں حملہ کر کے انکو سزا دیجاوے مگر ملکان نے وعدہ دیا اور کہا کہ جو ملک سرکردہ اقوام مسکونہ کوہ مذکور کا ہے کل تک حاضر کر کے صفائی دیویں گے۔ملک کوٹ جو سرکردہ اقوام مذکور کا تھا۔حاضر ہوا اور حلفاً بیان کیا کہ یہ لوگ مرتکب واردات مختلف غیر قوم و غیر وطن لوگ تھے جیسا ایک سپاہی سرکار کا قتل ہوا۔ان لوگوں نے بھی نقصان اٹھایا ہماری پھلی کے لوگ شامل نہیں تھے اور آئندہ کے واسطے اس درہ کی ذمہ داری ہم اٹھاوے گا۔

Marfat.com

بخیال کشائش راہ و جمع آوری رسد مطلوبہ افواج پسینہ یہ عذر قبول کر کے اس کو حلف دیا گیا اور معرفت ملکان اقوام دومڑ کے چہار مواقع ذیل پر برائے آمد و رفت ڈاک و بھوسہ و حفاظت مسافران چوکیات مقرر ہوئیں۔

چوکی بیانی ما ۱۳۵ درہ کندیل متصل کوہ اغبرگ سنجاوی بغاؤ

جمعدار یک پیادہ ۱۵ جمعدار یک پیادہ ۱۵ جمعدار یک پیادہ ۱۵ بشرح صدر

۱۵ ما ۱۳

اور نیز ملکان مذکور نے اجناس ذیل آرد۔ جواری۔ بھوسہ۔ چوب۔ گوسفنداں بہ نرخ مناسب واسطے افواج پسینہ دینی کیں۔ چنانچہ مبلغ نمار ۵۰۰ پیشگی دیا گیا اور عبداللہ خان کاکڑ و بختیار خان و امیر خان پانے زئی بمعہ نرخنامہ نوٹس واسطے مدد دہی افواج پسینہ کے بمقام سنجاوی تعینات کئے گئے اور ملکان خلعت اور انعام مناسب دیا گیا۔

موضع سنجاوی کا بخوبی آباد اور پہاڑی سالن جو قریب دو میل متصل اس کے ہے اس سے زیادہ آباد پیداوار غلگی وہاں خوب ہوتی ہے۔ چند باغات درخت توت و زرد آلو و انار وغیرہ موجود پانی خوب جاری فوج کے رہائش کے لائق ہے۔

۱۰ ،، ۲۴ و ۲۵۔ بغاؤ ۹ میل سڑک ہموار میدان پتھریلی زمین ہے صرف ایک جگہ بطور درہ کے بھی ایک تنگی ہے۔ جب منزل پر پہنچ گئے ملکان نے خوب دل سے استقبال کیا اور ہر ایک قسم کی رسد بقیمت مناسب دینے پر مستعدی دکھائی قریب دو بجے کے ناگہاں ملکان بغاؤ کی طرف سے حضور کو خبر ملی کہ لشکر اقوام کاکڑ ژوب اوتمان خیل بوری وغیرہ بہ سرکردگی شاہ جہان و غورٹ وغیرہ جمع ہو کر قریب گاؤں کے پہنچ گیا ہے۔ پھر حضور بعد صلاح میجر کین صاحب افسر پلٹن نمبر ا فوج مناسب دکانی حفاظت کیمپ کے واسطے چھوڑ کر باقی ماندہ فوج کو ہمراہ لے جا کر لشکر مفسدان سے مقابلہ کیا اور سزا اعمال کی ان کو دی مفصل حال کا علیحدہ رپورٹ میں درج ہو چکا ہے خود دیکھنے اور پورا دریافت کرنے سے صاف ثابت ہوا کہ تعداد لشکر سوار پیادہ کی سمت ۳۰۰۰ ،، اور چہار ہزار کے درمیان تھی اور یہ فوج ہمراہی حضور کو کمتی اور پس ماندہ فواج کو واسطے مدد اس کے آنے سے ناامید ہو کر ایسا حوصلہ کیا مگر سرکاری فوج کے سامنے کچھ بھی نہ ٹھہر سکے اور نہ اپنے ہتھیار چلانے کا کچھ ان کو موقع ملا شروع لڑائی میں ان لوگوں کو

Marfat.com

بھاگنا ہی پڑا۔ دوسرے روز بھی حضور نے بمراد مرہم پٹی زخمی مفسدان اور حال معلوم کرنے لشکر مذکور وغیرہ کے مقام کیا لیکن لشکر اور سرکردگان ان کے ایسے روپوش ہوئے کہ کچھ پتہ ان کا نہ پایا گیا مسمی ملک خدون ان کے ایسے روپوش ہوئے کہ کچھ پتہ ان کا نہ پایا گیا مسمی ملک خدون مسکونہ کچ نے حاضر ہو کر بیان کیا کہ شاہجہان وغیرہ سرکردگان لشکر نہایت خوف اور پشیمانی سے واپس اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے جس پر حضور نے بذریعہ پروانہ شاہجہان کو اس کی ناحق مخالفت کرنے سرکار انگریزی سے اور دیکھنے نتیجہ اعمال خود و حاضر آنے واسطے فیصلہ مقدمہ و چھڑانے قیدیان بشرط خواستگار ہونے عضو تصور وغیرہ کے اطلاع دیا اور بعد کرنے ایک مقام کے بغاوے سے کوچ کیا جو قیدیان سخت زخمی تھے ملکان بغاوے کو بمراد سپردگی بہ وارثان ان کے دئے گئے اور باقی اسپتال میں ہمراہ ہوئے۔

۱۱-۲۶ و ۲۷- رہی ۱۲ میل۔ راستہ ہموار تھوڑا چکر ہوتا ہے اگر سیدھا راستہ بنایا جاوے تو بالکل نزدیک ہے کمال خان وغیرہ ملکان نے جو از قوم رئیسانی ترین پٹھان ہیں اور سردار اسد خان سے بسبب ہمقوم ہونے کے کچھ متعلق ہیں حاضر ہو کر مشرف سلام ہوئے مبلغ اوری رسد ہر قسم کا اقرار کیا چنانچہ مبلغ ۵ تمار پیشگی ان کو دیا گیا اور رچ کی پیادگان معرفت ان کے مقرر ہوئے اقوام مری پھلی لپ ادی سے چند لوگ پائے گئے۔ جو ان لوگوں کی اکثر آمد رفت اس جگہ رہی ہے چنانچہ بمدست ان کے حضور نے پہلے باطلاع سلامتر سی خرد و طلبداشت مسٹر فرار صاحب بہادر بمعہ سرداران بلوچی تحریر کی بعد کرنے ایک روزہ مقام کے وہاں سے کوچ ہوا۔ اس جگہ از جانب شاہجہان خان وغیرہ سرداران کا کڑ جنہوں نے لشکر اٹھا کر حملہ آوری کیا تھا عریضہ بجواب پروانہ حضور پہنچا جس میں اپنے قصور سے صاف اقبال کر کے حضور کی بے غرضانہ اور دانشمندانہ کارروائی کو تسلیم کرتے تھے۔ اور عذر کیا کہ فی الحال بباعث ناسازی طبیعت حاضری سے مجبور ہیں۔ لیکن اگر حضور اس طرف آوے یا کوئی فوج آوے حاضر ہو کر خدمات بجالاویں گے اور اقرار کیا کہ اس وقت سے بعد ہم لوگ تابعدار اور رعیت برٹش گورنمنٹ کے ہیں جو فرمان ہوگا۔ تعمیل کریں گے۔ بجواب جس کے پھر اطلاع ہوئی کہ اگر صفائی اپنی چاہتے ہیں تو بلا عذر حاضر ہو کر عذر خواہی کریں والا نہ معلوم نہیں کہ سرکار سے ان کی نسبت کیا فرمان صادر ہوگا۔

نمبر ۱۲-۲۸ نہایت یکم اپریل ۷۹ء تل ۱۶- میل۔ راستہ ہموار اور درست ہے اور تل و چوٹیالی اسکے میدان میں ہیں۔ جو بہت کھلا ہوا ہے۔ زمینات اکثر لائق آبادی ہیں۔ پانی بھی بہت ہے اب بھی بہت

Marfat.com

آباد ہے۔ لیکن بشرط امن آبادی میں بہت ترقی ہو سکتی ہے اناج گندم و جو و جواری بکثرت پیدا ہوتا ہے چنانچہ اکثر اقوام مری غلگی یہاں سے خرید کرتے ہیں۔ اور نرخ بہ نسبت علاقہ سرکار دوگونہ سے بھی ارزاں ہے ملکان قوم شاودزئی و ترین و ہیسانی حاضر ہو کر مشرف سلام ہوئے اور جمع آوری رسد میں خوب مدد دہی بلکہ شہر رہی اور تل میں قریب ۳۰ یا ۴۰ دوکاندار ہندوان رہتے ہیں۔ واسطے نفع خود ان لوگوں نے خود ہر قسم اجناس کا بازار لگایا اس جگہ بانتظار قریب پہنچنے افواج پسینہ اور ورود مسٹر فرائر صاحب بہادر وغیرہ چند روز توقف رہا۔ آخر جب معلوم ہوا کہ جرنیل بڈلف صاحب بہادر براہ بوری روانہ ہوئے اور مسٹر فرائر صاحب پرسوں تک چوٹیالی میں تشریف لانے والے ہیں۔ تب تل سے کوچ ہوا۔ از طرف سردار سمندر خان لونی چند دفعہ معتبران اور پیغام اور کاغذات پہنچے جس کی مراد تھی کہ نامردہ بمقام چوٹیالی حاضر آکر مشرف سلام ہوگا۔ تل میں ملکان نے واسطے فوج آئندہ اجناس عام دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ستمار پیشگی دیا گیا۔ اور چوکی پیادگان تعینات ہوئی۔

نمبر ۱۳۔ ۲ کوٹ شاودزی ۹ میل۔ راستہ صاحب میدان اس دن صرف بخیال قریب پہنچنے مسٹر فرائر صاحب کے چھوٹا کوچ ہوا موضع آباد تھا۔ ہر قسم اجناس افراط سے ملی۔ از طرف سمندر خان پیغام ملا۔ کہ ہم واسطے سلام آنے والا تھا۔ مگر اس طرف سے براہ بوری افواج سرکار اور جرنیل صاحب ہمارے مسکن کے قریب پہنچ گئے اور ہم کو طلب کیا بدیں سبب حاضر ہونے سے مجبور ہو کر اس طرف جاتا ہوں۔

نمبر ۱۴۔ ۳ و ۴ و ۵۔ چوٹیالی ۷ میل۔ راستہ میں تھوڑا جنگل ہے۔ مگر کچھ تکلیف نہیں ہوئی تھوڑی محنت سے عمدہ سڑک بن سکتی ہے۔ موضع چوٹیالی کا ایک پرانا گاؤں ہے اور اس میں ایک خانقاہ فقیر کی ہے جو فقیر بوقت حکومت اقوام غلزئی قندھار سے کوچ کر کے یہاں آیا تھا اور اس جگہ فوت ہوا بہت افغان لوگ اس کے معتقد ہیں۔ یہ موضع کسی وقت بہت آباد تھا۔ مگر اب بہ سبب نقصان رسانی مری کے اکثر غیر آباد ہو گیا ہے۔ مسٹر فرائر صاحب بہادر بمعہ سرداران بلوچی ضلع ڈیرہ غازیخان و مقدمان مری اس جگہ داخل کیمپ ہوا ہے۔ دوسرا دن مقام کیا گیا اور چوکی پیادگان ڈاک وغیرہ معرفت ملکان چوٹیالی کرم خان مقدم بجارانی مری تعینات ہوئے۔ دوسرے دن حضور خود بمعہ مسٹر فرائر صاحب و سرداران بلوچی و مقدمان مری براہ کوہستان جریدہ طور روانہ ہوئے اور فوج ہمراہی کو براہ درہ ہن آنے کا حکم دیا۔

Marfat.com

نمبر ۱۵-۶- کوہلو علاقہ مری- ۲۵ میل- راستہ میں ایک کوتل واقعہ ہے جو شتران بار برداری کے واسطے نہایت خراب ہے- بہت محنت سے درست ہو سکتا ہے اور دوسرا ایک موقع ہے اس کو بھر کہتے ہیں فی الحال یہ موقع لسبیب پڑا ہونے ایک پتھر کلان کے دشوار گذار تھا- مگر تھوڑی محنت سے درست ہو سکتا ہے- راستہ میں دو تین جگہ پر پانی جریان چشمہ کا مل سکتا ہے منزلگاہ میدان کوہلو میں تھی جہاں پانی بارانی موجود تھا- مقام ہوا گھاس لکڑی عام زمین صاف علاقہ کوہلو ایک کھلا ہوا میدان ہے- جس میں تین چار گاؤں اقوام زرکھان پٹھان کے آباد ہیں- کسی زمانہ میں زرکھان پٹھان خود مختار تھے مگر اب عرصہ دو تین سال سے اقوام مری نے بزور بازوان کے اوپر قبضہ کیا ہے- اور ان کو بطور کاشتکار رعایا کے اپنے زیر تحت کیا ہے اس جگہ چوکی پیادگان واسطے آمد و رفت ڈاک چٹھیات کے معرفت کرم خان بجارانی مری کے تعینات کی گئی-

نمبر ۱۶-۷- اپریل ۱۸۷۹ء لغاری بارکھان یا وٹاکری ۲۰ میل- راستہ میں ایک کوتل پہاڑ کا ہے- جو کوہ جندرائن کے اوپر سے گذرتا ہوتا ہے- شتران بار برداری کے واسطے سخت ہے- مگر بنانے سے لائق گذارہ ہو سکتا ہے- اور راستہ کھلا ہوا ہے منزلگاہ پر مشیر کیمپ سرکاری موجود تھا- اس جگہ سے راجن پور براہ درہ چاچڑ پانچ پڑاؤ کوچ فوج کے واسطے اور ڈیرہ غازی خان براہ منزد کلات آٹھ کوچ ہوتا ہے- اور چریٹالی سے براہ درہ ہن پانچ پڑاؤ ہے- چنانچہ فوج اور اسباب ہمراہی حضور پانچ پڑاؤ میں آیا-

تحریر بتاریخ ۱۰ اپریل ۱۸۷۹ء

آمدنی ضلع ژوب

مالیہ تحصیل اپر ژوب	مالیہ تحصیل لوئر ژوب	مالیہ تحصیل موسیٰ خیل
۵۴۴۹۳	۷۱۰۴۹	۳۸۱۷۷
للعطاسانا لعہ /// ۸ ہ	لر بعہ لگہ /// ۱۰ر	مت ماہ بحہ /// ۳۰۸ ہ
۶۹۵۶۲		
لعہ حاء سہ /// ۵،۸		

میزان ۲۳۳۲۸۲

دو لاکھ مت ماء لے /// ۴،۱۳ جس میں سے بابت حق نمبرداری منہا کیا گیا لہ سامہ سہ /// ۱۱۶۱۸ باقی خالص آمدنی مالیہ حق سرکار

Marfat.com

داخل خزانہ ہوا۔ دو لاکھ لہ عہ سمالللعہ ۲۲۲۶۲۴ / ۱۳/۴ مد

آمدنی اسٹامپ	آمدنی آبکاری	کیژات	رجسٹری	عدالت	پولیس
۷۶۶۹	۱۵۵۹۱	۲۸۵۲	۹۳	۵۰۲۹	۵۶۰
معہ سمالعہ ///	صمار لعہ ///	اعہ ماطعہ ///	سلعہ	صمر لعنہ ///	صما / ۳

سٹیشنری	متفرقات	تعمیرات	کل میزان	دو لاکھ	کل جملہ آمدنی
۲	۹۵۳	۳۱۷	۵۴۸۳۷		۲،۶۵۳۲
عا	لعاملعہ	سامعہ	للعہ مجہ		مجہ صماعہ
۴ / ۳ مد	۱ / ۳ مد	۷ / ۹ مد	۷ / ۱۰ مد		۵ / ۶ مد

سالانہ خرچ زوب الجنسی

عملہ مال	اسٹامپ	رجسٹری	ڈاک	عدالت	جیل
۲۱۵۰۸	۱۳۹	۵۴	۵۸۳۱	۵۹۷	۳۸۳۲
لہ للعہ صما ///	مالعہ	صلعہ	سالہ ///	صما لعہ	سمالعہ ///
۹ / ۲ مد	۲۰۲ مد		صمہ / ۸	۸ مد	۱۰۲

پولیس	تعلیم	شفاخانہ	پرنٹنگ	کنٹنجنٹ	پنشن و انعام
۵۵۱۳۴	۴۰۰	۱۱۹۶	۴۲۳۹۲	۳۶۹	۳۴۸۰
ی للعہ	اسار	لہ عہ لعاملعہ	للعہ لاکھ	سالعہ	سما للعہ
		۴ / ۷	///	۳ / ۱۱ مد	

متفرقات	تعمیرات	کل میزان پانچ لاکھ	اسالہ لک
۳۴	۲۳۸۵۵		۵۸۶۴۸۱
للعہ	ما ہ صلعہ ///		عہ اسالہ لک ///
۳ / ۱۲ مد	۱۰ / ۹ مد		۶ / ۴ مد

Marfat.com

حالات اقوام افغانستان جو خاص بلوچستان ایجنسی میں سکونت رکھتے ہیں یا جن کا بلوچستان سے تعلق رہا

واضح رہے کہ اگرچہ یہ ایجنسی بلوچستان کے نام سے مشہور ہے۔ لیکن اس ایجنسی کے ماتحت افغان قومیں بھی بمقابلہ اقوام براہوئی یا بلوچ ایک دستے سے تعداد نفری یا اعزاز یا جائیداد یا خصوصیت میں کم نہیں ہیں۔ مناسب ہوتا اگر ایک باب خلاصہ کتاب ہذا میں واسطے افغانوں کے مخصوص کیا جاتا۔ لیکن چونکہ تواریخ اقوام افغانستان کی پہلے سے انگریزی و اردو میں شائع ہو چکی ہے۔ اور زیادہ قومیں ملک افغانستان سے تعلق رکھتی ہیں۔ جس کے مطابق راقم کو پوری واقفیت نہیں ہے تاہم مختصر حال ان قوموں کا جو بلوچستان ایجنسی سے تعلق رکھتی ہیں اور پرانا تواریخی حال قوم افغانستان کا اخیر اوراق کتاب ہذا پر درج کیا جاوے تو خالی از دلچسپی نہ ہوگا کیونکہ تواریخ بلوچستان خود بتلا رہی ہے کہ بلوچستان افغانستان کی مدد سے بن گیا اور مدت تک افغانستان کے ماتحت رہا۔ اور افغان قومیں خاص قلات و مستونگ و کوئٹہ میں نانصاحب والی قلات کی رعایا تھیں اب بھی ہیں۔ بلکہ اب برٹش بلوچستان کے باشندگان سیوی تھل چوٹیالی، ہرنائی بمعہ شاہرگ پشین بوری و ژوب کی اکثر افغان قومیں رعایا ہیں۔

قصیدہ نعمت اللہ شاہ ولی

راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود — نام او تیمور شہ صاحب قران پیدا شود
بعد ازاں میراں شہ والی چوں گردد پدید — والئے صاحب قراں اندر جہاں پیدا شود
چوں کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا — بو سعید پادشاہے انس و جاں پیدا شود
بعد ازاں گیرد عمر شاہ پادشاہ ملک و زمین — بعد ازاں پورس سکندر ہمدراں پیدا شود
از سکندر چوں رسد نوبت بہ ابراہیم شاہ — ایں عقیدت قلتہا در ملک آں پیدا شود
شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل پادشاہ — ایں بدہلی والئے ہندوستان پیدا شود

Marfat.com

باز نوبت بہمایوں میرسد از لایزال — ہمدراں افغان یکے از آسماں پیدا شود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است عالم را پناہ — زانکہ دور لطفہا اندر جہاں پیدا شود
چوں کند عزم سفر زین سرائے دردار فنا — ثانی صاحب قراں شاہ جہاں پیدا شود
پیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند — تا کہ پورش خوبرو شد ہمدراں پیدا شود
رخنہ گردد بعالم ملک او گردد خراب — از عجائب ہا شنو کم آب و ناں پیدا شود
در بہر خلق ماند انیچنیں گردد عیاں — مشتہری از آسمان آتش فشاں پیدا شود
ماستی کمتر شود کذب و دغل گردد فزوں — دوست دشمن گردد و رشک اندر جہاں پیدا شود
ہمچناں دو عشر شاہ پادشاہی او کند — تا کہ او فرزند او جنگ بداں پیدا شود
او بر آید بر کند آوازہ بر دو جہاں — والیئے در خلق عالم سرفشاں پیدا شود
اندراں اثنا قضا از آسماں آید پدید — زانکہ نام او معظم در جہاں پیدا شود
خلق از دے جملہ در دوراں او گردد دستور — بر جراحت ہائے عالم مرہم آساں پیدا شود
انیچنیں تا چند سالے پادشاہی او کند — عاقبت فرزند کوچک والے آں پیدا شود
از طفیل مقدمش گردد جہاں در اعتدال — غم بدر گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود
ہمچناں دو عشر سال او شود فرماں روا — غم نماند در جہاں خورم زماں پیدا شود
بعد ازاں شاہ قوی زور است احمد شاہ باد — مثل نماند در جہاں خورم زماں پیدا شود
چوں کند عزم سفر سوئے عدم آں بادشاہ — تا چہل ایں رخنہ ہا در خانہ دانش پیدا شود
قوم سکھ ہا چیرہ دستی ہا کند بر مسلمین، — تا چہل ایں جور و بدعت اندراں پیدا شود
بعد اناں گیرد نصارائے ملک ہندوستان تمام — تا بعہد حکمش میان ہندوستان پیدا شود
تا شود در عہد آنہا جور و بدعت ہا رواج — شاہ غربی بہر قتلش خوش عناں پیدا شود
درمیان ایں و آں گردد بسے جنگ عظیم — قتل عالم بے شبہ در جنگ آں پیدا شود
فتح شاہ غربستان بزور تیغ جہد — قوم میلے را شکست بیگماں پیدا شود،
در ہزار و دو صد و ہشتاد ہشت ان شاہ دین — مہدی آخر زماں اندر جہاں پیدا شود
غلبہ در اسلام باشد تا چہل در ملک ہند — بعد اناں وحال لعین از اصفہاں پیدا شود

Marfat.com

از برائے دفع دجال لعین آید فرود — علیٰے مریم بہم از آسمان پیدا شود
پانصد و ہفتاد و ہجری بود تا ایں گفتہ شد — از برائے اہل دین امن و اماں پیدا شود
نعمت اللہ شاہ را چوں آگاہی شدہ از سر غیب — گفتہ او بے شبہ بر ہر زمان پیدا شود

دیگر

صورت کردگار مے بینم — حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم — بلکہ از کردگار مے بینم
فین شیں چوں گذشت از سر سال — بوالعجب کاروبار مے بینم
حکم امسال صورت دیگر است — نہ چو گیرست دار مے بینم
بانع الشجار بوستان جہاں — بے بہار و شجار مے بینم
چوں زمستاں اولین بگذشت — دو تمش نو بہار مے بینم
در خراساں مصر شام و عراق — فتنہ کارزار مے بینم
ترک تاجک عرب شود یکجا — خوں شاں نقل زار مے بینم
نائب مہدی آشکارا شود — بلکہ من آشکار مے بینم ،
بعد ازو خود امام نور پدید بود — کہ جہاں زو قرار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر — خلق از و بختیار مے بینم
م ح م محمد دال مے خوانم — نام او با وقار مے بینم
ید بیضا او چو پا پیندہ — باز ذوالفقار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من — دور آں شہریار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو — در چراگاہ برقرار مے بینم
عفو باشد وزیر سلطانم — ہمہ را کامگار مے بینم
نعمت اللہ نشستہ در کنجے — از ہمہ برقرار مے بینم

Marfat.com

تفصیل اقوام افغاناں جو ماتحت ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان مختلف مقامات میں رہتے ہیں۔

نمبر شمار	نام الجنسی ۔ نام قوم یا فرقہ	نام مالکان	تخمینا تعداد نفری اسلحہ بند۔
۱	کوئٹہ پشین بامے زئی المعروف درانی	سردار عبدالواحد خان محمد عمر خان	۵۰ نفر

کیفیت یہ لوگ از خاندان شاہ ولی خان وزیر احمد شاہ درانی بادشاہ قندھار سے ہیں۔
ملک ہنہ کا شاہ ولی خان کو پشیگاہ شاہ موصوف سے جاگیر میں ملا تھا۔ اس واسطے جب کہ وزیر شاہ ولی خان از دست تیمور شاہ پسر احمد شاہ قتل ہوا۔ لپسماندگان وزیر موصوف نے اس جگہ سکونت اختیار کی سال ۱۸۷۹ء میں جب سرکار انگلشیہ نے بمدد شاہ شجاع الملک افغانستان پر چڑھائی کی یہ لوگ ہمراہ افواج سرکاری کابل تک گئے اور سردار محمد سعید خان باپ عبدالواحد خان زخمی ہوا تھا۔ چنانچہ اس کو سرکار سے پنشن ملتی رہی اب بھی عبدالواحد خان کو پنشن ملتی رہے اب بھی عبدالواحد خان کو پنشن ملتی ہے۔ اگرچہ یہ لوگ تعداد میں تھوڑے ہیں۔ مگر اقوام یاسین زئی وعیسےٰ خیل افغاناں جو ان کی جاگیر میں آبادی کرتے ہیں ان کے زمیندار اور اولس کہلاتے ہیں سرکار عالیہ انگلشیہ کے تسلط سے پہلے یہ لوگ منجانب سردار یحییٰ خان بارک زئی علاقہ سیوری اور ہرنائی وغیرہ نورستان کا مالیہ وصول کیا کرتے تھے کہ یہ علاقہ پشیگاہ امیر صاحب سے عوض جاگیر سردار یحییٰ خان کو ملا تھا اور از جانب سردار موصوف سرداران بامہ زئی مسکونہ کوئٹہ انتظام کیا کرتے تھے۔

۲۔ کوئٹہ پشین۔ کانسی۔ ارباب خداداد۔ ملک وزیر محمد۔ اسباب بدل خان ۵۰ نفر۔ تعداد نفری کی اندازاً لگائی گئی ہے۔ کسی کا غذ مردم شماری سے نہیں لی گئی یہ قوم علاقہ کوئٹہ میں زمانہ قدیم سے آباد ہے۔ بلکہ اکثر زمینداری کوئٹہ اقوام کانسی کی تھی ان سے براہوی و بازئی وغیرہ کو ملی ہے۔ یہ قوم جبکہ ملک شال خانصاحب والی قلات کے قبضہ میں آیا پہلے سے آباد ہے۔ احمد شاہ درانی بادشاہ قندھار کی سندات ان کے پاس موجود ہیں۔ احمد شاہ بباعث افغان فرقہ ہونے کے خانصاحب والئے قلات کو ان کے اوپر زیادہ دست اندازی کرنے کے واسطے نہیں چھوڑتے تھے۔ جب حکومت احمد شاہ ختم ہوئی پھر یہ لوگ پورے طور رعایا خانصاحب والئی قلات کے ہو گئے سال ۱۸۷۰ء میں جب کپتان

Marfat.com

منڈیمن صاحب ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان مشن بلوچستان میں لائے۔ ان کی حالت نہایت خستہ و خراب تھی۔ جب سے ایجنسی قائم ہوئی اور انتظام کوئٹہ کا اجارہ پہ سرکار عالیہ نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ اقوام کانسی کی حالت خوب ترقی کر گئی تھی بلکہ بباعث صدر نشین ہونے کے ان کی زمینات گراں قیمت ہو گئی ہیں اور انکو حکام بالادست تک رسائی ہونے سے اچھی عزت مل گئی ہے چنانچہ ارباب خداداد کو خان بہادر کا اور ایک وزیر محمد کو خانصاحب کا خطاب مل گیا ہے اور دربار ایجنسی میں کرسی ملتی ہے اور عزت ہوتی ہے اور ارباب خداداد خان کا حقیقی چچا زیب میں نائب تحصیلدار ہے اور ارباب بدل خان کا بیٹا درزادہ رسالدار لیوی کا ہے۔

۳ کوئٹہ پشین یاسین زی ملک لعل۔ پھرک۔ بوستان۔ خداداد ۵۰۰ نفر۔ یہ لوگ کچھ توغگی متصل درانی میدان شامل ہیں۔ اور کچھ اندرون درہ ہنہ کے رہتے ہیں۔ ان کی اپنی زمینات اگرچہ کم ہیں لیکن زمینات سرداران درانی کی رعیت و زمیندار کہلاتے تھے اور ہر طرح ان کو مدد دیتے تھے لیکن موجودہ زمانہ میں وہ لوگ ماتحتی درانی سرداران سے نکل گئے ہیں جب سے سرکار عالیہ انگلشیہ کا کوئٹہ پر تسلط ہوا۔ انہوں نے فروخت لکڑی اور گھاس وغیرہ سے بڑا روپیہ جمع کیا اور خود اچھے زمیندار بن گئے ہیں اور دربار سرکار میں اچھی رسائی رکھتے ہیں۔

۴ کوئٹہ پشین۔ بازئی۔ ملک عیسےٰ۔ عبید اللہ۔ ملک مجید۔ ملک سیدال۔ ملک رحمان۔ ملک موسےٰ۔ یوسف منکی۔ ۱۰۰ نفر۔ اس قوم کا کچھ حصہ اغبرگی دلہوڑہ۔ واقعہ علاقہ کوئٹہ میں کچھ حصہ لہوڑہ علاقہ پشین میں رہتے ہیں کچھ حصہ کوہستان میں بھی رہتا ہے۔ زیادہ گذارہ زمینداری پر ہے۔ تھوڑا مالداری پر ہے یہ قوم طاقت میں اور تعداد میں دیگر اقوام مسکونہ میدان کوئٹہ سے زور آور تھے نائب خانصاحب متعینہ شال اکثر ان کے اوپر رعایت کرتا تھا۔ جب ایجنسی کوئٹہ میں قائم ہوئی قوم ہذا کسی قدر ناراض تھے۔ چنانچہ جب مکان ایجنسی کا تعمیر ہو رہا تھا۔ اس قوم میں سے بعضے بدمعاشاں نے کپتان ہیوسن صاحب کے اوپر حملہ کر کے اس کو مار ڈالا تھا۔ سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے اس قوم کے چند شورہ پشت لوگوں کو سزا دی اور جو ملک وغیرہ معتبران خیر خواہ تھے۔ ان کو نوکری دی۔ چنانچہ حفاظت درہ جات مرڑ گئی وغیرہ ان کے سپرد کی۔ تب سے پھر کوئی واردات نہیں کی۔ اور خیر خواہ سرکار رہے ہیں۔ اور تھوڑے عرصے سے پسر ملک غیبی کو خطاب خانصاحب کا ملا ہے اب یہ لوگ

Marfat.com

خوب آسودہ اور عزت سے رہتے ہیں اور ان کی کاریزات زیادہ میدان کوئٹہ میں ہیں جہاں
بباعث چھاؤنی و صدر کے ہر جنس کو خوب نرخ ہے اس واسطے خوب ترقی کر گئے ہیں۔

۵ کوئٹہ پشین۔ دومڑ۔ رحیمداد۔ صابو۔ خداداد۔ دریہاں۔ ۱۴ نفر۔ یہ ایک حصہ قوم دومڑ کا کوہ زرغون پڑھتا ہے زیادہ حصہ اس کا سمالن وغیرہ علاقہ تھل چوٹالی میں رہتا ہے۔
یہ حصہ قوم دومڑ کا جو علاقہ کوئٹہ پشین میں رہتا ہے۔ زیادہ تر گذارہ مالداری پر رکھتا ہے پیشتر عملداری سرکار برطانیہ سے اس کا گذارہ غارتگری پر تھا۔ میدان کوئٹہ و درہ بولان پر غارتگری کرتے تھے۔ شروع میں جب سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے انتظام درہ بولان کا کیا ان لوگوں کو بولان میں نوکری دی تھی اب بھی کچھ تنخواہ سرکار سے ملتی ہے لیکن زیادہ گذارہ مالداری پر ہے۔

۶ ب۔ متفرقات ــــ الصماء ۱۵۵ نفر۔ چند مختلف قومیں بعضے خاص افغان مثلاً عیسےٰ خیل وغیرہ بعضے دھوار وغیرہ اقوام افغان مندرجہ صدر کے ماتحت کار زراعت و مزدوری کرتے ہیں۔ جس زمانہ میں ضرورت لشکر کی تھی وہ پہلے اپنے اپنے مالکان کے ساتھ شامل ہوا کرتے تھے اب بھی جو ہر ایک قوم کے ساتھ بود و باش رکھتے ہیں انہیں کا ضمیمہ تصور کئے جاتے ہیں۔

میزان خاص کوئٹہ للعصماء ۴۵۰۰

۷ کوئٹہ پشین۔ تورترین خوئیداد زئی۔ شاہی۔ پکار۔ میرباز۔ تا نفر۔ بمقام موضع خوئیداد زئی آباد کار و مالیہ گذار۔

۸ کوئٹہ پشین ۲ ہیکل زئی۔ مبین۔ ذکر ماف ۱۵ نفر۔ بمقام موضع ہیکل زئی آباد کار و مالیگذار

۹ کوئٹہ پشین ۳ علی زئی۔ کوٹون شمس الدین۔ سمندر ۲۰۰ نفر۔ موضع علی زئی میں آباد کار و مالیہ گذار

۱۰ کوئٹہ پشین ۴ ملک یار۔ خانمحمد۔ غازی ماف ۱۵ نفر۔ بہ موضع قلعہ خوشدل خان آباد کار و مالیہ گذار

۱۱ کوئٹہ پشین ۵ پوپلزئی۔ کلال زئی۔ طوطی۔ سمندر۔ تا نفر۔ آباد کار موضع چوہ مالگذار

۱۲ کوئٹہ پشین ملے زئی۔ شیر دل۔ تا نفر۔ بہ موضع ملے زئی۔ قریب قلعہ خوشدل خان آباد کار و مالیہ گذار

۱۳ کوئٹہ پشین۔ مسے زئی۔ طاؤس۔ شکی۔ میر قلم۔ تا نفر بہ موضع دیہات سے زی آباد کار مالیہ گذار

۱۴ کوئٹہ پشین مسے زئی۔ صدیق۔ لعل۔ تا نفر۔ قریب قلعہ خوشدل خان۔ آباد و مالیہ گذار

۱۵ کوئٹہ پشین بٹے زئی۔ ولی محمد خان۔ جندہ خان تا نفر۔ قریب قلعہ خوشدل خان و بازار کہنہ و نو آباد

Marfat.com

کار مالیہ گذار۔

۱۶ کوئٹہ پشین۔ کاکوزی۔ محمد خان۔ میر افضل ۲۰۰ نفر۔ قلعہ عبداللہ خان میں آباد کار و مالیہ گذار

۱۷ کوئٹہ پشین۔ رحم زئی۔ اچک زئی۔ میر قلم۔ حاکم۔ خشک ۸۰۰ نفر۔ اچک زئی بڑی قوم ہے زیادہ حصہ اس کا قندھار کی طرف اور کوہستان میں رہتا ہے۔ کچھ حصہ میدان میں بھی رہتا ہے اور زمینداری کرتا ہے۔ زیادہ گذارہ مالداری پر ہے اور مشہور چوری پیشہ اور غارت گر ہیں بباعث کوہستان اکثر باغی رہتے ہیں شروع میں جب پشین پر قبضہ سرکاری ہوا۔ اس قوم نے کچھ تکلیف دی تھی۔ اب آرام سے رہتی ہے علاقہ پشین میں زیادہ نامور یہ قوم ہے۔

۱۸ کوئٹہ پشین۔ عشے زئی۔ اچک زئی۔ پارا دین خان۔ الف ۱۰۰ ،،، نفر یہ لوگ درہ کوژک سے کدنی تک پھیلے ہوئے ہیں ان کا گذارہ زیادہ تر مالداری پر ہے۔

۱۹ کوئٹہ پشین۔ علی زئی اچک زئی۔ شکر خان۔ جہاں خاں ۲۰۰ نفر۔ قریب تو یہ کوہستان و میدان میں رہتے ہیں تھوڑی زراعت زیادہ مالداری

۲۰ کوئٹہ پشین۔ علاقہ اچک زئی۔ سید محمد خان۔ بنو خان۔ پکار خان ۲۰۰ نفر۔ ریگستان میں زیادہ گذارہ مالداری پر کچھ حصہ علاقہ قندھار میں تھا۔ کچھ حصہ علاقہ پشین میں۔ مالیہ نہیں دیتے البتہ جب علاقہ پشین میں آتے ہیں تو مال داغی دیتے ہیں۔

۲۱ کوئٹہ پشین۔ صالح زئی اچک زئی۔ نہنگ۔ جانان۔ الف ۱۰۰ ،،، ریگستان بشرح ایضاً

۲۲ کوئٹہ پشین۔ متفرقات ہر قسم۔ الف صما نفر

عـ ۱۰۰۰۰ ،،، نفر

تور ترین متفرق ہر قسم شامل ترین اچک زئی

الف ۱۵۰۰ صما الف ۱۵۰۰ صما معـ ۷۰۰۰ ،،

میزان کل ایجنسی کوئٹہ پشین

قلعہ عـ صما ۱۴۵۰۰ ،،،

Marfat.com

ایجنسی تھل چوٹالی

نمبر شمار	نام قوم یا فرقہ	نام ملکان	تخمیناً تعداد نفری	اسلحہ بند	کیفیت

۱ بارہ زئی پنی سردار محمد خان ۲۰۰ علاقہ سیوی میں سرداران بارہ زئی کے ماتحت اقوام ذیل مرغزانی صافی۔ کرڑک۔ دہپال خاص افغان ہیں۔ جو بنام نہاد پنی مشہور ہیں۔ اقوام بلوچ علاوہ ہے مزری۔ لونی۔ یہ لوگ اب زیر سایہ سرکار علیحدہ علیحدہ نمبردار اپنے اپنے مواضعات کے ہیں۔ آبادکار و مالیہ گذار

۲ خجک۔ سردار مٹھ خان۔ خلیفہ یعقوب ۱۰۰۰ نفر اگرچہ اس فرقہ کے آٹھ ملک علیحدہ علیحدہ ہیں لیکن بڑے معتبر یہ دو سردار ہیں۔ پیشتر عملداری سرکار سے باوجودیکہ تعداد میں کم تھا۔ لیکن بارہ زئی پنی اور تمن مری سے برابر سالداری کرتا رہا۔ اور کبھی مری سے زیر نہیں ہوا۔ جب سے عملداری سرکار کی ہوئی برابر خیر خواہ رہا اور مثل دیگر رعایا سرکار مالیہ گذار اور آبادکار ہے۔

۳۔ بارہ زئی۔ پنی سانگھان۔ شیر دل خان۔ ارسلا خان ۱۰۰۰ نفر بارہ زئی۔ سیوی اور سانگھان ایک جد کی اولاد ہے مگر جب سے مری نے علاقہ باورہ وکٹ منڈائی اس سے چھین کر اپنے ماتحت کر دیا تب سے علاقہ سیوی اور سانگھان جدا ہو گیا بارہ زئی سرداران۔ سانگھان کے ماتحت جو رعایا ہے وہ سنگھی کہلاتے ہیں اور دراصل از قوم افغان ہیں۔ سردار بارہ زئی اپنا حصہ جاگیر کا کھاتے ہیں۔ باقی مالیات سرکار لیتی ہے۔

۴۔ کٹ خیل وزیر کون۔ دودا خان۔ جلال خان ۵۰۰ نفر کٹ خیل پٹھان۔ کوٹ منڈائی میں اور زرکون علاقہ کوہلو میں کٹ خیل جب کہ علاقہ کوٹ منڈائی کا ماتحت سرداران بارہ زئی کے تھا۔ بارہ زئی کا راج تھے۔ لیکن قریب پچاس سال سے مری نے جبراً اپنے قبضہ میں کیا۔ تب سے مری کا راج کہلاتے ہیں۔ اس طرح زرکون بھی شامل دکی رعایا قندھار تھی مگر مری نے جبراً اپنے قبضہ میں کر لیا اب بموجب عہدنامہ سرداران مری علاقہ کوٹ منڈائی اور کوہلو سے سرکار بٹائی لیتی ہے یہ بھی بشکل رعیت سرکار کے ہیں۔

۵ شادوزی ۱۔ ارسلا خان۔ نور خان۔ فتح خان ۲۰۰ نفر یہ علاقہ تل میں رہتے ہیں۔ آبادکار و مالیہ گذار ہیں

Marfat.com

اگرچہ تعداد میں کم ہیں خوب مضبوط قوم ہے اپنی جوانمردی سے مری کے ساتھ سیالداری کرتے تھے۔

۶۔ سپین ترین سماعیل خان وغیرہ تعمّا نفر یہ قوم بھی علاقہ دکی و تہل میں رہتے ہیں آباد کار و مالیہ گذار ہیں

۷ لوٹی۔ سمندر خان تعمّا نفر۔ اگرچہ تعداد میں کم ہیں۔ مگر خوب مضبوط قوم عملداری سرکار سے پہلے مری اور کھیتران و بگٹی سے خوب سیالداری کرتے رہے۔

۸ چھلگری علیم۔ باٹو اعصا ۲۵۰۰ یہ قوم ترین سے ملتی ہے۔ لیکن بنام چھلگری کے مشہور ہے مواضعات ہرنائی و شاہرگ وغیرہ میں رہتے ہیں اور آبادی کرتے ہیں خاص ایک تحصیل شاہرگ میں مقرری مالیہ بمثل دیگر رعایا لیا جاتا ہے۔

۹ وینچی۔ لعل خان۔ فتح خان تا ۲۰۰ نفر یہ قوم بھی علاقہ شاہرگ میں آباد کار و مالیہ گذار ہے۔

۱۰ تارن۔ شیر دل خان تا ۲۰۰ نفر یہ قوم سید کہلاتی ہے لیکن نیکی بدی میں چھلگری میں شامل شمار کئے جاتے ہیں آباد کار مالیہ گذار

۱۱ پانی زی۔ کاکڑ فیضو خان۔ سنجر خان۔ حکیم خان۔ بختیار خان۔ کرم خان۔ خلیل خان اعصا ۲۵۰۰ نفر یہ قوم علاقہ کچ کو اس۔ احمد دن۔ چینا۔ وغیرہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ امیر صاحب سے باغی رہتے تھے کچھ مالیہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ جب شروع میں سر رابرٹ سنڈیمن صاحب نے ہرنائی پر قبضہ کیا۔ یہ لوگ بہت تکلیف دیتے تھے۔ سال ۱۸۸۰ء میں فوج سرکاری متعینہ کچ پر حملہ کیا۔ بہت تکلیف دیتے رہے اب رعایا سرکار آباد کار مالیہ گذار ہیں۔

۱۲ سارنگزی۔ باہی خان۔ مصطفےٰ خان۔ باران وہاب۔ میر احمد۔ محمد عظیم۔ الصا ۱۵۰۰ مواضعات سنجاوی سمالن۔ پوئی بغاد میں یہ لوگ آباد کار ہیں بوقت عملداری امیر صاحب باغی رہتے تھے۔ جب لشکر سرکاری نے بعد اختتام جنگ اول قندھاران کے علاقہ سے گذر کیا۔ ان لوگوں نے بہت تکلیف دی۔ بمقام بغاد بشمول شاہجہان کاکڑ ژوبی مقابلہ کیا۔ پسپا ہوئے تب سے زیر تحت سرکار آئے اب رعیت سرکار آباد کار مالیہ گذار ہیں۔

۴ متفرق ہر قسم صما ۵۰۰ نفر

میزان صـ ۱۵۰۰۰

5712

Marfat.com